صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

10 فروری 1975ء

(28 محرم الحرام 1395ھ)

جلد 14 - شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

مندرجات

(سوموار — 10 فروری 1975ء)

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - 1

قرارداد تعزیت

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ سینئر منسٹر صوبہ سرحد کی وفات حسرت آیات - - - - - 2

قیمت : 1 روپے

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

سوموار ۔ 10 فروری 1975ء
(دو شنبہ ۔ 28 محرم الحرام 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝

پ ۲۷ س ۵۷ رکوع ۱۹ آیات ۲۱ تا ۲۳

(اے لوگو) تم اپنے پروردگار کی بخشش و عطا اور بہشت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان و زمین کی مانند ہے۔ جو ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل و کرم کا مالک ہے۔
کوئی مصیبت ملک پر اور کوئی مصیبت خود تم پر نہیں آتی مگر پیشتر اسکے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ کتاب میں مندرج ہے اور یہ کام اللہ پر آسان ہے۔
تاکہ جو تم سے فوت ہو گیا اس پر بہت زیادہ غم نہ کیا کرو اور جو تم کو اس نے عطا کیا ہو۔ اس پر بے تحاشا خوشی نہ منایا کرو کیونکہ اللہ کسی اترانے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

وما علینا الا البلاغ

قرارداد تعزیت

جناب حیات محمد خان شیر پاؤ سینئر منسٹر صوبہ سرحد کی وفات حسرت آیات

سپیکر : جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالخالق : جناب والا ! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب جناب حیات محمد خان شیر پاؤ سینئر منسٹر صوبہ سرحد کے المناک اور بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتی ہے اور سیاست میں قتل و غارت کو انتہائی مذموم اور ناقابل معافی فعل قرار دیتی ہے اور امید کرتی ہے کہ قاتلوں اور ان کی سیاسی پشت پناہی کرنے والے وطن دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا ۔ مرحوم حیات محمد خان شیر پاؤ ایک عظیم القدر محب وطن تھے اور ان کی زندگی پاکستان اور پاکستان کے عوام کے لیے وقف تھی ۔ مرحوم کی موت ایک شہید کی موت ہے اور قوم و ملت کے لیے ایک اندوہناک المیہ اور بھاری نقصان ہے ۔ یہ اسمبلی ان کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے ۔ اللہ سبحانہ و تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ قرار داد پیش کی گئی ہے :

کہ صوبائی اسمبلی پنجاب جناب حیات محمد خان شیر پاؤ سینئر وزیر صوبہ سرحد کے المناک اور بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتی ہے اور سیاست میں قتل و غارت کو انتہائی مذموم اور ناقابل معافی فعل قرار دیتی ہے اور امید کرتی ہے کہ قاتلوں اور ان کی سیاسی پشت پناہی کرنے والے وطن دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔ مرحوم حیات محمد خان شیر پاؤ ایک عظیم القدر محب وطن تھے اور ان کی زندگی پاکستان اور پاکستان کے عوام کے لیے وقف تھی۔ مرحوم کی موت ایک شہید کی موت ہے اور قوم و ملت کے لیے ایک اندوہناک المیہ اور بھاری نقصان ہے۔ یہ اسمبلی ان کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔

ڈاکٹر عبدالخالق : جناب والا ! پرسوں جو المناک واقعہ پشاور یونیورسٹی میں پیش آیا ہے۔ یہ اگرچہ ایک خاص قسم کی تخریبی کارروائیوں کی انتہا ہے لیکن ایک عرصہ سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس ملک میں وطن دشمن عناصر کا ایک گروہ عرصہ سے اس ملک میں تخریبی کارروائیاں کر رہا ہے۔ اور ایک عرصہ سے یہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ عوام میں ہیجان اور اضطراب پیدا کرے۔ یہ واقعہ ان پر مذمت واقعات کی انتہا ہے جو کہ پرسوں جناب حیات محمد خان شیرپاؤ کے بہیمانہ قتل کی صورت میں رونما ہوا ہے۔

جناب والا ! یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی ہوئی نہیں ہے کہ یہ لوگ کون ہیں ۔ اور ہمارے ساتھی حیات محمد خان شیر پاؤ کا کیا قصور تھا ۔ جنہیں اس سازش کا نشانہ بنایا ہے ۔ اس کا صرف یہی قصور تھا کہ اس نے اس وطن پاکستان کو ایک رکھنے اور اس کو بچانے کے لیے اپنی زندگی کے شب و روز وقف کر رکھے تھے ۔ وطن دشمن عناصر جو دوسروں کی پشت پناہی سے رات دن کام کر رہے ہیں ، بیرونی ممالک کے عناصر اور ان کی سازشوں کا ہمارے ملک میں ہاتھ ہے ۔ اور وہ بچارہ ان کا شکار ہوا ہے ۔

جناب والا ! یہ سراسر ظلم ہے ۔ یہ بربریت ہے ۔ اس سے بالکل کم نہیں ہے ۔ ہم اس پر اس حد تک تو ضرور متاثر ہوں گے کہ اب ہم پاکستانی عوام کو بتائیں کہ یہ وطن دشمن عناصر کون ہیں ۔ جو وطن کو خراب کرنے ۔ تخریب کاری کرنے اور وطن کو توڑنے کے لیے ابتدا کر رہے ہیں ۔ ان کو اب ہم عوام کے سامنے لائیں گے ۔ اب ہم اس طرح ظلم کا شکار نہیں ہوں گے ۔ جناب والا ! اس واقعہ نے ہمیں بہت متاثر کیا کیا ہے ۔ ڈاکٹر عبدالخالق کو بھی بہت متاثر کیا ہے ۔ اور میرے ساتھیوں کو بھی متاثر کیا ہے ۔ یہ لوگ اب ایسے نہیں مارے جائیں گے ۔ اب ہماری آواز بھی سنی جائے گی ۔ اب ہم یہ بتائیں گے کہ ان وطن دشمن عناصر کا کیا پروگرام ہے ۔ اور ان کے کیا مذموم ارادے ہیں ۔ جناب والا ! اس واقعہ سے ہم عوام میں وہ ہیجان اور اضطراب تو نہیں پیدا ہونے دیں گے ۔ جو یہ وطن دشمن چاہتے ہیں ۔ حقیقت میں وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے قتل و غارت سے ہمارے ملک میں مزید قتل و غارت ہو ۔ خانہ جنگی ہو ۔ تاکہ وہ اپنے مذموم عزائم میں کامیاب ہو سکیں ۔ اس حد تک تو ہم اپنے عوام سے اپیل کرتے ہیں ۔ کہ ہم یہاں ان کی نمائندگی کے لیے بیٹھے ہیں اور قاتلوں سے حساب لیں گے ۔ اس واقعہ سے دوسرے لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں ۔ جو لوگ اب تک ان قاتل اور خونی ہاتھوں کے ساتھ ہیں ۔ جو لوگ ان یزیدی ہاتھوں کے ساتھ ہیں ۔ ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں ۔ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ کون لوگ قتل کر رہے ہیں ۔

جناب والا ! میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس ساتھی کا قتل رائیگاں نہیں جائے گا ۔ اس نے اپنی قوم کے لیے اپنے وطن کے لیے یہ شہادت قبول کی ہے اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی ہے ۔ ظالم انشاء اللہ تعالیٰ بچ کر نہیں نکلیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ظلم اور ان کے سفاکانہ کاموں کو دیکھ رہا ہے ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جہاں وہ مرحوم شہید حیات محمد خان شیر پاؤ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ۔ ان کو شہید کی موت اور شہادت کا رتبہ عطا فرمائے ۔ وہاں ان ظالموں کو اس دنیا میں اور اگلی دنیا میں بھی خوار کرے ۔ ہماری قوم کو ۔ ملک کو ۔ ملت کو درست راستہ پر استوار کرے ۔ ہم کامیاب ہوں ۔ اور اپنے ملک کو بچا سکیں ۔ اور اسکو قائم رکھ سکیں ۔ اور اپنے عوام کی خوشحالی کے لیے جس راستہ پر اور جس منزل پر حیات محمد خان شیر پاؤ مرحوم جا رہے تھے ۔ آج ہم سب اور میرے سب ساتھی یہ وعدہ کرتے ہیں ۔ کہ اب ہم ایسے ظلم کا نشانہ نہیں بنیں گے ۔ میں کبھی اتنا متأثر نہیں ہوا تھا ۔ اور میں نے کبھی اتنے جوش اور جذبہ کا اظہار نہیں کیا تھا ۔ لیکن اس واقعہ نے مجھے بھی ہلا کر رکھ دیا ہے ۔ میں یہ برملا کہنا چاہتا ہوں ۔ اور میں نے مطالبہ کیا ہے ۔ کہ وفاقی حکومت فوراً توجہ کرے ۔ اور عوام کے جذبات جو کل ہم نے وہاں تجہیز و تکفین کے وقت دیکھے ہیں ۔ جس قدر لاکھوں کا وہاں پر ہجوم تھا ۔ ان کو مدنظر رکھ کر ہم ایک طریقہ اختیار کریں ۔ اور ان ظالموں کو پکڑیں ۔ میں سیاسی آدمیوں کو خبردار کرتا ہوں کہ وہ ان قاتل و خونی ہاتوں کو پہچانیں ۔ یزید کو پہچانیں ۔ اور اپنے لیے درست راستہ اختیار کریں ۔ ان وطن دشمن عناصر کا ساتھ نہ دیں ۔ ہم سب محب وطن لوگ جو اس اسمبلی کے ممبران ہیں ۔ اور جو اس اسمبلی سے باہر ہیں ۔ ہم سب مل کر ان کا محاسبہ کریں ۔ اور ان ظالموں کو پکڑیں ۔ تب ہی ہم کامیاب ہوں گے ۔ اور اپنے آپ کو بچا سکیں گے ۔ میں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ، وہ میں نے اپنے تمام ساتھیوں سے صبح بات کرکے پیش کیا

ہے - اور متفقہ طور پر ہم یہ قرارداد پیش کرتے ہیں - میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ گو اس اسمبلی کی یہ روایت نہیں ہے - لیکن آج ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس قرارداد کے بعد اس اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے - شکریہ -

سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آج ہم سب کبیدہ خاطر اور دل شکستہ ہیں - اور ڈاکٹر صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے - ہم ان کے ساتھ ہیں - ہم اس میں برابر کے شریک ہیں - لیکن اس کے ساتھ میں ان کی خدمت میں گزارش کر دینا چاہتا ہوں جو بر وقت موزوں اور مناسب ہے - اپوزیشن سیاسیات میں تشدد کے رجحان کی ہمیشہ مذمت کرتی رہی ہے - اور جن سیاسی کارکنوں کو پہلے موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے وہ بھی اسی ہمدردی کے مستحق تھے جو آج حیات محمد خان شیر پاؤ کی ذات کے لیے دکھائی جا رہی ہے - بہرحال ہم سوگوار خاندان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں - پیپلز پارٹی سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں - ہم دعا کرتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے - اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Mr. Speaker Sir, I rise to associate myself with the spirit, the substance and the text of the resolution and I am sure, I am voicing the feelings of this august House in saying that the bond that existed between us and Mr. Hayat Muhammad Khan Sherpao, the bond for having fought against tyranny and exploitation in the country, will continue to exist although the departed soul is no longer with us. He played a very important part in the history of this country in bringing about the end of exploitation and tyrannical rule of a dictator in this part of the world. He needs all the homage that we can pay and words fail us in particular because we who knew him and those who worked with him knew how dearly he was loved by the

people. I think this is an attempt not only to destroy an important personality of the political world but this heinous crime is also an attempt to destroy the image of Pakistan. Who was destroying this ? That is to be explored, that is to be known. But obviously, the timing of this incident, when the Prime Minister was concluding his tour of U.S. and was on his way to Romania, was directed towards destroying the image of unity that has existed, that has been forged by the Prime Minister and that is where one has to investigate. What were the forces behind this ? Whether the forces were entirely local or some outside forces influenced this particular direction of tyranny and crime that was committed ? This House, probably is not the plat-form to seek an investigation but one would like to request the Government to go into it and take all the steps that are necessary for ensuring the integrity and solidarity of Pakistan. With these few words and also trying to remember what great part this friend of ours played in the history of Pakistan in bringing about democratic institutions, I would like to associate wholeheartedly with it and express or messages, our deepest heart felt condolences to the bereaved family. Thank you.

میاں محمد افضل ولو : جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کے ریمارکس کے پیش نظر کہ اس ملک میں سیاسی قتل پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور یہ بھی ہوا ہے اس سلسلے میں اس اپوزیشن کو بھی اور ہم سب کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیے ۔ میں واضح کروں گا کہ ہمیں ان سے اختلاف نہیں ، جہاں تک افسوس کا تعلق ہے ، وہ فاضل اراکین نے کافی زور دار الفاظ میں بیان کیا ہے ۔ میں یہ وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ آج سے بائیس تیئیس سال قبل جناب شہید ملت خان لیاقت علی خان صاحب کا قتل ہوا لیکن اس کے بعد حیات محمد خان شیر پاؤ کا قتل ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جلوسوں میں یا کسی سیاسی ایجیٹیشن میں کئی نامور شخصیات قربان ہوئی ہیں لیکن قائد ملت کے قتل کے بعد پاکستان کی

سیاست میں جو تبدیلی آئی اور جمہوریت کی بجائے جو تخریب کاری کا راستہ متعین کیا گیا ہم تیئیس چوبیس سال اس پر بھٹکتے رہے۔ آج آپ کے سامنے جو مشکلات ہیں یہ اسی کا پیش خیمہ ہیں۔ بڑی مشکل سے قدرت نے اس قوم کی اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کے باوجود اس پر ترس کھاتے ہوئے پھر جمہوریت کی راہ دکھائی اور صحیح قیادت دے کر ایک اور موقع دیا۔ قائد اعظم علیہ الرحمتہ نے اس برصغیر کے لاکھوں نوجوانوں کی قربانیوں سے لاکھوں ماؤں بہنوں کی عصمتوں کی قربانی کے بعد پاکستان حاصل کیا تھا اب اس کی تعمیر کے لیے ہمارے وطن کی کشتی پھر منزل کی طرف چلی لیکن اب پھر تخریب کاروں اور بین الاقوامی سازشوں کے وہ ہاتھ اور وہ عناصر اس کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ میں یقین کے ساتھ اور قطعی طور پر کسی سیاسی اختلاف سے بالاتر ہو کر قومی سطح پر سوچتے ہوئے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قتل نہایت اہم اور سنگین ہے اور پاکستان کی قومی سلامتی اس سے وابستہ ہے۔ اس لیے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ سیاست میں اختلاف ہوتا ہے تنقید ہوتی ہے حتیٰ کہ الزامات اور دھمکیوں تک نوبت آتی ہے لیکن اس طرح کی لیڈرز کی assassination اور خاص طور پر اس شخص کی assassination جس کی ذات کے متعلق انسانی لحاظ سے سیاسی لحاظ سے سیاسی شخصیت کے لحاظ سے اور اخلاقی لحاظ سے کسی کو کلام نہ ہو۔ نہ وہ بد کردار تھے۔ نہ وہ بد اخلاق تھے وہ ایک بہترین محب وطن، اور انسان دوست تھے۔ اگر ایسے انسان پر حملہ کیا جائے تو یہ قوم کے ساتھ زیادتی ہے۔ ایک بد فطرت انسان پر خواہ وہ سیاسی لیڈر ہو یا کوئی اور ہو اس پر حملہ ہونا اور بات ہے۔ یہ جناب حیات محمد خاں شیر پاؤ پر حملہ نہیں بلکہ قوم پر حملہ ہے اگر اپوزیشن کے لوگ محب وطن ہیں تو ان کو بھی یقیناً اتنا ہی احساس ہے مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ اپوزیشن کے دوستوں کو اس کا احساس نہیں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ بہت بڑی مثال قائم ہوئی ہے۔ کل کو اس وطن میں کہیں بھی کسی جگہ پر کسی institution میں کسی public function میں کسی میٹنگ

میں کوئی محفوظ نہیں ہو سکتا even opposition محفوظ نہیں ہو سکتی - یہ ہم سب کے لیے ایک سوچنے کی بات ہے ، کیونکہ یہ اس قسم کی مثال قائم ہوئی کہ اس میں نہ سیاست پنپ سکتی ہے نہ جمہوریت زندہ رہ سکتی ہے -

میں گزارش کروں گا کہ اس کے لیے انکوائری کمیشن مقرر ہو اور انکوائری کے لیے جج مقرر ہو - انکوائری کے بعد جو بھی اس کے مجرم ہوں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو واقعہ کرتا ہے اور دوسرا وہ جو یہ واقعہ کرواتا ہے - میری دانست میں سب سے زیادہ مجرم وہ ہے جو واقعہ کراتا ہے ، اس لیے اسے عبرت ناک اور مثالی سزا فوری سے فوری ملنی چاہیے - اس کے لیے میں اس معزز ایوان میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے احساسات اور ہماری رائے یا اس ایوان کا جتنا زیادہ سے زیادہ اظہار خیال ہے وہ اسی موضوع پر ہونا چاہیے کہ جو بھی اس واقعہ کے مجرم ہیں اور اُن کے پیچھے جو ہاتھ ہیں ان کو فوری طور پر زیادہ سے زیادہ ایسی مثالی سزا دیں تاکہ آئندہ ایسے واقعات دھرائے نہ جائیں -

مسٹر سپیکر : سردار صفیر احمد -

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار صفیر احمد) : جناب سپیکر! شہید پاکستان جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کے قتل کے متعلق ساری قوم کے ہر محب وطن شہری کے جو جذبات ہیں ، جناب سینئر وزیر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ان کا موثر اظہار یہاں پر کر دیا ہے - جناب والا! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اب یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ جو لوگ تخلیق پاکستان کے مخالف تھے اور جو لوگ یہ نہیں چاہتے تھے کہ پاکستان معرض وجود میں آئے انہوں نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اپنی گھناؤنی حرکتوں کو جاری رکھا اور حیات محمد خان شیر پاؤ کا یہ یہ المناک قتل اسی بات کی ایک کڑی ہے - صرف حیات محمد خان شیر پاؤ کو قتل نہیں کیا گیا بلکہ جناب والا یہ اس ملک میں جمہوریت کو قتل کرنے

کی کوشش کی گئی ہے ۔ اس ملک کی سالمیت اور اس ملک کے اتحاد کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ چونکہ جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کا یہی ایک گناہ تھا کہ وہ پاکستان کو متحد اور پاکستان کی سالمیت کے لیے دن رات کام کرتے تھے ۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ پاکستان کو حصوں بخروں میں بانٹا جائے اور پاکستان کی سالمیت کو کوئی نقصان پہنچایا جائے۔ لیکن وطن دشمن عناصر نے یہ گھناؤنی حرکت کرکے اپنے آپ کو قوم کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے ۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ کل سے پاکستان کی ساری قوم اور ہر محب وطن شہری جس غم میں مبتلا ہے اس کو یہ علم ہے کہ اب یہ لوگ پاکستان کو توڑنے کے درپے ہیں ۔ لیکن جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ اب قوم پر یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ یہ لوگ جو جمہوریت کا دعویٰ کرتے تھے جو یہ چاہتے تھے کہ ملک میں عدم تشدد ہو ۔ جو گاندھی کے چیلے بنتے تھے اب ان کے ارادے قوم کے سامنے آگئے ہیں ۔ اس پاکستانی نے جس نے بہت بڑی قربانیاں دے کر اپنی لاکھوں ہزاروں ماؤں بہنوں کو شہید کراکے اپنی عصمتوں کو برباد کراکے اس ملک کو حاصل کیا تھا ۔ اس لیے ہم ان غداروں کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچا سکیں یا ملک کے اتحاد کو پارہ پارہ کر سکیں ۔ حیات محمد خان شیر پاؤ نے اپنا خون دے کر پاکستان کے اتحاد اور اس کے استحکام کی جڑوں کی جو آبیاری کی ہے انشاء اللہ ان کا یہ خون رنگ لائے گا اور پاکستان دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے گا اور متحد رہے گا ۔ یہ غدار اس کی سالمیت کو کسی صورت میں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے ۔ جناب والا! میں ان خیالات کا اظہار کرتا ہوں کہ وطن دشمن عناصر کو ہر صورت میں کیفر کردار کو پہنچنا چاہیے ۔ اب اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ کوئی شخص اس ملک میں موجود رہے جو ملک کی سالمیت کی طرف بری نظر رکھتا ہو اور اس ملک کو ختم کرنا چاہتا ہو ۔

جناب والا! آخر میں میں بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حیات محمد

خان شیر پاؤ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جناب والا! مرحوم کا نام پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ شہید پاکستان کی حیثیت سے مزین رہے گا۔ شکریہ۔

Chaudhri Muhammad Yaqub Aswan . Sir, I think, we have lost from amongst ourselves a colleague who had fought shoulder to shouldrr in our fight against exploitation and tyranny in this country. I personally knew the deceased from a very close quarter and I can say with the utmost grief from my heart that we have lost a most lovable and a most dependable personality of our Party and the Government and the country. I thik, this assassination is the beginning of an era in which our nation and our country stand at a cross-road. We may either adopt the course of peace or the course of violence. It is for those people to decide, who are responsible for this assassination, as to which way they would like to adopt. If they want the path of peace, they will get fullest cooperation from the Government and the Pakistan Peoples Party but if they want to adopt the path of bloodshed, I think, they will also be welcome to do so and they will get the fittest reply in this behalf. I have also to submit that this assassination has taken place at a most critical juncture in our life and society when we were fighting for our existence. We must divide ourselves into two distinct classes. Those people who stand for the solidarity and integrity of the country they stand apart from those people who want to ruin the integrity of this country and desire that this country should go into pieces as has been done previously.

Mr. Speaker, I also agree with the views expressed by the Leader of Opposition that if there were any other political assassinations we should also have sympathy for the people so assassinated ; the people who were assassinated for ulterior motives. This is a trend which will ruin not only ourselves, not only our traditions, not only our nation but our country

also. I think, this will be the most fateful day in our national life if the elements who are responsible for this assassination, right from this moment, do not adopt a course other than the one that they have now adopted.

With these few words I thank the Chair and the House.

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری :

سید تابش الوری : جناب سپیکر! حیات محمد شیر پاؤ کا قتل پاکستان کے سیاسی باب کی تاریخ میں ایک المناک باب کا اضافہ ہے ۔ شیر پاؤ مرحوم سرحد کے ایک نوجوان فعال سیاسی رہنما تھے جنھوں نے انتہائی مختصر عرصے میں انتہائی بلند مقام حاصل کیا ۔ ان کی اس ناگہانی اور المناک وفات پر ہم سب انتہائی ملول اور رنجیدہ ہیں ایک مہذب اور جمہوری معاشرہ میں تشدد ، لاقانونیت اور جارحیت کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی لیکن یہ بات یقیناً افسوس ناک ہے کہ ہمارے ملک میں اب یہ رجحانات پھیل رہے ہیں اور جب تشدد اور لاقانونیت بے زنجیر ہو جاتی ہے اور پھر معاشرہ کا کوئی شعبہ کوئی فرد محفوظ نہیں ہوتا اس لیے حزب اختلاف نے ہمیشہ تشدد اور لاقانونیت کے ایسے واقعات پر پوری طرح احتجاج کیا اور مذمت بھی ۔ ڈاکٹر نذیر کا قتل ۔ خواجہ رفیق کی شہادت اور نواب احمد خان کا المناک سانحہ حیات محمد خان شیر پاؤ کی تازہ ترین المناک صورت حال ۔ ہم نے ہمیشہ پورے طور پر تشدد کے اس قسم کے واقعات کی نہ صرف مذمت کی بلکہ مطالبہ کیا کہ آئندہ اس کے لیے اس قسم کی لاقانونیت اور تشدد کو کچلا جائے ۔ ہم پرامن سیاست اور قابل عمل جمہورت میں یقین رکھتے ہیں اور اس قسم کا تشدد فسطائیت اور آمریت کا باعث بنا کرتا ہے ۔ جناب والا! شیر پاؤ کا المناک واقعہ پورے ملک کے لیے لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں اور حکمران جماعت باہمی مفاہمت کے ساتھ ایسی پرامن خوشگوار اور سیاسی فضا پیدا کرنے کی جد و جہد میں مصروف ہو جائیں جس سے اس ملک کی سالمیت عوام کی خوشحالی اور ترقی کا باعث بن سکے ۔ جب تک تشدد اور انتقامی

کارروائی کی فضا موجود ہوگی اس ملک میں جمہوریت کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ شیر پاؤ کی رحلت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

مسٹر سپیکر: راجہ محمد افضل۔

راجہ محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس موقعہ پر جب سیاست میں تشدد زور پکڑ رہا ہے صحیح اذہان اس کی مذمت کرنے سے گریز نہیں کریں گے چونکہ موجودہ دور اور ماضی میں ہمارے ملک میں سیاست کی کمی رہی ہے اور ہمارے ملک میں جمہوریت نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے قیادت نہ ابھر سکی۔ جس طرح آج ہم شیر پاؤ کے قتل کی مذمت کر رہے ہیں اگر اسی طرح ڈاکٹر نذیر جو پنجاب کے پرانے سیاست دان اور مخلص تھے اس کا اس وقت انسداد کیا جاتا اور اس کے انتقام کے لیے تمام ایوان کھڑا ہو جاتا تو مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد جو متعدد سیاسی قتل ہوئے ہیں اور وہ بڑھتے بڑھتے آج حکمران جماعت تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ نہ ہوتے اس لئے میں سمجھتا ہوں یہ ایسا مسئلہ نہیں کہ دھواں دار تقریروں سے حل ہو جائے اس پر بحث کی جائے تاکہ ہم بنیادی تہہ تک پہنچ سکیں کہ اس ملک میں سیاسی قتل کا آغاز کس نے کیا اور کس نے یہ راہ دکھایا اور کسی طرح یہ سیاسی انتقامی کارروائیاں شروع ہوئیں۔ اس لیے میں صرف یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح قائدین کے قتل ہو رہے ہیں، ہمیں مل کر ان کا انسداد کرنا چاہیے اور اس فتنہ کو ختم کرنے کے لیے اور سیاسی طاقتوں کو ختم کرنے کے لیے جو اس ملک میں تخریبی کارروائیوں کی طرف دن بدن بڑھ رہی ہے اس کو دور کرنے کے لیے ہم مل کر ایک لائحہ عمل تلاش کریں اس کے ساتھ میں جناب شیر پاؤ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ خدا ان پر رحمت کرے اور ان کے عزیزوں کو صبر عطا فرمائے۔

مسٹر سپیکر: حاجی محمد سیف اللہ خان:

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جناب حیات محمد خان شیر پاؤ مرحوم کی المناک موت پر جس قدر بھی افسوس کا اظہار کیا جائے میں کہوں گا کہ وہ بہت کم ہے ۔ آج اس نہایت المناک حادثہ کے بارے میں حکومت کے متعدد ذمہ دار وزراء نے جن احساسات اور جذبات کا اظہار کیا ہے ہمیں ان سے دلی طور پر اور مکمل طور پر اتفاق ہے بشرطیکہ یہ احساسات اور جذبات محض ملک ۔ ملت اور وطن کی سالمیت کے پیش نظر ہوں ۔ میں اس ضمن میں انہیں یقین دلاتا ہوں اور بالخصوص حزب اختلاف کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی جانب سے ملک دشمن عناصر اور وطن دشمن عناصر کے خلاف جس قسم کی سخت سے سخت ترین کارروائی کی جائے حزب اختلاف قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ملکی اور ملی مفاد کے تابع رہتے ہوئے قانون اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذاتی اغراض ۔ خواہشات اور سیاسیات سے بالاتر ہو کر ان کے ساتھ ہوگی ۔ جناب والا ۔ یہ سانحہ اس ملک میں پہلا نہیں ۔ پاکستان کی تاریخ میں اس قسم کے اور بھی بہت سے سانحے اور واقعات ہو چکے ہیں اور بالخصوص ہماری اس حکمران جماعت اور ہماری اس موجودہ حکومت کی زیرنگرانی بھی اس قسم کے واقعات ہو چکے ہیں ۔ کاش کہ ہم ان چیزوں کا بر وقت انسداد کرتے ۔ اگر بروقت اتنی ہی توجہ مبذول کرتے جتنی آج ہمارے کار پردازان مبذول فرما رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو وہ ملک دشمن عناصر اس ملک میں پنپ سکتے تھے اور نہ ہی اس قسم کے سانحے اور حالات اس ملک میں رونما ہو سکتے تھے ۔ دیر آئید درست آئید ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کو اب بھی احساس ہو گیا ہے تو ہم اس کے ساتھ دلی تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ وہ قانون کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ملک دشمن عناصر کو بے نقاب کرے اور جس حد تک قانون اور انصاف اجازت دیتا ہے اس کے مطابق کارروائیاں کرے ۔ اگر انہوں نے بھی لا قانونیت کے دروازے کھولے اگر انہوں نے بھی تشدد کے دروازے کھولنے کی اجازت دی ۔ اگر انہوں نے بھی اسی قسم کے واقعات کا اعادہ کرایا تو یاد رکھیں

اس طرح آپ ملک کی کوئی خدمت نہیں کر سکیں گے بلکہ اس طرح ملک میں بد امنی ۔ بے چینی اور ایسے حالات پیدا ہونگے جو اس ملک کے لیے ہر لحاظ سے مضر اور نقصان دہ ہونگے ۔ میں حکومت سے استدعا کروں گا کہ وہ آج سے تہیہ کرے کہ اس ملک میں ۔ اس صوبے میں قانون اور جمہوریت کی علمبرداری ہوگی اور اس قسم کے عناصر کو برداشت نہیں کیا جائے گا خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھیں ۔ کسی فرد سے تعلق رکھیں ۔ بڑے سے بڑے عہدے پر فائز ہوں خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹے اور ادنیٰ سے ادنیٰ عہدے پر فائز ہوں ان کے ساتھ کسی قسم کی تمیز روا نہیں رکھی جائے گی ۔ جناب والا ! میں اس چیز سے بھی اختلاف کرتا ہوں میرے معزز دوست جناب محمد افضل خٹو نے فرمایا تھا کہ اس قسم کے واقعات میں بھی ایک تمیز روا رکھی جاتی ہے ۔ قطعاً نہیں ۔ متمدن ۔ مہذب اور باشعور معاشرہ میں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اور ایک بڑے سے بڑے آدمی میں کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ اگر کسی معمولی سے معمولی آدمی کو بھی اس طریقے سے قتل کیا جاتا ہے تو اس کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کہ حیات محمد شیرپاؤ کی ہے کیونکہ ہم ایک متمدن دنیا میں بستے ہیں ۔ ہم قانون اور انصاف کی دنیا میں بستے ہیں اور انصاف ۔ قانون اور تمدن کے نزدیک کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے اور میں بار بار اس بات کا اعادہ کروں گا کہ ہمیں اس ملک میں قانون ۔ جمہوریت اور انصاف کو پھیلانا چاہیے اور انہی تقاضوں کے تحت ہمیں حکومت بھی کرنی چاہیے ۔ ہمیں ان عناصر کے ناپاک عزائم کو ختم کرنا چاہیے تاکہ ہم یہ ثابت کریں کہ ہم ایک باشعور اور مہذب قوم ہیں اور میں انہیں ایک بار پھر اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر اس اقدام اور ہر اس فعل میں جو اس ملک کی سالمیت کے پیش نظر اٹھایا جائے گا آپ سے بڑھ چڑھ کر آپ کے ساتھ تعاون کریں گے اور حزب اختلاف کسی صورت میں بھی حب الوطنی میں آپ سے پیچھے نہیں رہے گی ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر ایس ۔ ایم ۔ مسعود ۔

مسٹر ایس - ایم - مسعود : جناب سپیکر ! دنیا میں تشدد کے بے شمار واقعات پیش آتے رہتے ہیں اور جہاں جہاں بھی حق و صداقت کی آواز بلند کرنے کی کوشش کی گئی وہیں وہیں اس حق و صداقت کی آواز کو تشدد کے ذریعے دبایا گیا - دنیا کے مہذب ملکوں میں اگر مارٹن لوتھر کنگ کی آواز اٹھتی ہے تو اسے بھی ایسے ہی تشدد کے واقعات سے دبایا گیا - وہاں پر بھی رابرٹ کینیڈی اور جان کینیڈی کی آواز کو بند کیا گیا لیکن ترقی پذیر ملکوں کے لیے جہاں پر نئی نئی آزادی حاصل کی گئی ہو اگر وہاں پر تشدد کے ایسے واقعات ہوں جہاں ملک اور قوم کی تقدیر بدلنے کے لیے حق و صداقت کی آواز کو بلند کیا جاتا ہے - نئی اقدار کے لیے کوشش کی جاتی ہے تو یہ واقعات ان میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں جو اس ملک کی تاریخ کو بدل دیتے ہیں - اس ملک میں جناب قائد ملت لیاقت علی خان کی آواز کو بند کیا گیا جس کے بعد کئی سالوں تک اس ملک میں جمہوریت ناپید ہو گئی اور یہاں پر ڈکٹیٹر شپ رائج رہی - آج پھر وہ حق و صداقت کی آواز جو اس ملک میں ہماری بر سراقتدار پارٹی نے ایک نئے سسٹم کو رائج کرنے کے لیے اٹھائی تھی اسے بند کرنے کے لیے صوبہ سرحد کے ایک سینئر وزیر کو قتل کیا گیا - میں اپنے حزب اختلاف کے دوستوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں ایسے تمام واقعات کی - جہاں جہاں بھی وہ رونما ہوئے ہیں - مذمت کرنی چاہیے - لیکن یہ واقعہ اس نوعیت کا نہیں ہے - اس واقعہ کے پیچھے کچھ اور عوامل کار فرما ہیں - آپ دیکھیں کہ جب بھی وزیر اعظم بھٹو نے کسی غیر ملک کا دورہ کیا تو اس ملک میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی - آج جب وہ امریکہ کا دورہ ختم کرکے رومانیہ کا دورہ کرنے والے تھے تو اس وقت یہ قتل کیا گیا اور دنیا کو یہ دکھانے کی کوشش کی گئی کہ پاکستان کا یہ نمائندہ جو پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت میں رومانیہ کا دورہ کرنے والا ہے اور جو اپنے ملک اور قوم کی خدمت کے لیے امریکہ آیا ہوا ہے وہ شائد اپنے ملک اور قوم کا صحیح راہ نما نہیں ہے - یہ انتشار کی کوشش اور یہ قتل کی واردات اس وقت کی گئی ہے جب وزیر اعظم بھٹو

ملک اور قوم کے مفاد کی خاطر ایک نہایت اہم دورہ کرنے والے تھے ۔ اگرچہ ان واقعات سے اس واقعہ کا قطعی کوئی تعلق نہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس پر سوچ بچار کی جائے تو اس کے اندر ایک گہری سازش نظر آئے گی جو مختلف وقتوں میں کی گئی ۔ جب بھی وزیر اعظم بھٹو نے غیر ملکی دورے کئے تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ شاید یہ پاکستان کا صحیح نمائندہ نہیں ہے ۔ جناب والا ! اگر یہ واقعات غیر ملکی دوروں کے وقت پیش آئے ہیں تو یہ ایک نہایت خوفناک قسم کی سازش ہے ۔ اس کے لیے تمام قوم کو جس میں تمام محب وطن لوگ شامل ہیں سوچنا چاہیے کہ یہ واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں ۔ جناب والا ! میں مانتا ہوں کہ حزب اختلاف یا وہ دوست جو یہ سمجھتے ہیں کہ حزب اقتدار اپنا کردار صحیح طور پر انجام نہیں دے رہی انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنی آواز بلند کریں ۔ کیونکہ کبھی کبھی دباؤ بھی درست معلوم ہوتا ہے لیکن اتنا بیرونی دباؤ نہیں ہونا چاہیے کہ ریاست کی مشینری جو چل رہی ہے اور ریاست میں حکومت کا جو پہیہ چل رہا ہے وہ ٹوٹ جائے اور ریاست کے وجود کو خطرہ درپیش ہو جائے ۔ اگر آج آپ یہ دباؤ ڈال کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس ملک میں جمہوریت کو چلانا چاہتے ہیں تو اتنا دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے کہ ریاست کا پہیہ ہی ٹوٹ جائے اور اس ملک کا یہ جو چھوٹا سا حصہ ہمارے پاس رہ گیا ہے خدا نخواستہ اس کا بھی خاتمہ ہو جائے ۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ حیات محمد شیر پاؤ کی شہادت کے پس منظر میں جتنی بھی سازشیں ہیں حکومت انہیں بے نقاب کرے اور عوام کو صحیح طور پر اس میں شامل کیا جائے تاکہ انہیں بتایا جا سکے کہ کون سے عناصر اس ملک و ملت کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب سپیکر ! میں خواتین کی جانب سے جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کی اس بے وقت موت پر دلی رنج اور غم کا اظہار کرتی ہوں ۔ دراصل حیات محمد خان شیر پاؤ کی یہ موت نہیں ، بلکہ

شہادت ہے ، کیونکہ وہ اس جمہوری اور عوامی حکومت کے دور میں جس طرح وہ طلبہ سے خطاب کر رہے تھے ، وہ اپنے ایک فرض کو پورا کر رہے تھے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی شہادت کا ایک درجہ ہے - حیات محمد خان شیر پاؤ کی زندگی پاکستانی عوام کے لیے ایک مشعل راہ بنے گی اور عوام کو چاہیے کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلیں - حیات محمد خان شیر پاؤ نے اپنے خون کی قربانی دے کر اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے چاروں صوبے ایک ساتھ ہیں - نہ صرف یہ بلکہ جناب شیر پاؤ نے ملکی سالمیت کے لیے شہادت دی ہے ، کیونکہ آپ نے دیکھا کہ چاروں صوبوں کے عوام نے اس افسوس ناک المیے پر اظہار افسوس و غم کیا ہے - ہم سب کو چاہیے کہ ملک دشمن اور عوام دشمن عناصر کو مل کر بے نقاب کیا جائے - جمہوریت کے فروغ کے لیے بھی یہ لازمی ہے کہ ملک دشمن اور عوام دشمن عناصر کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے بلکہ ان کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے - جو لوگ ملکی سالمیت کے خلاف سازش کریں ان کے لیے ضروری ہے کہ ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے - حکومت کو چاہیے کہ اس قسم کے حادثات میں ملوث افراد کو فوراً گرفتار کرے اور ان کو سخت سزا دے - آخر میں میں دعا کرتی ہوں کہ حیات محمد خان شیر پاؤ کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے -

مسٹر سپیکر : بیگم بلقیس حبیب اللہ -

بیگم بلقیس حبیب اللہ : جناب سپیکر! آج دو دن سے تمام پاکستان میں اس المناک حادثے پر بے حد رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے - حیات محمد شیر پاؤ پاکستان کا ایک مایہ ناز سپوت تھا - ہم اس کی اس بہیانہ موت پر رنجیدہ ضرور ہیں لیکن ہمیں ایسے سپوتوں پر فخر ہے کہ وہ ان غداروں اور ذلیل تخریب پسند عناصر سے ڈر کر اپنی منزل کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹاتے - وہ آگے ہی آگے بڑھتے ہیں اور انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اگر ایک شیر پاؤ شہید ہو جائے تو یہاں دوسرا شیر پاؤ کھڑا ہو جاتا ہے - جناب سپیکر! ہماری اپوزیشن کی

طرف سے تمام ممبروں نے کچھ اس قسم کے الزامات عاید کئے ہیں جو انہیں اس موقع پر نہیں کرنے چاہیں تھے ۔ اس لیے کہ ان کے واقعے کو گزرے ہوئے بہت دن ہو گئے اور اس وقت بھی جو کچھ ہوا ہم سب نے ان کا ساتھ دیا ۔ آج ہم اس سپوت کی شہادت پر اسے خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے یہاں کارروائی کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہمیں مشروط کارروائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ جناب سیف اللہ صاحب نے کہا ہے ''بشرطیکہ'' ۔ یعنی اگر ان کی شرط پر ہماری پارٹی یا ہماری عوامی حکومت دستخط کر دے تو پھر وہ ہمارا ساتھ دیں گے ۔ ایسے ساتھ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ۔ حیات محمد خان شیر پاؤ کے لیے ایک آدمی نہیں ، ایک آنسو نہیں ، ایک آنکھ نہیں ، ایک ماں نہیں ، تمام دنیا کی مائیں رو رہی ہیں اور فخر بھی کر رہی ہیں ۔ اس لیے ہمیں کسی شرط کو منظور نہیں کرنا چاہیے ۔ کوئی ساتھ دے یا نہ دے ، ہم اپنے قدم کو کبھی پیچھے نہیں ہٹائیں گے ۔ میں اپنی حکومت سے بھی گزارش کروں گی کہ اس قسم کی تخریبی کارروائیاں کرنے والوں کو جس جگہ بھی ، جس علاقے میں اور جہاں بھی موجود ہوں سزا دی جائے ۔ جس طرح ''الراشی و المرتشی کلا ہما فی النار'' ، یعنی رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہے اسی طرح قتل کرنے والا اور قتل کروانے والا دونوں سزا کے مستحق ہیں ۔ میں یہ درخواست کروں گی کہ ان عناصر کے خلاف جب ثبوت مل جائے تو برسر بازار ان کی لاشوں کو لٹکوایا جائے تاکہ آئندہ پتا چل جائے کہ تخریبی کارروائیاں کرنے والوں کی سزا کیا ہے ۔ میں حیات محمد خان شیر پاؤ کے لیے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور انہیں اپنے حبیب کا قرب حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : نقطۂ ذاتی وضاحت جناب والا ! حزب اختلاف کی جانب سے جتنی تقریریں ہوئی ہیں ، ان میں کوئی مشروط طور پر اظہار ہمدردی نہیں کیا گیا ۔ ہم نے غیر مشروط طور پر اظہار ہمدردی کیا ہے ۔

اور اس واقعے کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے کوئی لفظ نہیں کہا گیا ۔ چند اصولی باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب فاضل انسان ہیں ، وہ جانتے ہیں کہ قرآن پاک میں ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل کہا گیا ہے ۔

من قتل نفساً بغیر نفس فکانما قتل الناس جمیعا ۔

ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہوتا ہے ۔ ہماری طرف اشارہ کرکے بیگم صاحبہ نے ہمارے جذبات کو مجروح کیا ہے ۔ ہم ان ساتھ ہیں ۔ ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں ۔ ہم نے حکمران جماعت سے کہا ہے کہ وہ تخریب کار اور وطن دشمن عناصر کے خلاف جو بھی کارروائی کریں گے ، اس میں ہم ان کے مدد و معاون اور دست راست ہوں گے ۔ میں پھر وضاحت سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ حیات محمد خان شیر پاؤ کی شہادت کے واقعے کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے ہم نے اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا ۔

مسٹر سپیکر : دیوان سید غلام عباس بخاری ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب سپیکر ! جناب ڈاکٹر عبدالخالق سینیر وزیر صاحب نے جناب حیات محمد خان شیرپاؤ مرحوم و مغفور کے لیے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ، میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی من و عن تائید کرتا ہوں ۔ ہم اس غم اور ان جذبات میں ان کی پارٹی ، جناب ذوالفقار علی بھٹو اور مرحوم کے لواحقین کے ساتھ برابر کے شریک ہیں ۔

جناب سپیکر ! اس نوجوان نے تھوڑے ہی عرصے میں قوم اور ملت کے لیے جو کام کیے ، یا جس لائن پر وہ جا رہا تھا ، اگر قاتل ان کو کچھ موقع دیتا ، تو شاید وہ ملت کے لیے کچھ اور عظیم کارنامے کر سکتا ۔ جناب افضل وٹو صاحب نے ظالم کو یزید کہا ہے ، مجھے اس سے بھی اتفاق ہے ۔ ظلم کسی کوارٹر سے ہو ، کسی طبقے سے ہو ، کسی فرد سے ہو ، اس طبقے ، اس فرد اور اس پارٹی کو جو ظلم کی مرتکب ہو ، یقیناً یزیدیت کی لسٹ میں لکھا جائے گا ۔

جناب والا ! یہ بھی ایک افسوس ناک امر ہے کہ جب ہمارے وزیر اعظم نہایت ہی اہم دورے پر ملک سے باہر تشریف لے گئے تو اس موقعے پر یہ سازش اور یہ قتل اور بھی افسوس ناک بن جاتا ہے کیونکہ ان کو ایک اہم فریضہ ملت اور قوم کے لیے ادا کرنا تھا لیکن دورہ کینسل کرکے ان کو واپس آنا پڑا ، اس صورت میں بھی ہماری آنکھیں دنیا کے سامنے جھک جاتی ہیں ۔ مگر یہاں پر اپنے جذبات پر بے انتہا دباؤ ڈالتے ہوئے بھی میں اس امر کی وضاحت ضرور کروں گا کہ جس وقت بھی پاکستان کے اندر کسی معزز سیاسی لیڈر کا قتل ہوا میں یا کوئی بھی مخلص پاکستانی جو اس ملک کو ایک مہذب معاشرے کی صورت میں دیکھنا پسند کرتا ہے ۔ آنسو گرائے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ ایسے موقعوں پر ہمیں یہ خدشہ پیدا ہوتا تھا اور ہمارے دل روتے تھے کہ اللہ نہ کرے اگر یہ چکر بڑھتا چلا گیا اور ہماری انتہائی اہم شخصیتوں تک پہنچ گیا تو اس کے نتائج خراب ہوں گے ۔ جناب والا ! میں اس قتل کے موقعے پر یہ اپیل کروں گا کہ ہم سب سر جوڑ کر بیٹھیں کیونکہ ہمارے دشمن ہم پر آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں ۔ یہ وقت قتل و غارت کا نہیں ایک دوسرے کو مٹانے کا نہیں بلکہ مل بیٹھنے کا ہے اور میں حکومتی پارٹی سے اپیل کروں گا کہ ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں اور وہ اس قتل کو جذبات میں نہ لیں بلکہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے وہ اس چیز کا مظاہرہ کریں کہ یہ مسئلہ یہیں ختم ہو جائے اور بڑھنے نہ پائے ۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی اپیل کروں گا کہ ملک میں اپوزیشن کے مجھے دو گروہ نظر آتے ہیں ایک وہ جن کا تعلق ملک سے باہر دشمنوں سے گٹھ جوڑ کی صورت میں پیدا ہو چکا ہے جو اس ملک کو واقعی تباہ کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اور وہ اپنے پرانے ارادے مکمل کرنا چاہتے ہیں ۔ مگر اپوزیشن میں ایسے محب وطن بھی ہیں جو یہ قطعاً پسند نہیں کرتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ ملک نہ ٹوٹے اور ان کے ہاتھ اور ان کا کردار ملک کے بنانے میں ہے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے ملک کے لیے قربانیاں دیں ۔ ان میں معزز اور

شرفا بھی ہیں ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان میں بھی تفریق کی جائے اور گورنمنٹ یہ فیصلہ کرے کہ جو غدار وطن ہیں ان کو عدالتوں کے کٹہرے میں لایا جائے ۔ ان کو جیلوں میں بند کیا جائے ان کو سنگین سزائیں دی جائیں صرف اخباری بیانات تک ہی اکتفا کرنے سے معاملات بڑھتے چلے جائیں گے اور جو اپوزیشن والے محب وطن ہیں ۔ معزز شہری ہیں اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرنا چاہتے ان پر کسی قسم کا کوئی تشدد نہیں ہونا چاہئیے اور کسی طرح سے بھی حکومتی پارٹی قانون کو ہاتھ میں لے کر ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ کرے اور ان کے ساتھ کسی قسم کا ناروا سلوک روا نہ رکھے اور کوئی غیر جمہوری ہتھکنڈا ان کے خلاف استعمال نہ کیا جائے اب وقت آ گیا ہے کہ اپوزیشن کے مخلص لوگوں سے بھی وہی رویہ رکھا جائے جو ہمارے پارٹی کے کسی فرد یا کسی گروہ یا کسی گروپ سے ہو سکتا ہے میں یہ عرض کروں گا کہ اور یہ اپیل کروں گا کہ اب ملک دشمن عناصر کو بے نقاب کیا جائے اور ان کو ختم کیا جائے اور اپوزیشن میں جو شرفا ہیں ان کی عزت کی جائے اور محب وطن لوگوں کا ہر لحاظ سے خیال رکھا جائے ۔ اس کے ساتھ میں پھر جناب حیات محمد خان شیر پاؤ صاحب کے لیے نہایت ہی نیک جذبات کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حضور پاک کے قدموں میں جگہ دے اور ان کو بھی وہی مقام عطا فرمائے جو شہدا کا مقام ہے اور ان کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے ملک کے لیے اپنی قوم کے لیے انہی کے راستے پر چلتے ہوئے اگر جان بھی دینی پڑے تو ہم میں سے ہر شخص اس شہادت کے لیے تیار ہو اور ملک کے لیے قربانی دے سکے ۔

Mr. Speaker : I associate myself with the sentiments expressed by the Senior Minister, the Leader of Opposition and other members of this august House. The death of Mr. Hayat Muhammad Khan Sherpao is a great national loss.

He was a great patriot. He waged a relentless struggle against the elements of disruption and chaos. He was a symbol of dedication to Pakistan and its progress. He was a brave man with a determination to serve Pakistan and its people and a defeat the forces of tyranny and violence. He lived as a "Mujehid" and died as a martyr. By laying down his life he has defeated the designs of the enemies of political stability and democratic institutions.

I am confident that the people of Pakistan will not tolerate this political assassination and will rise as one man to fight it back. May the departed soul rest in eternal peace.

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں تحریک کرتا ہوں کہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی جائے ۔

وزیر قانون : دعائے مغفرت قرارداد کی منظوری کے بعد کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے یہ قرارداد ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ صوبائی اسمبلی پنجاب جناب حیات محمد خان شیرپاؤ سینئر وزیر صوبہ سرحد کے المناک اور بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتی ہے اور سیاست میں قتل و غارت کو انتہائی مذموم اور ناقابل معافی فعل قرار دیتی ہے اور امید کرتی ہے کہ قاتلوں اور انکی سیاسی پشت پناہی کرنے والے وطن دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا ۔ مرحوم حیات محمد خان شیرپاؤ ایک عظیم القدر محب وطن تھے اور ان کی زندگی پاکستان اور پاکستانی عوام کے لیے وقف تھی ۔ مرحوم کی موت ایک شہید کی موت ہے اور قوم و ملت کے لیے ایک اندوہناک المیہ اور بھاری نقصان ہے یہ اسمبلی ان

کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(قرارداد با اتفاق رائے منظور کی گئی)

(اس موقع پر مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker : As proposed by the Senior Minister, the House is adjourned and it shall re-assemble at 9-00 a.m. tomorrow. The question hour withdrawn for today will come up on its due turn.

(اسمبلی کا اجلاس 11 فروری 1975ء بروز منگل نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

منگل ۔ 11 فروری 1975ء
(سہ شنبہ ۔ 29 محرم الحرام 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

پ ۲۶ س ۴۸ رکوع ۱۲ آیت ۲۹

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو ایمان والے ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت رحم دل تو ان کو دیکھتا ہے کہ اللہ کے آگے سربسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اسکی خوشنودی طلب کرتے ہیں، کثرت سجود کے اثر سے انکی پیشانیوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف توریت میں مرقوم ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں گویا وہ ایک کھیتی ہیں جس نے زمین سے سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور لگی کاشتکار دل کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان سے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

چیئرمینوں کا پینل

مسٹر سپیکر : سیکرٹری صاحب صدر نشینوں کی جماعت کا اعلان کریں گے ۔

سیکرٹری اسمبلی : قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے حالیہ اجلاس کے لیے مندرجہ ذیل چار اراکین پر مشتمل بہ حسب ترتیب و تقدیم صدرنشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے :

(1) چوہدری علی محمد خادم ۔
(2) حافظ علی اسد اللہ ۔
(3) مس ناصرہ کھوکھر صاحبہ ۔
(4) حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

ارکان اسمبلی کا حلف

حلف وفاداری

سردار ذوالفقار علی کھوسہ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : اب وقفۂ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

صوبہ میں نائب تحصیلداروں اور تحصیلداروں کی بھرتی

***4140 ۔ میاں منظور احمد موہل :** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں 1970-71ء ، 1971-72ء اور 1972-73ء میں نائب تحصیلداروں اور تحصیلداروں کی کتنی آسامیاں مشتہر کرائی گئیں اور ہر سال ان آسامیوں کے لیے کتنے امیدوار ہر ضلع سے بھرتی کئے گئے اور ان کے نام کیا ہیں ؟

وزیر مال (سردار صفیر احمد) : سال وار تفصیل بھرتی نائب تحصیلداران درج ذیل ہے :

سال	نام ضلع	نام امیدوار	تعداد اسامیاں مشتہر شدہ	تعداد آسامیاں جو پر کی گئیں
1	2	3	4	5
1970-71ء	بہاولپور	مسٹر عمیر احمد قریشی	45	45
(جولائی 1970ء	بہاولنگر	مسٹر ضیاء احمد خان		
تا				
جون 1971ء)	بہاولنگر	مسٹر عقیل الرحمن		
	بہاولپور	مسٹر ابرار احمد بخاری		
	ساہیوال	چوہدری کرار حسین خان		
	"	مسٹر محمد طفیل		
	"	مسٹر تھامس جان		
	"	مسٹر محمد ستار		
	"	مسٹر فیض احمد		
	"	راجہ رشید احمد		
	"	مسٹر محمد محمود		
	"	چوہدری غلام نبی		
	"	مسٹر منور حسین		
	"	ایم افتخار احمد		
	"	ایم طارق سکندر		
	"	رانا افتخار احمد		
	"	محمد رستم		
	"	سید افتخار علی شاہ		
	"	مسٹر ارشد عظیم		
	"	مسٹر عبدالرزاق		

1	2	3	4	5
	ملتان	مسٹر محمد اکرم		
	،،	مسٹر مشتاق احمد		
	،،	سید ریاض حسین شاہ		
	،،	ایم ظفر حسین شاہ		
	،،	مسٹر ناصر خان		
	،،	مسٹر سجاد احمد		
	،،	مسٹر منور اسلام احسان		
	،،	مسٹر سجاد مہدی		
	،،	مسٹر حسن رضا		
	،،	مسٹر محمد عاشق		
	،،	سید محمد حسن شاہ		
	،،	سید اصغر علی شاہ		
	،،	مسٹر محسن تذیر		
	مظفر گڑھ	ملک خدا بخش		
	،،	ملک نیاز احمد		
	،،	ملک شیر احمد		
	،،	ملک خدا بخش		
	،،	سلطان محمد قیوم		
	،،	مسٹر محمد علی		
	،،	مسٹر فضل رحیم		
	ڈیرہ غازیخان	مسٹر منظور احمد نسیم		
	،،	ملک غلام محمد		
	،،	مسٹر عبدالعزیز		
	،،	مسٹر در محمد خان		
	،،	مسٹر محمد افضل		
1971-72ء	—	—	—	
1972-73ء	—	—	—	—

براہ راست تحصیلداروں کی کوئی آسامی سال 1970-71ء 1971-72ء اور 1972-73ء میں پر نہیں کی گئی ۔ البتہ ماہ جون 1973ء میں اٹھارہ آسامیاں پر کرنے کے لیے دو اخبارت میں اشتہار دیا گیا ۔ لیکن بعد میں بھرتی روک دی گئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا جناب وزیر مال یہ فرمائیں گے کہ اس بھرتی کے سلسلہ میں باقی اضلاع کی حق تلفی کیوں کی گئی ہے اور صرف چار اضلاع میں ہی کیوں بھرتی کی گئی ہے ۔ نیز یہ کہ بہاولپور کے لیے سب سے کم کوٹہ کیوں رکھا گیا ہے ؟

وزیر مال : یہ آسامیاں ڈویژن کی سطح پر ہوتی ہیں اور ہر ڈویژن میں جتنی آسامیاں ہوتی ہیں بھرتی ان کے مطابق کی جاتی ہے ۔ بہاولپور ڈویژن میں جتنی آسامیاں تھیں وہ پر کر دی گئی ہیں ۔ اگر وہاں کم پر کی گئی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں آسامیوں کی تعداد اتنی ہی تھی ۔

چوہدری امان اللہ لک : سپلمنٹری سر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ نائب تحصیل داران کی بھرتی کے سلسلے میں اہلیت اور قابلیت کو پرکھنے کے لیے کون سا طریق کار اختیار کیا گیا ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! نائب تحصیل داران کی بھرتی کا ایک مسلمہ طریقہ ہے ۔ ہر ایف ۔ اے پاس شخص نائب تحصیل دار بھرتی ہونے کا اہل ہے ۔ اس کا زراعت سے تعلق رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ اس کے کوائف ضلع کا ڈپٹی کمشنر تصدیق کرتا ہے ۔ وہ اس کا رول کمشنر کے پاس بھیجتا ہے ۔ تمام امیدواروں میں سے جو بہتر ہوتا ہے ، کمشنر صاحب اس کا انتخاب کر لیتے ہیں ۔ اس طریقے سے نائب تحصیل داران کی بھرتی کی جاتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! تحصیل داروں کی آسامیاں مشتہر کرنے کے باوجود ان کی بھرتی نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! ماہ جون 1973ء میں اٹھارہ آسامیاں مشتہر کی گئی تھیں لیکن بعد میں تحصیل داروں کی ان آسامیوں پر براہ راست بھرتی کا ارادہ ترک کر دیا گیا ۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس طرح نائب تحصیل داروں کی حق تلفی ہوتی تھی ۔ چنانچہ نائب تحصیل داروں کو ترقی دے کر ان آسامیوں کو پر کیا گیا ۔

محمد اقبال پٹواری دھمل نارووال کو پنشن کی عطائیگی

*4254 ۔ **چوھدری امان اللہ لک :** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد اقبال پٹواری دھمل نارووال 30 مئی 1973ء کو ریٹائر ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پٹواری نے پنشن کے لیے ایک درخواست گزاری تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پٹواری کی سروس بک سنٹرل ریکارڈ روم نے گم کر دی ہے ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سنٹرل ریکارڈ سے تصدیق کرکے قواعد و ضوابط کے مطابق فوری طور پر مذکورہ پٹواری کو پنشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) درست ہے ۔

(ب) یہ بھی درست ہے ۔

(ج) یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سروس بک گم کر دی گئی ہے ۔ البتہ یہ درست ہے کہ دستیاب نہیں ہے ۔

(د) پٹواری مذکور کی پنشن کا کیس اکاونٹنٹ جنرل کے دفتر میں زیر غور ہے ۔ البتہ اسے عبوری پنشن دی جا رہی ہے ۔ سروس ریکارڈ تصدیق ہونے پر حتمی پنشن کا فیصلہ کر دیا جائے گا ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! جو جواب دیا گیا ہے اس کے متعلق میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پٹواری محکمہ مال کی لسٹ پر تھا یا محکمہ سیٹلمنٹ کی لسٹ پر تھا ؟

وزیر قانون : جناب والا! یہ پٹواری کچھ عرصہ کے لیے سنٹرل ریکارڈ روم لاہور میں محکمہ بحالیات میں ملازم رہا ہے ۔ اس عرصے کا اس کا سروس ریکارڈ دستیاب نہیں ۔ اس کی تصدیق کی جا رہی ہے ۔ جونہی اس کی تصدیق ہو گئی ، اس کی پنشن کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا ۔ اسے اس وقت کوئی

نقصان نہیں ۔ ایڈہاک بنیادوں پر اسے پنشن دی جا رہی ہے ۔ اسے پنشن سے محروم نہیں رکھا گیا ۔

تحصیل داروں کی بھرتی

*4377 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سال 1972ء میں کتنے اشخاص کو بطور تحصیل‌دار ملازم رکھا گیا ۔

(ب) کیا مذکورہ افراد کی تقرریوں سے پہلے اشتہار جاری کئے گئے تھے اور باضابطہ انٹرویو کے ذریعے بھرتی کی گئی تھی ۔

(ج) مذکورہ افراد کے نام ۔ عمر اور قابلیت کیا تھی اور ان کی سکونت صوبہ کے کس کس ضلع کی ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری (بیگم ریحانہ سرور) (شہید) : (الف) کوئی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

صوبہ میں مالیہ کے بقایاجات کی وصولی

*4411 ۔ **میاں منظور احمد موہل** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پورے صوبہ پنجاب میں مالیہ کے بقایاجات کی کل رقم کیا ہے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم بالترتیب ایک سال ۔ دو سال تین سال سے واجب‌الادا ہے ۔

(ج) حکومت نے مذکورہ بقایاجات کی وصولی کے لیے کیا اقدام کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال ۔ (سردار صغیر احمد) : (الف) بقایاجات کی مجموعی رقم مورخہ 30 ستمبر 1973ء کو مبلغ ایک کروڑ بہتر لاکھ اکہتر ہزار دو سو بیاسی ہے ۔

(ب) (1) ایک سال کے بقایاجات مبلغ بہتر لاکھ چون ہزار پانچ سو تراسی ہیں -

(2) دو سال کے بقایاجات مبلغ تینتالیس لاکھ گیارہ ہزار آٹھ سو ساٹھ ہیں -

(3) تین سال کے بقایاجات مبلغ اڑتالیس لاکھ چوہتر ہزار نو سو ستانوے ہیں- *

بقایاجات میں اضافہ گزشتہ سیلاب کی وجہ سے ، جس نے سترہ اضلاع کی معاشی حالت کو متاثر کیا تھا ، ہوا ہے - تاہم وصولی یابی کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں -

سید تابش الوری : سپلیمنٹری - سوال کے جز ''الف'' میں پوچھا گیا ہے کہ پورے صوبہ پنجاب میں مالیہ کے بقایاجات کی کل رقم کیا ہے - لیکن انہوں نے یہ رقم 30 ستمبر 1973ء تک کے بقایاجات کی بتائی ہے اور up-to-date نہیں بتائی - کیا وہ بتا سکیں گے کہ اس وقت کیا پوزیشن ہے؟ پورے صوبہ پنجاب میں اس وقت کتنے بقایاجات وصول ہونے باقی ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! اگر فاضل رکن موجودہ پوزیشن معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس سوال کو دھرا دیا جائے - یہ سوال بہت پرانا تھا اور اس کا جواب میرے پاس 30 ستمبر 1973ء تک کا تھا - اگر وہ up-to-date پوزیشن جاننا چاہتے ہیں تو سوال کو repeat کر دیا جائے -

سید تابش الوری : جناب والا ! اس وقت سن پچھتر چل رہا ہے ، مگر جواب سن تہتر تک کا دے رہے ہیں اور آج کے اجلاس میں دے رہے ہیں - جس وقت یہ سوال آپ کو موصول ہوا تھا اور آپ جس وقت جواب دے رہے ہیں اس عرصے کے بقایاجات آنے چاہئیں - سوال میں سن تہتر کے بقایاجات نہیں پوچھے گئے -

مسٹر سپیکر : سوال کا جز ''ب'' پڑھیں - اس میں up-to-date نہیں پوچھا گیا -

سید تابش الوری : سوال کا جز ''ب'' یہ ہے :

''... مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم بالترتیب ایک سال - دو سال - تین سال سے واجب الادا ہے -''

آج جب جواب دیں گے تو اس سے پہلے ایک سال ، دو سال ، تین سال کوئی تاریخ نہیں ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ان کی یہ بات درست ہے ۔ سوال کو repeat کروا دیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال کے جز 'ب' میں یہ ہے :

> جز (الف) بالا میں مذکورہ رقم میں سے کتنی رقم بالترتیب ایک سال ۔ دو سال ۔ تین سال سے واجب الادا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ 1973ء کا سوال ہے اور اس کی باری بہت دیر سے آئی ؟

مسٹر سپیکر : ایک سال کے بعد اس کی باری آئی ہے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔ اجلاس کے بعد یہ سوال ختم ہو گیا تھا ۔ لیکن بعد میں انہوں نے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دہرائے جانے کے لیے نوٹس دیا ہوگا ۔ اگر آپ اسے repeat کروا دیں تو ہمیں جواب دینے میں کوئی اعتراض نہیں up-to-date جواب منگوا دیں گے ۔

مسٹر سپیکر : یہ سوال ستمبر 1973ء میں کیا گیا تھا ۔ چنانچہ 30 ستمبر 1975ء تک کا جواب وزیر موصوف نے دے دیا ہے ۔

سید نابش الوری : جناب والا ! کیا ہم یہ سمجھیں کہ سن تہتر کے موصول شدہ سوالات کی باری سن چھہتر میں آئے گی ؟

مسٹر سپیکر : جیسے بھی ہے ۔ آپ دیکھ لیں ۔

سید نابش الوری : میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات آپ کے لیے بڑی قابل توجہ ہے ۔ مزید برآں میں اس چیز کی بھی وضاحت چاہوں گا کہ اگر کسی سوال کا نوٹس 73 میں دیا گیا ہے اور اس کا جواب 75 میں دیا جا رہا ہے تو کیا وہ جواب up-to-date نہیں ہونا چاہیے ۔ کیا وزیر موصوف کو یہ نہیں دیکھنا چاہیے تھا کہ وہ 73 کے اعداد و شمار دے رہے ہیں ... ؟

مسٹر سپیکر : جہاں تک رولز کا تعلق ہے ، جس وقت آپ نے سوال پوچھا تھا ، تب تک وہ جواب دینے کے قانونی طور پر پابند ہیں ۔ دوسری

بات جس کا آپ نے ذکر کیا کہ یہ 73 کا پوچھا ہوا سوال ہے اور جواب 75 میں کیوں آیا ہے ۔ اس کے بارے میں آپ کو یاد ہوگا کہ رولز یہ تھے کہ جتنے بھی سوالات اس duration کے mature ہو جاتے تھے ان کے جوابات اس ایوان میں آ جاتے تھے ۔ کچھ سوالات کے متعلق یہاں سپیلمنٹری ہو جاتے تھے اور باقی کے جوابات ریکارڈ کا حصہ بن جاتے تھے ۔ اسی مرحلہ پر فاضل اراکین نے اس بات پر اعتراض کیا تھا کہ اگر سپیلمنٹری سوالات نہیں پوچھے جا سکتے تو سوال کرنے کا کیا فائدہ ؟ اس وجہ سے اب سوالوں کی تعداد محدود کر دی گئی ہے تاکہ ایوان میں اتنے ہی سوال آیا کریں جن کے جوابات دیے جا سکیں ۔ چنانچہ اب سوالات ایوان کے سامنے آنے میں تاخیر تو ہوگی ۔ پہلے ساٹھ ساٹھ ستر ستر اسی اسی سوالات کے جوابات آ جاتے تھے ، اب ان کی حد پچیس تک کر دی گئی ہے ۔ پہلے ایک فاضل رکن تین سوال پوچھ سکتا تھا ، اب بہت سے فاضل اراکین بیس بیس تیس تیس چالیس چالیس سوال بھی پوچھ لیتے ہیں ۔ اس حساب سے اب یہ نہیں ہو سکتا کہ بیس یا تیس سوال ایک ہی دن پوچھے جائیں ۔ اگر فاضل اراکین اس سے مطمئن نہیں تو میں اس بات کے لیے تیار ہوں کہ وہ کوئی لائحہ عمل یا طریق کار تجویز کریں ۔ اگر وہ قابل قبول ہوا تو میں اسے رولز میں incorporate کرنے کی کوشش کروں گا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! جس تاریخ کو سوال پوچھا گیا اس تاریخ تک کے اعداد و شمار دے دیے گئے ہیں ۔ اگر فاضل رکن up-to-date اعداد و شمار معلوم کرنا چاہتے ہیں تو سوال کو repeat کروا دیں ۔

سید تابش الوری : یہ سوال دھرایا تو جائے گا ہی ، لیکن میری گزارش صرف یہ تھی کہ جس دن جواب دیا جا رہا ہو ، اس دن تک up-to-date جواب ہونا چاہیے ۔ جناب وزیر موصوف کو اس کے لیے تازہ ترین اعدادوشمار فراہم کرنے چاہییں ۔ اگر کوئی سوال تہتر میں پوچھا گیا ہے اور اس کا جواب پچھتر میں دیا جاتا ہے تو پچھتر کے تازہ ترین اعداد و شمار ہونے چاہییں ۔

Mr. Speaker : I would look into this matter, not particulariy this question but generally.

سید تابش الوری : چونکہ تمام سوالوں کے جواب پرانے ہیں اس لیے اس ایوان کو زیادہ استفادہ کرنے کا موقعہ نہیں ملتا ۔

مسٹر سپیکر : کیوں نہیں ۔ آخر اس کا مقصد تو پورا ہونا چاہیے ۔

متروکہ اراضی کی الاٹمنٹ

*4495 - **چوھدری علی بہادر خان** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے متروکہ اراضی کی الاٹمنٹ قطعی بند کر دی ہے لیکن مخبری بحال رکھی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس سکیم میں ایسی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی کہ مخبر کو الاٹمنٹ بھی ہوگی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ بحالیات اور عدالت عالیہ کے زیر سماعت مقدمات کے فیصلوں پر عمل درآمد کس طرح ہوگا ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے متروکہ اراضی کی الاٹمنٹ بند کر دی ہے لیکن مخبری کیس جو 30 جون 1974ء تک دائر ہو چکے ہیں ان پر عمل درآمد ہوگا ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مخبر اپنے کلیم کے عوض منسوخ شدہ رقبے کو الاٹ کرا سکتا ہے ۔

(ج) محکمہ بحالیات اور عدالت عالیہ میں زیر سماعت مقدمات کے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے ۔

چوھدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ جو لکھا ہوا ہے وہ تو یہ ہے کہ اس سکیم میں ایسی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی کہ مخبر کو الاٹمنٹ بھی ہوگی لہذا رقبہ تو آپ الاٹ نہیں کر سکتے ۔

وزیر مال : میں عرض کرتا ہوں کہ مخبری جو کی جائے وہ صحیح ہونے کے علاوہ مخبری کرنے والے کا اپنا کلیم ہونا بھی ضروری ہے ۔ اگر اس کا کلیم ہو تو وہ رقبہ اپنے الاٹ کر دیا جاتا ہے ۔

چوھدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ رقبہ کون سے قانون کے تحت الاٹ ہو سکتا ہے ؟

وزیر مال : جس قانون کے تحت الاٹمنٹ بند کی گئی ہے اس میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر کسی شخص نے مخبری کی ہو اور وہ صحیح ثابت ہو اور اس کی مخبری کی بنا پر وہ الاٹمنٹ منسوخ ہو جائے تو وہ رقبہ اس شخص کو الاٹ کر دیا جائے گا ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ جتنے بھی pending کلیم ہیں ان کے بونس کے عوض وہ بینکوں میں دعاوی دائر کرکے پیسے لے لیں تو جب ان کے پاس اپنے کلیم ہی نہیں ہوں گے تو ان کو رقبہ کیسے الاٹ ہوگا ؟

وزیر مال : اگر کسی مخبر کا اپنا کلیم نہیں ہے تو اس کو کوئی الاٹمنٹ نہیں کی جائے گی ۔ اس مخبر کو یہ انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ اسے کوئی الاٹمنٹ کی جائے گی جب اس کے پاس اپنا کوئی کلیم ہی نہیں ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اسے کوئی الاٹمنٹ کی جائے گی اور اگر کسی کے پاس اپنا کلیم ہے تو اس کے کلیم کے عوض اس کو رقبہ الاٹ کر دیا جائے گا ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپ کے کہنے پر اپنے بونس بینکوں میں دے کر پیسے وصول کر لیے ہیں کیا وہ لوگ جب مخبری کریں گے تو ان کو رقبہ الاٹ کر دیا جائے گا کیا اور ان کو کوئی خاص رعایت دی جائے گی ؟

وزیر مال : جناب سپیکر ! میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ سوال قانوناً پوچھا نہیں جا سکتا کیونکہ یہ مقولہ ہے کہ ہر شخص قانون سے واقف ہے قانون کی وضاحت ویسے بھی اس اسمبلی میں سوال کے ذریعے نہیں کی جا سکتی ۔ میرے فاضل رکن وکیل ہیں وہ قانون دیکھ سکتے ہیں ۔ تاہم میرا یہ فرض ہے کہ میں فاضل رکن کی تسلی کراؤں اس قانون میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جس شخص نے کسی ناجائز الاٹمنٹ کی مخبری کی ہو اور اس کا اپنا کلیم ہو تو پھر ہی اسے رقبہ الاٹ کیا جائے گا ۔

چوہدری علی بہادر خان : وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ میں قانون دیکھ لوں قانون تو ہر شخص دیکھ لیتا ہے لیکن میرا سوال جو ہے اس کی وضاحت ہونی چاہیے کہ آپ ان لوگوں کو رعایت دینے کے لیے تیار ہیں جو اپنے بونس بینکوں کے پاس فروخت کر چکے ہیں ۔

وزیر مال : جب وہ پہلے ہی فائدہ حاصل کر چکے ہیں تو پھر اب انہیں رقبہ الاٹ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ مخبری کے لیے کوئی تاریخ حتمی طور پر مقرر کی گئی ہے ؟

وزیر مال : مخبری کے لیے جس شخص نے 30-6-1974 سے قبل کسی ناجائز الاٹمنٹ کی مخبری کی ہے اس کی مخبری کا فیصلہ ہونے کے بعد اسے الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے ۔ اس کے لیے کوئی حتمی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ مخبری کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لیے کوئی حتمی تاریخ مقرر کی گئی ہے ؟

وزیر مال : جناب والا ! کسی بھی مقدمے کا آخری فیصلہ کرنے کے لیے اس ملک میں تاریخ کا تعین کرنا بڑا مشکل ہے چونکہ قانون کے مطابق گواہوں وغیرہ کو سمن کرنا ضروری ہوتا ہے تو اس میں تاخیر ہو سکتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے ، اس کا میڈیکل سرٹیفکیٹ آ جائے تو اس لیے کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں کی جا سکتی ۔ البتہ ہماری طرف سے ہر وقت یہ کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد ان مقدمات کا فیصلہ ہو جائے ۔ کیونکہ ہم خود بھی اس کام کو جلد ختم کرنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ مخبری کے علاوہ حکومت نے کوئی ایسا شعبہ قائم کیا ہوا ہے جو ہوگس الاٹمنٹس کی خود جانچ پڑتال کرکے اسے کینسل کرنے کے لیے تحقیق کرتا ہے ؟

وزیر مال : جناب والا ! 30 جون 1974ء سے پہلے کسی شخص کے خلاف اگر ایسا کوئی کیس detect ہو چکا ہے تو اس کے متعلق یہ کارروائی ہو رہی ہے ۔ لیکن 30 جون 1974ء کے بعد الاٹمنٹس کا کام ہی بند کر دیا گیا ہے ۔ حکومت کے زیر غور ایک مسودہ قانون ہے کہ جن لوگوں نے 1947ء کے بعد ناجائز جائیداد الاٹمنٹس کے ذریعے یا کسی اور ذریعے سے حاصل کی ہو تو کوئی ایسا قانون اس صوبے میں نافذ کیا جائے کہ جن لوگوں نے دھوکا دہی سے فراڈ سے یا سمگلنگ سے اس ملک کی جائیداد کو ہتھیایا ہے ان سے کسی نہ کسی طریقے سے واپس لے کر مستحقین کو واپس کر دی جائے ۔ اگر یہ کوشش کامیاب ہوئی اور ممکن ہوا تو یہ قانون ضرور نافذ کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ایسا قانون وفاقی سطح پر بنایا جائے گا یا صوبائی سطح پر ؟

وزیر مال : یہ مسودۃ قانون حکومت پنجاب کے زیر غور ہے، اگر اس میں کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہوئی تو اس کو نافذ کر دیا جائے گا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جب تک قانون مکمل ہو کر نافذ نہیں ہوگا اس کے درمیانی عرصے میں جنہوں نے جعل سازی سے یا چار سو بیسی سے زمین حاصل کی ہے ان کا کیا کیا جائے گا ؟

وزیر مال : ستائیس سال سے یہ محکمہ مہاجرین کو آباد کرنے کا کام کر رہا ہے ۔ ان کے کلیموں کا تصفیہ کرنے کے لیے کام کر رہا ہے اور یہ لعنت ستائیس سال سے ہمارے اوپر مسلط تھی ۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کام کو بند کر دیا جائے ۔ 30 جون 1974ء تک جو cases pending ہیں ان کا تصفیہ کیا جائے اور 30 جون 1974ء کے بعد اگر کسی نے ناجائز طریقے سے یا جائز طریقے سے جگہ الاٹ کرا لی ہے تو اس کو ٹچ نہ کیا جائے ورنہ اس طرح سے یہ کام ایک صدی تک بھی ختم نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ لاکھوں کی تعداد میں کلیم ہیں ۔ آج ایک الاٹمنٹ کا پتہ چلے گا تو دو سال بعد کسی اور کے ناجائز ہونے کا پتہ چلے گا تو بات یہ ہے کہ ستائیس سال میں بھی یہ کام ختم نہیں ہو سکا ۔ اس لیے اگر ہم اسی رفتار سے کام کرتے رہتے تو یہ کام سو سال تک بھی ختم نہیں ہو سکتا تھا ۔ اس کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا جس کے لیے یہ قانون نافذ کیا گیا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ 27 سال کے بعد ناجائز اور چار سو بیس قسم کی جو الاٹمنٹس ہیں ۔ وہ جائز قرار دے دی گئی ہیں ؟

وزیر مال : یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ستائیس سال پہلے جو کام ناجائز ہوا تھا وہ اب جائز ہو گیا ہے لیکن وقت کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں ۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر آپ میری زمین پر ناجائز قبضہ کر لیں اور آپ کا ناجائز قبضہ بارہ سال تک قائم رہے تو آپ مالک بن جاتے ہیں اور میں ملکیت سے محروم ہو جاتا ہوں ۔ اگر کسی شخص نے ستائیس سال پیشتر کوئی ناجائز طریقے سے زمین حاصل کی ہو تو اس لحاظ سے بھی یہ تصور کیا جا

سکتا تھا کہ اس کام کو اب اس طریقے سے ختم کر دیا جائے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو سو سال تک بھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔

(اس مرحلہ پر حاجی محمد سیف اللہ خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : وزیر موصوف لاء منسٹر بھی ہیں تو میں ان سے صرف اتنی وضاحت چاہتا ہوں کہ جو بارہ سال کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس میں اور اس قبضے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ قبضے چار سو بیسی اور غلط طریقے سے کئے گئے ہیں، اگر کوئی چار سو بیسی کرے تو قانون کی گرفت میں آ سکتا ہے اس کو اس کے ساتھ تشبیہہ دینا میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرین انصاف نہیں ہے۔

وزیر مال : جناب والا ! فاضل رکن یہ چاہتے ہیں .....

Mr Chairman : It is not a supplementary question, it is a suggestion.

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی : پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب والا ! لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز کے پارلیمنٹری سیکرٹری کون ہیں ؟

مسٹر چیئرمین : محترمہ ریحانہ سرور۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی : تو پھر ان کو جواب دینے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی۔

مسٹر چیئرمین : یہ ضروری نہیں ہے اختیاری ہے۔ چاہے منسٹر جواب دیں چاہے پارلیمنٹری سیکریٹری۔

وزیر مال : جناب والا ! میں وضاحت کرتا ہوں کہ بیگم صاحبہ لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئر کی پارلیمنٹری سیکریٹری ہیں ریونیو کی نہیں۔

زرعی اصلاحات کے تحت ضبط کی گئی اراضی کی تقسیم

***5036 - چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حالیہ زرعی اصلاحات کے تحت ضلع ملتان میں کس کس زمیندار کی کتنی کتنی اراضی ضبط کرکے کس کس کو تقسیم کی گئی۔

(ب) مذکورہ اراضی کی تقسیم کے لیے کیا طریق کار رکھا گیا تھا ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) ضلع ملتان میں 15 ستمبر 1974ء تک حالیہ زرعی اصلاحات کے تحت ضبطی و تقسیم اراضی کے متعلق تفصیلات کیفیت نامہ میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر پیش ہے -

(ب) واگذار شدہ اراضی کی تقسیم کا طریق کار پیرا گراف نمبر 18 مارشل لاء ریگولیشن نمبر 115 میں درج ہے -

کیفیت نامہ

نمبر شمار	نام ڈیکلرنٹ جس سے رقبہ ضبط ہوا	رقبہ جو ضلع ملتان میں ضبط کیا گیا	نام مزارعین وغیرہ جن کو رقبہ الاٹ کیا گیا -
1	2	3	4
1 -	مسماۃ دولت بی بی	78-0-19 ایکڑ	(1) رجب (2) بیگ (3) واگہ
2 -	اللہ یار خان	12-4-11 ،،	(4) کرم - ولی محمد دین محمد وغیرہ
3 -	محمد رفیق	22-5-1 ،،	(5) احمد (6) محمد رمضان لقمان وغیرہ
4 -	محمد یار	12-7-5 ،،	(7) احمد -
5 -	منظور احمد خان	1-2-00 ،،	(8) امیر - محمد شفقت (9) خان (10) فرید وغیرہ
6 -	محمد اقبال خان	2-4-19 ،،	(11) گل محمد وغیرہ
7 -	سلطان احمد خان	26-4-3 ،،	(12) اللہ دتہ (13) عاری وغیرہ
8 -	نور بادشاہ	213-0-00 ،،	(14) ولی محمد وغیرہ (15) غلام محمد

1	2	3	4
9 ۔	محمد حیدر شاہ	5-0-66 ایکڑ	(16) خان ولد سلطان
10 ۔	محمد حسین شاہ	2-0-00 ،،	(17) محمد نواز ولد امیر
11 ۔	مسماۃ بنت بہاری	12-0-00 ،،	(18) امیر وغیرہ (19) اللہ یار
12 ۔	مسماۃ جناب بی بی	22-0-00 ،،	(20) حق نواز وغیرہ (21) امیر وغیر (22) ذوالفقار احمد خان (23) کرم ۔
13 ۔	غلام قاسم شاہ	125-0-00 ،،	(24) غلام شبیر (25) ریاض (26) محمد اجمل (27) نواب (28) غلام سرور (29) محمد حنیف (30) اللہ بخش (31) غلام قادر (32) الٰہی بخش (33) اللہ وسایا (34) اللہ وسایا (35) احمد بخ (36) سوجندرہ (7 3) اللہ دتہ (38) رب نواز (39) محمد بخش (40) نذر محمد ۔ (41) وحید بخش (42) گانو (43) وحید بخش (44) خادم حسین (45) لال خان (46) محمد حسین
14 ۔	مسماۃ نوازش فاطمہ	32-0-00 ایکڑ	(47) محمد نواز (48) محمد اسماعیل (49) جھنگ شیر (50) فرید (51) حمید (52) سوہنا

1	2	3	4
15 ۔	سماۃ عذرہ پروین	100-0-00 ایکڑ	(53) فیض بخش (54) محمد انور (55) بہاول بخش (56) محمد حیات (57) اللہ دتہ (58) عاشق محمد (59) عبدالقدیر (60) مٹو (61) اللہ بندہ (62) اللہ دتہ (63) اللہ یار (64) محمد نواز (65) اللہ بخش (66) رحیم بخش (67) کریم بخش (68) رحیم بخش (69) محمد بخش (70) نور محمد (71) منظور احمد (72) مشتاق احمد (72) محمد حسین (74) محمد بخش (75) نور محمد (76) سکینہ بیوہ غلام رسول (77) محمد شریف (78) محمد رفیق (79) محمد رشید (80) روبینہ دختر غلام رسول (81) غلام نبی (82) غلام سرور (83) غلام قدیر (84) محمد شریف (85) حسن بخش (86) رمضان (87) پیر بخش (86) کریم بخش (89) قدیر بخش (90) امیر بخش (91) خان محمد (92) احمد بخش (93) اللہ وسایا (94) سلطان (95) خان محمد

1	2	3	4
16 ۔	محمد یونس	41-0-00 ایکڑ	(96) اللہ یار (97) سکندر (98) اللہ دتہ (99) غلام رسول
17 ۔	مسماۃ صاحب خاتون بیوہ خدابخش	100-0-00 ،،	(100) اکبر (101) مسری (102) گل محمد (103) ذوالفقار (104) سلطان (105) اللہ بخش (106) شیر محمد (107) شاہ محمد (108) اللہ دتہ
18 ۔	محمد اعجاز حسین	5-0-00 ،،	(109) اللہ وسایا
19 ۔	سجاد حسین	107-0-00 ،،	(110) عدل (111) غلام رسول (112) عبدالوحید (113) عبدالقدیر (114) یوسف (115) اللہ رکھا (116) خان محمد (117) پیر بخش (118) نازو
20 ۔	محمد معظم	17-0-00 ،،	(119) غلام رسول (120) غلام سرور (121) محمد نواز (122) وحید بخش (123) کریم بخش (124) محمد امین
21 ۔	محمد فیاض حسین	3-0-00 ،،	(125) بھاول بخش (126) محمد رمضان (127) محمد رمضان
22 ۔	مرید حسین	2-0-00 ،،	(128) عدل (129) غلام رسول (130) عبدالوحید (131) عبدالقدیر

1	2	3	4
23 ۔	محمد عباس	150-0-00 ایکڑ	رقبہ عارضی طور پر ضبط کیا گیا ہے
۔	پیر بخش	167-0-00 ،،	اور مقدمات کا فیصلہ ہونے تک الاٹ نہیں کیا جا سکتا ۔
25 ۔	سلطان بخش	57-0-00 ،،	(132) محمد یار (133) محمد رمضان (134) خان محمد (135) محمد حسین
26 ۔	منیر احمد	14-0-00 ،،	(136) غلام قدیر (137) غلام رسول
27 ۔	انور پرویز	183-0-00 ،،	(138) صدیق (139) محمد علی (140) فلک شیر (141) حکیم (142) شفیع محمد (143) نبی بخش (144) رمضان خان
28 ۔	غلام احمد	28-0-00 ،،	(145) عاشق اللہ (146) محمد نواز (147) شاہ محمد (148) محمد صادق
29 ۔	محمد شریف خان	210-0-00 ،،	(149) محمد رمضان (150) الہیٰ بخش (151) غازی (152) رجب علی (153) سلطان (154) اسماعیل (155) حشمت (156) اسماعیل (157) فلک شیر (158) دوست محمد (159) علی شیر (160) صوبہ
30 ۔	شہباز خان	9-0-00 ،،	(161) اللہ دتہ (162) نواب (163) رمضان (164) غلام محمد
31 ۔	دوست محمد خان	118-0-00 ،،	(165) مصری (166) وریام (167) جہانہ (168) رب نواز

1	2	3	4
			(169) مدا (170) پہلوان
			(171) خدا بخش (172) محمد
			(173) ایہاب (174) سلطان
			(175) سلطان (176) نصرت
			(177) لیل
32	محمد	161-0-00 ایکڑ	(178) کبیر (179) امان اللہ
			(180) طالب (181) سرور
			(182) منظور (183) چراغ
			(184) امیر (185) اللہ بخش
			(186) محمد بخش (187) سلطان
			(188) دین محمد (189) محمد اسماعیل
			(190) محمد نواز (191) محمد بخش
33	ذوالفقار	30-0-00 ،،	(192) شیر محمد
			(193) رمضان وغیرہ
			(194) بہاول (195) محمد
			(196) بہادرا (197) ہرا
			(198) خضر (199) ذوالفقار
			(200) منظور احمد
			(201) نور احمد (202) غلام محمد
			(203) محمد رمضان
34	اللہ یار	14-0-00 ،،	(204) امام بخش (205) محمد
35	اللہ دار	8-0-00 ،،	(206) ماچھا
36	دلبر حسین	69-0-00 ،،	(207) امیر (208) فرید

1	2	3	4
			(209) نصرت (210) امیر (211) غلام احمد (212) صادق
37 ۔	ظفر احمد	89-0-00 ایکڑ	زیر دعویٰ دیوانی ہے اس لیے الاٹ نہیں ہوا ۔
38 ۔	برکت علی	99-0-00 ،،	لینڈ کمشنر کی عدالت میں زیر اپیل ہے ۔ اس لیے الاٹ نہیں ہوا ۔
39 ۔	مسماۃ سرور خاتون	14-0-00 ،،	(213) محمد (214) اللہ یار (215) اللہ بخش
40 ۔	مسماۃ صبیحہ بیگم	161-0-00 ،،	(216) نصرت (217) حق نواز (218) امیر
41 ۔	مسماۃ نگہت بیگم	5-0-00 ،،	(219) ثریاقیصر (220) شاکرو (221) قادر بخش
42 ۔	نسیم حسین	61-0-00 ،،	(222) محمد نواز (223) اللہ دتہ
43 ۔	مسماۃ الماس	60-0-00 ،،	(224) عاشق محمد (225) امام بخش
44 ۔	محمد خان	5-0-00 ،،	(226) رمضان (227) میردار
45 ۔	عمر حیات	10-0-00 ،،	(228) محمد علی
46 ۔	مشتاق محمد	133-0-00 ،،	(229) اللہ یار (230) حسن شاہ (231) عبدالکریم
47 ۔	محمود خان	18-0-00 ،،	(232) فیض بخش (233) حسین بخش (234) محمد رمضان (235) امام بخش

1	2	3	4
48 -	مسماۃ رشیدہ بیگم	79-0-00 ایکڑ	کوئی مزارعہ الاٹمنٹ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے
49 -	ممتاز حسین	48-0-00 ،،	(236) محمد بخش (237) غلام رسول (238) اللہ بخش (239) قادر بخش
50 -	غلام عباس	195-0-00 ،،	(240) الٰہی بخش (241) خدا بخش (242) کریم بخش (243) محمد خان (244) غلام رسول (245) وحید بخش (246) الیاس (247) وحید بخش (248) غلام رسول (249) غلام قادر (250) وحید بخش (251) میران (252) اللہ دتہ (253) اللہ دتہ (254) فیض بخش (255) غلام سرور (256) غلام حیدر (257) بشیر احمد (258) قاسم (259) شیر محمد (260) اللہ وسایا (261) محمد یار (262) نبی بخش (263) غلام رسول (264) اللہ دتہ (265) اللہ وسایا (266) اللہ دوایا (267) اللہ دوایا (268) عیسیٰ (269) محمد رمضان (270) سلطان

1	2	3	4
			(271) فرید (272) محمد بخش
			(273) وریام (274) بہاولا
			(275) محمد بخش (276) نور احمد
			(277) جندورا
51 ۔	نادر عباس	258-0-00 ایکڑ	(278) پیراں دتہ
			(279) محمد بخش (280) غلام قادر
			(281) جندورا (282) عبدالستار
			(283) ولی (284) اللہ وسایا
			(285) احمد بخش
			(286) محمد رمضان
			(287) اللہ بخش (288) محمد رمضان
			(289) غلام فرید
			(290) محمود (291)محمد بخش
			(292) اللہ بخش (293) وحید بخش
			(294) ابراہیم ضیغم (295) محمد نواز
52 ۔	ممتاز محمد	47-0-00 ایکڑ	(296) محمد بخش (297) اللہ دتہ
			(298) محمد رمضان
53 ۔	محمد بخش	17-0-00 ,,	(299) غلام رشید
			(300) اللہ دتہ ۔ (301) اللہ بخش
			(302) رحیم بخش (303) اللہ دیوایا
			(304) اللہ دتہ (305) خدا یار
			(306) فتح محمد (307) غلام حیدر
			(308) اللہ وسایا
54 ۔	غلام مصطفےٰ	338-0-00 ,,	(309) گل محمد (310) غلام محمد
			(311) الٰہی بخش

1	2	3	4
55 ۔	محمد زمان	62-0-00 ایکڑ	(312) غلام محمد (313) محمد بخش (314) سلطان
56 ۔	خضر حیات	127-0-00 ,,	(315) اللہ بخش (316) اللہ دتہ (317) محمد رمضان (318) اللہ دتہ
57 ۔	اعجاز احمد	89-0-00 ,,	(319) محمد بخش (320) سعید احمد (321) احمد بخش
58 ۔	مسماۃ فیض الہی	94-0-00 ,,	(322) اللہ بخش (323) منظور (324) امام بخش (325) احمد بخش (326) منظور (327) محمد شفیع (328) حق نواز (329) دلاور
59 ۔	ایس غلام نبی	5-0-00 ,,	(300) اللہ دتہ
60 ۔	ناظم بخش	128-0-00 ,,	(331) محمد یار (332) محبوب (333) جان محمد (334) لال (335) رمضان (336) محمد رمضان (337) بہادر علی (338) صادق علی (339) غلام رسول (340) ,, (341) مبارک علی (312) اللہ دیوایہ (313) سید الیاس سردار (344) اللہ یار (345) رفیق (346) ابراہیم (347) منیر (348) اسحاق (349) غلام فرید
61 ۔	سلطان محمود	176-0-00 ,,	(350) محمد شریف (351) عاشق (352) محمد حنیف (353) بشیر (354) بشیر (355) افضال

1	2	3	4
			(356) شفیع (357) محمد نواز
			(358) منیر محمد (359) بہادر
			(360) غلام رسول (361) غلام رسول
			(362) احمد یار
			(363) غلام سرور (364) حسن
			(365) لال خان (366) علی خان
			(367) محمد یار (368) محبوب
			(369) محمد نواز (370) ذوالفقار
			(371) محمد حسین (372) اللہ یار
			(373) سلطان (374) خان محمد
			(375) محمد رمضان
			(376) مشتاق احمد
			(377) جان محمد (378) جان
			(379) صابر (380) وریام
			(381) جان محمد (382) لال
			(383) ہدایت (384) محمد صدیق
			(385) ہدایت (386) محمد اسحاق
			(387) قبول (388) چراغ
			(389) سیدو
62	محمد نواز	12-0-00 ایکڑ	(390) صادق (391) محمد نواز
63	شیخ کبیر	224-0-00 ,,	(392) ناطی خان
			(393) نصیر بخش (394) امیر بخش
			(395) اللہ دتہ (396) میر بخش
			(397) محمد رمضان

1	2	3	4
			(398) محمد رمضان (399) دلاور
			(400) گل محمد (401) غلام علی
			(402) محمد یار (403) محمد رمضان
			(404) جان محمد (405) محمد حسین
			(406) غلام نذیر
			(407) غلام رسول (408) صدیق
			(409) محمد علی (410) فلک شیر
			(411) حکیم (412) شفیع محمد
			(413) نبی بخش
			(414) رمضان خان
			(415) عاشق محمد (416) محمد نواز
			(417) عطا محمد (418) محمد صادق
			(419) محمد جان (420) الہی بخش
			(421) غازی (422) رجب علی
			(423) سلطان (424) اسماعیل
			(425) حشمت (426) حق نواز
			(427) رستم (428) اسماعیل
			(429) فلک شیر (430) دوست محمد
			(431) علی شیر (432) صوبہ
64 ۔	شاہ جہان شاہ	00-0-139 ایکڑ	(433) ناطی خان (434) نصیر بخش
			(435) امیر بخش (436) اللہ دتہ
			(437) پیر بخش (438) محمد رمضان
			(439) مہابت (440) سلطان
			(441) اسماعیل (442) حشمت

1	2	3	4
			(443) حق نواز (444) رستم
			(445) اسماعیل (446) فلک
			(447) دوست محمد (448) علی شیر
			(449) صوبہ (450) غلام رسول
			(451) حسین بخش (452) غلام محمد
			(453) صدیق محمد(454) غلام رسول
			(455) اللہ دتہ (456) محمد حسین
			(457) محمد یار (458) نبی بخش
			(459) عاشق محمد (460) عاشق محمد
			(461) اللہ دتہ (462) غلام حیدر
			(463) رحیم بخش
			(464) غلام رسول
			(465) فلک شیر (466) غلام حسین
			(467) اللہ دتہ (468) غازی
			(469) محمد نواز
			(470) غلام رسول (471) محمد یار
			(472) محمد رمضان
			(473) عبدالرحمان
65 ۔ مسماۃ نور جہاں		25-0-00 ایکڑ	(474) غلام محمد (475) مراد
			(476) ممتاز (477) محمد صدیق
			(478) محمد رفیق
66 ۔ محمد حسین		324-0-00 ,,	(479) غلام سرور
			(480) ناظی خان
			(481) نصیر بخش

1	2	3	4
			(482) امیر بخش (483) اللہ دتہ
			(484) پیر بخش (485) محمد افضال
			(486) محمد رمضان
			(487) دلاور خان (488) گل محمد
			(489) غلام علی (490) محمد یار
			(491) محمد افضال (492) خان محمد
			(493) محمد حسین
67 ۔	نور محمد	213-0-00 ایکڑ	سپریم کورٹ سے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے یہ رقبہ الاٹ نہیں ہوا ہے
68 ۔	محمد ممتاز	213-0-00 ,,	
69 ۔	مشتاق محمد خان	1000-0-00 ,,	(494) خان محمد (495) اسماعیل
			(496) محمد (497) محمد شریف
			(498) ممتاز (499) منظور
			(500) نواب (501) محمد یوسف
			(502) اللہ یار (503) سکندر وغیرہ
			(504) صادق وغیرہ
			(505) لال وغیرہ
			(506) اللہ بخش وغیرہ
			(507) شیر وغیرہ
			(508) شیر وغیرہ
			(509) منظور وغیرہ
			(510) صوبہ وغیرہ
			(511) محمد وغیرہ
			(512) سلیمان (513) اکرم

1	2	3	4
			(514) اللہ بخش (515) اکبر
			(516) سردارا وغیرہ
			(517) شمشاد وغیرہ
			(518) حکیرا وغیرہ
			(519) غازی وغیرہ
			(520) نادرا وغیرہ (521) اکبر
			(522) نیک محمد وغیرہ
			(523) جاما (524) حسین وغیرہ
			(525) اللہ دتہ وغیرہ
			(526) گامو (527) احمد وغیرہ
			(528) دارا وغیرہ
			(529) شیرا وغیرہ (530) اکبر
			(531) سید اللہ وغیرہ
			(532) شیرا اینڈ ستار
			(533) رمضان وغیرہ
			(534) اکبر وغیرہ
			(535) شانا وغیرہ
			(536) اللہ دتہ وغیرہ
			(537) شاہ محمد (538) کرم
			(539) گیندہ وغیرہ (540) اصغر علی
			(541) غلام حسین وغیرہ
			(542) احمد بخش (543) بہادرا
			(544) رحیم وغیرہ (545) شاہ محمد
			(546) کریم (547) منظور

1	2	3	4
			(548) اللہ دتہ (549) حمید
			(550) اللہ بخش (551) حاجی
			(552) محمد یار (553) عظیم
			(554) نور محمد وغیرہ (555) محمد یار
			(556) غلام (557) رحمان وغیرہ
			(558) محمد حسین (559) نادر وغیرہ
			(560) احمد (561) اکبر
			(562) اکبر (563) غلام فرید
			(264) محمد امین (565) عاشق
			(566) قادر بخش (567) قادر بخش
			(568) محمد حنیف وغیرہ
			(569) حسین وغیرہ
			(570) خان محمد وغیرہ
			(571) سجاورا وغیرہ
			(572) چراغ (573) عبداللہ
			(574) احمد (575) بکھو
			(576) حبیب (577) دتو
			(578) غلام (579) رجیہ
			(580) سکندر (581) عظیم وغیرہ
			(582) ناطی (583) اللہ بخش
			(584) صادق (585) مہتاب
			(586) احمد یار وغیرہ
			(587) محمودہ (588) غلام
			(589) بہادرا (590) حصو
			(591) بکھو (592) رمضانی

1	2	3	4
			(593) رستم (594) اللہ بخش
			(595) محمد امین
			(596) فلک شیر وغیرہ
			(597) اللہ یار (598) تاجہ
			(599) عبدالستار (600) دوست محمد
			(601) نذر حسین (602) گل محمد
			(603) وہاض وغیرہ (604) حاتم
			(605) احمد یار (606) محمد بخشی
			(607) محمد
70 ۔ فتح اللہ خان		54-0-00 ایکڑ	(608) نکا (609) فرید
			(610) کرم (611) فرید
			(612) محمد شریف (613) احمد

بیگم آباد احمد خان : جناب والا! موجودہ حکومت ناجائز طور پر حاصل کی ہوئی الاٹمنٹ کو وصول کرنا چاہتی ہے مگر جس کو جائز طور پر الاٹمنٹ ہوئی ہے اس کو ابھی تک قبضہ نہیں ملا اور نہ ہی اس کو ابھی تک اس کا کرایہ ملا ہے تو کیا اس کے لیے بھی کوئی قانون ہے ؟

مسٹر چیئرمین : بیگم صاحبہ وہ سوال تو ختم ہوگیا ہے ۔

وزیر مال : جناب والا! ویسے قانون بھی موجود ہے ۔

مسٹر چیئرمین : بیگم صاحبہ فرما رہے ہیں کہ قانون موجود ہے ۔

بیگم آباد احمد خان : اچھا جی ۔

صوبہ میں نجی مویشی پال فارموں کی تعداد

*5158 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ستمبر 1973ء میں پنجاب میں نجی مویشی پال فارموں کی تعداد کیا تھی اور ان میں سے کون کون سے مویشی پال فارم حکومت نے اپنے قبضہ میں لیے ہیں نیز جو نجی مویشی پال فارم قبضہ میں لیے گئے ہیں وہ کس کس یا کن کن افراد کی ملکیت تھے ۔ ہر ایک کا کتنا رقبہ ہے اور ان فارموں کو قبضہ میں لینے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : نجی مویشی پال فارم جن کی تفصیل کیفیت نامہ میں درج ہے ، مارشل لاء کے ضابطہ نمبر 64 کے فقرہ نمبر 9 (د) کے تحت بعد ضبطی مستثنیٰ کئے گئے تھے ۔ یہ تمام فارم مارشل لاء کے ضابطہ نمبر 115 کے فقرہ نمبر 15 کی منشاء کے مطابق قبل از ستمبر 1973ء ضبط کئے جا چکے ہیں۔

مویشی پال فارموں کی تفصیل جو مارشل لاء ریگولیشن نمبر 115 کے پیرا نمبر 15 کے تحت ضبط کئے گئے

نمبر شمار	نام ضلع	نام فارم	نام شخص جسے فارم مارشل لاء کے ضابطہ نمبر 64 کے فقرہ نمبر 9 (د) کے تحت رکھنے کی اجازت دی گئی۔	رقبہ جو ضابطہ نمبر 64 کے فقرہ نمبر 9 (د) کے تحت رکھنے کی اجازت دی گئی۔	نام شخص جس سے فارم مارشل لاء کے ضابطہ نمبر 115 کے فقرہ نمبر 15 کے تحت ضبط کیا گیا۔	رقبہ جو مارشل لاء ریگولیشن نمبر 115 کے تحت ضبط کیا گیا
1	2	3	4	5	6	7
1	جھنگ	شاہ جیونہ فارم (مویشی پال گھوڑی پال فارم)	ملکیتی اراضی کرنل سید عابد حسین	1195 ایکڑ	سیدہ عابدہ حسین	1195 ایکڑ
2	،،	کوٹ اسیر شاہ فارم (مویشی پال فارم)	سید غلام محمد شاہ محمد طاہر شاہ اور محمد علی شاہ	،، 867	سید غلام محمد شاہ محمد طاہر شاہ و محمد علی شاہ	،، 876

3	میانوالی	کالا باغ فارم (مویشی پال گھوڑی پال فارم)	ملک امیر محمد خان اینڈ سنز	18290	ایکڑ	ملک مظفر خان اینڈ برادرز	18290 ایکڑ
4	سرگودھا	کالرا فارم (مویشی پال فارم گھوڑی پال فارم	ملک خضر حیات خان ٹوانہ	7700	،،	ملک خضر حیات خان ٹوانہ	7700 ،،
5	،،	نگیانہ فارم (مویشی پال فارم)	میاں محمد حیات نگیانہ سرکاری اراضی	74	،،	میاں غلام محمد نگیانہ	74 ،،
6	ملتان	اللہ داد مویشی پال فارم	چوہدری ظفر اللہ خان	4047	،،	چوہدری ظفر اللہ خان و چوہدری عبداللطیف	4047 ،،
7	،،	جہانگیر آباد مویشی پال فارم	سردار دوست محمد خان	1810	،،	ایس - صبح صادق	4190 ،،
8	ساہیوال	عباس شاہ (مویشی پال و گھوڑی پال فارم)	سید محمد عباس شاہ	4159	،،	سید محمد عباس شاہ	158 ،،

سید تابش الوری : سپلیمنٹری جناب والا! کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ بقول اُن کے جن مویشی فارمز کو ضبطی کے بعد مستثنیٰ کیا گیا تھا ۔ کیا اس وقت بھی یہ فارمز ان کے اصل مالکوں کے پاس ہیں اور کن شرائط پر واگذار کئے گئے ہیں ؟

وزیر مال : جناب والا! میرے جواب سے یہ بات واضح ہے کہ یہ فارمز جو ہیں ضابطہ 64 کے تحت مستثنیٰ کئے گئے تھے لیکن اب جو حالیہ زرعی اصلاحات ہوئی ہیں مارشل لاء کے ضابطہ 115 کی منشاء کے مطابق یہ ان سے واپس لے لی گئی ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : وہ پوچھ رہے ہیں کہ اب ان پر قبضہ کس کا ہے ۔

وزیر مال : اب یہ فارمز سرکار کے قبضہ میں ہیں ۔

سید تابش الوری : سپلیمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان مویشی پال فارمز کی اب کیا حالت ہے اور وہاں کتنے مویشی ہیں یا یہ تمام فارمز بند کر دیئے گئے ہیں ۔

وزیر مال : جناب والا! اس کے لیے مجھے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے کہ کتنے مویشی ہیں ۔ زمین کے متعلق سوال کیا گیا تھا ، اس کا جواب دے دیا گیا ہے ؟

سید تابش الوری : کیا اب بھی یہ گورنمنٹ کے پاس فارمز کی صورت میں موجود ہیں ۔

وزیر مال : جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ رقبہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ یہ جو فارمز ضبط کئے گئے تھے واپس لے لیے گئے ہیں رقبہ واپس لے لیا گیا ہے اور یہ تفصیل کہ آیا گھوڑے ہیں گائے ہیں بھینسیں ہیں کیا چیز ہے تو اس کے لیے اگر آپ علیحدہ سوال دے دیں تو میں جواب منگوا دوں گا ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں تفصیل نہیں پوچھ رہا ہوں میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ بحیثیت مویشی فارمز کے ابھی تک باقی ہیں ۔

وزیر مال : جناب والا! اس کے لیے مجھے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

مسٹر چیئرمین : وہ علیحدہ سوال مانگ رہے ہیں ۔

He has n right to say so.

زرعی اصلاحات کے تحت حاصل کی گئی اراضی کی تقسیم

*5175 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی :** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حالیہ زرعی اصلاحات کے تحت آج تک صوبہ میں کتنے افراد سے کل کتنی اراضی حاصل کی گئی اور کتنی اراضی کتنے مزارعین میں تقسیم کی گئی ۔

(ب) بقایا کتنے ایکڑ اراضی ابھی کتنے مزارعین میں تقسیم کرنا باقی ہے اور وہ کب تک تقسیم کر دی جائیں گی ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) (الف) حالیہ زرعی اصلاحات کے تحت صوبہ پنجاب میں 30 ستمبر 1974ء تک 989 افراد سے کل 2,47,898 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی اور اس میں سے 1,58,894 ایکڑ اراضی 30,024 مزارعین و دیگر چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی ہے ۔

(ب) بقایا 81,000 ایکڑ اراضی میں سے 61,660 ایکڑ ناقابل کاشت ہونے کے باعث ناقابل تقسیم ہے ۔ 26,077 ایکڑ رقبہ کے متعلق مختلف عدالتوں میں کارروائی جاری ہے ۔ صرف 1,243 ایکڑ رقبہ قابل تقسیم ہے جس کی تقسیم جلد از جلد مکمل کی جا رہی ہے ۔

سید نایش الوری : سپلیمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ 1246 ایکڑ رقبہ قابل تقسیم کہاں موجود ہے اور اس کے لیے کیا شرائط رکھی گئی ہیں ؟

وزیر مال : جناب والا ! یہ تفصیل پہلے سوال میں نہیں مانگی گئی تھی کہ کون کون سے ضلع میں ہیں کتنا کتنا رقبہ ہے ضلع وار تفصیلات منگوا لی جائیں ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے اور جہاں تک شرائط کا تعلق ہے اس میں شرائط یہ ہیں کہ اگر کسی ایسے رقبے کو کوئی مزارع کاشت کرتا ہے اور اس کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ کی حد تک اپنی ملکیتی زمین نہیں ہے تو وہ رقبہ اس کو الاٹ کر دیا جاتا ہے ۔ اگر کسی مالک نے ایسا رقبہ چھوڑا ہے جو اس کی اپنی کاشت میں تھا یا اس کے اپنے قبضہ میں تھا

یا ایسے شخص کے قبضہ میں تھا جو مفت الاٹمنٹ حاصل کرنے کا مجاز نہیں ہے تو اسے نیلام کر دیا جاتا ہے۔

سید تابش الوری : سپیلمنٹری۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ یہ 1246 ایکڑ رقبہ ابھی تک تقسیم نہیں کیا گیا اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مال : جناب والا ! میرے جواب سے یہ بات ظاہر ہے کہ 26076 ایکڑ رقبہ ایسا ہے جس کے بارے میں عدالتوں میں کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ 1246 ایکڑ رقبہ بھی مقدمات میں تھا۔ عدالتوں میں اس کے متعلق کارروائی ہو رہی تھی اور اس کے متعلق عدالتوں سے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق الاٹمنٹ کا کام فوری طور پر کیا جائے گا۔ جوں جوں یہ 26 ہزار ایکڑ کے متعلق فیصلہ ہوتا رہے گا اور جو حکومت کے حق میں فیصلہ ہوگا اس زمین کو ہم تقسیم کرتے رہیں گے۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ انہوں نے جو اعداد و شمار پیش کیے ہیں ان میں امیر بہاولپور کی ضبط شدہ اراضی کا رقبہ بھی شامل ہے۔

وزیر مال : جناب والا ! کسی خاص آدمی کے متعلق کوئی سوال نہیں پوچھا گیا تھا کہ فلاں آدمی کی اراضی ان اعداد و شمار میں شامل ہے یا نہیں ہے ایسا کوئی سوال نہیں۔ اگر آپ اصل سوال کی طرف نگاہ ڈالیں گے تو پتا چلے گا کہ حالیہ زرعی اصلاحات کے تحت آج تک صوبہ میں کتنے افراد سے کتنی اراضی لی ہے۔ اس میں افراد کا ذکر کیا گیا ہے اور میں نے تعداد بتا دی ہے کہ 989 افراد ہیں جن سے اراضی حاصل کی گئی ہے اور ان کے رقبے کی تعداد 2,47,898 ایکڑ ہے اور یہ اعداد و شمار 30 ستمبر 1974ء کے ہیں۔

سید تابش الوری : سپیلمنٹری۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ امیر بہاولپور کا ساڑھے تین لاکھ رقبہ ضبط کیا گیا ہے اور وہ اس میں شامل نہیں ؟

وزیر مال : جناب والا ! تاریخ میں نے اس لیے بتائی ہے کہ یہ اعداد و شمار 30 ستمبر 1974ء تک کے ہیں ، انہیں بخوبی علم ہے کہ 30 ستمبر 1974ء کو غالباً وہ رقبہ واپس نہیں لیا گیا۔

سیلاب سے متاثرہ اضلاع کے مکینوں کو تقاوی قرضہ جات کی سہولتیں

*5155 - **مرزا فضل حق** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب کے کون کون سے اضلاع جولائی ۔ اگست 1973ء کے سیلابوں سے متاثر ہوئے۔

(ب) مذکورہ بالا اضلاع کے سیلاب زدگان کو فصل ربیع کی کاشت کے لیے جو تقاوی قرضہ جات دیئے گئے ہیں وہ کس شکل میں ہیں اور وہ کن شرائط پر دیئے گیے ہیں یا دیئے جا رہے ہیں نیز کس کس ضلع میں امدادی مرکز یا ڈپو وغیرہ قائم کیے گئے ہیں ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) مندرجہ ذیل اضلاع جولائی ۔ اگست کے سیلابوں سے متاثر ہوئے :

(1) لاہور
(2) سیالکوٹ
(3) گوجرانوالہ
(4) شیخوپورہ
(5) جہلم
(6) گجرات
(7) سرگودھا
(8) جھنگ
(9) میانوالی
(10) مظفر گڑھ
(11) ساہیوال
(12) ڈیرہ غازی خان
(13) بہاول پور
(14) بہاولنگر
(15) ملتان
(16) رحیم یار خان
(17) لائل پور

(ب) خصوصی تقاوی قرضے مندرجہ بالا اضلاع میں فصل ربیع کی کاشت کے لیے بیج ۔ کھاد ۔ اور سرکاری ٹریکٹر کرایہ پر دینے کے لیے جنس کی صورت میں دیئے گئے ہیں نقدی کی صورت میں نہیں ۔ دوسری مد مثلاً آلات کشاورزی کے لیے بھی جنس کی صورت میں جہاں ممکن ہے نقدی کی صورت میں بھی دیئے گئے

ہیں ۔ ہیلوں ۔ کنوؤں اور ٹیوب ویل کی مرمت کے لیے قرضہ جات نقدی کی صورت میں دیئے گئے ہیں ۔

خصوصی تقاوی قرضہ جات کی شرائط حسب ذیل ہیں ۔

(1) برائے بیج ۔ کھاد اور ٹریکٹر برائے کرایہ ۔	بغیر سود کے فصل ربیع 74-1973ء کی کٹائی تک بعد ازاں یہ قرضہ ایک قسط میں واجب الادا ہے ۔
(2) آلات کشاورزی	ایک سال تک بغیر سود اور اس مدت کے گزرنے کے بعد ایک قسط میں واجب الادا ہے ۔
(3) بیل	دو سال تک بغیر سود اس مدت کے گزرنے کے بعد چار ششماہی فصلوں میں واجب‌الادا ۔ بعد ازاں بمعہ ساڑھے آٹھ فیصد سودا واجب الادا ہوگا ۔
(4) کنوئیں ۔ ٹیوب ویل کی مرمت کے لیے ۔	ایک سال تک بغیر سود اور اس مدت کے گزرنے کے بعد دس (10) ششماہی اقساط میں واجب الادا ہے ۔ بعد ازاں ساڑھے آٹھ فیصد سود واجب‌الادا ہوگا ۔

محکمہ زراعت پنجاب نے ہر ضلع میں کھاد بیج اور آلات کشاورزی کے امدادی مرکز یا ڈپو قائم کئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نام ضلع	تعداد بلک ڈپو (70)	تعداد سیلز ڈپو (527)
1	2	3
(1) جہلم	دو (2)	13 (تیرہ)
(2) گجرات	تین (3)	19 (انیس)
(3) سرگودھا	چار (4)	39 (انتالیس)
(4) لائل پور	پانچ (5)	40 (چالیس)

1	2	3
(5) جھنگ	تین (3)	32 (بتیس)
(6) میانوالی	تین (3)	20 (بیس)
(7) لاہور	چار (4)	38 (اڑتیس)
(8) گوجرانوالہ	تین (3)	26 (چھبیس)
(9) شیخوپورہ	تین (3)	24 (چوبیس)
(10) ملتان	دس (10)	67 (سڑسٹھ)
(11) مظفر گڑھ	چار (4)	27 (ستائیس)
(12) ڈیرہ غازی خان	چار (4)	28 (اٹھائیس)
(13) ساہیوال	چھ (6)	44 (چوالیس)
(14) بہاول پور	تین (3)	22 (بائیس)
(51) بہاول نگر	پانچ (5)	26 (چھبیس)
(16) رحیم یار خان	چار (4)	29 (انتیس)
(17) سیالکوٹ	چار (4)	34 (چونتیس)
	ستر (70)	527 (پانچ سو ستائیس)

سید نایش الوری : سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ مجموعی طور پر کتنی رقم تقاوی قرضوں کی صورت میں دی گئی ؟

وزیر مال : جناب والا! سوال کو اگر غور سے پڑھا جائے تو اس میں اس قسم کی کوئی بات نہیں پوچھی گئی ۔ اگر فاضل ممبر علیحدہ سوال دے دیں تو میں ان کو اعداد و شمار مہیا کر دوں گا ۔

سید نایش الوری : جناب والا! وزیر موصوف کے پاس بریف ہوتا ہے۔ انہیں بتانا چاہیے کہ مجموعی طور پر کتنی رقم دی گئی ۔

وزیر مال : جناب والا! کل 5 کروڑ روپے تقاوی قرضے کی صورت میں دیے گئے ۔

مالیہ کے بقایاجات کی وصولی

*5694 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں محکمہ مال نے 73-1972ء سے اب تک نادھند افراد سے کتنی مالیت کے مالیہ کے بقایاجات وصول کئے ہیں اور کتنے نادھند افراد کے خلاف کارروائی کی گئی یا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) سال 73-1972ء سے اب تک صوبہ میں نادھند افراد سے مالیہ کے ۔

(1) بقایاجات تقریباً ایک کروڑ تہتر لاکھ ستر ہزار سات سو چون روپے وصول کئے گئے ۔

(2) ان نادھندگان کی تعداد جن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی 11924 ہے ۔

سید ناہض الوری : جناب والا! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ نادھندگان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ۔ اور کتنے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں جنھوں نے بقایاجات ادا نہیں کئے ؟

وزیر مال : جناب والا! اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر کسی کے ذمہ کوئی بقایاجات ہوں تو اس کو محکمہ کی طرف سے پہلے باقاعدہ نوٹس دیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد وارنٹ گرفتاری جاری کئے جاتے ہیں اور دس دن ایسے ریونیو حوالات میں رکھا جاتا ہے اگر اس کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو تو ضلع کی حوالات میں بھیج دیا جاتا ہے ۔ پھر بھی اگر ادائیگی نہ ہو تو اس کی جائیداد ترق کر لی جاتی ہے اور واجب الادا رقم اس سے وصولی کی جاتی ہے ۔ اور ان تمام لوگوں کے خلاف بھی اسی طریقہ سے کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ۔ نوٹس بھی جاری کئے گئے گرفتاریاں بھی ہوئیں ۔ ان میں سے بعض نے نوٹس ملنے پر رقم ادا کر دی ۔ بعض نے گرفتاریوں پر ادا کر دی تاہم نادہندگان کے خلاف تمام کارروائی کی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ موجودہ حکومت اور وزیر موصوف محکمہ مال کے اس طریقہ کار سے مطمئن ہیں ۔ اگر نہیں تو وہ اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہے ہیں ؟

وزیر مال : جناب والا! چوہدری امان اللہ لک صاحب نے میرے دل

کی بات کی ہے ۔ میں خود بھی وزیر مال ہونے کی حیثیت سے یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ طریقہ کار مناسب نہیں ہے بلکہ بہت پیچیدہ ہے ۔ یہ قانون 1967ء میں بنایا گیا تھا اب اس قانون کے تحت وصولی مشکل ہو گئی ہے ۔ بعض لوگوں کو اس سلسلہ میں نوٹس ملتے ہیں لیکن پھر بھی رقم بقایاجات ادا نہیں کرتے اور جب گرفتاری ہوتی ہے تو کسی سلسلہ میں وہ ضمانت کروا لیتے ہیں ۔ اور اس طرح ملک اور محکمہ کو بقایاجات کی وصولی میں کافی تکلیف اور خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے ۔

میں ریونیو منسٹر ہونے کی حیثیت سے اس میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا ہوں اور شدومد سے محسوس کرتا ہوں کہ اس میں مناسب تبدیلی ہونی چاہیے اور وصولی کا طریقہ کار زیادہ آسان ہونا چاہیے ۔ کیونکہ کوئی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک لوگ ٹیکس ادا نہ کریں ۔

میں اسلامی طریقہ کی بات کرتا ہوں اس میں بھی یہ بات ہے کہ اگر کوئی آدمی زکواۃ ادا نہ کرے تو اس پر چڑھائی کی جائے پھر ایسے لوگوں کے لیے تو کوئی رعایت نہیں ہونی چاہیے جو حکومت کا مالیہ ادا نہیں کرتے ان سے بھی ہر صورت میں وصول کیا جائے گا اور وصولی کے موجودہ طریقہ کار کو زیادہ آسان بنایا جائے گا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان کا بھی کسی علاقہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ ہے ؟

(قہقہہ)

مسٹر چیئرمین : اس ضمنی سوال کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

آبیانہ کی وصولی

5695* ۔ ملک شاہ محمد محسن : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں محکمہ آبپاشی نے نادہندہ افراد سے 1972-73ء سے اب تک کتنی مالیت کے بقایاجات سرکار از قسم آبیانہ وصول کئے ہیں ۔ جن افراد نے مذکورہ عرصہ میں بقایا جات ادا نہیں کیے ان کی تعداد کیا ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) (1) 1972-73ء سے 30 اپریل 1974ء

تک نادہندہ افراد سے نو کروڑ نوے لاکھ گیارہ ہزار اناسی (9,90,11,089) روپے وصول کیے گئے ہیں ۔

(2) کل تعداد سترہ ہزار آٹھ سو چونسٹھ (17,864) روپے ہے ان کے خلاف متعلقہ قانون کے تحت تمام مناسب قانونی کارروائی کی جا رہی ہے ۔

گورنر انسپکشن ٹیم پر سالانہ اخراجات

*5830 ۔ **میاں خورشید انور :** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنر انسپکشن ٹیم پر ہر سال لاکھوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماضی میں اس قسم کی کوئی ٹیم نہیں تھی اور بعد میں جب گورنر صوبہ کا پوری طرح حاکم کل ہوتا تھا اس قسم کی ٹیم کی ضرورت تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو موجودہ جمہوری نظام میں صوبہ کی حکومت کا انچارج گورنر نہیں ہوتا اس ٹیم کو قائم رکھنے کا کیا جواز ہے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) جی ہاں ۔ معائنہ ٹیم پر سالانہ تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے تک خرچ ہو جاتا ہے ۔

(ب) یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ماضی میں معائنہ ٹیم کا وجود نہیں تھا ۔ پہلی دفعہ نومبر 1960ء میں سابقہ حکومت مغربی پاکستان نے گورنر کی معائنہ ٹیم تشکیل دی تھی اور یہ اس وقت سے مسلسل قائم ہے باوجودیکہ اس دوران میں کئی ایک آئینی تبدیلیاں جن میں موجودہ آئین کا اجراء بھی شامل ہے رونما ہوتی رہیں ۔

(ج) شق (الف) اور (ب) کے جواب کے مطابق معائنہ ٹیم کی موجودگی جمہوری نظام کے عین مطابق ہے ۔ کیونکہ پاکستان کے آئین کے تحت اب تمام اختیارات جو پہلے گورنر

صوبہ کو حاصل تھے وہ اب وزیر اعلیٰ کو تفویض ہو گئے ہیں اور گورنر انسپیکشن ٹیم کا نام بھی اب وزیر اعلیٰ کی انسپیکشن ٹیم ہو گیا ہے ۔

(اس مرحلہ پر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محکمہ مال کے پٹواریوں اور قانونگوؤں کی تنخواہوں میں ایزادی

*5833 ۔ میاں خورشید انور : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے پٹواریوں اور قانونگوؤں کی موجودہ تنخواہیں کم ہیں اور ان اہلکاروں میں رشوت لینے کا جواز بن چکی ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان کی تنخواہ میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : یہ غلط ہے کہ پٹواریوں یا قانونگوؤں کی تنخواہیں کم ہیں ۔ موجودہ حکومت سے قبل پٹواریوں کی تنخواہ کا سکیل 175-5-140/4-110 تھا ، جب کہ توسی سکیلوں میں انہیں سکیل نمبر 5 دیا گیا ہے ۔ جو کہ ایک سو پچاس روپے سے شروع ہو کر 280 روپے پر ختم ہوتا ہے ۔ اسی طرح قانونگو جو قبل ازیں 175-5-115 کے سکیل میں تھا اب اپنی تنخواہ 315-10-255-10-205-8-165 کے سکیل نمبر 6 میں حاصل کر رہا ہے ۔ ان مراعات کے بعد پٹواریوں یا قانونگوؤں کی جانب سے ایزادیٔ تنخواہ کے لیے کوئی مطالبہ ان کی طرف سے پیش نہیں کیا گیا ہے ۔ لہذا ایسا کوئی مسئلہ زیر غور نہیں ہے ۔

یہ بھی غلط ہے کہ تنخواہوں کی کمی کی بناء پر ان اہلکاران میں رشوت لینے کا جواز موجود ہے ۔ ان اہلکاران کے خلاف شکایات پہلے سے چلی آ رہی ہیں جو قدیم نظام کی پیداوار ہے ۔ حکومت اس کے سدباب کے لیے مناسب اقدامات کر رہی ہے ۔

اشرف انٹرمیڈیٹ کالج لاہور کی بلڈنگ کا انتقال

*6021 ۔ میاں محمد اسماعیل ضیاء : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا سابق اشرف انٹرمیڈیٹ کالج 93-میکلوڈ روڈ لاہور کی

بلڈنگ سناتن دھرم ٹرسٹ کی ملکیت تھی اور تعلیمی مقاصد کے لیے وقف تھی اگر ایسا ہے تو جائداد مذکورہ کب اور کیسے ایک فرد واحد (جن کا نام اشرف بیان کیا جاتا ہے) کو منتقل کی گئی ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : یہ درست ہے کہ جائیداد مذکور سناتن دھرم ٹرسٹ کی ملکیت تھی مگر تعلیمی مقاصد کے لیے اس کا وقف ہونا تعین نہیں کیا جا سکتا کیونکہ متروکہ ٹرسٹ سے متعلق کاغذات دستیاب نہیں -

جائیداد مذکورہ مسمی احمدا شرف صدیقی کے زیرقبضہ تھی - احاص کی منتقلی کے لیے سی - ایچ فارم (درخواست برائے منتقلی) پراس کے حق میں منتقلی 14 اکتوبر 1961ء کو متعلقہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کے ہاتھوں عمل میں آئی - جائیداد کے متروکہ وقف ہونے کی وجہ سے تنازعہ چیئرمین متروکہ وقف املاک کے سامنے پیش ہوا جس پر ان کے فیصلہ مورخہ 4 فروری 1972ء کی رو سے مذکورہ جائیداد کی منتقلی مسمی احمد اشرف صدیقی کے نام قائم رہی -

---

ضلع کیمبلپور اور راولپنڈی میں مزارعین کی بے دخلیاں

*6847 - **شیخ عبد الور** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے ایک حکم کے مطابق مالکان اراضی اپنے مزارعین کو بٹائی کے وقت رسید دینے کے پابند ہیں -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کیمبلپور اور راولپنڈی تحصیل میں مالکان اراضی کی اکثریت بٹائی کی رسیدیں نہیں دیتی تاکہ مزارعین کو بیدخل کرنے کی راہ ہموار ہو سکے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کیمبلپور اور راولپنڈی تحصیل میں بیدخلیوں کی تعداد پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس سنگین مسئلہ کو حل کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ۔

ضلع کیمبلپور اور راولپنڈی میں مالکان اراضی کو کھاد اور بیج کی فراہمی

***6050 ۔ شیخ ہد الور :** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی اصلاحات کے تحت مالکان زمین اپنے مزارعین کو کھاد اور بیج مہیا کرنے کے پابند ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کیمبلپور اور راولپنڈی تحصیل میں مالکان اراضی اپنے مزارعین کو کھاد اور بیج فراہم نہیں کرتے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے مذکورہ علاقوں کے زمینداروں کے خلاف مناسب اقدام کرے گی ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) بمطابق پیرا 5 (3) (بی) و (سی) مارشل لاء ریگولیشن نمبر 115 مالکان زمین سالم بیج و نصف کھاد فراہم کرنے کے پابند ہیں ۔

(ب) و (ج) جناب والا ! راولپنڈی ڈویژن میں کسی مزارع کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی حالانکہ ہم خود اس سے مطمئن نہیں ہیں اور اعتراف کرتے ہیں لیکن جب تک کوئی دعویٰ یا شکایت نہیں کرے گا حکومت خود کیا کر سکتی ہے ۔

صوبہ میں دفعہ 54 منتقلی جائیداد ایکٹ کا اطلاق

*6075 ۔ **مسٹر محمد حنیف نارو** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دفعہ 54 ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ صرف بہاولپور ڈویژن میں لاگو ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کو صوبہ کے باقی اضلاع میں کیوں لاگو نہیں کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دفعہ 54 ایکٹ انتقال جائداد کا پورے صوبہ میں اطلاق نہ ہونے کی وجہ سے سٹیمپ ڈیوٹی کی وصولی کم ہونے کی وجہ سے صوبے کو مالی نقصان ہوتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت بہاولپور ڈویژن کے علاوہ صوبہ کے باقی اضلاع میں بھی دفعہ 54 ایکٹ انتقال جائداد کا اطلاق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) دفعہ 54 قانون منتقلی جائداد مصدرہ 1882ء کا نفاذ تمام صوبہ میں لاگو کر دیا گیا ہے ۔

(ب) چونکہ دفعہ 54 قانون منتقلی جائداد مصدرہ 1882ء کا اطلاق تمام صوبہ میں ہو چکا ہے لہٰذا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع رحیم یار خان میں تقاوی قرضوں کی تقسیم

*6078 ۔ **مسٹر محمد حنیف نارو** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت کی طرف سے ضلع رحیم یار خان کی ہر تحصیل میں کتنی رقم حالیہ سیلاب کے بعد تقاوی کے طور پر تقسیم کی گئی ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : مطلوبہ تحصیل‌وار اطلاع حسب ذیل ہے :-

تقاوی قرضوں کی اصل تقسیم شدہ رقم

نام تحصیل	زیر قانون 17 مجریہ 1958ء	زیر قانون 19 مجریہ 1883ء	میزان
1 ۔ صادق آباد	6,33,129	2,24,000	8,57,129
2 ۔ رحیم یار خان	15,59,500	6,85,000	22,44,500
3 ۔ خان پور	18,11,160	9,60,000	27,71,160
4 ۔ لیاقت پور	17,67,800	9,55,600	27,33,400
میزان کل	57,71,589	28,24,600	85,96,189

تحصیل خوشاب کے دیہاتوں میں بندوبست اراضی

***6130 ۔ ملک فدا اعظم** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل خوشاب کے دیہاتوں میں بندوبست اراضی کے کام کے لیے حکومت نے عملہ مقرر کر دیا ہے ۔ لیکن تحصیل مذکور کے کسی بھی دیہات میں ابھی تک یہ کام شروع نہیں کیا گیا ۔

(ب) مذکورہ عملہ تحصیل خوشاب میں کب متعین کیا گیا تھا اور وہاں بندوبست اراضی کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) یہ درست ہے کہ تحصیل خوشاب میں عملہ بندوبست تعینات ہے ، لیکن یہ غلط ہے کہ ابھی تک کسی بھی دیہات میں کام بندوبست شروع نہیں ہوا ۔

(ب) عملہ بندوبست تقریباً اپریل 1972ء میں اس تحصیل میں تعینات ہوا تھا ۔ اُمید ہے کہ 1976ء کے آخر تک کام بندوبست مکمل ہو جائے گا ۔

ملک محمد اعظم : سپلیمنٹری سر! جناب والا! کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے ۔ کہ کیا یہ درست ہے کہ کام شروع کیا گیا ہے ۔ لیکن ابھی تک کسی ایک گاؤں میں بھی بندوبست مکمل نہیں ہوا ہے ؟

وزیر مال : جناب والا! مجھے یہ شکایت پہلے بھی موصول ہوئی تھی ۔ کہ وہاں پر کام کی رفتار سست ہے ۔ ان کی شکایت بجا تھی ۔ میں نے اس کا پہلے ہی نوٹس لے لیا ہے ۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے سٹاف کو pull up کیا ہے ۔ اور وہ اب مؤثر طریقہ سے کام کر رہے ہیں اور مجھے توقع ہے کہ معینہ مدت میں کام ختم ہو جائے گا ۔

تحصیل خوشاب اور شاہ پور میں انتقالات اراضی کا اندراج

***6132 ۔ ملک محمد اعظم** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 1973ء تا 30 اپریل 1974ء کتنے انتقالات اراضی درج کئے گئے ۔ کتنے تصدیق ہوئے اور کتنے خارج ہوئے ۔

(ب) تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 1973ء تا 30 اپریل 1974ء کتنے انتقالات اراضی درج کئے گئے ۔ کتنے تصدیق اور کتنے خارج ہوئے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 1973ء تا 30 اپریل 1974ء کل 9361 انتقالات درج کئے گئے جن میں سے 8715 تصدیق ہوئے اور 33 خارج ہوئے ۔

(ب) تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 1973ء تا 30 اپریل 1974ء کل 3112 انتقالات درج کئے گئے جن میں سے 2707 تصدیق اور 330 خارج ہوئے ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جن

انتقالات پر پابندی لگ چکی ہے ۔ کیا حکومت ان پر نظر ثانی کرنے کے لیے تیار ہے ؟

مسٹر سپیکر : پہلے آپ مجھے یہ بتائیں ۔ کہ اس ضمنی سوال کا جواب کیا ہے ۔

This is a specific question asking for a particular information about tehsil Khushab.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ درست فرما رہے ہیں ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ کے اتفاق کرنے کا بہت مشکور ہوں ۔ مرزا فضل حق ۔

چوہدری امان اللہ لک : مجھے بھی مشکور ہونے کا موقعہ دیں ۔

مسٹر سپیکر : رانا کے ۔ اے ۔ محمود ۔

صوبہ میں غیر منتقل شدہ متروکہ جائیدادیں

***6186 ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں متروکہ غیر منتقل شدہ دوکانوں ۔ مکانوں ۔ پلاٹوں ۔ اور فیکٹریوں کی جدا جدا کیا تعداد ہے ۔ ان کے الاٹ کرنے میں تاخیر کی کیا وجہ ہے اور حکومت کی طرف سے اس جائداد کو منتقل کرنے کے لیے کیا اقدام کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر مال (سردار صفیر احمد) : صوبہ پنجاب میں متروکہ غیر منتقل شدہ جائیدادوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :—

1 ۔ دوکانات	678
2 ۔ مکانات	3347
3 ۔ پلاٹس	11215
4 ۔ فیکٹریز	164
	15304

مذکورہ جائیدادوں میں سے کچھ جائیدادوں کے لیے درخواستیں برائے منتقلی قابضین سے وصول ہو چکی ہیں اور جواب زیر عمل ہیں ایسی جائیدادوں کی منتقلی اس ذریعے سے مکمل ہو جائے گی ۔ بقایا جائیدادوں کے لیے کوئی درخواست برائے منتقلی وصول نہیں ہوئی ۔ انہیں نیلام کے ذریعے منتقل کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ مختلف وجوہ کی بنا پر بولی دھندگان کو مقررہ قیمت پر قابل قبول نہ تھیں ۔ اب حکمہ ہذا کے اختتام پر ان جائیدادوں کی منتقلی بورڈ آف ریونیو کے سپرد ہو چکی ہے اور ان کی منتقلی کے لیے مناسب اقدام کئے جا رہے ہیں ۔

صوبہ میں منتقل شدہ متروکہ جائیدادوں سے واجب الوصول رقوم

*6187 ۔ **رانا کے ۔ اے محمود خان** : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ منتقل شدہ متروکہ دوکانوں ۔ مکانوں ۔ پلاٹوں اور فیکٹریوں کی جدا جدا کل کس قدر رقم 1974-4-30 تک واجب الوصول تھی اور اس بقایا رقم میں سے ماہ مئی 1974ء میں ضلع وار کس قدر وصولی کی گئی ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : 30 اپریل 1974ء تک منتقل شدہ متروکہ دوکانوں ۔ مکانوں ۔ پلاٹوں اور فیکٹریوں کی کل واجب الوصول رقم 20,88,66,491 روپے تھی ماہ مئی 1974ء میں ضلع وار وصولی حسب ذیل ہے جہاں تک متذکرہ جائیدادوں کی قسم وار جدا جدا وصولی کا تعلق ہے یہ معلومات ضلعی حکام سے حاصل کی جا رہی ہیں ۔

نام ضلع	وصول شدہ رقم
1 ۔ لاہور	3,24,810
2 ۔ شیخوپورہ	30,634
3 ۔ گوجرانوالہ	56,871
4 ۔ سیالکوٹ	57,087
5 ۔ گجرات	36,990
6 ۔ جہلم	46,320
7 ۔ راولپنڈی	1,54,637

8 ۔ کیمبل پور	7,166
9 ۔ سرگودھا	78,265
10 ۔ میانوالی	45,719
11 ۔ لائل پور	47,333
12 ۔ جھنگ	28,170
13 ۔ ساہیوال	88,068
14 ۔ بہاولنگر	1,142
15 ۔ ملتان	1,73,022
16 ۔ مظفر گڑھ	19,625
17 ۔ ڈیرہ غازی خان	80,706
18 ۔ بہاول پور	2,119
19 ۔ رحیم یار خان	8,133
20 ۔ انڈسٹریز برانچ	13,131
کل میزان	11,72,822

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

موضع ڈھوڈہ (میلسی) میں مہاجرین کو اراضی کی الاٹمنٹ

116 ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید : کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) قانونگوئی میلسی میں موضع ڈھوڈہ کا رقبہ کتنا ہے ۔ اس میں سے کتنا رقبہ مقامی مالکان کو اور کتنا مہاجرین کو الاٹ ہو چکا ہے ۔

(ب) تحصیل مذکور میں مشتاق احمد خان بھابھہ موضع ملکو اور نواب محمد صادق موضع برخوردار کا کل کتنا رقبہ ہے نیز یہ موجودہ زرعی اصلاحات سے کس حد تک متاثر ہوئے ؟

وزیر مال (سردار صغیر احمد) : (الف) قانونگوئی میلسی

موضع ڈھوڈھ کا کل رقبہ	رقبہ مقامی مالکان	رقبہ الاٹ شدہ مہاجرین
1,320 ایکڑ	461 ایکڑ	810 ایکڑ

(ب) (1) موضع ملکو میں محمد مشتاق ولد غلام محمد قوم راجپوت بھٹی کا کل رقبہ 247 ایکڑ

موضع برخوردار میں محمد صادق خان خاکوانی قوم پٹھان کا کل رقبہ کوئی رقبہ نہیں ہے۔

(2) ہر دو افراد کا کوئی رقبہ ریگولیشن نمبر 115 کے تحت متاثر نہیں ہوا۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ مورخہ 3-2-75 میں شامل نہ ہو سکوں گی ۔ مہربانی فرما کر میری رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد اکرم چیمہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد اکرم چیمہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 20-11-74 ، 28-11-74 اور 5-12-74 ریونیو کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت نہ کر سکا ۔ ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار محمد عاشق

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد عاشق صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ 13.11.74 ، 14.11.74 30.12.74 کو ٹرانسپورٹ کمیٹی کی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا چونکہ مجھے بر وقت اطلاع نہیں ملتی رہی لہذا ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں افتخار احمد تاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں افتخار احمد تاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں بوجہ بیماری مورخہ 1 ، 2 ، 8 اور 25 اکتوبر 1974ء کو اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ لہذا ان تاریخوں کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے: -

گزارش ہے کہ 31-12-74 سٹینڈنگ کمیٹی (انہار و بجلی) کی میٹنگ ہوئی تھی - بندہ ذاتی اہم مصروفیات کی وجہ سے شامل میٹنگ نہ ہو سکا - برائے مہربانی رخصت منظور فرما کر مشکور فرمائیں -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری عبدالغنی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری عبدالغنی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

کمترین چونکہ حج پر گیا تھا ، لہذا گزشتہ اجلاس اسمبلی کی رخصت منظور فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری عبدالغنی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری عبدالغنی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

چونکہ ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ کی اطلاع مجھے

نہیں ملی تھی ، اس لیے حاضر نہ ہو سکا ۔ رخصت
مورخہ 2-1-75 ، 27-1-75 منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

فقیر عبدالمجید خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست فقیر عبدالمجید خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

16 دسمبر سے 19 دسمبر کے اجلاس کے دنوں
میں بندہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا لہذا حاضر نہ
ہو سکا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمیدالدین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمیدالدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I remained ill, therefore, could not attend the Assembly Session starting from the 16th November, to its end. Leave may kindly be granted to me for these days.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 31-1-75 سٹینڈنگ کمیٹی ٹرانسپورٹ کی میٹنگ میں شمولیت نہیں کر سکا، کیونکہ میں اس روز ملتان ایک عزیز کی وفات پر گیا ہوا تھا ۔ لہذا اس یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بوجہ بیماری 74-12-18 کو حاضر اجلاس نہ ہو سکا لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چوہدری منظور احمد : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی پائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 48 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 48 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید ظفر اللہ خان : جناب والا ! میں مسودہ قانون دی پنجاب ریزیڈنشل ہاؤسز (لینڈ سیلنگ) بل 1974ء (مسودہ قانون نمبر 45 بابت 1974ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون دی پنجاب ریزیڈنشل ہاؤسز (لینڈ سیلنگ) بل 1974ء (مسودۂ قانون نمبر 45 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

ملک محمد اعظم : جناب والا ! میں مسودہ قانون جامعہ ملتان مصدرہ 1974ء (مسودۂ قانون نمبر 55 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون جامعہ ملتان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 55 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر محمد حنیف رامے : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم) انہار خورد پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودۂ قانون نمبر 56 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و برقیات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) انہار خورد پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 56 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و برقیات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید فدا حسین شاہ : جناب والا ! میں مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے دیہی غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 60 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے دیہی غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 60 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید ناہش الوری : جناب والا ! میں جناب چوہدری غلام قادر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 78 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب چوہدری غلام قادر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 78 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

سید ناہش الوری : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 65 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975 تک توسیع کر جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 65 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید ناہش الوری : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ جناب چوہدری محمد اکرم چیمہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 73 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ جناب چوہدری محمد اکرم چیمہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 73 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید قابش الوری : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جناب راجہ محمد افضل خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 76 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ جناب راجہ محمد افضل خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 76 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید قابش الوری : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 74 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن

صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 74 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جناب مرزا فضل حق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ جناب مرزا فضل حق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جناب سید تابش الوری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ جناب سید تابش الوری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک کے بارہ میں مجلس

قائمہ برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش
کرنے کی میعاد میں 30 مارچ 1975ء تک توسیع
کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker : Now we go on to the Privilege Motions.

پہلی تحریک استحقاق میاں منظور احمد موہل صاحب کے نام پر ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ دوسری تحریک استحقاق اور تیسری تحریک استحقاق بھی انہیں کے نام پر ہیں۔ اب تحریک استحقاق نمبر 4 ہے۔ اس کے متعلق میں نے ریکارڈ دیکھا ہے۔ 12 جنوری کے متعلق ہمارے پاس پولیس یا ایس پی یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! کیا میاں منظور احمد موہل صاحب کی تحریک ہائے استحقاقات pending کر دی گئی ہیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ pending کس طرح کی جا سکتی ہیں۔ ان کے متعلق رولز کے مطابق treatment ہوا ہے۔

مسٹر منظور احمد موہل ایم۔ پی۔ اے کی گرفتاری کے بارے میں ایوان کو مطلع نہ کرنا

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 13 جنوری 1975ء میں شائع شدہ اس خبر کے مطابق کہ پولیس نے مورخہ 12 جنوری 1975ء کو مسٹر منظور احمد موہل رکن صوبائی اسمبلی کو چیمبرلین روڈ سے گرفتار کر لیا مگر اس واضح گرفتاری کی اطلاع نہ تو جناب سپیکر! کو فراہم کی گئی اور نہ ہی یہ قواعد کے مطابق اسمبلی کے ارکان تک پہنچ سکی۔ رکن اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قانونی تقاضا پورا نہ کرنے کی وجہ سے اس ایوان کے حقوق و وقار کی پامالی ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! یہ آئینی تقاضا تو اس وقت پورا کیا جاتا جب میاں منظور احمد موھل کو گرفتار کیا جاتا ۔ جب انھیں گرفتار ہی نہیں کیا گیا تو پھر کون سا قانونی تقاضا پورا کیا جاتا ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو آپ کی contention ہے ۔ ان کی contention تو یہ ہے کہ ان کو گرفتار کیا گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! مجھے ان کی گرفتاری کے متعلق کہیں سے clue نہیں ملا ۔ میں نے بڑی تلاش کی ہے ۔ ان کی گرفتاری اس تاریخ کو کہیں نہیں ہوئی ۔ یہ خبر جو شائع ہوئی ہے یہ غلط ہے ۔ انھیں گرفتار نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر : ان کا اپنا پریولیج موشن بھی یہی ہے جو میں آج نہیں لے رہا ہوں ۔ اس میں بھی انھوں نے کہا ہے کہ مجھے گرفتار کیا گیا ہے ۔ یا تو آپ کے ذاتی علم میں ہو کہ انھیں گرفتار نہیں کیا گیا پھر تو ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ میں حکومت کی طرف سے واضح طور پر اس بات کی تردید کرتا ہوں کہ انھیں گرفتار نہیں کیا گیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! مجھے شارٹ سٹیٹمنٹ کی اجازت فرمائیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں نے تردید کر دی ہے کہ یہ واقعہ ہی سرزد نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : One party has asserted and the other party has denied. So it will go to the Standing Committee Concerned so that they may probe into it.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ اس تحریک استحقاق کو متعلقہ مجلس قائمہ
> کے پاس بھیج دیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! اس معاملہ کو مجلس قائمہ میں

تو اس صورت میں جانا چاہیے تھا جب ان کی گرفتاری عمل میں لائی جاتی ۔ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اس میں اس سلسلے میں کچھ درج نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : بات تو یہی ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں وہ گرفتار نہیں کئے گئے ۔ ان کی اپنی تحریک استحقاق بھی آئی ہے جو میں نے آج نہیں لی ہے اور اس کو drop کر دیا ہے جس میں انہوں نے بھی کہا ہے کہ مجھے گرفتار کیا گیا ہے ۔

When a member asserts in this House. . . .

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میری ایک گزارش ہے وہ یہ کہ یہ تحریک استحقاق مجلس قائمہ میں نہیں جا سکتی اور نہ ہی admit ہو سکتی ہے ۔

جناب والا! حکومت ایک آئین کے تحت چلتی ہے ۔ جس شخص کو گرفتار کیا جاتا ہے اس کا باقاعدہ ریکارڈ ہوتا ہے ۔ اس کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے ۔ میں یہ واضح طور پر تردید کرتا ہوں کہ یہ خبر غلط شائع ہوئی ہے اور میاں منظور احمد موہل کو 12 جنوری 1975ء کو گرفتار نہیں کیا گیا ۔ جناب والا! فرض کر لیں اگر یہ الزام لگائیں کہ میاں منظور احمد موہل کو کسی نے جس پیجا میں رکھا ہے یا ایسی کوئی بات ہوئی ہے کہ یا پیحاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ گرفتاری کی صورت میں اسمبلی کو اطلاع دی جاتی ہے ۔ استحقاق تو یہ ہے کہ اگر حکومت کسی ممبر کو گرفتار کرے تو اسمبلی کو اس بات کی اطلاع دی جائے ۔ مگر اس کی ذمہداری حکومت پر نہیں آتی کیونکہ حکومت نے تو اسے گرفتار ہی نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر : اب جس کی بھی ذمہداری آتی ہے مگر انہوں نے تو حکومت کے خلاف ہی کہا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! اگر ان کو کسی اور پر شکایت ہو ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : آپ دیکھیں انہوں نے اپنی تحریک استحقاق نمبر 1 میں یہ کہا ہے ۔ یہ میاں منظور احمد موہل کا اپنا سٹیٹمنٹ ہے ۔ ''ایس ۔ پی صاحب کینٹ نے مجھے پوچھا آپ کا نام کیا ہے ۔'' میں نے بتایا کہ منظور احمد موہل ایم ۔ پی ۔ اے بہاولنگر ۔ اس پر انہوں نے مجھے کہا کہ

آپ گرفتار ہیں" ۔ تو پھر آپ اس افسر کے خلاف ایکشن لیجے اور پریولیج کمیٹی میں آ کر بتا دیجئے

وزیر قانون و پارلمانی امور : جناب والا! اس بات کی بھی تردید ہوتی ہے ۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایس ۔ پی کینٹ کو ایئر پورٹ پر میاں منظور احمد موہل سے کئی دفعہ ملتے دیکھا ہے ۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ منظور احمد موہل ہے ۔ کسی شخص کو کسی کا نام پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ جسے وہ ذاتی طور پر جانتا ہو ۔

Mr. Speaker : This argument is not tenable member has asserted that he has been arreated.

Minister for Law : I will ask the members of this House. . . . .

مسٹر سپیکر : نہیں بات یہ نہیں ہے ۔ کیا آپ اس وقت موجود تھے جس وقت کا وہ واقعہ بیان کر رہے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلمانی امور : نہیں جناب والا! میں واقعہ کی بات نہیں کر رہا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ فرض کر لیں کوئی ایس ۔ پی مجھے جانتا ہے تو اسے میرا نام پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ایس ۔ پی کینٹ پہلے سے میاں منظور احمد موہل کو جانتے ہیں ، انہیں نام پوچھنے کی ضرورت کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہیں کہا ہے ؟

وزیر قانون و پارلمانی امور : جناب والا ! ایس ۔ پی کینٹ اکثر ہمیں ایئرپورٹ پر ملتے ہیں ۔ میاں منظور احمد موہل کو بھی ملتے رہے ہیں وہ سب کو ذاتی طور پر جانتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ جناب وزیر قانون صاحب کیوں اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اس کو پریولیج کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے ۔ یہی موقف جو ان کا آج ہے جو stand ان کا آج ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : آپ اسے اپوز کر رہے ہیں کہ

It should go to the Committee.

I have allowed this. He has read it. He has made a short statement.

It should go to the Committee.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! اگر آپ نے یہ تحریک admit کر لی ہے تو پھر میرا چارہ ہی کیا ہے ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا تھا کہ اسے admit نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے ان کو پڑھنے کی اجازت دے دی ہے ۔

otherwise I would have held the consent. It goes to the Privileges Committee ; the report to come by the 30th of March.

اب یہ نمبر 7 joint privilege motion ہے جو کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب سید تابش الوری صاحب اور حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے ۔

اراکین اسمبلی سے ٹول ٹیکس کی وصولی

سید تابش الوری : حال میں وقوع پذیر ہونے والے خصوصی اہمیت کے حامل ایک واضح معاملہ پر بحث کرنے کے لیے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب صوبائی اسمبلی کا سیلریز اینڈ پریویلیجز ایکٹ 1974ء کی دفعہ 12 کے تحت تمام اراکین اسمبلی ٹول ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دئے گئے ہیں لیکن مختلف پلوں پر اراکین اسمبلی سے ٹول ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے ۔ میں ۔ سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ خاں مورخہ 6 جنوری 1975 کو اپنی ذاتی کار نمبر پی آر 414 میں راوی کے پل سے گزرے اور یہ بتانے کے باوجود کہ اراکین اسمبلی قانون کے مطابق ٹول ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہیں ، ٹول ٹیکس وصول کرنے والے عملے نے ٹول ٹیکس وصول کیا اور اس کی رسید بھی دے دی اس طرح ایکٹ کے نفاذ کے باوجود اراکین اسمبلی سے ٹول ٹیکس کی وصولی سے اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے جس پر فوری غور ضروری ہے ۔

وزیر قانون : مجھے قانونی اعتراض ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے اس سلسلے میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کر لی ہے۔

وزیر تعمیرات : اس سلسلے میں عرض ہے کہ ممبران اسمبلی کو ٹول ٹیکس کے معاملہ میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ 14 جنوری 1975ء کو ایک چٹھی محکمہ تعمیرات عامہ کو موصول ہوئی چونکہ ٹول ٹیکس کے لیے ٹھیکہ جات دئے جا چکے تھے اور ممبران اسمبلی کو مستثنیٰ قرار دینے کی صورت میں ٹھیکیداروں نے کسی رعایت کا مطالبہ کرنا تھا۔ اس لیے یہ طے پانا ضروری تھا کہ اس کا حساب کتاب کیسے رکھنا ہے۔ تاکہ ٹھیکیدار اس کو غلط استعمال نہ کر سکیں۔ جناب سپیکر کے مشورے کے بعد طے ہوا کہ ممبران اسمبلی جب پل سے گذریں جس پر ٹول ٹیکس وصول کیا جا رہا ہو تو وہ اپنے دستخط شدہ چٹ ٹول ٹیکس کے عملے کو دیں پھر ان سے ٹول ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ چٹ اس لیے ضروری ہے کہ ٹھیکیدار باقاعدہ حساب کتاب رکھ سکیں اور حساب پیش کر سکیں کیونکہ یہ احتمال ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ٹول ٹیکس والے اس کو غلط استعمال کریں گے۔ یہ ہدایات 29 جنوری 1975ء کو جاری کر دی گئیں ہیں اور ان پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے کیونکہ یہ مسئلہ 6 جنوری 1975ء کو درپیش آیا ہے اس لیے ٹھیکیدار کو اطلاع بعد میں ملی ہے۔

مسٹر سپیکر : اس کو implement کرنے کے لیے وقت لگے گا۔

Syed Tabish Alwari : In view of the Minister's explanation of the position, I do not press it.

مسٹر سپیکر : آپ کی ایک ہو گئی ہے۔

سید تابش الوری : دوسری بھی کر لیں۔

مسٹر سپیکر : وہ ہو نہیں سکتی زندگی رہی تو انشاء اللہ کل کر لیں گے

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : اب تحریک ہائے التوائے کار ہیں۔ راجہ محمد افضل خان موجود نہیں ہیں۔ میاں منظور احمد موہل بھی موجود نہیں ہیں۔ اب یہ نمبر 11 ہے۔

تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان کی نزد ہائی کورٹ گرفتاری

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 13 جنوری 1975ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق پولیس نے مورخہ 12 جنوری 1975 کو تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان کو ہائی کورٹ کے ٹرنر روڈ کے قریبی دروازے کے پاس سڑک پر آنے جانے سے روک دیا ۔ پولیس نے سڑک پر صف باندھ کر لاٹھیوں سے راستہ روک دیا ۔ جب کہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان اکیلے جا رہے تھے ۔ آئین اور قانون کی جانب سے دی گئی شہری آزادیوں کے مذکور حقدار تھے ۔ اس ملک اور صوبے کا کوئی بھی قانون شہری آزادی اس طرح سلب اور پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا ۔ جب ریٹائرڈ ایئرمارشل اصغر نے پولیس کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی تو انہیں لاٹھیوں سے مارا گیا اور ان کو زبردستی اٹھا کر پولیس کی گاڑی میں ڈال دیا گیا ان کے ہمراہ ایم انور بار ایٹ لاء ۔ مسٹر محمود علی قصوری اور مس رابعہ قاری کو بھی پولیس کی گاڑی میں ڈال دیا گیا حکومت کے ایما پر پولیس کی اس لا قانونیت اور جبر و تشدد کے خلاف عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

سید قابش الوری : ایسی ہی ایک تحریک میری بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ بھی اس کے ساتھ ہو جائے گی ۔

وزیر قانون : اس کے متعلق مجھ کو مہلت دی جائے تاکہ معلوم کر کے بتا سکوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ 11 نمبر حاجی صاحب کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں 8 بھی ہے ۔ آپ وقت متعین کر دیں تاکہ ہمیں پتہ لگ جائے کہ یہ تحاریک کس دن پیش ہونگی ۔

مسٹر سپیکر : وزیر قانون صاحب آپ روزانہ اسمبلی آیا کریں گے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔

ڈسٹرکٹ جیل میں مسٹر منظور احمد موہل ایم ۔ پی ۔ اے کا حکام کے ناروا سلوک کے خلاف بھوک ہڑتال کرنا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم فروری 1975ء میں شائع ہونے والی اس خبر کے مطابق کہ مسٹر منظور احمد موہل رکن صوبائی اسمبلی پنجاب نے ڈسٹرکٹ جیل میں حکام کے ناروا سلوک کے خلاف بطور احتجاج بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے کیونکہ متعلقہ حکام کی طرف سے انہیں نہ تو جیل میں مناسب سہولیات فراہم کی گئیں اور نہ ہی سخت سردی کے موسم میں انہیں بستر اور گرم کپڑے منگانے کی اجازت دی گئی ۔ جس کے نتیجے میں انہیں رات کڑاکے کی سردی میں بغیر بستر کے گذارنی پڑی ۔ علاوہ ازیں انہیں جیل میں انتہائی ناقص کھانا فراہم کیا گیا ۔ حکام کے اس انسانیت سوز رویہ کے خلاف عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

حاجی صاحب اس میں کیا یہ بات ممکن ہے ۔ یہ تو خیر وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ سردی کے موسم میں گرم کپڑے کیوں مہیا نہیں کئے گئے لیکن یہ کہ کڑاکے کی سردی میں بغیر بستر کے رات گذارنی پڑی ۔ یہ درست معلوم نہیں ہوتی ۔ بستر تو جیل میں مہیا کیا جاتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ بھی نہیں دئے گئے ۔

مسٹر سپیکر : یہ کس طرح ہو سکتا ہے وہ تو خود بخود مل جاتے ہیں ہمارا تو یہ ذاتی تجربہ ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس لیے کہ وہ وی آئی پی ہوتے ہیں ۔

سید ثابش الوری : وہ آپ کے زمانے میں ہوتا تھا ۔

وزیر جیل : جناب والا ! یہ حقیقت کے بالکل برعکس ہے کہ قابل احترام رکن میاں منظور احمد موہل کے ساتھ جیل میں ناروا سلوک کیا گیا ۔ جناب والا ! منظور موہل صاحب کی خواہش کے مطابق انہیں گھر سے بستر منگوانے کی اجازت دی گئی اور ان کی خواہش کے مطابق گھر سے کھانا منگوانے کے متعلق بھی ضابطہ کے مطابق اجازت دی گئی ہے ۔ جہاں

تک اس بات کا تعلق ہے کہ جیل میں ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا ہے یہ درست نہیں اور کوئی ایسی بات نہیں کی گئی جو جیل مینول کے خلاف ہو یہ خبر درست نہیں ہے ۔ جناب والا ! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے جیل میں بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے یہ بھی درست نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جہاں تک ان کی شکایات کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ ان شکایات کا ازالہ کر دیا گیا ہو جن کا ذکر تحریک التوائے کار میں کیا گیا ہے لیکن جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے یہ حقیقی امر ہے کہ شکایات کا ازالہ اس وقت کیا گیا جب انہوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ۔

مسٹر سپیکر : وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بھوک ہڑتال نہیں کی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ ascertain نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر : وہ اسمبلی کے رکن ہیں وہ کہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں پریس نہیں کرتا البتہ میرا حق محفوظ ہے ۔ اگر انہوں نے اس ایوان میں غلط statement دیا ہے تو بھی میرا حق محفوظ ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا یہ حق بغیر اس کے بھی محفوظ ہے ۔ یہ تو آپ کا محفوظ ہے ۔ اب تحریک التواء نمبر 12 ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پیشتر اس کے کہ آپ اس کو پڑھیں اور میں پڑھ نہیں رہا ہوں ۔ میں صرف مطمئن کرنا چاہتا ہوں کہ اصل قانون تو یہ ہے کہ کسی شخص کو اس وقت تک گرفتار نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے خلاف کیس رجسٹر نہ ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر : رجسٹر ہونے کی بات ایف۔آئی۔آر میں لکھی ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : گرفتار کرنے کے بعد ہاولنگر لے جا کر ایف۔آئی۔آر درج کی گئی تاکہ وہ ضمانت قبل از گرفتاری نہ کرا سکے کیونکہ آئین میں گرفتاری سے قبل ملزم ضمانت کرا سکتا ہے قانون کے مطابق یہ گرفتاری خلاف قانون ہے جب تک اس کے خلاف کیس رجسٹر نہ کیا جائے اور اس لاقانونیت کے خلاف یہ تحریک ہے ۔

مسٹر سپیکر : کیا وزیر قانون اس سلسلے میں کچھ بتا سکیں گے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اسی موضوع پر میری بھی ایک تحریک التواء کار ہے اور یہ بات میرے ذاتی علم میں ہے کیونکہ میں بہاولپور کا رہنے والا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا کہنا خیال ہے کہ لاہور سے بہاولنگر کا فاصلہ زیادہ ہے اور بہاولپور سے کم ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جی ہاں ۔ بہاولپور سے کم ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! گرفتاری بہاولپور شہر میں ہوئی ہے بہاولنگر میں نہیں ہوئی ۔ گرفتاری کے وقت میاں منظور احمد موہل نے اصرار کیا کہ مجھے کوئی ایف ۔ آئی ۔ آر کا حوالہ دیا جائے یا کوئی وارنٹ دکھایا جائے لیکن انہوں نے کہا کہ ان کے پاس نہ کوئی ایف ۔ آئی ۔ آر ہے اور نہ ہی کوئی وارنٹ ہے ۔ انہیں تو گرفتاری کا حکم ملا ہے ۔

مسٹر سپیکر : cognizable cases میں وارنٹ دکھانا ضروری نہیں ہوتا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل رکن کے خلاف زنا بالجبر کا کیس رجسٹر ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

سید تابش الوری ۔
حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ } شیم ۔ شیم

Mr. Speaker : Haji Sahib, no such observation.

وزیر قانون : چاہے کوئی کتنا ہی با اثر شخص کیوں نہ ہو اسے بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے پر حراست میں لیا جائے گا ۔ کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ عورتوں کی بے حرمتی کرے ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ کو علم ہے کہ ان کے خلاف کوئی کیس رجسٹر ہوا ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! انہوں نے اپنی گرفتاری کے خلاف حبس بے جا کی درخواست دی تھی ۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی گرفتاری

کیس رجسٹر ہونے کے بعد ہوئی اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے cognizable offence میں وارنٹ کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

مسٹر سپیکر : بہر حال آپ دریافت کرکے مجھے بتا دیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! میاں منظور احمد موہل نے حبس بے جا کی درخواست دی تھی ۔ اس میں انھوں نے خود لکھا ہے کہ ان کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : بہر حال آپ اس کے متعلق مزید دریافت کرکے مجھے بتائیں ۔

حکومت پنجاب کی طرف سے ڈاکٹروں کا نان پریکٹیسنگ الاؤنس بند کرنا اور انہیں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دینا

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار نمبر 13 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم فروری 1975ء میں شائع ہونے والی اس خبر کے مطابق کہ حکومت پنجاب نے ڈاکٹروں کو نان پریکٹیسنگ الاؤنس دینا بند کر دیا ہے اور انہیں اجازت دے دی ہے کہ وہ دفتری اوقات کے بعد پرائیویٹ پریکٹس کریں جب کہ وزیر اعظم پاکستان اس الاؤنس کو نہ صرف دینے بلکہ دوگنا کرنے کی ہدایت کر چکے ہیں جس پر حکومت پنجاب نے تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ اس کے نتیجہ میں پنجاب کے ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ دفتری اوقات کے بعد ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کی دیکھ بھال نہیں کریں گے ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب ۔ بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ کیا وزیر صحت اس سلسلہ میں کچھ بتائیں گے ؟

وزیر صحت : جناب والا! کونسل آف منسٹرز پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ماسوائے ان ڈاکٹروں کے جو institute of hygiene میں کام کرتے ہیں باقی تمام ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہوگی اور مخصوص آسامیوں پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو نان پریکٹسنگ الاؤنس دیا جائے

گا ۔ وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق متعلقہ ڈاکٹروں کا نان پریکٹسنگ الاؤنس دوگنا کر دیا گیا ہے ۔ بہر حال انہیں categorise کرنے کے لیے اور نوٹیفیکیشن جاری کرنے سے پیشتر چند وضاحتیں مطلوب تھیں ۔ کیب کا فیصلہ ہو چکا ہے اور چار فروری کو ان تمام مراعات کا اعلان ہو چکا ہے ۔ اب ایسا کوئی ڈاکٹر نہیں جو پریکٹس نہ کر رہا ہو یا نان پریکٹسنگ الاؤنس نہ لے رہا ہو اور کچھ آسامیاں ایسی ہیں جنہیں نان پریکٹسنگ الاؤنس لازماً دیا جائے گا چاہے وہ طلب کریں یا نہ کریں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Not pressed in view of the statement of the Minister.

Mr. Speaker : Alright. Not pressed in view of the statement of the Minister.

اب میں تحریک التوائے کار نمبر 14 لیتا ہوں ۔ یہ مسٹر محمد خان کھاکوانی کے متعلق ہے ۔ خان صاحب کیا یہ آپ کے پاس ہے ؟

وزیر زراعت : میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے متعلق ہے ۔

وزیر زراعت : یہ مرکز سے متعلق ہے ۔

وزیر قانون : جناب اس کا تعلق مرکز سے ہے اور صوبے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

مسٹر سپیکر : میرا بھی یہی خیال ہے ۔

But I wanted to verify it.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری تحریک التوا کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے فیصلہ کے متعلق نہیں بلکہ اس کے نتائج سے متعلق ہے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ ginners نے کسانوں کو ادائیگی کس بنیاد پر روک دی ہے ۔

مسٹر سپیکر : مگر کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے متعلق حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! حکومت کارپوریشن سے ادائیگی کرانے کی ذمہ دار ہے ۔ چاہے کسی بھی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی

ہو ۔ میرا سوال یہ ہے کہ ginners نے ادائیگی کیوں روک دی ہے اور ریٹ 237 روپے سے گھٹا کر 200 روپے کیوں کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker : It is a consequence of an action taken by Cotton Export Corporation which is not directly or indirectly responsible to the Punjab Government.

Haji Muhammad Saifullah Khan : With due respect.

آپ اس تحریک کو پوری طرح سے پڑھیں ۔ اس میں اصل چیز یہ ہے کہ کارپوریشن نے پابندی لگائی ہے کہ جتنا مال ہے اور یہ تمام مال پنجاب کا ہے 31 جنوری تک ginners کو دے دیں ۔ اب بجلی کی کمی کی وجہ سے یہ ممکن نہیں کہ وہ تمام سودے اس تاریخ تک بھگتا سکیں ۔ اس سے ایک بحران پیدا ہوگیا ہے ۔ کسانوں نے مال دینا بند کر دیا ہے اور ginners نے ان کی ادائیگی روک دی ہے ۔

وزیر قانون : پالیانی سیکرٹری جو کاٹن ایکسپورٹ بورڈ کے ممبر بھی ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ مال دینے کی میعاد 31 مارچ 1976ء تک بڑھا دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! آپ تحریک پڑھ دیں اور وزیر قانون فرما دیں کہ میعاد بڑھا دی گئی ہے تو پھر یہ بات ریکارڈ پر آ جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا کیا خیال ہے کہ جب وزیر موصوف نے کہہ دیا ہے تو یہ ریکارڈ پر نہیں آیا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب ! اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ انہوں نے کس سلسلے میں فرمایا ہے ۔ آپ تحریک پڑھ دیں اور وہ کہہ دیں کہ میعاد 31 مارچ تک بڑھا دی گئی ہے تو بات ختم ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : میں سمجھتا ہوں کہ اس سے رولز کی خلاف ورزی ہوگی ۔

A subject which is clearly a federal subject and an institution which is clearly a federal institution.

اسے یہاں کیسے زیر بحث لایا جا سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں کہتا ہوں کہ ginners نے کسانوں کو ادائیگی بند کر دی ہے اور یہی میری تحریک کا موضوع ہے۔

Mr Speaker : In view of the statement of the Minister of Law & Parliamentary Affairs that the Cotton Export Corporation has extended the date from 30-1-1975 to 31-3-1975, the question whether this adjournment motion is admissible or not, has become infructuous.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے جناب۔ اب بات واضح ہوگئی ہے میں تحریک پر زور نہیں دیتا۔

مسٹر سپیکر : اب میں تحریک التوائے کار نمبر 16 لیتا ہوں۔ حاجی صاحب یہ کیا ہے؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ایک آدمی نے جناب وزیر اعظم کو اپنی شکایات پیش کیں۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ نے اس میں یہ نہیں لکھا کہ یہ واقعہ کہاں ہوا اور نہ ہی اس شخص کا نام لکھا ہے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I admit it Sir.

قبولہ میں مختار رانا رہائی کمیٹی کے اجلاس کو ناکام بنانے کے لیے پولیس کی طرف سے عارف والا تا بہاولپور سڑک کی مکمل ناکہ بندی

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار نمبر 17۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' مورخہ 27 جنوری 1975ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق قبولہ میں مختار رانا رہائی کمیٹی کے زیر اہتمام ایک روزہ اجلاس کو ناکام بنانے کے لیے پولیس نے عارف والا اور بہاول نگر کے درمیان 25 میل لمبے راستے پر مکمل ناکہ بندی کی اور تمام دن ٹریفک بند رکھی۔ پولیس کی جانب

سے اس قسم کی غیر قانونی حرکت اور آئین کی کھلی خلاف ورزی کے خلاف عوام میں سخت اضطراب اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میری بھی یہی تحریک التوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کا نمبر کیا ہے ؟ آپ نمبر بتا دیں وہ ریکارڈ میں آ جائے گی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے ۔ میں اس کی واضح طور پر تردید کرتا ہوں ۔ نہ ناکہ بندی کی گئی ، نہ کسی کو روکا گیا اور نہ ہی اس قسم کا کوئی واقعہ رونما ہوا ہے ۔ جس خبر پر یہ تحریک التواء دی گئی ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ۔ میں واشگاف الفاظ میں اس کی تردید کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : In view of the categorical statement of the Minister for Law and Parliamentary Affairs that the contents of the news on which this Adjournment Motion is based are absolutely wrong...

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم contest کرتے ہیں ۔ یہ ہمارے ذاتی علم میں ہے ۔ جو لوگ وہاں گئے تھے انھوں نے خود ہمیں جو بیان دیا اس کے مطابق تمام راستے روک دئے گئے تھے ۔ محاذ کے رہنماؤں کو بھی اجازت نہ تھی کہ وہ وہاں پہنچ سکیں ۔

Mr. Speaker : In view of the statement. . . . .

اور آپ کی سٹیٹمنٹ میں بھی یہ کہیں نہیں کہ آپ ذاتی طور پر وہاں گئے اور یہ آپ کا تجربہ ہے ۔

I can't entertain it.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے اپنی تحریک میں یہ واضح طور پر کہا ہے کہ میں ذاتی ذمہداری لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے اپنی تحریک کا نمبر تو بتایا نہیں ۔ کسی اور موقع پر لے لیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! صرف چند افراد ہی نہیں ، بلکہ ہزاروں افراد اس بات کے گواہ ہیں ۔ ٹریفک بند ہو گئی ۔ مسافروں کی

آمد و رفت روک دی گئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پولیس نے پورے راستے کو محاصرے میں لے کر پولیس راج قائم کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ، آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 18 ہے ۔ اس میں لوگوں کو کس بات پر پریشانی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس بات پر کہ یونین کونسلیں تو اپنی عمارتوں کی بھی مرمت نہیں کر سکتیں ۔ اگر اہم ترین تعلیمی ادارے ان کے سپرد کر دئے گئے اور ان کی عمارتیں ان کے حوالے کر دی گئیں ، پھر تو تعلیم کا بالکل ہی ستیاناس ہو جائے گا ۔ پھر ان عمارتوں کا اللہ ہی حافظ ہوگا ۔ عوام کی پریشانی اس فیصلے کی وجہ سے ہے ۔ جو ادارے اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتے ، وہ محکمہ تعلیم کی عمارتوں کی مرمت جو ان کے سپرد کی گئی ہے ، کیسے انجام دے سکتے ہیں ۔ اس فیصلے سے عوام میں اضطراب پیدا ہوا ہے ۔

حکومت پنجاب کا دیہات کے مڈل اور پرائمری سکولوں کی عمارتوں کو یونین کونسلوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کی تحویل میں دینا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 27 جنوری 1975ء میں شائع شدہ اس خبر کے مطابق حکومت پنجاب نے دیہات کے مڈل اور پرائمری سکولوں کی عمارتوں کو یونین کونسلوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جب کہ مذکورہ یونین کونسلیں اپنے تحت چلنے والے اداروں کی بھی پوری طرح نگرانی نہیں کر سکتیں ۔ اگر اس فیصلے کو عملی جامہ پہنایا گیا تو صوبہ پنجاب کے ہزاروں سکولوں کی عمارتوں کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو جائے گی ۔ حکومت کے اس فیصلے سے عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! 1972ء تک تمام دیہاتی علاقوں کے سکول پہلے ہی ٹاؤن کمیٹیوں ، یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کے تحت چل رہے

تھے اور ان کی مرمت اور نئے سکولوں کی عمارتوں کا بنانا بھی انہی کے فرائض میں شامل تھا ۔ یہ کام ان کو واپس کرنے میں یہ عوامل شامل ہیں مقامی آبادی کی طرف سے اکثر یہ پیش کشی کی جاتی ہے کہ ہم اس سکول کو اپنے اخراجات پر مرمت کروا دیں گے ۔ اُمید یہ ہے کہ اس سے مرمت میں یا اضافی کمرے بنوانے میں جو ضرورت ، یا ضرورت کی جو شدت عوامی آبادی کو محسوس ہوتی ہے ، اس سے عوض وہ اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں ۔ یہ اس اُمید پر کیا جا رہا ہے ۔ لیکن جناب والا ! ان اداروں کی پی ڈبلیو ڈی کے ذریعے سے مرمت کے لیے جتنے پیسے اس وقت مختص ہیں اور جو صوبائی حکومت مرمت کرواتی تھی وہ رقم تو بہر حال محکمہ لوکل گورنمنٹ کے سپرد کی جا رہی ہے ۔ جب ان کو یہ اسکول لوٹائے جا رہے ہیں تو ساتھ ہی وہ رقم بھی انہیں دی جا رہی ہے ۔ جس آرڈر کے تحت یہ ادارے یونین کونسلوں وغیرہ کے سپرد کیے جائیں گے ، اس کی کاپی میرے ہاتھ میں ہے ۔ اسی آرڈر میں نمبر 2 پر لکھا ہوا ہے کہ ایک assessment آپ ہم کو فوراً بھیجیں کہ جو فنڈ نارمل بجٹ میں اس چیز کے لیے ہوتے ہیں اس کے علاوہ آپ کو اور کتنے فنڈ چاہییں ۔ فرق صرف اتنا ہوا ہے کہ پہلے اس کی execution صوبائی حکومت کرتی تھی اور اب لوکل کونسلیں کریں گی ۔ میں یاد دلاتا ہوں کہ پہلے ان کے لیے جتنی رقم مختص تھی وہ تو بہرحال موجود ہے ۔ اسی آرڈر میں وہ بھی ان کو دی جائے گی۔ اسی آرڈر میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے علاوہ جو رقم آپ کو چاہیے وہ بھی فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ میں نے پہلے جو بات کی ہے اس کا زیادہ وزن یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان سکولوں میں جو کمیاں ہوتی ہیں وہ عوام کو زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہیں ۔ عوام اکثر آ کر ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک کمرہ مرمت کروا دیتے ہیں دو کمرے مرمت کروا دیتے ہیں لیکن پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے ذریعے یہ تعاون حاصل کرنا ہمارے تجربے کے مطابق اتنا کامیاب نہیں ۔ اس کے لیے ہم یہ اقدام اس اُمید پر کر رہے ہیں کہ عوام اپنا بھرپور تعاون دے سکیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس

میں کوئی ایسا خدشہ ہے کہ آئندہ ان عمارتوں کی حالت بہتر نہیں ہو سکے گی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جس طرح جناب وزیر تعلیم نے وضاحت فرمائی ہے ، اگر واقعی اس مرمت کے تمام تر اخراجات حکومت پنجاب برداشت کرے گی اور صرف مرمت کرانے کا کام مقامی کونسلوں کے سپرد کیا جاتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ صرف اتنی وضاحت ان سے چاہیں گے کہ آیا یہ عمل ایک سال کے لیے کیا جا رہا ہے یا ہمیشہ کے لیے ایسا کیا جائے گا کہ مرمت کی رقم تو حکومت دیا کرے گی اور مرمت کرانے کا کام مقامی کونسلیں کیا کریں گی۔ اگر ایسا ہے تو میں اس کو بریس نہیں کرتا۔ لیکن اگر یہ صرف ایک سال کے لیے کیا جا رہا ہے اور یہ بوجھ پھر ان پر ڈال دینا ہے تو پھر یہ صورت حال بگڑے گی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں اس خدشے سے آگاہ ہوں۔ اس آرڈر میں کوئی مدت تعین نہیں کی گئی ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہوا تو صاف ظاہر ہے کہ یہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ سکول کی مرمت کے لیے پیسہ ہر سال مختص نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر ہر چیز ہمارے پاس کافی ہو تو پھر کمیاں ہی کیوں رہیں۔ ہمیشہ ہر سال چند سو یا چند سکولوں کی عمارات کی مرمت کا کام ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق ہوتا ہے کہ اتنے سکول اس سال مرمت کروا دئے جائیں گے اور اتنے سکولوں کی مرمت اگلے مالی سال میں ہوگی۔ میں واضح طور پر یہ کہتا ہوں کہ جتنے سکولوں کی مرمت کے لیے اس سال فنڈز مختص تھے ، پی ڈبلیو ڈی کے ذریعے سے ان کی execution ہوئی تھی ، وہ رقم تو فوراً دے دی جائے گی۔ اس کے بعد ہم امید کرتے ہیں کہ عوام بھی اس میں تعاون کریں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس آرڈر کی شق نمبر 2 میں کہا گیا ہے۔ جس کے تحت یہ ادارے ان کو دئے جا رہے ہیں کہ اگر آپ اس کی زیادہ assessment کی ضرورت محسوس کریں اور جو رقم درکار ہوگی اس کو بھی ہم فراہم کریں گے۔ چوتھے ،

آمید ہے کہ جس طرح سے ہمارے وزیر قانون کہہ چکے ہیں وہ آرڈیننس ہم نے promulgate بھی کر دیا ہے ۔ لوکل باڈیز کے الیکشن ہوں گے آخر یہ مقامی کونسلیں ہیں اور مقامی مسائل ہیں ۔ ہم آمید کرتے ہیں کہ اس ملک میں مقامی حکومت اب معرض وجود میں آ جائے گی اور کام کرے گی اور عوام کی ضرورت اور شدت کے کام خود execute کر سکے گی ۔

سید قابش الوزی : میں آپ کی اجازت سے ایک وضاحت چاہوں گا ۔ یہ ایک مستحسن فیصلہ ہے کہ خود محکمہ رقم فراہم کرے گا ۔ ابھی فروری ہے ۔ لیکن ابھی تک یہ رقم فراہم نہیں کی گئی اور مرمت کا کام بند کر دیا گیا ہے ۔ رقم ڈسٹرکٹ کونسل کو یا لوکل باڈی کو فراہم نہیں کی جا سکی اگر یہ تاخیر سے فراہم کی گئی تو جون تک یہ رقم منجمد ہو جائے گی اور مرمت کا کام نہ محکمہ کروا سکے گا اور نہ لوکل باڈیز ۔ اس لیے ہم یہ چاہیں گے کہ وزیر موصوف یہ بتائیں کہ یہ رقم فراہم کر دی گئی ہے ، یا ایک ہفتے کے اندر اندر فراہم کر دی جائے گی ؟

مسٹر سپیکر : Funds have been made available ایک ہفتے کا ہو یا دو ہفتے کا جب وہ چاہیں گے draw اسی حساب سے ہوگی ۔ جا کر تو کسی کو رقم نہیں دے دینی ۔

سید قابش الوزی : جناب والا ! رقم سوخت ہو جائے گی ۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ redtapism کی بدولت جون تک یہ رقم وہاں پہنچے گی اور پھر یہ کہا جائے گا کہ جون ہی میں یہ ختم کر دی جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو وہ رقم خورد برد ہو جائے گی یا وہ سوخت ہو جائے گی اس کا ازالہ ضروری ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ خدشہ درست ہے میں کوشش کروں گا کہ ایسا نہ ہو ۔

Mr. Speaker : In view of the categorical statement made by the Minister for Education, the motion is not pressed Now, we go on to the legislative business. The Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974.

مسودات قانون

دی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (ویسٹ پاکستان) ریموول آف ان ڈیزاریبل ایمپلایز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (ویسٹ پاکستان) ریموول آف ان ڈیزاریبل ایمپلائیز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (ویسٹ پاکستان) ریموول آف ان ڈیزاریبل ایمپلائیز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it.

Mr. Speaker : I will now take up the amendments.

Haji Muhammad Saifullah Khan.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move.

That the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 28th February, 1975.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Road Transport Board (West

Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 28th February, 1975.

Minister for Transport : Opposed

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری صاحب کی ترمیم نمبر 2 بھی بالکل یہی ہے ۔ نمبر 8 ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1974ء کو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایات سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسودہ قانون کے بارہ میں اپنی رپورٹ 28 فروری 1975ء تک پیش کرے ۔

1 ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

2 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

3 ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

4 ۔ راجہ منور احمد ۔

5 ۔ چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔

6 ۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین ۔

7 ۔ محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔

8 ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔

9 ۔ سید تابش الوری ۔ (محرک)

Mr. Speaker : The motion moved is :-

That the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a Select Committee

consisting of the following members with the instructions to report there-on by the 28th February, 1975 :—

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Haji Muhammad Saifullah Khan.
3. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
4. Raja Munawar-Ahmad.
5. Chaudhari Mumtaz Ahmad Kahloon.
6. Miss. Syeda Abida Hussain.
7. Miss Nasira Khokhar.
8. Qazi Muhammad Ismail Javaid.
9. Syed Tabish Alwari. (The mover)

Minister for Transport : Opposed.

Mr. Speaker : I am taking up the principles as well as these amendments together. Yes, Syed Tabish Alwari.

سید تابش الوری : جناب سپیکر! اس وقت ہمارے سامنے مسودہ قانون ترمیم پنجاب برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ مغربی پاکستان 1974ء ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملازمین کے بارے میں بورڈ کا کوئی اختیار یا اس کے سارے اختیارات مینیجنگ ڈائریکٹر کو منتقل کر دئیے جائیں ۔ یہ مقصد نہایت ہی اختصار کے ساتھ ، نہایت ہی معصومیت کے ساتھ نہایت ہی سادگی کے ساتھ ایک ترمیمی بل کی صورت میں ہمارے سامنے رکھا گیا ہے ۔ ۔ ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین (حافظ علی اسد اللہ) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس ترمیمی بل کی اصل معنویت اور مقصدیت کو زیر بحث لائیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ خود یہ ٹرانسپورٹ بورڈ کیا ہے ۔ اس کے فرائض اور دائرہ کار کیا ہیں اور اس کے اختیارات کی نوعیت اور وسعت کا کیا عالم ہے کیونکہ جب تک ہم بورڈ اور اس کے اختیارات اور دائرہ کار کی نوعیت سے پورے طور پر باخبر نہیں ہوں گے ہم اس بات کا صحیح طور پر اندازہ نہیں کر سکتے

کہ بورڈ کا کون سا اختیار یا کتنے اختیارات ایک شخص مینیجنگ ڈائریکٹر کو تفویض کئے جا سکتے ہیں ۔ جناب والا! قیام پاکستان سے قبل پنجاب پہلا صوبہ تھا جہاں ٹرانسپورٹ کو سرکاری تحویل میں لینے کا تجربہ کیا گیا ۔ 1945ء میں پنجاب کے طول و عرض کے لیے تین سروسیں جاری کی گئیں اور ان پر ساڑھے اکتیس لاکھ روپے کا سرمایہ صرف کرکے عوام کو ایک بنیادی سہولت سے استفادہ کرنے کا موقع دیا گیا ۔ یہ تجربہ خاصا کامیاب رہا اور اس کے نتیجے میں یہ سروس پھیلتی چلی گئی ۔ 1951ء میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ تشکیل پذیر ہوا اور ون یونٹ کے بعد ایسے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی صورت دے دی گئی ۔ جناب والا! وحدت مغربی پاکستان کے خاتمے کے بعد پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن معرض وجود میں آئی اور پھر اس کے بعد دوبارہ اس کارپوریشن کو پنجاب ٹرانسپورٹ بورڈ میں تبدیل کر دیا گیا ۔ سائنس کی اس تیز رفتار صدی میں ٹرانسپورٹ کی اہمیت اور افادیت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ۔ روڈ ٹرانسپورٹ میں بھی وقت کے ساتھ ساتھ تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ریلوے پیسنجر ٹریفک تیزی کے ساتھ روڈ پیسنجر ٹریفک میں تبدیل ہو رہا ہے ۔ گزشتہ دس سال میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ریلوے پیسنجر ٹریفک میں صرف 9ء8 فیصد اضافہ ہوا ہے جب کہ روڈ پیسنجر ٹریفک میں اس کے مقابلے میں 186ء3 فی صدی کا اضافہ ہو چکا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! روڈ ٹرانسپورٹ کے ترمیمی بل میں صرف اتنی ترمیم مقصود ہے کہ بورڈ اپنے تمام یا کچھ اختیارات تفویض کر سکتا ہے مینیجنگ ڈائریکٹر کو ۔ جناب محرک اس وقت جو تقریر فرما رہے ہیں وہ ٹرانسپورٹ بورڈ اور کارپوریشن کو شروع سے لے کر آخیر تک under discussion لا رہے ہیں ان کی ترمیم کا مقصد نہ صرف یہ ہے کہ اس بل کو رائے معلوم کرنے کے لیے مشتہر کیا جائے یہ اس ترمیم کے ذریعے بل اور ایکٹ کے pros and cons کو under discussion نہیں لا سکتے ماسوائے اس کے کہ جو ترمیم اس وقت زیر غور ہے ۔

مسٹر چیئرمین : ان کو پورا اختیار ہے ۔

سید قابش الوری : جناب سپیکر! نے یہ فرمایا ہے کہ ان تینوں ترامیم

کے ساتھ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے اور اس کے لیے مجلس منتخبہ مقرر کی جائے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ اس بل کے جو جنرل پرنسپلز ہیں انہیں بھی ساتھ ہی زیر بحث لایا جائے۔ اس لیے میں اس ہاؤس کا وقت بچانے کے لیے مجموعی طور پر ان تینوں سلسلوں میں ہی اظہار خیال کر رہا ہوں۔

مسٹر چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا ممبر موصوف اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سید ناہش الوری : جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ گزشتہ دس سال میں پیسنجر ٹریفک ریل سے روڈ ٹرانسپورٹ کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور ریل پیسنجر ٹریفک کے 8.9 فیصد اضافے کے مقابلے میں روڈ پیسنجر ٹریفک میں 186.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مسافروں کی بڑھتی ہوئی غیر معمولی تعداد ہمارے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ ٹرانسپورٹ بورڈ کی اجتماعی کارکردگی مسلسل انحطاط کا شکار ہوتی رہی اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ابتداء ہی سے منصوبہ بندی کا فقدان، ناقص انتظامات اور بدعنوان عملہ اس سلسلہ میں بنیادی طور پر محرک رہا ہے۔۔۔۔

شیخ عزیز احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔

The member is not relevant on the point. I may drawn your attention to the fact.

کہ بل صرف اتنا ہے کہ The Board may delegate all or any of its powers in respect of all its employees to the Managing Director.

یہاں ریل اور روڈ کا مقابلہ کرنے کی کہاں گنجائش ہے۔ اس میں تو یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ کو تمام علاقے میں چلا دیا جائے۔ ریل کو ختم کر دیا جائے۔ ریل میں مسافر زیادہ ہو گئے ہیں یا روڈ ٹرانسپورٹ میں کم ہوگئے ہیں یا روڈ کے پیسنجرز زیادہ ہوگئے ہیں اور ریل کے کم ہوگئے ہیں۔ سوال صرف اتنا ہے کہ بورڈ اپنی کسی پاور کو منیجنگ ڈائریکٹر کو تفویض کر دے۔ اس پر تو محرک بول سکتے ہیں یہ

اس امنڈمنٹ کی تھیم ہے otherwise nothing تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ۔

the Honourable Member is not relevant.

مسٹر چیئرمین : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ معزز ممبر ٹھیک بول رہے ہیں۔

سید ناہش الوری : جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ منصوبہ بندی کا فقدان اور ناقص انتظامیہ کے باعث بورڈ منافع کی بجائے خسارہ میں جانا شروع ہوا اور 71-1970ء میں یہ خسارہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپے سالانہ تک پہنچ گیا تھا۔ جناب والا! میں آپ کے توسل سے اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ بورڈ جسے کروڑوں روپے کے سرمائے سے قائم کیا وہ 71-1970ء میں ایک کروڑ بیس لاکھ کے خسارہ تک پہنچ گیا اور اس کے بعد یہ خسارہ مسلسل چلتا رہا۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا! 30 جون 1974ء تک سرکاری طور پر جو اعداد وشمار ہمیں فراہم کئے گئے ہیں اور جو ایک مستند کتاب میں موجود ہیں۔۔۔

شیخ عزیز احمد : مسٹر سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

مسٹر سپیکر : جی۔

شیخ عزیز احمد : میں جناب پہلے بھی دو دفعہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا چکا ہوں اور مسٹر چیئرمین نے میرا پوائنٹ آف آرڈر نہیں مانا ہے۔ جناب والا! اس وقت بل جو زیر بحث ہے وہ صرف یہ ہے کہ۔۔۔

Board may delegate all or.

مسٹر سپیکر : نہیں اس میں شیخ صاحب مجھے یہ بتائیے کہ پچھلی رولنگ اور اس وقت کے درمیان فاضل مقرر نے کوئی نئی بات کہی ہے۔

شیخ عزیز احمد : جی جب آپ آرہے تھے تو وہ تقریر کر رہے تھے۔

مسٹر سپیکر : نہیں رولنگ اور میرے بیٹھنے کے درمیان کوئی نئی بات انہوں نے کہی ہے۔

شیخ عزیز احمد : وہ جناب والا! یہ فرما رہے ہیں کہ بورڈ کو اتنا خسارہ ہو رہا ہے۔۔۔

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ یہ اس وقت کہہ رہے تھے جب آپ نے پہلا اعتراض کیا تھا ۔

شیخ عزیز احمد : جی ۔ جس وقت میں اٹھا تھا اس وقت وہ یہی کہہ رہے تھے ۔

مسٹر سپیکر : نہیں جب آپ نے پہلا اعتراض کیا تھا اس وقت بھی یہی بات کہہ رہے تھے ۔

شیخ عزیز احمد : نہیں جناب اس وقت تو مسافروں کی تعداد ڈسکس کر رہے تھے ۔ کہ ریلوے کے زیادہ ہو رہے ہیں اور روڈ کے کم ہو رہے ہیں ۔ اس کے لیے کچھ نہ کچھ تدارک کیا جائے اب یہ جناب اس کی طرف آ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں ذرا ایک لمحہ سن لوں پھر دیکھتا ہوں ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ 30 جون 1974ء تک پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے پاس بیرونی روٹس کے لیے بسوں کا فلیٹ 848 بسوں پر مشتمل تھا جب کہ اس میں سے صرف 438 زیر استعمال تھیں یعنی on road تھیں ۔ اس کے علاوہ اندرونی اومنی بسوں کی صورت میں 620 کا فلیٹ موجود تھا لیکن اس میں سے صرف 320 بسیں on road تھیں ۔ اس وقت بھی نئی بسوں کے اضافے کے باوجود تقریباً 40 فیصد بسیں off road ہیں اور اس حد تک ناقابل مرمت بنا دی گئی ہیں اور ان کے پرزے نکال کر انہیں اس طور پر ناکارہ کر دیا گیا ہے کہ آئندہ ان کو بطور ڈھانچے کے فروخت کرنے کے سوا اور کوئی صورت باقی نہیں رہی ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی تقریر کا اس بل سے کیا تعلق ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے تحت بورڈ کی طرف سے تمام اختیارات یا کوئی ایک اختیار مینیجنگ ڈائرکٹر کو منتقل کیا جا رہا ہے جب کہ پورا بورڈ اس ناقابل قبول حالت میں کام کر رہا ہے اور وہاں کارکردگی کا معیار اس قدر گر چکا ہے کہ پورے بورڈ کی supervision کے باوجود حالات اصلاح پذیر نہیں ہیں تو ہم یہ کس طرح سے اجازت دے سکتے ہیں کہ ایک فرد واحد کو پورے

بورڈ کے اختیارات منتقل کر دیئے جائیں ۔ اس لیے جناب والا! جب تک بورڈ کے اختیارات اور ان کے فرائض کی نوعیت معلوم نہیں ہوتی میں یہ عرض کروں گا اس وقت تک بورڈ کے اختیارات کی منتقلی کے سلسلے میں یہ ہاؤس کسی طرح سے صحیح طور پر فیصلہ کر سکے گا ۔ اس لیے میں نہایت اختصار کے ساتھ وہ پس منظر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے اس وقت یہ بورڈ دوچار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس موضوع پر سرکاری اعداد و شمار کی روشنی میں جو معروضات پیش کی ہیں وہ یقیناً اس ہاؤس کے استفادے کے لیے ضروری ہیں ۔

جناب والا! بہرحال میں جناب شیخ عزیز احمد کے اعتراضات کے احترام میں اپنی بات زیادہ اختصار کے ساتھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا ۔

جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں ہمیشہ حقیقت کے اعتراف میں کبھی تامل نہیں ہوا حال ہی میں بورڈ نے نئی بسیں درآمد کرکے اور انہیں عوام کی سہولتوں کے لیے سڑکوں پر پہنچا کر ایک مستحسن کام کیا ہے بہتری کی طرف ایک مثبت قدم اٹھایا ہے اور اس سے یقیناً اصلاح احوال بھی ہوئی ہے لیکن مجموعی طور پر بورڈ کا معیار کار کردگی بدستور محل نظر ہے ۔ بدستور قابل اعتراض ہے ۔ بدستور قابل اصلاح ہے ۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ 73 1972ء میں 4202 ملین کی رقم بورڈ کے سپرد کی گئی تاکہ وہ 1454 بسیں پنجاب کے لیے خرید سکے لیکن اس نے صرف 21.0 ملین روپیہ خرچ کرکے ۔ ۔ ۔ ۔

سپیکر : (وزیر ٹرانسپورٹ سے) تو کیا یہ بورڈ فیصلہ کرتا ہے یا گورنمنٹ کرتی ہے ۔ کون یہ فیصلہ کرتا ہے ؟

سید قابش الوری : جناب والا! گورنمنٹ بورڈ کو رقم allocate کر دیتی ہے ۔

Mr. Speaker : Let me know how far it is relevant. I would like to know. .

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! رقم گورنمنٹ allocate کرتی ہے لیکن اس کے بعد کئی process ہوتے ہیں مثلاً یہ رقم تو یہیں مل نہیں جاتی ۔

مسٹر سپیکر : نہیں میں وہ نہیں پوچھ رہا ہوں میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنی اور بسیں خریدنی ہیں یا کم کرنی ہیں تو کیا یہ فیصلہ بورڈ کرتا ہے یا گورنمنٹ کرتی ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! سنٹرل مینیجمنٹ بسیں درآمد کرتی ہے اور ان سے ہم خریدتے ہیں directly ہم نے صرف ایک رومانین ڈیل کی تھی اس میں بھی بورڈ کا ایک نمائندہ میرے ساتھ گیا تھا اور ابھی تک وہ finalize نہیں ہوئی لیکن باقی تمام purchase ہم سینٹر سے کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ یہ جو رقم مختص کی گئی ہے جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ بسیں خریدیں گے ۔ 24.2 ملین رقم خرچ کرنے کی بجائے ۔ 21.00 ملین روپے خرچ کرکے 88 بسیں درآمد کر سکتے تھے لیکن 88 بسوں میں سے صرف 14 بسیں روڈ پر آئیں ۔ تو جناب والا ! یہ بتائیں 88 بسیں درآمد کی گئیں لیکن روڈ پر صرف 14 بسیں کیوں آئیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں بڑے احترام کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہ بل صرف ناپسندیدہ عناصر کے خلاف لایا گیا ہے ۔ بورڈ کی کارکردگی کے متعلق نہیں ہے ۔ یہ صرف ملازمین کو ہی ڈیل کرتا ہے ۔ کہ اگر کسی ناپسندیدہ عناصر کو نکالنا ہو تو کسی طرح نکالا جائے گا ۔ اور اسی مقصد کے لیے یہ ترمیم پیش کی جا رہی ہے ۔ یعنی ملازمین کو ہٹانے اور رکھنے سے متعلق ہے ۔ یعنی بورڈ کے کچھ اختیارات اس سلسلے میں مینیجنگ ڈائرکٹر کو دے دئے جائیں ۔

Mr. Speaker : Not about other matters ?

Minister for Transport : Absolutely not.

جناب والا ! تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ صرف ملازمین کی سروسز سے متعلق ہے اس پر اگر فاضل ممبر اظہار خیال فرمائیں تو مجھے بڑی خوشی ہوگی ۔ لیکن بورڈ کی کارکردگی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : یعنی آپ کا مطلب یہ ہے کہ بورڈ کے پاس باقی اختیارات رہیں گے کچھ اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو دینا چاہتے ہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جی ہاں ۔ جناب میرا مطلب یہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب آپ ان کے اعتراض کو ذہن میں رکھیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مینیجنگ ڈائرکٹر کے جو اپنے اختیارات ہیں وہ بھی کافی ہیں آپ اس شخص کو مزید اختیارات دے رہے ہیں ۔

Minister for Transport : On a ponint of personal explanation Sir.

جناب والا ! پہلے بھی یہ پوائنٹ اٹھایا گیا تھا شائد ان کو معلوم نہیں ہے میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اصل میں آپ کو یاد ہوگا ، سینئر منسٹر صاحب نے اس ہاؤس میں ایک کنونشن بنایا تھا کہ بل جب پیش ہوتا ہے تو اس کو انٹروڈیوس کروایا جاتا ہے ۔ میں چاہتا تھا اگر اسی طریقہ کار کو عمل میں لایا جائے تو اس سے بہت سا ٹائم بچ سکتا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے سارا آرڈیننس پڑھا ہے اور اس میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ بھی پڑھی ہے ۔ اور اس کے بعد اظہار خیال کر رہا ہوں ۔ اگر جناب والا ! آپ موقع عنائیت فرمائیں تو میں ٹھوس دلائل دے کر ثابت کروں گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Transport : On a point of personal explanation Sir

جناب والا ! اس آرڈیننس میں تو صرف اتنا ہے

In respect of the removal of the employees.

کہ اب سوال یہ ہے کہ کچھ ملازمین ایسے ہوتے ہیں جن کو ڈائرکٹر oppoint کرتا ہے اور کچھ ملازمین ایسے ہوتے ہیں جن کو بورڈ oppoint کرتا ہے ۔ ہم صرف ملازمین اور سہولت کے فائدے کے لیے کچھ اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو دینا چاہتے ہیں ۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بورڈ کی میٹنگ کافی عرصہ تک نہیں ہوتی ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) ۔

سید تابش الوری : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف صاحب نکتہ وضاحت پر ہیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں -

مسٹر سپیکر : سید صاحب فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں -

سید تابش الوری : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے - جناب وزیر اعلیٰ صاحب ادھر متوجہ نہیں ہیں بلکہ انہوں نے پورا ایک دفتر لگا رکھا ہے - ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ممبران کو ایوان سے باہر نہیں ملتے ورنہ اندر ہاؤس میں اتنا ہجوم نہ ہوتا - ادھر توجہ فرمانی چاہیے -

مسٹر سپیکر : میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں اب یہ کچھ کنونشن سا بن گیا ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بورڈ کی میٹنگز نہیں ہو سکتیں - بورڈ میں ہمارے فاضل ممبران بھی ہوتے ہیں ممبر فنانس بھی ہوتے ہیں اور ممبر ریلوے بھی - تو اس میٹنگ کے نہ ہونے سے ملازمین کے بارے میں بعض کام رکے رہتے ہیں ، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملازمین کے متعلق اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو منتقل کر دیے جائیں - اس طرح ان کو زیادہ فائدہ پہنچے گا - اس طرح سروسز میں ملازمین کو ہٹانے اور رکھنے میں کافی آسانی ہو جائے گی - یعنی شوکاز نوٹس مینیجنگ ڈائرکٹر کو دینا پڑے گا - ہم صرف اس قسم کی تبدیلی چاہتے ہیں - اس طرح ملازم کو دوگنا فائدہ ہوگا یعنی حکومت کے پاس اپنی صفائی کے سلسلہ میں دو مواقع مل جائیں گے ایک دفعہ مینیجنگ ڈائرکٹر کے پاس اور ایک دفعہ بورڈ کے سامنے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ہے - جناب وزیر موصوف صاحب فرما رہے ہیں کہ ملازمین کو دوگنا فائدہ پہنچے گا - جناب والا ! میں نے آرڈیننس پڑھا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے - اس میں اپیل مینیجنگ ڈائرکٹر کے پاس ہے - یہ کیسے ہو سکتا ہے شوکاز نوٹس بھی وہی دے اور اپیل بھی اس کے پاس کی جائے -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! فاضل رکن نے میری بات سنی نہیں ، تو پہلے بھی اس پوائنٹ پر عرض کر چکا ہوں وکیل ہونے کی حیثیت سے وہ یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں یہ ٹیکنیکل ایسا ہوتا ہے ، مقصد گورنمنٹ ہی ہے -

Minister is the Chairman of the Board.

سید تابش الوری : جناب والا ! اس میں ایسی کوئی پروویژن نہیں ہے -

Minister for Transport : In the interest of the employees of the Board. This is the only purpose meant.

جناب والا ! اگر بورڈ ہنگامی طور پر چاہے کہ کسی کو فوری طور پر شوکاز نوٹس دے دے تو وہ اتنی جلدی نہیں ہو سکتا ۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو منتقل کر دیئے جائیں ۔ تاکہ وہ مہینوں کے انتظار سے بچ جائے۔ مینیجنگ ڈائرکٹر اب یہ کام سر انجام دے گا صرف اتنا سا میرا مقصد ہے -

مسٹر سپیکر : سید صاحب ان کا اعتراض آپ سن لیں وہ یہ کہتے ہیں کہ بورڈ رہے گا اور اس کے اختیارات بھی رہیں گے بورڈ کی میٹنگ چونکہ جلدی نہیں بلائی جا سکتی اس لیے کچھ اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو ان ملازمین کی آسانی کے لیے منتقل کر دیے جائیں ، اس کے علاوہ بورڈ کے اختیارات میں کوئی فرق نہیں آئے گا ۔ بورڈ کا اپنا فنکشن باقی رہے گا -

I hope you will keep this objection in view.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اب چائے کا وقفہ کر دیں کافی ٹائم ہو گیا ہے -

وزیر قانون : جناب والا ! میری گزارش یہ ہے کہ اس پر بحث کافی ہو چکی ہے اب اسے put کروا دیں -

Mr. Speaker : The House is adjourned for tea break. We shall re-assemable at 12-00.

(The House then adjourned for Tea Break).

(چائے کے وقفے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری -

راجہ جمیل اللہ خان : کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) کورم نہیں ہے - گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ (گھنٹیاں بجائی گئیں)

مسٹر سپیکر : پانچ منٹ ہو گئے ہیں گنتی کریں - (گنتی کی گئی) کورم پورا ہے - سید تابش الوری -

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات پر قطعی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حکومتی پارٹی سے معاونت کے لیے تیار ہیں کہ ٹرانسپورٹ بورڈ سے بددیانت نااہل اور نکمے ملازمین کو ہرطرف یا سبکدوش کیا جائے - ہمیں اس مقصدیت سے کلیۃً اتفاق ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہی بددیانت اور بدعنوان ملازمین ہیں جنھوں نے نہ صرف بورڈ کو بدنام اور رسوا کیا ہے - اور اسے منافع کی بجائے خسارے میں مبتلا کر رکھا ہے بلکہ لاکھوں لوگوں کو کروڑوں روپے کے سرمائے سے جو سہولتیں مہیا کی جانی چاہئیے تھیں ان سے بھی محروم کر دیا ہے - جناب والا ! یہ وہ ملازمین ہیں یہ وہ بددیانت افراد ہیں جن کی کارکردگی کے نتیجے میں بورڈ کی کیفیت یہ ہے کہ 74-1973ء میں بورڈ کو 1226 چیسز موصول ہوئیں مگر صرف 606 بسیں تیار ہو کر سڑک پر آ سکیں -

وزیر ٹرانسپورٹ : قطعاً غلط - میں اس کی تردید کرتا ہوں -

سید تابش الوری : جناب والا ! ادھر تو کارکردگی کا یہ عالم ہے اور دوسری طرف ان ملازمین کی وسعت کی یہ کیفیت ہے کہ جب پورے مغربی پاکستان کے لیے مغربی پاکستان کی سطح پر یہ کارپوریشن موجود تھی تو صرف چھ ڈسٹرکٹ مینیجر تھے اور اب صرف پنجاب میں سولہ ڈسٹرکٹ مینیجر ہیں لیکن حال یہ ہے کہ جناب والا 68-1967ء میں فی میل آمدنی ایک روپیہ اڑتالیس پیسے تھی اور خرچ ایک روپیہ چھیالیس پیسے تھا یعنی خرچ کم تھا اور آمدنی زیادہ تھی - لیکن اب 74-1973ء میں فی میل آمدنی ایک روپیہ 94 پیسے ہے اور اس کا خرچہ دو روپے اکتالیس پیسے ہو چکا ہے - جناب والا ! یہ وہ اعداد و شمار ہیں جو میں حکومت کی ایک مستند کتاب سے پیش کر رہا ہوں اور یہ صورت حال یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ روزانہ بسوں کی mileage بھی بدستور کم ہو رہی ہے اور اب 133 میل روزانہ سے mileage کم ہو کر 108 میل رہ گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان وجود کے پیش نظر اس بات کی واقعی ضرورت ہے کہ بورڈ کے نااہل

ملازمین کو نکالا جائے اور اچھے لوگوں کو وہاں لا کر بورڈ کی اجتماعی صورت حال کو بہتر بنایا جائے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ بورڈ کے قیام کے ساتھ اور اس کے بعد اس حکومت کی طرف سے بھی اور ماضی کی حکومتوں کی طرف سے بھی حسین وعدے کئے گئے تھے جو سنہرے خواب دکھائے گئے تھے وہ ابھی تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے ہیں اور ان پر عمل نہیں کیا جا سکا۔ اب تو یہ حال ہے کہ پورے صوبے میں لاکھوں افراد بسوں کے انتظار میں کئی کئی گھنٹے بس سٹاپوں پر کھڑے رہتے ہیں لیکن انہیں بس کی شکل نظر نہیں آتی۔ اسی طرح سے جناب والا بے شمار۔۔۔۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! کیا یہ اختصار سے کام لے رہے ہیں ؟

سید تابش الوری : میں تو ان کی حمایت کر رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے آپ کو یاد دلایا ہے کہ آپ اختصار سے کام لے رہے ہیں۔

سید تابش الوری : جناب والا! اسی طرح میں آپ کے سامنے یہ المناک صورت حال بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی اس صوبے میں ایسے بے شمار علاقے موجود ہیں جہاں سرکاری سطح پر بسوں کی سروس کا کوئی اہتمام سرے سے موجود ہی نہیں اور اس میں بہاولپور کا علاقہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

مسٹر سپیکر : یہ بات آپ پہلے ہی کہہ دیتے۔ آپ اب موضوع پر بھی آئیے۔

سید تابش الوری : جناب والا! ہم یہ چاہتے ہیں کہ بددیانت افراد کے خلاف کارروائی کی جائے لیکن یہ کارروائی قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق اس طریقۂ کار کے ذریعے ہونی چاہیئے جو قابل عمل بھی ہو اور قابل قبول بھی کیونکہ محض مقصدیت اور معنویت کافی نہیں ہے اس کے ساتھ ہمارے جمہوری معاشرے میں جو مروجہ انصاف کے طریقے رائج ہیں ان کو بھی اپنانے کی ضرورت ہے۔ جناب والا! اس بل میں ایک خاص لفظ 'indesirable' کا استعمال کیا گیا ہے اور یہ اس قدر وسیع معنی کا حامل لفظ ہے کہ آپ اس میں جس شخص کو بھی چاہیں شامل کر سکتے ہیں۔ اس لفظ کی نہ اصل آرڈیننس میں کوئی وضاحت موجود ہے اور نہ اس

ترمیمی بل میں اس کی کوئی تعریف کی گئی ہے کہ undesirable کون ہوگا اور اس کے لیے کیا لوازمات ضروری ہوں گے ۔ اس بل میں اس کی قطعاً کوئی گنجائش موجود نہیں صرف ذاتی پسند و ناپسند محض اس کی بنیاد بن سکتی ہے کہ وہ جس آدمی کو پسند نہ کریں اسے ایک جنبش قلم برطرف کر دیں اور جسے پسند کریں اسے اعلیٰ منصب پر فائز کر دیں ۔ یہ کسی صورت میں بھی قرین انصاف نہیں اور اس طرح سے نہ صرف بے شمار قانونی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں بلکہ اس کے نتیجے میں انتقامی کارروائی کا ہولناک چکر بھی چل سکتا ہے ۔ جناب والا ! اگر یہاں undesirable کی جگہ corrupt employees or corrupt officials کے الفاظ استعمال کئے جاتے تو ہم پوری فراخ دلی کے ساتھ ان کی حمایت کرتے ۔ لیکن یہاں undesirable جیسا ایک مبہم اور وسیع معنوں کا حامل لفظ رکھ کر یہ گنجائش رکھ دی گئی ہے کہ بورڈ اور اس کا مینیجنگ ڈائریکٹر جس کو ذاتی طور پر ناپسند کرے اسے برطرف کر دیا جائے ۔ جناب والا ! اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختیارات بورڈ کے لیے بہت زیادہ تھے ، بورڈ کو ان اختیارات کے ذریعے انتقامی کارروائی کا بڑا موقع مل رہا تھا لیکن جہاں بھی اس بل کے ذریعے بورڈ کے اختیارات کو اب ایک شخص میں جسے مینیجنگ ڈائریکٹر کہا جاتا ہے مرتکز کیا جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ بورڈ کی شکل میں جو تحفظات کی کوئی امکانی صورت موجود تھی اب ایک شخص کو بورڈ کی طرف سے وہ تمام اختیارات ملنے کے باعث وہ تحفظ بھی ختم ہو کر رہ جائے گا ۔

جناب والا ! ابھی ابھی میری تقریر کے دوران جناب فاضل وزیر نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارا مقصد اس ترمیمی بل کے ذریعے مینیجنگ ڈائریکٹر کو محض show cause notice جاری کرنے کا اختیار دینا ہے اور اس کے لیے بھی یہ گنجائش موجود ہے کہ اگر مینیجنگ ڈائریکٹر کوئی قدم اٹھائے تو بورڈ میں اپیل کا حق حاصل ہوگا ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا کہ نہ اصل ایکٹ میں اور نہ اس ترمیمی بل میں کوئی ایسی دفعہ ، کوئی ایسی ضمن ، کوئی ایسی دفعہ ، کوئی ایسی گنجائش موجود نہیں ہے کہ مینیجنگ

ڈائرکٹر کے فیصلوں کے خلاف بورڈ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ بورڈ کے فیصلوں کے خلاف بھی حکومت ہی کو اپیل کی جاتی تھی اور اب بھی چونکہ بورڈ کے وہ اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو منتقل کئے جا رہے ہیں ۔ اس لیے مینیجنگ ڈائرکٹر کے فیصلے کے خلاف اپیل بھی حکومت کے آگے ہی کی جا سکے گی ۔ اس لیے میں نہیں سمجھتا کہ جناب وزیر موصوف اس سلسلے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا ہوں گے اور اگر وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں تو اس کی اصلاح کے لیے یہاں ان کی طرف سے ایک ترمیم آنا ضروری ہے ۔ جناب والا ! جس دفعہ میں ترمیم کی جا رہی ہے اور جس دفعہ کے اختیارات جناب مینیجنگ ڈائریکٹر کو منتقل فرمانے کی منظوری حاصل کی جا رہی ہے وہ صرف show cause notice تک ہی محدود نہیں اس میں اختیارات کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ کسی کی ملازمت کو show cause notice دے کر براہ راست terimnate کیا جا سکتا ہے ۔ اس کو ریٹائر کیا جا سکتا ہے ۔ اسے gratuity یا پراویڈنٹ فنڈ دے کر فارغ کیا جا سکتا ہے ۔ یہ بنیادی اختیارات ہیں جن کا اس ضمن میں ذکر موجود ہیں ۔ جناب والا ! اصل ضمن میں کہا گیا ہے کہ ۔

> If in the opinion of the appropriate authority any employee is undesirable and it is expedient, in the public interest, to terminate his services, the appropriate authority may, notwithstanding anything to the contrary contained in any law, rule or instrument having the force of law.
>
> (i) after giving such employee a reasonable opportunity to show cause against the action proposed to be taken against him, terminate his services ; and
>
> (ii) direct that such gratuity or Provident fund as may be admissible to such employee under the rules and specified in the order be paid to him.

جناب والا ! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ یہاں appropriate authority کو جس کی definition بورڈ کی گئی ہے اسے صرف یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ

وہ show cause n tice دے دے اور اس کے بعد اس کو terminate نہ کر سکے ۔ یہی تمام اختیارات مینیجنگ ڈائرکٹر کو منتقل کئے جا رہے ہیں تاکہ وہ show cause notice ہی نہ دے بلکہ اس کے فوراً بعد اسے برطرف بھی کر دے اور اس کی اپیل کا اختیار صرف بورڈ کو نہیں ہوگا بلکہ براہ راست حکومت کو ہوگا ۔ اس اعتبار سے ہم اس ترمیمی بل کی حمایت نہیں کر سکتے ۔

جناب والا ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اصل قانون ایوب کے آمرانہ دور میں بنا تھا اور 1965ء میں یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا ۔

Mr. Spe ker : Let us come to the persent amendment.

سید نابش الوری : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اصل آرڈیننس جس میں یہ ترمیم کی جا رہی ہے وہ ایوبی آمریت کی تخلیق تھا اور ہم کہتے ہیں کہ وہ غیر جمہوری دور تھا وہ غیر سیاسی دور تھا وہ آمرانہ دور تھا ۔ لیکن اس دور میں بھی جو آرڈیننس نافذ کیا گیا اس میں بھی کسی ایک شخص کو کسی ایک عہدہ دار کو کسی ایک فرد کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ وہ ملازمین کو اس طریقے سے برطرف کر سکے بلکہ یہ اختیار appropri te authority یعنی بورڈ کو دیا گیا تھا لیکن یہاں یہ موجودہ عوامی ، جمہوری اور سیاسی حکومت ہمیں آج اس مرحلے سے دوچار کر رہی ہے کہ ایوب کی مطلق العنانی کے زمانے میں بھی جو اختیار ایک فرد واحد کو نہیں دیا گیا تھا وہ آج یہ عوامی حکومت ایک فرد کو منتقل کرکے ایک قسم کی مطلق العنانی قائم کرنا چاہتی ہے اور اس طرح سے ملازمین میں عدم تحفظ کا احساس شدید تر کر رہی ہے ۔

جناب والا ! آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ انتظامیہ کے ملازمین میں عمومی طور پر عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے اور ہماری موجودہ حکومت نے اس کا احساس کر کے اب کسی حد تک اپنی پالیسیوں میں تبدیلیاں بھی کی ہیں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ترمیمی بل اپنی اس نظر ثانی میں حکمت عملی کے صریحاً خلاف ہے اور اس میں ایک بار پھر تمام ملازمین پر خوف ، دہشت اور انتقامی کارروائی کی تلوار لٹکائی جا رہی ہے تاکہ وہ

ایک شخص کی ذاتی پسند و نا پسند کی بنیاد پر کام کریں اور جناب والا! جب اتنے بڑے بورڈ کے ہزاروں ملازمین محض ایک شخص کی جنبش ابرو کے محتاج ہوں گے صرف ان کی نگاہ کرم ان کے مستقبل اور حال کا فیصلہ کرے گی تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سرکاری ملازم یا کوئی بورڈ کا ملازم انتہائی دیانتداری ۔ یکسوئی اور ایمانداری کے ساتھ کام کر سکے ۔ جناب والا! یہی وہ قواعد اور یہی وہ طریقہ کار ہیں جنہیں اپنا کر ہم نے اس ملک میں بددیانتی کو رشوت ستانی کو عام کرنے میں مدد دی ہے ۔ اس قسم کے قواعد و قوانین کو اپنا کر ہم نے افسران کو discretion دیے دی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ discret استعمال کرکے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ انتقامی کارروائی کا نشانہ بنا سکیں یا انہیں مجبور کر سکیں کہ وہ ان کی مرضی کے مطابق کام کریں یا ان کے لیے نذرانے پیش کریں یا انہیں رشوت دیں یا ان کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے آلہ کار بنائیں ۔

جناب والا! آپ نے یہ محسوس کیا ہے کہ اگر اتنے بڑی کارپوریشن اتنے بڑے بورڈ میں اس قسم کی مطلق العنانی دخل پا گئی تو آئندہ کے لیے اس کی ترقی اور وجود کے تمام دروازے مسدود ہو کر رہ جائیں گے ۔ اس لیے میں آپ کے توسل سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں حکومت کی عمومی نظر ثانی کی پالیسی کے مطابق ملازمین بورڈ میں زیادہ سے زیادہ خوداعتمادی ہو اور زیادہ سے زیادہ احساس تحفظ پیدا کیا جائے اور قانون اور انصاف کے مروجہ تقاضوں کے مطابق بورڈ کے پاس یہ اختیارات محفوظ رکھے جائیں یا کم از کم بورڈ کے علاوہ اگر یہ اختیار منتقل کیا جائے تو کسی ایسی کمیٹی کو منتقل کیا جائے جو بورڈ ان خصوصی مقاصد کے لیے قائم کرے ۔

جناب والا! مینیجنگ ڈائرکٹر جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے ابھی ابھی تفصیلات بیان کی ہیں اپنے فرائض کو جو بنیادی طور پر اسے ادا کرنے چاہئیں اگر ادا کرنے کی فرصت نہیں ہے اور بورڈ کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہزاروں ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کے لیے مینیجنگ ڈائرکٹر کے پاس اتنی طاقت کہاں ہوگی ۔

ایک مینیجنگ ڈائرکٹر تو پھر سارا دن یہی کام کرے گا کہ وہ ملازمین کو show cause notice دیتا رہے اور ان کی صفائی لیتا رہے اور پھر ان کی termination یا ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کرتا رہے ۔ کسی طور پر بھی ایک سربراہ بورڈ کے لیے ایک ادارے کے سب سے بڑے حاکم اعلیٰ کے لیے اس بات کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ پالیسی ساز ہوتا ہے وہ اس ادارے کا سب سے بڑا سپروائزر ہوتا ہے وہ نگران اعلیٰ ہوتا ہے اور اگر اس قسم کے کام اس کے سپرد کر دیئے جائیں تو اس کا جو بنیادی کام ہے وہ بری طرح متاثر ہوگا ۔ اس لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ یہاں اگر ترمیم ہی مقصود تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ "appropriate authority" کا لفظ نہایت مناسب تھا لیکن اگر بعض وجوہ کی بنا پر یا بعض ٹیکنیکل دشواریوں کی بنا پر اس بات کی ضرورت تھی کہ یہاں ان کا اختیار کسی اور کو منتقل کیا جائے تو وہ کسی ایسی کمیٹی کو منتقل ہونا چاہیے تھا جو دو یا تین سینئر افراد پر مشتمل ہوتی ۔ اس طرح سے جناب والا! آپ اس سے بھی اتفاق کریں گے کہ اگر مینیجنگ ڈائرکٹر کو یہ لامحدود اختیارات دے دیئے گئے تو نہ صرف یہ کہ ملازمین پریشان ہوں گے اور مینیجنگ ڈائرکٹر اپنے بنیادی فرائض ادا نہیں کر سکے گا بلکہ یہاں ایک انتہائی معنی خیز بات یہ رکھی گئی ہے کہ اس ترمیمی بل کا نفاذ 1972ء میں کیا گیا تھا ۔ جناب والا! یہ قانون اس اسمبلی میں اب پاس ہوگا لیکن اس کے اثرات مؤثر بہ ماضی ہوں گے اور مؤثر بہ ماضی مہینہ یا دو مہینے نہیں ۔ سال ۔ ڈیڑھ سال یا دو سال بھی نہیں 1972ء سے یہ قانون نافذ العمل ہوگا ۔ جناب والا! یہ اس لیے کیا جا رہا ہے کہ اس سے پہلے اصل قانون کی نوعیت اور اس کے تقاضوں کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے مینیجنگ ڈائرکٹر یا دوسرے لوگوں نے ایسی کارروائیاں کی ہیں جن کو عدالتوں میں چیلنج کیا گیا ہے ۔ جن کو ان کے ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر چیلنج کیا گیا ہے جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ اختیارات غیر قانونی طور پر اور غیر جمہوری طور پر استعمال کیے گئے ہیں ۔ اب ان غیر جمہوری

اور غیر قانونی اقدامات کو اور افراد کے فیصلوں کو اس پورے ایوان کے ذریعہ regularize کروانے کے لیے ہم سے اس قسم کی قانون سازی کرائی جا رہی ہے اور جو غلطیاں پہلے ہو چکی ہیں اور جو غلطیاں کی جا رہی ہیں ہم سے ان غلطیوں کی توثیق کے لیے انگوٹھا لگوایا جا رہا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایوان انتظامیہ کے کسی فرد کی غلطیوں یا ان کوتاہیوں کی تلافی کرنے کے لیے یہاں بیٹھا ہے ۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ اب قانون سازی میں یہ رجحان عام ہو رہا ہے کہ ہر قانون کو مؤثر بسابقہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ اگلی اور پچھلی تمام غلطیوں کا ازالہ ہو جائے اور آئندہ کی نسلیں ہم پر یہ الزام عائد کریں کہ ہاؤس انتظامیہ اور افسران کی غلطیوں اور کوتاہیوں پر سزا دینے کی بجائے ان کی پرورش کرتا رہا ۔ ان کی چشم پوشی کو بلکہ ان کے غلط اقدامات کو جائز قرار دیتا رہا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ دلائل و براہین ۔ جن کی موجودگی میں یہ ترمیمی بل اس ایوان کے لیے کسی طرح سے بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ اس لیے ہم نے یہ درخواست کی ہے یہ تحریک کی ہے کہ اس ترمیمی بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کیا جائے تاکہ عوام اس پر بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی پریشانیوں اور دقتوں کی روشنی میں ایسی تجاویز پیش کر سکیں جن کی روشنی میں آئندہ کے لیے نہ صرف بورڈ کی کارکردگی بہتر ہو بلکہ بد دیانت اور نااہل ملازمین کو نکالنے کے سلسلے میں بھی حکومت کو آسانیاں میسر آ سکیں ۔

جناب والا ! ہم نے یہ بھی ترمیم پیش کی ہے کہ اگر حکومت کو رائے عامہ معلوم کرنے میں رجحت محسوس ہو ، اگر وہ رائے عامہ کا سامنا کرنے سے دقت محسوس کرتے ہوں ۔ اگر آپ اس پوزیشن میں نہ ہوں کہ عوام کے سامنے جا کر اپنے ناقص بنائے ہوئے قانون کی وضاحت کر سکیں ، تو اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس مسودۂ قانون پر غور کرنے کے لیے اسے مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے ۔ تاکہ بہتر طور پر اور غیر جانبدار طریقہ سے اس پر غور و غوض ہو سکے ۔ اور ہماری ان ترامیم کو قبول کر کے اس کو اور زیادہ مؤثر اور فعال بنایا جا سکے اور مجلس منتخبہ غور و غوض کے بعد اس میں مزید ترامیم اور سفارشات پیش کر سکے ۔

مسٹر سپیکر : کرنل راجہ جلیل اللہ خان ۔

کرنل راجہ جمیل اللہ خان : جناب سپیکر ! یہ ترمیمی بل جو اس وقت اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔ میں اس پر زیادہ تقریر نہیں کرنا چاہتا بلکہ ایک مختصر تقریر کروں گا ' میرے بہت سے معزز دوست اس پر پہلے ہی اظہار خیال کر چکے ہیں ، میں جناب شیخ صاحب کو بھی یہ موقع نہیں دوں گا کہ وہ مجھے تقریر ختم کرنے کے لیے کہیں ۔

جناب والا ! میں خود بھی پاکستان آرڈیننس فیکٹری میں ملازم رہ چکا ہوں ۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ کام کرتے ہیں ۔ میں وہاں کمانڈنگ آفیسر تھا ۔ ہمارے ہاں بھی مینیجنگ ڈائرکٹر ہوا تھا لیکن اس کو یہ اختیار نہیں ہوتا تھا کہ وہ کسی کی چھٹی کروا سکے ۔ جناب والا ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ناپسندیدہ عناصر تو ہر جگہ موجود ہوتے ہیں صرف ایک روڈ ٹرانسپورٹ میں نہیں ہیں ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بورڈ کی میٹنگ جلدی نہیں بلائی جا سکتی ۔ بورڈ جلدی meet نہیں کر سکتا ۔ اس لیے یہ اختیار ہم مینیجنگ ڈائرکٹر کو دینا چاہتے ہیں یہ تو ایسا ہی ہے ۔

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

اور پھر آپ جو اختیارات بھی مینیجنگ ڈائرکٹر کو دے رہے ہیں اس کا اطلاق بھی 1972ء سے کر رہے ہیں ۔ تاکہ مینیجنگ ڈائرکٹر یا انتظامیہ نے جو پرانی غلطیاں کی ہیں ان پر پردہ ڈالا جا سکے ۔ اور ملازمین کے لیے دروازے بند کر دیے جائیں ۔ اس سے قبل تو لوگ عدالتوں میں بھی اپنی فریاد کر سکتے تھے ۔ آپ جناب والا ! مجھے بتائیں کہ کیا صرف روڈ ٹرانسپورٹ میں ہی ناپسندیدہ عناصر رہ گئے ہیں ۔ پاکستان آرڈیننس فیکٹری ہے جو بہت بڑی فیکٹری ہے ، اور بھی اس کے علاوہ بہت سی فیکٹریاں ہیں آپ صرف روڈ ٹرانسپورٹ کے لیے کیوں قانون بنا رہے ہیں ۔ ناپسندیدہ عناصر ہر جگہ ہوتے ہیں میں خود بھی ملازم رہ چکا ہوں اور اپنے تیس سالہ تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر افسران ٹھیک ہوں افسران سے مراد میری افسران بالا ہے تو چھوٹے افسران اور ورکر خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں آج تین سال کے بعد آپ کو یہ ناپسندہ عناصر یاد آتے ہیں ۔ تین سال بعد آپ کیسے جاگ گئے ، ہو سکتا ہے کہ یہ آپ کی پارٹی کا مشورہ ہو کہ اسے

1972ء سے اطلاق کیا جائے۔ اگر جناب والا بورڈ کی میٹنگ مہینہ میں ایک دو بار بھی ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس سے ملازمین کے اندر بے چینی پیدا نہیں ہوگی اور انہیں اپنے حقوق کے سلب ہونے کا کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوگا۔ میں ملازم ہونے کی حیثیت سے اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ افسران اگر کرپٹ ہوں نااہل ہوں تو چھوٹے اور زیادہ ہوں گے۔ مثال کے طور پر ایک سیاسی لیڈر یعنی ایک سیاسی جماعت کا قائد اگر ٹھیک نہیں ہوگا تو اس کی پارٹی بھی ٹھیک نہیں ہوگی اس کی پارٹی میں بھی انتشار ہوگا۔ اور وہ سیاسی جماعت ملک میں پنپ نہیں سکتی۔ ناپسندیدہ افسران کے خلاف تو ایکشن ہونا چاہئے مگر میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر مینیجنگ ڈائرکٹر ہی صحیح نہ ہو تو پھر اصلاح کیسے ممکن ہوگی۔ مینیجنگ ڈائرکٹر بھی کرپٹ اور نااہل ہو سکتا ہے۔ اگر آپ سزا دینا چاہتے ہیں تو افسران بالا کو دیں اگر وہ ٹھیک ہو جائیں گے تو نیچے افسران اور کارکن بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ ورکروں کو کیوں سزا دینا چاہتے ہیں۔

Minister for Transport : On a point of personal explanation.

جناب والا ! میں بات کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیمی بل ہے ہی افسران کے لیے۔ شائد انہوں نے بغور مطالعہ نہیں کیا۔

کرنل واجد جمیل اللہ خان : جناب والا ! میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ میں نے بھی یہی کہا ہے چھوٹے افسران جو ہیں وہ بے گناہ مارے جائیں گے۔ اگر مینیجنگ ڈائرکٹر ٹھیک نہیں ہوگا تو وہ بھی ٹھیک نہیں ہونگے۔ اس لیے اگر آپ نے حالات کو ٹھیک کرنا ہے تو مینیجنگ ڈائرکٹر کو ٹھیک کریں۔ جیسے پارٹی کے قائدین اگر ٹھیک نہ ہوں تو پارٹی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ تو اس لیے میں عرض کروں گا کہ بورڈ کی تشکیل کے جو مقاصد تھے ان پر عمل کیا جائے۔ کسی فرد واحد کو آپ اتنا مضبوط نہ کریں اس سے ملازمین کی حق تلفی ہوگی اور انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہونگے۔ پہلے آپ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے بھیجیں اور پھر اس کے بعد رائے عامہ کی روشنی میں اس پر عمل کریں، اس کے ساتھ ہی میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آج جو موجودہ ترمیمی بل زیر غور ہے اس کے بارے میں وزیر ٹرانسپورٹ نے بڑے ہولے الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ یہ ترمیمی بل بڑا مختصر ہے ۔ جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ معنوی اعتبار سے نافذ ہو جانے کے بعد اس کے نتائج سامنے آئیں گے جناب والا ! یہ بل نہایت مختصر مگر بڑا اہم ہے ۔ جناب والا ! اب تک ہم شتر مرغ کے بارے میں سنا کرتے تھے ، جب اسے کہا جاتا ہے کہ تم جانور ہو اور تم پر بوجھ لادتے ہیں تو وہ کہتا ہے نہیں میں پرندہ ہوں ، اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اگر تم پرندے ہو تو اڑو تو وہ کہتا ہے میں جانور ہوں ، اگر اس ہاؤس کے معزز ارکان کو یاد ہو ، اسی حکومت کی جانب سے ترمیم پیش کی گئی تھی آپ کو بھی یاد ہوگا اور اس کا جواب دیا گیا تھا کہ اس بورڈ کا چیئرمین وزیر متعلقہ ہوگا ۔ آپ نے یہ بہترین طریقہ واردات اختیار کیا ہوا ہے کہ ایک فقرے اور لفظ کی ترمیم پیش کر دینے سے سارے کا سارا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں ۔ ہم چلے بھی آپ کو یاد ہوگا چیختے اور چلاتے رہے تھے لیکن اس بے رحم اکثریت نے چلے بھی ہماری بات نہیں سنی تھی ۔ ایک طرف تو آپ وزیر متعلقہ کو چیئرمین بنا رہے ہیں اور دوسری طرف اپیل سے متعلق اختیارات بھی گورنمنٹ کو دے رہے ہیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود حکومت کو گورنمنٹ کی تعریف کا پتہ نہیں ہے ، آخر ہمیں بتایا جائے کہ وزیر متعلقہ اور گورنمنٹ میں کیا فرق باقی رہ جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کا تو پہلے بھی کافی ذکر ہو گیا ہے ۔ اب بل کی طرف آئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب ۔ یہی میرا سب سے اہم نکتہ ہے ۔ انہوں نے اپنی وضاحت میں بتایا ہے ۔ اس بل کی وضاحت کرتے ہوئے کہ جناب ہم تو یہ ترمیم محض اس لیے لا رہے ہیں کہ چونکہ بورڈ کا چیئرمین وزیر متعلقہ ہے اور بورڈ جب کوئی فیصلہ کرے گا تو وزیر متعلقہ کے چیئرمین ہونے کی صورت میں یہ حکومت کا فیصلہ ہو جائے گا ۔ ہم یہ

چاہتے ہیں کہ کوئی ملازم ایک ہی بار حکومت کے پاس آئے۔ اسے دوبارہ حکومت کے پاس جانے کی نوبت نہ آئے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ آپ کی موجودگی میں ہی انھوں نے یہ دلیل دی تھی۔ اور جناب والا! یہی چیز انھوں نے باور کرائی تھی۔ اور اس وقت ہم نے بھی گزارش کی تھی۔ یہی عرض کیا تھا کہ چیک اس طرح سے نہیں ہوا کرتے۔ جب آپ نے گورنمنٹ کے ماتحت بورڈ اسی لیئے بنایا ہے کہ وہ صرف سپاڑ ڈینیٹ باڈی پر چیک قائم کرے۔ اور اس کی کارکردگی کا جائزہ لے۔ اور اس کی پوری طرح سے دیکھ بھال کرے تو آپ گورنمنٹ اور بورڈ علیحدہ علیحدہ دو مختلف چیزیں رہنے دیں۔ تو وہ نہ مانے۔ اور یہی ایک ترمیم آئی تھی۔ اور آج پھر جناب والا! میں صرف اپنے بازے میں کہوں گا۔ کہ مجھے بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ کہ جناب ہمیں اب یہ تکلیف لاحق ہو گئی ہے۔ ہم انصاف کے مزید تقاضے پورے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ایک فیصلہ جو کہ وزیر اس بورڈ میں کرے۔ پھر اسی کو وہ بحیثیت گورنمنٹ کے سنے۔ جناب والا! اگر آپ اس وقت دور اندیشی سے کام لیتے۔ اور ہماری گزارشات پر اس وقت توجہ دیتے۔ تو آج اس ترمیم کے پیش کرنے کی نوبت نہ آتی۔

جناب والا! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہی حکومت، یہی پارٹی بارہا الزامات عائد کرتی رہی ہے کہ یہ ملک تباہ ہو گیا ہے۔ اس پر نوکر شاہی کا تسلط ہو گیا ہے۔ اس ملک کا ستیاناس ہوگیا ہے۔ اور نوکر شاہی نے اس کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اور یہی وہ نعرے تھے اور ڈھونگ تھے جن کو رچا کر آپ نے عوام کو بے وقوف بنایا۔ آج میں پوچھتا ہوں کہ جتنا انحصار آپ سروسز پر کر رہے ہیں۔ جتنی بے اعتدالیاں آپ سروسز سے کرا رہے ہیں۔ جتنا انحصار آپ کو ان لوگوں پر ہے۔ پچھلی کسی حکومت کے بارے میں آپ نہیں کہہ سکتے کہ انھوں نے اس قدر انحصار کیا ہو آج جو بھی اختیار ہے۔ جو بھی قانون سازی آپ کرتے ہیں۔ وہ آپ تمام تر سروسز کے حوالے کرتے جا رہے ہیں۔ ایک طرف تو انہیں مطعون کرتے ہیں۔ سنگین سے سنگین تر قانون بناتے ہیں۔ پھر آپ انہیں بار بار بددیانت کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ بورڈ ہے جس کا سروسز کے ساتھ

تعلق ہے اور بہت بڑا عوامی نمائندہ وزیر متعلقہ اس کا چیئرمین ہے - وہ اختیارات جو ایک قانون کچھ حد تک عوامی نمائندہ کی سربراہی میں قائم کردہ بورڈ کو دیتا ہے - عوامی حکومت کہتی ہے کہ ہمیں تو عہدہ چاہیئے تھا - ہمیں تو چیئرمین چاہیئے تھا - ہمیں تو بورڈ کو اپنے قبضہ میں کرنا تھا - ہمیں تو بورڈ کو اپنی صوابدید کے مطابق چلانا تھا - اب ہم مزید جھنجٹ میں نہیں پڑتے - یہ اختیارات بھی انہیں سروسز کو دو - وہ انہیں اپنائیں ، وہ کمائیں - اور وہ ہی اس سے فائدہ اٹھائیں - جناب والا! میں پوچھتا ہوں کہ آخر وہ قانون بنایا کیوں گیا تھا - اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی تھی - اور یہ اس وقت بنایا گیا تھا - جب اس سے پہلے روڈ کارپوریشن اس صوبہ میں قائم کی گئی تھی - اور روڈ کارپوریشن کے ملازمین نے بد دیانتیاں کرنا شروع کر دی تھیں - کارپوریشن کوئی انتظامی ادارہ نہیں ہے - کارپوریشن جس کو اب ہم بورڈ کہتے ہیں اس کے ذمہ کسی قسم کی executive jobs نہیں ہیں - بلکہ اس کے ذمہ عوام کی ایک خدمت لگائی گئی ہے - اور وہ خدمت یہ ہے کہ عوام کو اچھی اور سستی ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کرے - میں اس چیز کا بھی اعتراف کرتا ہوں اور میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا ہوں کہ بورڈ کو نفع ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے - میں پھر اسی دلیل پر آؤں گا میں کہتا ہوں کہ بورڈ اگر کلیتاً خسارے میں جاتا ہے - اور عوام کو ٹرانسپورٹ کی مکمل سہولیات حاصل ہیں ، تو عوام فائدے میں ہیں - گھاٹے میں نہیں ہیں - جس طرح ایک defecit budget ہوتا ہے - ترقیاتی بجٹ کو صوبے کے عوام کے لیے فائدہ مند بجٹ کہا جاتا ہے - اسی طرح سے میں کہتا ہوں کہ اس قسم کے بورڈ کو اس نگاہ سے دیکھنا کہ جناب اس کی آمدنی کیا ہے - اس کا خرچ کتنا زیادہ ہے اس کی آمدنی کم ہے قطعاً نہیں - ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے ہیں - سرے سے بورڈ گھاٹے میں جائے جب تک کہ عوام کو فائدہ پہنچتا ہے اور انہیں ٹرانسپورٹ سستی اور درست مہیا ہو - ایک طرف تو یہ ظلم ہے جناب والا! کہ صوبے کے غریب عوام کی کمائی ہوئی بے پناہ

کثیر رقم ٹرانسپورٹ پر خرچ کی جاتی ہے ۔ مگر اسے گھاٹے میں چلایا جاتا ہے ۔ اور دوسری طرف عوام ان سہولیات سے محروم ہیں ۔

سپیکر : حاجی صاحب اس کا بھی کسی موقع پر ذکر آئے گا ۔ اب ذرا بل کی بات کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔ جناب والا! یہی میں عرض کر رہا تھا ۔ کہ بورڈ اسی لیے بنایا گیا تھا ۔ آپ کے بورڈ کے ذمہ صرف یہی عوامی خدمت کرنے کے فرائض سونپ دیئے گئے تھے ۔ اور جب دیکھا گیا کہ اس بورڈ کی اس انتظامیہ میں انتہائی گڑبڑ شروع ہوگئی ہے ۔ بدعنوان عناصر ان پر غالب آگئے ہیں ۔ ان کا نکالنا مشکل ہوگیا ہے ۔ تو پھر جناب والا ! اس کے لیے متبادل قانون بنا دیں ۔ اور آپ جناب والا! یاد رکھیں ۔ کہ قانون سازی مہذب اور متمدن معاشرہ میں بہت اہمیت رکھتی ہے ۔ قانون کا بنانا کوئی کھیل نہیں ہے ۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جو قانون بنایا جائے لوگوں کو اس قابل بنایا جائے ۔ اور ان کے اندر یہ احساس پیدا کرنا ہے ۔ کہ وہ اس قانون کو صحیح معنوں میں چلائے ۔ اور جب یہ محسوس کیا گیا کہ بورڈ کے ملازمین صحیح معنوں میں کام نہیں کرتے ہیں ۔ تو آرڈیننس کی شکل میں یہ قانون نافذ کیا گیا ۔ کہ اس بورڈ کو بھی اختیار حاصل ہو جائے کہ وہ چند شرائط اور قیود کے تابع جو کہ آرڈیننس میں درج کی گئی ہیں چاہے تو وہ ان لوگوں کو جو کہ undesirable ہوں ملازمت سے الگ کر دے ۔ میں اس پر بھی اعتراض نہیں کرتا میں undesirable کے لفظی معنوں پر بھی اعتراض نہیں کرتا ہوں کیوں کہ ہم بہرحال ایک پاکستانی شہری ہیں ۔ ہمیں ان ملازمین سے نیک توقعات رکھنی چاہئیں ۔ اگرچہ لیجسلیشن میں جن کو undesirable قرار دیا گیا ہے ۔ افسوس تو یہ ہے کہ ایک بورڈ میں undesirable کو بھی لفظی معنے پہنائے جا رہے تھے ۔ جس کو محض لفظی خواہشات پر مبنی قرار دیا گیا ہے اور کوئی نیک اور دیانت دار سے دیانت دار افسر جو کہ حکومت اور صرف حکومت کے احکامات کی پیروی کرنا چاہتا ہے ۔ جو صرف صحیح طریقہ سے خدمت اور

فرائض کی بجا آوری کرنا چاہتا ہے ۔ اور اس حاکم کی ناجائز خواہشات کی تکمیل نہیں کرتا ہے ۔ تو اس حاکم اعلیٰ کی نظر میں وہ ایک undesirable person ہے ۔ اور اس کے مقابلہ میں وہ ملازم جو بددیانت ہے ، راشی ہے ، ٹرانسپورٹ کا بیڑا غرق کر رہا ہے ۔ اگر وہ اس میں سے ان افسران کو وہ حصہ دیتا ہے ۔ تو وہ اُن کے لیے desirable ہے ۔ خیر اس کے لیے قانون نافذ ہوا ۔ اس کے اندر قیود رکھی گئیں ۔ اس میں جناب والا! واضح طور پر یہ درج کر دیا گیا کہ بورڈ کے پاس ان ملازمین کے بارہ میں اختیارات ہیں ۔ جن کی وہ بورڈ تقرری یا appointment کرے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب اس ترمیم کے بارے میں کچھ کہیں ۔

جناب حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ! جناب میں اس ترمیم کی طرف آ رہا ہوں ۔ تو جناب والا ۔ اس بورڈ کے اختیار میں کسی نہ کسی کو برطرف کرنا ہے ۔ اس لیے اس کو یہ amend کر رہے ہیں ۔ اس میں جناب والا ۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ جن ملازمین کا تقرر بورڈ کرے ۔ ان کو بورڈ ہی نکال سکتا ہے ۔ جن کو بورڈ نکالے اس کے خلاف اپیل گورنمنٹ کے پاس کی جا سکتی ہے ۔ اس کے برعکس جس ملازم کی مینیجنگ ڈائریکٹر تقرری کرتا ہے اس کو جناب والا ! مینیجنگ ڈائریکٹر ہی نکال سکتا ہے اور اس کی اپیل جو ہے وہ بھی گورنمنٹ کے پاس کی جا سکتی ہے ۔ اگر میرے فاضل ، محترم اور واجب الاحترام وزیر متعلقہ توجہ اور غور سے اس بل کو دیکھ لیتے تو وہ یہ ضرور محسوس کرتے کہ ترمیم کرنے کی اور بہت سی چیزیں تھیں بجائے اس قسم کی ترمیم لانے کے انہیں چاہیے تھا کہ ایسی ترمیم لاتے جس کی رو سے فیصلہ مینیجنگ ڈائریکٹر کرے مگر اس کی اپیل بورڈ کے پاس ہو ۔ اور جس کا فیصلہ بورڈ کرے اس کی مزید اپیل گورنمنٹ کے پاس ہو ۔ اس طرح دو اپیلوں کا حق ایک آدمی کو مل جاتا اور انصاف کے تقاضے بھی پورے ہو جاتے ۔ یہ تو اپنا حق بھی مینیجنگ ڈائریکٹر کے حوالے کر رہے ہیں ۔ مینیجنگ ڈائریکٹر کا حق تو اس کے پاس محفوظ ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کون سے انصاف کے تقاضے آپ صاحبان پورے کر رہے ہیں ۔

جناب والا ! کہا یہ جائے گا اور سب سے بڑی دلیل یہ دی جائے گی کہ جناب ہم اپنے اختیارات اس لیے مینیجنگ ڈائریکٹر کو تفویض کرنا چاہتے ہیں کہ بورڈ اس طرح بہت بڑا ادارہ بن گیا ہے اور اس کا سربراہ اور چیئرمین وزیر صاحب ہیں ۔ جو کہ وزیر متعلقہ کے لیے بہت مشکل ، بلکہ گھٹیا اور چھوٹی سی چیز ہے کہ وہ ایک چھوٹے سے عام ملازم کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائے یا اس کی اپیل سنے ۔ انہیں تو چاہیے کہ وہ کسی بڑے افسر کے خلاف کیے ہوئے فیصلے کی سماعت کریں ۔ وہ اپنا status اتنا کیوں گرائیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے اپنے ملک کے آئین کا ملاحظہ کیا ہے ۔ آپ کے آئین نے ہمیں کس طرح شہری آزادیاں دی ہیں ۔ آپ کے آئین نے ہمیں کس طرح انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے سبق سکھلائے ہیں ۔ اس میں پروویژنز رکھی ہیں ۔ اس کے تابع ہمیں کسی قیمت پر گریز نہیں کرنا چاہیے ۔ جو ادنیٰ سے ادنیٰ ملازم ہے اس کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ انصاف بہم پہنچانے کا فریضہ اس بورڈ کے چیئرمین یا بورڈ کے ذمہ ہونا چاہیے ۔ چہ جائیکہ آپ اس مینیجنگ ڈائریکٹر کو جس کا تعلق سروسز سے ہے جس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا معیار ایک عوامی نمائندے کی پسندیدگی سے مختلف ہوا کرتا ہے آپ اس کے سپرد کر دیں ۔ پھر میری سمجھ میں اس وقت تک نہیں آ سکا کہ یہ بورڈ اور مینیجنگ ڈائریکٹر کا عہدہ تو 1973ء میں قائم ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ بڑی عجیب سی چیز ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب نے اس طرف کسی حالت میں توجہ نہیں دی ہوگی کہ اسی بورڈ کے عہدے کے لیے ہم نے ایک ترمیمی بل 1973ء میں پیش کیا تھا جسے اسی معزز ایوان نے منظور کیا تھا ۔ گو اس میں کارپوریشن کا لفظ موجود ہے کہ اس کو بورڈ کہا جائے ۔ کیونکہ بورڈ کی ترکیب بہت نئی بن گئی ہے ۔ 1973ء میں اصل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو ترمیم کرکے روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کیا گیا اور 1973ء سے پہلے اس بورڈ کے تحت کوئی مینیجنگ ڈائریکٹر کا عہدہ نہیں تھا ۔ جناب والا ! جو اس appropriate authority کی لسٹ میں آئے کیونکہ جو

آرڈیننس undesirable employees کا 1961ء میں نافذ ہوا اس میں تین categories تھیں - ایک چیئرمین - دوسرا بورڈ اور تیسری گورنمنٹ اس کو ہم نے 1973ء میں ترمیم کرکے ''چیئرمین'' کی جگہ ''مینیجنگ ڈائریکٹر'' لکھدیا - اور کارپوریشن کی جگہ ''بورڈ'' لکھدیا - گورنمنٹ بدستور رہی - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب 1972ء میں اس آرڈیننس کے تحت مینیجنگ ڈائریکٹر کا عہدہ ہی نہیں تھا اور appropriate authority میں وہ شامل ہی نہیں تھا تو پھر اس کے احکام کو 1972ء میں کس طرح validate کر رہے ہیں - دنیا کا کوئی ضابطہ ، دنیا کا کوئی اخلاق ، دنیا کا کوئی قانونی تقاضا سوائے اس کے کہ آپ litigation کے لیے دروازے کھول رہے ہیں - آپ قانون میں ایسے lacunae provide کر رہے ہیں - آپ دیکھ لیجئے گا کہ کل کو پھر آپ ایک اور ترمیمی آرڈیننس لائیں گے - ایک پھر ترمیمی بل اس ایوان میں پیش کریں گے کہ جناب اس کے پاس ہو جانے سے بڑی دقتیں واقع ہو گئی ہیں - آج آپ ایک ایک چیز اور اپنے اختیارات مینیجنگ ڈائریکٹر منتقل کر دیتے ہیں اور delegate کر دیتے ہیں وہ اس ملازم کو برطرف کر دیتا ہے جس کی تقرری بورڈ کی جانب سے ہو چکی ہے - اس کی تقرری اس قانون کے پاس ہونے سے پہلے بورڈ نے کر دی ہوتی ہے اس لیے ہو سکتا ہے عدالت مانے یا نہ مانے - وقتی طور پر آپ کو پریشان کرنے کے لیے وقتی طور پر ایکس پیکر پر بوجھ ڈالنے کے لیے - وقتی طور پر stay order لینے کے لیے وہ عدالت میں جا کر دعویٰ دائر کر سکتا ہے کہ جناب یہ تقرری تو بورڈ کی طرف سے کی گئی ہوئی ہے -

Mr. Speaker : Haji Sahib, let us not enter into the world of hypothesis.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کل کو اسی قانون کے پاس ہو جانے سے پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی -

سپیکر : حاجی صاحب - اس کی کوئی گارنٹی بھی دے سکتا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں

ہم ان کی نشان دہی کر سکتے ہیں ۔ اس قانون کے پاس ہو جانے سے کیا کیا خطرات لاحق ہو سکتے ہیں ۔ کیا کیا after effects اس کے ہونگے ۔ ایسے تمام خدشات کو اس ایوان میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ! اس طرح پیچیدگیاں پیدا کرنا اس طرح سے lacunae رکھنا میں نہیں سمجھتا کہ کسی حالت میں بھی اس صوبہ کے عوام اس ایوان اور اس حکومت کے حق میں ہیں ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قانون سازی کریں مگر with fair hands ۔ with fair heads کریں اور with fair knowledge کریں ۔ تاکہ اس صوبے کے عوام کو بھی کچھ پتہ چل سکے کہ ہم نے اختیارات کی باگ ڈور ایک دیانتدار آدمی کے ہاتھ میں دی ہے ۔ میں کہتا ہوں اس سے بڑی لاقانونیت اور کوئی نہیں ہے ۔ اس سے بڑی غلطی اور کوئی نہیں ہے کہ کسی غلط قانون کو validate کرکے قانون کی شکل دی جائے یا کسی غلطی کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرکے زبردستی سچ منوایا جائے ۔ اس سے بڑی غلطی ، اس سے بڑی لاقانونیت دنیا کے خطہ میں کوئی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی مہذب معاشرے میں اس کو appreciate کیا جا سکتا ہے بلکہ اس قسم کی قانون سازی سے آپ گریز کریں ۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ آپ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اسے ضرور پاس کرالیں گے تو آج کرائیے ۔ اگر آپ کو ضرورت محسوس ہو رہی ہے اپنی ان غیر قانونی اقدامات اپنی اس لا علمی یا اپنی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے آپ کی موجودگی میں مینیجنگ ڈائریکٹر ان اختیارات کو استعمال کرتا رہے اور وہ بھی 14 اکتوبر 1972ء سے جب اس کا وجود نہیں تھا اس کا نام نہیں تھا ۔ اس کا نشان نہیں تھا اس بورڈ کو آپ جب سے validate کر رہے ہیں ، اس سے میں سمجھتا ہوں کہ قانون کے تقاضے پورے نہیں ہوتے ۔ میں یہ استدعا کروں گا اور جناب والا ! سب سے پہلے گزارش میں یہ کروں گا کہ از راہ کرم اس بل کو واپس لیا جائے ۔ اگر اس بل میں ترمیم کرنی مقصود ہے تو پھر آپ اس میں کوئی اور ترمیم کریں جس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو سکے ۔ اور بورڈ کی کارکردگی بہتر بن سکے ۔ اگر آپ کا ارادہ اور آپ کی خواہش بورڈ کو بہتر بنانے کی نہیں ہے تو پھر کم از کم آپ اسے

عوام کے پاس رائے عامہ کے لیے ہی مشتہر کرا دیں - تاکہ وہ اپنا فیصلہ دے - وہ آپ پر اعتماد کرے یا نہ کرے - وہ دیکھے کہ آپ کے ٹرانسپورٹ بورڈ کی پالیسی کامیاب رہی ہے یا آپ نے انہیں مطمئن کیا ہے یا نہیں کیا - اگر وہ آپ کے کارناموں سے مطمئن ہیں اور آپ کی کارکردگی سے انہیں پوری تسلی ہے تو لازمی طور پر وہ آپ کے اس بل کو صاد کر دیں گے اور اگر یہ بل ان کی طرف سے صادر نہ ہو تو پھر اسے عوام کی طرف سے نہ صرف اس بل میں بلکہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ میں ہی عدم اعتماد کو سمجھتے ہوئے اس کو بہتر بنانے کو کوشش کی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں گزارش کروں گا کہ اس بل کو واپس لیا جائے اور اسے بہتر انداز میں ترمیم کر کے دوبارہ اس ایوان میں لایا جائے -

سپیکر : آپ کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جی ہاں -

سپیکر : ویسے تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام کلاز پر بحث ہو گئی ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! قبل اس کے کہ میں اصل ترمیم پر کچھ اظہار خیال کروں چونکہ معزز ایوان بورڈ کے متعلق اور اس کی کارکردگی اس کی انکم اور اس کی بسوں کی تعداد حتی کہ کوئی ایسا پہلو نہیں چھوڑا گیا جس پر فاضل اراکین نے اپنا اظہار خیال نہ کیا ہو اس لیے مجھے خاص طور پر اس میں وضاحت کی ضرورت ہے - انہوں نے جو facts and figures دیئے ہیں وہ یا تو کسی سابقہ زمانے کی ہیں یا کم از کم up to date نہیں ہیں یا اعداد و شمار بالکل ہی غلط دیئے گئے ہیں - میں انہیں یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ اگر ان کو بورڈ سے متعلق latest facts and figures مطلوب ہوں تو ان کو بہت جلد مہیا ہو جایا کریں گے -

سید ناہض الوری : On a Point of personal explanation

جناب والا! میں نے جون 1974ء کے اعداد و شمار دیئے ہیں -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! یہ جون 1974ء کا چھپا ہوا ہے اور اس میں 1973ء کے بھی اعداد و شمار لکھے ہیں - اس سے پہلے کے بھی ہیں - 1974ء کو لیا جائے تو اس وقت جون 1975ء آنے والا ہے اور ایک سال گزر چکا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا! میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ الفاظ واپس لیں۔

مسٹر سپیکر : آپ نے ان کی تائید کی ہے کہ انہوں نے کوئی پرانی کتاب لی ہے۔

سید تابش الوری : جناب والا! یہ 1974ء کی ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! اب 1975ء ہے۔ سات مہینے گزر چکے ہیں۔ جناب سپیکر! میں فاضل رکن کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کو کبھی facts and figures چاہئیں تو ہمیں ایک چھوٹی سی تحریر یا زبانی اطلاع کریں ہم ان کو گھنٹے کے نوٹس میں latest figures دیا کریں گے تاکہ ان کو آئندہ تکلیف نہ ہو۔

اب میں ان کی وضاحت کے لیے عرض کر دوں کہ بورڈ کو in fact 1972-73 میں بائیس کروڑ بائیس لاکھ روپے ملے تھے اور اس کی تقسیم یہ تھی کہ چھ کروڑ روپے equity کے طور پر دئیے تھے اور بارہ کروڑ بورڈ نے بنکوں سے debentures کے طور پر بارہ فیصد سود پر حاصل کئے تھے اور چار کروڑ بائیس لاکھ روپے مرکزی گورنمنٹ نے قرض کے طور پر دئے تھے بورڈ اس تمام رقم پر سالانہ ایک کروڑ 66 لاکھ روپے سود دیتا ہے۔ یہ کسی کی طرف سے تحفہ نہیں ملا تھا یہ عوام کی کمائی تھی اور اسپر سود دینا پڑتا ہے۔ اس سے بسوں کی باڈیاں بنوائی گئی ہیں جو کہ بورڈ کو مل چکی ہیں۔ 1078 بس چیسز پر باڈیز بنا کر بسیں on road آ چکی ہیں آئندہ اس کے لیے ہم نے تقریباً 27 کروڑ روپے مختص کیا ہے اور اسی طرح بائیس کروڑ روپے کے debentures اور equity loan کا انتظام بھی کر رہے ہیں۔ انشا اللہ 1650 بسوں کے حصول کے لیے سودے اور معاہدے کئے جا رہے ہیں تاکہ بسوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکے۔ اب رہا سوال آمدن کا تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ 1972-73 میں جب کہ ہم نے یہ چارج لیا تو بورڈ کی اصلاح طلب تھی۔ اس وقت بورڈ کو دو کروڑ سولہ لاکھ روپے کا سالانہ خسارہ ہوتا تھا اور 1973-74ء میں یہ خسارہ دو کروڑ سے کم ہو کر ایک لاکھ 60 ہزار سالانہ بشمول سود رہ گیا۔ اگر اس میں سے 75 لاکھ روپے سود کے نکال دئیے جائیں تو خسارہ صرف 85 لاکھ روپے رہ جاتا ہے اور اس وقت جو period جولائی سے دسمبر

1974ء تک کا ہے اس میں 31 لاکھ 50 ہزار روپے کے loan جس میں اگر سود کی رقم نکال دیجائے تو net profit سترہ لاکھ روپے ہوتا ہے اور ہم نے جو اس عرصے کی پلاننگ کی ہوئی ہے اس میں ہمیں توقع ہے کہ سود کی رقم اور depreciation allowance کی رقم وغیرہ یہ تمام اضافی اخراجات نکال کر بورڈ net profit earn کرنے کی پوزیشن میں ہو جائے گا یہ بورڈ کی 1972-73ء کی فنانشل پوزیشن ہے اور اس کی یومیہ انکم 70 یا 60 ہزار روپے کے درمیان fluctuate کرتی رہی ہے جب کہ اللہ کے فضل سے اب بورڈ یومیہ ساڑھے تین یا پونے چار لاکھ روپے کے درمیان fluctuate کرتا ہے ۔ اس سے بسوں کی تعداد اور انکم سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بورڈ نے انکم کے لحاظ سے دس گناہ زیادہ منافع حاصل کیا ہے اور حالت بھی improve ہوئی ہے ۔ جس کا اندازہ نفع کی صورت میں اور بسوں کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے جو بسیں اس وقت چل رہی ہیں صرف 40 فیصد بسیں off the road رہتی ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس 1078 نئی بسیں تھیں جن میں سے 8 بسیں مختلف انسٹی ٹیوشنز کو اور محکمہ تعلیم کو فروخت کی گئی ہیں باقی 1070 بسوں میں سے 15 فیصد emergency کے لیے رکھی ہوئی ہوتی ہیں جو stand by رہتی ہیں ۔ وہ نکال کر باقی بسیں میں کہتا ہوں کہ سو فیصد برائے minor repair زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے لیے ورکشاپ میں آتی ہیں اور مرمت کے بعد چلی جاتی ہیں ۔ اس طرح تو انسان بھی بیمار ہو جاتا ہے ۔ یہ تو پھر بھی مشینری ہے اور باقی ساری کی ساری بسیں on the road ہیں ۔ 552 بسیں پرانی اور ناکارہ ہو چکی ہیں ۔ 1972ء سے پہلے جن کی لائف سولا سال تھی وہ ختم ہو چکی تھی یقیناً وہ بسیں ہیں اور ان کی پوزیشن میں عرض کرتا ہوں کہ یہ 552 بسیں اتنی پرانی ہیں کہ یہ تمام کی تمام اب ناقابل مرمت ہو چکی ہیں ۔ ان میں سے 134 بسیں بالکل کام کی نہیں ہیں ان کی لائف بالکل ختم ہو چکی ہے ان کو آکشن کرنا ہے ۔ اس کا پروسیجر کے مطابق پروگرام بن رہا ہے 277 بسیں ایسی ہیں جو مرمت ہو سکتی ہیں ان کے پرزے اگر مل جائیں تو یہ ٹھیک ہو

سکتی ہیں ۔ ہم نے ان کی اصل کمپنیوں کو پرزے مہیا کرنے کے لیے لکھا ہوا ہے ۔ جونہی یہ پرزے آ جائیں گے ان کو مرمت کر دیا جائے گا ۔ اور باقی 141 بسیں رہ جاتی ہیں جو running position میں ہیں وہ بھی کافی پرانی ہو چکی ہیں اور ناکارہ ہیں مگر ان کو بھی اسی سال مرمت کرا کر چالو کر دیا گیا ہے ۔ اکثر چھوٹی موٹی خرابی کی وجہ سے ورکشاپ میں آتی ہیں ۔ ان میں سے 90 بسیں almost round the clock ڈیوٹی پر رہتی ہیں ۔ جہاں جو آپ نے بیان کیا ہے تمام نئی بسوں کو بھی اسی فہرست میں شامل کر لیا تھا ۔ یہ تو میں نے مختصراً عرض کیا ہے اس وقت میں اس معزز ایوان میں خاص طور پر متعلقہ ترمیم کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ ٹرانسپورٹ بورڈ میں پرزوں کی چوری ہوتی ہے اس میں بہت سی leakage ہے اور اس چوری کا پتہ کیا جائے کہ یہ گھاٹا کیوں ہو رہا ہے اور دوسری طرف یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ کسی کو انگلی تک نہ لگائی جائے ۔ جناب والا ! جب بورڈ کی پاورز کو اتنا محدود کر دیا جائے کہ وہ کسی کو نکال بھی نہ سکے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ corruption اور خرابیاں دور ہو سکیں ۔ جب ہم کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے کسی کو نکال نہیں سکتے تو پھر اصلاح احوال کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ اگر ہم کسی کو نکال دیتے ہیں تو وہ کورٹ میں جا کر stay order لے آتا ہے اور بعد میں وہ بحال ہو جاتا ہے تو ہمیں اس کو نہ صرف رکھنا پڑتا ہے بلکہ اس کو پچھلی تمام تنخواہ بھی دینی پڑتی ہے اس کے بعد وہ رعب سے چلتا ہے ۔ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس ملک میں complete protection دے کر decentralize-tion of power کی بجائے پاورز کو centralize کر کے وہ یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ آپ اپنی ترمیم کو بھی واپس لے لیں اور آئین کو بھی اور اس آرڈیننس کو بھی واپس لے لیں اور اس کے بعد یہ مطالبہ نہ کریں کہ آپ مینیجنگ ڈائریکٹر اور افسران کو نہیں پوچھتے ۔ بڑی حیرت کی بات ہے ۔ یہ تمام بحث irrelevant تھی کیونکہ

چھوٹے موٹے ملازم کا اس ترمیم سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ یہ ترمیم تو صرف سپران اور ڈسٹرکٹ مینجروں کے لیے تھی یہ اس کیٹیگری کے افسران ہیں جن کو ہم نے ذمہداری دی ہے کہ ان کے ساتھ بورڈ کا معاہدہ ہے کہ وہ ماہانہ انکم مقرر کریں گے اور وہ اس انکم کا ذمہدار ہوگا کہ اس نے مہینے میں اتنی انکم دینی ہے ۔ اگر اس سے کم ہوگی تو he will be taken to task لیکن اس کے لیے ان کو ہمیں پاورز دینا ہونگی ۔ اس لیے جب تک ہم docentralization of power نہیں کرتے بورڈ میں ہی نہیں بلکہ جب تک تمام دوسرے محکموں میں بھی decentralization of power نہیں کی جاتی اور نچلی سطح کو supervise کرنے والی authority کو پاور فل نہیں بناتے تو کسی صورت میں اس ملک سے رشوت ختم نہیں ہو سکتی ۔ بڑے افسران کو تبدیل کرنے کے لیے dismiss کرنے کے لیے جب تک مینیجنگ ڈائرکٹر کو پاورفل نہیں بنائیں گے اس وقت تک رشوت ختم نہیں ہو سکتی اس لیے یہ ترمیم کرنا ضروری ہے ۔ show cause notice دینے کی یہ پاور ان سے withdraw بھی کی جا سکتی ہے ۔ جس وقت بورڈ چاہے یہ پاور دے سکتا ہے اور جس وقت بورڈ نہ چاہے نہ دے ۔ اس سے کوئی آسمان نہیں گرتا ۔ اگر بورڈ فعال ہے اور مینیجنگ ڈائریکٹر کو شو کاز نوٹس دینے کا اختیار دیا جائے تو اس طرح وقت بچ جائے گا ۔ اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں اور یہ پچھلی غلطیوں کو protcetion دینے کے لیے نہیں ہے ۔ حقیقت میں بات یہ ہے کہ یہ انسان کا بنایا ہوا قانون ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہو سکتا ۔ اس میں نقائص ہو سکتے ہیں اور نقائص ہوں گے ۔ اس لیے اس element کا کوئی نہ کوئی way out نکالنا پڑے گا کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کرنا پڑے گا ۔ تو پچھلے عرصے میں efficiency کے پیش نظر یا کسی بھی لحاظ سے اگر کسی ڈسٹرکٹ مینیجر نے یا مینیجنگ ڈائرکٹر نے کوئی show cause notice جاری کیا ہے تو اس کا فیصلہ بھی بورڈ نے ہی کیا ہے لیکن ایک معمولی technical ground پر ایک راشی اور ایک برا ملازم یا ایک برا افسر اگر protection لے کر اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے تو یہ موزوں نہیں ۔ اس لیے مینیجنگ ڈائرکٹر نے اپنے جو فرائض سرانجام

دئے ہیں اگر انہیں protect کر دیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کسی کی کوئی ناجائز favour ہوگی ۔ بلکہ حقیقت میں وہ بات جس کی طرف آپ نشان دہی کرتے ہیں کہ بڑے ملازمین پر پوری طرح کنٹرول ہونا چاہئے اور انہیں قانون سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے ۔ تو ہم یہی کرنا چاہتے ہیں ۔ جیسا کہ آپ کو اچھی طرح سے علم ہے بورڈ میں ملازمین کی یونین کے نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں ۔ افسران کے نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں ۔ پبلک کے نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں اور اس میں وزیر بھی موجود ہوتا ہے جو اس معزز ایوان کے سامنے ۔ حکومت کے سامنے اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے ۔ اگر ان تمام افراد کی موجودگی میں کسی قانون یا کسی آرڈیننس کے تحت کسی شخص کو سزا دی جاتی ہے تو یہ ناجائز نہیں ۔ اور اگر وہ شخص کسی معمولی سے خلا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہائی کورٹ میں چلا جاتا ہے یا آرڈیننس کی کسی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے protection حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے ان اقدام سے باز رکھنے کے لیے اگر یہ اختیارات بورڈ کو with retrospective effect دے دئے جائیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت ہے ۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لیے میں فاضل ارکان سے بالعموم اور سید تابش الورعٰ اور حاجی سیف اللہ صاحب سے بالخصوص عرض کروں گا اسے پہلے بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا اور اس نے اس پر اچھی طرح سے غور کرنے کے بعد اسے ایوان میں پیش کیا تھا ۔ اور جب کوئی مسودۂ قانون ایوان میں پیش ہو جائے تو پھر یہ پبلک پراپرٹی بن جاتا ہے ۔ اب یہ پبلک میں آ چکا ہے اور تمام دنیا نے اسے پڑھا ہے ۔ اب اسے دوبارہ مشتہر کرنا یا اس کے لیے دوبارہ سٹینڈنگ کمیٹی تشکیل دینا تضیع اوقات کے سوائے اور کچھ نہیں ہوگا ۔ یہ ہم ایک noble cause اور noble purpose کے لیے کر رہے ہیں تاکہ بڑے اور راشی عناصر کو جو قوم کی دولت ۔ پبلک پراپرٹی اور بورڈ کے سرمائے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قومی مفاد کی بجائے ذاتی مفاد کے تابع کام کرتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی گوشمالی کی جا سکے اور میں آخر میں پھر

اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ بورڈ یا بورڈ کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے کسی صورت میں بھی آج تک ان اختیارات کا غلط استعمال نہیں کیا اور آئندہ بھی انشاء اللہ یقیناً کسی شکائت کی گنجائش پیدا نہیں ہوگی ۔ بورڈ کے اکثر ممبران ہر مہینے بورڈ کے کسی نہ کسی ڈسٹرکٹ آفس میں تمام ملازمین اور افسران کی موجودگی میں کھلی پنچائت لگاتے ہیں اور تمام اعتراضات سنتے ہیں اور اگر کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی ہو تو فوری طور پر اس کا ازالہ کیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ بھی میں مزید یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم کسی کے ساتھ کوئی زیادتی یا کسی کی کوئی حق تلفی نہیں کریں گے ۔ اس وقت تک کل 84 ملازمین کو اس آرڈیننس کے تحت عدالت میں پیش کیا گیا ہے ۔ ان میں سے 11 ملازمین ایسے تھے ----

راجہ جمیل اللہ خان : جناب سپیکر ! میں معذرت کے ساتھ فاضل وزیر کی فاضلانہ تقریر میں مداخلت کر رہا ہوں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ایوان میں کورم نہیں ۔

مسٹر سپیکر : گھنٹی بجائی جائے ۔ گھنٹی بجائی گئی ---- گنتی کی جائے --- گنتی کی گئی ---- کورم پورا ہو گیا ہے ۔ میاں محمد افضل وٹو ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : تو میں عرض کر رہا تھا کہ 84 افراد کو نوٹس دئے گئے ان میں سے 12 افراد کو عدالت نے بحال کر دیا ۔ باقی افراد میں سے اکثریت کی گذارشات کو ہم نے دوبارہ بورڈ میں سنا اور کچہری میں بھی سنا ۔ اس سے زیادہ انسانی طور پر انصاف اور کسی کے ساتھ ظلم کرنے سے احتیاط کی اور کوئی کوشش نہیں ہو سکتی ۔ تو میں فاضل ارکان اور خاص طور پر اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ بورڈ کی بہتری کی خاطر اور بورڈ کے سرمائے کے بچاؤ کے لیے اور اس صوبے کے عوام کی بہتری کے لیے یہ ترمیم جس میں مینیجنگ ڈائرکٹر کو delegation of powers کے اختیارات دئے گئے ہیں منظور کی جائے اور یہ بھی جب بورڈ چاہے گا دے گا اور جب چاہے گا واپس لے لے گا ۔ اسے منظور کیا جائے ۔ اس سے انصاف کے حصول پر یا کسی کے حقوق پر کسی قسم کی قدغن نہیں لگتی ۔

Mr. Speaker : The question before the House is :

That the Road Transport Board (West

Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 28th February, 1975.

(The motion was lost)

Mr Speaker : The question before the House is :

That the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by the 28th February, 1975 :

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Haji Muhammad Saifullah Khan.
3. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
4. Raja Munawar Ahmad.
5. Chaudhari Mumtaz Ahmad Kahloon
6. Mrs. Syeda Abida Hussain.
7. Miss Nasira Khokhar.
8. Qazi Muhammad Ismail Javid. and
9. Syed Tabish Alwari (The mover),

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Clause 2

Mr. Speaker : Now we go on to Clause 2 of the Bill. Clause 2 is under consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ! ترمیم نمبر 1 تو اب پیش نہیں ہو سکتی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں - یہ پیش نہیں ہو سکتی -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Tranrport, the words, comma and figures "and shall be deemed to have been so added from the fourteenth day of October, 1972" be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, the words, comma and figures "and shall be deemed to have been so added from the fourteenth day of October, 1972" be deleted.

Minister for Law : Opposed.

سید قابض الوری : میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ نے سفارش کی ہے کی ضمن 2 میں ہنگامی قانون برطرف ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1965ء کی مجوزہ نئی ضمن 4 (الف) کی سطر 1 میں "تمام اختیارات یا" کو حذف کر دیا جائے -

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Stading Committee on Transport, in the proposed Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, the words "all or" occurring in line 1, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Sh. Aziz Ahmad : Opposed.

مسٹر سپیکر : ترمیم نمبر پانچ کیسے پیش ہو سکتی ہے ؟

What would it read

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ کس طرح پیش نہیں ہو سکتی جناب ؟ ہم کہتے ہیں کہ بجائے سب اختیارات دینے کے چند مخصوص قسم کے اختیارات کے لیے تفویض کیا جائے ۔

سید قابش الوری : مخصوص قسم کے اس میں تو لامحدود اختیارات دینا چاہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تمام نہیں ، بلکہ مخصوص قسم کے دیے جائیں ۔

Mr. Speaker : But where are those particular cases ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ تو بورڈ فیصلہ کرے گا ۔ جس کو بورڈ مناسب سمجھے گا ۔ یعنی تمام اختیارات نہ دیں ۔ یہ اس ترمیم کا مقصد ہے ۔

مسٹر سپیکر : some particular cases تو ممکن ہے انگریزی کی کنسٹرکشن ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جن کو وہ مناسب سمجھے ۔ معمولی نوعیت کے ہوں ۔ بورڈ کی دخل اندازی معمولی نہ ہو ۔ وہ ان کو سپرد کر دیں ۔ یہ ان کی صوابدید پر ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ اردو میں پڑھیں ۔ یہ ترمیم کس زبان میں آئی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ انگریزی میں آئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : I doubt it very much کہ اس سے کچھ انگریزی کی بات بنتی ہے ۔ کمبر تین میں اس کا مقصد تو حاصل ہو رہا ہے ۔ یہ وہی ہے۔ یہ ایک بڑی clumsy سی کنسٹرکشن ہے ۔ اور کوئی بات نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اگر یہ مان لیں تو ہم ترمیم واپس لے لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس میں ماننے کی بات نہیں ۔ تین کے پیش نظر میں پانچ کو نہیں لے رہا ہوں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : ترمیم نمبر 12 پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ 74 سے 75 بناتا ہے ۔ باقی ساری بات حاجی صاحب نے تقریر کر لی ہے ، اب کوئی ضرورت نہیں ۔

مسٹر سپیکر : نمبر 6 کس طرح آسکے گی ۔

It frustrates the very object of the Bill.

سید تابش الوری : ابھی تو 4 کی بات ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : چار کی بات میں نہیں کر رہا ہوں ۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ کس طرح آسکتی ہے ۔

It frustrates and negates the very Bill.

سید تابش الوری : ہم نے تو یہ کہا ہے کہ منیجنگ ڈائرکٹر کی بجائے اس مقصد کے لیے بورڈ کی جانب سے مقرر کردہ مجلس تحقیقات ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو ٹھیک ہے ۔ آپ اپنی طرف سے ایک امنڈمنٹ لے آئیں It should be alright وہ کسی اور دن آئے گی اور یہ ایوان اس پر غور کر لے گا ۔

سید تابش الوری : یہ ابھی پاس نہیں ہوا ۔ یہ اوریجنل بل تو نہیں ۔ ان کی طرف سے تجویز ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : The only substantial clause in the Bill before us is that the Board may delegate its authority or power to the Managing Director.

یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کو نہ دیں ۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ اس کی بجائے فلاں کو دے دیں تو ۔

That is not the object of the Bill. The amendment has to be in consonance with the object of the Bill.

سید نایش الوری : جناب والا! آبجیکٹ یہ ہے اور کہا گیا ہے کہ بورڈ اتنا مصروف ہے کہ اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کر سکتا۔

Mr. Speaker : That is only an explanation. That is not the object of the Bill.

سید نایش الوری : اب وہ اختیارات منیجنگ ڈائرکٹر کو دیے جائیں، جو کسی سکریننگ کمیٹی کو دیے جائیں یا کسی اور اتھارٹی کو دیے جائیں۔ یہ اس ایوان کا حق ہے کہ وہ اس میں مناسب ترامیم کر سکے۔ اس طرح سے تو پھر ہم کوئی لفظ تبدیل ہی نہیں کر سکیں گے۔

مسٹر سپیکر : کیوں ؟

سید نایش الوری : کیونکہ مقصد یہ ہے کہ بورڈ کے اختیارات ان کی سہولت کے لیے کسی کو منتقل کیے جائیں۔ اب انہوں نے اس کا نام رکھا ہے منیجنگ ڈائرکٹر۔ ہم کہتے ہیں کہ سکریننگ کمیٹی ہونی چاہیے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو اسے اس طرح کر دیتے ہیں کہ اس میں ترمیم در ترمیم دے دیتے ہیں۔

مسٹر سپیکر : امنڈمنٹ move ہوگی تو آپ امنڈمنٹ دیں گے۔ نمبر 4۔

Hajl Muhammad Saifullah Khan : I beg to move—

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of undesirable Employees Ordinance, 1965, the words "all or" occuring in line 1, be deleted and in the proposed new Section 4-A so amended, between the words "powers" and "in occuring in line 2, the words "in any particular matter" be inserted.

Mr. Speaker : The motion moved is

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of undesirable Employees Ordinance, 1965, the words "all or" occuring in line 1, be deleted and in the proposed new Section 4-A so amended, between the words "powers" and "in" occuring in line 2, the words "in any particular matter" be inserted.

Minister for Transport : Opposed.

Mr Speaker : I am not allowing amendments No. 5, 6 & 7.

Syed Tabish Aiwari : I beg to move—

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, for the words "Managing Director", occuring in line 3, the words "constituted by the Board for specific matters" be substituted.

Mr. Speaker : The motion moved is—

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesir-

able Employees Ordinance, 1965, for the words "Managing Director", occuring in line 3, the words "constituted by the Board for specific matters" be substituted.

Minister for Transport : Opposed.

Hajl Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of undesirable Employees Ordinance, 1965, for the words "Managing Director" occuring in line 3, the word "Chairman", be substituted.

Mr. Speaker : The motion moved is—

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of undesirable Employees Ordinance, 1965, for the words "Managing Director" occuring in line 3, the word "Chairman", be substituted,

Minister for Transport : Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move—

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of undesir-

able Employees Ordinance, 1965, the following new Section 4-B be added, namely :—

"4-B. No order of termination of service under Section 3 shall be made by the Managing Director without prior approval of the Board".

Mr. Speaker : The motion moved is—

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, after the proposed section 4-A to the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, the following new Section 4-B be added, namely :—

"4-B. No order of termination of service under Section 3 shall be made by the Managing Director without prior approval of the Board".

Minister for Transport : Opposed.

سید قابش الوری : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودۂ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ نے سفارش کی ہے کی ضمن 2 میں ہنگامی قانون برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1965ء کی مجوزہ نئی ضمن 4 - الف کی سطور 1 , 2 کے الفاظ "مینیجنگ ڈائریکٹر" کی بجائے الفاظ "بورڈ کی جانب سے مخصوص معاملات کے لیے تشکیل کردہ کمیٹی" ثبت کیے جائیں -

Mr. Speaker : The working hours for today are upto 2-30 p.m.

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ کس ہنگامی حالت کے تحت ؟

مسٹر سپیکر : وہ اس طرح کہ آٹھ سے ڈیڑھ بجے ۔ ۔ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہم نے کون سا وقت ضائع کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : میں نے تو یہ نہیں کہا ۔ آج میٹنگ آورز 9 بجے صبح کے تھے ، اس حساب سے 2:30 ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ دس بجے بلائیں تو تین بجے تک کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : ایسے ہی ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! رولز میں ہے کہ اجلاس ساڑھے آٹھ بجے بلائیں ۔ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ 9 بجے بلائیں ۔ آپ اپنی صوابدید پر 9 بجے فرماتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : بہت بہتر ! کل سے ساڑھے آٹھ بجے بلائیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ تو اب ان لوگوں کو سزا دینے کے مترادف ہے جو باقاعدہ حاضر ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اسی حساب سے تو بجے آئیں ۔ نو کی بجائے ساڑھے آٹھ بجے کیوں آ گئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جہاں تک اس بل کے اغراض و مقاصد کا تعلق تھا وہ واضح انداز میں پیش کر دئے گئے ہیں یہ اور بات ہے کہ ان پر حکومت نے کوئی خاص توجہ نہیں دی اور محض اس بنا پر کہ وہ اچھی تجاویز اپوزیشن کی جانب سے پیش کی گئیں ۔ جناب والا ! ویسے تو ہم نے اس تمام تر بل ہی کو ایک evil قرار دیا تھا اور اس کو صوبے کے عوام کے مفاد کے قطعی طور پر منافی کہا تھا اور اس سلسلے میں جو بھی وضاحت جناب وزیر متعلقہ کی جانب سے کی گئی ہے وہ کسی طور پر بھی اس بل کو منظور کرنے کے لیے کافی نہیں ہے ۔ اب اگر آپ نے واقعی اس بل کو منظور کرانا ہے واقعی آپ کا اصرار ہے

ہے ، ہو سکتا ہے یہ آپ کا matter of prestige بھی ہو کیونکہ غلطی سے آپ صاحبان یہ بل پیش کر بیٹھے ہیں تو ہم آپ کے سامنے اب lesser evil کی شکل میں کہ چلو یہ evil اگر مسلط ہونا ہی ہے اگر یہ اس صوبے کے عوام پر ضرور مسلط ہونا ہے تو کم از کم lesser evil کی شکل میں ہو ہم نے چند تجاویز پیش کی ہیں ۔ ان میں سب سے پہلی تجویز جو ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کی جس کی میں سمجھتا ہوں کہ معقولیت سے کسی طور پر بھی آپ کو انکار نہیں ہو سکتا کہ آپ نے اس بل کا اطلاق 14 اکتوبر 1972ء سے کیا ہے ۔ آپ ہی مجھے بتائیں کہ بورڈ تو بنا ہے 1973ء میں ۔ مینیجنگ ڈائریکٹر کا عہدہ appropriate authority کی شکل تو اختیار کرتا ہے 1973ء میں اور مینیجنگ ڈائریکٹر یا بورڈ کی اس غلط کارکردگی کا آپ ازالہ کر رہے ہیں 1972ء سے جب کہ یہ existence میں بھی نہیں تھا ۔ نہ بورڈ تھا نہ مینیجنگ ڈائریکٹر تھا تو کس کو آپ اختیارات تفویض کر رہے ہیں 14 اکتوبر 1972ء سے ۔ اگر آپ نے retrospective effect ہی دینا ہے تو کم از کم اس بل کو تضحیک تو نہ بنائیں ۔ اس بل کو مذاق تو نہ بنائیں پھر اس تاریخ سے دیں جس تاریخ سے آپ نے آرڈیننس کو ترمیم کیا تھا ۔ جس تاریخ کو آپ نے اس آرڈیننس میں کارپوریشن کو بورڈ بنایا تھا اور چیئرمین کو مینیجنگ ڈائریکٹر بنایا تھا اور وہ آپ اپنی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں ، اس قانون کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ وہ 1973ء میں ہوا تھا ۔ کم از کم اگر آپ retrospective effect دینا چاہتے ہیں اول تو retrospective effect آپ 1973ء سے دیں جس کی بھی ہم کسی قیمت پر favour نہیں کر سکتے اور نہیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ ان کے لیے ... ...

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! بورڈ 1972ء کو بنا تھا 1973ء میں نہیں بنا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ آرڈیننس جناب کب ترمیم ہوا ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : آپ کہہ رہے ہیں کہ بورڈ اس وقت بنا ہی نہیں تھا تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اکتوبر 1972ء میں بورڈ بن چکا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اسی آرڈیننس کو جس میں ترمیم آج اس ایوان میں پیش کی جا رہی ہے اسی آرڈیننس کو پہلے ترمیم کیا گیا تھا 1973ء میں اور 1973ء میں اس کی کارپوریشن کو بورڈ بنایا گیا تھا اور بورڈ کا لفظ لکھا گیا تھا اور پہلے اس آرڈیننس میں چیئرمین لکھا ہوا تھا appropriate authority کو اس وقت مینیجنگ ڈائریکٹر کیا گیا تھا۔

وزیر ٹرانسپورٹ : (پوائنٹ آف ایکسپلینیشن) جناب والا! اگر فاضل رکن نے اس بات پر ہی بحث کرنی ہے تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ question of law یہ ہے کہ بورڈ جب سے بنا ہے بورڈ کے یا مینیجنگ ڈائریکٹر کے اختیارات کو اسی وقت سے retrospective effect دیا جا سکتا ہے اور حاجی صاحب فرما رہے ہیں کہ بورڈ 1973ء میں بنا تھا اگر بورڈ 1973ء میں بنا ہے تو 1972ء کے اختیارات دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کی وضاحت میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کو غلط فہمی ہے۔ بورڈ جو تھا That was constituted in October 1972 through an Ordinance اور بورڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر اس وقت تھے تو اس وقت سے اس ایکٹ کو retrospective effec دیا جا سکتا ہے۔

It is quite obvious and clear.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں آپ ہم سب سے اچھے قانون دان ہیں۔ اس آرڈیننس میں بورڈ کی کوئی definition نہیں ہے۔ اگر اس میں بورڈ کی definition آ جاتی جیسا کہ پہلے آرڈیننس میں تھی کہ "Board" means B ard constituted under such and such law. تب بھی یہ cover ہو جاتا۔ مینیجنگ ڈائریکٹر کی definition جاتی تب بھی یہ cover ہو جاتا۔ اس آرڈیننس میں تو definition اگر کسی چیز کی ہے تو وہ appropriate authority کی definition ہے کہ appropriate authority کون سی ہوگی اور اس appropriate authority کی جو چینج ہے یا اس کی جو ترمیم ہوئی ہے وہ 1973ء میں ہوئی ہے۔ ہم نے 1973ء میں چیئرمین کی جگہ پر مینیجنگ ڈائریکٹر یہاں پر درج کیا ہے۔

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سے پہلے آرڈیننس تھا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا ہے That is another thing. یہ آرڈیننس جو ہے جناب والا! جس کی آج ہم ترمیم

کر رہے ہیں اس کی جناب والا ! 1973ء میں ترمیم ہوئی تھی اور اس کی کوئی definition نہیں ہے کہ بورڈ کون سا بورڈ ، چیئرمین کون سا چیئرمین ، مینیجنگ ڈائریکٹر کون سا مینیجنگ ڈائریکٹر ۔ یہ ہمارے پاس اصل بل موجود ہے آپ دیکھ لیں یہ ہم انہیں ایک قانونی locuna بتا رہے ہیں کہ وہ چیز جس کی exitence ہی نہیں تھی اس میں appropriate authority چیئرمین ہے اور اس appropriate authority کے چیئرمین کو بدل کر 1973ء میں ہم نے مینیجنگ ڈائریکٹر کیا ہے اس آرڈیننس میں ۔ اب مینیجنگ ڈائریکٹر کو appropriate authority ہم نے بنایا ہے 1973ء میں ۔ پھر میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ اس چیز پر توجہ دیں کہ مینیجنگ ڈائریکٹر کو جب appropriate authority بنایا گیا ہے 1973ء میں تو -----

وزیر ٹرانسپورٹ : (پوائنٹ آف ایکسپلینیشن) گزارش یہ ہے جناب والا ! کہ فاضل رکن کی بحث تو یہ تھی کہ یہ ترمیم ہونی ہی نہیں چاہئے کیونکہ یہ غلط ہے اس میں انہوں نے دلائل بھی دیئے اور ایک گھنٹہ تک بحث بھی کی ۔ وہ بات اب ختم ہو گئی ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ 1972ء میں ان کو یہ اختیارات کیسے دیئے جائیں تو it is totally irrelevent اس لیے کہ 1972ء میں بھی یہ retropsecotive effect ہو سکتا ہے اور یہ delegation of powers ہوتی ہیں ۔ مثلاً پہلے کارپوریشن تھی تو اب بورڈ ہے whatever powers were being enjoyed by the Corporation they have been delegated to the Board. تو اس لفظ سے کہ پہلے کارپوریشن کا لفظ تھا اب بورڈ کا آیا ہے ۔

It makes no difference. Law Department has vetted this draft.

مسٹر سپیکر : وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں ۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ مینیجنگ ڈائریکٹر کو یہ authority پہلی مرتبہ ایک particular date سے ملی ہے اس particular date سے پہلے اس نے کب exercise کی ہوگی کہ آپ اسے with retrospective effect اختیارات دے رہے ہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ بات بحث برائے بحث ہے کہ کارپوریشن جو کہ اس وقت مینیجنگ ڈائریکٹر کی جگہ ایکٹ کر

رہی تھیں 1972ء میں I am talking about 1972 کہ بورڈ جو ہے یہ بن چکا تھا 1972ء میں اور 1972ء right from بورڈ نے تو اپنے functions perform کرنے شروع کر دیئے تھے بورڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر نے اور اس نے جو اقدامات کیے ہیں 1972ء اور 1973ء کے اس درمیانی دور میں اور اس تاریخ تک جس کی اس آرڈیننس میں ترمیم کی ہے وہ دور cover نہیں ہوتا جب تک کہ ہم اس کو 1972ء right from نہ لگائیں اور اس لیے یہ ضروری ہے کہ کارپوریشن کی جگہ بورڈ کا لفظ آیا ہے لیکن retrospective effect جو بورڈ کا ہوگا وہی کارپوریشن کا ہوگا۔

مسٹر سپیکر : ان کو بورڈ اور کارپوریشن کے لفظ پر اعتراض نہیں ہے وہ یہ سمجھ رہے ہیں . . . .

وزیر ٹرانسپورٹ : تو میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

مسٹر سپیکر : وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ

There was no Managing Director before a particular date

وزیر ٹرانسپورٹ : تو یہی میں بھی عرض کر رہا تھا کہ اکتوبر 1972 میں جب بورڈ بن گیا تو اس کا مینیجنگ ڈائریکٹر تھا کارپوریشن تو in existence نہیں تھی اور اکتوبر 1972ء سے 1973ء تک جو - - - -

Mr. Speaker : The facts are being disputed.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اپنی اس دلیل کے جواز میں اصل قانون کو پڑھ کر پیش کرتا ہوں جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

"If in the opinion of the appropriate authority any employee is undesirable and it is expedient, in the public interest, to terminate his services, the appropriate authority may, not withstanding anything to the contrary contained in any law, rule or instrument having the force of law .. .."

اور پھر اس میں جناب والا ! appropriate authority کو انہوں نے define کیا ہے

"Appropriate authority means-Government in the case of employees appointed by Government or persons whose

services have been transferred by Government to the Corporation ;"

اب یہیں پہ میں آتا ہوں کہ ہم نے ترمیم کیا ہے 1973ء میں کہ اس لفظ کو بورڈ کر دیا جائے کارپوریشن کو بورڈ کر دیا جائے اور یہ ہم نے 1973ء میں کیا ہے کہ ۔

Board in the case of employees appointed by the Corporation اور 1973ء سے پہلے appropriate authority تھی چیئرمین ۔

in the case of employees appointed by an authority or officer subordinate to the Corporation.

ہم نے 1973ء میں ترمیم کی کہ چیئرمین کی جگہ appropriate authority بنا دیا جائے مینیجنگ ڈائریکٹر کو یہ اور بات ہے کہ مینیجنگ ڈائریکٹر 1970ء میں تھا 1972ء میں تھا یا کبھی سے created تھا ۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۔

Who was appropriate authority on 14th October, 1972, and till the amendment of that very Ordinance which was made in 1973, that was Chairman.

مینیجنگ ڈائریکٹر تو اکتوبر 1972ء کو appropriate authority نہیں تھا ۔ اس قانون میں وہ چیئرمین تھا اور مینیجنگ ڈائریکٹر کو appropriate authority ہم نے بنایا ہے 1973ء میں ۔ اب اگر ہم retrospective effect دیں بھی جس کو نہیں دینا چاہیے تو اس تاریخ کو دیں جس تاریخ کو مینیجنگ ڈائریکٹر appropriate authority بنا ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : فاضل رکن کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ جب کوئی successor authority یا ڈیپارٹمنٹ یا کوئی بھی ہو وہ assume کرتی ہے اپنی پاورز کو ، مثلاً پہلے چیئرمین تھا اب اس کو مینیجنگ ڈائریکٹر بنایا ہے He is the successor of the Chairman اور اسی طرح سے پہلے کارپوریشن تھی اور اب بورڈ بنا ۔ کارپوریشن کا successor ہے بورڈ اور کوئی بھی retrospective effect amendment کی جاتی ہے تو جو پاورز اس وقت جس کو ہم دے رہے ہیں اس کا جو successor ہے

ء اس سے پہلے جو predecessor تھا اس کو وہ پاورز دیں گے ۔ یہ ایک معمولی پوائنٹ ہے جس پر فاضل رکن اگر بحث کو لمبی کرنا چاہتے ہیں تو وہ شوق فرما سکتے ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ ہم نے uninterrupted ان کو اجازت دی ہے کہ بولیں اگر آپ وقت پورا کرنا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی سے کریں ۔

I would most humbly submit to my Hon'ble friends to save the time of this Hon'ble House and let us do some thing constructive.

Mr. Speaker : I hope that you have been able to make out your point. Let us proceed further.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ہمیں اس سے غرض نہیں ہے وہ مانیں یا نہ مانیں ہمارے فرائض میں یہ شامل ہے کہ جب بھی کوئی قانونی lacuna آئے جہاں بھی کوئی قانونی کوتاہی ہو بحیثیت ایک لیجسلیٹر کے ہم اس کی نشاندہی کریں تاکہ ہم اپنے فرائض سے بہرحال عہدہ برآ ہوں اور یہ فرض انشاء اللہ العزیز ہم ادا کرتے رہیں گے ۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں کہ آپ اسے مانتے ہیں یا نہیں مانتے ۔ آپ اس پر توجہ دیتے ہیں یا نہیں دیتے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ۔

Mr. Speaker : Let us proceed further.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اس کے بعد ہماری ایک چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ جب بھی delegation of power کا مسئلہ آئے تو یہ ہم سمجھتے ہیں کہ بورڈ کے ساتھ ایک مذاق ، قانون کے ساتھ ایک مذاق کرنا ہے بورڈ کی existence کو بے وقار بنانا ہے کہ اگر آپ نے بورڈ کے تمام تر اختیارات مینیجنگ ڈائریکٹر کے سپرد کر دینے ہیں تو پھر مجھے بتائیں کہ بورڈ کا آخر فائدہ ہی کیا ہے ۔ آپ ایک جواز پیدا کر رہے ہیں کہ کل کو ایک حکومت آئے دوسری حکومت آئے اور وہ آپ کی اس چیز کو جواز بنا لے کہ جب delegation of powers کے تحت مینیجنگ ڈائریکٹر بورڈ کے تمام تر فرائض انجام دے سکتا ہے تو پھر اس بورڈ کی ضرورت کیا ہے ۔ پھر اس بورڈ کو ہی اگر eliminate کر دیں ۔ کم از کم اتنا تو نہ کریں کہ آپ بورڈ کی حیثیت کو بے کار کر دیں ۔

بورڈ کی ضرورت کو آپ بالکل ہی ناکارہ کر دیں ۔ اگر آپ نے delegation of powers کرنی بھی ہیں تو ہم نے تجویز پیش کی ہے کہ ضرورت کے تحت واقعات کے تحت حالات کے پیش نظر کسی وقت اگر آپ کرنا بھی چاہتے ہیں تو پھر کوئی خاص مسئلہ ہو اس کے دائرے میں کوئی خاص آئٹم ہو تو "all" کی بجائے ہم نے "any" عرض کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب انہوں نے خاص تو کیا ہوا ہے ۔

"in respect of its employees',

حاجی محمد سیف اللہ خان : اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ پھر ان کو اختیارات دینے کا فائدہ کیا ہے ۔ یہ پھر جناب شو بوائے بورڈ بنانے کا فائدہ کیا ہے ۔ کیا زینت کے لیے بورڈ بنایا گیا ہے کہ اس کی خوبصورتی اچھی رہے گی ۔ جب نام اس کا بورڈ ہے اور بورڈ اپنے تمام تر اختیارات مینیجنگ ڈائریکٹر کو تفویض کر رہا ہے ۔

Mr. Sepaker : In a particular matter i.e. in respect of the employees.

Haji Muhammad Saifullah Khan : In a particular matter.

ایمپلائیز کے بارے میں تو تمام تر اختیارات اس کے سپرد کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I don't think that employees are the only concern of the Board.

حاجی محمد سیف اللہ خان : بالکل صحیح ۔ بورڈ کا تمام تر انحصار ایمپلائیز پر ہے ۔ ایمپلائیز اگر نکال لیں اس بورڈ سے تو باقی صرف نام ہی رہ جائے گا اور کچھ نہیں رہے گا ۔

مسٹر سپیکر : ایسے تو اگر بسیں بھی نکال لی جائیں تو باقی کچھ نہیں رہ جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بسیں نکال لی جائیں تو انہیں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوگا ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لیے عرض

کر دوں کہ اگر تو بورڈ itself in existence نہ ہوتا اگر 1972ء میں بورڈ نہ بنا ہوتا ۔

مسٹر سپیکر : میاں صاحب یہ پوائنٹ تو ختم ہوگیا ہے ۔

He has clearly argued this point. I would not permit it to be dilated any further.

وزیر ٹرانسپورٹ : ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر : لیکن اس کے باوجود اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ٹھیک ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : نہیں سر ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! تو میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ از راہ کرم اس پر توجہ دیں ۔

مسٹر سپیکر : دو مرتبہ انہوں نے آپ کو جواب دیا ہے ۔

Now let us go to the next point.

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ تو جناب والا! interrupt کیا ہے ۔ انہوں نے جواب نہیں دیا ۔

مسٹر سپیکر : نہیں انہوں نے interrupt نہیں کیا بلکہ ۔

He has understood what you were saying.

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو اس میں بھی ایک impression create ہوتا ہے "all" کی بجائے اگر "any" لکھ دیں تو اس "any" میں یہ نہیں ہے کہ وہ تمام دے سکتے ہیں ۔ تھوڑا دے سکتے ہیں بہت دے سکتے ہیں ۔ ایک impression create کرنے کی بات ہے وہ "all" کا لفظ اس میں سے نکال دیں اور اس میں کسی خاص مسئلے کی جانب اگر وہ مینیجنگ ڈائریکٹر کو اختیارات دینے کی بات ہے تو بے شک دے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ اور ویسے بھی جناب والا! ایک اصول کی بات ہوا کرتی ہے کہ جب آپ نے کسی ملازم کی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے اور اس کے اختیارات کے بارے میں آپ نے کوئی پروسیجر روبہ عمل کرنا ہے تو وہ ضروری نہیں ہے کہ آپ مینیجنگ ڈائریکٹر کو ہی صرف وہ اختیارات تفویض کریں ۔ بلکہ اس کے لیے جو اور صورتیں ہو سکتی ہیں جس میں بورڈ کے ہاتھ اس سے بھی زیادہ

کھلے ہو سکتے ہیں کہ وہ چاہے تو کوئی اس کے لیے خاص کمیٹی مقرر کر سکتے ہیں ۔ چاہے کمیٹی تو وہ پاورز مینیجنگ ڈائریکٹر کو دے دے چاہے تو وہ بورڈ کو یا بورڈ کے چیئرمین کو وہ پاورز دے دے ۔ چاہے تو وہ ممبران میں سے کسی کو پاورز دے دے اس کا دروازہ کھلا رکھا جا سکتا ہے اس کو لمیٹڈ کر دینا کہ یہ powers صرف مینیجنگ ڈائریکٹر کو ہی delegate کی جا سکتی ہیں اور کسی کو نہیں کی جا سکتیں میں کہتا ہوں کہ یہ صریحاً غلط ہے اور یہ بالکل انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرے گا اور بورڈ میں بد انتظامی کی فضا پیدا کر دے گا ۔ جناب والا ! ہم نے تو اس حد تک بھی کوشش کی ہے کہ شاید اور نہیں تو ہم نے ایک ترغیب کے ذریعے کوشش کی ہے کہ ممکن ہے ہماری ان معروضات کو وہ کسی اور زاویے سے دیکھ رہے ہیں ہم تو اس حد تک ماننے کے لیے تیار ہیں اور جمہوریت پر اس حد تک ایمان رکھنے کے لیے تیار ہیں کہ جب بورڈ آپ نے جمہوری انداز میں بنایا تھا اور اسے جمہوری ادارے کا نام دے کر ہم سے یہ منظور کرایا تھا کہ اس کا چیئرمین وزیر ہوگا کیونکہ وہ عوامی نمائندہ ہے ۔ اس اسمبلی میں جواب دہ بھی ہوگا اور عوام کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اسے حق پہنچتا ہے کہ بورڈ کا چیئرمین ہو تو ہم نے یہ بھی تجویز کر دیا ہے کہ اگر بورڈ نے delegation of powers کرنی بھی ہے تو پھر چیئرمین کو powers delegate کر دی جائیں تاکہ ایک عوامی نمائندے کے پاس وہ پاورز آ جائیں اور وہ اس کو احتیاط کے ساتھ استعمال بھی کر سکے ۔ جس کو جواب دہی کا خوف بھی لاحق ہو تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے لازمی طور پر پاورز delegate کرنی ہیں تو پھر آپ چیئرمین کو delegate کر دیں ۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب والا ! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اگر ان سب تجویزوں میں سے کوئی بھی ہماری تجویز آپ کو منظور نہیں ہے آپ کسی معقول بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں تو پھر بھی ہم نے آپ کے لیے ایک اور چھوٹا سا راستہ تجویز کیا ہے کیونکہ ہم بھی اس کے part and parcel ہیں ۔ کل کو جب یہ قانون بن جائے گا

تو ہم یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ جناب یہ تو انہوں نے منظور کیا تھا ہماری موجودگی جو ہے وہ بھی اس چیز کا اظہار کرتی ہے کہ ہم بھی اس میں حصے دار تصور ہوں گے - ہم چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح کوئی بہتر صورت نکل آئے - اگر آپ نے تمام تر اختیارات دینے ہی ہیں مینیجنگ ڈائریکٹر کو تو اتنی شرط ضرور لگا دیں کہ جہاں وہ کسی کی سروسز کو terminate کرنے کا فیصلہ کرے یا آپ کے دئیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کسی کی قسمت کا حتمی فیصلہ کرنے کی کوشش کرے تو اس کو کم از کم بورڈ سے صاد تو کرالے - بورڈ سے اس کی prior approval لے لے اور بورڈ اگر مناسب سمجھے کہ مینیجنگ ڈائریکٹر کی تمام تر کارروائی اور تمام تر احکامات درست ہیں اس کو وہ صاد کر دیں پھر اس پروسیجر کے تحت اپیل کریں اور چلتے جائیں - ایسا بے شک کر دیں ورنہ تمام تر اختیارات کا اسے حامل کر دینا پھر اس چیز کی دلالت ہے کہ آپ بورڈ کی موجودگی سے متنفر ہو رہے ہیں اور اب بورڈ کے قیام کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی - پھر ہمیں انتظار کرنا پڑے گا کہ مستقبل قریب میں آپ ایک اور آرڈیننس لائیں گے ایک اور بل آپ اس اسمبلی میں پیش کریں گے جس کے تحت لکھا جائے گا کہ the "Board" shall be deleted تو یہ چیز جناب والا! اظہار کر رہی ہے - ان تمام تر ازادوں کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپ آہستہ آہستہ جہاں سے آپ نے طاقت لی تھی جہاں سے آپ نے قوت لی تھی جہاں سے آپ نے اختیارات لیے تھے آپ آہستہ آہستہ پھر انہیں منتقل کر رہے ہیں اور یہ آنے والا وقت بتائے گا کہ آپ کیا کہتے ہیں کر کیا رہے ہیں اور کریں گے کیا شکریہ -

سید قابش الوری : جناب سپیکر ترمیمی بل میں جو فقرہ روح کی حیثیت رکھتا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں بورڈ ملازمین کے سلسلہ میں اپنے تمام اختیارات یا کوئی سا اختیار مینیجنگ ڈائرکٹر کو تفویض کر سکتا ہے - اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضمن 4 کے بعد مندرج نئی ضمن ایزاد کی جائے گی - اور یہ 14 اکتوبر 1972 سے ایزاد تصور ہوگی -

جناب والا! یہ بات محل نظر ہے کہ ترمیم شدہ آرڈیننس 1973ء کے تحت مینیجنگ ڈائرکٹر کو پہلے ہی appropriate authority کی حیثیت سے متعلق کارروائی کے اختیارات حاصل ہیں - اور اس اعتبار سے یہ محض متضاد اختیارات کی حیثیت رکھتا ہے - آپ اس شخص کو جو پہلے ہی 1973ء سے appropriate authority کی حیثیت رکھتا ہے اس کو نئے سرے سے بورڈ کے اختیارات 1973ء سے تفویض کئے جا رہے ہیں - میرے دوست حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے بھی اس سلسلہ میں -

وزیر ٹرانسپورٹ : پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب والا! اس پوائنٹ پر پہلے بھی کافی بحث ہو چکی ہے - اس پوائنٹ پر کافی stress کیا گیا تھا، اور آپ اس بحث کو کلوز کر چکے ہیں، لیکن اب پھر وہی بات سید صاحب دہرا رہے ہیں آرڈیننس جو ہے -
that was amended in 1972
اس کی کلاز میں لفظ "مینیجنگ ڈائرکٹر" پر نوٹ واضح طور پر پرنٹڈ ہے اگر چاہیں تو یہ پرنٹڈ گورنمنٹ گزٹ دیکھ سکتے ہیں جناب والا! یہ غلطی سے پڑھ رہے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ایکٹ کا حوالہ دے رہے ہیں -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ایکٹ ہی سہی لیکن آرڈیننس 1972ء سے امینڈ ہوا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا! ہم ایکٹ کا حوالہ دے رہے ہیں جو ہمیں اسمبلی کی لائبریری سے حاصل ہوا ہے -

Mr. Speaker : Let him proceed further.

سید تابش الوری : جناب والا! میں گزارش کر رہا تھا کہ پورا اختیار appropriate authority کے طور پر پہلے ہی موجود ہے اب اسے اور لامحدود اختیارات تفویض کئے جا رہے ہیں - اسی طرح کلیتاً اختیارات مینیجنگ ڈائیکٹر کو منتقل ہو جائیں گے - یہ کسی طرح سے بھی اچھی بات نہیں ہے - جناب والا! بورڈ کی تشکیل کا جو مقصد تھا جو اساس تھی جس کی بنیاد پر یہ بورڈ قائم کیا گیا تھا وہ ختم ہو کر رہ گیا ہے - جناب والا! جب یہ بل پاس ہوا تھا اس وقت یہ طے ہوا تھا کہ تمام فیصلے باہمی مشاورت سے طے کیے جائیں گے - تمام فیصلے اجتماعی طور پر کئے

جائیں گے ، ہر مکتب فکر کے لوگ اس میں شامل ہوں گے - تمام حضرات مل بیٹھ کر فیصلے کریں گے ، اجتماعی کارکردگی سے اس کا نظم و نسق درست کریں گے - اس کی کارکردگی کو اور فعال بنائیں گے ' جناب والا ! یہی ایک مقصد تھا جس کے لیے ایک ایکٹ کی صورت میں ایک ترمیم بھی کی گئی تھی - اسی لیے وزیر متعلقہ کو اس کا چیئرمین بنانے کے لیے ترمیم پیش کی گئی تھی - لیکن اس وقت جو ترمیم ہمارے سامنے ہے ، اس سے اس کی روح اور مقاصد ختم ہو جاتے ہیں - اور بورڈ کے ملازمین تادیبی کارروائی کی حد تک اپنے اختیارات سے محروم ہو جاتے ہیں - اور بورڈ کے ملازمین اس ترمیمی بل سے محبوس ہو کر رہ جائیں گے - میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہم بلکہ پورا ایوان اس کو قبول کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا - جناب والا ! اختیارات کا خاتمہ ہو جائے گا اور مینیجنگ ڈائریکٹر کو مطلق العنان کی حیثیت حاصل ہو جائے گی - اور بل کے جو مقاصد تھے اور جو افادیت تھی وہ یکسر ختم ہو کر رہ جائے گی -

جناب والا ! ہم ہمیشہ اس بات کے قائل رہے ہیں کہ حکومت کی مشکلات دور کرنے اور عوام کی سہولت کے لیے جو بھی کوئی اچھی ترمیم آئے اسے قبول کیا جائے - ہم نے ہمیشہ حتی الوسع حکومت سے قانون سازی کے سلسلہ میں تعاون کیا ہے - لیکن ہم کسی ایسے بل کی حمایت نہیں کر سکتے جس میں اجتماعیت کو ختم کر کے فرد واحد کی بہتری کے لیے سوچا گیا ہو - جناب والا - مینیجنگ ڈائریکٹر خواہ کتنا ہی قابل ، دیانت دار کیوں نہ ہو ، ہزاروں آدمیوں کے لیے اتنا فعال اور مؤثر نہیں ہو سکتا - میں یہ کہوں گا کہ اس سلسلہ میں ایک تشکیلی کمیٹی بنا دی جائے ایسی اتھارٹی بنا دی جائے جو غیر جانب داری کے ساتھ قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق ملازمین سے متعلق فیصلے کر سکے - جناب والا ! اگر ایسا نہ کیا گیا تو بالخصوص پنجاب میں مطلق العنانیت قائم ہو کر رہ جائے گی اور انتظامی بحران کی کیفیت اس صوبہ میں پیدا ہو جائے گی - جناب والا ! سرکاریت کا تسلط پہلے ہی ہمارے ملک میں کافی ہے - آپ اسے اور وسیع کر رہے ہیں - حالانکہ خود حکمران جماعت کے مقتدر لیڈروں نے اقتدار سے پہلے اپنی تقریروں میں بڑھ چڑھ کر کہا تھا کہ جب ہم حکومت سنبھالیں گے تو

نوکر شاہی کا مکمل طور خاتمہ کر دیا جائے گا ۔ خود ایسے نعرے بلند کر کے اقتدار میں آنے کے بعد اب خود حکمران جماعت نوکر شاہی کو اور زیادہ مضبوط کر رہی ہے ۔ ہر شعبہ میں سرکاریت مسلط ہوتی جا رہی ہے ۔ جناب والا ! یہ اختیارات جو آپ مینیجنگ ڈائرکٹر کو منتقل کر رہے ہیں اگر انہیں چیئرمین کو منتقل کر دیا جاتا تو بھی ہم اس کی حمایت کر سکتے تھے ۔ یا کسی دوسری کمیٹی کو یہ اختیارات تفویض کر دئے جائیں ۔

جناب والا ! اگر حکومت نے ان اختیارات کو محدود کرنے کا آسان طریقہ ترمیم پیش کر کے حاصل کر لیا تو مجھے یہ خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی دن یہ ترمیم بھی پیش کر دی جائے گی کہ ارکان اسمبلی کی سہولت کے لیے کوئی ایسا قانون بنا دیا جائے جس میں تمام فیصلوں کا اختیار جناب سپیکر کو دے دیا جائے ۔ (قہقہہ) اور اس طرح سے آسانی فراہم ہو جائے گی ۔ یا یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ تمام فیصلوں کا اختیار جناب ڈپٹی سپیکر کو دے دیا جائے ۔ اور قانون سازی میں ہم جیسے لوگ بقول وزیر قانون کے جو رکاوٹ بنتے ہیں یا مداخلت کرتے ہیں ، وہ اس سے محفوظ نہیں ہو سکیں گے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Let us be little more relevent.

سید ناہش الوری : جناب والا ! یہ ایسی بدعت ہے ۔ ایسی برائی ہے ۔ ایسی غلط روایت ہے جس کو پہلے روز ہی بڑی شدت سے قابل مذمت قرار دینا چاہیے تھا ۔ اسی لیے ہم آج شروع سے ہی اسی بنیاد پر اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ جناب والا ! ہم نے اپنی ترامیم کے ذریعہ سے اس ایوان کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس ترمیمی بل کو اب بھی ہماری ترامیم قبول کرنے کے بعد کسی حد تک قابل قبول بنایا جا سکتا ہے ۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہم نے اپنی ترامیم کے ذریعہ سے یہ کہا ہے کہ اصل فقرے میں کوئی اختیار یا تمام اختیارات کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اس میں سے ''تمام اختیارات یا'' کے الفاظ حذف کر دیئے جائیں تاکہ کسی ایک اختیار کو بورڈ منتقل کر سکے ۔ ایسی صورت میں مینیجنگ ڈائرکٹر کے اختیارات محدود ہونے سے ملازم کو بہت حد تک احساس تحفظ پیدا ہوگا ۔ اور یہی احساس تحفظ پیدا کرنے میں اس کو مدد ملے گی ۔

اسی طرح سے ہم نے اپنی دوسری ترمیم کے ذریعہ سے اسی بنیادی مقصد کو برقرار رکھتے ہوئے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اگر ملازمین کے بارے میں تمام اختیارات یا کوئی اختیار منتقل کیا جائے۔ تو ملازمین کے مخصوص معاملات کے بارے میں ہی کوئی اختیار منتقل کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اس وقت جو فقرہ ایزاد کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت ملازمین کے بارے میں تشریح کے کسی بغیر ان کی تقرری اور تنزلی کے تمام معاملات شامل ہیں۔ اور اسی طرح سے ہماری اس ترمیم سے ان کے اختیارات نہ صرف محدود ہوں گے بلکہ اور زیادہ مؤثر اور فعال ہوں گے۔

وزیر قانون : میرے خیال میں وقت خاصا ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر : ان کی تقریر تو ختم ہو جائے۔

سید قابش الوری : جناب سپیکر ! اس لیے ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اگر آخری صورت میں حکومت اپنی بے رحم اکثریت کی بنیاد پر ہماری ان تمام تر ترامیم کو مسترد کرنے پر تل جائے اور اپنی بات بہ زعم اکثریت منوانے کی کوشش کرے۔ تو ہم نے ایک آخری صورت یہ دی ہے کہ اگر مینیجنگ ڈائرکٹر کو یہ اختیارات منتقل کیے جاویں۔ تو پھر بورڈ کی پیشگی منظوری کے بغیر مینیجنگ ڈائریکٹر کو دفعہ 3 کے تحت ملازمت سے برطرف کرنے کا حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل نہ ہو۔ اور جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ کیونکہ وزیر موصوف بھی اس سلسلہ میں یہ وضاحت فرما چکے ہیں۔ کہ وہ اس اختیار کے ذریعہ سے محض شوکاز نوٹس کا اختیار دینا چاہتے ہیں۔ اور بر طرفی کا اختیار نہیں دے رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں بورڈ کی جو اجتماعی حیثیت ہے۔ اس کو برقرار رکھنا چاہئے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہیں ہماری ان ترامیم کو قبول کر لینا چاہئے۔ اس طرح سے بورڈ کی طرف سے شوکاز نوٹس کا اختیار۔ تمام تادیبی کارروائی کے ابتدائی مراحل طے کرنے کا اختیار مینیجنگ ڈائرکٹر کو حاصل ہو جائے گا لیکن اس سلسلہ میں بورڈ کی پیشگی منظوری کے بغیر مینیجنگ ڈائرکٹر کسی ملازم کو برطرف نہیں کر سکے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فقرے سے نہ صرف اپیل کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ مینیجنگ ڈائرکٹر پر ایک مؤثر چیک بھی قائم ہو جائے گا۔ اور بورڈ اپنی اجتماعی حیثیت کو بھی برقرار رکھ سکے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وزیر موصوف اپنے ان ارشادات میں اور

ان یقین دہانیوں میں مخلص ہیں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کے اخلاص پر شبہ کیا جاوے ۔ کہ وہ ہماری اس ترمیم کو منظور کرکے نہ صرف یہ کہ مینیجنگ ڈائرکٹر کے اختیارات کو محدود کریں گے اور بورڈ کے اختیارات کو محفوظ کریں گے ۔ بلکہ ملازمین بورڈ میں اب احساس تحفظ اور ایسی خود اعتمادی پیدا کرنے میں بھی مدد دیں گے کہ جن کے باعث وہ آئندہ تذبذب اور بے یقینی کی فضا میں کام کرنے کی بجائے یک جہتی اور یک سوئی کے ساتھ تحفظ ملازمت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے سکیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں اگر کسی قسم کی ترمیم کے ساتھ اسی ترمیمی بل کو منظور کیا گیا تو جس طرح وزیر موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ بورڈ زیادہ وسیع پیمانے پر زیر عمل لانے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اور زیادہ جامعیت کے ساتھ بسیں اور دوسری سہولتیں فراہم کرنے کے لیے منصوبہ بندی کر رہا ہے تو اس میں بھی یہ قانون سازی مؤثر ثابت ہوگی ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ایوان ہماری ان گذارشات کے پس منظر یا پیش منظر کے ساتھ ان ترامیم کو قبول کر لے گا ۔ شکریہ ۔

Mr. Speaker : The question before the House is :

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, the words, comma and figures "and shall be deemed to have been so added from the fourteenth day of October, 1972" be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of undersirable

Employees Ordinance, 1965, the words "all or" occurring in line 1, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, the words "all or" occurring in line 1, be deleted, and in the proposed new Section 4-A so amended, between the words "powers" and "in" occurring in line 2, the words "in any particular matter" be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section 4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, for the words "Managing Director" occurring in line 3, the words "Committee constituted by the Board for specific matters", be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the proposed new Section

4-A of the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, for the words "Managing Director" occurring in line 3, the word "Chairman", be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, after the proposed section 4-A to the Road Transport Board (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees Ordinance, 1965, the following new Section 4-B be added, namely :—

4-B. No order of termination of service under Section 3 shall be made by the Managing Director without prior approval of the Board.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That Clause 2 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 1

Mr. Speaker : Now Clause 1 is under consideration.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, for the figures "1974" occurring in line 3, the figures "1975" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, for the figures "1974" occurring in line 3, the figures "1975" be sub-tituted.

Minister for Transport : Accepted.

Mr. Speaker : Time is extended by five minutes.

The question before the House is :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, for the figures "1974" occurring in line 3, the figures "1975" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 1 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کمپیڈ)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے - چونکہ اس میں

کوئی ترمیم نہیں ہے۔

It is deemed to have been passed and, therefore, it forms part of the Bill.

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1974ء منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1974ء منظور کیا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The House is adjourned till 8.30 a.m. toworrow morning.

(The House then adjourned till 8.30 a.m. on Wednesday on 12th February, 1975).

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

بدھ ۔ 12 فروری 1975ء
(چہار شنبہ ۔ 30 محرم الحرام 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

پ ۵۔ ص ۸۔ رکوع ۸۔ آیات ۷۹ تا ۸۱

اے انسان تجھ کو جو فائدہ پہونچتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو نقصان پہونچے وہ تیرے ہی اعمال کی وجہ سے ہے اور اے پیغمبر ہم نے تم کو لوگوں کی ہدایت کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کا اللہ ہی گواہ کافی ہے جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا۔ تو بلاشبہ اُس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر تمہیں ہم نے اُن کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ اور لوگ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ (آپ کی فرمانبرداری دل سے منظور ہے) لیکن تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں۔ تو اُن میں سے بعض لوگ تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور جو وہ مشورے کرتے ہیں اللہ اُن کو لکھتا جاتا ہے۔ تم اُن کی پرواہ مت کرو۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کارساز کافی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ اوقاف میں ترقیاتی سکیموں پر اخراجات

*4934 ۔ **چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ محکمہ اوقاف میں سال 1973-74ء میں کون کون سی ترقیاتی سکیمیں بنائی گئی ہیں اور ان پر اخراجات کا تخمینہ کیا ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : محکمہ اوقاف نے سال 1973-74ء میں درج ذیل سکیمیں بنائی ہیں جن کا تخمینہ بھی درج ذیل ہے ۔

1 ۔ توسیع و تعمیر نو مسجد دربار حضرت داتا صاحب	50 لاکھ روپے	80 لاکھ روپے
ملحقہ عمارت	30 لاکھ روپے	
2 ۔ اوقاف کالونی حضرت باغبھے شاہ لاہور	31/50 لاکھ روپے	
3 ۔ ترقیاتی سکیم مسجد عالی ملتان روڈ لاہور	15 لاکھ روپے	
4 ۔ توسیع و تعمیر نو مسجد دی مال مری	7 لاکھ روپے	
5 ۔ مسجد گول چوک اوکاڑہ مرحلہ دوم	10 ہزار روپے	
6 ۔ مسجد اہلسنت والجماعت کمپنی باغ سرگودھا مرحلہ اول	1/20 لاکھ روپے	
7 ۔ مزار حضرت مادھولال حسین صاحب	7/50 لاکھ روپے	
8 ۔ مزار حضرت بابا بلھے شاہ (تخمینہ زیر تکمیل ہے)	10 لاکھ روپے	
	1,53,010 روپے	

ایک کروڑ ترپن لاکھ دس ہزار روپے

سید ناہش الوری : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان سکیموں پر مجموعی طور پر جو رقم خرچ ہوئی ہے عملاً اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے ؟

وزیر اوقاف : اس کے لیے علیحدہ سوال دیں تاکہ میں آپ کو تفصیل سے جواب دے سکوں ۔

جیلوں میں صنعتوں کا قیام

***5040 ۔ چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کی کس کس جیل میں کیا کیا صنعت لگائی گئی ہے اور ان پر کتنے قیدی کام کرتے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : پنجاب میں جیلوں کی صنعتوں کے بارے میں مطلوبہ کوائف درج ذیل ہیں :

نمبر شمار	نام جیل	صنعت	تعداد قیدی
1 ۔	کیمپ جیل لاہور	گورنمنٹ پرنٹنگ پریس	10
2 ۔	ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور	دری بافی	44
		ریڈیو ٹرانسسٹر اسمبلی پلانٹ	71
3 ۔	ڈسٹرکٹ جیل قصور	بان بٹنا	22
4 ۔	،، ،، گوجرانوالہ	چاک انڈسٹری	7
		برتن سازی	42
5 ۔	،، ،، سیالکوٹ	کھیلوں کا سامان	290
		بان بٹنا	17
6 ۔	ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	بان بٹنا	434
7 ۔	ڈسٹرکٹ جیل ملتان	دری بافی	39
		آہن گری	2
		بان بٹنا	6

نمبر شمار	نام جیل	صنعت	تعداد قیدی
8 ۔	نیو سنٹرل جیل ملتان	پارچہ بافی	539
		چوب سازی	6
		مونج	95
9	زنانہ جیل ملتان	کشیدہ کاری	30
10	ڈسٹرکٹ جیل مظفرگڑھ	بان بٹنا	12
11	ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ غازی خان	بان بٹنا	28
12 ۔	ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	بان بٹنا	4
13 ۔	سنٹرل جیل ساہیوال	اونی صنعت	345
		متفرق	30
14 ۔	سنٹرل جیل لائلپور	یہ جیل فوج کی تحویل میں رہی اس لیے کوئی صنعت قائم نہ ہو سکی ۔	
15 ۔	ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا	بان بٹنا	24
16 ۔	ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور	بان بٹنا	21
17 ۔	ڈسٹرکٹ جیل جھنگ	یہ جیل سیلاب سے تباہ ہو گئی تھی دوبارہ تعمیر ہو رہی ہے ۔	
18 ۔	سنٹرل جیل میانوالی	قالین بافی	15
		پارچہ بافی	55
		چوب سازی	11
		مونج	189
19 ۔	ڈسٹرکٹ جیل لائلپور	بان بٹنا	35
20 ۔	ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی	بان بٹنا	21
		دری بافی	51
		چوب سازی	2
		متفرق	14
21 ۔	ڈسٹرکٹ جیل گجرات	بان بٹنا	18

نمبر شمار	نام جیل	صنعت	تعداد قیدی
22 ۔	ڈسٹرکٹ جیل جہلم	بان بٹنا	23
		کرسیوں کی بنائی	2
23 ۔	،، ،، کیمبلپور	دری بافی	35
		صفیں بنائی	3
24 ۔	،، ،، بہاولنگر	بان بٹنا	16
25 ۔	،، ،، رحیم یار خان	،،	20
26 ۔	نیو سنٹرل جیل بہاولپور	قالین بافی	47
		دری بافی	50
		پارچہ بافی	61
		چوب سازی	24
		رنگ سازی	5
		مونج بان	7
		درزی	6
27 ۔	بورسٹل جیل بہاولپور	درزی شاپ	20
		ہوزری شاپ	2
		پینٹنگ شاپ	4
		چمڑا سازی	20
		قالین بافی	84
		خیمہ سازی	5
		آہن گری	11
		رنگ ریزی	10

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین حافظ علی اسد اللہ صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری محمد انور سمن : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جن جیلوں میں صرف بان بٹنا ہے ان کے لیے حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ وہاں کوئی اچھی صنعت قائم کی جائے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! ہم ضرور ارادہ رکھتے ہیں ۔ جیسے جیسے وسائل ہمیں اجازت دیں گے ہم ضرور وہاں اچھی انڈسٹری قائم کریں گے ۔ اور میرے محترم دوست کی جو رائے ہوگی ہم اس پر ہمدردانہ غور کریں گے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کی خواہشات کے مطابق وہاں اچھی انڈسٹری لگائی جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو چیزیں جیلوں میں تیار ہوتی ہیں ان کو dispose of کس طریقے سے کیا جاتا ہے اور موجودہ طریقۂ کار سے وزیر موصوف مطمئن ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : یہ علیحدہ سوال دیں تو بہتر رہے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ! میں نے سوال یہ کیا ہے کہ یہ چیزیں جو انہوں نے فرمائی ہیں کہ یہ چیزیں فلاں فلاں جیل میں تیار ہوتی ہیں ---

مسٹر چیئرمین : آپ اپنے سوال کی وضاحت کر دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : وضاحت تو میں نے کر دی ہے اب وہ نہیں سمجھتے تو میں انہیں کس زبان میں سمجھاؤں ۔ یہ چیزیں جو جیلوں میں تیار ہو رہی ہیں اس کے متعلق یہ بتائیں کہ ان کو dispose of کرنے کا طریقۂ کار کیا ہے اور کیا وزیر موصوف اس طریقۂ کار سے مطمئن ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ اگر انہیں تفصیل چاہیے کہ اس کا طریقۂ کار کیا ہے تو یہ علیحدہ سوال دیں تاکہ میں انہیں تفصیل سے بتا سکوں ۔ جہاں تک مطمئن ہونے کا تعلق ہے یعنی موجودہ جو طریقۂ کار ہے اس سے میں مطمئن ہوں ویسے ان کی جو رائے ہوگی اس پر بھی غور کیا جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! ان کو فرمائیے کہ سوال کا جواب دیں کہ ان چیزوں کو dispose of کیسے کیا جاتا ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : ان کو فروخت کیا جاتا ہے ۔ اس کے لیے آپ

علیحدہ سوال دیں تاکہ میں آپ کو تفصیل سے بتا سکوں اس میں بہت سی آئٹمز ہیں۔

(قہقہے)

مسٹر چیئرمین : وہ چھوٹا جواب دے کر الجھن پیدا نہیں کرنا چاہتے وہ تفصیل سے جواب دینا چاہتے ہیں اس لیے انہوں نے کہا ہے کہ الگ سوال دے دیں۔

چوہدری امان اللہ لک : تفصیل سے جواب دینا ہے تو زبانی دے دیں الگ سوال دینے کی کیا ضرورت ہے ؟

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس سال ان جیلوں میں کون کون سی نئی صنعت قائم کی گئی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! اس قسم کا آگے ایک سوال آ رہا ہے میں اس میں تفصیل سے انہیں بتا دوں گا۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ لائل پور جیل کب تک فوج کی تحویل میں رہی اور کب سے محکمہ جیل کی تحویل میں آ گئی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! اس کے لیے بھی علیحدہ سوال ہونا چاہیے۔ (قہقہہ) بہرحال میں ان کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ وہ اب محکمہ جیل کے کنٹرول میں ہے۔ ابھی وہاں قیدی نہیں ہیں اس سلسلے میں سوچ بچار کیا جا رہا ہے کہ وہاں کون سی انڈسٹری لگائی جائے۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ کب سے محکمہ جیل خانہجات کی تحویل میں آ چکی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : اس کے لیے علیحدہ سوال دے دیں کیونکہ ان کو ایک خاص تاریخ چاہیے۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جیل میں تیار شدہ چیزیں محکمہ کے عملہ اور متعلقہ افسران میں تقسیم کی جاتی ہیں اور موجودہ طریقہ کار انتہائی ناقص ہے۔ اس میں کچھ تبدیلی وزیر موصوف کرنے کے لیے ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! ایسی کوئی بات نہیں اگر فاضل

رکن کے نوٹس میں ہے تو وہ مجھے بتائیں۔ میرے نوٹس میں لائیں تو انشاء اللہ یقیناً ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور آپ کو مطمئن کیا جائے گا۔

چوہدری محمد انور سمہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کیا وجہ ہے کہ صفیں بنانے والی صنعت صرف کیمبل پور ضلع میں قائم کی گئی ہے کیا وہاں میٹیریل اچھا ہے یا بنانے والے لوگ اچھے ہیں ؟

مسٹر چیئرمین : یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے ؟

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! کسی اور ضلع میں صفیں کیوں نہیں بنائی جاتیں ؟ اس کی خاص وجہ کیا ہے کہ اس ضلع میں صرف صفیں بنائی جاتی ہیں۔

مسٹر چیئرمین : اس کی وجہ یہ ہے کہ جس اضلاع میں جس قسم کا خام مال میسر ہو تو اسی کے مطابق انہوں نے کام کرنا ہوتا ہے۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! آپ نے منسٹر صاحب کے اختیارات بھی لے لیے ہیں یا ویسے ہی آپ جواب دے رہے ہیں۔ یہ تو منسٹر صاحب کا کام ہے سپیکر صاحب کا کام نہیں ہے۔

مسٹر چیئرمین : راہنمائی تو کرنی ہی پڑتی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! کیمبل پور کے حالات اس قسم کے ہیں کہ وہاں اس کا جو خام میٹیریل ہے وہ وافر مقدار میں ملتا ہے اس لیے وہاں صفیں بنائی جاتی ہیں۔

اضافی بستیوں کی تعمیر

***5494 ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب کے کن کن شہروں اور قصبوں میں اضافی بستیوں کی تعمیر پر منظور شدہ منصوبہ کے مطابق عمل درآمد ہو چکا ہے اگر ان پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا تو کب تک عمل درآمد کی امید ہے۔

(ب) جن اضافی بستیوں کی تعمیر پر عمل درآمد ہو چکا ہے وہ کب

تک تیار ہو کر ضرورت مند عوام کے حوالہ کر دی جائیں گی ۔

(ج) جہاں کہیں ضلعی انتظامیہ کی نااہلی یا غفلت کے باعث عمل درآمد نہیں ہوا کیا حکومت وہاں کی ضلعی انتظامیہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (ملک حاکمین خان) : جناب والا ! فاضل رکن کا سوال بہت پرانا ہے اگر آپ کی اجازت ہو اور ہاؤس بھی مجھے اس بات کی اجازت دے تو میں آپ کو تازہ ترین صورت حال بتانا چاہتا ہوں اور وہ صورت یوں ہے :

(الف) منظور شدہ پروگرام کے مطابق کیمبل پور ۔ راولپنڈی ۔ جہلم ۔ گوجرانوالہ ۔ لاہور ۔ لائل پور ۔ جھنگ ۔ چنیوٹ ۔ ملتان ۔ مظفر گڑھ ۔ بہاول پور ۔ رحیم یار خان ۔ بہاولنگر اور وہاڑی شہروں کی سکیموں پر ٹھیک سے عملدرآمد تیزی سے شروع ہو چکا ہے ۔ ان سکیموں کے علاوہ گجرات ۔ سیالکوٹ ۔ سرگودہا ۔ شیخوپورہ ۔ اوکاڑہ اور خان پور کی منظور شدہ سکیموں پر سال رواں میں عملدرآمد شروع کیا جا رہا ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا سکیموں میں سے جھنگ ۔ چنیوٹ ۔ کیمبل پور تقریباً مکمل ہو چکی ہیں اور باقی ماندہ سکیموں میں سے جہلم لاہور (وسن پورہ) ۔ مظفر گڑھ ۔ بہاولپور ۔ رحیم یار خان ۔ رہواز گارڈن فلیٹ (لاہور) اور لائل پور میں فلیٹ سال رواں میں پایۂ تکمیل تک پہنچ جائیں گے ۔ اس کے علاوہ باقی ماندہ سکیمیں راولپنڈی ۔ گوجرانوالہ ۔ لائل پور ۔ ملتان ۔ وہاڑی ۔ بہاولنگر ۔ خانپور ۔ شیخوپورہ ۔ اوکاڑہ اور گجرات میں اگلے مالی سال میں مکمل ہو جائیں گی ۔ پلاٹ اور فلیٹ کی الاٹمنٹ کے لیے کمیٹیاں ضلع وار بنا دی گئی ہیں اور جوں جوں سکیمیں مکمل ہو رہی ہیں الاٹمنٹ کا کام شروع کر دیا گیا ہے ۔

(ج) سکیموں کا کام جامع منصوبہ کے مطابق کیا جا رہا ہے اس لیے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

وکلاء کو رہائشی سہولتیں مہیا کرنا

*6127 **ملک ہد اعظم** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کچھ عرصہ قبل وکلاء کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کا فیصلہ کیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ فیصلہ کب ہوا تھا ۔ اس پر اب تک عمل درآمد کیوں نہیں ہوا اور کیا حکومت اس فیصلہ پر عمل درآمد کرے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (ملک حاکمین خان) : (الف) حکومت پنجاب نے حال ہی میں جو نئی پالیسی مرتب کی ہے اس کے تحت مخصوص طبقہ کے لوگوں کو 10 فیصد کوٹا دے دیا گیا ہے جن میں وکلاء حضرات بھی شامل ہیں ۔

(ب) مندرجہ بالا پالیسی کا فیصلہ 31 دسمبر 1974ء کو ہوا تھا اور اس پر عمل درآمد شروع ہے ۔

صوبہ کی جیلوں میں صنعتوں کا قیام

*6128 ۔ **ملک ہد اعظم** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت صوبہ کی جیلوں میں نئی صنعتیں رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان صنعتوں کی اقسام کیا ہوں گی ۔ نیز ایسی جیلوں میں جہاں ابھی تک کوئی صنعت قائم نہیں کی گئی وہاں کب تک صنعتوں کا قیام عمل میں آئے گا ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) : فی الحال پنجاب کی جیلوں میں مندرجہ ذیل نئی صنعتیں رائج کرنے کا پروگرام ہے :

1 ۔ نیو سنٹرل جیل بہاولپور	پاور لوم برائے کپڑا ۔
2 ۔ نیو سنٹرل جیل ملتان	پاور لوم برائے کپڑا ۔
3 ۔ سنٹرل جیل ساہیوال	مزید لوم برائے قالین بافی

4 ۔ سنٹرل جیل میانوالی	مزید لوم برائے قالین بافی ۔
5 ۔ ڈسٹرکٹ جیل کیمبل پور	ماچس فیکٹری اور لوم برائے قالین بافی۔
6 ۔ بورسٹل جیل بہاولپور	ہوزری کی صنعت میں مزید توسیع ۔
7 ۔ سنٹرل جیل لائل پور	بھٹہ خشت سازی لوم برائے کمبل سازی ۔ لوم برائے قالین سازی ۔
8 ۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	کھیلوں کے سامان کی صنعت میں توسیع
9 ۔ ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور	ٹیلی ویژن اسمبلی پلانٹ و ٹرانسسٹر اسمبلی پلانٹ ۔ سائیکل انڈسٹری ۔ سرامک انڈسٹری و چینی کے برتن بنانے کا کارخانہ ۔ قالین بافی ۔
10 ۔ زنانہ جیل ملتان	کشیدہ کاری اور اون بننے کی صنعت ۔

صوبہ کی تمام سنٹرل جیلوں میں مختلف صنعتیں رائج ہیں ۔ ڈسٹرکٹ جیلوں میں حوالاتیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے صنعتیں رائج کرنا مشکل ہیں علاوہ ازیں صنعتوں کے تمام جیلوں میں قیام کے لیے کافی سرمایہ چاہئے جس کے لیے کافی وقت اور وسائل درکار ہیں ۔

چوہدری فضل انور سمرا : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سرامک انڈسٹری اور چینی کے برتنوں کے کارخانوں میں کوئی فرق ہے ؟ بے شک تفصیل بعد میں دے دیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! سرامک انڈسٹری اور چینی کے برتنوں کو جس طریقے سے بھی لیا جائے بہرحال وہ بنتے تو چینی کے ساتھ ہیں کیونکہ اس سے برتن بھی بنائے جاتے ہیں اور اسی سے ٹائل وغیرہ بنائی جاتی ہیں ۔ انہیں نام چاہے کچھ بھی دے دیں وہ آپ کی اپنی مرضی ہے ۔

چوہدری فضل انور سمرا : میرا سوال یہ تھا کہ سرامک انڈسٹری اور

چینی کے برتن بنانے کے کارخانے میں کیا فرق ہے وزیر موصوف تفصیل سے بتائیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا سرامک انڈسٹری میں مختلف چیزیں آتی ہیں ۔ سرامک انڈسٹری کا مطلب ہے کہ اس میں سب کچھ آتا ہے آپ بھی آتے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : سب سے وزیر موصوف کی کیا مراد ہے ۔ جناب والا! وزیر موصوف جواب گول کر رہے ہیں ۔ سوال کا جواب نہیں دے رہے ۔ سرامک انڈسٹری اور چینی کے کارخانوں میں کیا فرق ہے اگر تفصیل کے لیے ٹائم لینا چاہتے ہیں تو لے لیں لیکن جواب تو دیں ۔

مسٹر سپیکر : کون سا سوال اس وقت زیر بحث ہے ؟

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! سوال نمبر 6128 کا سپلیمنٹری ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ سوال کیسے پیدا ہوتا ہے ؟

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! یہ ایسے پیدا ہوتا ہے کہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں سیریل نمبر 9(3) میں ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور کے عنوان کے تحت کہا ہے کہ سرامک انڈسٹری و چینی کے برتن بنانے کا کارخانہ'' تو میں نے سمجھنے کے لیے پوچھا ہے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے ؟

Mr. Speaker : He is not a technician.

(قہقہہ)

چوہدری محمد انور سمہ : جناب پھر یہاں ایسا آدمی یہاں بیٹھنا چاہیے جو ٹیکنیشن ہو یا آپ جواب دیں آخر ہمیں سمجھنا تو چاہیے کہ جیلوں میں وہ کیا بنائیں گے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! سرامک انڈسٹری جس میں ٹائل بھی آتی ہیں اور بھی مختلف چیزیں ہیں جو وہاں بنائی جاتی ہیں اور بہت سی مصنوعات وہاں تیار کی جاتی ہیں ۔ جہاں یہ مصنوعات تیار کی جاتی ہیں وہاں انہیں سرامک انڈسٹری کا نام دیا جاتا ہے ۔ جہاں تک چینی کے برتنوں کی بات ہے وہ سب کے روزمرہ استعمال میں آتے ہیں یہ اچھی طرح

سے جانتے ہیں ۔ بہرحال اگر اور کوئی بات ہے تو ہم علیحدہ بیٹھ کر بات چیت کر لیں گے ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : میں نے تو آپ کو ایک پیش کش کی تھی آپ نے اتفاق ہی نہیں کیا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ نئی جیلوں میں نئی صنعتیں لگانے کے لیے منصوبہ بندی کرتے وقت کون سے عوامل کو زیر غور رکھا جاتا ہے یعنی وہ کون سا فارمولا ہے جس کے پیش نظر نئی صنعتیں لگائی جاتی ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : سوال ذرا دوبارہ کریں میں سمجھ نہیں سکا ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جیلوں میں نئی صنعتیں لگانے کے لیے منصوبہ بندی کرتے وقت کون سے فارمولے کے تحت کام لیا جاتا ہے کہ فلاں جیل میں فلاں صنعت لگائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : فارمولے کی یا پالیسی کی بات آپ کر رہے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک : فارمولا میں کہہ رہا ہوں elaborate اس لیے کر رہا ہوں کہ وہ سوال سمجھ سکیں کہ فلاں سال فلاں جیل میں فلاں انڈسٹری لگائی جائے گی تو کون سی وہ منصوبہ بندی ہے کون سا وہ فارمولا ہے جس کے پیش نظر یہ انڈسٹری لگائی جاتی ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ سمجھ گئے ہوں گے میں تو ابھی تک سوال سمجھ نہیں سکا کہ حکومت میں فارمولے کی بات کہاں سے آ گئی ۔ پالیسی کی بات تو ہوتی ہے آپ دونوں میں سے کیا پوچھ رہے ہیں کہ پالیسی پوچھ رہے ہیں کون سی پالیسی کے تحت یہ کام کیا جاتا ہے یا فارمولا پوچھ رہے ہیں ۔ کیونکہ فارمولا تو ایک constant چیز ہوتا ہے ایک فارمولا جو particular فارمولا ہے وہ وہی رہتا ہے اس کی form نہیں بدلتی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! وزیر موصوف تو سمجھ گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر : اگر وہ سمجھ گئے ہیں تو جواب دے دیں ، مجھے تو بہرحال سمجھ نہیں لگی ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! ہر جگہ کے مخصوص حالات ہوتے ہیں اور ہمیں دیکھنا پڑتا ہے کہ اس ڈسٹرکٹ میں ہمیں کون سا میٹیریل دستیاب ہوگا تاکہ ہم اسے آسانی سے حاصل کرکے وہاں جیل میں اس سے مصنوعات تیار کر سکیں تو اس سلسلے میں ہمارے پاس ٹیکنیکل لوگ بھی ہیں مثلاً اے ۔ آئی ۔ جی اس قسم کے لوگ ہیں جن کی ڈیوٹی ہے کہ وہاں کے حالات و واقعات کی سٹڈی کرنے کے بعد اپنی رائے دیں ۔ اس کے بعد ہم اسی کے مطابق وہاں انڈسٹری لگاتے ہیں جس میں محکمہ جیل کو کم خرچ کرنا پڑے ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔ کیا جناب والا! اے ۔ آئی ۔ جی پولیس انڈسٹری کا ایکسپرٹ سمجھا جاتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ آپ کی رائے پوچھ رہے ہیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! ان کو تجربہ ہوتا ہے کافی عرصہ سے وہ لوگ وہاں ہوتے ہیں ۔ ان سے ہم اس سلسلے میں رائے لیتے ہیں میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ کوشش ہماری اپنی ہوتی ہے رائے ہماری اپنی ہوتی ہے اور ہمارے اپنے دوست رائے دیتے ہیں ۔ ہم اسی کے مطابق اس سلسلے کو چلاتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر موصوف یہ مہربانی فرمائیں گے کہ جیسے انہوں نے خود کہا ہے کہ جہاں خام مال ملے ہم وہاں پر ہی اسے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو میرے پاس میانوالی میں جو چائنا کلے موجود ہے اور فائبر کلے موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ میانوالی ضلع میں ہے یا آپ کے پاس ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی : میری اپنی ملکیت میں ہے ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : گزارش یہ ہے کہ وہاں سرامک انڈسٹری نہیں بنائی گئی یہاں کوٹ لکھپت میں بنائی گئی ہے تو کیا میانوالی میں بھی وہ مہربانی فرما کر یہ چیزیں بنانے کا حکم دیں گے ؟

مسٹر سپیکر : کرنل صاحب آپ نے میری پیشکش تو قبول نہیں کی ، وزیر موصوف کی ہی پیشکش قبول کر لیں ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! میں ان کی پیشکش قبول کرتا ہوں اور دعوت دیتا ہوں کرنل صاحب میرے کمرے میں تشریف لائیں اور اپنی رائے کا اظہار کریں میں پوری ہمدردی سے ان کی تجاویز پر غور کروں گا۔

سید نابش الوری : جناب والا! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ نیو سنٹرل جیل بہاولپور میں کپڑا بنانے کے لیے کتنی پاور لومز لگائی جا رہی ہیں اور ان کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے۔

سید نابش الوری : جناب والا! یہ بڑا متعلقہ سوال ہے وزیر موصوف ایسے متعلقہ سوالوں کا جواب بھی نہیں دے رہے۔ کیا آپ اس بارے میں کچھ فرما سکیں گے۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! فاضل ممبر علیحدہ سوال کر دیں ضرور جواب دیا جائے گا۔

سید نابش الوری : جناب والا! پھر تو ہمیں لکھا ہوا جواب بھیج دیا کریں پھر یہاں جواب پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب آپ نے پوچھا کیا ہے؟

سید نابش الوری : جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی پاورلومز بہاولپور جیل میں لگائی جا رہی ہیں اور اس کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! یہ پہلے سوال کا بغور مطالعہ کرلیں اس میں پوچھا کیا گیا تھا جو انہوں نے اب پوچھا تھا وہ جواب دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو علیحدہ سوال کر دیں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں اعداد و شمار مہیا کرنے پڑتے ہیں۔

سید نابش الوری : جناب والا! ان کے پاس اعداد و شمار موجود ہونے چاہئیں۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا! یہ سوال ہی علیحدہ پوچھ لیا کریں۔

سید تابش الوری : جناب والا انہیں معلوم ہونا چاہئے -

Mr. Abdul Hafeez Kardar : Point of order. The point of order is that if you were to go to the record of the answers given by the Minister you will find that a number of answers read like this

''تفصیل سے جواب بعد میں دیا جائے گا''

I just want the information that if you can't give the details and furnish them today a separate day will be allotted for "TUFSIL"

جناب والا اگر ایک گھنٹے میں بھی تفصیل سے جواب نہیں دیا جاسکتا تو پھر ایک دن مقرر کرنا چاہئے - اگر آپ جواب دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا اکثر کا جواب یہی ہے کہ تفصیلی جواب کے لیے وقت چاہئے - یا علیحدہ سوال کی ضرورت ہے یا یہ کہہ دیا جاتا ہے کمرے میں آجائیں ، ان کا کمرہ معلوم نہیں کتنا بڑا ہے -

جناب سپیکر میں آپ سے اس سلسلہ میں استدعا کروں گا کہ زیادہ بہتر طریقہ سے سوالات کے جواب دیے جائیں - وزیر موصوف کو چاہئے تیاری کر کے آئیں -

مسٹر سپیکر : آپ کی اس سلسلہ میں رائے یہ ہے کہ یہ ضمنی سوال بنتا ہے -

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : جناب والا ! یہی نہیں بلکہ پہلے جو جوابات دیے گئے ہیں ان کے لیے بھی آپ کے سامنے تجویز پیش کر رہا ہوں کہ وزیر موصوف کو تیاری کر کے آنی چاہئے -

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! یہ بات واضح ہے جو سوال جس طریقہ سے کیا گیا اس کا جواب بھی اس طریقہ سے دیا گیا ہے اور جیسے جواب آیا ہے میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے - مثال کے طور پر سید تابش صاحب نے سوال کیا تھا میں سمجھتا ہوں اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے - بہر حال اس کے علاوہ اگر آپ کی کوئی رائے ہے تو ہم اس پر بھی غور کریں گے -

Mr. Speaker : The question will be repeated.

سید تابش الوری : جناب والا ! اب آئندہ کے لیے انہیں میرا سوال رٹ کرنا چاہئے تاکہ وضاحت سے جواب دیا جاسکے۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب میں نے کہہ دیا ہے۔

That the question will be repeated.

سید تابش الوری : جناب والا ! میرا مقصد یہ ہے کہ میرا سوال رٹ کر لیا جائے تاکہ آئندہ کے لیے انہیں دقت نہ رہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ بورسٹل جیل بہاول پور میں کیا کوئی ہوزری کی صنعت میں توسیع کی جا رہی ہے اور اگر کی جا رہی ہے تو اس کے منصوبے کی نوعیت کیا ہے اور اس منصوبے پر کتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے۔

مسٹر سپیکر : ملک صاحب کیا آپ اس پوزیشن میں ہیں کہ ان کو اطلاع بہم پہنچا سکیں۔

چوہدری عبد الوہاب : پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب والا کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ سوال نمبر 5040 کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بان بٹنے کی صنعت قائم ہے اور اب اس سوال میں جواب دیا گیا ہے کہ بان بٹنے کی صنعت کوئی صنعت نہیں ہے۔ کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ دونوں میں سے کون سی بات ٹھیک ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! بان بٹنا کوئی صنعت تو ہوتی نہیں ہے۔ بان اس پر میں فاضل ممبر سے باہر بیٹھ کر بھی بات کرسکتا ہوں۔ اگر کوئی ایسی انڈسٹری ہو جس میں مصنوعات تیار ہوں پھر تو وہ انڈسٹری ہے ورنہ وہ کیسے انڈسٹری ہوسکتی ہے۔

مسٹر سپیکر : آپ کا مطلب یہ ہے جس طرز پر سوال کیا گیا تھا اس حساب سے جواب دیا گیا ہے۔ اس سوال میں ان کے کہنے کا اور پوچھنے کا مقصد کچھ اور تھا اس سوال میں مقصد ذرا مختلف ہے اس لیے نوعیت بھی بدل گئی ہے۔

سید تابش الوری : جناب والا ! سوال نمبر 5040 میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کس کس جیل میں کون کونسی انڈسٹری موجود ہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بان بٹنے کی انڈسٹری موجود ہے۔ اور دوسرے میں پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی انڈسٹری لگانے کا ارادہ ہے تو اس کا جواب دیا گیا تھا کہ بان بٹنے کی انڈسٹری ، انڈسٹری نہیں ہے۔ سوالات ایک سے تھے لیکن جوابات کی نوعیت مختلف تھی۔

Mr. Speaker : I would like to keep it pending.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ا سوال کا جواب دیا جائے۔

Mr. Speaker : That stage has been passed.

جہلم جیل میں قیدیوں اور عملے کی تعداد

***6155** ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ۔

(الف) جہلم جیل میں کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس وقت اس جیل میں قیدیوں کی تعداد کیا ہے۔

(ب) مذکورہ جیل میں عملے کی کل تعداد کیا ہے۔

(ج) مذکورہ جیل میں کس قسم کی صنعتیں قائم ہیں۔

(د) کیا حکومت مذکورہ جیل میں مزید توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ (الف) ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بیک وقت ساڑھے تین سو قیدی رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس سوال کا جواب تیار کرتے وقت (اگست 1974ء) مقید قیدیوں کی کل تعداد تین سو پچاسی تھی۔

(ب) مذکورہ جیل میں عملے کی کل تعداد ستاون ہے۔

(ج) سردست اس جیل میں کوئی صنعت نہیں ہے۔

(د) گذشتہ سال شدید بارشوں سے اس جیل کو کافی نقصان پہنچا۔ ضروری ترمیم و توسیع کے لیے سکیم منظور ہو چکی ہے فنڈز مہیا ہونے پر کام کی تکمیل ہو سکے گی۔

جہلم جیل میں قیدیوں کی خوراک پر اخراجات

***6158** ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان

فرمائینگے کہ جہلم جیل میں سال 74-1973ء میں قیدیوں کی خوراک کے لیے کتنی رقم منظور کی گئی اور کیا یہ درست ہے کہ منظور شدہ رقم قیدیوں کی تعداد کے لحاظ سے کم تھی ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ مالی سال 74-1973ء کے لیے ڈسٹرکٹ جیل جہلم کو قیدیوں کی خوراک کے لیے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم دی گئی تھی جو قیدیوں کی تعداد اور خوراک کی ضروریات کے لیے کافی تھی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کیا موصوف بیان فرمائیں گے کہ ایک قیدی کی خوراک پر کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! ایک روپیہ 25 پیسہ یومیہ خرچ کیا جاتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ تھا یہ جو قیدیوں کی کمی بیشی ہو جاتی ہے اس سے سالانہ بجٹ میں جو کمی ہوتی ہے وہ کس حساب سے پوری کی جاتی ہے ۔ اس کا حساب کس طرح لگایا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے بتایا تو ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ بعض اوقات قیدیوں کی ایک ہزار تعداد ہوتی ہے اور بعض اوقات ایک لاکھ تک پہنچ جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے پہلے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ 1974ء میں قیدیوں کی تعداد 386 تھی اور اس سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ 74-1973 میں قیدیوں کی خوراک کے لیے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! قیدیوں کی تعداد میں جو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اس سے متعلق میں نے پوچھا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قیدیوں کی کمی بیشی کس base پر ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر: آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ۔

وزیر جیل خانہ جات : جناب والا ! سال کی اوسط نکالی جاتی ہے اس کے مطابق جو کمی بیشی ہوتی ہے وہ پوری کی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : You rely on the previous years.

مسٹر محمد اشرف : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ایک روپیہ 25 پیسے ماہانہ اور دو وقت کے کھانے کے لیے ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات : جی ہاں ۔ یومیہ ہیں ۔

مسٹر محمد اشرف : وزیر موصوف نے کئی دفعہ اس ایوان میں کہا ہے کہ ہم اس یومیہ شرح کو بڑھانے کے متعلق سوچ رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : What is the average income per capita in this country. Hdve you an idia about this ?

چوہدری محمد انور سمہ : یہ کوئی economist تو نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : The family of six members is expected to live within Rs. 200.

مسٹر محمد اشرف : اگر وزیر موصوف یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رقم کافی ہے تو وہ کہہ دیں کہ یہ کافی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس سے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! یہ معقول سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے سوال کے متعلق نہیں کہا ہے کہ یہ معقول نہیں ہے ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ایک روپیہ 25 پیسے یومیہ کی شرح کب سے مقرر ہوئی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات : یہ کافی عرصہ سے ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : کافی عرصہ سے وزیر موصوف کی کیا مراد ہے ایک سال ۔ ایک ماہ یا ایک صدی ۔ کافی کی definition کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس لیے یہ اس سوال کا سپلیمنٹری نہیں بنتا ہے ۔

دربار حضرت پیر سید سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ کی دیوار کی مرمت

***6158 دیوان سید غلام عباس بخاری :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دربار حضرت پیر سید سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ میں جانب جنوب ایک قبرستان ہے جو متعلقین دربار سے وابستہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ احاطہ کی دیوار شرقی شارع عام پر واقع ہے اور وہ کئی جگہ پر منہدم ہو چکی ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیوار کی شکستگی سے فائدہ اٹھا کر لوگوں نے اس قبرستان کو بیت الخلاء کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اس طرح قبرستان کا تقدس پامال ہو رہا ہے اور محکمہ اوقاف نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فوری طور پر مذکورہ قبرستان کے احاطہ کی دیوار کی مرمت اور قبرستان کی صفائی کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) دیوار کی شکستگی کی وجہ سے ایسا ہونا اغلب ہے ۔

(د) دیوار کی مناسب مرمت و تعمیر کے لیے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جزو (ج) کا جواب درست نہیں دیا گیا ہے ۔ سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کیا یہ حقیقت ہے کہ ایسا ہو

رہا ہے ۔ جواب میں لفظ اغلب ایک شک کو بتاتا ہے ۔ انہیں واضح طور پر بتانا چاہئے کہ کیا واقعی ایسا ہو رہا ہے ۔

وزیر اوقاف : میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ یقیناً ہو رہا ہے اور یہ ضرور ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : آپ سوال کا جزو (ج) دیکھیں اور پھر اس سوال کا جواب دیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال کے جزو (ج) میں پوچھا گیا ہے ۔

کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ دیوار کی شکستگی سے فائدہ اٹھا کر لوگوں نے اس قبرستان کو بیت الخلاء کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اس طرح قبرستان کا تقدس پائمال ہو رہا ہے ۔ اور محکمہ اوقاف نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی ہے ۔

اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یقیناً ایسا ہوگا ۔ اور ضرور ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یعنی بیت الخلاء بنایا جائے گا ۔

وزیر اوقاف : جناب والا ! نیچے میں نے جزو (د) میں کہا ہے کہ دیوار کی مناسب مرمت و تعمیر کے لیے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔ اس کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ وہ کام ضرور ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو جزو (ج) کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔ اگر لوگ قبرستان کو اس کام کے لیے استعمال کر رہے ہیں تو اس کی طرف محکمہ نے کوئی توجہ دی ہے یا نہیں ۔ یہ آپ کا گمان ہے کہ ایسا ہو رہا ہے یا واقعی ایسا ہو رہا ہے ۔

وزیر اوقاف : جناب والا ! اس کے لیے میں نے پرسوں ہی اپنے سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی کہ اگر ایسا ہو رہا ہے ۔ تو اس پر فوری طور پر توجہ کریں ۔ جناب والا ! اطلاع یہی ہے تو یقیناً ایسا ہوگا ہم اس کا تدارک کر رہے ہیں ۔ کہ آئندہ ایسا نہ ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جب ہم سوال کا نوٹس دیتے ہیں ۔ تو اچھا خاصا وقت ہوتا ہے ۔ انہیں موقعہ پر جانا چاہیئے اور معلوم

کرنا چاہیئے کہ کیا ایسا ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے - جزو (د) کا جواب الگ ہے - جزو (ج) کے سلسلہ میں بتائیں کہ ایسا ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے -

مسٹر سپیکر : انہوں نے probably کہا ہے کہ ایسا ہو رہا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : Probably کا کیا سوال ہے - ہم شک میں جواب نہیں مانگتے ہیں -

وزیر اوقاف : ایسا ہو رہا ہے - اس لیے رقم مختص کی گئی ہے -

مسٹر سپیکر : انہوں نے اب شک کا لفظ اڑا دیا ہے - ایسا ہو رہا ہے-

---

کم آمدن والے افراد کے لیے رہائشی پلاٹ اور فلیٹ کی الاٹ منٹ

*6467 - **ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے کچھ عرصہ قبل یہ فیصلہ کیا تھا کہ صوبہ میں کم آمدن والے افراد کو رہائشی پلاٹ اور رہائشی فلیٹ یا مکان مہیا کئے جائیں گے اگر ایسا ہے تو صوبہ میں کتنے پلاٹوں کو رہائش کے قابل بنایا جا رہا ہے ان میں سے اب تک کتنے پلاٹوں پر مکان یا فلیٹ تیار ہو چکے ہیں -

(ب) مذکورہ فلیٹ یا مکان کن شرائط پر کم آمدن والے افراد کو دئے جا رہے ہیں یا دیئے جائیں گے -

(ج) مذکورہ پلاٹ یا فلیٹ کی الاٹمنٹ کے لیے کم آمدن والے افراد کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ ماہوار یا سالانہ آمدن کا کیا معیار مقرر کیا گیا ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (ملک حاکمین خان) : (الف) جی ہاں - اب تک 28 سکیموں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے جس سے تقریباً 66 ہزار پلاٹوں کو رہائش کے قابل بنایا جا رہا ہے - 380 کثیرالمنزلہ فلیٹ لاہور میں اور 612 کثیرالمنزلہ فلیٹ برائے

صنعتی کارکنان لائلپور میں زیر تعمیر ہیں - لاہور ٹاؤن شپ سکیم میں دس ہزار ایک کمرہ پر مشتمل کوارٹر تیار ہونے ہیں جن میں سے 4513 کوارٹر تیار ہو چکے ہیں اور 1135 زیر تعمیر ہیں -

(ب) فلیٹوں کی الاٹمنٹ کی پالیسی زیر غور ہے - لاہور ٹاؤن شپ سکیم میں کوارٹر ان بے خانماں افراد کو دیئے جاتے ہیں جن کی ماہانہ آمدن 300 روپے سے کم ہو - ان سے کوارٹروں کی قیمت آسان اقساط میں بیس سال کے عرصہ میں وصول کی جاتی ہے -

(ج) بمطابق منظور شدہ پالیسی پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لیے آمدن کا معیار حسب ذیل ہے - جب کہ فلیٹوں کی الاٹمنٹ کی پالیسی تا ہنوز زیر غور ہے -

پلاٹ کا رقبہ	ماہانہ آمدنی
3 تا 5 مرلہ	300 روپے تک
6 تا 10 مرلہ	301 روپے تا 600 روپے
ایک کنال	601 روپے تا 900 روپے
ایک کنال سے زائد	901 روپے سے زائد

مسٹر چھ اشرف : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ بے خانماں افراد میں کون کون سے لوگ شامل ہیں -

وزیر ہاؤسنگ و لوکل پلاننگ : جن کے پاس اپنا کوئی گھر نہ ہو -

بیگم بلقیس حبیب اللہ : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ بہاولپور میں یہ سکیم کب شروع ہوگی ؟

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال اس میں نہیں آ سکتا کیونکہ اس میں بہاولپور کا ذکر نہیں ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! صوبے کے متعلق سوال ہے اس میں بہاولپور کا ذکر آ سکتا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ سوال پہلے اس طرح کریں کیا یہ درست ہے کہ

بہاولپور میں بھی ایسی کوئی سکیم شروع ہو رہی ہے ۔ اگر ہے تو کب تک ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ : اگر کوئی ایسی سکیم ہے تو کب تک شروع ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : ان کا سوال اب یہ ہے کہ جزو (الف) میں بہاولپور کا ذکر نہیں ہے ۔ لیکن کیا بہاولپور میں بھی کوئی ایسی سکیم نافذ کی گئی ہے یا کی جا رہی ہے ۔ اگر کی جا رہی ہے تو وہ کتنے پلاٹ ہوں گے اور اس پر بھی ان اصولوں کا اطلاق ہوگا یا نہیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : یقیناً ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : پلاٹ یا فلیٹ ۔ وہ پلاٹ کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : پلاٹ فلیٹ نہیں ۔

سید تابش الوری : جناب والا! وہ پلاٹ کتنے ہیں ۔ اس سکیم کا کیا نام ہے ۔ اس کے لیے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔ کب وہ شروع ہوگی ۔ تفصیل کا علم ہونا چاہئے ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا ! اگر تو ان کو اس سوال کا جواب اتنی تفصیل سے درکار ہے تو ان کو اس کے لیے علیحدہ سوال دینا ہوگا ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ : جناب والا! بہاولپور میں بےگھر لوگ بہت زیادہ ہیں کیونکہ وہ پسماندہ علاقہ ہے اور غربت بہت زیادہ ہے ۔ تو کیا وہاں جلد کوئی ایسی سکیم نافذ کریں گے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : یقیناً ۔ جہاں تک بے گھر لوگوں کا تعلق ہے بہاولپور کے علاوہ دوسرے حصوں میں بھی بےگھر لوگ بہت زیادہ ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے جواب کے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ کوارٹر ان بےخانماں افراد کو دیئے جاتے ہیں جن کی ماہانہ آمدن 700 روپے سے کم ہو تو یہ آمدن assess کرنے کے لیے کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا یا اب تک کیا گیا ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و انزیکل پلاننگ : جناب والا! اس میں الاٹمنٹ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں - باقاعدہ اس کی جانچ پڑتال ہوتی ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ اس آدمی کی کتنی تنخواہ ہے یا کتنی آمدن ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حلفیہ بیان بھی لیے جاتے ہیں اور یہ سارا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میرا سوال بڑا اہم تھا اس پر ساری پالیسی کا دارومدار ہے اس لیے میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ اس میں وہ غیر مستحق لوگ اسی دروازہ سے داخل ہوں گے - اس لیے وہ فارمولا ذرا تفصیلی فرما دیں کہ وہ کون سا طریقۂ کار ہے -

وزیر ہاؤسنگ و انزیکل پلاننگ : جناب والا! اس کے لیے الاٹمنٹ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں - ان میں ایم - پی - اے حضرات اور ایم - این - اے حضرات کو رکھا گیا ہے تاکہ اس قسم کی کوئی بے انصافی نہ ہو اور جو لوگ حقدار ہیں ان کو ان کا حق ضرور ملے - اگر ان کی اپنی غلطی ہو جائے تو علیحدہ بات ہے - لیکن جو الاٹمنٹ کمیٹیاں بنائی ہیں ان میں ان کی شمولیت یقیناً ہے -

سید تابش الوری : جناب والا! وزیر موصوف نے اپنے جواب کے جز (ج) میں کہا ہے کہ فلیٹوں کی الاٹمنٹ کی پالیسی مرتب ہو چکی ہے تو کیا وہ بتا سکیں گے کہ وہ پالیسی کیا ہے - یہ الاٹمنٹ کون سی کمیٹی یا کون سے افراد کریں گے اور اس کا طریقۂ کار کیا ہوگا ؟

وزیر ہاؤسنگ و انزیکل پلاننگ : جناب والا! سوال دہرا دیں -

مسٹر سپیکر : انہوں نے پوچھا ہے کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں ایک پالیسی مرتب کر لی ہے تو وہ پالیسی کیا ہے -

وزیر ہاؤسنگ و انزیکل پلاننگ : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ 50 فیصد 30 by ballot فیصد 10 special growth فیصد گورنمنٹ اور 10 فیصد الاٹمنٹ کمیٹی کرتی ہے -

سید تابش الوری : جناب والا! یہ الاٹمنٹ کمیٹیاں کن افراد پر مشتمل ہوں گی ؟

وزیر ہاؤسنگ و انزیکل پلاننگ : وہ کمیٹیاں بن چکی ہیں - آج آپ نے

اگر اخبار نہیں پڑھا تو جب واپس جائیں گے تو آپ اخبار پڑھیں ۔ آپ کو وہاں اس سلسلے میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں نے فلیٹ کی الاٹمنٹ کی متعلق پوچھا ہے ، یعنی وہ کمیٹیاں جو سیٹلائٹ ٹاؤن کی اور ہاؤسنگ سکیم کی الاٹمنٹ کرتی ہیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا! جس طرح لاہور فلیٹ کمیٹی ہے وہ بھی اسی کے مطابق ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور : جناب والا! جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ حکومت پنجاب نے ہاؤسنگ کمیٹیوں کے لیے چیئرمین مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنر بنائے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ اگر ڈپٹی کمشنر صاحبان کی جگہ عوامی نمائندے ان کمیٹیوں کے چیئرمین بن جاتے تو کیا یہ قومی مفاد کے خلاف ہوتا ؟

مسٹر سپیکر : آپ کا ضمنی سوال اصل سوال سے پیدا نہیں ہوتا ۔

میاں خان محمد : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ لائل پور اور لاہور کے علاوہ کسی اور ضلع میں بھی یہ مکانات تعمیر کرکے لوگوں کو آسان قسطوں پر دیئے جائیں گے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا! جوں جوں ہمارے وسائل ہمیں اجازت دیں گے ہم یقیناً جہاں پر مناسب سمجھیں گے اور جہاں پر لوگوں کی ڈیمانڈ ہوگی وہاں پر ہم ضرور مکان بنائیں گے ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ایک فلیٹ کی تخمیناً کیا قیمت ہوگی ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا! اس کی قیمت تقریباً بائیس تئیس ہزار کے قریب بنتی ہے ۔

خانقاہ حضرت فیض مخدوم رشید حقانی کی مرمت

***6408 سید فیض مصطفیٰ گیلانی** : کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) خانقاہ حضرت مخدوم رشید حقانی تحصیل و ضلع ملتان کب سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔

(ب) تاریخ تحویل سے 30 جون 1974ء تک خانقاہ مذکور کو نقد اور زرعی جائیداد سے کتنی آمدنی ہوئی ۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران اس خانقاہ کی مرمت پر کیا لاگت آئی اور اس کی کتنی بار مرمت کی گئی تھی ۔

(د) اگر اس خانقاہ کی اب تک مرمت نہیں کی گئی تو اس کوتاہی کے مرتکب اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) یہ خانقاہ مورخہ 4 جون 1960ء سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔

(ب) خانقاہ مذکورہ سے تاریخ تحویل سے 30 جون 1974ء تک کل 5,88,260 روپے آمدنی ہوئی ۔

(ج) اس خانقاہ کی مرمت پر محکمہ اوقاف نے وقتاً فوقتاً 48316ء25 روپے خرچ کئے ۔ اس کے علاوہ اس سال کے بجٹ میں مبلغ بیس ہزار روپے مرمت کے لیے مختص کئے گئے ہیں ۔ دربار شریف مذکور کی سات مرتبہ خصوصی مرمت کی جا چکی ہے ۔

(د) مندرجہ بالا جوابات سے ظاہر ہے کہ مزار شریف کی حسب ضرورت مرمت کی جاتی رہی ہے لہذا کوئی اہل کار کوتاہی کا مرتکب نہیں ہے اور کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے ۔

ضلع ملتان میں خانقاہ "دیوان چاولی مشائخ" کا جمع شدہ سرمایہ

***6499 سید فیض مصطفیٰ گیلانی** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) خانقاہ "دیوان چاولی مشائخ" ضلع ملتان کب سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جب یہ خانقاہ مع ملحقہ جائیداد اوقاف کی تحویل میں لی گئی تو خانقاہ مذکور کا کچھ سرمایہ خزانہ کی مد ''ریونیو ڈیپازٹ'' میں جمع تھا اگر ایسا ہے تو وہ سرمایہ کتنا تھا اور کیا یہ رقم اوقاف فنڈ میں جمع کرائی گئی تھی - اگر نہیں تو کیوں -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ رقم محکمہ اوقاف کے افسران کی غفلت کی وجہ سے اب تک حاصل نہیں کی گئی - اگر ایسا ہے تو ذمہدار افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر اوقاف (ملک حاکمین خان) : (الف) یہ خانقاہ 19 اکتوبر 1960ء سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے -

(ب) جی ہاں - اس جائیداد کی آمدن میں سے مبلغ 40944 روپے نیشنل بنک آف پاکستان ملتان میں جمع ہیں - یہ رقم خانقاہ مذکورہ کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں لینے سے قبل کی ہے - جبکہ متولیوں کا آپس میں تولیت کے بارہ میں عدالت عالیہ میں کیس زیر سماعت تھا اور عدالت عالیہ نے یہ رقم اپنے نامزد رسیور (Receiver) کے ذریعہ مذکورہ بنک میں جمع کروائی تھی -

عدالت عالیہ نے محکمہ اوقاف سے دریافت کیا کہ کیا وہ یہ وقف اپنی تحویل میں لینا پسند کرے گا - چنانچہ محکمہ اوقاف نے اس جائیداد کو مع رقم مذکورہ تحویل میں لے لیا - عدالت عالیہ نے یہ ہدایت کی کہ محکمہ اس رقم کو حاصل کرنے کے لیے عدالت سول جج ملتان سے رابطہ قائم کرے - لہذا محکمہ نے عدالت میں دعویٰ پیش کر دیا - مگر ساتھ ہی سابق متولیوں میں سے پہلوان وغیرہ نے بھی دعوے دائر کر دیئے کہ یہ رقم انہیں ملنی چاہئیے - یہ دعوے ابھی تک عدالت سول جج ملتان میں زیر سماعت ہیں اور مذکورہ رقم عدالتی فیصلہ کے بعد ہی حاصل کی جا سکتی ہے -

(ج) جزو (ب) میں دی گئی تفصیل کے پیش نظر اس معاملہ میں تاخیر کسی افسر کی غفلت کی وجہ سے نہیں ہوئی -

موضع کھوئی میراں میں مقیم بارہ خاندانوں پر منقسم اراضی

*6646 ۔ **امیر عبداللہ خان روکڑی** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 16257/ایل اے سی مورخہ 28 اگست 1973ء تحصیل و ضلع لاہور کی آبادی تاجپورہ کے قریب موضع کھوئی میراں میں اراضی واقع خسرہ نمبر 652—655—668—669 671 و679 تعدادی تقریباً 5 کنال 8 مرلے اور 64 فٹ اپنے قبضہ میں لینا چاہتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ اراضی آج سے تقریباً 40 سال پہلے وہاں پر مقیم بارہ خاندانوں کے تقریباً 40 افراد میں تقسیم ہو کر چھوٹے چھوٹے قطعات میں بٹ گئی تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان چھوٹے چھوٹے قطعات اراضی پر قابض 60 افراد کو متبادل جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کہاں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) :
(الف) سوال میں درج شدہ نوٹیفیکیشن نمبر 15257/ایل اے سی مورخہ 28 اگست 1973ء کی بجائے نوٹیفیکیشن نمبر 231 ایل اے سی مورخہ 18 ستمبر 1973ء جاری ہوئی جس کی اشاعت مورخہ 21 ستمبر کو پنجاب گزٹ میں کی گئی اور جس کے مطابق تقریباً 60 کنال امین پارک ہاؤسنگ سکیم کے لیے حاصل کرنا مقصود ہے ۔ یہ سکیم موضع کھوئی میراں میں واقع زمین پر مشتمل ہوگی اور سوال میں مندرجہ تمام خسرہ نمبرات ماسوائے خسرہ نمبر 679 (سوال میں درج شدہ خسرہ نمبر 55 دراصل خسرہ نمبر 655 ہے) جن کا رقبہ تقریباً 55 کنال ہے سکیم کے لیے حاصل کئے جائیں گے ۔

(ب) خسرہ "عارتی" 1967-68ء میں اندراج کے مطابق صرف بارہ افراد اس زمین کے مالک ہیں ۔

(ج) جی ہاں۔ زمین کے مالکان کو معاوضہ اسی سکیم میں تیار شدہ رہائشی پلاٹ یا نقدی کی صورت میں جیسا کہ قانون کے مطابق ہو ادا کیا جائے گا۔

خان امیر اللہ خان روکڑی : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ زمین کے مالکان کو معاوضہ کب تک دیا جائے گا ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و اربکل پلاننگ : جناب والا ! ابھی تک اس زمین پر قبضہ نہیں کیا۔ یہ سکیم میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جس وقت یہ پلاٹ ڈویلپ ہو جائیں گے تو یہ زمین کے مالکان کی discretion ہے کہ اگر وہ پلاٹ ڈویلپ لینا چاہیں تو وہ بھی معاوضے کے طور پر لے سکتے ہیں یا ان کو نقدی کے شکل میں payment دی جا سکتی ہے۔

لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے غیر سرکاری ارکان کی تعداد

***6674 - چوہدری ممتاز احمد کاھلوں** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے غیر سرکاری ارکان کی تعداد کیا ہے اور ان کے نام کیا ہیں۔ کیا ان ارکان کی تقرری یا نامزدگی رولز کے مطابق ہوئی تھی۔

(ب) امپروومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ رولز کے مطابق کتنے وقفہ کے بعد ہونی ضروری ہے۔ اور دو اکتوبر 1974ء کی تاریخ سے پہلے آخری تین اجلاس کی تاریخیں بتائی جائیں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) ۔
(الف) لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے غیر سرکاری ارکان کی تعداد 2 ہے۔

1 - جناب ایس ایم مسعود صاحب ایم پی اے۔

2 جناب میاں محمد رفیع صاحب ایم پی اے۔

ان ارکان کی تقرری قانون کے مطابق ہوئی تھی۔

(ب) امپروومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ ہر مہینہ میں کم از کم ایک

مرتبہ ہونی چاہئے اس کے علاوہ چیئرمین کو اختیار ہے کہ جہاں وہ مناسب سمجھیں یا کوئی ٹرسٹی تحریری طور پر اجلاس بلانے کی درخواست کرے تو وہ خاص اجلاس بلا سکتے ہیں ۔

2 ۔ اکتوبر 1974ء کی تاریخ سے پہلے آخری تین اجلاس مندرجہ ذیل تاریخوں کو ہوئے :--

15 اگست 1974ء

7 ستمبر 1974ء

21 ستمبر 1974ء

مسٹر محمد اشرف : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! کیا محترم وزیر کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اگر انہوں نے اجازت دی ہے تو وہ جواب دے سکتے ہیں ۔

بسرور میں جیل خانہ کا قیام

*6776 ۔ **شیخ عزیز احمد** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر بسرور میں جیل کی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے قیدیوں کو حاضری عدالت کے لیے روزانہ بذریعہ پولیس وین سیالکوٹ سے لایا جاتا ہے اور واپس بھیجا جاتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل ہیڈکوارٹر بسرور میں جیل خانہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

پارلیمانی سیکرٹری جیل خانہ جات (کنور محمد یاسین خان) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) تحصیل ہیڈکوارٹروں میں جہاں جہاں جوڈیشیل لاک اپ

موجود نہیں ہیں ۔ جوڈیشیل لاک اپ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جس پر فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے عمل در آمد نہ ہوسکا ۔ آئندہ مالی سال 76-1975ء میں ایسی دس سکیموں کے پیش کرنے کی تجویز ہے ۔ سردست پہلے مرحلہ میں بہبود شامل نہیں ہے ۔

مسٹر محمد اشرف : کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا سکیں گے کہ وہ کون کونسی سکیمیں ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری جیل خانہ جات : اس میں گذارش یہ ہے کہ اگر ان کو پوری تفصیل چاہیے تو ہمیں نوٹس دے دیں ۔ قیدیوں اور حوالاتیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جس سب ڈویژن میں حوالاتی زیادہ جاتے ہیں اس کو فوقیت دی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے وجہ نہیں پوچھی ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری جیل خانہ جات : تو پھر یہ علیحدہ سوال کریں ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ان جوڈیشیل لاک اپ کی تعمیر میں احمد پور شرقیہ بھی شامل ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری جیل خانہ جات : میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

جیل خانہ جات کے ملازمین کو مہنگائی لاؤنس کی ادائیگی

***6790 - چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی بیشتر جیلوں کے ملازمین کو مہنگائی الاؤنس کی ادائیگی نہیں کی جاتی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انہیں مہنگائی الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

پارلیمانی سیکرٹری جوڈیشل خالد جات (کنور محمد یاسین خان) - (الف) صوبہ پنجاب کی تمام جیلوں کے ملازمین مہنگائی الاؤنس باقاعدگی سے حاصل کر رہے ہیں -

(ب) جزو (الف) کی روشنی میں جواب کی ضرورت نہیں ہے -

تحصیلداروں کی بھرتی

***6795 - راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے چیئرمین کو ٹرسٹ کے لیے نائب تحصیلداروں کو بھرتی کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چیئرمین نائب تحصیلداروں کو اپنے حکم سے بھرتی کر رہے ہیں - اگر ایسا ہے تو جنوری 1970ء سے ستمبر 1974ء تک چیئرمین امپروومنٹ ٹرسٹ لاہور نے کتنے نائب تحصیلداروں کو اپنے حکم سے بھرتی کیا - نائب تحصیلداروں کے نام اور ہر ایک کی تعلیم بتائی جائے

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) : (الف) چیئرمین لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو پنجاب امپروومنٹ ٹرسٹ سروس رولز مجریہ 1945ء کی شق 12 - اے کے تحت 450/00 روپے ابتدائی تنخواہ پانے والے ملازمین کی تقرری ، مستقلی ، تنزلی برطرفی اور معطلی وغیرہ کے اختیارات ہیں - نائب تحصیلداروں کی ابتدائی تنخواہ کہیں کم ہے اس لیے ان کی تقرری کا چیئرمین صاحب کو اختیار حاصل ہے -

(ب) کوئی نائب تحصیلدار ٹرسٹ میں براہ راست بھرتی نہیں کیا گیا ہے - البتہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے قانونگویان کو بلحاظ سینیارٹی ترقی دے کر نائب تحصیلدار کیا گیا ہے -

جن کی تفصیل درج ذیل ہے :-

نمبر شمار	نام قانونگو	تعلیم	تاریخ ترقی بحیثیت نائب تحصیلدار
1 ۔	محمد دین	انڈر میٹرک	30 دسمبر 1970ء
2 ۔	محمد شریف	میٹرک	15 مارچ 1972ء
3 ۔	عبدالحمید	انڈر میٹرک	13 اپریل 1973ء
4 ۔	عبدالکریم سفری	انڈر میٹرک	یکم مارچ 1974ء
5 ۔	محمد شریف ولد سراجدین	انڈر میٹرک	15 مئی 1974ء

راولپنڈی میں صحافیوں کے لیے رہائشی پلاٹوں کی الاٹمنٹ

*6885 ۔ **شیخ محمد انور** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے صوبہ میں صحافیوں کو رہائشی پلاٹ الاٹ کئے جا رہے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو راولپنڈی میں صحافیوں کو اب تک کتنے پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) : صوبائی وزراء کی کونسل کے حالیہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ہر سکیم میں دس فیصد رہائشی پلاٹ خصوصی طبقوں کے لوگوں کو الاٹ کئے جائیں گے جن میں صحافی بھی شامل ہیں ۔ راولپنڈی کی سکیم (مرحلہ نمبر 1) میں ترقیاتی کام شروع ہو چکے ہیں اور الاٹمنٹ کا کام سکیم میں بنیادی سہولتوں کے فراہم کرنے پر شروع کر دیا جائے گا ۔

سید نایش الوری : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صحافیوں کے لیے پلاٹ مخصوص کئے گئے ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : جو سکیم راولپنڈی میں ہے اس کا دس فیصد کوٹہ مخصوص طبقات کے لیے ہے اس میں صحافی بھی شامل ہیں ۔

سید تابش نوری : کیا صحافیوں کے لیے علیحدہ کالونی مخصوص کی گئی ہے جیسے لاہور میں صحافیوں کے لیے علیحدہ پلاٹ مخصوص کئے گئے ہیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : فی الحال ایسی کوئی کالونی نہیں ہے ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج : اس دس فیصد کوٹہ میں وہ کون سے طبقات شامل ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : اس میں وکلاء ، صحافی ، انجینئر ۔ ڈاکٹر وغیرہ شامل ہیں اور اس میں ان کے حالات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا اور یہ تمام کام الاٹمنٹ کمیٹی کرے گی ۔

مسٹر محمد اشرف : کیا ساہیوال میں بھی صحافیوں کے لیے کوئی سکیم ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : یہ تمام پنجاب کے لیے ہے ۔

محترمہ ناصرہ کھو کھر : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ راولپنڈی میں یہ سکیم کس جگہ ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : اس کی لوکیشن کے متعلق علیحدہ سوال دیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ یہ پوچھ رہی ہیں کیا راولپنڈی میں بھی یہ سکیم ہے اگر ہے تو یہ کہاں ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : یہ ہولی فیملی ہسپتال کے نزدیک ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ لاہور میں صحافیوں کو یہ پلاٹ ملیں گے یا انہیں پریس گیلری میں گذارہ کرنا پڑے گا ۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : یہ فیصلہ ہو گیا ہے اور چھ سو پلاٹ دے دیے گئے ہیں ۔

سید تابش الوری : کیا پارلیمانی سیکرٹری موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے خصوصی طبقات کی جو تفصیل پیش کی ہے ۔ کیا اس میں ان کے علاوہ بھی کوئی اور طبقے شامل ہیں ؟

Mr. Speaker : That is not the main question, کہ خصوصی طبقات کیا ہیں ۔ سوال صحافیوں کے متعلق اور پلاٹوں کے متعلق ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ صحافی مخصوص طبقے میں آتے ہیں ۔ ہمیں اپنے آپ کو اسی حد تک محدود رکھنا چاہئے ۔ اب اگر آپ باقی طبقوں کے متعلق پوچھیں گے تو یہ ضمنی سوال نہیں ہوگا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! انہوں نے وزراء کے ایک خاص فیصلے کا حوالہ دیا ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزراء نے کیا فیصلہ کیا ہے اور کیا اس میں کسی اور طبقے کو بھی شامل کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : سوال یہ نہیں کہ وزراء نے کیا فیصلہ کیا ۔ سوال یہ ہے کہ راولپنڈی میں صحافیوں کو کتنے پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ۔ اس لیے یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میرا یہ ضمنی سوال بنتا ۔

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

But that is not the main questi n.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جو طبقے انہوں نے بتائے ہیں کیا ان میں صرف وہی شامل ہیں یا اور طبقے بھی شامل ہیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

واہ کینٹ میں مزدوروں اور محنت کشوں کے لیے کالونی کی تعمیر

***6890 - شیخ مبد انور :** کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ کے غریب اور محنت کشوں کے لیے کالونیز تعمیر کر رہی ہے جو صنعتی علاقوں یا بڑے شہروں میں ہوں گی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ واہ کینٹ ایک بڑا صنعتی علاقہ ہے اور یہاں کے باشندگان کی اکثریت ہندوستان سے آنے والے مہاجرین پر مشتمل ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جزو (ب) میں متذکرہ علاقہ کے ہزاروں مزدوروں اور محنت کشوں کو سستے مکانات فراہم کرنے کے لیے کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) :

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) واہ اور ٹیکسلا کے لیے ہاؤسنگ سکیم کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے اور یہ منصوبہ مجوزہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 1975-76 میں شامل کیا جا چکا ہے۔

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاوسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز رکھتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : یہ کام وزیر کا ہے کہ وہ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے۔

وزیر اوقاف ہاوسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز رکھتا ہوں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اگر متعلقہ وزیر ایوان میں حاضر نہ ہوں تو پھر یہ جوابات ایوان کی میز پر کون رکھے گا ؟

مسٹر سپیکر : یہ تمام وزراء کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

I hope there would be some Minister.

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

مزار شاہ دولہ (گجرات) کی سالانہ آمدن

*6915 ۔ **چوہدری لال خان** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ''مزار شاہ دولہ'' واقع گجرات جو محکمہ اوقاف کی زیر تحویل ہے سے حکومت کو سالانہ کس قدر آمدن ہوتی ہے اور یہ رقم کس مصرف میں لائی جاتی ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری اوقاف (کنور محمد یاسین خان) : مالی سال 1978.74ء میں 79,886.54 روپے کل آمدن ہوئی ۔ آمدنی کی یہ رقم مزار پر متعین عملہ کی تنخواہوں ، درگاہ کی مرمت ۔ سالانہ عرس وظائف اور دیگر اخراجات مثلاً بجلی ختم القرآن شریف ۔ خرید صفین ۔ شامیانے وغیرہ پر خرچ کی جاتی ہے ۔

بوریوالہ میں اضافی بستیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق کی عطائیگی

*6952 ۔ **چوہدری عبدالعزیز ڈوگر** : کیا وزیر ہاؤسنگ و نزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ بوریوالہ ضلع ملتان کی اضافی بستیوں کے مکینوں کو ابھی تک مالکان حقوق نہیں دیئے گئے جب کہ صوبہ کے دیگر اضلاع اور تحصیلوں میں یہ حقوق دیے جا چکے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و نزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) : بورے والا ضلع ملتان کی مبینہ اضافی بستیوں کا تعلق محکمہ ہاؤسنگ و نزیکل پلاننگ سے نہیں ہے ۔ معزز ممبر کو چاہئیے کہ وہ محکمہ متعلقہ سے رجوع کریں ۔

بوریوالہ میں رہائشی پلاٹوں کی سکیم

*6953 ۔ **چوہدری عبدالعزیز ڈوگر** : کیا وزیر ہاؤسنگ و نزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بوریوالہ ضلع ملتان میں غرباء کے لیے

رہائشی پلاٹوں کی فراہمی کی سکیم کچھ عرصہ سے حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکیم پر کب تک عمل درآمد شروع ہوگا ؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (کنور محمد یاسین خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے بوریوالہ کے لیے رہائشی پلاٹوں کی فراہمی کی سکیم موجودہ مالی سال 1974.75ء میں شروع نہیں کی جا سکی البتہ یہ سکیم پانچویں پنج سالہ منصوبہ میں شامل کر لی گئی ہے اور اس پر اسی دوران عملدرآمد کیا جائے گا ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

وقت جائدادوں کی واگزاری

114 ۔ ملک محمد اعظم : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بعض درگاہیں ۔ اراضیات کی اور وقف شدہ جائدادیں جو اس وقت محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ۔ آمدنی اتنی قلیل ہے کہ اخراجات آمدنی کے مقابلے میں زیادہ ہیں اگر ایسا ہے تو کیا حکومت متذکرہ جائدادوں کو واگزار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف : (الف) جی ہاں ۔

(ب) فی الحال ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اخراجات کو بعد ممکنہ کم کر دیا جائے اور آمدنی میں اضافہ کی صورت پیدا کی جائے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر سپیکر : اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں پیش ہوں گی ۔

میاں محمد اسماعیل ضیا

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد اسماعیل ضیا صاحب

ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں 11 فروری 1975ء کے اجلاس اسمبلی میں بوجہ ناسازی طبع شرکت نہیں کر سکا ۔ براہ کرم میری اس روز کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید محمد تقی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری مورخہ 27 مئی 1974ء ، 17 جون اور 27 جون 1974ء کو اسمبلی میں شامل نہ ہو سکا ۔ ان دنوں کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی چوہدری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست حاجی چوہدری شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ 6 جنوری 1975ء کو ایجوکیشن کی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا ۔ چونکہ مجھے بر وقت اطلاع نہیں ملی اس لیے اس دن کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مس ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ 16 دسمبر 1974ء تا 19 دسمبر 1974ء اسمبلی اجلاس کی کارروائی میں شمولیت نہ کر سکی برائے مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اشرف ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ 5 دسمبر 1974ء اور اور 3 جنوری 1975ء کی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا ۔ ان ایام کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری صاحب آپ نے اپنی تحریک استحقاق نمبر 6 میں میاں افتخار احمد تاری کی گرفتاری کے متعلق حوالہ دیا ہے اور کہا ہے کہ ضابطے کے مطابق اس کی اطلاع نہیں دی گئی ۔ کیا یہ اطلاع آپ تک نہیں پہنچی ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! جب دس تاریخ کو یہ داخل کی گئی تھی اس وقت تک مجھے اس کی اطلاع نہیں ملی تھی ۔

Mr. Speaker : But it was received by me within those 24 hours.

سید تابش الوری : جناب والا ! 6 تاریخ کو انہیں گرفتار کیا گیا اور دس تاریخ تک ہمیں اس کے متعلق کوئی اطلاع فراہم نہ کی گئی ۔

مسٹر سپیکر : بہر حال اطلاع تو بروقت آ گئی تھی اور 8 تاریخ کو دفتری اوقات کے اندر ہم نے اسے سرکولیٹ بھی کر دیا تھا ۔ 7 تاریخ کو ہمیں اس کے متعلق letter بھی آ گیا تھا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بروقت ہو گیا تھا ۔

I received a letter dated 11th February 1975 from S.P. Anti-Corruption Establishment, Lahore Region, Lahore.

I read it for the information of the House :

No 1270, dated 11th February 1975

To

The Speaker, Provincial Assembly of the Punjab.

Sir,

I have the honour to inform you that Mian Iftikhar Tari, Member, Provincial Assembly of the Punjab, who was arrested on the night between 5/6 February, 1975, in cases FIR No. 7, 8 and 9, dated 5th February 1975, Police Station Anti Corruption Establishment, Lahore, was granted bail by the Chief Justice, Lahore High Court, Lahore, and realeased on bail by the Superintendent, Camp Jail, Lahore, on 7th February, 1975.

سید تابش الوری : جناب! ان کے خلاف الزامات کی نوعیت کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ بتانے کی ضرورت نہیں ، جس چیز کے بتانے کی ضرورت ہے وہ وہی ہے جو فارم پر موجود ہے ۔

But all the FIRs have been made available to the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab.

سید تابش الوری : جناب والا! اگر آپ کو 7 تاریخ کو اطلاع موصول ہو گئی تھی تو ہمیں یہ اطلاع 10 تاریخ کو کیوں ملی ۔

Mr. Speaker : It was circulated on the 8th. That is a separate question.

کہ کسی کو 10 تاریخ کو ملی ہے اور کسی کو 11 تاریخ کو ملی ہے ۔ جہاں تک اس کی اطلاع دینے کا تعلق ہے وہ بر وقت موصول ہو گئی تھی ۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی ممبر کو پہلے اطلاع مل گئی اور کسی کو بعد میں ملی ۔

سید تابش الوری : اس صورت میں جب کہ آپ کو اطلاع بر وقت مل گئی تھی میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ تحریک نمبر 5 بھی اسی مضمون کی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! اس میں بنیادی اعتراض یہ ہے کہ یہ اطلاع proforma کے مطابق نہیں ۔ اس میں صرف ایک بات ہے کہ اسے سرکولیٹ تو کر دیا گیا ہے لیکن وہ بھی بڑی تاخیر کے ساتھ ۔

Mr. Speaker : I will look into that.

سید تابش الوری : تو کیا یہ pending رہے گی ؟

مسٹر سپیکر : جی ہاں ۔ I will look into that

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! تحریک نمبر 8 بھی اسی مضمون کی ہے ۔ اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ یہ اطلاع قواعد کے تحت prescribed فارم پر نہیں بھجوائی گئی ۔

Mr. Speaker : Yes. It is exactly the same.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں ایک گزارش کرنی چاہتا

ہوں ۔ جناب نے پچھلے اجلاس کے دوران یہ فرمایا تھا کہ assurance motion اسمبلی میں پیش ہوں گی ۔

مسٹر سپیکر : مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے یہ کہا ہو ۔ بہرحال آپ چیک کر لیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! آپ نے واضح طور پر یہ فرمایا تھا کہ جب اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہو اس وقت یہ پیش ہوں گی ۔ میں نے اجلاس کے آخری دن جو تحاریک پیش کی تھیں وہ تمام کی تمام ایگزیکٹو آرڈر کے تحت dispose of کر دی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : سیکرٹری صاحب یہ ایگزیکٹو آرڈر آپ نے کیا ہے مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کیا تھا ۔ بہرحال مجھے کوئی حوالہ دیں کہ میں نے کب اور کس حوالے سے یہ کہا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! آپ خود فرما دیں کہ انہیں dispose of کرنے کا طریق کار کیا ہوگا ۔

Mr. Speaker : I made some observation or some statement or gave a decision in this House.

آپ مجھے کوئی حوالہ دیں تاکہ میں بھی چیک کر سکوں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب نے یہ فرمایا تھا کہ جب اسمبلی سیشن میں ہوگی تو پھر یہ تحاریک اسمبلی میں پیش ہوں گی ۔ آپ اب اس کے متعلق اپنی رولنگ دے دیں ۔ آپ نے بات اپنے چیمبر میں کہی تھی ۔

مسٹر سپیکر : میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو بات میرے چیمبر میں ہو اس کے متعلق بات چیمبر ہی میں کیا کریں ۔

This is very unfair. Rules prohibit that.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں پوچھتا ہوں کہ ان تحاریک کے متعلق کون سا طریق کار ہے ۔

مسٹر سپیکر : اگر میری آپ سے کوئی بات میرے چیمبر میں ہوئی ہے تو آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں ۔

I don't propose to waive a rule which is contained in this book.

چوہدری امان اللہ لک : رولز میں اس روز وضاحت نہیں فرمائی تھی کہ کیا جناب سپیکر صاحب خود فیصلہ فرما سکتے ہیں ۔ میں یہ اسمبلی میں پوچھ رہا ہوں ۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟

مسٹر سپیکر : میں نے تین مرتبہ کہا ہے ۔ اگر آپ انگریزی میں follow نہیں کر سکتے تو کیا میں اردو یا پنجابی میں کہوں ۔ جو بات آپ سپیکر سے چیمبر میں کرتے ہیں اس کے متعلق اگر آپ کو کچھ پوچھنا ہو تو چیمبر میں تشریف لائیں وہ بات اس ایوان میں نہ پوچھیں ۔

I hope that you have understood it. Therefore, I request you to come to my Chamber and ask me this question.

چوہدری امان اللہ لک : میں حوالے کے طور پر بات نہیں کر رہا ۔ میں تو ایک نئی بات کی وضاحت جناب سپیکر سے چاہ رہا تھا ۔

Mr. Speaker : If the question will arise I will give my ruling.

The question has not arisen. There is no assurance motion before me.

چوہدری امان اللہ لک : اس میں ناراضگی والی کون سی بات ہے ؟

مسٹر سپیکر : میں نے آپ کو تین مرتبہ بتایا ۔ یا تو آپ مجھے بتا دیتے کہ میری انگریزی ناقص ہے ۔ میں اچھی انگریزی نہیں بول سکتا تو میں آپ کو اردو میں بتا دیتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس میں ناراضگی کی کون سی بات ہے ؟

مسٹر سپیکر : اگر آپ مجھے یہ بتا دیتے کہ میری انگریزی اچھی نہیں تو میں اردو میں بتا دیتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں ناراضگی کی بات کیا ہے کہ آپ agitate ہو جائیں یا غصے میں آ جائیں ۔

Mr. Speaker : Should I repeat my answer four times before a member follows it.

چوہدری امان اللہ لک : جناب نے جواب ابھی تک نہیں فرمایا ۔

مسٹر سپیکر : اگر آپ کو میرا جواب پسند نہیں آتا یا میرا جواب آپ کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا تو میں اس کے متعلق کچھ نہیں کر سکتا ۔ یا تو آپ مجھے لکھ کر دیا بھیج دیا کریں کہ میرے سوال کا آپ یہ جواب دیں تو میں وہ دے دوں گا ۔ اگر میں نے اپنا جواب دینا ہے تو وہ میں نے دے دیا ہے ۔

تحاریک التوائے کار

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے جہلم میں لاؤڈ سپیکر اور ایمپلی فائر پر دو ماہ کے لیے پابندی

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' راولپنڈی مورخہ 22 جنوری 1975ء کی اس خبر سے کہ (جہلم میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جہلم نے زیر دفعہ 144 لاؤڈ سپیکر اور ایمپلی فائر کے استعمال پر دو ماہ کے لیے پابندی عاید کر دی ہے ۔ ضلع کی مساجد میں خطبہ کے موقع پر اور امام باڑہ میں مجالس کے وقت دھیمی آواز میں لاؤڈ سپیکر وغیرہ استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اس خبر سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور عوام یہ کہنے لگے ہیں کہ حکومت سیاسی اور شہری آزادیوں کے ساتھ ساتھ اب مذہبی آزادی کی آواز کو بھی آہستہ آہستہ دبانا چاہتی ہے حالانکہ 28 جنوری کو ضلع جہلم میں جمہوری آئین کے پہلے وزیر اعظم کے جلسے کا اعلان بھی اسی پابندی کے دور میں ہو چکا ہے ۔ ایسے غیر قانونی اقدامات سے حکومت کے خلاف عوام میں نفرت اور بددلی بڑھنے کا اندیشہ ہے ۔ اس لیے بحث کی جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا! کسی قسم کی مذہبی پابندی نہیں لگائی گئی خطبے یا مذہبی مجالس کے لیے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی نہیں لگائی گئی ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو نہیں کہ لاؤڈ سپیکر آہستہ کیا جائے یا ایمپلی فائر نہ لگایا جائے ؟

وزیر قانون : یہ قانون میں موجود ہے کہ لاؤڈ سپیکر کا استعمال مناسب آواز کے ساتھ کیا جائے۔ یہ آرڈیننس ہے جس کے تحت پہلے سے پابندی لازمی ہے۔

مسٹر سپیکر : یہ قانونی پابندی ہے ایگزیکٹو پابندی نہیں ؟

وزیر قانون : ایگزیکٹو کی پابندی نہیں ہے۔ قانون کی پابندی ہے۔ اتنی اونچی آواز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال نہیں کر سکتے جو دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث ہو۔

راجہ محمد افضل خان : دفعہ 144 کے تحت پابندی ہے۔

مسٹر سپیکر : دفعہ 144 تو لگی ہوئی ہے لیکن یہ آپ کی تحریک نہیں۔

راجہ محمد افضل خان : جلسے جلوسوں پر بھی پابندی ہے۔

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ مسجدوں میں پابندیاں نہیں ہیں اور آپ کی شکایت یہی ہے۔

راجہ محمد افضل خان : جناب وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا تھا کہ یہ پابندی ہمیشہ کے لیے ختم کر دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے بھی بتایا تھا کہ یہ لعنت ہے جو ختم کرنی ہے۔ لیکن اب اس لعنت کو کیوں رحمت سمجھا جا رہا ہے۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister that there is no restriction by the executive on use of loud-speakers either in IMAMBARA or in MOSQUES, this is ruled out of order,

راجہ محمد افضل خان : جناب والا! یہ پابندی یقیناً نہیں۔ لیکن میں جنرل بات کر رہا ہوں۔ ہر جگہ دفعہ 144 نافذ ہے۔

Mr Speaker : I can't allow this.

وزیر اعظم کے دورہ جہلم کے موقع پر ننھے بچوں کو سخت سردی میں صرف سفید قمیض پہنے جلسہ گاہ میں کھڑے رکھنا

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر

بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' مورخہ 29-1-1976 کی اس خبر سے 'وزیر اعظم کا دورہ چہلم' سکولوں میں چھٹی تو نہ تھی مگر سخت سردی میں صبح آٹھ بجے سے ننھے بچے جن کی اکثریت سفید قمیض پہنے ہوئے تھی ، قطار اندر قطار ہیلی پیڈ اور جلسہ گاہ کی طرف روانہ تھے ۔ سکولوں کے یہ ہزاروں بچے ابرآلود موسم اور سخت سرد ہوا میں دریا کے کنارے سہ پہر تین بجے تک کھڑے ٹھٹھرتے رہے ۔ شاید سختی سے کہا گیا تھا کہ کوٹ نہ پہن کر آئیں اس خبر سے طلبہ ، ان کے والدین اور عوام میں حکومت کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے کیونکہ کم عمر طلبہ کو سیاسی مقاصد کے لیے جلسوں کی رونق بنانا اور کم عمر میں سیاست میں ملوث کرنا نئی نسل کے مستقبل کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا ۔ اس لیے بحث کی جائے ۔

اس میں مجھے یاد ہے کہ وزیر اعظم نے positive direction دی تھی کہ بچے نہ آئیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس میں ایک تو یہ بات غلط ہے کہ یہ سیاسی جلسہ تھا ۔ یہ وزیر اعظم کا سرکاری دورہ تھا اور اس سلسلے میں جتنی تقاریب ہوئیں وہ سرکاری تھیں ۔ دوسرے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ بچوں کو یہ کہا گیا تھا کہ کوٹ یا اس قسم کی چیز پہن کر نہ آئیں ۔ یہ حکم بالکل نہیں دیا گیا اور نہ پہلے دیا جاتا تھا ۔ لوگ موسم کے مطابق کپڑے پہنتے ہیں ۔ اگر اوپر سویٹر نہ پہنے ہوں ، تو نیچے پہنے ہوتے ہیں ۔ ہماری آبادی کے اکثر لوگ اور ہم بھی اکثر سردیوں میں قمیض کے نیچے سویٹر پہن لیتے ہیں ۔ ہمارے وزیر اعلیٰ جو قمیض پہنتے ہیں وہ بھی نیچے سویٹر پہنے ہوتے ہیں ۔

(قہقہہ)

اور یہ ہمارے ملک کے لیے کوئی عجیب بات نہیں ۔ دنیا جہان کے غریب ملکوں میں ایسا کیا جاتا ہے ۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ سویٹر قمیض کے اوپر پہنا جائے ۔ قمیض کے اندر بھی پہنا جا سکتا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ فاضل ممبر نے لوگوں کی قمیضوں کے اندر نیچے دیکھا ہے کہ انہوں نے اندر سویٹر پہنا ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے تو خبر دیکھی تھی ۔

وزیر تعلیم : بہر حال میں تردید کرتا ہوں ۔ ایک یہ کہ جلسہ

سیاسی نہ تھا بلکہ وزیر اعظم کا بطور وزیر اعظم سرکاری دورہ تھا اور بچوں کو قطعاً یہ نہیں کہا گیا کہ وہ لازمی طور پر جلسے میں آئیں ۔ میں بھی وہاں موجود تھا ۔ اکثر سکاؤٹ تھے اور اس قسم کی تقریبات میں جن کا سرکاری طور پر انتظام کیا جاتا ہے ۔ سکاؤٹ موجود ہوتے ہیں ۔ جلسے میں کوئی بچہ نہ تھا میں قطعی اس کی تردید کرتا ہوں ۔ حکومت یا محکمہ تعلیم کی طرف سے اس قسم کے احکام نہ تھے ۔

مسٹر سپیکر : جلسہ گاہ میں بچے نہ تھے ؟

وزیر تعلیم : ہماری طرف سے حکم نہ تھا کہ بچے لائے جائیں ۔ لیکن بچے اگر اپنے لیڈر کو عظیم سمجھتے ہیں تو میں اور راجہ افضل صاحب انہیں آنے سے روکنے والے کون ہوتے ہیں مگر ہم نے حکم نہیں دیا تھا ۔

راجہ محمد افضل خان : وزیر موصوف غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔ یہ تو رواج پڑ چکا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر جہلم نے اشتہار جاری کیا تھا ۔ انتظامیہ نے بچوں کو اپنے جلسے کی رونق بنانے کے لیے سکولوں کی چھٹی کروائی ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس میں تھے ؟

راجہ محمد افضل خان : میں نے جاتے ہوئے گجرات میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بسوں کے اندر بچوں کو لے جا رہے تھے ۔

مسٹر سپیکر : میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

راجہ محمد افضل خان : مجھے وضاحت کرنے کی اجازت دی جائے ۔

Mr. Speaker : It is not a question of explanation.

راجہ محمد افضل خان : معاشرے کو تباہی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے ۔ غلط بیانیوں سے کام لیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اگر بچوں کے متعلق احکام چھپے ہوئے ہیں تو پڑھ کر ایوان میں سنا دیں ۔

It is not a public speech that we are required to make on an adjournment motion

راجہ محمد افضل خان : انتظامیہ ٹرک اور بسیں چھین کر بچوں کو

لے گئی - میرے سامنے واقعہ ہوا ہے - میں حقیقت بیان کر رہا ہوں - میں اسمبلی کا رکن ہوں - میرے علاقے میں یہ ہوا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ گجرات کی بات کر رہے ہیں اور آپ کی تحریک التوا جہلم کے متعلق ہے -

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! سرائے عالم گیر اور جہلم دونوں جگہوں سے بچے لائے گئے -

Mr. Speaker : The Hon'ble Member is not assisting me in this connection, therefore, I don't allow it.

— — —

پولیس کی طرف سے تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایرمارشل اصغر خان کا ہائیکورٹ کے دروازے کے پاس روک دیا جانا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''نوائے وقت،، مورخہ 13 جنوری 1975ء میں شائع ہونے والی اس خبر کے مطابق پولیس نے مورخہ 12 جنوری 1975ء کو تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان کو ہائیکورٹ کے ٹرنر روڈ کے قریبی دروازے کے پاس سڑک پر آگے جانے سے روک دیا - پولیس نے سڑک پر صف باندھ کر لاٹھیوں سے راستہ روک دیا - جب کہ ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان اکیلے جا رہے تھے - آئین اور قانون کی جانب سے دی گئی شہری آزادیوں کے مذکور حقدار تھے - ان سے اس ملک اور صوبے کا کوئی بھی قانون شہری آزادی اس طرح سلب اور پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا - جب ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان نے پولیس کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی تو انہیں لاٹھیوں سے مارا گیا - اور ان کو زبردستی پولیس کی گاڑی میں اٹھا کر ڈال دیا گیا - ان کے ہمراہ ایم انور بار ایٹ لاء ، مسٹر محمود علی قصوری اور مس رابعہ قاری کو بھی پولیس گاڑی میں ڈال دیا گیا - حکومت کے ایماء پر پولیس کی اس لاقانونیت اور جبر و استبداد کے خلاف عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! میری تحریک التوائے کار نمبر 44 بھی اسی کے متعلق ہے ۔ جناب والا ۔ اس کو بھی اسی کے ساتھ لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے ریٹائرڈ ائرمارشل اصغر خان کے جلسہ عام کو روکنے کے لیے دفعہ 144 کا نفاذ

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث کے لیے اسمبلی کی کار روائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے جنوری کے دوسرے ہفتے محرم سے قبل دفعہ 144 کے تحت لاہور میں جلسہ و جلوس اور اجتماعات پر پابندی عائد کر دی ۔ جس کا مقصد عاشورہ محرم کے احترام کی بجائے عام سیاسی سرگرمیوں بالخصوص ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان کے جلسہ عام کی ممانعت تھا ۔ جس کا اعلان وہ دفعہ 144 کے نفاذ سے پہلے ہی کر چکے تھے چنانچہ 12 جنوری کو دفعہ 144 لگا کر ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان کو جلسہ نہ کرنے دیا گیا ۔ حکومت کے اس فسطائی اقدام نے لاہور میں سیاسی سرگرمیوں کو مفلوج کر دیا اور آزادی رائے اور آزادی اجتماع سے متعلق عوام کے دستوری حقوق سلب کر لیے جس سے لوگوں میں شدید اضطراب و احتجاج کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان ۔ میاں محمود علی قصوری ۔ ایم انور اور مس رابعہ قاری نے مورخہ 12 جنوری 1975ء کو میاں محمود علی قصوری کے گھر سے ایک جلوس نکالا اور دیگر پارٹیوں کے ممبر بھی موقع پر جمع ہو گئے ۔ ان رہنماؤں کو شہر میں زیر دفعہ 144 ضابطہ فوجداری پابندیوں کے متعلق بتایا گیا لیکن انہوں نے دفعہ 144 ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرنے پر اصرار کیا ۔ پر دو فریقین کے درمیان جھگڑے کا احتمال تھا ۔ تحریک استقلال کے کارکنوں نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا اور ان کے ایک رہنما نے پولیس افسر کی ٹوپی اتار کر پھینک دی اور اس طرح اس نے پولیس افسر پر حملہ کر دیا ۔

جناب والا ! حالات کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لیے ایر مارشل

اصغر خان اور اس کے ساتھیوں کو موقع سے ہٹایا گیا ۔ ان کے ساتھ نہ وہاں کوئی زیادتی نہیں کی گئی بلکہ وہ خود دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرنا چاہتے تھے اور وہاں انہوں نے ایک غیر قانونی جلوس نکالا تھا اور دوسری پارٹی کے لوگ وہاں جمع تھے ۔ ان کے درمیان جھگڑے کا احتمال تھا اور اس وجہ سے انہیں موقع سے ہٹا دیا گیا تاکہ کوئی زیادہ خرابی نہ ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! دفعہ 144 نہایت واضح ہے کہ پانچ یا پانچ سے زیادہ افراد کے اجتماع کے خلاف کسی کی کارروائی کی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ اور بھی لوگ ان کے ساتھ شامل ہو گئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! بالکل غلط ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! سرکاری طور پر کہا گیا ہے کہ یہ چار اصحاب اور تحریک استقلال کے کارکن اور دوسری پارٹیوں کے لوگ اکھٹے ہو گئے ۔ اور وہ جلوس نکال رہے تھے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ہمارا سارا پریس اس امر کا شاہد ہے ۔ میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں بھی یہ واضح کر دیا ہے کہ ایر مارشل اصغر خان کو جس وقت روکا گیا تھا وہ بالکل اکیلے تھے اور انہوں نے محض اس بنا پر کہ میرے ساتھ کسی قسم کی غیر قانونی حرکت نہ کی جائے دفعہ 144 کا پاس کرتے ہوئے وہ اکیلے نکلے۔ انہیں پولیس نے روکا انہوں نے پوچھا کہ میرا جرم بتائیں ۔ نہ میں نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی ہے اور نہ میرے ساتھ کوئی اجتماع ہے ۔ آپ مجھے کیوں روک رہے ہیں مگر پولیس نے کہا کہ آپ کو آگے نہیں جانے دیں گے اور اس قسم کی لاقانونیت کی یہ تمام صورت حال پیدا ہوئی اور انہوں نے دفعہ 144 کی کسی قسم کی خلاف ورزی نہیں کی ۔

وزیر قانون : Point of personal explanation جناب والا ! خود تحریک میں یہ بات درج ہے کہ ایم انور اور فلاں فلاں لوگ ان کے ساتھ تھے اور جو تحریک کا مضمون ہے اس میں یہ بات درج ہے ۔ مگر وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اکیلے تھے۔ جناب والا ! میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ میری تحریک التوائے کار کو ملاحظہ کریں ۔

مسٹر سپیکر : تحریک التوا میں لکھا ہوا ہے کہ وہ اکیلے جا رہے تھے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ اکیلے ہیں اور انہیں پیچھے سے پکڑ کر گاڑی میں دھکیل دیا گیا ۔ وہ بھی صرف چار آدمی بنتے ہیں ۔ پھر بھی پانچ نہیں بنتے چار آدمیوں کے خلاف دفعہ 144 کی خلاف ورزی نہیں بنتی ۔

Mr. Speaker : Please, no such polemics on that point.

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ اس حکومت کا معمول بن گیا ہے کہ پنجاب میں جہاں بھی ریٹائرڈ مارشل اصغر خاں تقریر کرتے ہیں ۔ ان کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : Syed Sahib, I would like you to give me facts and not speech.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں وہی بیان کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ تو سارے پنجاب کی بات کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری : ریٹائرڈ ائر مارشل اصغر خان کا جلوس تو کجا انہیں تو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے اور جوں ہی وہ گھر سے باہر نکلتے ہیں انہیں پولیس کی گاڑی میں بٹھا کر نامعلوم مقامات پر پہنچا دیا جاتا ہے ۔ جناب والا ! یہ روزمرہ کی جو حراست ہے آخر کس قانون اور کس جمہوریت کی آئینہ دار ہے ۔

Mr. Speaker : This is held in order. I put it to vote of the House.

سید تابش الوری : جناب والا ! انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ انہیں پولیس نے اس جگہ سے ہٹایا تھا ۔

Mr. Speaker : Those in favour of the leave being granted to please rise in their seats.....The count was taken..... It falls short of the required number of votes. The leave is not granted.

وزیر قانون صاحب آپ نے تحریک التوائے کار نمبر 12 کے متعلق کہا تھا کہ آپ اس کے متعلق کچھ بتا سکیں گے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک التوائے کار نمبر 12 کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

جناب والا ! مورخہ 29 جنوری 1975ء کو ساڑھے سات بجے صبح مسماۃ نسیم اختر کے بیان پر مقدمہ نمبر 40 زیر دفعہ 370 ت ۔ پ تھانہ صدر بھاولنگر درج کیا گیا ۔ مسماۃ نسیم اختر کا بیان زیر دفعہ 164 مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند ہوا اس کا طبی معائنہ کیا گیا اسی روز مسٹر منظور احمد موہل کو اس جرم کی پاداش میں مجسٹریٹ کے جاری کردہ وارنٹ پر گرفتار کیا گیا اور اسی روز سے مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا ۔ جناب والا ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے پہلے گرفتار کر لیا گیا اور اور مقدمہ بعد میں درج ہوا ۔

مسٹر سپیکر : پولیس نے ان کو گرفتار کرکے اسی دن مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا ؟

وزیر قانون : جی ۔ مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو پیش کیا گیا ۔

Mr. Speaker : The press report is not correct ?

راجہ عبد الفضل خان : جناب والا ! میں میاں منظور احمد موہل کے متعلق ایک مختصر بیان دینا چاہتا ہوں کہ اس شخص کا اتنا بلند کردار ہے کہ وہ سگریٹ تک نہیں پیتا ۔ پانچ وقت کا نمازی ہے اور میں آپ کو یہ یقین سے کہتا ہوں کہ وہ کسی بدکاری میں ملوث نہیں ہے اگر آپ نے سیاسی انتقام لینا ہے تو اس قسم کا الزام نہ لگائیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please, I cannot permit that, Raja Sahib.

In view of the statement made by the Hon'ble Minister, this adjournment motion is not admitted. Now we go on to the next item.

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل ممبران اس ایوان کے قواعد کی دھجیاں اڑا رہے ہیں ۔ ان کو بتایا جائے کہ اس ایوان میں بات کرنے کا یہ

طریقہ کار نہیں ہے - بات ہو گئی ہے اور آپ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے اور اس کے باوجود وہ بات کیے جا رہے ہیں اور پھر وہ بات بھی غلط کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : We now go on to the next item i.e., Legislation.

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (مغربی پاکستان) مصدرہ 1974ء

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کیا آپ نے اس کی مخالفت کی تھی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں -

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ہم نے اس زیر بحث قانون کے بارے میں جتنا ممکن ہو سکتا تھا - حکومت وقت کی اور بالخصوص وزیر موصوف کی توجہ مبذول کرائی اور ان سے بارہا یہ استدعا کی کہ از راہ کرم جو بھی قانون اس صوبہ میں آپ بنائیں وہ ہر لحاظ سے قانون کے تقاضے اور انصاف پورے کرے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر قانون کو بناتے وقت جمہوریت کا بھی پاس کر لیا کریں - میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تمام تر گزارشات حکومت نے اپنی اکثریت کے زور پر ردی کی ٹوکری میں ڈال دی ہیں اور قطعی طور پر ان پر توجہ دینے سے انکار کر دیا ہے - ان کے اس غیر جمہوری عمل کی بنا پر اور غیر حقیقت پسندانہ رویہ کی بنا پر میں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا اور اس تھرڈ ریڈنگ کی سٹیج پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری صاحب کیا آپ نے بھی اس کی مخالفت کی تھی ؟

سید تابش الوری : جی - میں نے بھی مخالفت کی تھی -

Mr. Speaker : Sure ?

سید تابش الوری ۔ بالکل جناب ۔

مسٹر سپیکر : مجھے تو یہی یاد ہے کہ حاجی صاحب نے ہی مخالفت کی تھی اور اب فاضل رکن کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس کی مخالفت کی تھی

سید تابش الوری : جناب والا ۔ ہم دونوں ایوان میں موجود تھے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! انہوں نے بھی مخالفت کی تھی

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ اب ان کے ساتھ ایک گواہ بھی ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب گواہ ہیں کہ انہوں نے بھی مخالفت کی تھی ۔

(قہقہہ)

سید تابش الوری : جناب والا ! روڈ ٹرانسپورٹ روڈ سے متعلقہ یہ بل اب خواندگی کے تیسرے مرحلے میں ہے اور ہم اپنا بنیادی فرض سمجھتے ہیں کہ اس آخری مرحلے میں بھی ان گزارشات پر اصرار کریں جن کے پیش نظر ہم نے اس کے ابتدائی دو مرحلوں میں پوری شدت کے ساتھ اور پوری قوت استدلال کے ساتھ اپنی تراسیم پر زور دیا ہے ۔

جناب والا ! جناب وزیر متعلقہ نے خود یہ اعتراف کیا ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ میں بہت سی خرابیاں بہت سی بدعنوانیاں بہت سی دھاندلیاں موجود ہیں جن کے ازالے کے لیے ان بدعنوان اور ناپسندیدہ ملازمین کو نکالا جانا چاہیے جن کے باعث بورڈ کی اجتماعی حیثیت متاثر ہو رہی ہے ۔ انہوں نے اگرچہ ان دھاندلیوں کی تفصیل تو بیان نہیں کی لیکن میں اس پاؤس کی اطلاع کے لیے اور خود ان کی اطلاع کے لیے ان ناپسندیدہ ملازمین کے ذریعے ہونے والے ایک بہت بڑے سیکنڈل کی طرف توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں جو بسوں کی باڈیاں بنانے کے سیکنڈل سے متعلق ہے ۔

شیخ عزیز احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔۔۔۔

سید تابش الوری : جناب وزیر متعلقہ نے خود یہ فرمایا تھا ۔

شیخ عزیز احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔

سید تابش الوری : انہوں نے حال ہی کہا ہے ۔۔۔۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میرے پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے

ہر بھی محترم دوست سید تابش الوری باوجود پارلیمنٹرین ہونے کے اپنی تقریر جاری رکھے ہوئے ہیں ۔

سید تابش الوری : جب تک سپیکر صاحب آپ کی طرف متوجہ نہ ہوں مجھے تقریر کرنے کی اجازت ہے ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میں رول 87(4) کی طرف آپ کی توجہ دلانی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا مطلب ہے کہ تقریر کیا ہونی چاہیئے ۔

شیخ عزیز احمد : exactly جناب کہ تقریر کیا ہونی چاہئے ۔ اور تھرڈ ریڈنگ پر کیا ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر : اس لیے وہ جو میں کبھی کبھی درگزر کیا کرتا ہوں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : But only with reference to the amendment, if any, made in the Bill.

اس میں صرف ایک امنڈمنٹ ہوئی ہے اور پریکٹیکلی حالت یہ تھی کہ 71 کی بجائے 75 درج کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : میں یہاں general conventions جو century old ہیں وہی conventions maintain کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ کا اعتراض ٹھیک ہے ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! میں عرض کر رہا تھا کہ جس ترمیمی بل کے تحت مینیجنگ ڈائریکٹر کو بورڈ کے تمام اختیارات منتقل کیے جا رہے ہیں ۔ اسے مینیجنگ ڈائرکٹر کی سرکردگی میں ۔ ۔ ۔ ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, the Hon'ble Member is repeating the same arguments.

مسٹر سپیکر : ان کا فقرہ تو مکمل ہو جانے دیں اس کے بعد انہیں بتاؤں گا ۔ آپ نے تو انہیں فقرہ ہی مکمل نہیں کرنے دیا ۔

I hope that you have understood the scope of this rule.

سید تابش الوری : جناب والا ! پہلے اس کا مجھے علم بھی ہے اور احساس بھی ہے اور میرے خیال میں اگر شیخ عزیز احمد صاحب یہ زحمت گوارا

نہ کرتے تو شاید میری تقریر ابھی تک ختم بھی ہو چکی ہوتی لیکن انھوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ حزب اقتدار کی طرف سے بلوں کو مسلسل بحث کا شکار بنائیں ۔ میرے خیال میں چونکہ یہ ان کا فریضہ ہے اور وہ اس کو نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : No such observations please.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ترمیمی بل کے تحت یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ مینیجنگ ڈائرکٹر ملازمین کے سلسلے میں بورڈ کے کسی اختیار یا تمام اختیارات کو استعمال کر سکیں گے جب کہ خود مینیجنگ ڈائریکٹر کی براہ راست نگرانی میں حال ہی میں جو بسیں درآمد کی گئی ہیں اور ان چیسز پر جو باڈیاں بنائی گئی ہیں وہ ایک سیکنڈل کی صورت میں اب ہمارے سامنے ہیں ۔

Mr Speaker : You are going beyond the scope of the discussion.

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر اس کا سربراہ خود اس قسم کے سیکنڈل میں ماوث ہو کہ ایک بس کی باڈی میں نو چینلز کی بجائے پانچ چینلز لگائے جائیں جس سے بسوں کی باڈیاں تباہ ہو کر رہ جائیں ۔

Mr. Speaker : This is beyond the scope of the discussion. I expect the Hon'ble Member will resume his seat.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ٹرانسپورٹ بورڈ خود اپنی جگہ ایک ناپسندیدہ ادارہ بن گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ ٹھیک ہو سکتا ہے مگر آپ اس کو scatter کرنے کے لیے کوئی بل لے آئیں ۔

Minister for Transport : I wish to explain but the honourable Member has refused to obey your order.

آنریبل ممبر نے جو کچھ بھی بسوں کی باڈیوں کے متعلق کہا ہے I was going to challenge-that. اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کی تسلی کرا سکتا ہوں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! مجھے بات پوری کرنے کی اجازت دیجیے

اس لیے کہ صرف پریس میں اور ریکارڈ میں یک طرفہ بات آئے گی میں اس الزام کو elaborate کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I cannot permit that.

اب سوال یہ ہے ۔

کہ دی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (ویسٹ پاکستان) ریمووَل آف ان ڈیزارِیبل ایمپلائز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء

Mr. Speaker : Now we take up the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974. The Minister concerned please.

Minister for Social Welfare & Labour : Sir, I move the motion :

> That the West Pakistan Employees Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Labour, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That the West Pakistan Employees Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974, as recommended by the Standing Committee on Labour, be taken into consideration at once.

Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it Sir.

Mr. Speaker : That stage has passed. Even I have called your name to move the amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment.

> That the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 28th February, 1975.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 8th February, 1975.

Minister for Labour : Opposed.

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! جہاں تک اس بل کا تعلق ہے میں آج حکومت کی جانب سے اس الزام کا جو ہم پر کل لگایا گیا تھا کہ ہم بلا وجہ مخالفت کرتے ہیں اور بلا وجہ روڑے اٹکاتے ہیں اس کی مکمل تردید کرتے ہوئے ببانگ دہل یہ کہوں گا کہ ہم ہمیشہ ہر غلط اقدام کی مخالفت کرتے رہیں گے ۔ کرتے ہیں اور ہر صحیح اقدام کی حمایت کرتے رہیں گے اور کرتے ہیں ۔

جناب والا! جہاں تک آج کے بل کا تعلق ہے میں اس سلسلے میں حکومت کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اس بل کی مکمل تائید کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بل پیش کرکے ایک نہایت ہی اہم فریضہ انجام دیا ہے اور نہایت ہی ایک خامی کو دور کیا ہے جو کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی ۔

جناب والا! سوشل سیکورٹی سکیم کے تحت یہ لازمی قرار دیا گیا ہے

کہ جب بھی کسی کارکن کی وفات ہو جائے تو اس کی وفات کے بعد اس کے پسماندگان کو جو اس کے dependents ہیں جو اس کے زیر کفالت ہیں انہیں پنشن کی شکل میں مراعات دی جاتی ہیں ۔ اس قانون کے لانے سے پہلے اس بل کے پیش کرنے سے پہلے اگر کوئی کارکن فوت ہو جاتا تھا کوئی ملازم فوت ہو جایا کرتا تھا تو اس کے بعد اس کی پنشن کا حقدار اس کے بچوں کو یا اس کی بیوی کو قرار دیا گیا تھا اور ان دونوں کے نہ ہونے کی صورت میں اگر کسی کا ضعیف باپ ضعیف ماں اس کے زیر کفالت ہوتیں تو وہ حقدار ہو جایا کرتی تھیں ۔ اس کمی کو اس نقص کو کافی عرصہ سے محسوس کیا جا رہا تھا اور اس سلسلہ میں کافی عرصہ سے حکومت کی توجہ مبذول کرائی جا رہی تھی کہ وہ اس نقص کو دور کرے ۔ حکومت کو احساس کرنا چاہئے اب حکومت نے اسے قانونی شکل دینے کے لیے اسے ہاؤس میں پیش کیا ہے ۔ جناب والا جہاں تک اس بل کا تعلق ہے موجود بل احسن اور بہتر ہے ۔ اسے جلد از جلد منظور کرنا ضروری ہے ۔ جناب والا ! اس سلسلہ میں میں چند ایک گذارشات پیش کروں گا کہ کچھ نقائص جو اس میں سہواً رہ گئے ہیں ان کو دور کیا جائے تاکہ بعد میں پھر قانون سازی نہ کرنی پڑے اور پھر نیا وقت نہ صرف کرنا پڑے ۔

جناب والا ! میں نے گذارش کی ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی ملازم کا کوئی بھی subsisting survivor نہ ہو کوئی بھی دیگر dependent نہ ہو آپ نے اس کے ماں اور باپ کو حقدار قرار دیا ہے ۔ جناب والا ! ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں ، ایسے بھی ملازم فوت ہوئے ہیں جن کا ماں اور باپ بھی زندہ نہیں ہیں ، اور انہوں نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی اور چھوٹے بہن بھائیوں کی کفالت کر رہے تھے ۔ آپ نے ان کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھی ۔ وہ آدمی جو اپنے یتیم بھائی یا یتیم بہن کی کفالت کر رہا ہے اگر وہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ اس فائدے سے محروم ہو جاتے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں باپ اور ماں سے زیادہ حقدار وہ بھائی اور وہ بہن ہے جو یتیم ہے اور اس کے زیر کفالت ہیں ، ان کو اس میں

نظر انداز کر دیاگیا ہے ۔ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی ۔ جناب والا ! ہم نے یہ توجہ دلائی تھی کہ جو ملازم فوت ہو جاتا ہے ، اگر اس کا ماں یا باپ نہیں ہے اور اس نے شادی بھی نہیں کی اس کی بیوی بھی نہیں ہے اور وہ اپنے یتیم بہن اور بھائیوں کی کفالت کرتا ہے تو ان کو بھی اس سے حق ملنا چاہئے ۔ جناب والا ! اس سلسلہ میں میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری یہ جائز قرار داد قبول کر لی ہے اور جلد ہی مناسب ترمیم پیش کر دی جائے گی ۔ جناب والا ! اس سلسلہ میں میں ان کی مکمل حمایت کروں گا اور تائید کروں گا کہ اس سلسلہ میں کسی مخالفت کی ضرورت نہیں ہے ۔ اور اسی جذبہ کے پیش نظر میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

جناب والا ! ہم نے آج یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر یہ اس قسم کی اچھی روایات قائم کریں تو ہم ان کی مکمل حمایت کریں گے بشرطیکہ یہ اچھی روایات قائم کریں اور اچھے قانون لائیں ۔ اور اس طرح پھر آپ دیکھیں پانچ منٹ میں بل پاس ہوتا ہے یا نہیں ۔ رکاوٹ صرف اس وقت پیش آتی ہے جب یہ جائز بات نہیں مانتے ۔ اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح ہم ان کو غلط طریقوں سے باز رکھیں ۔ یہ اور بات ہے کہ یہ اس سے باز نہیں رہتے ۔

(قہقہہ)

اور من مانی کر لیتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنی کوشش جاری و ساری رکھیں گے ۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی یہ اچھی روایات قائم کر کے ہاؤس کا وقت بچائیں گے ۔

مسٹر سپیکر : وزیر محنت ۔

وزیر محنت و حاجی بہبود : جناب والا ! حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب جواب ترمیم پیش کرنے والے ہیں کہ مرنے والے کے پیچھے اس کا کوئی یتیم بہن بھائی یا کوئی اور ہو انہیں بھی اس طرح سے سلوک کرنا چاہئے جس طرح اس کی بیوی اس کے بچوں یا اس کے ماں باپ کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے ۔ جناب والا ! ہم ان کی یہ ترمیم قبول کرتے ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں عرض کر دینی چاہتا ہوں کہ حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق کی بات کہتے ہیں اور غلط بات پر ہمیشہ احتجاج

کرتے ہیں ۔ جناب والا ! میں گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے اور وزیر قانون ہونے کی حیثیت سے یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی کوئی معقول ترمیم آپوزیشن کی طرف سے پیش کی جاتی ہے ، گورنمنٹ بنچوں کی طرف سے اسے قبول کیا جاتا ہے ۔ اور ہماری گورنمنٹ کا بھی یہی رویہ رہا ہے کہ قانون جو ہے وہ درست ہو اور اگر اس میں کوئی خامی رہ گئی ہے تو وہ دور ہوجانی چاہئے ۔ ہم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ یہ ترمیم اپوزیشن کی طرف سے ہے یا کسی اور کی طرف سے آئی ہے ۔

جناب والا ! میرے فاضل دوست وزیر محنت نے یہ ترمیم قبول کر کے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ ہم نے ہمیشہ اچھی تجاویز جو آپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اسے خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کیا ہے ۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حکومت کی طرف سے جو بھی قوانین پاس ہوتے ہیں وہ ملک اور قوم کی بہتری کے لیے ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Has the Hon'ble member leave of the House to withdraw his amendment ?

Voices : Allowed Sir

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی (پنجاب امینڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے محنت نے سفارش کی ہے فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں ایک سے چار تک ترامیم واپس لیتا ہوں ۔ اور ایک ترمیم پیش کرنی چاہتا ہوں اس کے لیے مجھے تھوڑی سی مہلت چاہئے ۔

مسٹر سپیکر : جس سے آپ متفق ہوئے ہیں اسی کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔ اب چائے کا وقفہ کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : There shall be a tea break, and we shall re-assemble at quarter to twelve.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لیے 11 بجکر 45 منٹ تک کے لیے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ایک سے چار تک ترامیم تو میں نے واپس لے لی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اب نئی ترمیم پیش ہوگی ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan ; Sir, I move the amendment :

> That in Clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour in the proposed sub-section (2-A) of Section 42 of the West Pakistan Employees Social Security Ordinance, 1965, after the words "if she be alive" and before the words "at a rate", the words "and if she be not alive, two dependent brothers and sisters in equal shares" be inserted.

Mr. Speaker ; The amendment moved, the question is :

> That in Clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Labour in the proposed sub-section (2-A) of Section 42 of the West Pakistan

Employees' Social Security Ordinance, 1965, after the words "if she be alive" and before the words "at a rate", the words "and if she be not alive, two dependent brothers and sisters in equal shares" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 2, as amended do stand part af the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز - 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے - حاجی صاحب ، میں نے کل اس کو سٹڈی کیا تھا - اس میں یہ تھا -

I can direct the office to correct even this.

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ تو کلاز کا حصہ ہے -

مسٹرسپیکر : آپ قاعدہ 75 کا سب رول(6)میں دیکھیں - آپ نے سپیکر کو بڑے اختیارات دیے ہوئے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ precedent آگئی ہے ، کل بھی پیش ہوئی تھی -

مسٹر سپیکر : I don't object to this مگر یہ ایک ضروری بات ہے جو میں آئندہ سے کر سکتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : آئندہ کر لیا کریں گے -

مسٹر سپیکر : صرف اتنا نہیں - اگر 1974ء کا بل 31 دسمبر کو پاس کر دیں ، غالباً جس دن assent ہوگی وہ اپنے آپ 1975ء ہو جائے گا - اگر وہ پہلی جنوری کو assent ہو -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of

the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour, for the figures "1974" occurring in line 2 at the end, the figures "1975" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour, for the figures "1974" occurring in line 2 at the end, the figures "1975" be substituted.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 1, as amended do stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(تمہید)

Mr. Speaker : Now the Preamble is under consideration. The question is :

That Preamble do stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔

وزیر محنت و سماجی بہبود : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان ایمپلائیز سوشل سیکورٹی (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان ایمپلائز سوشل سیکورٹی (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے دیہی غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1974ء

مسٹر سپیکر : آئٹم نمبر 3 ۔

وزیر محنت و سماجی بہبود : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب ہاؤسنگ فیسیلیٹیز فار نان پروپرائٹرز ان رورل ایریاز بل 1974 جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ دی پنجاب ہاؤسنگ فیسیلیٹیز فار نان پروپرائیٹرز ان رورل ایریاز بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : کرنل راجہ جمیل اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! یہ شیڈول میں نہیں تھا تو اس سلسلے میں آپ سے میری بات ہوئی تھی کہ آج اس کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا ہمیں اسے پڑھنا بھی ہے اس لیے اسے آج نہ لیا جائے۔

مسٹر سپیکر : کیا پوزیشن ہے ؟

وزیر محنت و سماجی بہبود : اس پر بحث تو ہو سکتی ہے جو کام ہو جائے وہی بہتر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ لاء منسٹر صاحب سے طے ہوا تھا کہ موشن پیش ہو جائے گی اور بحث اس پر پرسوں شروع ہوگی کیونکہ اس کو ابھی ہم نے دیکھا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی ان سے بات نہیں ہوئی ؟

وزیر محنت و سماجی بہبود : نہیں جناب میری بات نہیں ہوئی ۔ ویسے اگر حاجی صاحب یہ فرماتے ہیں کہ ان کی لاء منسٹر صاحب سے بات ہو چکی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

مسٹر سپیکر : تو پھر اب اجلاس کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 13 فروری 1975ء بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا ۔

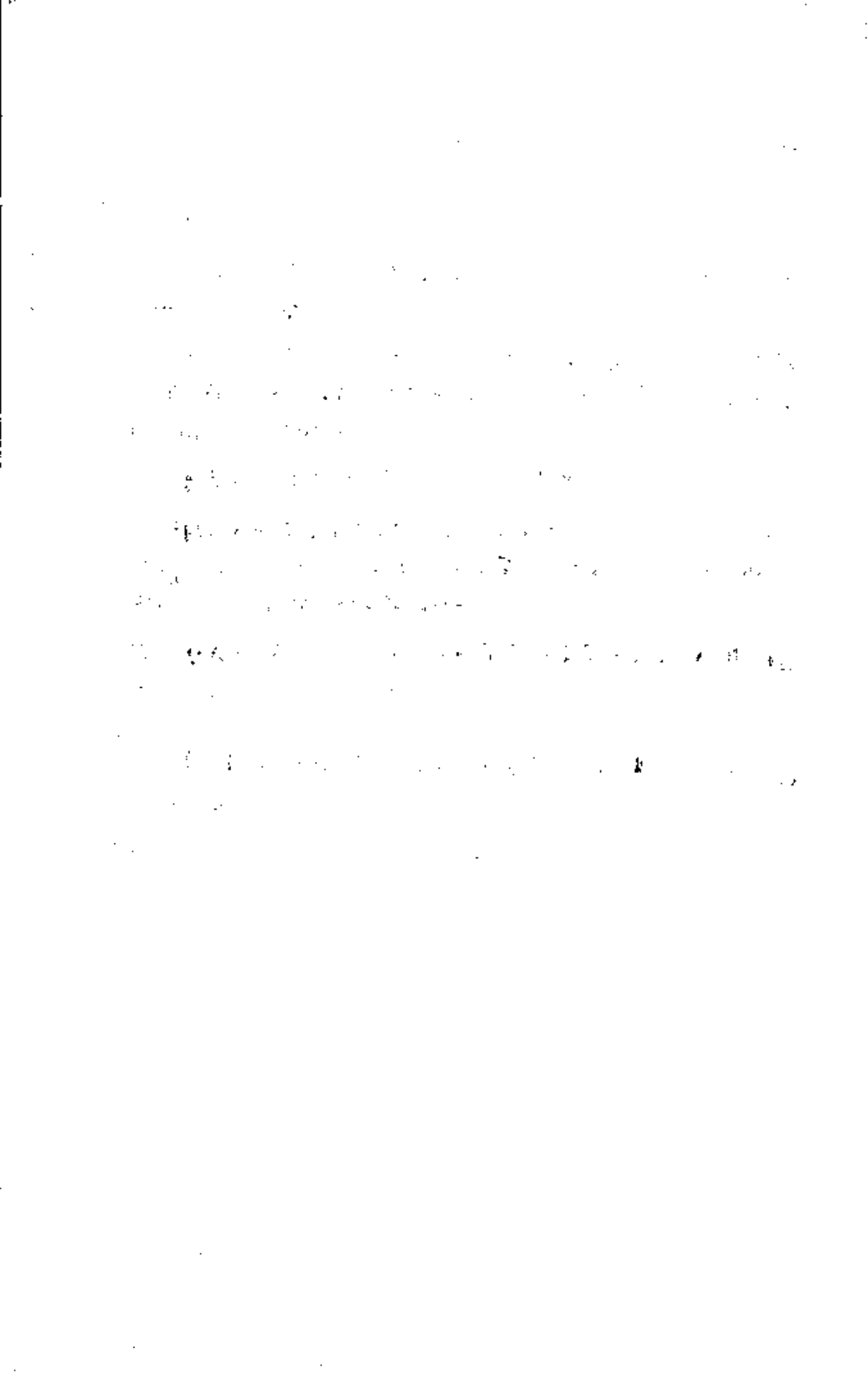

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

جمعرات ۔ 13 فروری 1975ء
(پنجشنبہ یکم صفر ۔ 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۚ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

پارہ ۵ ۔ س ۴ ۔ رکوع ۲ ۔ آیات ۲۷ تا ۳۰

اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر رحم کرے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم کجروی کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہو جاؤ اللہ تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان بہت کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو آپس میں ناجائز طریق سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت کے طور پر ہو (تو کوئی مضائقہ نہیں) اور ایک دوسرے کو ہرگز قتل نہ کرو جان لو کہ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم بہت جلد اس کو آگ میں جھونک دیں گے اور اللہ کے لئے ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹنڈروں کی تخمیناً لاگت میں تفریق

*4147 ۔ **سردار محمد عاشق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شمشاد حسین صاحب ایگزیکٹو انجینیئر پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ ڈویژن ڈیرہ غازی خان نے ایک ٹنڈر برائے رورل واٹر سپلائی سکیم خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ (تنصیب 18000 گیلن ڈسچارج بورنگ و ٹیوب ویل میں تبدیل کرنا) مشتہر کروایا جس کی تخمیناً لاگت مبلغ 60,000 روپے تھی اور اس ٹنڈر کی آخری تاریخ 20 اکتوبر 1973ء تھی اور کام کے مکمل ہونے کی میعاد 2 ماہ تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ایگزیکٹو انجینیئر نے اسی تاریخ کے لیے اور اتنی ہی میعاد کے لیے ایک ٹنڈر برائے رورل واٹر سپلائی سکیم سناواں ضلع مظفر گڑھ (تنصیب 18000 گیلن ڈسچارج بورنگ و ٹیوب ویل میں تبدیل کرنا) مشتہر کروایا جس کی تخمیناً لاگت مبلغ 45,000 روپے تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایک ہی قسم کے کام کے ٹنڈروں کی تخمیناً لاگت میں فرق کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : درست ہے ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) سناواں میں ٹیوب ویل بورنگ کا کام 300 فٹ گہرائی پر مشتمل ہے جب کہ خان گڑھ میں اس کی گہرائی 400 فٹ پر مبنی ہے ۔ اندریں حالات خان گڑھ ٹیوب ویل میں مزید 100 فٹ گہرائی اور 100 فولادی پائپ اور پیتل کے فلٹر کی وجہ سے اس کی قیمت زائد ہے تفصیلات ٹنڈر فارم کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں ۔ اس ضمن میں تفصیلات کے لیے ٹھیکیداروں کو دفتر سے

رجوع کرنا ہوتا ہے جس کے لیے ہدایات مشتہر کر دی گئی تھیں۔

چکوال شہر میں انڈسٹریل ہوم کی تعداد

*4192 ۔ **مرزا فضل حق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) چکوال شہر میں اس وقت کتنے انڈسٹریل ہوم/سنٹر کام کر رہے ہیں ان میں کتنی سلائی کی مشین ہیں اور کتنی کڑھائی کی ۔ ہر سنٹر کا نام اور مشینوں کی ہر سنٹر میں تعداد بتائی جائے۔

(ب) کیا حکومت انڈسٹریل ہوم سنٹروں میں مشینوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) چکوال شہر کی حدود میں اس وقت تک دو انڈسٹریل ہوم/سنٹر قائم کئے گئے ہیں ۔ ان انڈسٹریل ہوم/سنٹروں میں سے ایک شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل چکوال کی زیر نگرانی محکمہ معاشرتی بہبود کے عملے نے قائم کیا تھا ۔ اور دوسرا عوامی ضلعی تعمیراتی کونسل جہلم کی سفارش پر ایک انڈسٹریل ہوم شروع کیا گیا ہے ۔

ان سنٹروں / ہوم میں سلائی ، کڑھائی اور بنائی کی مشینوں کی تعداد حسب ذیل ہے ۔

(1) انڈسٹریل ہوم شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل چکوال ۔	سلائی کی مشین 4 عدد (پیروں سے چلانے والی) 1 عدد (کڑھائی والی)	اونی بنائی کی مشین دو عدد

(یہ مشینیں یونیسف (UNICEF) نے مہیا کی ہیں)

(۱) انڈسٹریل ہوم چکوال 4 عدد (پیروں سے چلانے والی) دو عدد
(عوامی ترقیاتی پروگرام)
3 عدد (ہاتھ سے چلانے والی)

(ب) 1974-75ء کے مالی سال میں صرف ان مراکز کو expenses recurring کے لیے 35 لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں کوئی ڈیویلپمنٹ کے اخراجات منظور نہیں کئے گئے - اس لیے اور ڈیویلپمنٹ کا کا ہو نہیں سکتا سوائے اس کے کہ ڈیڑھ سو روپے ٹیچر کی تنخواہ اور ایک سو روپے میٹیریل کے لیے ماہوار ان مراکز کو مہیا کیا جاسکے -

---

تحصیل چکوال کے دیہاتوں میں انڈسٹریل ہوم سنٹر کا قیام

*4193 - **مرزا فضل حق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) اکتوبر 1973ء میں تحصیل چکوال کے کتنے دیہاتوں میں انڈسٹریل ہوم سنٹر کھولے گئے -

(ب) اس سال اکتوبر 1973ء تک انڈسٹریل ہوم سنٹر کھولنے کے لیے کتنی درخواستیں تحصیل چکوال کے دیہات کی طرف سے موصول ہوئیں - ان میں سے کتنی درخواستیں منظور ہوئیں اور کتنی درخواستیں ابھی التواء میں پڑی ہیں نیز باقی ماندہ درخواستوں کا کب فیصلہ ہوگا -

(ج) کیا حکومت فوری طور پر مذکورہ تحصیل کے دیہات میں اس قسم کے سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) کسی میں نہیں -

(ب) کوئی نہیں - یعنی لوکل گورنمنٹ کو موصول نہیں ہوئیں -

(ج) فی الحال ممکن نہیں -

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حکومت صوبہ پنجاب کے دیہات میں خواتین کی بے روزگاری دور کرنے کے لیے مزید انڈسٹریل سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر سپیکر : ملک صاحب بات یہ ہے کہ یہ تحصیل چکوال کے متعلق ایک بڑا مخصوص سوال ہے اور آپ نے اس کو اتنی وسعت دے دی ہے کہ سارے صوبے کو اس احاطے میں لے آنے کی کوشش کی ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنا وسیع سوال اس کا سپلیمنٹری نہیں بن سکتا -

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! چکوال بھی اسی صوبے کی تحصیل ہے یہ سارے صوبے مسئلہ کا ہے -

مسٹر سپیکر : پھر آپ اس مسئلے کے متعلق سوال لکھ کر بھیج دیں وہ آپ کو جواب دے دیں گے -

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ان انڈسٹریل ہوم کی انسپیکشن کا کیا طریقہ کار ہے اور ایسا کوئی انتظام ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ دو طریقوں سے یہ بنے ہوئے ہیں - کچھ تو ایسے ہیں جو سوشل ویل فیئر ڈائریکٹوریٹ نے بنائے ہیں جیسا کہ میں نے 4102 سوال کے جواب میں عرض کیا ہے وہ ان کی نگرانی کرتے ہیں - اور کچھ جو ہیں وہ براہ راست عوامی تعمیراتی کونسلوں نے قائم کئے ہیں اور وہ ان کی نگرانی کرتے ہیں - تو دونوں طریقوں سے مل کر نگرانی ہوتی ہے - افسران کے ذریعے سے بھی اور عوامی تعمیراتی کونسلوں کے ذریعے بھی جن میں ضلعی سطح پر تمام ہم این اے اور ایم پی اے صاحبان ممبر ہوتے ہیں - ان کی بھی نگرانی ہوتی ہے اور وہ اکثر اس معاملے میں اپنی تجاویز اور شکایات بھیجتے رہتے ہیں -

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : جناب والا ! میں نے خاص طور پر اس لیے پوچھا ہے کہ کیا جس جگہ پر یہ انڈسٹریل ہوم ہیں وہاں انسپیکشن کا پورا پورا ریکارڈ رکھا جاتا ہے -

وزیر تعلیم : جی ہاں -

مسٹر عبدالحفیظ کار دار : اس کی انسپیکشن کا اگر ریکارڈ رکھا جاتا

ہے تو کیا وہ ریکارڈ انڈسٹریل ہومز میں موجود ہے ؟ میں یہ وضاحت سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔

وزیر تعلیم : اگر کسی انڈسٹریل ادارے کی انسپیکشن کی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اس ادارے میں تو اس کا ریکارڈ نہیں رکھا جائے گا بلکہ جو انسپیکشن آفیسر ہوگا اسی کے آفس میں رکھا جائے گا اور انسپیکشن آفیسر عام طور سے ڈسٹرکٹ میں ایک ایک اور ڈویژن میں اس سے زیادہ ہیں تو عام طور سے ڈسٹرکٹ کا جو انسپیکشن آفیسر سوشل ویلفیر ڈیپارٹمنٹ کا ہے وہ اس کا ریکارڈ رکھے گا یا اگر عوامی تعمیراتی کونسل نے کسی خاص مقصد کے لیے انکوائری کروائی ہو تو عوامی تعمیراتی کونسل کے سیکریٹریٹ میں یہ ریکارڈ موجود ہوگا ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : میں پھر اس کی وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا انسپیکشن کے بعد وہ ریکارڈ موجود ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! جہاں کہیں انسپیکشن آرڈر کی گئی ہوگی یا عوامی تعمیراتی کونسل نے یا سوشل ویلفیر بورڈ نے انکوائری کروائی ہوگی تو انکوائری اتھارٹی کے پاس ریکارڈ موجود ہوگا ۔ باقی اگر فاضل رکن کا مقصد یہ ہے کہ وہاں جو سلائی کی مشینیں ہیں یا کوئی اور چیز ہے تو ان کا ریکارڈ ہے تو وہ ان سینٹرز میں موجود ہے کہ اس سینٹر میں کیا کیا چیزیں ان کو فراہم کی گئی ہیں ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : جناب والا ! میں اس لیے سوال بار بار پوچھ رہا ہوں کہ میرے اپنے ذاتی علم میں ہے کہ کئی جگہ پر یہ مشینیں استعمال ہی نہیں ہو رہیں ۔ میں اس لیے انسپیکشن پر بار بار زور دے رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : واقعی یہ انڈسٹریل ہوم فنکشن کر رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم : تو ٹھیک ہے یہ انسپیکشن کا ایک حصہ ہوتا ہے ۔ جناب والا ! جہاں کہیں بھی انسپیکشن کی جاتی ہے اس بات کو چیک کیا جاتا ہے ۔ اگر کسی سینٹر کے متعلق فاضل رکن سمجھتے ہیں کہ ان کے علم میں کوئی ایسا سینٹر ہے جہاں سلائی کی مشینیں کام نہیں کر رہیں تو صاف ظاہر ہے کہ یہ عوامی تعمیراتی کونسل سے شکایت کریں ۔ اگر عوامی تعمیراتی کونسل نے وہ سینٹر قائم کیا ہے اور اگر سوشل ویلفیر ڈیپارٹمنٹ نے قائم کیا ہے تو پھر ان سے کہیں وہ انسپیکشن کریں گے اور رپورٹ دیں گے ۔

انسپیکشن کوئی ریگولر چیز نہیں ہے بلکہ انسپیکشن کسی شکایت پر یا تجویز پر کی جاتی ہے ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار : جناب والا ! یہ انسپیکشن گورنمنٹ کا ایک اہم کام ہے کہ اگر قوم کا کسی مد پر خرچہ ہوتا ہے تو اس کی accountability ہوتی ہے اس کی انسپیکشن ہوتی ہے کہ ہم نے جو چیزیں لگائی ہیں وہ استعمال بھی ہوتی ہیں یا نہیں ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ چیزیں کئی جگہوں پر خراب پڑی ہیں کئی جگہوں پر ان کا استعمال نہیں ہوتا کئی جگہوں پر جن ٹیچرز نے یہ چلا کر سیکھانی ہیں وہاں نہیں ہیں ۔ وزیر موصوف یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ان کا کام نہیں ہے اور میں کہتا ہوں کہ کام ہے ۔ جناب والا ! جس مد پر خرچہ ہو گورنمنٹ بغیر اطلاع کے خود انکوائری کرے ۔ انہیں خود اس چیز کا اہتمام کرنا چاہیے۔

مسٹر سپیکر : میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس سوال کے متعلق نہیں ہے ۔

گوجرانوالہ شہر میں سڑکوں کی خستہ حالی

*4267 ۔ **سردار محمد عاشق :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ کا سال 1970ء ۔ 1971ء ، 1972ء اور 1973ء کا علیحدہ علیحدہ بجٹ کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ میونسپل کمیٹی نے مندرجہ بالا سالوں میں سڑکوں کی تعمیر کے لیے ہر سال کتنی کتنی رقم صرف کی ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شہر کی تمام سڑکوں کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور مذکورہ کمیٹی کب تک سڑکوں کی حالت بہتر بنائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 1970-71ء 54,62,370

1971-72ء 67,18,596

1972-73ء 87,43,931

(ب) 1970-71ء 3,91,111

1971-72ء 3,13,939

1972-73ء 2,49,441

(ج) شدید بارشوں کی وجہ سے کچھ سڑکوں کو سخت نقصان پہنچا تھا ۔ ایسی تمام سڑکوں کی مرمت کی جا رہی ہے اور سال رواں کے آخر تک مرمت مکمل ہو جائے گی ۔

منڈی بہاؤالدین میں محصول چونگیوں کی تعداد

*4335 ۔ **چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کی میونسپل کمیٹی میں کتنی محصول چونگیاں ہیں اور یہ کس کس سڑک پر قائم ہیں ۔ ان پر کتنے ملازم کام کرتے ہیں ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : میونسپل کمیٹی منڈی بہاؤالدین میں 11 محصول چونگیاں ہیں ، جو کہ مندرجہ ذیل سڑکوں میں واقع ہیں ۔ نمبر 1 منڈی بہاؤالدین روڈ ۔ نمبر 2 پھالیہ روڈ نمبر 3 واسو روڈ نمبر 4 گورا محلہ نمبر 5 ریلوے اسٹیشن نمبر 6 ریلوے اسٹیشن گودام نمبر 7 چک نمبر 2 روڈ ۔ نمبر 4 غلہ مارکیٹ روڈ (صدر) نمبر 9 صوفی پورہ محلہ نمبر 10 رسول کھاریاں روڈ نمبر 11 شیراں والی روڈ ۔ ان محصول چونگیوں پر 55 ملازمین کام کرتے ہیں ۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

1 ۔	چونگی سپرنٹنڈنٹ	1
2 ۔	چونگی انسپکٹر	2
3 ۔	چونگی کلرک	44
4 ۔	چونگی چپڑاسی	8

جعفریہ کالونی اور نئی آبادی سوڈیوال لاہور میں پانی کی فراہمی

*4378 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے لاہور شہر کی بیشتر آبادیوں میں آب رسانی کا خاطر خواہ انتظام کیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جعفریہ کالونی اور نئی آبادی سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں آب رسانی کا نظام تسلی بخش نہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جعفریہ کالونی اور نئی آبادی سوڈیوال لاہور میں پانی کی بہم رسانی کا نظام بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) درست ہے۔

(ب) ان آبادیوں میں لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی طرف سے تا حال کوئی سلسلہ آب رسانی مہیا نہیں کیا گیا۔

(ج) اس سال واٹر ونگ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے جعفریہ کالونی اور نئی آبادی سوڈیوال میں جزوی طور پر پانی مہیا کر دیا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! اس منصوبہ کی دونوں آبادیوں کے لیے کب تک یہ سکیم منظور ہو سکے گی؟

وزیر تعلیم : جناب والا! اس سال کے مالی بجٹ میں کوئی ایسی سکیم نہیں ہے۔

لاہور شہر میں سڑکوں کی مرمت

*4382 - **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نولکھا تھانہ لاہور تا دو موریہ پل سڑک اور موچی دروازہ تا اک موریہ پل سرکلر روڈ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں سڑکوں پر ہر

وقت ٹریفک کا رش رہتا ہے جس سے عوام کو سخت پریشانی ہوتی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں -

(ب) جی ہاں -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ اطلاعات کے خلاف الزامات

***4666 - میاں مصطفیٰ ظفر** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے رائج کی جانے والی حالیہ انتظامی اصلاحات کے تحت سینیارٹی سے قطع نظر صرف سوزوں ترین اشخاص ہی ترقی کے مستحق ہوں گے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ صوبائی محکموں میں اعلیٰ ترین آسامیاں حکومت کے سیکرٹریوں اور ایڈیشنل سیکرٹریوں کی ہیں -

(ج) سیکرٹری ، ایڈیشنل سیکرٹری کے تقرر کے لیے عام طور پر کن گریڈوں کے افسران اہل ہیں -

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مسٹر جمیل الزمان جو 750-1500 روپے کے سکیل میں ڈپٹی ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز کی مستقل آسامی پر فائز ہیں انہیں صوبہ پنجاب کے محکمہ اطلاعات میں ایڈیشنل سیکرٹری کی آسامی پر تعینات کر دیا گیا ہے -

(ہ) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اسی عہدہ پر فائز بعض افسران ان سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے پاس غیر ملکی ڈگریاں بھی ہیں -

(و) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مسٹر جمیل الزمان نے پاکستان کے پہلے منتخب صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے عہدہ کے حلف اٹھانے کی تقریب میں بحیثیت سٹیج سیکرٹری فرائض انجام دئے تھے جو 21 اپریل 1972ء کو ریس گراؤنڈ راولپنڈی میں منعقد ہوئی تھی ۔

(ز) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ گورنر صاحبان ، وزراء صاحبان ۔ اراکین قومی و صوبائی اسمبلی صحافیوں سینئر افسروں اور پارٹی کے کارکنوں نے اس اہم تقریب میں شرکت کی تھی نیز سفارتی نمائندے بھی مدعو تھے ۔

(ح) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ افسر کو نئے صدر کے بارے میں غیر ذمہ دارانہ اور ہتک آمیز اعلانات کرنے پر سٹیج سے ہٹا دیا گیا تھا اور کیا انہوں نے اس سے پیشتر صدر صاحب کے عقبی دروازے سے میدان میں داخل ہونے کا اعلان ان الفاظ میں کیا تھا :۔

باادب باملاحظہ ہوشیار ۔ عالی مرتبت پریذیڈنٹ صدر محترم کی چھ گھوڑوں والی سواری تشریف لا رہی ہے ۔ اب صدر محترم پچھلے دروازے سے داخل ہو گئے۔"

(ط) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کراچی کے مشہور اخباروں نے ایک ذمہ دار عہدہ پر متعین افسر کی جانب سے ان اعلانات پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا ۔

(ی) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مسٹر جمیل الزمان نے پنجاب کے اخباروں میں یہ خبر اور تبصرے شائع نہیں ہونے دئے تھے ۔

(ک) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ افسر مذکور جب ملتان کے علاقائی ناظم اطلاعات تھے تو صحافیوں نے ان کے خلاف احتجاج کیا تھا اور 67-1966ء میں اس وقت کے وزیر اطلاعات نے ان کا تبادلہ پشاور کر دیا تھا ۔

(ل) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محولہ

بالا حقائق کے پیش نظر افسر مذکور صوبہ پنجاب کے محکمہ اطلاعات کے ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدہ کے مستحق ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) عام طور پر گریڈ 19 کے افسر ایڈیشنل سیکرٹری اور گریڈ 20 کے افسر سیکرٹری مقرر کیے جانے کے اہل ہیں ۔

(د) مسٹر جمیل الزمان کی تنخواہ میں بتدریج اور قواعد و ضوابط کے مطابق اضافہ ہوا ہے ۔ وہ ڈائریکٹر اطلاعات کے عہدے پر 1500.750 روپے کے سکیل میں 13 اکتوبر 1967ء تک فائز تھے ۔ اس کے بعد بحیثیت ڈپٹی سیکرٹری ان کی تنخواہ 30 اپریل 1969ء تک 1775 روپے ماہانہ رہی ۔ بحیثیت جائنٹ سیکرٹری 11 جولائی 1973ء تک 1830 روپے ماہانہ اور اس کے بعد بطور ایڈیشنل سیکرٹری ۔ 1940 روپے ماہانہ تھی ۔ یکم اگست 1973ء سے نئے سکیلوں کے نفاذ کے بعد مسٹر جمیل الزمان 1800-80-2100 روپے کے گریڈ نمبر 19 کے مستحق ہو گئے ۔ انہیں 12 جولائی 1973 سے ایڈیشنل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ۔ جس عہدے پر گریڈ نمبر 19 میں الاؤنس سمیت ان کا مشاہرہ 2300 روپے ماہانہ سے زائد نہیں ہو سکتا ۔

(ہ) مسٹر جمیل الزمان اس عہدے پر فائز افسران کے لیے موزوں صحافتی اور محکمانہ تجربہ سینیارٹی اور مناسب عرصہ ملازمت رکھتے ہیں ۔ اس عہدے پر تقرر کے لیے غیر ملکی ڈگری کا ہونا قواعد و ضوابط کی رو سے لازمی نہیں ۔

(و) جی ہاں ۔

(ز) جی ہاں ۔

(ح) جی نہیں ۔ سٹیج پر جلسے کے اختتام تک وہ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے ۔ ان کے بعض اعلانات کی یہ درست ترتیب نہیں اگرچہ یہ تینوں فقرے مختلف اعلانات کے موقع پر انہوں نے ان سے ملتے جلتے الفاظ میں ادا کئے تھے ۔

(ط) حکومت کے نوٹس میں ایسا کوئی اداریہ نہیں آیا ۔

(ی) جی یہ درست نہیں ۔ راولپنڈی اور لاہور سے شائع ہونے والے روزنامہ ''نوائے وقت'' اور راولپنڈی کے انگریزی روزنامہ ''نیو ٹائمز'' مورخہ 22 اپریل 1972ء اور ''مشرق'' لاہور مورخہ 4 مئی 1972ء میں اس سلسلے میں فکاہی کالم اور جھلکیاں شائع ہوئی تھیں اور ان کی وضاحت میں کراچی اور راولپنڈی کے انگریزی اخبارات ''سن اور نیو ٹائمز'' میں مدیر کے نام ایک خط بھی شائع ہوا تھا جس میں واضح کر دیا گیا تھا کہ اعلانات کو بعض حلقوں کی جانب سے غلط معنی دیے جا رہے ہیں ۔

(ک) وزیر اطلاعات نے جون 1970ء میں مسٹر جمیل الزمان کو پشاور سے لاہور تبدیل کیا تھا ۔ پشاور سے پہلے وہ کراچی میں ڈائریکٹر اطلاعات تھے اس لیے ملتان کے مبینہ واقعہ کی بناء پر ان کے تبادلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ل) مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر یہ سوال خارج از بحث ہو جاتا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ضمن (ح) میں انہوں نے کہا ہے کہ ۔ ۔ ۔ انہوں نے ان سے ملتے جلتے الفاظ میں ادا کئے تھے ۔ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے یہ کہا ہے کہ ان کی ترتیب ایسی نہیں ہے جو سوال میں ہے ۔ لیکن ایسے ہی الفاظ انہوں نے کہے ہیں جو فاضل ممبر سوال پوچھنے والے نے لکھے ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! میرا سپلیمنٹری یہی تھا کہ اگر لکھنے والے کے یہ الفاظ ہیں تو وہ کیا الفاظ ہیں ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! الفاظ تقریباً یہی ہیں مگر میں نے صرف ترتیب پر کہا ہے کہ ترتیب ایسی نہیں ہے ۔

موضع ڈھاک تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پینے کے پانی کی فراہمی

*4814 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع ڈھاک تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے ایک سکیم کثیر رقم سے بنائی گئی تھی جو کافی حد تک مکمل بھی ہو چکی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کثیر لاگت کے باوجود وہاں ابھی تک پانی مہیا نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو یہ سکیم کب تک مکمل ہو سکے گی اور عوام کو پانی کب مل سکے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ یہ سکیم بالکل مکمل ہو چکی ہے ۔

(ب) کیونکہ نہروں میں پانی اس وقت نہیں ہے اس لیے عوام کو پینے کا پانی ابھی تک مہیا نہیں کیا جا سکا ۔ جوں ہی نہروں میں پانی چھوڑا گیا ۔ عوام کو پینے کا پانی مہیا کیا جا سکے گا ۔ جناب والا ! اب اس قسم کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ پانی کو سٹور کیا جا سکے ۔ اس کے لیے اس سال ساڑھے تین کروڑ روپیہ روورل واٹر سپلائی سکیم کے لیے رکھا گیا ہے اور ڈھائی کڑور روپیہ اربن واٹر سپلائی سکیم کے لیے رکھا گیا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ نہروں میں بعض اوقات پانی موجود ہوتا ہے اور پھر بھی نہیں ملتا ۔

وزیر تعلیم : کیا آپ خوشاب کے متعلق پوچھ رہے ہیں ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! میں اپنے علاقے کے متعلق پوچھ رہا ہوں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! ایسی تو کوئی بات نہیں ، آپ کسی جگہ کا نام بتائیں پھر میں بتا سکوں گا ۔

ملک محمد اعظم : جناب والا ! میں پینے کے پانی کی بات کر رہا ہوں۔ ہمارے علاقہ میں پانی موجود تھا اور پھر بھی نہیں دیا گیا۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ درست ہے فاضل ممبر جس علاقہ کی بات کر رہے ہیں اس وقت وہاں یہ منصوبہ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔

ملک محمد اعظم : جناب والا ! اس وقت یہ منصوبہ مکمل ہو گیا تھا لیکن پھر بھی پانی نہیں دیا گیا۔

وزیر تعلیم : اس وقت جناب والا ! ٹینک مکمل تھا اور پانی بھی موجود تھا لیکن ابھی وہ تجرباتی مراحل میں تھا۔ اس لیے پانی نہیں مہیا کیا گیا۔ اب جب پانی آئے گا تو ضرور مہیا کیا جائے گا۔ اور پانی کو سٹور کرنے کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔

خوشاب براستہ سندرال تا راجڑ زیر تعمیر سڑک

4816 ۔ ملک محمد اعظم : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ خوشاب براستہ سندرال تا راجڑ سڑک کئی سالوں سے زیر تعمیر ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لیے بہت کم فنڈز مہیا کیے گئے ہیں اور کام نہایت مست رفتاری سے ہو رہا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سڑک کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں۔ سڑک مذکور سال 1965-66ء میں شروع کی گئی تھی اور اس پر سابقہ چار سال سے مرحلہ وار کام ہو رہا ہے۔

(ب) جی نہیں۔ سڑک کے لیے مندرجہ ذیل رقومات مہیا کی جا

چکی ہیں -

	روپے
1 - سال 1964-65ء مبلغ	2,33,400
2 - سال 1965-66ء ,,	3,43,900
3 - سال 1967-68ء ,,	2,61,500
4 - سال 1972-73ء ,,	2,010,00
میزان	10,39,800

(ج) آمید ہے کہ سڑک ہذا کی تکمیل موجودہ مالی سال کے اختتام سے پہلے ہو جائے گی -

---

چیچک اور ہیضے کے ٹیکے لگانے کے مراکز

*5024 - **ملک شاہ محمد حسن** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور کارپوریشن کے علاقہ میں عوام کو چیچک اور ہیضے کے ٹیکے لگانے کے لیے جو مراکز قائم ہیں ان کی جائے وقوع کی اطلاع عوام کو بذریعہ اخبارات یا ریڈیو کبھی نہیں دی گئی - اگر دی گئی ہے تو کب اور اگر نہیں تو کیوں -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ماضی کی طرح اب یہ پریکٹس نہیں رہی کہ چیچک اور ہیضے کے ٹیکے لگانے والا سٹاف درسگاہوں کے علاوہ گلی کوچوں میں اور گھر گھر گھوم کر ٹیکے لگائے اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

صوبہ میں پیشہ وارانہ ٹیکس کی وصولی

*5037 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ضلع کونسلوں نے 73-1972ء میں ضلع وار کتنا کتنا پیشہ وارانہ ٹیکس وصول کیا اور کتنا کتنا باقی ہے ۔

(ب) مذکورہ ٹیکس کی وصولی اور عملہ پر کتنا خرچہ ہوا ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے ایک قرارداد 7 جولائی 1972ء کو منظور کی تھی کہ صوبہ میں ضلع کونسلیں پیشہ وارانہ ٹیکس ختم کر دیں اگر ایسا ہے تو مذکورہ ٹیکس کی وصولی متعلقہ ضلع کونسلوں نے کیوں اب تک بند نہیں کی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) صوبہ پنجاب میں 73-1972ء میں ضلع کونسلوں نے ضلع وار جو پیشہ وارانہ ٹیکس وصول کیا اور بقایا رہا وہ مندرجہ ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام ضلع کونسل	وصول شدہ ٹیکس 73-1972ء	بقایا ٹیکس 73-1972ء
1	2	3	4
1	مظفر گڑھ	56,451	48,152
2	گوجرانوالہ	1,01,044	6,77,403
3	ڈیرہ غازی خان	78,669	44,319
4	لائلپور	4,45,981	1,57,093
5	راولپنڈی	78,729	87,729
6	رحیم یار خان	191,687	5,11,759
7	جھنگ	2,05,532	1,32,698
8	سیالکوٹ	1,75,997	24,003
9	گجرات	1,30,491	71,259
10	بہاولپور	1,76,782	62,899
11	جہلم	78,292/34	2,41,499/26
12	ساہیوال	2,31,937	16,281

1	2	3	4
13	لاہور	1,23,955	78,320
14	بہاولنگر	1,06,998	2,52,250
15	ملتان	3,60,929	3,41,818
16	کیمبل پور	73,964	57,651
17	میانوالی	42,070	12,249
18	شیخوپورہ	1,17,215	1,80,613
19	سرگودھا	71,437	1,03,363

(ب) مذکورہ ٹیکس کی وصولی اور عملہ پر مندجہ ذیل خرچ ہوا -

		خرچہ 1972-73ء
1	مظفر گڑھ	15,560
2	گوجرانوالہ	30,794
3	ڈیرہ غازی خان	34,800
4	لائلپور	97,747
5	راولپنڈی	20,664
6	رحیم یار خان	70,449/48
7	جھنگ	46,609
8	سیالکوٹ	73,755
9	گجرات	32,593
10	بہاول پور	41,413
11	جہلم	63,443/44

نوٹ : ضلع کونسل جہلم نے پیشہ وارانہ ٹیکس کی وصولی کے لیے کوئی علیحدہ عملہ نہیں رکھا ہوا - یہ خرچہ تمام ٹیکسز کی وصولی پر ہوا -

12	ساہیوال	52,395/92
13	لاہور	66,472/51
14	بہاولنگر	34,190
15	ملتان	74,840
16	کیمبل پور	44,739
17	میانوالی	28,433
18	شیخوپورہ	46,554
19	سرگودھا	24,650

(ج) یہ درست ہے کہ 7 جولائی 1972ء کو پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد پیشہ ورانہ ٹیکس ختم کرنے کے لیے پیش اور منظور ہوئی تھی ۔ لہذا پیشہ ورانہ ٹیکس بذریعہ نوٹیفیکیشن مورخہ 10-12-74 حکومت نے ختم کر دیا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ گوجرانولہ میں جو رقم وصول کی گئی ہے وہ صرف 1,01,014 روپے ہے اور بقایا جات 6,77,408 ہیں اسی طرح جہلم میں جو رقم وصول کی گئی ہے 78,292/34 ہے اور بقایا جات 2,41,499/26 ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ ملتان کا نام بھول گئے ہیں ؟

(قہقہہ)

چوہدری علی بہادر خان : ملتان کا بھی اسی طرح ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! ان کا مطلب میں سمجھ گیا ہوں یہ کارکردگی کے متعلق کہنا چاہتے ہیں ۔ اصل میں میں اس سوال کا (ج) جز پڑھنا بھول گیا ہوں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں ۔

(ج) ''یہ درست ہے کہ 7 جولائی 1972ء کو پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد پیشہ ورانہ ٹیکس ختم کرنے کے لیے پیش اور منظور ہوئی تھی ۔ لہذا پیشہ ورانہ ٹیکس بذریعہ نوٹیفیکیشن مورخہ 10-12-74 حکومت نے ختم کر دیا ہے'' ۔

اور فاضل ممبر کے ضمنی سوال کا مطلب محکمہ کی کارکردگی شو کرنا ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ وہ بقایاجات اب وصول ہو چکے ہیں یا نہیں ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ ضلع کونسل کے ممبران کی مرضی پر ہے وہ قرار داد پیش کریں ۔ بہر حال یہ ایک مقامی مسئلہ ہے ۔ اور ممبران پر منحصر ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جب نوٹیفیکیشن جاری ہوا تو کیا حکومت نے ڈسٹرکٹ کونسل کو کوئی واضح اختیارات دیے ہیں یا نہیں ؟

وزیر تعلیم : نوٹیفیکیشن میں کہا گیا ہے کہ اس نوٹیفیکیشن کے بعد وصولی کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! پنجاب اسمبلی میں 1972ء میں ایک قرار داد پیش ہوئی تھی اور نوٹیفیکیشن 10-12-74 کو ہوا اس تاخیر کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ کوئی بات نہیں ۔ تاخیر ہو گئی ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ گورنمنٹ پابند تو نہیں ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! وزیر موصوف نے جو لسٹ پڑھی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے کم بقایاجات ضلع میانوالی کے ہیں ۔ کیا وہ اب میانوالی کا نام بستہ 'ب' سے کاٹ دیں گے ، کیونکہ میانوالی کو 'ب' میں لکھا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : ساہیوال کا نمبر ہے ۔ میانوالی کا نمبر کہاں ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! میانوالی کا سب سے کم ہے ۔ یعنی 42 ہزار روپے وصول کر لیا ہے ۔ تو اب میں درخواست کروں گا کہ اب کم از کم اسے بستہ 'ب' سے نکال دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : 12 ہزار روپے وصول بھی تو کرنا ہے ۔ اب آپ کا کیا خیال ہے ۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ اسے بستہ 'الف' میں لے آئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اسے ترقی یافتہ ضلع قرار دیا جاوے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! پسماندہ ہی رہنے دیں ۔ بستہ الف میں نہ لے جاویں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! پہلے پنجاب میں 50 میونسپل کمیٹیاں پچھلے قانون کے مطابق تھیں ۔ اب نئے قانون کے مطابق میونسپل کمیٹیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے ۔ اور مجھے علم نہیں ہے کہ ان کی تعداد کتنی ہے ۔

مسٹر سپیکر : میونسپل کمیٹیوں کے ذریعہ یہ ٹیکس وصول ہوتا ہے ۔ یا . . .

وزیر تعلیم : در اصل کرنل صاحب کی مراد الف 'ب' سے نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Probably it relates to whole of the district

آپ ذرا اپنے سوال کو قانون کی شکل دے دیں تاکہ اس کو میں اور فاضل وزیر دونوں سمجھ سکیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! میانوالی کو بد نام کیا جاتا ہے ۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں پر جرائم زیادہ ہوتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : کون کہتا ہے ۔ ذرا اس کا نام تو لیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : عام کہا جاتا ہے ۔ اور جو بھی افسر سزا کے طور پر نکالا جانا ہو ، اسے میانوالی بھیج دیا جاتا ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تھانہ میں بستہ 'ب' کی جو لسٹ ہے ۔ اس سے میانوالی کو نکال دیں ۔

Mr. Speaker : This is a suggestion and I hope the Minister will take notice of it.

شجاع آباد جلالپور روڈ کی مرمت

*5038 ۔ **چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شجاع آباد جلالپور روڈ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اور یہ ٹریفک کے قابل نہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کی تحویل میں ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ گذشتہ سیلاب کے باعث سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ سڑک ضلع کونسل ملتان کی تحویل میں ہے ۔

(ج) حکومت نے سیلاب زدہ سڑکوں کی مرمت کے لیے رقم مخصوص کی ہے ۔ سڑک مذکورہ بھی ان سڑکوں میں شامل ہے ۔ حال ہی مبلغ اڑھائی لاکھ روپے کی رقم مختص کر کے سڑک کی مرمت کا کام شروع کیا گیا ہے ۔ سولنگ مکمل ہو چکی ہے پلیاں بھی تعمیر ہو چکی ہیں ۔ سڑک کو فی الحال قابل ٹریفک بنا دیا گیا ہے مگر تارکول اور بجری ڈالنے کا کام ابھی باقی ہے ۔ جو سردی کے موسم کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا ۔ امید ہے کہ وہ یہ کام 15 مارچ کے بعد جونہی موسم میں ذرا تبدیلی ہو گئی تو یہ کام جلد مکمل کر دیا جائے گا ۔

لاہور میں بجلی خراب ہونے کی شکایات

*5066 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیراعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور کارپوریشن کی حدود میں واقع علاقہ جات مصری شاہ ۔ سلطان پورہ ۔ بند روڈ ۔ سانده روڈ ۔ سنت نگر ۔ سانده کلاں اور میاں میر کالونیز میں دسمبر 1973ء کے آخری اور جنوری 1974ء کے پہلے ہفتہ میں بجلی بار بار بند ہوتی رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں نیز اس صورت حال کے ذمہ دار افراد کون ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے اور بجلی کو باقاعدہ چالو رکھنے کے لیے آئندہ کیا قدم اٹھایا جا رہا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : یہ درست نہیں کہ بجلی کے نظام میں خرابی کی وجہ سے لاہور کارپوریشن میں واقع علاقہ جات مصری شاہ ۔ سلطان پورہ ۔ بند روڈ ۔ سانده کلاں ۔ سنت نگر اور میاں میر کالونی میں دسمبر 1973ء کے آخری اور جنوری 1974ء کے پہلے ہفتوں میں بجلی بار بار بند ہوتی رہی بلکہ اس کی وجوہات مندرجہ ذیل تھیں ۔

1 ۔ شدید سردی کی وجہ سے منگلا ڈیم میں پانی کی کمی اور چھوٹی چھوٹی نہروں کے بند ہونے کی وجہ سے بجلی گھروں میں بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں کمی ہو گئی تھی ۔

2 ۔ شدید سردی اور مٹی کے تیل کی کمی کی وجہ سے عوام نے

کثرت سے پیٹروں کا استعمال شروع کر دیا تھا ۔ جس کی وجہ سے بجلی کی کھپت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا تھا اور مجبور ہو کر واپڈا کو لوڈ شیڈنگ کرنی پڑی تا کہ قیمتی مشینری تباہ نہ ہو جائے ۔

بجلی کے بند ہونے میں نہ تو کوئی فنی خرابی تھی اور نہ ہی کسی عملے کا دانستہ ہاتھ تھا ۔ اب موسم کی تبدیلی کے باعث پانی میں جو کمی واقع ہوئی تھی وہ پوری ہو چکی ہے اور نہریں بھی کھل چکی ہیں جس کی وجہ سے بجلی کی پیداوار پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہے اور اب حالات بہتر ہو چکے ہیں ۔

پنڈی بھٹیاں کے چونگی محرروں کے لیے اوورٹائم

***5262 - چوہدری لال خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر 4904 کے جواب کے حوالہ سے جو کہ 4 جون 1974ء کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوور ٹائم الاؤنس کے واجبات کی ادائیگی کے معاملہ کا حکومت نے فیصلہ کر دیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے ٹاؤن کمیٹی پنڈی بھٹیاں کو واجبات کی ادائیگی کے لیے ہدایات جاری کر دی ہیں ۔ اگر ہدایات جاری کر دی ہیں تو ایک کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔ اگر ہدایات جاری نہیں کیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ اس سلسلے میں 12 دسمبر 1974ء کو تمام کنٹرولنگ اتھارٹیز کو ہدایات جاری کر دی گئی تھیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ ان ہدایات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

Immediate **COPY**

No. S. O. VI(LG)/3(42)/71
Government of the Punjab,
Local Government & Social Welfare Department
Dated Lahore, the 12th Dec , 1974.

To

(1) All Commissioners of Divisions in the Punjab
(2) All Deputy Commissioners in the Punjab

Subject : **Grant of overtime allowance to the octroi staff of the Local Bodies.**

Sir,

I am directed to refer to the subject noted above and to say that the question regarding the grant of overtime allowance to the octroi staff of the Local Bodies has been under consideration of the Government for sometime past. As you are aware, the former Government of West Pakistan had issued instructions to all the Controlling Authorities vide letter No. S. O II LG/3(479)/09 dated 10-5-1958 to the effect that the Local Bodies employees should work for duty timing only viz., 8 hours daily. This was done to avoid claims for overtime allowance. Subsequently, instructions were issued vide letter of even number dated 21st March, 1972 to all the Controlling Authorities that they should follow the above decision strictly and if that was not possible they should make necessary budget provisions for payment of overtime allowance to the octroi staff. It was however noticed by that Government that while some Local Bodies were making payment of overtime allowance to the said staff at different rates, some others were avoiding payment although they were taking works from these officials beyond the normal working hours. Instructions were, therefore, issued to the Controlling Authorities vide letter of even number dated 2-11-1972 to stop payment of overtime allowance to all categories of staff till a policy decision was taken by the Government and uniform rates of overtime allowance

specified for each category of staff. Accordingly, uniform rates of overtime allowance for the various categories of octroi staff were specified under this Deptt's Circular letter of even number dated 21-7-1973. Arrears of overtime allowance pertaining to period before the issue of the aforesaid circular were not to be allowed.

2. There have been representations for allowing arrears of overtime allowance for the period from 10-5-1968 to 21-7-1973 from the Unions of Octroi Staff. Since the instructions issued on 10-5-1963 and 2-11-1972 were to the effect that the duty timing should be adhered to and payment of overtime allowance or arrears thereof to any staff should not be made and the staff can have valid claim for arrears of overtime allowance for the period from 21-3-1972 to 2-11-1972 only.

3. A list showing the arreas of overtime allowance payable by 39 Municipal Committees/Town Committees for the period from 21-3-1972 to 2-11-1972 which has been prepared on the basis of the information received from the Local Bodies concerned is enclosed. Government have decided that the Local Bodies concerned may be directed to make payment of arrears of overtime allowance to the staff concerned as shown in the attached list but no arrears of overtime allowance should be paid for the period from 2-11-1972 to 21-7-1973 as they were stopped to make payment of overtime allowance during this period.

4. A compliance report about the payment of these arrears should be furnished to this Department through the Controlling Authorities as early as possible.

Your obedient servant,

Sd/-
(Ahmad Ali)
Section Officer VI(LG)
for Secretary.

Encl : List.

Statement showing the amount payable by the Municipal Committees/Town Committees as over time allowance to Octroi Staff for the period from 21-3-1972 to 2-11-1972.

S. No.	Name of the MCs/Town Committees	Amount Payable
1	2	3
		Rs.
1.	Municipal Committee, Mianchunnu	5,306 00
2.	,, ,, Kahror Pacca	3,978.00
3.	,, ,, Chichhtian	12,222.00
4.	,, ,, Khanewal	10,615.00
5.	,, ,, Chakwal	4,787.00
6.	,, ,, Narowal	5,678.00
7.	,, ,, Kamokey	Nil
8.	,, ,, Daska	12,827.00
9.	,, ,, Burewala	9,012.00
10.	,, ,, Sargodha	12,308.00
11.	,, ,, Pattoki	Nil
12.	,, ,, Bhakkar	8,143.00
13.	,, ,, Hafizabad	652.00
14.	,, ,, Kamalia	4,323.00
15.	,, ,, Muzaffargarh	Nil
16.	,, ,, Nankana Sahib	Nil
17.	,, ,, Vehari	5,567.00
18.	,, ,, Kasur	Nil
19.	,, ,, Mianwali	593.00
20.	,, ,, Rahimyar Khan	285.00
21.	,, ,, Gujrat	9,661.00
22.	,, ,, Wazirabad	4,488.00
23.	,, ,, Gujranwala	Nil
24.	,, ,, Toba Tek Singh	10,158.00
25.	,, ,, Shujabad	4,853.00
26.	Town Committee, Raja Jhang	Nill
27.	,, ,, Taunsa	4,110.00
28.	,, ,, Jampur	Nil
29.	,, ,, Bhai Pheru	429.00
30.	,, ,, Kabirwala	3,204.00
31.	,, ,, Jampur	519.00
32.	,, ,, Dunayapur	Nil

1	2			3
				Rs.
33.	Tonw	Committee,	Mailsi	4,442 00
34.	,,	,,	Mandi Sadiq Ganj	2,647.00
35.	,,	,,	Tulamba	Nil
36.	,,	,,	Qila Qadir Singh	Nil
37.	,,	,,	Pind Dadan Khan	2,349.00
38.	,,	,,	Samberial	2,635.00
39.	,,	,,	Minchanabad	2,168.00
40.	,,	,,	Lalliani	Nil
41.	,,	,,	Warburton	3,040.00
42.	,,	,,	Pindi Bhattian	2,992.00
43.	,,	,,	Pasrur	7,643,00
44.	,,	,,	Jehanian	5,498.00
45.	,,	,,	Rajanpur	14,565 00
46.	,,	,,	Khewra	2,433.00
47.	,,	,,	Kot Radha Kishen	Nil
48.	,,	,,		Nil
49.	,,	,,	Abdul Hakim	2.509.00
50.	,,	,,	Jalalpur Piranwala	4,730.00
51.	,,	,,	Fortabbas	672.00
52.	Municipal Committee		Jhelum	730.00
			Total	1,93,424.00

بلدیاتی پنشن خواروں کی پنشن میں اضافہ کرنا

*5319 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ملازمین کو ان کی تنخواہ پر 35 روپے ماہوار بطور مہنگائی الاؤنس دینا منظور کیا ہے جو ان کو دیا جا رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اضافے کا اطلاق گورنمنٹ پنشن خواروں پر بھی ہوتا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کونسل ملتان اپنے پنشن خواران کو مذکورہ اضافہ نہیں دے رہی ۔

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع کونسل ملتان کو ہدایات جاری کرے گی کہ وہ اپنے بلدیاتی پنشن خواران کی پنشن میں گورنمنٹ شرح کے مطابق اضافہ کرے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ایسا نہیں ۔ پنشن خواروں کو بھی یہ رعایت دی جا رہی ہے ۔

(د) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

جلالپور پیر والہ کے قبرستان کی اراضی کو واگذار کرنا

***5322 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلالپور پیر والہ (ملتان) میں پیر اویس سوھاترا کا قدیمی طویل و عریض قبرستان موجود ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کی حد برآری ریونیو افسر کے حکم سے کرائی گئی تھی اور بلدیہ نے حدود پر پکی برجیاں لگا دی تھیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبرستان مذکور کی حدود کے اندر کئی اشخاص نے ناجائز قبضہ کرکے تجارتی عمارات تعمیر کر رکھی ہیں ۔

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قبرستان کے ناجائز قابضین کے خلاف تادیبی کارروائی کرکے قبرستان کی اراضی کو واگزار کرائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) یہ درست ہے - لیکن یہ ناجائز تجاوزات بلدیہ کی حدود سے باہر ہیں جس کا تعلق محکمہ مال سے ہے -

(د) محکمہ مال سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مذکورہ ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے متعلق ضروری کارروائی کریں -

---

ٹاؤن کمیٹی میلسی کی آمدن

***5399 - قاضی محمد اسماعیل جاوید** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ٹاؤن کمیٹی میلسی کو 1972-73ء اور 1973-74ء میں کن کن ذرائع سے کتنی آمدن ہوئی -

(ب) مذکورہ مدت میں کن کن کاموں پر کتنی رقم صرف ہوئی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ٹاؤن کمیٹی میلسی کو 1972-73ء میں محصول چونگی دھرت فیس کرایہ جات وغیرہ کل 22 (بائیس) ذرائع سے مبلغ 5,67,444 روپے آمدنی ہوئی اور 1973-74ء میں 30 اپریل 1974ء تک کل اٹھارہ ذرائع سے مبلغ 6,67,345 روپے آمدنی ہوئی ہر دو کی تفصیلات Annexure-'A' میں دی گئی ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں -

(ب) 1972-73ء میں عملہ تعمیرات ترقیاتی کاموں پر مبلغ 1,6955 روپے خرچ ہوئے اور 1973-74ء میں 30 اپریل 1974ء تک مبلغ 6,32,686 روپے خرچ ہو چکے ہیں - تفصیلات Annexure-'B' میں دی گئی ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں -

---

ANNEXURE 'A'

No.	Head of Account.	April, 1974. Budget Estimate 1972-73	Income upto 1974.	Total
1.	Octroi.	389254	372647	
2.	Tool Tax.	14443	20504	
3.	Licence Fee for Vehicle .	1978	951	
4	Licence Fee for Articles of Food & Drink.	944	2397	
5.	Licence Fee for dangerous and offensive grades.	1610	5390	
6.	Licences fee for encroachment and Tehbazari.	15859	6695	
7.	Building application fee.	216	470	
8.	Fees for Markets.	52394	74746	
9.	Fees for the slaughtering of animals.	3617	2576	
10.	Copying fees.	114	161	
11.	Rent of Municipal property.	41928	41966	
12.	Receipts on account of the sale of water.	11536	8958	
13.	Receipts on account of the sale of sullage.	3000	1400	
14.	Receipts on account of the sale of refuse.	5050	5225	
15	Receipts on account of the sale of garden fruitss.	3148	2200	
16.	Other receipts.	—	—	
16A.	Share of Property Tax.	—	4678	
17.	Grant for Libaries.	—	—	
18.	Grant for Cattle pound.	184	22	
19.	Grant for Magisterial fines.	220	—	
20.	Investments.	9000	—	
21.	Interest on investment.	5400	—	
22.	Miscellaneous.	3204	5930	
23.	Advance and Deposits.	3609	100	
24.	Income from Cattle pounds.	726	341	
	Total income.	567444	557345	

ANNEXURE 'B'

EXPENDITURE

Sr. No.	Head of Account	Budget estimate 1972-73	Exp. during the month April, 74	Total
1	2	3	4	5
		Rs.	Rs.	Rs
	I—GENERAL DEPARTMENTS.			
	A – Municipal Secretriat.			
1.	Establishment charges.	39742	39743	
2.	Contigencies.	28105	36358	
3.	Works.	18092	—	
	Total A-Municipal Secretriat.	85939	76101	
	Total 10 General Department.	85939	76101	
	II—FINANCE DEPTT.			
	A—Charged Expenditure.			
1.	Audit Fees			
2.	Cost of Local Council Service.	600	870	
3.	Other charges Expenditure amount payable to Govt	756	713	
	Total A-Charge Expenditure.	1356	1583	
	B—Advances and Deposits.			
1.	Re-payment/Deposit of Cattle pound fines.	10	978	
2	Miscellaneous advances and refund of securities.	5643	19324	
	Total B-Advances and Deposits.	5643	20302	
	C-Investments.			
1.	Earmarked Investments.	—	—	
2.	Unearmarked investments.	—	—	
	Total C-Investments.	Nil.	Nil.	
	D-Reserve			
1.	Reserve for unforeseen Expenditure.	2000	—	
	E-Commercial Schemes.			
1.	Establishment.			

1	2	3	4	5
		Rs	Rs.	Rs.
2	Contigencies.			
3.	Works Construction of new shops.			
	Total E-Commercial Schemes.			
	Total 11-Finance Deptt.	11508	21885	
	III-TAXATION DEPTT.	55232	68905	
	A-Octroi.			
2.	Contigencies.	9397	9799	
3.	Works.	—	—	
	Total A-Octroi.	64629	78704	
	B-Other Taxes and Revenues.			
1.	Establishment.	961	1810	
	Total III-Taxation Department.	65590	80514	
	IV. EDUCATION DEPTT.			
	A-Colleges.			
	(i) Establishment charges,	—	—	
2.	Contigencies.	—	—	
3.	Works.	—	—	
	Total A-Colleges.	—	—	
	B-High Schools for Boys.			
1.	Establishment Charges.			
2.	Contigencies.			
3.	Works.			
	Total B-High Schools for Boys.			
	C-High Schools for Girls.			
1-Establishment Charges.				
2.	Contigencies.			
3.	Works,			
	Total C-High Schools for Girls.			
	D-Middle Schools for Boys.			
1.	Establishment charges.			
2.	Contigencies.			
	Middle Schools for Girls.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			

1	2	3	4	5
		Rs.	Rs.	Rs.
(3)	Works.			
	Total E-Middle Schools for Girls.			
	F-Primary Schools for Boys.			
(1)	Establishment Charges.	9333	2600	
(2)	Contigencies.	7695	41095	
(3)	Works.			
	Total F-Primary Schools for boys.	17028	43695	
	G-Primary Schools for Girls.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.	125	1596	
(3)	Works.			
	Total Primary Schools for Girls.	125	1596	
	H-Other Educational Institutions.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.	5000	—	
(3)	Works.			
	Total H-Other Educational Institutions.	5000		
	I-Education (Miscellaneous)			
(1)	Compulsary Education.			
(2)	Adult Education.			
(3)	Medical Inspection of Schools Children			
(4)	Grants to Educational Institutions.			
(5)	Scholarships.	16	—	
	Total I-Educational (Miscellaneous).	16	—	
	IV-Education Deptt	22169	45319	
		22169	45319	
	Total V-Social Welfare Deptt.			
	A-Social Welfare.			
(1)	Establishment.			
(2)	Contigencies	8270	—	

1	2	3	4	5
		Rs.	Rs.	Rs.
(3)	Works.			
(4)	B-Information and public Relations.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.	1000	----	
(3)	Works.	----	----	
		1000	----	
	Total C-Welfare Institutions.	----	----	
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			
(3)	Works.			
	Total 10-Welfare Intitutions.			
	D Famines, Flood and Community Relief.			
(1)	Famine Relief.			
(2)	Flood Relief.			
(3)	Civil Defence.			
(4)	Relief Against other Calamities.		736	

			736	
	Total D-Famines, Floods and Community Relief.		----	
	E-Libraries.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			
(3)	Works.	4690	1367	
		----	----	
		4690	1367	
	Total E-Libraries.	----	----	
	F-Sports.			
(1)	Establishment Charges.	5023	1015	
(2)	Contigencies.	19687	7652	
(3)	Works.		3177	
		----	----	
		24710	11844	
	Total V-Social Welfare Deptt.	49671	19947	
		----	----	
	Total VI-Health Deptt.			

1	2	3	4	5
		Rs.	Rs.	Rs.
	A-Sanitation.			
(1)	Establishment Charges.	55779	52565	
(2)	Contigencies.	782	1856	
(3)	Works.	—	—	
		56560	54421	
	Total A-Sanitation.			
	B-Lrainage.			
(1)	Establishment Charges.	55480	55677	
(2)	Contigencies.	13946	11895	
(3)	Works.	—	—	
	Total C-Vital Statistics			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			
(3)	Works			
Total	C-Vital Statistics.	Nil	Nil	
	D-Vaccination.			
(1)	Establishment Charges.	3842	4314	
(2)	Contigencies.	153	205	
(3)	Works.	—	—	
		3995	4519	
	Total D-Vaccination.			
	E-Community Diseases.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.	801	—	
	(3) Works.	—	—	
	Total E-Community Diseases.	801	—	
	F-Food Inspection.	—	—	
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.	254	—	
(3)	Works.	—	—	
	Total F-Food Inspection	254	—	

1	2	3	4	5
		Rs.	Rs.	Rs.
	G-Health Centre.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			
(3)	Works.	1200	1000	
	Total C-Health Centre.	1200	1000	
	Total VI-Health Deptt.	161226	133867	
	& II-Medical Deptt. A-Hospitals			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.	50	1215	
(3)	Contribution (for Mental Hospital)	136	136	
	Total A-Hospital.	186	1351	
	B-Dispensaries			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			
(3)	Works.	186	1351	
	Total B-Dispensaries/	186	1351	
	VII-Medical Deptt.			
	VII-Animal Husbandary Department.			
	A-Vaternary Hospitals and Dispensaries.			
(1)	Establishment Charges.			
(2)	Contigencies.			
(3)	Works.			
	B—Cattle Fairs and Shows			
(1)	Establishment	—	—	
(2)	Contingencies	—	—	
(3)	Works	—	—	
	Total B-Cattle Fairs and Show	—	—	

1	2	3	4	5
		Rs.	Rs	Rs,
	C—Slaughter Houses			
(1)	Establishment Charges	360	300	
(2)	Contingencies	480	120	
(3)	Works	7076	—	
	Total C-Slaughter Houses	7916	420	
	D—Cattle pounces			
(1)	Establishment charges	—	—	
(2)	Contingencies	1723	1126	
(3)	Works	9	—	
	Totol D-Cattle Pounds	1732	1126	
	Totol—VIII-Animal Husbandry Deptt.	9648	1546	
	IX—WATER SUPPLY DEPARTMENT			
	A—Municipal Water Works			
(1)	Establishment charges	6000	6615	
(2)	Contingencies	19676	17418	
(3)	Works	134897	328	
	Total A-Mupicipal Water	160573	24353	
	B—Fire Fighting			
(1)	Establishment Charges	—	1227	
(2)	Contingencies	—	1401	
(3)	Works	—	—	
	Total B-Fire Fighting	—	2628	
	C-Street Watering			
(1)	Establishment	—	—	
(2)	Contingencies	1304	1284	
(3)	Works	8	—	
	Total C-Street Watering	1312	1284	
	Total IX-Water Supply Deptt.	1885	28265	

1	2	3	4	5
		Rs	Rs.	Rs.
	X—BUILDINGS AND WORKS DEPTT.			
	A-Roads and Streets.			
(1)	Establishment Charges	10618	9077	
(2)	Contigencies	22	2405	
(3)	Works	112259	64400	
	Total A-Roads and Streets	122899	76882	
	B-Works			
(1)	Establishment charges	—	4065	
(2)	Contigencies	—	—	
(3)	Work	—	—	
	Total B-Works	—	4065	
	C-Building Control			
	D-Gardens and Roadside Trees			
(1)	Establishment charges	4859	4533	
(2)	Contigencies	60	243	
(3)	Works	—	6074	
	Total D-Gardens and Roadside Trees	4919	108050	
	E-Street Lighting			
(1)	Establishment Charges	—	—	
(2)	Contigencies	7307	9582	
(3)	Works	14004	22908	
	Total Street Lighting	21311	32090	
	Total X-Municipal Buildings and Works Department	149129	123887	
	Continue total all Departments	716955	532686	

Chairman,
Town Committee, Mailsi

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس سلسلہ میں ایک گزارش کروں گا اور ایک تجویز بھی پیش کروں گا کہ جو سوال نشان زدہ قرار دیا جائے ۔ اس نشان زدہ سوال کے متعلق جتنی بھی تفصیلات ہوں ۔ ان کو اس ایوان کے تمام ممبران میں circulate کرایا جائے ۔ انہیں ایوان کی میز پر رکھنا کافی نہیں ہے ۔ اگر وہ ایوان کے ممبران کو مہیا نہ کی جاویں تو ان کو ایوان میں پڑھا جائے ۔ اور جو غیر نشان زدہ سوالات ہوں ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جاویں ۔

مسٹر سپیکر : ذرا دکھائیں وہ کتنا بڑا کاغذ ہے ۔ جو ایوان کی میز پر رکھا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ اس سلسلہ میں ہدایات فرما دیں ۔ کہ نشان زدہ سوالات کے متعلق جملہ تفصیلات کو ضرور circulate کیا جائے ورنہ یہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم کہیں کہ یہ ایوان میں پڑھی جائیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ پرانا سوال ہے ۔ آئندہ احتیاط کی جائے گی ۔

کھر سٹیڈیم میلسی کی تعمیر

***5493 ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 73-1972ء اور 74-1973ء میں ''کھر سٹیڈیم'' میلسی کی تعمیر کے لیے کتنا روپیہ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا خرچ ہوا اگر خرچ نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : کھر سٹیڈیم ۔ کی سیڑھیوں کی تعمیر اور لیوب ویل نصب کرنے کے لیے 73-1972ء کے بجٹ میں مبلغ 32,000 روپے مختص کئے گئے تھے ۔ جو کہ 30 جون 1973ء تک خرچ کر دیئے تھے اور 74-1973ء کے بجٹ میں کھر سٹیڈیم کی توسیع کے لیے مبلغ 32,675 روپے رکھے گئے تھے ۔ اور اب کھر سٹیڈیم کا کام مکمل ہو چکا ہے ۔

میونسپل اداروں کے ملازمین کی تنخواہوں میں تفاوت

***5518 ۔ راؤ مراتب علی خان :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے علاوہ صوبہ پنجاب کے تمام میونسپل اداروں میں محرران چونگی کو تنخواہ کا سکیل نمبر 5 دیا جاتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں واقع میونسپل اداروں کے محرران چونگی مذکورہ بالا مراعات سے محروم ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایک ہی صوبہ میں واقع میونسپل اداروں میں ملازمین متذکرہ کی تنخواہوں میں تفاوت کی وجوہ کیا ہیں اور کیا وزیر موصوف مذکورہ ملازمین کو ان کے واجبی حقوق دینے کے لیے مناسب اقدام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) اس معاملے کا اب فیصلہ ہو چکا ہے صوبہ میں تمام فرسٹ کلاس و سیکنڈ کلاس میونسپل کمیٹیوں کے تمام چونگی محرران جو میٹرک ہیں ان کو سکیل نمبر 5 دے دیا گیا ہے اور جو میٹرک تک تعلیم یافتہ نہیں ہیں ان کو سکیل نمبر 4 دیا گیا ہے ۔ اسی طرح تمام ٹاؤن کمیٹیوں کے چونگی محرران جو میٹرک پاس ہیں ، نیشنل سکیل نمبر 4 دیا گیا ہے اور جو میٹرک پاس نہیں ہیں انہیں سکیل نمبر 3 دیا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ نان میٹرک محرر چونگی جب تعینات کیے گئے تھے تو اس وقت اس کے لیے بنیادی تعلیمی استعداد نان میٹرک تھی ؟

وزیر تعلیم : میں اس کا جواب دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اگر اس کا جواب ہاں میں بھی ہو ۔ تو کیا فرق پڑتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اس سے ضرور فرق پڑتا ہے ۔

اس کے بعد میرا دوسرا سپلیمنٹری یہ ہوگا کہ جب انہیں محرر چونگی کی آسامی پر تعینات کیا گیا اور وہ برابر کام کر رہے ہیں ۔ تو انہیں اس عہدہ کی تنخواہ کیوں نہ دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس کا جواب تو وزیر صاحب دیں گے ۔ لیکن میں برابر کے کام کا جو concept ہے اس سے اختلاف کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک آسامی کے لیے تعلیمی قابلیت مقرر ہے مثال کے طور پر مڈل اور اس پر محرر چنگی تعینات ہوتا ہے ۔ چار سال کے بعد وہ qualification revise کرکے میٹرک کر دی جاتی ہے اور ساتھ ہی saving کر دی جاتی ہے کہ جو مڈل لگے ہوئے ہیں وہ بدستور کام کرتے رہیں گے ۔ یعنی محرر چنگی متعین رہیں گے ۔ پھر جب وہ عہدے پر متعین ہیں اور محرر چنگی کہلاتے ہیں تو پھر یہ فرق کیوں رکھا جاتا ہے کہ ایک کو سکیل نمبر 5 اور ایک کو سکیل نمبر 4 ۔

مسٹر سپیکر : میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ یہ تو ہر ایک محکمے میں آئے گا ۔ تعلیم کے محکمے کو لے لیں ۔ ایک پی ٹی سی پڑھا ہے یا بی اڈ ہے اور ایک جے وی پڑھا ہوا ہے اور دونوں پڑھاتے ہیں اس لیے یہ سوال تو پالیسی سے تعلق رکھتا ہے ۔ غالباً یہ سوال اس کو cover نہیں کرتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! محکمہ تعلیم میں یہ ہے کہ جو ملازمین میٹرک پاس ہیں اور وہ پی ٹی سی رائج ہونے سے پہلے تعینات ہوئے تھے وہ پی ٹی سی کا سکیل لے رہے ہیں ۔ ان میں فرق نہیں ہے اور ایک غریب محرر چنگی جو چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی دیتا ہے ۔ اس کا قصور یہی ہے کہ جب وہ ملازمت میں آیا تھا تو اس کی تعلیمی قابلیت مڈل تھی اور وہ محرر چنگی تھا ۔ اب محرر چنگی کے لیے تعلیمی قابلیت میٹرک ہے ۔ تو میٹرک کو سکیل نمبر 5 دیا جائے اور اس کو سکیل نمبر 4 یعنی ایک جگہ سکیل 5 اور ایک جگہ سکیل نمبر 4 ۔ کیا حکومت یہ غور کرنے کے لیے تیار ہے کہ ان دونوں کو سکیل برابر دیئے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! اصل میں فاضل رکن کو چاہیے کہ وہ اس قسم کا سوال لکھیں ۔ کیا یہ امر واقع ہے کہ جب ان کو ملازمت دی گئی تو

یہ qualification تھی اب کیا ہے اور ایسے کر دیا گیا ہے" ۔ تو اس کا ہم ضرور پتا کر کے جواب دیں گے ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ٹاؤن کمیٹی اور میونسپل کمیٹی میں محرر چنگی جب کہ میٹرک پاس لیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایک جگہ اس کا سکیل نمبر 5 ہے اور ایک جگہ سکیل نمبر 4 ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا! ان کے مالی ذرائع کی وجہ سے ایسا ہے کیونکہ یہ لوکل گورنمنٹ کے ادارے ہیں اور اپنے اپنے مالی ذرائع کے مطابق ایسا کرتے ہیں ۔

لاہور شہر میں واقع محلہ جلوٹیاں اندرون بھاٹی گیٹ میں پانی کے پائپ پھٹنے سے متاثرہ مکانات کے مالکان کو معاوضہ کی ادائیگی

***5519 - راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور شہر میں واقع محلہ جلوٹیاں اندرون بھاٹی گیٹ میں پانی کا پائپ پھٹ جانے سے بیشتر مکانات کو شدید نقصان پہنچا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ بالا واقعہ کی تحقیقات کے لیے ایک تحقیقاتی افسر مقرر کیا گیا تھا ۔ جس نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ متعلقہ حکام کو پیش کر دی ہوئی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کس قدر مکانات کو کتنا نقصان پہنچا اور تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق قصور وار کون ٹھہرایا گیا اور متعلقہ حکام نے تحقیقاتی رپورٹ پر کیا اقدام کیا ۔ نیز کیا حکومت متاثرہ مکانات کے مالکان کو کارپوریشن سے واجبی معاوضہ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) محلہ جلوٹیاں میں لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی کوئی پائپ لائن نہیں پھٹی البتہ ایک نجی بوسیدہ پائپ لائن کے لیک ہونے سے مکانات کو نقصان پہنچا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) امپروومنٹ ٹرسٹ کے پائپ لائن پھٹنے کی وجہ سے مکانوں کو نقصان نہیں پہنچا ۔ یہ نجی پائپ لائن تھی اس لیے نقصان کا معاوضہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع ملتان میں سڑکوں کی تعمیر

*5683 ۔ **سید ناظم حسین شاہ** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع ملتان میں 1972-73ء کے دوران پیپلز ورکس پروگرام کے تحت کل کتنی اور کون کون سی سڑکیں تعمیر کی گئیں ۔

1973-74ء کے دوران ضلع ملتان میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت کون کون سی سڑکیں پختہ تعمیر کی جائیں گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) 1972-73ء کے دوران کل 9 سڑکوں کی تعمیر مکمل کی گئی اور 42 سڑکوں کی تعمیر کا کام جاری ہے ان کی تفصیل ضمیمہ الف میں درج ہے ۔

(ب) 1973-74ء کے دوران مندرجہ ذیل سڑکوں کو پختہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جن پر کام جاری ہے یا مکمل ہو چکا ہے ۔

	فرلانگ	میل
1 ۔ توسیع کبیر والا مخدوم پور روڈ (پہلا مرحلہ) مکمل	6	2
2 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ (پہلا مرحلہ) مکمل	4	1
3 ۔ لنک روڈ چک نمبر 27 تا چک نمبر 10 R,105/15-L نامکمل	2 1/2	5
4 ۔ سولنگ روڈ دیوان صاحب تا تھانہ ساہوکا (پہلا مرحلہ) نامکمل	2 1/2	0
5 ۔ میلسی کرم پور روڈ (پہلا مرحلہ) نامکمل	6	5
6 ۔ دینا پور ملتان روڈ براستہ فرید پور مکمل	5	1
7 ۔ لنک روڈ بس سٹینڈ تا قصبہ مڑل مکمل	5	1

	فرلانگ	میل
8 ۔ ملتان شجاع آباد روڈ (پہلا مرحلہ) نامکمل	2	2
9 ۔ توسیع دینا پور ملتان روڈ (دوسرا مرحلہ) نامکمل	7	1
10 ۔ توسیع میلسی کرم پور روڈ (دوسرا مرحلہ) نامکمل	3	5
11 ۔ توسیع دیوان صاحب تواند ساہوکا (دوسرا مرحلہ) مکمل	4	1
12 ۔ توسیع کبیر والہ مخدوم روڈ (پہلا مرحلہ) مکمل	6	2
13 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ نامکمل	1 1/2	5
14 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ (دوسرا مرحلہ) نامکمل	7	5
15 ۔ توسیع مخدوم پور کبیر والا روڈ (دوسرا مرحلہ) نامکمل	4	0
16 ۔ غفور واہ لڈن وہاڑی روڈ (زمین کا تنازعہ ہونے کی وجہ سے معاملہ سول کورٹ میں زیر سماعت ہے) ۔		
17 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ مکمل	4	1
18 ۔ کبیر والہ سردار پور روڈ (مٹی کا کام مکمل ہے ٹھیکیدار بھگوڑہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے) ۔		
19 ۔ ملتان شجاع آباد روڈ (دوسرا مرحلہ) نامکمل	2	0
1972-73ء کے دوران مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر مکمل کی گئی ۔		
1 ۔ پختگی چوہڑ مٹہ روڈ	3	0
2 ۔ پختگی گڑھا مور روڈ	—	—
3 ۔ توسیع ملتان تا مٹی تل روڈ	4	0
4 ۔ کچا کھوہ ہیلتھ سنٹر کو ملانے والی سڑک	1/2	—
5 ۔ توسیع ملتان تا مٹی تل روڈ	6	0
6 ۔ پختگی دینا پور ملتان روڈ	6	1
7 ۔ سولنگ روڈ لوہران کھروڑپکا	6	1
8 ۔ توسیع کبیر والا مخدوم پور روڈ	1	0
9 ۔ سولنگ میلسی اشرف شاہ ریلوے اسٹیشن روڈ	3	1
مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر کا کام جاری ہے ۔		

	فرلانگ	میل
1 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ	—	—
2 ۔ کبیر والا مخدوم پور روڈ	—	—
3 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ	—	—
4 ۔ توسیع کبیر والا سردار پور روڈ	0	1
5 ۔ توسیع کبیر والا مخدوم پور روڈ	4	1
6 ۔ غفور واہ للن وہاڑی روڈ	3	1
7 ۔ توسیع کبیر والا مخدوم پور روڈ	4 1/2	0
8 ۔ توسیع ملتان مٹی تل روڈ	4	0
9 ۔ سولنگ ٹالے پور تا منکواد روڈ	3	0
10 ۔ لنک روڈ چک نمبر 27/10 تا چک نمبر ایل 10515	5	0
11 ۔ لنک روڈ دیوان صاحب و نجاری تا تھانہ ساہوکا	5	0
12 ۔ میلسی کرم پور روڈ	2	0
13 ۔ روڈ اربس سیڈ تا قصبہ مڑل	4	0
14 ۔ سولنگ عبدالحکیم تا کچا کھوہ	5	0
15 ۔ سولنگ ڈیرہ حشمت حسین تا فیروز پور		0
16 ۔ سولنگ نواب پور تا اللہ یاو پور جھڑ (دوسرا مرحلہ)	1	0
17 ۔ سولنگ شجاع آباد تا خان پور تا پل لنندھالہ روڈ		1
18 ۔ سولنگ بن بوہس تا سینی کھادل	1	0
19 ۔ سولنگ ٹھٹھی تا نرسری ملک بلال	1	0
20 ۔ سولنگ قاسم بیلا تا لنگڑیال	1	0
21 ۔ سولنگ جعفریا سکول تا موضع ٹنڈی	1	0
22 ۔ سولنگ گریس مل تا جمس آباد	3	0
23 ۔ سولنگ عمر پور تا پل نندلہ روڈ (پہلا مرحلہ)		—
24 ۔ سولنگ نواب پور تا اللہ یار پور جھڑ (پہلا مرحلہ)		—
25 ۔ سولنگ ٹالے پور تا منکواد روڈ (دوسرا مرحلہ)		—

	فرلانگ	میل
26 ۔ سولنگ مخدوم رشید تا خانپور مڑل		—
27 ۔ سولنگ ٹائے پور تا کھاد فیکٹری		—
28 ۔ شجاع آباد ملتان روڈ (پہلا مرحلہ)		—
29 ۔ سولنگ اڈہ میر کوٹ تا کوٹھی عادل (پہلا مرحلہ)		—
30 ۔ سولنگ پرانہ جلال پور پیر والا روڈ		—
31 ۔ توسیع میلسی کرم پور روڈ		—
32 ۔ سولنگ گھڑانور تا ٹیل سنگھ روڈ		—
33 ۔ توسیع دیوان صاحب تھانہ ساہوکا روڈ		—
34 ۔ سولنگ کوٹ قاضی کرم پور روڈ		—
35 ۔ سولنگ شانتی نگر چک شاہانہ روڈ		—
36 ۔ سولنگ پل 14 تا ٹھٹھا یا لسین (پہلا مرحلہ)		—
37 ۔ سولنگ کوٹ سوجان سنگھ تا جنڈیالی (پہلا مرحلہ)		—
38 ۔ سولنگ چک نمبر 7۔آر۔10 تا پیروال		
39 ۔ توسیع کبیر والا مخدوم پور روڈ		
40 ۔ سولنگ پیلی کربا تا میاں پکھی		
41 ۔ سولنگ روڈ خانیوال کنہ تا مخدوم پور		
42 ۔ سولنگ جھنگ روڈ تا بلاوال پور		

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ضلع ملتان میں باؤلے کتوں کی ہلاکت

***5684 ۔ سید ناظم حسین شاہ :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں باؤلے کتوں کے کاٹنے کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی اس واقعہ ہے کہ مذکورہ ضلع میں باؤلے کتوں کو ہلاک کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے جس سے وہاں کے عوام سخت پریشان ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں مناسب اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) یہ درست نہیں ہے بلکہ صورت حال پہلے سے بہتر ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔ ہر تحصیل میں سینٹری انسپکٹر سگ تلفی پروگرام کے مطابق کام کرتے ہیں اور خاص اطلاع ملنے پر فوری توجہ دی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ کتے کاٹے کی دونوں ادویات Anti Rabic Vaccine اور Antic Rabic Syrup ضلعی دفاتر محکمہ صحت میں ہر وقت دستیاب ہوتی ہیں اور ہر ضرورت مند کو مفت مہیا کی جاتی ہیں ۔

(ج) بلدیاتی اداروں میں کتوں کی تلاش کے لیے ملازمین مقرر ہیں اور ہر روز تقریباً چالیس پچاس آوارہ کتے تلف کرائے جاتے ہیں ۔

وھاڑی میں پینے کے پانی کی سکیم

***5767 - میاں خورشید انور :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً دس لاکھ روپے کے تصرف سے میونسپل کمیٹی وھاڑی ہیلتھ ڈویژن کے ذریعہ پاکپتن کینال کے قریب ٹیوب ویل لگا کر پینے کے پانی کا انتظام کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس سکیم پر کب کام شروع ہوا تھا ۔ اور اس کے مکمل ہونے کی کب تک امید ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پینے کے پانی کی اس قسم کی سکیموں

کے لیے بلدیاتی اداروں کو حکومت کی طرف سے امداد دی جاتی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو بلدیہ وہاڑی کو ملنے والی امداد کی تفصیل بتائی جائے اور اگر کوئی امداد نہیں ملی تو اس کی وجہ بیان کی جائے ۔ اور کیا حکومت مذکورہ سکیم پر اٹھنے والے اخراجات کے سلسلہ میں کوئی امدادی حصہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ اس سکیم پر کام جنوری 1973ء میں شروع ہوا تھا ۔ اور ماہ جنوری 1975ء میں کام مکمل ہو چکا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جہاں تک اس محکمہ کے ریکارڈ کا تعلق ہے ۔ بلدیہ کو اس سکیم کے تحت کوئی امداد حکومت کی طرف سے نہیں ملی ۔ کیونکہ بلدیہ نے یہ سکیم مکمل طور پر اپنے وسائل سے تکمیل کرانے کا فیصلہ کیا تھا ۔ بلدیہ یا ڈسٹرکٹ پیلز ورکس کونسل کی طرف سے اس محکمہ کو ایسی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ۔ جس پر حکومت کو امداد کے لیے سفارش کی جائے ۔

سرکلر روڈ لاہور میں ناجائز تعمیرات گرانا

***6972 ۔ چوہدری مظفر احمد** : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر 5837 کے جزو (ہ) کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں مورخہ 4 جون 1974ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مکان نمبر 3 سرکلر روڈ لاہور سے مالک نے جو درخواست عذرداری پیش کی تھی اس پر کیا فیصلہ ہوا اور اگر مالک مکان کو شیڈول کے مطابق کوئی جرمانہ ہوا تو کس قدر اور کیا اس نے وہ جرمانہ ادا کر دیا ہے۔

(ب) اگر مالک مکان شیڈول کے مطابق ابھی تک جرمانہ ادا کرنے سے قاصر رہا ہے تو اس کے خلاف کیا اقدام کیا گیا اور کیا مذکورہ ناجائز تعمیر گرا دی گئی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔

(ج) اگر ابھی تک مذکورہ درخواست پر کوئی فیصلہ کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) مالک مکان کو شیڈول کے مطابق مبلغ - 170 روپے جرمانہ کیا گیا تھا جو کہ مالک مکان نے ادا کر دیا ہے۔

(ب) و (ج) جواب جزو (الف) بالا کے تحت سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

دیہاتوں میں ٹیوب ویلوں کے کنکشن

108 - سید ناظم حسین شاہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 74-1973ء میں صوبہ میں جن دیہات کو بجلی سپلائی کی گئی اور ٹیوب ویلوں کو کنکشن دیئے گئے ان دیہات کے ضلع وار نام کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : صوبہ پنجاب میں 74-1973ء میں

3523 زرعی ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کی گئی - اور جن دیہات کو بجلی مہیا کی گئی ان کے ضلع وار نام ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں -

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
1	- جنجاٹا	لاہور
2	- ساہوکے	"
3	- رائے (اراٹیاں)	"
4	- ستوکوٹلہ	"
5	- مال	"
6	- جلیانہ	"
7	- سہاٹانی کھاؤ	"
8	- خود پور	"
9	- ڈوگچ	"
10	- بھانو چک	"
11	- اچو گل	"
12	- ٹھٹھ دیلوان	"
13	- لکھوکی	"
14	- پادری	"
15	- ڈیرا چال	"
16	- نور پور	"
17	- کوریاں	"
18	- کرہاتھ	"
19	- تھیتھر	"
20	- پھلروان	"
21	- وطن	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
22	۔ بریا لکے	لاہور
23	۔ گھونڈ	"
24	۔ ہیڑ	"
25	۔ ہیڑ ترار	"
26	۔ ہیل کلاں	"
27	۔ کوڑکے	"
28	۔ خودیاں ژورل	"
29	۔ کھارا	"
30	۔ سرمالی کلاں	"
31	۔ لاکھ نیکی	"
32	۔ چک نمبر 7	"
33	۔ چک نمبر 8	"
34	۔ چک نمبر 37	"
35	۔ چک نمبر 38	"
36	۔ بالا	"
37	۔ سجین	شیخوپورہ
38	۔ کرلو	"
39	۔ ادھیاں	"
40	۔ چکرالی	"
41	۔ باڈک والی	"
42	۔ میر والی	"
43	۔ موغن والہ	"
44	۔ پٹھر	"
45	۔ ہوج	"
46	۔ باسیاں والا	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
47	۔ کوٹ بوچ	شیخوپورہ
48	۔ لدھیکے	"
49	۔ کچلی	"
50	۔ بھائیاں والا	"
51	۔ کھنڈا	"
52	۔ ننگل بوچر	"
53	۔ ماسو	"
54	۔ دولت	"
55	۔ کوٹ نام دار	"
56	۔ جنڈیالہ شیر خان	"
57	۔ پیری والا	"
58	۔ مالیاں والا	"
59	۔ نرا	"
60	۔ چک نظام	گوجرانوالہ
61	۔ کوٹلی ٹپا	"
62	۔ سوئیاں	"
63	۔ کوٹلی نواب	"
64	۔ جلال	"
65	۔ نوشہرا ورکاں	"
66	۔ بٹالہ جنڈا سنگھ	"
67	۔ لیل	"
68	۔ ماڑی خورد	"
69	۔ بھدا گورایا	"
70	۔ جلالن	"
71	۔ جوریاں	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
72	۔ وچوکی کلاں	گوجرانوالہ
73	۔ شاہ جمال	"
74	۔ بھیری شاہ رحمان	"
75	۔ جوہڑا	"
76	۔ ڈھڈن	"
77	۔ ٹھٹھہ فقیر اللہ	"
78	۔ اررس	سیالکوٹ
79	۔ لودھرین	"
80	۔ کہان والا	"
81	۔ سرفراز پور	"
82	۔ گوندل	"
83	۔ چاہی	"
84	۔ گل بہار کلاں	"
85	۔ گل بہار خورد	سیالکوٹ
86	۔ رنگ	"
87	۔ بھیرا رسول	"
88	۔ کان پور	"
89	۔ کوٹلی سعدی میر	"
90	۔ ڈیرا بھیدر	"
91	۔ رانسی والا	"
92	۔ چندرکے	"
93	۔ تلونڈی بھنڈراں	"
94	۔ چندراں شریف	"
95	۔ تونار	"
96	۔ کران والی	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
97	۔ ہاڈوکے	سیالکوٹ
98	۔ لودھے	"
99	۔ کالوکے	"
100	۔ ماجرا خورد	"
101	۔ سکھنترا	"
102	۔ کالے والی	"
103	۔ نول	"
104	۔ کالا والی	"
105	۔ باقر پور	بہاولپور
106	۔ بستی رحمان	"
107	۔ بستی سلیمان	"
108	۔ ڈیرا عزت	"
109	۔ ڈیرا مستی	"
110	۔ خانپور نوربنج	"
111	۔ ٹبی عزت	"
112	۔ بستی پٹواریاں	"
113	۔ مڈھ رشید	"
114	۔ نندی لال	"
115	۔ بھٹہ پور	مظفر گڑھ
116	۔ لنگراں	"
117	۔ گجرات	"
118	۔ کھر شرقی	"
119	۔ پنل	"
120	۔ پنجراں	مظفر گڑھ
121	۔ کوٹلہ راجے شاہ	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
122	۔ خیر پور سادات	مظفر گڑھ
123	۔ لار	"
124	۔ بھکر عربی	ملتان
125	۔ بستی نوبسن روڈ	"
126	۔ باغ والا	"
127	۔ راج گھاٹ	"
128	۔ ٹھٹھی لال	"
129	۔ کوٹ فقیر علی شاہ	"
130	۔ چک نمبر 2 فیض	"
131	۔ 12 ۔ اے ایچ	"
132	۔ 30/10 ۔ آر	"
133	۔ 43/10 ۔ آر	"
134	۔ 7/9 ۔ آر ۔ 9 آر 7	"
135	۔ آر ۔ 171/10	"
136	۔ آر ۔ 79/10	"
137	۔ ایل 102/15	"
138	۔ گرہ رانور	"
139	۔ بی ۔ ای/447	"
140	۔ بی ۔ ای/495	"
141	۔ نعموری	ڈی جی خان
142	۔ تاج گڑھ	رحیم یار خان
143	۔ کوٹ ڈیرا	"
144	۔ ٹبی نوراں	"
145	۔ سنجار پور	"
146	۔ چک نمبر 118	بہاولنگر

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
147	۔ چک نمبر 117	بہاولنگر
148	۔ ڈھاب سناٹیکا	"
149	۔ جھوک اشرف دین	"
150	۔ ڈونگا سونگا	"
151	۔ میکلوڈ گنج	"
152	۔ احمد پور	"
153	۔ آر 44/1	"
154	۔ عزیز دین	"
155	۔ جی/28	"
156	۔ ایف/15	"
157	۔ غریب محلہ	"
158	۔ ایل ۔ 17/11	ساہیوال
159	۔ ایل ۔ 15/11	"
160	۔ ایل ۔ 56/5	"
161	۔ ایل ۔ 142/9	"
162	۔ ایم ۔ ڈبلیو/100	"
163	۔ ڈی ۔ جی/56	"
164	۔ ایل ۔ 107/12	"
165	۔ شیخ توب	"
166	۔ ایل ۔ 5/11	"
167	۔ آر ۔ 110/7	"
168	۔ ایل ۔ 98/9	"
169	۔ آر ۔ 106/7	"
170	۔ ایل ۔ 2/10	"
171	۔ ایل ۔ 129/9	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
172	۔ ایل/13-11	بہاولنگر
173	۔ آر ۔ 105/7	"
174	۔ آر ۔ 139/9	"
175	۔ ایل 130/9	"
176	۔ ایل/34	اوکاڑہ
177	۔ چک آیر	"
178	۔ چک آر ۔ 8/1	"
179	۔ ایل ۔ اے/9-1	"
180	۔ ستاکھرا	"
181	۔ چک شاہد	"
182	۔ میاں آزو خان	"
183	۔ جرت سنگھ	"
184	۔ نانک پور	"
185	۔ چک نمبر 325 جی ۔ بی	لائلپور
186	۔ " " 333 "	"
187	۔ " " 334 "	"
188	۔ " " 68 "	"
189	۔ " " 256 "	"
190	۔ " " 320 "	"
191	۔ " " 37 "	"
192	۔ " " 39 "	"
193	۔ " " 78 "	"
194	۔ " " 278 "	"
195	۔ " " 104 آر ۔ بی	"
196	۔ " " 101 جی ۔ بی	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
197	چک نمبر 66 جی - بی	لائلپور
198	" 63 آر - بی	"
199	" 64 آر - بی	"
200	" 560 جی - بی	"
201	" 128 "	"
202	" 235 "	"
203	" 89 "	"
204	چک جھمرا	"
205	چک نمبر 174 جی بی ساؤتھ	"
206	" 174 " ویسٹ	"
207	" 165 "	"
208	" 167 "	"
209	" 424 "	"
210	" 507 "	"
211	چک ٹھٹھہ الہ داد	"
212	چک ستیانہ ٹاؤن	"
213	چک 397 جی بی	"
214	چک 37 جی بی (گڑھ)	"
215	چک F44 آر بی	"
216	جیبانہ	جھنگ
217	پیر عبدالرحمٰن	"
218	چک عدلیانہ	"
219	بخش والا	"
220	مہدی شریف	"
221	بنانہ	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
222	۔ جیسال	جھنگ
223	۔ چک علی پور	"
224	۔ نندرانا	"
225	۔ چک نمبر 446	"
226	۔ موچی والا	"
227	۔ چک نمبر 30 ۔ ایس بی	"
228	۔ چک نمبر 49 این بی	سرگودھا
229	۔ چک نمبر 48 این بی	"
230	۔ چک نمبر 89 این بی	"
231	۔ چک نمبر 104 ۔ ایس بی	"
232	۔ چک نمبر 91 ۔ این بی	"
233	۔ چک نمبر 5 ۔ ایس بی	"
234	۔ حضور پور	"
235	۔ پکھو وال	"
236	۔ بوا کلاں	"
237	۔ ڈیہ قائم دین	"
238	۔ ٹھٹھی کھنیرا	"
239	۔ اچھار	"
240	۔ چک نمبر 40 این بی	"
241	۔ جنڈاں والا	میانوالی
242	۔ نوٹک	"
243	۔ فضل	"
244	۔ سیال	"
245	۔ ڈنگہ	"
246	۔ بیلو	"

نمبر شمار	نام دیہت	ضلع
247	۔ کھولا	میانوالی
248	۔ سنبل آباد	"
249	۔ پکا کران والہ	"
250	۔ گل میری	"
251	۔ ٹھٹھی	"
252	۔ ڈنڈی	"
253	۔ دلوالی	"
254	۔ حسین والا	"
255	۔ مہر شاہ والی	"
256	۔ سرور خیل	"
257	۔ ڈھولے والا	"
258	۔ چک نمبر 47	گجرات
259	۔ سرالا	"
260	۔ پنڈی کالو	"
261	۔ فتح پور	"
262	۔ منگھو وال	"
263	۔ لوکان	"
264	۔ نورا منڈیالا	"
265	۔ پنیڈی لوہاراں	"
266	۔ کھیراں والا	"
267	۔ بھگرہاں والا	"
268	۔ آدم چوہان	"
269	۔ بورا	"
270	۔ بدار سرجان	"
271	۔ سربھنج	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
272	۔ لونکنا والا	گجرات
273	۔ بھلوال	جہلم
274	۔ سروہا	"
275	۔ چھامرا	"
276	۔ کوٹ راجگن	"
277	۔ لوہار سلطان پور	"
278	۔ نور وال	"
279	۔ بیکھاری کلاں	"
280	۔ بیکھاری	"
281	۔ خلاص پور	"
282	۔ ٹھٹھی گجراں	"
283	۔ الماس	"
284	۔ گڑھ معل	"
285	۔ آرا	راولپنڈی
286	۔ نوگزی	"
287	۔ پنج گران	"
288	۔ ڈھوک وجن	"
289	۔ نورا سیداں	"
290	۔ تارا سیداں	"
291	۔ باغ ہوتا	"
292	۔ لوئی	"
293	۔ لپ جانی	"
294	۔ ڈھیاں	"
295	۔ مغنیاں	کیمبلپور
296	۔ لنگر	"

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع
297	۔ کمال پور شیر جھنگ	"
298	۔ ڈھوک رائے نیکا	"
299	۔ ڈھوڈ یال	"
300	۔ مورت	"
301	۔ جسیال	"
302	۔ شاہین باغ کلاں	"
303	۔ چک نمبر 12 جی بی	"
304	۔ ملی پور	راولپنڈی
305	۔ ہتھنیاں	"
306	۔ نیو شکر پال	"

ضلع بہاولپور میں پیلز ورکس پروگرام کے تحت تشکیل کردہ ضلعی کمیٹی کے اجلاس کا انعقاد

110 ۔ **چوہدری شبیر حسین چیمہ :** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سال 74-1973ء کے دوران بہاولپور ضلع میں پیلز ورکس پروگرام کے تحت تشکیل کردہ ضلعی کمیٹی کے کل کتنے اجلاس منعقد ہوئے اور ان اجلاسوں میں ممبران کمیٹی کی حاضری اجلاس وار بتائی جائے نیز ان اجلاسوں میں باقاعدہ حاضر رہنے والے اور غیر حاضر رہنے والے ممبر صاحبان کے نام اجلاس وار بتائے جائیں

(ب) سال 74-1973ء کے دوران مذکورہ کمیٹی کے منسوخ کئے جانے والے اجلاسوں کی تعداد اور منسوخ کرنے کی وجوہات بیان فرمائی جائیں

(ج) کیا یہ ضروری ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت تشکیل کردہ ضلعی کمیٹی کا ہر ماہ اجلاس منعقد ہو۔ اگر جواب نفی میں ہے تو ایک سال کی مدت میں کتنے اجلاس منعقد ہونے چاہئیں اور ایک ماہ کی مدت میں کتنے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) و (ب) اور (ج) مطلوبہ معلومات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

تاریخ اجلاس	کل ممبران کی تعداد	کل حاضر ممبر
19—10—73	31	25
14—1—74	31	22
9—3—74	31	12
13—4—74	31	13
4—5—74	31	12
29—[illegible]—74	31	13
27—7—74	31	20

تفصیل نام ممبران حاضر ، غیر حاضر اجلاس منعقدہ مورخہ 19_10_1973

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
1 ۔ شہزادہ سعیدالرشید ممبر قومی اسمبلی	1 ۔ میاں نظام الدین حیدر ایم این اے
2 ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ایم ۔ پی اے	2 ۔ سید تابش الوری ایم پی اے
3 ۔ شبیر حسین چیمہ ایم پی اے	3 ۔ سردار احمد اویسی ایم پی اے
4 ۔ سید احمد نواز شاہ گردیزی ایم پی اے	4 ۔ بیگم بلقیس حبیب اللہ ایم پی اے
5 ۔ ضمیرالحق کاظمی پبلک نمائندہ	5 ۔ قاضی محمد شاہد Senator
6 ۔ ڈپٹی کمشنر	6 ۔ اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت
7 ۔ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور	7 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس بہاولپور
8 ۔ اسسٹنٹ کمشنر احمد پورشرقیہ	
9 ۔ اسسٹنٹ کمشنر حاصل پور	
10 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ بہاولپور	
11 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ بہاولپور	
12 ۔ ایگزیکٹیو انجینیئر انہار بہاولپور	
13 ۔ ایگزیکٹیو انجینیئر انہار احمدپور شرقیہ	

نام ممبران حاضر

14 - ایگزیکٹیو انجینئر تعمیرات بہاولپور

15 - ایگزیکٹیو انجینئر شاہرات بہاولپور

16 - ایگزیکٹیو انجینئر محکمہ پبلک ہیلتھ بہاولپور

17 - ایگزیکٹیو انجینئر محکمہ واپڈا بہاولپور

18 - ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بہاولپور

19 - فارسٹ آفیسر بہاولپور

20 - اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر بہاولپور

21 - اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات بہاولپور

22 - اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بہاولپور

تفصیل اجلاس منعقدہ

نام ممبران حاضر

1 - شبیر حسین چیمہ ایم پی اے

2 - قاضی محمد شاہد Senator

3 - ضمیرالحق کاظمی پبلک نمائندہ

4 - ڈپٹی کمشنر بہاولپور

نام ممبران غیر حاضر

مورخہ 14-1-74

نام ممبران غیر حاضر

1 - شہزادہ سعیدالرشید ایم این اے

2 - میاں نظام الدین حیدر ایم این اے

3 - علامہ رحمت اللہ ارشد ایم پی اے

4 - سید تابش الوری ایم پی اے

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
5 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور	5 ۔ سردار احمد اویسی ایم پی اے
6 ۔ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور	6 ۔ سید احمد نواز شاہ گردیزی ایم پی اے
7 ۔ " " احمد پور شرقیہ	7 ۔ بیگم بلقیس حبیب اللہ ایم پی اے
8 ۔ " " حاصل پور	8 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ بہاولپور
9 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ بہاولپور	9 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس بہاولپور
10 ۔ ایگزیکٹو انجینئر کینال بہاولپور	
11 ۔ " " احمد پور شرقیہ	
12 ۔ " " و تعمیرات بہاولپور	
13 ۔ " " شاہرات بہاولپور	
14 ۔ " " واپڈا "	
15 ۔ " " پبلک ہیلتھ "	
16 ۔ " " ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بہاولپور	
17 ۔ " " جنگلات آفیسر بہاولپور	
18 ۔ اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر بہاولپور	
19 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات بہاولپور	

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیرحاضر
20 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فلاح و بہبود بہاولپور	
21 ۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بہاولپور	
22 ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت بہاولپور	

تفصیل اجلاس متعلقہ مورخہ 1974-3-9

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
1 ۔ ڈپٹی کمشنر بہاولپور	1 ۔ شہزادہ سعیدالرشید ایم۔این اے
2 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور	2 ۔ بیاں نظام الدین حیدر ایم این اے
3 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ بہاولپور	3 ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ایم پی اے
4 ۔ XEN کینال بہاولپور	4 ۔ سید تابش الوری ،،
5 ۔ ،، احمد پور شرقیہ	5 ۔ شبیر حسین چیمہ ،،
6 ۔ ،، بلڈنگز بہاولپور	6 ۔ سردار احمد اویس ،،
7 ۔ ،، پانی وے بہاولپور	7 ۔ بیگم بلقیس حبیب اللہ ،،
8 ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بہاولپور	8 ۔ قاضی عبد شاہد Senator
9 ۔ جنگلات آفیسر بہاولپور	9 ۔ ضمیر الحق کاظمی پبلک نمائندہ

نام ممبران حاضر

10 ۔ اسسٹنٹ انجینئر زراعت بہاولپور
11 ۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بہاولپور
12 ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت بہاولپور

1 ۔ شہزادہ سعیدالرشید ایم این اے
2 ۔ ڈپٹی کمشنر بہاولپور
3 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور
4 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ ،،
5 ۔ ،، ،، ،، زنانہ ،،

نام ممبران غیر حاضر

10 ۔ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور
11 ۔ ،، ،، حاصل پور
12 ۔ ،، ،، احمد پور شرقیہ
13 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ
14 ۔ XEN پبلک ہیلتھ بہاولپور
15 ۔ XEN واپڈا بہاولپور
16 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات
17 ۔ ،، ،، فلاح و بہبود
18 ۔ ،، ،، سپورٹس
19 ۔ سید احمد نواز شاہ گردیزی
1 ۔ میاں نظام الدین حیدر ایم این اے
2 ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ایم پی اے
3 ۔ سید تابش الوری ،،
4 ۔ شبیر حسین چیمہ ،،
5 ۔ سردار احمد اویسی ،،

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
6 ۔ XEN کینال بہاولپور	6 ۔ احمد نواز شاہ گردیزی ایم پی اے
7 ۔ XEN بلڈنگز ،،	7 ۔ بیگم بلقیس حبیب اللہ ،،
8 ۔ XEN واپڈا ،،	8 ۔ قاضی مجید شاہد Senator
9 ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بہاولپور	9 ۔ ضمیرالحق کاظمی پبلک نمائندہ
10 ۔ جنگلات آفیسر ،،	10 ۔ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور
11 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات بہاولپور	11 ۔ ،، ،، حاصل پور
12 ۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	12 ۔ ،، ،، احمد پور شرقیہ
13 ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت بہاولپور	13 ۔ XEN کینال احمد پور شرقیہ
14 ۔ اسسٹنٹ انجینئر زراعت بہاولپور	14 ۔ XEN پبلک ہیلتھ بہاولپور
15 ۔ XEN شاہرات بہاولپور	15 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فلاح و بہبود بہاولپور
	16 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس بہاولپور

تفصیل اجلاس منعقدہ 4-5-1974

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
1 ۔ شہزادہ سعید الرشید ایم این اے	1 ۔ میاں نظام الدین حیدر ایم این اے

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
2 ۔ ضمیرالحق کاظمی پبلک نمائندہ	2 ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ایم پی اے
3 ۔ ڈپٹی کمشنر بہاولپور	3 ۔ سید تابش الوری ایم پی اے
4 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور	4 ۔ شبیر حسین چیمہ ایم پی اے
5 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ بہاولپور	5 ۔ سید احمد نواز شاہ گردیزی ایم پی اے
6 ۔ XEN کینال بہاولپور	6 ۔ بیگم بلقیس حبیب اللہ ایم پی اے
7 ۔ " " شاہرات "	7 ۔ قاضی محمد شاہد Senator
8 ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر "	8 ۔ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور
9 ۔ جنگلات آفیسر "	9 ۔ " " احمد پور شرقیہ
10 ۔ اسسٹنٹ انجینئر زراعت "	10 ۔ " " حاصل پور
11 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فلاح و بہبود "	11 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ بہاولپور
12 ۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	12 ۔ XEN کینال احمد پور شرقیہ
13 ۔ XEN بلڈنگز بہاولپور	13 ۔ XEN پبلک ہیلتھ " "

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
	14 - " واپڈا " "
	15 - اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات احمد پور شرقیہ
	16 - " " سیورئیس "
	17 - ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت "
	18 - سردار احمد اویس ایم پی اے

اجلاس منعقدہ 24-6-1974

1 - شیر حسین چیمہ ایم پی اے	1 - شہزادہ سعیدالرشید ایم پی اے
2 - بیگم بلقیس حبیب اللہ ایم پی اے	2 - میاں نظام الدین حیدر "
3 - قاضی عبد شاہد Senator	3 - علامہ رحمت اللہ ارشد ایم پی اے
4 - ڈپٹی کمشنر بہاولپور	4 - سید تابش الوری "
5 - اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولپور	5 - سردار احمد اویس "
6 - ڈسٹرکٹ ایجوکیشن مرداں	6 - سید احمد نواز شاہ گردیزی "
7 - XEN کینال بہاولپور	7 - نورالحق کاظمی بلاک نمائندہ

نام ممبران حاضر	نام ممبران غیر حاضر
8 ۔ ،، شرپرات ،،	8 ۔ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور
9 ۔ ،، پبلک ہیلتھ ،،	9 ۔ ،، ،، حاصل پور
10 ۔ جنکلات آفیسر ،،	10 ۔ ،، ،، احمد پور شرقیہ
11 ۔ اسسٹنٹ انجینیئر زراعت بہاولپور	11 ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشنی آفسر زنانہ
12 ۔ اسسٹنٹ انجینیئر ڈائریکٹر فلاح و بہبود	12 ۔ XEN کینال احمد پور شرقیہ
13 ۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	13 ۔ ،، ،، بلڈنگز بہاولپور
	14 ۔ ،، ،، واپڈا ،،
	15 ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ،،
	16 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس بہاولپور
	17 ۔ اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت
	18 ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس بہاولپور

(ب) سال 74-1973ء میں کوئی منعقدہ اجلاس منسوخ نہیں ہوا۔

(ج) مروجہ پالیسی کے مطابق ایک اجلاس ہر ماہ منعقد کیا جانا ضروری ہے ایک سال کی مدت میں 12 اجلاس منعقد کئے جانے چاہئیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر: سوالات ختم ہوئے۔ اب اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

خان امیر عبداللہ خان روکڑی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے:-

مجھے ایک ضروری کام کے لیے باہر جانا ہے اس لیے میری رخصت دو یوم برائے 13-2-1975 14-2-1975 منظور فرمائی جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے:-

As I was unable to attend the session on 11-2-75 due to ill health therefore I will be obliged if leave is granted by the House.

مسٹر ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد خالد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد خالد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 1-10-74 تا 1-11-74 ، 16-12-74 تا 19-12-74 اسمبلی اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا . چونکہ میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا ان تواریخ کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نذر حسین منصور

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذر حسین منصور صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Respectfully I beg to request for grant of leave for 11-2-75 as I was not well on that day.

Kindly grant leave for 11-2-75 and oblige.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب ہم پرولیج موشن کو لیتے ہیں۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! یہ پڑھ دیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : مگر یہ تحریک استحقاق تو deferred ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب بات یہ ہے کہ میں اس کے متعلق ذہنی طور پر فیصلہ کرکے بیٹھا ہوں اور لکھ کر بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ اگر آپ اس میں مزید کچھ کہنا چاہیں تو کہہ لیں اور میں اس ہاؤس میں یہ فیصلہ کردوں گا اور وہ final فیصلہ ہوگا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : اب تحاریک التوائے کار لی جاتی ہیں۔ تحریک التوا نمبر 12 سردار نصراللہ خان دریشک آج نہیں تشریف لائے۔ کل ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔

وزیر قانون : جناب والا! وہ ایک ضروری میٹنگ میں شمولیت کے لیے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔

مسٹر سپیکر : پھر یہ تحریک التوا نمبر 21 کے متعلق کیا کیا جائے؟

وزیر قانون : جناب والا! اسے ملتوی رکھیں۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے میں اسے ملتوی کرتا ہوں۔ وہ کب آسکیں گے؟

وزیر قانون : جناب والا! وہ سوموار کو آئیں گے کیونکہ کل بھی میٹنگ ہے۔

Mr. Speaker : It is deferred and is likely to be taken up on Monday.

لاہور میں دفعہ 144 کے نفاذ کی مدت میں توسیع

مسٹر سپیکر: راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 7 فروری 1975ء کی اس خبر سے کہ لاہور میں دفعہ 144 کے نفاذ کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے جس کے تحت لاؤڈ سپیکروں اور جلسے جلوسوں اور پانچ افراد کے اجتماع پر پابندی لگا دی ہے۔ اس خبر سے عوام کی شہری آزادیاں مسلسل چھین کر حکومت غیر جمہوری ہتکنڈوں پر عمل پیرا ہے۔ بڑھتے ہوئے مسائل کے پیش نظر عوام کو دبانے کے لیے اور اپنی گرتی ہوئی مقبولیت کو چھپانے کے لیے یہ حربے استعمال کر رہی ہے جس کی وجہ سے عوام میں نفرت اور عدم اعتمادی کے احساس پیدا ہوگئے ہیں۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرکے بحث کی جائے۔

اسی موضوع کا نمبر 44 ہے۔

وزیر قانون: اس کے متعلق وقت درکار ہے۔

مسٹر سپیکر: جو ممبران التوائے کار چاہتے ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(معزز ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہوئے)

سید تابش الوری: جناب والا! یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ لاہور کی تمام سیاسی زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے۔

مسٹر سپیکر: اس میں میں کیا کر سکتا ہوں۔

سید تابش الوری: کرنا تو ہمیں ہے۔

مسٹر سپیکر: اس میں دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو آپ 30 ممبروں کو قائل کر لیں یا دوسرا طریقہ وزیر متعلقہ سے بات کر لیں۔

سید تابش الوری: دفعہ 144 کے ذریعے لاہور کی تمام سیاسی زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے یہ محض انتقامی کارروائی کے لیے کیا جا رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے جلسے جلوس نکل رہے ہیں ان کے لیے دفعہ 144 کا نفاذ نہیں ہے

صرف حزب اختلاف کے جلسوں اور جلوسوں کے لیے دفعہ 144 کی پابندی ہے ۔

میئر سپیکر : کیا ویسے آج کل دفعہ 144 ہے ؟

میاں نائب الوری : ایک مہینے کے لیے توسیع کر دی گئی ہے ۔ کل 144 تھی ۔

راجہ محمد افضل خان : یہ صرف حزب اختلاف کے لیے ہے حکمران پارٹی کے لیے نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ میں نے admit کر لی ہیں ۔

It falls short of the required members, and the leave is not granted.

گوجرانوالہ میں ایک طالبعلم کے قتل کے خلاف ہڑتالی طلبا پر پولیس تشدد

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق لاہور 7 فروری 1975ء کی اس خبر سے کہ گوجرانوالہ میں طالب علم کے خلاف ہڑتالی طلبا نے احتجاجی جلوس نکالا جلوس پر لاٹھی چارج ۔ آٹھ طلبا گرفتار ۔ طلبا کے پر امن جلوس پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس اور شر پسندوں کو گرفتار کرنے کی بجائے طلبا کی گرفتاری سے طلبا اور عوام میں حکومت کے خلاف نفرت اور انتقامی جذبہ پیدا ہو گیا ہے جس وجہ سے سارے شہر میں ہڑتال بھی ہے اور عوام نے حکومت کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ۔ ایسے واقعات اور نظم و نسق کی ناکامی حکومت کے خلاف عوام میں مخالفت کے رجحان کو بڑھا رہی ہے جس وجہ سے صوبہ میں امن و امان کی صورت کو خطرہ لاحق ہے ۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کر کے بحث کی جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! وہاں یہ صورت حال نہیں ہے 5-2-75 کو گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کے پاس گیا اور اطلاع دی کہ ایک ماہ سے ایک فرسٹ ایر کا طالب علم گم تھا ۔

ڈپٹی کمشنر نے یقین دلایا کہ گم شدہ طالب علم کی تلاش کرنے میں ہر ممکن کوشش کی جائے گی ۔ طلبا نے یہ بھی بتایا کہ چند دن پہلے نہر اپر باری چناب سے ایک لاش برآمد ہوئی تھی جس کو اسے ایس آئی پولیس قبضہ میں نہ لے سکے ۔ ڈپٹی کمشنر نے اس بات کا یقین دلایا کہ اس واقعہ کی مکمل طور پر تحقیقات کرائی جائے گی ۔ ان یقین دھانیوں کے بعد گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ اور اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے طلبا جن کی قیادت نوید انور جو بظاہر طالب علم ہے لیکن در حقیقت وہ ایک سیاسی ورکر ہے نے کی اور ڈپٹی کمشنر کے سامنے جمع ہوئے ۔ یہ تقریباً پانچ چھ سو طلبا جمع ہو گئے تھے اور انہوں نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی اور نعرے لگانے شروع کر دیے ۔ طلبا کو منتشر کرنے کے لیے آنسوگیس استعمال کیا ۔ طلبا نے پتھراؤ کیا جس سے چند سپاہی زخمی ہوئے ہیں ۔ پولیس نے آنسوگیس اور ہلکا لاٹھی چارج کیا ۔ آٹھ طلبا گورنمنٹ کالج ۔ 4 طلبا اسلامیہ کالج اور نوید انور کو گرفتار کر لیا گیا ۔ پولیس پر پتھراؤ کیا گیا پولیس کے سپاہی زخمی ہوئے ۔ صرف چند طلبا کو گرفتار کیا گیا اور شہر میں صرافہ بازار کے علاوہ کوئی ہڑتال نہیں ہوئی ۔ لڑکے کے متعلق ایس پی گوجرانوالہ تفتیش کر رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں چند افراد گرفتار کر لیے گئے ہیں ۔ جناب والا! یہ کارروائی قانون کے مطابق کرنا بہت ضروری تھی ۔ پانچ سو طلبا کا جمع ہونا اور پولیس پر پتھراؤ کرنا اس کے پیش نظر ان کو منتشر کرنے کے لیے جو کچھ کیا گیا ہے وہ جائز ہے اور عین قانون کے مطابق ہے تاکہ امن عامہ برقرار رہ سکے ۔

Mr. Speaker : It is a normal mather of law and order, therefore, I do not admit it.

پنجاب کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی خالی اسامیاں

مسٹر سپیکر : اب تحریک التوا نمبر 27 ہے اس میں مجھے پتہ کرنا ہے کہ public importance کی کوئی بات ہے جس کے باعث ۔

It becomes of public importance and recent occurence.

سید تابش الوری : جناب سپیکر! میری یہ تحریک ہے کہ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی چھ ہزار آسامیاں خالی ہیں ۔ ان کا انکشاف ابھی

وزیر اعظم نے کسی کی جواب طلبی پر کیا - ہمیں اس کا علم نہ تھا کہ پنجاب میں اس وقت تک مجموعی طور پر تعلیمی اداروں میں چھ ہزار آسامیاں خالی ہیں - یہ کتنا سنسنی خیز انکشاف ہے جس کی وجہ سے یہ public importance کا مسئلہ ہے -

مسٹر سپیکر : انکشاف کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں یا اس مسئلہ کو -

سید تابش الوری : جناب والا! یہ پرانا مسئلہ نہیں ہے ابھی پیدا ہوا ہے کہ حکومت ان آسامیوں کو پر کرنے کے طریقۂ کار کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہی ہے - میں اس چیز پر آج اس ایوان میں بحث کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ بات ہمارے علم میں ابھی ہفتے آئی ہے - اس لیے یہ recent occurrence کا مسئلہ ہے کہ 6 ہزار آسامیاں صوبے میں خالی پڑی ہوئی ہیں -

مسٹر سپیکر : 6 ہزار نہ سہی کچھ کم ہوں گی -

But it is not a matter of recent occurrence.

وزیر تعلیم : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ 6 ہزار کی تعداد تو میں نہیں کہہ سکتا - اس سے کچھ کم ہوں گی آپ کو معلوم ہے کہ محکمہ تعلیم میں سوا لاکھ ملازمین ہیں ان میں سے بہت ریٹائر ہوتے ہیں - نکل جاتے ہیں - suspend ہوتے ہیں اور بھرتی بھی ہوتے ہیں - میں ان کی تعداد سے اتفاق نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر : سوا لاکھ ملازمین ہیں ؟

سید تابش الوری : جناب والا! میں اساتذہ کی بات کر رہا ہوں -

وزیر تعلیم : کیا آپ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ان میں کوئی نان ٹیچنگ آسامی نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : یہ تو پانچ فیصد سے بھی کم بنتا ہے -

وزیر تعلیم : جو محکمہ سارے پنجاب کے طول و عرض میں پھیلا ہوا ہو اس میں ایسی بہت سی باتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے کچھ آسامیاں خالی رہ جائیں - پھر کچھ ایسے بھی حالات ہیں جو غیر معمولی ہیں - مثلاً یہ کہ پچھلے سال کئی مہینوں تک تمام بھرتی پر پابندی رہی اور فاضل عملہ کو اس بات کا علم ہے کہ میرے اصرار اور میرے بار بار کہنے پر متعلقہ

محکمہ اس بات پر راضی ہوا تھا کہ ٹیچرز ۔ انجینئرز اور ڈاکٹروں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ اور یہ متعلقہ محکمہ وزیر اعلیٰ کی سرکردگی میں ہوتا ہے ۔ بہت کوششوں کے بعد اس محکمے کو اس بات کے قائل کر سکے ہیں ۔ اس کے بعد پنجاب حکومت کے اپس اینڈ نیچ ۔ اے ۔ ڈی نے جو وزیر اعلیٰ کی سرکردگی میں چلتا ہے ۔ ریکروٹمنٹ کمیٹیاں توڑ دیں اور نئی کمیٹیاں بنانے میں کافی وقت لگے گا ۔ ابھی پچھلے مہینے کچھ نئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن کا گزٹ نوٹیفیکیشن ہوا ہے ۔ اب اس وقت ہزاروں لوگوں کا انٹرویو ہو رہا ہے ۔ میں تعداد کے متعلق تو وثوق سے نہیں کہہ سکتا ۔ لیکن مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ ضلع شیخوپورہ میں جتنی آسامیاں تھیں ان کے لیے انٹرویو کرکے بھرتی کر لی گئی ہے اور مختلف اضلاع میں یہ مرحلہ مختلف مراحل میں طے ہو چکا ہے کہ کہیں انٹرویو ہو گئے ہیں ۔ کہیں انٹرویو کے لیے اشتہارات دئے گئے ہیں اور کہیں تاریخ بھی مقرر ہو چکی ہے ۔ کہیں تقرر نامے بھی جاری ہو چکے ہیں ۔ تو گویا یہ بھرتی کا عمل جو رکا ہوا تھا اب جاری ہو چکا ہے ۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں اور یہ ایوان بھی اس بات سے واقف ہے اور فاضل محرک تو بہت اچھی طرح سے اس بات سے واقف ہیں ۔ کیونکہ انہی کی تحریک التواء کے زور سے ہم انہیں قانون سے مستثنیٰ کرا سکے اور ٹیچرز کی بھرتی پر پابندی ختم ہو سکی ۔ ہم نے کہا کہ محکمہ سیٹلمنٹ کے فاضل عملہ کو لے لیا جائے ۔ تو میں یہ مانتا ہوں کہ ان دو تین وجوہات کی بنا پر بھرتی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی ۔ اب یہ کافی عرصہ سے ختم ہو چکی ہے اور اب کوئی جمود نہیں ۔ اب ملازمین کی بھرتی کا عمل جاری ہے اور کئی اضلاع میں یہ کام بایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے ۔ کئی جگہوں پر ابھی ہو رہا ہے اور یہ خالی آسامیاں جلد از جلد پر ہو جائیں گی ۔ لیکن محکمہ تعلیم کی ساری آسامیاں پر کر دی جائیں ۔ اس کے لیے آپ کوئی بھی مبارک تاریخ مقرر کر دیں اور اسی تاریخ کو لے لیں ۔ محکمہ تعلیم کی تمام آسامیاں پر نہیں ہونگی ۔ یہ بہت بڑا محکمہ ہے ۔ اس کے ملازمین کی تعداد بہت زیادہ ہے

اور یہ سارے پنجاب کے طول و عرض میں پھیلا ہے ۔ میں فاضل محرک کے مقصد سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ آسامیاں اور یہ جگہیں خالی نہیں رہنی چاہئیں اور یہ کہ تعلیم یافتہ لوگوں کو روزگار ملنا چاہیے ۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ پہلے ہی جو کارروائی ہو رہی ہے میں اسے اور تیز کروں گا ۔

سید ناہش الوری : جناب والا ! فاضل وزیر کی ذاتی نیک نیتی اور خلوص پر ہمیں کوئی شبہ نہیں ۔ واقعتاً انہوں نے اس پابندی کو ختم کرانے کے سلسلے میں اپنی تمام مساعی صرف کی ۔ ہوا یہ کہ پہلے بھرتی پر پابندی ہی غلط لگائی گئی پھر محکمہ سیٹلمنٹ کے فاضل ملازمین کو بطور ٹیچر لینے کی بات کی گئی ۔ ظاہر ہے کہ محکمہ سیٹلمنٹ کے ملازمین ٹیچر نہیں ہو سکتے تو جب یہ پابندی ختم ہوئی تو ریکروٹمنٹ کمیٹیوں کو 21 نومبر کو وزیر اعلیٰ کے زبانی حکم سے ختم کر دیا گیا اور اس ایوان کے معزز ارکان پر اس طرح عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ۔ یہ اعلان 20 نومبر کو ہوا اور جنوری کے تیسرے ہفتے میں ریکروٹمنٹ بورڈ ان کمیٹیوں کے نعم البدل کے طور پر بنائے گئے اور میں یہ بات ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک اس بورڈ کے رولز تک نہیں بنائے جا سکے جس کے نتیجے میں ان کی تقرریاں اور انٹرویو کے جتنے ابھی مرحلے ہیں وہ متاثر ہوں گے اور انٹرویو ہو گئے تو انہیں چیلنج کیا جا سکے گا کیونکہ ان کے لیے ابھی تک کوئی رولز اور کوئی نوٹیفیکیشن موجود نہیں ۔ تو میں آپ کے توسط سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے کیونکہ یہ پورے صوبہ پنجاب میں بحران کا باعث ہے اور خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں مائنس کے اساتذہ کی اکثر آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ۔ لیکچرار کی آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ۔ بہاولپور ڈویژن میں 74 لیکچرارز کی آسامیاں خالی ہیں او اسی طرح سے سینکڑوں کی تعداد میں پی ۔ ٹی ۔ سی اور ایس ۔ ای ۔ ٹی کی آسامیاں خالی ہیں اور اس کے نتیجے میں ہمارا پورا تعلیمی معیار بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے ۔ لہٰذا یہ نہایت اہم مسئلہ ہے ۔ آپ نے کل ہی یہ خبر پڑھی ہوگی کہ ضلع لاہور میں 500 گرلز پرائمری سکول بند پڑے ہیں ۔ ایک تو ان کے لیے اساتذہ

مہیا نہیں دوسرے یہ کہ جو اساتذہ ہیں بھی وہ ان دیہات کی بجائے شہروں میں لگا دئے گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : کتنے سکول بند پڑے ہیں ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! پانچ سو گرلز پرائمری سکول بند پڑے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ خبر کس اخبار میں چھپی ہے ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ پریس ٹرسٹ کے زیر اہتمام چھپنے والے اخبار ''مشرق'' میں چھپی ہے ۔

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں آپ کو چاہیے کہ خبر پڑھنے کے بعد اپنے طور پر بھی اس کی تصدیق کر لیا کریں ۔

سید تابش الوری : جناب ! آج اس پر اڈیٹوریل بھی چھپا ہے ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ ہوگا ۔ لیکن آپ کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی تصدیق کر لیا کریں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں دو تین وضاحتیں عرض کرنی چاہتا ہوں ایک تو یہ کہ یہ وزیر اعلیٰ کے زبانی حکم سے نہیں ہوا تھا بلکہ یہ بات کیبینٹ میں زیر بحث آئی تھی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب لوگ اس سے اتفاق کرتے تھے ۔ مختلف رائیں تھیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : یہ غیر متعلقہ بات ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! یہ وزیر اعلیٰ کا زبانی حکم نہیں تھا بلکہ یہ کیبنٹ کا فیصلہ تھا یہ کوئی arbitrary حکم نہ تھا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! نوٹیفیکیشن جنوری میں ہوا اور زبانی حکم نومبر میں ہوا ۔ میں یہی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ تو ظاہر ہے کہ انہوں نے ہی فیصلہ کیا ہوگا ۔

وزیر تعلیم : دوسری بات یہ ہے کہ جیسے میں نے عرض کیا ہے بھرتی کا سلسلہ جاری ہے ۔ فاضل محرک نے بہاولپور کا ذکر کیا ہے ۔ تو بہاولپور کے لیکچرارز کی لسٹیں کل ہی میں نے اپنے ہاتھ سے وزیر اعلیٰ سے منظور کرا کر بھجوائی ہیں ۔ جتنی بھی وہاں پر کمی تھی اس کے مطابق کل ہی

لسٹ منظور ہو کر چلی گئی ہے ۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ مختلف مراحل میں کام ہو رہا ہے ۔ اس سلسلے میں میں عرض کرتا ہوں کہ بہت سے کام پبلک سروس کمیشن کے پاس ہیں اور روزانہ کوئی نہ کوئی منظوری آ جاتی ہے اور اسی طرح سے لیے جاتے ہیں ۔

تیسری بات جس کا ذکر انہوں نے کیا ہے ۔ وہ ضلع لاہور کے سکولوں کے بند پڑنے سے متعلق ہے ۔ بند کا مطلب یہ نہیں کہ وہاں طالب علم نہیں جاتے یا وہاں باہر تالے پڑے ہوئے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک سکول دو استانیہ کا ہے اور ان میں سے اگر ایک استاد بیمار ہو جائے اور دوسرا ایک دن کے لیے رخصت پر چلا جائے تو کہتے ہیں کہ سکول بند ہو گیا حالانکہ اس کا مطلب یہ نہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دیہاتی علاقوں میں خاص طور پر جو لڑکیوں کے سکول ہیں وہاں لڑکیوں کے لیے رہنے کی جگہ نہیں ہوتی ۔ چاہے وہ خود گاؤں میں پیدا ہوئی ہوں لیکن تعلیم انہوں نے شہروں میں ہی حاصل کی ہوتی ہے ۔ تو یہ ایک urbanization ہوئی ہے کہ گاؤں میں پیدا ہونے والے لوگ بھی اکثر شہروں میں آ کر رہتے ہیں ۔ تو گاؤں میں ان کی رہائش کے لیے سہولتیں نہیں ۔ خاص طور پر لیڈی ٹیچرز کے لیے تو نہ وہاں پر رہائش کا کوئی انتظام ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے ماں باپ وہاں موجود ہوتے ہیں ۔ تو اس قسم کی بھی کئی تکالیف ہیں جو خاص پاکستان کی ہیں ۔ جو لوگ اس بات کا نوٹس لیتے ہیں انہیں چاہیے کہ پاکستان کے خاص حالات کا بھی نوٹس لیں اور جو لوگ اس کے متعلق اداریہ لکھتے ہیں وہ یہ بھی لکھیں کہ ان کے ملک کی عورتیں کیسی ہیں اور میں انہیں خاص طور پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ اسلامی اقدار کے بڑے حامی ہیں ۔ وہ یہ بھی دیکھیں کہ پاکستان کا معاشرہ کیسا ہے ۔ پاکستان کی ثقافت کیسی ہے اور ہم اپنی ماؤں کو بہنوں کو بیٹیوں کو کس حد تک اجازت دیتے ہیں کہ وہ دور دراز جا کر کام کریں ۔ تو یہ ہمارے ماحول کی خاص مصیبتیں ہیں جن کا میں ذمہ دار نہیں ۔ ہمارا معاشرہ ایک خاص stage of development میں

ہے اور جب ہم بہت زیادہ ترقی یافتہ ہو جائیں گے تو شائد ہماری بچیوں کو باہر جانے میں کوئی تامل نہ ہو کیونکہ وہاں پر ان کے لیے مکان موجود ہو گا اور ان کی حفاظت کا بھی مناسب بندوبست ہوگا ۔ اس وقت گاؤں میں جو پرائمری سکول ہیں ان کی عمارات تک بھی موجود نہیں اور اس قسم کے سکولوں کی تعداد ہزاروں میں ہے ۔ تو اگر کسی نے اداریہ لکھنا ہے تو یہ لکھے کہ اول تو پاکستان میں سکول موجود نہیں اور اگر ہیں تو ان کے لیے عمارات نہیں اور پھر بھی یہ سکول چل رہے ہیں اور ڈاکٹر عبدالخالق ایک ایسے ہی سکول میں چار جماعتیں پڑھ کر پانچویں جماعت میں داخل ہوا تھا ۔ تو اگر یہ سکول جن کی عمارات نہیں ۔ نہ ہوں تو پھر ہمارے ملک میں تعلیم ہی بند ہو جائے ۔ تو اداریے لکھنے والوں کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ پاکستان میں حالات کیسے ہیں اور وہ یہ اداریہ لکھیں کہ جب تک پاکستان میں ہر سکول کے لیے عمارت نہیں بن جاتی اور ہر استاد کے لیے رہائش کا انتظام نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس ملک میں تعلیم بند کر دینی چاہئے تب تو میں سمجھوں گا کہ وہ پاکستان کے حالات کو مد نظر رکھ کر یہ بات کہہ رہے ہیں ۔ یہ بات اس وقت ہم اپنے خیال میں نہیں لاسکتے کہ جب ایک لیڈی ٹیچر کو کسی دور دراز ضلع کے علاقوں میں لگا دیں تو وہ وہاں آسانی سے کام کر سکے گی تو ہم یہ کیسے بھول جاتے ہیں کہ ہماری روایات اور ہماری ثقافت کیسی ہے ۔ یہ بات اداریے لکھنے والے بھی بھول جاتے ہیں کہ ہماری بہنیں اور بیٹیاں کس ماحول میں رہتی ہیں ۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ دقتیں ہیں جنہیں میں اکیلا نہیں بلکہ سارا معاشرہ دور کرسکتا ہے اور میں فاضل ارکان کا تعاون چاہتا ہوں اور اسی وجہ سے میرے جوش و جذبہ سے اور میرے کہنے سے پنجاب بھر میں صرف ۔ کسی اور صوبے میں نہیں ۔ صرف پنجاب میں عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو صرف پنجاب میں ہیں ۔ سندھ میں نہیں ۔ بلوچستان میں نہیں ۔ فرنٹیئر میں نہیں ۔ تمام پنجاب میں میری حرکت سے ۔ میرے زور سے یہ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور میرا مقصد یہ تھا کہ یہ

عواسی کمیٹیاں اپنی اپنی تحصیل کی ۔ اپنے اپنے گاؤں کی بچیوں کو ملازمت دیں گی تاکہ وہ اس علاقے میں رہ سکیں ۔ تو جناب والا ! یہ مشکلات ہیں اور اسی وجہ سے سکولوں میں بھی کمی ہے ۔ میں اس کا خود احساس کرتا ہوں لیکن اس کا علاج میرے پاس نہیں ۔ ایسا تو اس وقت ہوگا جب معاشرے میں اس قسم کی تبدیلی آئے گی کہ ہر بچی کو اگر 100 میل دور بھی تعینات کر دیں تو وہ کام کریں ۔ ابھی ایسی تبدیلی نہیں آئی اور کیوں نہیں آئی اس کا جواب ہر رکن جو یہاں بیٹھا ہے اپنے آپ سے پوچھ سکتا ہے کہ کیا اس کی بیٹی یا بہن شہر سے پچاس میل دور جا کر اطمینان سے کام کر سکے گی ۔ جہاں اس کے رہنے کا بندوبست نہ ہو اور جہاں سکول کی اپنی عمارت بھی نہ ہو ۔ اگر اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں کر سکے گی تو اس کے لیے بلڈنگ چاہئے ، گھر چاہئے اور سب کچھ چاہئے ۔ اس کے لیے پاکستان میں اس وقت پیسہ نہیں ہے ۔ تو پھر اس کا علاج یہ ہے کہ ہم بغیر بلڈنگوں کے تعلیم حاصل کریں جن طرح میں نے کی ۔ مجھے اپنے اس پرائمری سکول پر فخر ہے جس کی کوئی عمارت نہ تھی اور جس کا چار جماعتوں کے لیے ایک استاد تھا ۔ لیکن اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو یہاں تعلیم بند ہو جائے گی ۔ میں اس پر راضی نہیں ہوں ۔ میں کہتا ہوں کہ ہم پر تعلیم حاصل کرنا فرض کر دیا گیا ہے :

طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم و مسلمة

اور اداریے لکھنے والے یہ بھی یاد رکھیں :

أطلبو العلم و لوکان بالصین

''علم حاصل کرو خواہ چین بھی جانا پڑے'' ۔ چین کی مثال اس لیے دی کہ اس کی مسافت مشکل تھی ۔ اس زمانے میں چین جانے میں دو دو اڑھائی اڑھائی سال لگ جاتے تھے ۔ گویا تعلیم حاصل کرنے کے لیے مسلمان کے پاس کوئی بہانہ نہیں ہونا چاہیے ۔ ایسے مشکل حالات میں اور بغیر عمارت کے بھی تعلیم حاصل کرنی چاہئے ۔ اگر وہاں ایک ٹیچر ہو تو اسی ایک پر انحصار کرنا چاہئے ۔ اداریہ لکھنے والوں کو پاکستان کے حالات ، پاکستان کی اس وقت کی ڈویلپمنٹ ،

پاکستان کی ثقافت اور اسلامی روایات کا خیال ہونا چاہئے کہ ہماری بہن بیٹیاں کس طرح رہتی ہیں ۔ ان سب چیزوں کا خیال ہونا چاہئے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ملک ثناءاللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ! جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے دیہاتی دور دراز علاقوں میں سکول بند ہونے اور بالخصوص لڑکیوں کے سکولوں کے بارے میں استانیوں کا ہمارے معاشرے کے لحاظ سے وہاں سکولوں کی عمارت نہ ہونے اور وہاں مکان کے نہ ہونے کا جو جواز پیش کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں ۔ میں تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ ابھی تقریروں کا وقت نہیں آیا ۔

ملک ثناء اللہ خان : میں اتنا عرض کروں گا کہ جہاں تک قوم کے بچوں کی تعلیم اور مستقبل کا مسئلہ ہے ، بلڈنگیں بنانے اور مکان بنانے میں کافی وقت لگے گا جب ہمارے وسائل ہوں گے ۔ اس لیے قوم کے بچوں کو آوارہ کر دینے کا تو کوئی جواز نہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب ہوتا ہے کہ آئین ، قانون یا رول کی کوئی تشریح آپ مجھ سے طلب کریں ۔

ملک ثناءاللہ خان : پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔

وزیر تعلیم : میں نے تو اس کے الٹ کہا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ آوارہ نہیں ہونا چاہئے ۔ ہم کوئی بہانہ تلاش نہیں کر سکتے کہ مسلمان یہ کہے کہ اس پر تعلیم فرض نہیں کی گئی ۔ میں نے تو آوارہ ہونے کے الٹ استدلال دیا ہے ۔

Mr. Speaker : No such polemics.

ملک ثناءاللہ خان : میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : وضاحت کا کوئی موقع نہیں ہے ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! میرا حلقہ بجوات دشمن کے قبضے میں رہا ہے ۔ دشمن نے علاقے واپس کر دیے ہیں ۔ علاقے آباد ہو گئے ہیں لیکن وہاں ابھی تک سکول بند ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ملک صاحب ، اس طرح سے بات نہیں بنے گی ۔

ملک ثناء اللہ خان : حضور والا ! میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں کہ دشمن نے علاقے واپس کر دیے ہیں ۔ وہاں لوگ آباد ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک وہاں سکول بند پڑے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں ایک سو پچاس ممبر اپنے کرسیوں پر بیٹھ سکتے ہیں ۔ اگر ہر کوئی اس سوال پر اپنے اپنے حلقے کی بات شروع کر دے تو میرے لیے بہت مشکل ہو جائے گا ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! یہ قوم کی بات ہے ۔ وہاں ہزاروں بچے آوارہ پھر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ہر بات کا اپنا ایک موقع ہوتا ہے ۔ یہاں ایک بل آ رہا ہے جس کو ''ملتان یونیورسٹی بل'' کہتے ہیں ۔ اس میں تعلیم کی بات ہوگی تو تعلیم کی بات کرنا چاہیں تو اس وقت بڑے شوق سے کر سکتے ہیں ۔

ملک ثناء اللہ خان : وہ تو ملتان کی بات ہوگی اور میں سیالکوٹ کی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سیالکوٹ کے متعلق کوئی تحریک التوا ، کوئی تحریک استحقاق ، کوئی سوال یا کوئی ریزولیوشن آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں ۔ وہ اس ایوان میں آجائے گی ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! وہاں سکول بند پڑے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس طرح سے نہیں ہو سکتا ۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

ملک ثناء اللہ خان : اچھا جی ۔

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب ، وہ سوال تو اپنی جگہ پر رہا جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ چھ ہزار آسامیاں خالی ہیں ۔ آپ نے اس کی وضاحت یہ فرمائی ہے کہ سوا لاکھ سے زیادہ آپ کا تعلیمی عملہ ہے اور اس میں retirements اور suspensions وغیرہ ہوتی ہیں ۔

سید قابش الوری : جناب والا ! یہ وضاحت فرمائی جائے کہ یہ سوا لاکھ اساتذہ ہیں یا سارا عملہ ۔ میں نے چھ ہزار اساتذہ کہا ہے ۔

Mr. Speaker : It is not going to make much material difference.

vacancies کے بعد retirements, suspensions and absence, ہوتی ہیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ چھ ہزار اگرچہ زیادہ تعداد ہے ۔ مگر اس کے باوجود عام حالات میں بھی کئی ہزار ہونا چاہئے ۔ اگر ایک فی صد لوگ ایسے ہوں تو دو ہزار ہونا چاہئے ۔ اگر ساڑھے چار فی صد ہوں تو چھ ہزار ہونا چاہئے ۔

This is your main argument. ۔ اور دوسری بات آپ نے یہ کہی ہے کہ اب بھرتی کو accelerate کیا جا رہا ہے ۔ آپ اتفاق نہیں کرتے کہ جس وقت یہ تحریک التوا پیش ہوئی تو چھ ہزار آسامیاں ہیں ۔ آپ کی رائے یہ ہے کہ بہت سی آسامیاں آپ پر کر چکے ہیں ۔

I will keep it pending till Monday.

وزیر تعلیم : جی ہاں ۔

Mr. Speaker : I will take it up after a week.

اس وقت آپ مجھے بریف دے سکیں گے کہ کتنے اس میں سے ہو چکے ہیں ۔ کتنے کے متعلق آپ کے آرڈر ہو گئے ہیں جو بھرتی ہو جائیں گے ۔ اور کیا واقعی یہ چھ ہزار اسامیاں ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ چھ ہزار کی فگر ٹھیک ہے جب یہ تحریک التوا دی گئی تھی ؟ دوسری بات تو یہ کہ یہ چھ ہزار ٹیچرز ہیں یا اس میں سارے شامل ہیں ؟ اس کے بعد کتنی پر کی جا چکی ہیں اور کتنوں کو پر کئے جانے کے حکم ہو چکے ہیں ۔ اگر اس میں آپ زیادہ وقت لینا چاہئیں تو لے سکتے ہیں ۔ ایک ہفتے کا وقت لے سکتے ہیں کیونکہ اس میں سے ایسے ہیں جو دوسرے زمرے میں آتے ہیں جن کو پر نہیں کیا جا سکتا ۔ دو تین پندرہ دن کی چھٹی پر ہیں ، کوئی میٹرنٹی چھٹی پر گئی ہوئی ہیں ۔

وزیر تعلیم : اگر آپ اطمینان چاہتے ہیں تو پندرہ دن کر دیں کیونکہ بہت دور سے اطلاعات اکٹھی کرنی ہوں گی ۔

مسٹر سپیکر : ویسے تو انسان کا ایک لمحے کا بھی پتا نہیں ہوتا اور ایک ہفتہ تو بڑی بات ہے ۔ دیکھ لیں گے ۔ آپ سے میں بات کر لوں گا ۔ اگر ایک ہفتے میں تیار ہو جائے تو اچھا ہے ۔

وزیر تعلیم : بہت اچھا جناب ۔

سید تابش الوری : فگرز موجود ہیں ۔ وزیر اعظم کی ہدایت پر یہ اعداد و شمار تیار کیے جا چکے ہیں ۔

وزیر تعلیم : وہ تو کسی پچھلی تاریخ کے ہیں ۔ جناب والا! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ ایک عمل جاری ہے ۔ جیسا کہ ڈاکٹر عبدالخالق نے اپنے ہاتھ سے لیکچررز کے لیے اسٹ بہاول پور کو بھیج دی ہے اب ان کو جاری ہو جائے گی تو ہم کسی پچھلی تاریخ میں دکھا دیں گے کہ بہاولپور میں اتنی اسامیاں ہیں ۔ یہ ایک recurring process ہے ، یعنی اس میں جمود نہیں ہے کہ ہم کسی پچھلی تاریخ کی دکھا دیں ۔

مسٹر سپیکر : اس کو اس طرح کرتے ہیں It will come up next Friday آج کا دن شامل کرکے آٹھ دن ہو جائیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں آپ کی اجازت سے وزیر موصوف سے صرف یہ وضاحت چاہوں گا کہ انہوں نے ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے ۔ دیہات میں واقعی لیڈی ٹیچرز جانا پسند نہیں کرتیں تو کیا وہ مناسب سمجھیں گے کہ اس اہم ترین مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایسے دور افتادہ مقامات میں جہاں لیڈی ٹیچرز پرائمری سکول میں جانا پسند نہیں کرتیں ، مرد ٹیچر متعین کر دیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : اس میں میرا ایک تاثر ہے ۔ آج کی بات تو نہیں جب میں چھوٹا تھا سر سکندر حیات خان کے زمانے میں یہ مسئلہ آیا تھا ۔ تب تو شاید یہاں کے چیف منسٹر پرائم منسٹر کہلاتے تھے ۔ سنٹر میں کوئی پرائم منسٹر نہیں ہوتا تھا ۔ پرائمری کلاسوں میں کیونکہ بچیاں اتنی چھوٹی ہوتی ہیں اس لیے بچے اور بچیاں اکٹھے پڑھ سکتی ہیں ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ۔ میں گیلری میں بیٹھا ہوا تھا ۔ سر سکندر حیات نے یہ دلیل دی تھی کہ آج بھی مسجدوں میں بچے اور بچیاں جب قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں تو چھوٹی عمروں میں اکٹھے آ جاتے ہیں ۔ چھ سات سال کے بچوں میں یہ تمیز نہیں کی جا سکتی ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! میری عرضے یہ خواہش ہے ۔ لیکن ایسے ہی ادارے لکھنے والے اس ملک میں بہت ہیں جو اس میں بھی اسلام کا نام لے آئیں گے ۔ فاضل رکن کی یہ تجویز مجھے نہایت پسند ہے ۔ آج غیر سرکاری دن ہے ۔ آج یہ قرارداد پاس کر دیں مجھے یہ تجویز نہایت پسند ہے کہ پرائمری سکولوں میں بچے اور بچیاں اکٹھے پڑھ سکیں ۔ اگر لڑکی [illegible]

موجود نہیں ۔ (یہ نہیں کہ ہم ان کو ہٹا ہی دیں) جہاں لیڈی ٹیچر نہیں ہیں یا جہاں نہیں جاتیں ، دور دراز کے علاقے ہیں وہاں مرد اساتذہ مقرر کر دیے جائیں ۔ مجھے یہ نہایت پسند ہے ۔ یہ بڑی عقل مندی کی تجویز ہوگی اقتصادی نقطہ نظر سے بھی بہت اچھی تجویز ہے ۔

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب! یہ 1944 کی بات ہے ۔ آج سے تیس سال پہلے کی ۔

مہر محمد ظفراللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! مجھے اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے ۔ دیہاتوں کا ماحول بالکل علیحدہ ہوتا ہے ۔ وہاں اگر مرد اساتذہ بھیجیں گے تو لوگ اپنی بچیوں کو بالکل نہیں بھیجیں گے ۔ دیہاتوں میں یہی تو کمی ہے ۔ بچے اور بچیاں اکٹھے بالکل نہیں پڑھ سکتے ۔ شہروں میں تو اور بات ہے ۔

مسٹر سپیکر : This matter is closed یہ تو ایک ریفرنس آ گیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ایک اور تجویز بھی آ گئی ہے کہ ایک اور صورت بھی ہو سکتی ہے ۔ ضروری نہیں کہ دیہاتوں میں بھی وہی پابندی لگائی جائے جو شہروں میں تقرری کی ہوتی ہے ۔ اگر کسی دیہات میں کوئی جگہ خالی ہے اور وہاں استانی نہیں جانا چاہتی تو qualification میں relaxation کر دیں ۔ untrained میٹرک یا مڈل تک ۔ تاکہ وہ سکول چلتا رہے وہ کام ہوتا رہے گا اور اس کے بعد اس کا alternative ہو سکتا ہے ۔

ضلع کیمبل پور میں غذائی بحران

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی مورخہ 2 فروری 1975ء کی اس خبر سے کہ ضلع کیمبل پور میں غذائی صورت حال خراب ہے ۔ آٹے کا نرخ 70 روپے من تک پہنچ گیا ہے ۔ عوام میں عدم تحفظ اور بد دلی پھیل گئی ہے کیونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اسمبلی میں یقین دہانی کرائی تھی کہ اناج کی کمی بالکل نہیں ہے حکومت کے پاس کافی ذخائر موجود ہیں اس کے بعد قیمتوں میں اضافہ اور اناج کی

قلت حکومت کی دانستہ عوام کش پالیسی کا نتیجہ ہے جس سے عوام میں پریشانی اور حکومت کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے بحث کی جائے۔

وزیر خوراک : جناب والا! یہ اخباری خبر حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ کیمبل پور میں دسمبر کے مہینے میں ہم ساڑھے پانچ سو بوری روزانہ آٹا سپلائی کرتے تھے۔ جنوری کے مہینے میں چونکہ وہ deficit area ہے مجھے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے اطلاع ملی کہ وہاں تھوڑی سی دقت محسوس ہو رہی ہے اور پھر وہاں کے وزیر صاحب نے بھی اس بات کی تصدیق کی تو فوری طور پر میں نے اس بات کا نوٹس لیا اور ڈپٹی کمشنر اور منسٹر متعلقہ سے مشورہ کرنے کے بعد وہاں کا کوٹہ جنوری کے مہینے میں میں نے ساڑھے پانچ سو بوری روزانہ سے بڑھا کر گیارہ سو بوری روزانہ کر دیا یعنی سو قریب اضافہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ہم ہزار بوری وہاں لیبر کے لیے ماہانہ سپیشل کوٹہ دیتے ہیں۔ پھر بھی ڈپٹی کمشنر سے بات کر کے ہم نے بارہ سو بوری ad-hoc allocation ان کو دے دی ہے اور وہ اپنے پاس یہ کوٹہ ریزرو رکھتے ہیں اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی دقت محسوس ہوتی ہے وہاں دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ جناب والا! کمشنر پنڈی ڈویژن کو بارہ سو بوری آٹا میں نے بھجوایا ہے تاکہ وہ اپنی ساری ڈویژن میں جہاں ضرورت ہو استعمال کریں چونکہ وہ deficit ڈویژن ہے۔ اگر وہاں کسی قسم کی ایسی شکایت کا موقع ملا تو ان کو ذاتی طور پر ہم ذمہ دار قرار دیں گے۔ چونکہ آپ کے علم میں ہے کہ اس قسم کی situation کو exploit کرنے کی شروع میں کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اور مایوسی کی حالت میں اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں ورنہ اس قسم کی کسی بات کا حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان حقائق کی بنا پر جو میں نے بیان کئے ہیں اس تحریک التوائے کار کا کوئی جواز موجود نہیں ہے۔

راجہ محمد الفضل خان : جناب والا! وزیر موصوف نے اس وقت جو بیان دیا ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ غلط ہے کیونکہ جیسے انہوں نے ذکر کیا ہے کہ پہلے ساڑھے پانچ سو بوری دی جاتی تھی اب گیارہ سو دی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ پہلے لوگوں کے پاس اناج موجود تھا آپ نے جب

سے ان کے ذخائر ضبط کئے ہیں اس وقت سے لوگوں کے پاس سوائے ڈپوؤں کے اور کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ ذخائر ضبط کئے گئے تھے پچھلے دنوں میں لوگوں سے سارا اناج لے لیا گیا تھا اب لوگوں کو حکومت سے اناج لینا پڑتا ہے۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister I don't think it can be entertained

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے بوریوں کے منہ کھول دئیے جاتے ہیں۔ میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جس وقت آپ بلدیاتی انتخابات کرائیں گے پھر آپ بوریوں کے منہ کھول دیں گے۔ پھر لوگوں کو گھی بھی دیا جائے گا اور دانے بھی دئیے جائیں گے وقتی طور پر اور یہ اس وقت تک ان بوریوں کے منہ بند رکھیں گے۔ اگر وزیر موصوف چاہیں تو اپنے اسی علاقے میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے وہاں کے عوام سے جا کر پوچھ لیتے ہیں کہ کیا واقعی یہ آپ کا بیان سچا ہے یا غلط ہے۔ یہ تو بالکل معمولی چیز ہے کیونکہ وزیر اعظم نے خود اس چیز کا آغاز کیا ہے اور ایسی چیزیں ہمیں بتائی ہیں کہ عوام سے فیصلہ کرائیں آپ بھی چلیں اور وہاں کے عوام سے فیصلہ کرالیں اور میں بھی آپ کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں۔

مسٹر سپیکر : میں نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ حاجی محمد سیف اللہ خان قرارداد نمبر ۱۔

قرارداد

(آئین میں متذکرہ)

سود کے لین دین پر مکمل پابندی عائد کرنے کے متعلق

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی مقننہ سود کے لین دین پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے چاروں صوبوں کے لیے یکساں قانون منظور کرنے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی مقننہ سود کے لین دین پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے چاروں صوبوں کے لیے یکساں قانون منظور کرنے پیش کرنے کی اجازت دی جائے" ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی مقننہ سود کے لین دین پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے چاروں صوبوں کے لیے یکساں قانون منظور کرے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی مقننہ سود کے لین پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے چاروں صوبوں کے لیے یکساں قانون منظور کرے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری علی بہادر خان کی طرف سے ایک ترمیم آئی ہے وہ پیش کریں ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ حاجی محمد سیف اللہ خان رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ قرارداد نمبر 1 میں الفاظ "چاروں صوبوں کے لیے" کے بعد "اسلامی مکاتیب فکر کے نظریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعلیٰ سطح پر غور و فکر کرنے کے بعد" الفاظ ایزاد فرمائے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ حاجی محمد سیف اللہ خان رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ قرارداد نمبر 1 میں الفاظ "چاروں صوبوں کے لیے" کے بعد "اسلامی مکاتیب فکر کے نظریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے

اعلیٰ سطح پر غور و فکر کرنے کے بعد " الفاظ
ایزاد فرمائے جائیں ۔

حاجی صاحب پہلے آپ تقریر کریں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی سر ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف ایکسپلینیشن جناب والا ! میں جناب چوھدری علی بہادر خان صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں اس لیے کہ جتنے بھی اسلامی مکاتیب فکر ہیں ان تمام میں سود کا لین دین حرام اور ناجائز قرار دیا گیا ہے ۔ اس میں کوئی متنازع فیہ مسئلہ نہیں ہے ۔ اس لیے اس قرارداد کو اسی صورت میں پیش کیا جانا چاہئے جس صورت میں حاجی صاحب نے پیش کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آج کی یہ قرار داد اس ایوان کی منظوری کے لیے اس ملک کے سب سے بڑے صوبے کے سب سے بڑے ایوان میں پیش ہے ۔ اسلامی مملکت پاکستان کا قیام محض اور محض اسلام کے لیے معرض وجود میں لایا گیا تھا اور جسے ہم ایک نظریاتی مملکت کہتے ہیں اور جس کو قائم کرنے کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے بے بہا قربانیاں پیش کیں ۔ اپنی جانیں دیں ۔ اپنی عصمتیں لٹائیں ، انہوں نے یتیمی گوارا کی ۔ اپنے سہاگوں کا اجڑنا گوارا کیا اور وہ صرف اس لیے کہ ہم ایک ایسا خطہ حاصل کر لیں جس میں اسلام اور قرآن کی حکمرانی ہو ۔ جناب والا ! بحمداللہ ہماری جد و جہد مسلمانوں کا خلوص اور ان کا ایثار اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی کمال مہربانی سے یہ خطہ معرض وجود میں آ گیا ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ملک کے بننے کے فوراً بعد ہم عوام کی امنگوں ، خواہشات اور ان کے عظیم مقصد کی فوراً تکمیل کر دیتے کہ اس ملک میں جتنے بھی قوانین جتنی بھی سماجی برائیاں جتنے بھی evils ہیں جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں ان سب کا فوری طور پر خاتمہ کرتے اور ہم صوبے کے عوام ملک کے عوام کو اس قابل بناتے کہ وہ اپنی زندگیاں اسلامی آئین ، اسلامی قوانین اور قرآن و حدیث کے مطابق ڈھال سکیں ۔ مگر افسوس کہ اس ملک میں جتنی بھی حکومتیں آئیں جتنے بھی حکمران آئے جتنی بھی پارٹیاں برسراقتدار آئیں کسی نے بھی اس اہم ترین مسئلے کی طرف توجہ

نہیں دی اور پاکستان کا وہ نظریہ ۔ پاکستان کی وہ اساس جس کی بنیاد پر یہ ملک قائم ہوا وہ دن بدن مٹتی اور ختم ہوتی نظر آئی ۔

جناب والا ! ہمیں انتہائی خوشی اور انتہائی مسرت ہے بلکہ ہمیں اس چیز پر ناز اور فخر ہے کہ ہمارے پاس اس وقت جو آئین ہے اس میں یہ واضح طور پر درج کر دیا گیا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھالنے کی پوری پوری مدد دی جائے گی اور یہ فریضہ حکومت کے ذمہ ڈال دیا گیا ہے حکومت کے فرائض اولین میں شامل کر دیا گیا ہے کہ وہ عوام کے لیے اس قسم کے مواقع میسر کرے گی ۔ یوں تو بہت سی برائیاں ہیں جن کی طرف توجہ ضروری ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں برائیاں اتنی پیدا ہو گئی ہیں ہم میں سماجی خرابیاں اتنی عام ہو گئی ہیں کہ ان کو بیک وقت ختم کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے اب ہمیں سوچنا پڑے گا کہ سب سے بڑی عظیم ترین برائی جو اس ملک میں نافذ ہو پہلے ہم اس کو ختم کریں تاکہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لیے ایک راہ ہموار کر سکیں ۔

جناب والا ! میں نے بڑے غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سب سے پہلے اس ملک میں سے جس برائی کا خاتمہ ہونا چاہیے وہ سود کا خاتمہ ہے اور وہ سود جس کی اہمیت ہمارے آئین میں بھی جناب والا ! محسوس کی گئی اور آئین کی دفعہ 38 جزو (الف) میں یہ واضح طور پر لکھدیا گیا ہے کہ سود کو جتنی جلدی ممکن ہوگا ربا کو جتنی ممکن ہوگا eliminate کیا جائے گا ۔ discourage کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ "elimination" کا لفظ ہے یعنی اس کا خاتمہ کیا جائے گا ۔ جناب والا ! وہ سود جو آج ہماری روزمرہ زندگی کا ایک جزو بن گیا ہے وہ سود جس کی اہمیت کو ہم نے اتنا ختم کیا ہے اس برائی کو ہم نے اتنا اپنایا ہے کہ آج یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ سود اسلام میں سب سے بدترین چیز ہے یہ سود بھی ایک برائی ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں کاروبار کے ہر جزو میں رہن سہن معیشت کے ہر ایک حصے میں ہمیں سود ہی سود دکھائی دیتا ہے ۔ کونسا سود جناب والا ! اگر اسلام میں سب سے زیادہ ملعون کسی چیز کو قرار دیا گیا ہے ۔ سب سے زیادہ لعنت کسی چیز پر برسائی گئی ہے سب سے زیادہ برائی کسی چیز کو

شمار کیا گیا ہے تو وہ جناب والا ! سود ہی ہے اور اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت مجھے اس لیے پیدا ہوئی ہے کہ سود کے بارے میں ہمارے نظریات دن بدن بدل رہے ہیں ہم میں سے اچھے اچھے لوگ پڑھے لکھے لوگ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ صاحب سود کا نام اگر منافع رکھ دیا جائے تو وہ حلال ہو سکتا ہے ۔ اس کی مختلف تعبیریں بھی دینا شروع کر دی ہیں ۔ یاد رکھیں کہ جو احکام قرآنی جو احکام خداوندی ہیں اس میں جو قومیں تعبیریں پیش کیا کرتی ہیں وہ ہمیشہ تباہ و برباد ہو جایا کرتی ہیں ۔ میں آپ کو بنی اسرائیل کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ! بنی اسرائیل کی قوم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ سنیچر کے دن شکار مت کھیلا کرو ۔ انہوں نے دیکھا کہ سنیچر کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت ہو گئی ہے مگر جب وہ دریا میں جا کر دیکھتے تو مچھلیاں تیرتی ہوئی انہیں اوپر دکھائی دیتیں اور ان کی اتنی کثرت ہو جایا کرتی کہ انہیں ترغیب پیدا ہوتی اور انہوں نے سوچا کہ اس کا کیا حل نکالا جائے کہ احکام خداوندی کی بھی تعمیل ہو جائے اور ہمارا مقصد بھی حل ہو جائے تو انہوں نے ۔ جناب والا ! اس کی تعبیریں کرنا شروع کر دیں تو جناب والا ! وہ یہ کرتے تھے کہ ان ندیوں اور ان نالوں اور ان دریاؤں پر بڑے بڑے گڑھے کھود دیتے تھے اور راستہ بنا کر ان میں پانی چھوڑ دیتے تھے ۔ وہ ساری مچھلیاں ان گڑھوں میں آ جایا کرتی تھیں ۔ تو جناب والا ! سنیچر کے دن وہ ان گڑھوں میں جمع کر لیتے تھے اور اتوار کے دن وہ ان گڑھوں سے مچھلیاں نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے تعمیل خداوندی کر لی ہے ۔ ہم نے سنیچر کے دن شکار نہیں کھیلا ہم نے تو اتوار کے دن شکار کھیلا ہے قدرت کو یہ بات پسند نہ آئی اور ایسا عذاب ان پر نازل اور مسلط ہوا کہ وہ تمام دنیا کے لیے عبرت کا باعث بن گئی ۔

جناب والا ! سود کو نفع قرار دینے ۔ سود کی شکلیں بگاڑنے سود کو کسی نہ کسی طرح سے جائز کر دینے سے سود کبھی بھی جائز نہیں ہوتا ۔

اس لیے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہوں گا ۔ میں آپ کو احکام خداوندی پیش کروں گا وہ آیت قرآنی پیش کروں گا ۔ اس کا ترجمہ پیش کروں گا جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم پر نازل کی ہے جس کو ماننا بحیثیت مسلمان ہم سب کا فرض ہے اور اس پر عمل نہ کرنا بنی اسرائیل کی پیروی کرنے کے مترادف ہوگا ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجارتی خرید و فروخت کو جائز قرار دیا اور سود کو ہر حیثیت سے حرام قرار دیا ۔

وزیر قانون : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یہ قرارداد آئین کے تحت پیش کی گئی ہے ۔ اور آئین میں جو لفظ ہے وہ ربا استعمال کیا گیا ہے اگر فاضل محرک اپنی قرار داد میں لفظ ''ربا'' استعمال کریں تب تو اس ایوان میں اس پر غور ہو سکتا ہے اور ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ یہ سود کی لعنت اس ملک سے ختم ہو ۔ ربا کا لفظ استعمال نہ کرنے سے یہ غیر آئینی بن جائے گی کیونکہ آئین میں جو لفظ ہے وہ اس قرار داد میں آنا چاہئے ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد پاس ہو اور اس پر عمل ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ''ربا'' عربی کا لفظ ہے اس کا اصل معنی ''سود'' ہے ۔

مسٹر سپیکر : بہر حال آئین میں کیا لکھا ہوا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ''ربا'' لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ''ربا'' کا لفظ کر لیں ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اس پر ملک اکرم کی ترمیم دے دیں ۔

مسٹر سپیکر : تو پھر سود کی بجائے ''ربا'' ہو جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔ کوئی حرج نہیں ۔

مسٹر سپیکر : ''ربا'' کے لین دین میں دونوں ہی یوں لین دین بھی شامل ہے ۔ تو یہ اس طرح سے ہو جائے گا ''اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی متفقہ ''ربا'' پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے چاروں صوبوں کے لیے یکساں قانون منظور کرے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ۔ جناب والا ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس کو منظور کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ۔

مسٹر سپیکر : پہلے یہ امنڈمنٹ پوچھ لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ۔ جناب والا ! پوچھ لیں ۔

مسٹر سپیکر : تو دوسری ترمیم موجود رہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں ۔ جناب والا ! وہ تو ختم ہو جائے گی ۔

مسٹرسپیکر : اچھا جی ۔ یہ ترمیم آئی ہے ۔

حاجی صاحب کی قرارداد میں لفظ ''سود'' کی
بجائے لفظ ''ربا'' substitute کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

This resolution stands like this.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجارتی خرید و فروخت کو جائز کہا ہے اور ''ربا'' کو ہر حیثیت سے حرام کیا ہے ۔ اس کے بعد فرمان خداوندی ہے ''اے ایمان والو اگر تم واقعی مجبور ہو تو ربا کے حرام کے بعد جو ربا تمہارا باقی رہ گیا ہے اسے درگزر کرو اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ ۔ جناب والا ! فرمان خداوندی میں جنگ تک کا الٹیمیٹم دیا ہے کہ سودی کاروبار کرنے والے کو خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو حلال نہیں قرار دیا جا سکتا ۔ وہ شخص وہ قوم وہ فرد کسی صورت میں بھی بربادی سے بچ نہیں سکتی ۔ کوئی چیز اسے بچانے میں آڑے نہیں آسکتی ۔ جناب والا ! آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کاروبار کرے گا وہ کفر کی حد تک ہوگا ۔ ایک جگہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ جو سود تم دیتے ہو جو ربا تم دیتے ہو کہ لوگوں کے کاموں میں ترقی ہو وہ ترقی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترقی نہیں ہے ۔ جو

شخص یہ سمجھے گا میرے کاروبار میں ترقی نہیں ہوسکتی ، کاروبار نہیں چل سکتا تو اس کے لیے فرماتے ہیں کہ سود سے کسی کاروبار میں ترقی ہو یہ ناممکن ہے ۔ یہ فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے اس پر کوئی شک نہیں کیا جا سکتا ۔ اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترقی نہیں پاتا پاداش عمل کے قانون کے مطابق آخری نتیجہ گھاٹا اور نقصان ہے ۔ آخر میں فرماتے ہیں جو لوگ سود کھاتے ہیں خدا اور اس کے حضور میں ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے گویا ان کو سود پریت لپٹ گیا ہے ۔ اوو وہ خبطی ہو گئے ہیں ۔ وہ اس کے لیے کہ جب وہ خرید و فروخت کا فیصلہ ربا کی طرح ہے ۔ سود کی طرح ہے ۔ یہ تھا فرمان خداوندی جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے ۔ اب میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں ، تاکہ آپ کو اندازہ ہوجائے سود ہے کیا اور آپ کو اندازہ ہو جائے کہ یہ تباہی کا موجب کس طرح بنتا ہے ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آقائے نامدار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سود خور ، سود دینے والے سود لینے والے سودی ، دستاویز لکھنے والے ، اور گواہی دینے والے پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ خدا کی پھٹکار میں یہ سب لوگ برابر ہیں ۔ اندازہ فرمائیں یہ صرف سود کھانے یا دینے والے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کی گواہی دینے والے اس کی دستاویز لکھنے والے سب پر برابر کی پھٹکار ہے ۔ آپ بتائیں کہ سود کو روا رکھ کر اس کی ترغیب دے کر اس ملک میں اس صوبہ میں آپ نے کس فرد کو کسی نہ کسی طرح سے باقی رکھا ہے کہ وہ اس زمرے سے بچ گیا ہو ۔ میں پوچھتا ہوں ۔ جناب والا ! اس سے بچانا کس کا کام ہے ؟ اس سود اور ربا کو ختم کرنا کس کا کام ہے ؟ آئین کے تحت آپ کی صوبائی حکومت آپ کی پارلیمنٹ ہمارے ملک اور سب کا فرض ہے کہ اس کے خاتمہ کے لیے جتنی جلدی ہو سکے کریں ۔

جناب والا ! آگے چل کر حضرت "جابر" فرماتے ہیں کہ رسول نے فرمایا ہے کہ قرض جو نفع کھینچتا ہے وہ سود کی اقسام میں سے ہے ۔

اگر رقم کے لین دین میں رابطے وہ کسی بھی شکل میں ہو کوئی نفع ہوتا ہے اور اس میں کوئی نقصان مقصود نہیں تو وہ سود کہلائے گا رہا کہلائے گا ۔ یہ سب سود اور رہا کے زمرے میں آتا ہے اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ جناب والا ! سود اور رہا کے متعلق فرمان خداوندی اگر یہ ہو اور پھر اس میں تاویل کرنا یہ سب آخرت کے لیے بھی مضر ہے ۔ اور ہمیں کسی قیمت پر نہیں بچا سکتا ۔ یاد رکھیں اسلام کی ترغیب میں یا اس کے رائج کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنا کسی قسم کی تاویل پیدا کرنا یا اس سے گریز کرنا انحراف کے برابر ہو جاتا ہے ۔

جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب قرآن واضح طور پر سود کے متعلق بتاتا ہے اور حضور کا فرمان ہے تو پھر اس میں کیا رکاوٹ ہے ۔ پھر اس کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے ۔ جناب والا ! اسلام کے اصولوں کے سامنے رکھتے ہوئے اسلامی اقدار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ، اسلامی اصولوں کو اپنایا جائے اور اس نظام کو قائم کیا جائے یہ بھی مسلمان اسمبلی آج پاس کرے ۔ آئین میں واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے ۔ بعض چیزوں مثلاً "الکوہل" ہے ، جوا ہے discouragement اس کے لیے لفظ لکھے ہوئے ہیں ۔ اس کے لیے لفظ لکھے ہوئے ہیں eliminate ۔

جناب والا ! سود مسلمانوں میں غیر اختلافی مسئلہ ہے جس میں تمام فرقے جو حضور کی امت ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ جناب والا ! سود کو ہم کس طرح سے جائز قرار دیں ۔ ایک چیز جو بالکل واضح ہے ۔ اس میں آپ بے شک کسی قسم کی تاویل پیدا کریں ۔ یہ چیزیں ایسی نہیں جو اس دنیا تک محدود ہوں ۔ یہ تو آخرت کا سامان پیدا کرتی ہیں ۔ یہ درست ہے کہ ہمیں اختیار نہیں ہے ہم اس کا خاتمہ نہیں کر سکتے ہمارے بس میں نہیں ہے کہ آج سے یہ ایوان اس پر پابندی لگا دے ۔ میں کہتا ہوں جو چیز ہمارے بس میں ہے ہم وہ تو کریں ، ہمیں چاہئے کہ ہم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں ۔ ان کے فرمان کی تعمیل کریں ۔ فرمان خداوندی کی تعمیل کریں ۔ اور ایک منٹ کے لیے بھی

پس وپیش نہ کریں ۔ اور فوراً اسے تسلیم کر لیں ۔ جس طرح سے کہا گیا ہے کہ اچھائی میں ہمیشہ جلدی کریں کہیں موت نہ آجائے ۔ ہو سکتا ہے کہ اگر دیر کریں تو ہم میں سے کوئی نہ ہو اور وہ اس نیک کام سے محروم ہو جائے ۔ جناب والا ! میں آپ سے التماس کروں گا کہ اس قسم کی چیزوں کو فوری طور پر پاس کرنا چاہئے ۔

جناب والا ! ہم تو صرف سفارش کر سکتے ہیں ۔ ہم تو ۷ ارکان پارلیمنٹ کے پاس بھیج سکتے ہیں ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا فریضہ جلد ادا کریں ۔ ہمیں اس میں پس و پیش نہیں کرنی چاہئے ۔ آگے پھر پارلیمنٹ کا کام ہے وہ اسے کرے یا نہ کرے ۔ ہم تو کم از کم آخرت میں کہہ سکیں گے کہ ہم نے تو اپنا کام پورا کر دیا تھا ۔ ہم یہ کہہ سکیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تکمیل میں سربسجود ہوئے تھے ۔ ہم نے وہ کر دیا تھا جو ہمارے بس میں تھا ۔ ہم نے تو پاس کر کے پارلیمنٹ کے پاس بھیج دیا تھا آپ نے پوچھنا ہے تو پارلیمنٹ سے پوچھیں ۔ مرکزی حکومت سے پوچھیں ہمارا کام ختم ہو گیا ہے ۔ جناب والا ! میں استدعا کروں گا کہ اسے جلد از جلد منظور کیا جائے ۔ بغیر کسی جھجک ، بغیر کسی تاویل بغیر کسی ترمیم کے ، تاکہ ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوسکیں ۔ شاید یہ گمان ہو کہ سود اور ربا کے کاروبار بند ہو جانے سے کاروبار بند ہو جائیں گے ، یا اگر یہ سودی کاروبار بند ہو گیا تو ہم کیسے گزارا کریں گے ۔ آپ یقین کامل رکھیں اور پھر دیکھیں تو سہی ۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

کی وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب والا ! میں آج سعودی عرب میں جہاں اس سودی کاروبار کی لعنت نہیں ہے جہاں کہ سود کا لینا دینا ، کاروبار کرنا لکھنا سب ممنوع ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے وہ رحمت برسا دی ہے کہ پانی کے لیے کنویں کھودتے ہیں اور تیل نکل آتا ہے ، مٹی کھودتے ہیں تو سونا نکل آتا ہے ۔ کیونکہ

''یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں''، جناب والا ! خدا تعالیٰ کی طرف لو لگا دیں پھر دیکھیں لوح و قلم آپ کے ہوتے ہیں یا نہیں ۔ ملک ترقی کرتا ہے یا نہیں ۔ ہم نے 28 سال فرمان خداوندی سے گریز کیا ۔ ہم نے 28 سال اسلامی قوانین سے گریز کیا اور آپ نے دیکھ لیا ہے کہ 28 سال میں ہم نے نیچے سے نیچے جا رہے ہیں ، اور ذلت اور رسوائیوں کے گڑھوں میں جا رہے ہیں ۔ جناب والا ! ہمیں آج سے عہد کرنا چاہیے کہ ہم آئین کے مطابق اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اطاعت کے لیے کوشش کریں گے ۔ آج سے ہماری زندگیاں ہمارے کاروبار ہمارا لین دین ہماری حکومتیں ہمارے عوام ہماری معاشرت یہ ساری چیزیں اسلام کے مطابق ڈھل جائیں ۔ اور اس طرح ہماری کوششوں سے سب کچھ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا ۔ ہم کو صرف چاہیے سرخروئی ، خوشنودی اور صرف خوشنودی رسول اللہ ، خوشنودی اللہ تعالیٰ ۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے آگے کام اس کا ہے ۔ اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق دے اور ہمت عطا فرمائے اپنے فرامین کی اطاعت کے لیے ان پر عمل پیرا ہونے کے لیے اور پھر میں یہ توقع کرتا ہوں سب سے بڑے مسلمان صوبہ ہونے کی حیثیت سے سب سے بڑی اسمبلی ہونے کی حیثیت سے ، میں اپنے واجب الاحترام اراکین اسمبلی سے کہ وہ از راہ کرم اس قرارداد کو فوری طوری پر منظور کروائیں ۔ اس کے آگے یہ اس کا کام ہے اس سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے فرمان کی اطاعت کریں ۔ میں امید اور توقع رکھتا ہوں سب سے بڑے مسلمان صوبے اور سب سے بڑی اسمبلی اور سب سے محترم اور واجب الاحترام ارکان اسمبلی سے کہ از راہ کرم وہ اس قرارداد کو فوری طور پر منظور کریں اور پارلیمنٹ کے پاس بھجوائیں۔ تاکہ ہم سب اپنا فرض ادا کر سکیں ۔

''وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین''

مسٹر سپیکر : چوہدری علی بہادر ۔

چوہدری علی بہادر : جناب والا ! آج کی جو قرارداد حاجی محمد سیف اللہ

صاحب نے پیش کی ہے ۔ وہ سود یا ربا پر مکمل پابندی عائد کرنے سے متعلق ہے ۔ یہ حیثیت مسلمان کے اس ایوان کا کوئی فرد بھی اس قرارداد کی مخالفت نہیں کر سکتا ۔ اور نہ ہی کوئی اس سے اختلاف کر رہا ہے ۔ اسلام کے بنیادی اصولوں کے تحت بھی سود کے کاروبار اور سود کی لعنت کو اسلام میں برا کہا گیا ہے ۔ جناب والا ! اس قرارداد کی جیسا کہ میں نے پہلے عرض کرتا ہے ۔ کہ کوئی مسلمان اس کی مخالفت نہیں کرتا ۔ لیکن اس میں تھوڑا سا سقم ہے اس کو دور کرنے کے لیے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ کہ ان الفاظ ''تمام اسلامی مکاتیب فکر کے نظریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعلیٰ سطح پر غور و فکر کرنے کے بعد'' اس کو پاس کیا جائے ۔ میری اس ترمیم دینے کو فاضل رکن یہ محسوس نہ کریں کہ اس میں رکاوٹ پیدا کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ! اس ترمیم کے پیش کرنے کا مقصد اس میں رکاوٹ پیدا کرنے کا نہیں ہے ۔ جناب والا ! یہ لعنت عرصہ دراز سے ہماری ملک میں چل رہی ہے ۔ اس کو ختم کرنے کے لیے کوئی طریقہ کار ہونا چاہئے ۔ جس پر تمام معیشت depend کرتی ہے ۔ اس کو بدلنے کے لیے بھی ایک وقت اور ایک طریقہ کار مطلوب ہے ۔ اگر ہم اس کو فوری طور پر منظور کر لیں کہ تمام سودی کاروبار ۔ تمام بنک اور دوسرے دفاتر جو کہ اس سلسلہ میں منافع پر چل رہے ہیں وہ بند کر دیئے جاویں اور ڈاکخانہ کے جتنے deposits ہیں وہ بند کر دیئے جاویں تو اس سے معیشت میں ایک خلا پیدا ہوگا ۔ اور اس نظام کو تبدیل کرنے کے لیے ایک وقت درکار ہوگا ۔ اس لیے میری قرارداد کا جو مطلب ہے ۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ غور و فکر کیا جائے ۔ تو وہ غور و فکر اس سلسلہ میں کیا جائے گا ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم خدا نخواستہ سود کے بند کرنے پر غور و فکر کریں گے کہ سود کو بند نہ کیا جاوے ۔ بلکہ غوروفکر کا مطلب یہ ہے کہ اس نظام کی تبدیلی سے جو دوسرا نظام آئے گا ۔ اس نظام کے آنے میں جو جو تکالیف اور دقتیں پیدا ہونگی اس کے لیے کیا سدباب ہونا چاہیے ۔ آج کل جیسا کہ معیشت چل رہی ہے وہ اسی سود کے اصولوں پر چل رہی ہے ۔ اب ہم نے اس کو اسلامی اصولوں پر ڈھالنا ہے ۔ تو اس

طرح سے کچھ قباحتیں پیدا ہونگی ۔ کچھ تکالیف پیدا ہونگی ۔ اس لیے غور و فکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کا مناسب حل سوچا جائے ۔ ہمارا اس قرارداد سے قطعاً اختلاف کا مقصد نہیں ہے ۔ ہم اس میں تاخیر قطعاً نہیں کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اعلیٰ سطح کے ایک اجلاس میں غور و فکر کے بعد اس کو فی الفور نافذ کریں ۔ حالانکہ محرک نے اس کے فی الفور نفاذ کے سلسلہ میں قرار داد میں کچھ بھی نہیں کہا ہے ۔ لیکن ہم اس قرارداد کے اتنے حامی ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ اعلیٰ سطح پر غور کرنے کے بعد اس کو فی الفور نافذ کریں ۔ لہذا میں ان الفاظ کے ساتھ یہ عرض کروں گا ۔ کہ اس قرارداد کی منظوری میں تمام ایوان کو متفق ہونا چاہیے لیکن میری یہ ترمیم ''کہ تمام اسلامی مکاتیب فکر کے نظریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعلیٰ سطح پر غور و فکر کرنے کے بعد،، کو منظور کیا جائے ۔ تاکہ وہ اس پر فوراً غور و فکر کے بعد اس کو فی الفور نافذ کر سکیں ۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ میری اس ترمیم کو منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : آپ بھی سید صاحب اس پر بولیں گے ۔

سید ناہش الوری : جی ہاں جناب والا ! ۔

مسٹر سپیکر : ابھی ترمیم زیر بحث ہے ۔ آپ اس ترمیم پر بولیں ۔

سید ناہش الوری : جناب سپیکر ! فاضل رکن حاجی سیف اللہ صاحب نے آج جس مسئلہ کے متعلق قرارداد پیش کی ہے وہ دینی ۔ مذہبی ۔ اور اقتصادی نقطۂ نظر سے آج کے دور میں ایک اہم ترین بنیادی مسئلہ ہے ۔ ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ قرآن پاک کے احکامات ابدی ہیں ۔ تمام ماضی کے اطوار اور مستقبل کے اطوار پر یہ احکامات محیط ہیں ۔ ہم نے اسلام کے فروغ اور ہر شعبۂ حیات میں اس کے نفاذ کے لیے ایک مقدس عہد کیا تھا ۔ جس کی بنیاد پر اس عظیم مملکت کا قیام عمل میں آیا ہے ۔ لیکن ہمیں ندامت ہے کہ ہم اس عہد کی تکمیل نہیں کر سکے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ! جیسا کہ آپ حاضری سے محسوس کر رہے ہوں گے فاضل اراکین کا موڈ کچھ چائے کے وقفے کے لیے نظر آتا ہے ۔ شاید آج آپ چائے کو بھول گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آج موسم کی وجہ سے چائے کی کچھ زیادہ ضرورت ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اس قرارداد کو پاس ہونے کے بعد چائے کا وقفہ کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : میرے پاس دس نام ہیں۔

وزیر قانون : چائے کے بعد ہم حاضر ہوں گے اور اس قرارداد کو پاس کرائیں گے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : میرے خیال میں بولنے کی بجائے اس قرارداد کو پیش کر دیا جائے۔

وزیر قانون : اس پر سب بولنا چاہتے ہیں۔

Mr. Speaker : I do not mean any reflection.

اس نیک کام میں ہر آدمی بولنا چاہتا ہے۔ ہر آدمی اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : اگر یہ قرارداد پاس کر دی جائے تو میں نہیں بولوں گا۔ میں اپنا نام واپس لیتا ہوں۔

وزیر قانون : جناب والا! چائے کے بعد ہمارے اسلامی جذبے کا پتہ چل جائے گا۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : ہاں جی۔ آپ کا نام دوسرے نمبر پر ہے۔

Should we meet at 12.00 Noon again ?

مسٹر محمد حنیف رامے : میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : ہاں جی سب بولیں گے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا! اس قرارداد کو من و عن پاس کر دیں تو میں نہیں بولوں گا۔

Mr. Speaker : There should be a tea break and we should re-assemble at 12.00 Noon.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لیے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ چائے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر! ہم نے اس عظیم مملکت کو اسلام کی بنیاد پر حاصل کیا اور اس دعوے کے ساتھ حاصل کیا کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو معاشرت سے لے کر معیشت تک کے تمام پہلوؤں اور شعبوں پر حاوی ہے ۔ لیکن ہمارے ملک میں ایک سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمیں اس ملک کے حصول کے بعد جو سب سے پہلے فریضہ ادا کرنا چاہیے تھا وہ نہیں کیا اور وہ فریضہ یہ تھا کہ ہم اپنے دعوے کے مطابق اسلامی نظام حیات کا ایک ایسا خاکہ مرتب کرتے جس کی روشنی میں اس ملک کو اکملاً ایک عظیم اسلامی مملکت بنایا جا سکتا ۔ لیکن ہم نے بدقسمتی سے یہ فریضہ ستائیس سال کی طویل مدت میں ستائیس سال کے طویل عرصے کے باوجود ادا نہیں کیا ۔ جناب والا! اگر قیام پاکستان کے فوراً بعد فقہاء ،ماہرین قانون اور ماہرین معاشیات پر مشتمل ایک ایسا ادارہ قائم کر دیا جاتا جو نظام مملکت نظام سیاست اور نظام معیشت سے متعلق ایسی سفارشات مرتب کرتا جو اس ملک میں حکمت عملی کی بنیاد ہو سکتیں تو اس طرح سے ملک کے سامنے قوم کے سامنے بلکہ اقوام عالم کے سامنے ہم اپنے دعوے کا عملی ثبوت فراہم کر سکتے ۔ جناب والا! ہم سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل مذہب ہے لیکن آج کے جدید دور میں اس سائنسی صدی میں میں سمجھتا ہوں کہ معاشرت کے جو اہم ترین مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان کا جواب دینے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ دانشور اور مفکر اور دینی راہنما بیٹھ کر ایک ایسا متفقہ لائحہ عمل ایک ایسا ورکنگ پیپر تیار کریں جو ہمارے ان تمام شعبوں میں نہ صرف راہنمائی کا کردار ادا کرے بلکہ انہیں عملی طور پر تشکیل پذیر کرنے کے لیے بھی ایک راستہ دے سکے ۔

جناب والا! گزشتہ چند صدیوں میں تجارت ، صنعت اور معاشرت کے جو پیچیدہ مسائل پیدا ہوگئے ہیں ان کے پیش نظر مشرق و مغرب کے مفکرین نے بے قید سرمایہ داری سے لے کر اشتراکیت تک اور اسلامیت سے لے کر

مخلوط سرمایہ داری تک مختلف نظاموں کا مطالعہ کیا ہے لیکن ابھی تک کوئی ایسا واضح لائحہ عمل کوئی ایسا واضح پروگرام ہمارے سامنے موجود نہیں جو سود کے بغیر معیشت کے موجودہ نظام کو آسانی کے ساتھ چلا سکے۔ جناب والا! مثال دی جا سکتی ہے کہ اشتراکی ممالک میں بالخصوص چین اور روس میں سودی نظام کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اگرچہ وہاں بھی کسی حد تک روس میں سودی نظام کی اجازت ہے لیکن اجتماعی طور پر وہاں سود کا خاتمہ کیا جا چکا ہے لیکن وہاں سود کے نظام کے خاتمے کے لیے انہیں ایک ایسا معاشی اور سیاسی نظام اپنانا پڑا ہے جو ہمارے اس ملک کی بڑی اکثریت کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ پھر جناب والا! مثال دی جا سکتی ہے کہ اسلامی ممالک میں سعودی عرب۔ لیبیا اور بعض دوسرے ممالک میں سود کے بغیر مالی نظام اپنایا گیا ہے لیکن وہاں بھی جو اسلامی نظام کا اجتماعی تصور اور عمل موجود ہے اس کو بھی ہم بادشاہت کی وجہ سے مکمل اسلامی نظام نہیں کہہ سکتے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں اس اہم ترین مسئلے کی تمام جزویات اور مضمرات کا جائزہ لینے کے بعد ایک ایسا مالیاتی نظام مرتب کیا جائے جو اسلام کے بنیادی اصولوں اور نظریات سے متصادم ہوئے بغیر ہماری آج کی ضرورت اور تقاضوں کی تکمیل کر سکے۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی توجہ اس ملک کے بانی اور خالق حضرت قائد اعظم رح کی یکم جولائی 1948ء کی ایک تقریر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو انہوں نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر کی تھی قائد اعظم رح نے فرمایا:

> آپ کے شعبہ ہائے تحقیقات بینکنگ کے طریقوں کو اسلام کے مقرر کردہ سماجی اور اقتصادی معیار پر لانے کے سلسلے میں جو کام کریں گے میں اسے بڑی دلچسپی سے دیکھتا رہوں گا۔ مغرب کے اقتصادی نظام نے بنی نوع انسان کے لیے ایسے ایسے مسائل پیدا کر دیئے ہیں جو کسی طرح حل ہونے میں نہیں آتے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا اس وقت

تباہی سے دو چار ہے اس سے اسے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے - یہ نظام انسان اور انسان کے درمیان انصاف کرنے اور بین الاقوامی چپقلش کو رفع کرنے میں ناکام رہا ہے - اس کے برخلاف یہی نظام پچھلی نصف صدی میں دو عالمگیر جنگوں کا بڑی حد تک ذمہدار ہے -

جناب والا ! آگے چل کر انہوں نے فرمایا :

ہمیں چاہیے کہ ہم ایک نیا راہ عمل اختیار کریں اور دنیا کے سامنے ایک ایسا اقتصادی نظام پیش کریں جو انسانی اخوت اور سماجی انصاف صحیح نظام اور نظریات پر مبنی ہو - اس طرح ہم اپنی ذمہداریاں بھی ادا کر سکیں گے جو ہم پر مسلمان ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتی ہیں اور دنیائے اسلام کو وہ تنہا پیغام دے سکیں گے جو اسے تباہی سے بچا سکتا ہے -

جناب والا ! اگر قائد اعظم رحمت اللہ علیہ کے اس ارشاد کے مطابق بینکنگ کے طریقہ کار اور سود اور ربا کے مذموم اور لعنتی کاروبار کو ختم کرنے کے لیے 1948ء میں کوئی ایسا ادارہ یا کمیٹی قائم ہو جاتی جو قائد اعظم کی خواہشات اور تمناؤں کے مطابق ہمارے سامنے ہمارے مالیاتی نظام کا خاکہ پیش کرتی تو آج ہمیں اس قرارداد کو منظور کر کے سنٹرل پارلیمنٹ سے یہ مطالبہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی کہ سود اور ربا کی لعنت کو ختم کیا جائے - میں آج بھی اس قرارداد کی لفظ بلفظ پر زور تائید کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ مرکزی سطح پر ایک ایسا کمیشن قائم کیا جائے اور بلا تاخیر قائم کیا جائے جو ہمارے ملک کے اقتصادی حالات اور بین الاقوامی ضروریات کو سامنے رکھ کر سود کے بغیر مالیاتی نظام کا خاکہ مرتب کر سکے - جناب والا ! جب تک ہم ایسا خاکہ مرتب نہیں کریں گے سود کی غلامی سے آزادی حاصل نہیں ہو سکے گی - ہم محض جذباتی طور پر یہ مطالبہ کر کے فارغ نہیں

بیٹھ سکتے کہ سود کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ہمیں اس کے لیے باقاعدہ عملی تدابیر مرتب کرنا ہوں گی۔ اس کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا اور تمام ممالک کے موجودہ معاشی نظاموں کا مطالعہ کر کے ایک ایسا نظام مرتب کرنا ہو گا جو اسلام سے متصادم ہوئے بغیر ہماری ترقی اور خوشحالی کا ضامن بن سکے۔

جناب والا! ہمارے سامنے دوسرے ممالک اور دوسری اقوام کے مقابلے میں زیادہ مشکلات ہیں۔ ہم جس نظام کے مدعی ہیں اس کی کوئی عملی اور مکمل مثال پوری دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ جناب والا! اس سلسلہ میں ہمیں اپنی مشکلات اور دقتوں کا جو سامنا ہے، اپنے دانشوروں اور فقیہوں، ماہرین معاشیات اور اقتصادیات کو باہمی مشاورت سے ایسا مالیاتی نظام مرتب کرنا چاہئے، جو سود کی لعنت سے پاک ہو سکے۔ موجودہ مالی اقتصادی ضرورتوں اور صنعتی ضرورتوں اور زرعی ضرورتوں کی تکمیل بھی کر سکے اور ہمیں دنیا میں اس اعتبار سے سرخرو بھی کر سکے کہ ہم جس اسلامی نظام کے دعویدار ہیں اور جس کے لیے یہ ملک حاصل کیا تھا اس کو عملاً نافذ بھی کریں۔ نہ صرف اپنے ملک بلکہ پوری دنیا کے لیے مشعل راہ بھی ثابت ہو سکے۔ جناب سپیکر! میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کے توسط سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو بعینہ منظور کر لیا جائے تاکہ اس ملک کو صحیح اور مثبت سمت میں ترقی کا موقع مل سکے اور ایک واضح اسلامی نظام مرتب ہو سکے۔ (شکریہ)۔

نوابزادہ سردار محمد خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے اپنی قرارداد کے پڑھنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر میری قرارداد یہ ہے کہ

> الفاظ ''سود کے لین دین'' کی بجائے لفظ 'ربا' ثبت کیا جائے کیونکہ قرآن مجید میں بھی لفظ ''ربا'' لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر میری دوسری قرارداد یہ ہے۔

> کہ الفاظ ''چار صوبوں'' کی بجائے الفاظ ''تمام پاکستان'' لکھا جائے۔

جناب والا ! مندرجہ ذیل الفاظ قرارداد کے آخر میں ثبت کئے جائیں - یعنی

The West Pakistan Usurious Loans Ordinance 1959

کا اطلاق بنکوں پر بھی کیا جائے - اور شرح سود اس حد تک تجاوز نہ کرے جس قدر سالانہ کرنسی کی قوت خرید میں کمی واقع ہو - اور کمرشل بنکوں کو سٹیٹ بنک کی شرح سود سے 2 فیصد زیادہ وصول کرنے کی اجازت نہ دی جائے - اور وہ سود سالانہ شرح پر لگائیں نہ کہ ساہوکاری سہ ماہی ، ششماہی شرح پر -

The West Pakistan Money Lenders Registration Act, 1960

کا اطلاق بھی تمام پاکستان پر کیا جائے - اور اس آرڈیننس کا سختی سے اطلاق کیا جائے - پاکستان گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ وہ cost of living کی شرح کو کرنسی نوٹوں کو کم issue کر کے کنٹرول کریں تاکہ بنک ریٹ زیادہ نہ بڑھیں -

جناب سپیکر : قرآن مجید میں سود کے متعلق لفظ ربا لکھا ہوا ہے - علامہ اقبال نے بھی اپنی کتاب

"Six Lectures on Reconstruction of Religion of Islam"

میں فرمایا تھا کہ اقتصادیات ایسا علم ہے جس پر مسلمانوں نے تمام تر توجہ نہیں دی - حضرت عمر سے کسی نے پوچھا تھا ہمیں سمجھائیں ربا کو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کیوں کہا تو انہوں نے فرمایا افسوس یہ جو آیت کریم آئی ہے - مجھے اس کی حکمت رسول اکرم سے پوچھنے کا موقع نہیں ملا - اس لیے میں اس کی وجہ نہیں بتا سکتا -

جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ربا کا مطلب کیا ہے اور کرنسی کی قوت خرید کیا ہے - میں خود اکنامکس کا طالب علم رہ چکا

ہوں ، اور اکنامکس کے طالب علم ہونے کی حیثیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنسی یا روپے جو کسی کو لین دین میں دیا جاتا ہے اس کو جو آپ قوت خرید دیں اس سے کم لیں ، نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ اس سے زیادہ کر کے نہ لیں ۔ اسی لیے میں یہ ترمیم ربا کی صورت میں پیش کر رہا ہوں ۔ Money Lenders RegistrationAct موجود ہے ۔ انگریزی میں ربا کا ترجمہ usury ہوتا ہے ۔ ہمارے پاس اس سلسلہ میں قانون بھی موجود ہے ۔ مگر بنکوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ۔ پہلے بنک دو فیصد سود لیتے تھے اب چار فیصد لیتے ہیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں استدعا کروں گا کہ یہ ترامیم منظور کی جائیں اور مجھے ہر بولنے کا موقع دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔

کہ الفاظ ''تمام پاکستان'' ''چاروں صوبوں'' کی جگہ ایزاد کئے جائیں ۔

مندرجہ ذیل الفاظ قرارداد کے آخر میں ایزاد کئے جائیں یعنی

The West Pakistan Usurious Loans Ordinance

کا اطلاق بنکوں پر بھی کیا جائے اور شرح سود اس حد تک تجاوز نہ کرے جس قدر سالانہ کرنسی کی قوت خرید میں کمی واقع ہو اور کمرشل بنکوں کو سٹیٹ بنک کی شرح سود سے 2 فیصد زیادہ وصول کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور وہ سود سالانہ شرح سے وصول کریں نہ کہ ماہواری ، سہ ماہی ، ششماہی ، شرح پر''

''ویسٹ پاکستان منی لینڈر رجسٹریشن ایکٹ 1960ء کا اطلاق بھی تمام پاکستان پر کیا جائے اور آرڈیننس کا سختی سے اطلاق کیا جائے''

"پاکستان گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ
وہ cost of living کی شرح کو کرنسی نوٹوں
کو کم issue کرنے سے کنٹرول کرے تاکہ
بنک ریٹ زیادہ نہ بڑھیں"۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ! میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد عام قرارداد نہیں ہے یہ آئینی قرارداد ہے اور اس قانون کے پاس ہو جانے سے ، جو قرارداد پارلیمنٹ پاس کرے گی وہ دراصل اس صوبہ کا قانون متصور ہوگا ۔ اور صوبہ ہی اسے تبدیل کر سکتا ہے ۔ اس کی خوبصورتی کے لیے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : بہرحال انہیں اپنے خیالات کا اظہار تو کرنا ہے ۔ نمبر (1) تو میں نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تو صوبوں کے متعلق ہی ہوگی ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب سپیکر ! ہمارے آئین میں چاہے یہ ایوب خان کے وقت کا تھا یا موجودہ آئین ہے ان سب کے اندر یہ موجود ہے ۔ ربا کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کرنسی کی قوت خرید سے زیادہ لینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے ۔ میں نے اس سلسلہ میں جید علما سے بھی استفادہ کیا ہے ۔ ان سے میں نے کہا کہ میں نے اگر کسی کو ایک سونے کی ڈلی دے دی ہے ۔ اور یہ کہا ہے کہ یہ ابھی مجھے ضرورت نہیں ہے پانچ سال کے بعد مجھے اسی طرح واپس کر دینا ۔ تو کیا یہ ربا ہو گا ؟ تو وہ ہنس دیے اور کہا نہیں یہ ربا کیسے ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ! آپ کو معلوم ہے حضور اکرم کے زمانے میں کھرے روپے ہوتے تھے دینار ہوتے تھے ، چاندی اور سونے کے روپے ہوتے تھے ، ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں بھی کھرے روپے ہوتے تھے ۔ سکہ ملاوٹی نہیں ہوتا تھا ۔ لیکن اب تو نوٹ چار آنے میں بھی چھپ جاتا ہے ۔ تو جناب والا ! میں اگر یہ کہوں کہ وہی چیز مجھے واپس لوٹا دو تو یہ ربا نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ مجھے اس وقت کے حساب سے رقم واپس لوٹائی گئی ہے اس میں منافع شامل نہیں ہے ۔ اس سلسلہ میں جناب والا ! میرے پاس بڑے جید علما کے فتوے بھی موجود ہیں ۔ اس لیے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ سود کی بجائے ربا کے الفاظ ثبت کیا جائے ۔ جناب والا !

علامہ اقبال نے بھی کہا کہ مسلمانوں کو اکنامکس کا مطالعہ کرنا چاہئے - اس سے ہمیں بہت کچھ حاصل ہو گا انھوں نے یہ بھی کہا ، ہے کہ اکنامکس ایسی چیز ہے ، جس کو ہم نے قرآن حکیم پڑھ کر اس کی حکمت کے مطابق ڈھالنا ہے - تاکہ دنیا میں مالیاتی نظام میں ترقی ہو سکے - یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کو ہم اس طرح سے سود کہتے رہیں اور اس کو بند کر دیں - بلکہ ہمیں اس پر غور و فکر کرنا چاہئے - ایسا نہ ہو کہ ہمارا کاروبار ہی بند ہو جائے -

جناب والا ! اول تو ہمارے پاس منی لینڈرز رجسٹریشن ایکٹ موجود ہے - یہ تمام جو گڑبڑ ہوتی ہے - یہ منی لینڈرز رجسٹر نہ رکھنے کی وجہ سے ہو رہی ہے جیسے ہندوؤں کے وقت میں سو روپیہ کا پانچ سو روپیہ لکھواتے تھے اور سود لیتے رہتے تھے - اس طرح کوئی مسلمان غریب ان کے پنجے سے نہیں چھٹتا تھا-عام قباحتیں اس ایکٹ میں دور کر دی گئی ہیں - مگر اس کا اطلاق صحیح معنوں میں نہیں ہو رہا ہے - میں جب سروس میں تھا تو میں نے ایس - پی مجسٹریٹ انسپکٹر پولیس وغیرہ سے پوچھا کہ کیا منی لینڈرز رجسٹریشن ایکٹ موجود ہے تو ان کو پتہ نہیں تھا - کیونکہ میں جب سندھ میں تھا وہاں آنہ روپیہ شرح سود تھی اب بھی کچھ علاقوں میں ہمارے علاقہ میں بھی آنہ روپیہ شرح سود چل رہی ہے - کیونکہ منی لینڈرز کا نہ کوئی رجسٹر ہوتا ہے اور نہ ہی اس لیے کوئی گرفت ہوتی ہے - تو میں چاہتا ہوں جو قوانین اس وقت ہمارے پاس موجود ہیں ان کا اطلاق سختی سے کیا جائے - اور پھر خدا کرے کہ اسلامی دنیا میں ایک ہائی لیول ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہو اور علامہ اقبال کے اس خواب کی تعبیر کریں ، کہ ہمیں مسلمانوں کو اکنامکس میں اور زیادہ ریسوچ کرنی چاہیے - اور یہ جو میں نے کہا ہے میرے خیال میں بڑی معقول بات ہے کہ قرآن حکیم یہ نہیں کہتا کہ جو قوت خرید کسی کو دو اس سے کم لو،، آج کل تو چودھویں صدی کا زمانہ ہے - نوٹ چار آنے میں چھپ جاتا ہے - اور ایک سال میں 25 فیصد depreciation ہو جاتی ہے - بلند بانگ پلان بھی بنائے جاتے ہیں مگر پھر

بھی کامیاب نہیں ہوتے ۔ تو میں کہتا ہوں نوٹ چھاپ کر پورا نہ کریں بلکہ ٹیکسیشن سے پورا کریں ۔ اس سے جناب والا ! سب سے زیادہ تنخواہ دار ملازمین پر اثر پڑتا ہے ۔ وہ سب سے زیادہ اس کی گرفت میں آتے ہیں ۔ آپ اس طرح سے نہ دیکھیں سود کتنا ہے ۔ 9 فیصد یا دس فیصد ، اگر آپ کی depreciation اتنی ہو رہی ہے کہ 15 فیصدی یا 18 فیصدی تو آپ اس طرح سے چارج نہ کریں ۔ اس طرح یہ ربا ہو جائے گا کیونکہ ہم نے اصل سے زیادہ چارج نہیں کرنا ہے ، قوت خرید سے زیادہ نہیں لینا ، اس کے ساتھ ہی میں ہاؤس کے تمام فاضل اراکین سے اور گورنمنٹ سے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ میری اس قرارداد کو فی الفور منظور کیا جائے اور میں حکومت سے بھی اپیل کروں گا کہ اس قدر نوٹ نہ چھاپیں کہ ملک میں افراط زر پیدا ہو جائے ۔

جناب والا ! آخری جو ترمیم میں نے پیش کی ہے وہ گورنمنٹ سے ہم گزارش کریں گے کہ وہ اس قدر نوٹ چھاپے جس قدر کہ ہماری اقتصادیات کے لیے depreciation ضروری ہے ۔ اس وقت کوئی بنک 13 فیصدی سے کم سود نہیں دے رہا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ جو قوانین بنے ہوئے ہیں ان کا نفاذ نہیں ہے ۔ یہ اچھی چیز نہیں ہے ۔ میں اس کو خیالی پلاؤ کہوں گا کہ جب کسی کو روپیہ دو تو 25 فیصد قوت خرید کم ہو ۔ اور اس سے کہا جائے کہ یہ تو اصول ہے ۔ یہ قرین انصاف نہیں ہے کہ آپ 25 فیصد کم کریں ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس قسم کی کوئی کرنسی نہیں ہوتی تھی ۔ اور نہ ہی کھوٹے روپے چلتے تھے اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر میری ترمیم کو منظور کیا جائے تو موجودہ قوانین میں اس ترمیم سے فضا بہتر ہو سکتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ کے مطابق مکہ مدینہ میں یا کسی اور دیگر اسلامی ملک میں ہمارے اکنومک ایکسپرٹس جائیں گے ۔ ہمارے علمائے دین جائیں گے اور وہ جا کر دیکھیں گے کہ وہ ربا جس کو اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلاف جنگ کہا گیا ہے وہ ربا کیا ہے

میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کروں گا اور عرض کروں گا کہ میری ترمیم منظور کی جائے۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب کیا آپ کو یہ ترمیم منظور ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی نہیں۔

مسٹر ایس۔ ایم۔ مسعود : جناب والا ! لغاری صاحب نے فرمایا ہے کہ روپے کی قوت خرید اگر کم ہو جائے تو یہ ربا کی صورت نہیں ہے۔ میں اس کی کچھ وضاحت چاہتا ہوں کیونکہ ان کی تقریر سے مجھے کچھ confusion ہو گئی ہے۔ میں پوائنٹ آف انفارمیشن کے طور پر ان سے کچھ تفصیل چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : آپ قوت خرید بڑھنے کی بات کر رہے ہیں۔ اگر deficit ہو جائے۔ تو پھر۔

مسٹر ایس۔ ایم مسعود : جناب والا ! اگر کسی نے 100 روپیہ قرض لیا ہو۔ اور روپے کی قیمت 30 روپے کم ہو جائے۔ تو جب وہ واپس لے گا تو 130 روپے لے گا۔ تو وہ جائز قرار دیئے جائیں گے۔

Mr. Speaker : That may be an argument against it. It does not mean an explanation.

مسٹر ایس۔ ایم مسعود : جناب والا ! کیا وہ اسلام کی رو سے جائز ہے۔

مسٹر سپیکر : نہیں۔ انہوں نے بہرحال ایک دلیل دی ہے۔ آپ ان سے اتفاق کریں یا نہ کریں۔ یہ الگ بات ہے۔

Should we proceed further, for discussion ? I am taking both the amendments together. I will put them to vote. Dewan Syed Ghulam Abbas Bukhari.

دیوان سید غلام عباس بخاری : بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر۔

مسٹر سپیکر : میں ایوان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وقت کی پابندی لگانا چاہتے ہیں یا نہیں۔

مسٹر ایس۔ ایم۔ مسعود : نہیں جناب۔ کھل کر بحث ہو جائے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : لیکن جناب یہ قرارداد پاس ہو جائے۔

سپیکر : مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن میرے پاس پندرہ مقرروں کے نام ہیں۔ اچھا جی۔ دیوان سید غلام عباس بخاری۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب سپیکر۔ یہ قرارداد جو کہ محترم حاجی سیف اللہ صاحب نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں ہر معزز ممبر کو اس سے اتفاق ہوگا۔

سپیکر : ابھی دیوان صاحب یہ ترمیم کی سٹیج پر ہے۔ یہ اگر منظور یا نامنظور ہو جائے تو پھر ہم ریزولیوشن پر آئیں گے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! تینوں کو اکٹھا کر لیں۔

Mr. Speaker : For discussion please, all right, Dewan Syed Ghulam Abbas Bukhari.

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا! تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ قرارداد ہر مسلمان، ہر معزز ممبر کے دل کی آواز ہے۔ میری بھی یہ خواہش تھی کہ میں بھی اس قسم کی کوئی قرارداد اس ہاؤس میں لاؤں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے سبقت لے لی ہے۔ میرے قطعۂ نگاہ میں جنت میں اونچا مقام الاٹ کرا لیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ میں بھی اس قسم کی کوئی قرارداد پیش کروں جس میں اپنے ایمان، اسلام اور دین کی کوئی خدمت ہو۔

جناب والا! میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ اس قرارداد سے کسی بھی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا ہے۔ اور میں نے یہ بھی استدعا کی تھی کہ اگر ہم اس پر تقاریر نہ کریں اور یہ متفقہ طور پر پاس ہو جائے۔ تو اس کا ثواب نہ صرف حاجی صاحب کو بلکہ ایوان کے ہر رکن کو حاصل ہوگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم جیسے گناہ گاروں کے لیے یہی قرارداد باعث بخشش بن جائے۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہو رہا ہے کہ لمبی تقاریر اور ترامیم پر ترامیم اور میرے خیال میں اصل قرارداد سے جو ترامیم پیش ہو رہی ہیں وہ بڑھ گئی ہوں گی۔ اور مجھے یہ خطرہ ہے کہ خدا نہ کرے کہ یہ قرارداد گر جائے یا رہ جائے اور وقت نہ ہونے کی وجہ سے ہم اسے پاس نہ کر سکیں۔ اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ انگریزوں کا وقت تھا اور ایک اہم مسئلے کے لیے ہم تمام زمیندار اکٹھے ہوئے۔ جلال پور میں

میٹنگ ہوئی ۔ اور متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ فلاں فلاں صاحب انگریز ڈپٹی کمشنر سے جا کر ملیں ۔ اور یہ مسئلہ پیش ہو کر حل کرائیں ۔ تقریباً دس بارہ کا وفد وہاں سے چلا ۔ اس وقت ٹرانسپورٹ کی تکالیف تھیں ۔ ہم لوگ مشکل سے شجاع آباد سٹیشن تک پہنچے ۔ ہر فرد نے اس مسئلہ پر اسقدر خیالات کا اظہار کیا ۔ کہ ٹرین آئی اور چلی گئی ۔ اور سارے صاحب ٹانگے وغیرہ میں بیٹھ کر جلال پور واپس آئے ۔ تو اسی لیے میں یہ خدشہ محسوس کر رہا ہوں کہ خدا نہ کرے کہ ہماری ان لمبی تقاریر سے یہ قرارداد رہ جائے اور ہم اس عظیم ثواب سے محروم ہوں ۔ اسلام کی روح اور مسلمان کی تعریف کے نقطۂ نگاہ سے خدا کی وحدانیت پر انبیا اور اللہ تعالےٰ کے کلام اور احکامات پر ایمان لائے ۔ ہر مسلمان خداوندی احکامات کے تحت امر اور نہی کو دل سے اپنائے اور اس پر عمل کرنا ہی صحیح مسلمان مومن کی نشانی ہے ۔

جناب والا ! جہاں تک میں نے کلام پاک کا مطالعہ کیا ہے ۔ جہاں تک میرے جیسے ایک ناقص انسان نے اسلام کی روح کو سمجھا ہے ۔ اسلام نے جہاں امر کے سلسلے میں بار بار نماز ، زکواۃ ، حج ، روزہ ، خیرات اور انصاف و رحم پر زور دیا ہے یہ احکامات قرآن پاک میں بار بار دھرائے گئے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے دیکھا ہے کہ بارگاہ الٰہی سے ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نہی کے سلسلے میں جہاں جوا جھوٹ شراب اور سور کے گوشت کی ممانعت کی گئی ہے وہاں ہی سود کا ساتھ ساتھ ذکر آتا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے تحت مسلمانوں کو یہ ذہن نشین کرانا چاہتے تھے ان کی جو خواہش تھی کہ یہ چیز مسلمانوں کی روح میں گڑ جائے کہ جس طرح سور کا گوشت ان پر حرام ہے اسی طرح سود کی ایک پائی کا لینا اور دینا اور کھانا حرام ہے ۔ جناب والا ! روح اسلام یہ ہے اور بموجب ارشادات نبوی ظلم کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقررہ حدود کو توڑ کر آپ ایک مرلہ زمین کسی سے لے لیں آپ ایک پائی کسی سے چھین لیں آپ ایک بھیڑ کا بچہ کسی سے لے لیں وہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے حرام ہے ۔ اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ وہ ایک مرلہ زمین کا اور وہ ایک پیسہ آپ کسی سے ثوریں

گے تو آخرت میں وہ حقوق العباد کے تحت آئے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ احکامات جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں میں معاف کر سکتا ہوں مگر حقوق العباد میں کبھی معاف نہیں کروں گا۔

جناب والا! یہ جو تحریکیں پیش ہو رہی ہیں کہ سود کو ختم کرنے کے لیے کمشن بیٹھیں کمیٹیاں بیٹھیں اور غور و خوض ہو۔ ارے اللہ کے بندو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ آپ دن اور مہینے صرف کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ایک مسلمان کے بیٹے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے صحیح معتقد کی حیثیت سے آپ پر فرض ہے کہ آپ ایک منٹ کے لیے یہ ظلم روا نہ رکھیں۔ اور سود کے لین دین کو فوراً بند کریں۔ آپ کا اقتصادی نظام بھاڑ میں جائے۔ آپ کے بینک بھاڑ میں جائیں آپ کی اکنامکس بھاڑ میں جائے آپ ایک پائی سود کی لین دین کے ذمہ دار ہوں گے یہ حکومت بھی ذمہ دار ہوگی۔ یہ ایوان بھی ذمہ دار ہوگا یہ وزراء بھی ذمہ دار ہوں گے اور ممبران بھی ذمہ دار ہوں گے۔

جناب والا! اگر میں اس پر تقریر جاری رکھوں اور سود کے خلاف اپنے دلی جذبات پوری طرح بیان کروں تو میں پورا ہفتہ بول سکتا ہوں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ ان الفاظ کے ساتھ میں اس کو ختم کر دوں۔ میں تمام ممبران کو اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر مختصر کریں۔ ہم ہر مفید ترین نقطۂ نگاہ سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اس قرارداد کو پاس کریں اور مرکزی حکومت کو سفارش کریں کہ اسے جامع قانون بنائیں جو پورے ملک پاکستان پر حاوی ہو۔ کم از کم سود کا لین دین اس اسلامی ملک میں جو کہ اسلام کے نام پر بنا تھا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر رہ سکتا ہے اس کی بقا اسلام میں ہے لہٰذا اس سود کے لین دین کو فوراً ختم کیا جائے۔

مسٹر سپیکر: کرنل محمد اسلم خان نیازی نہیں ہیں۔ میاں عبدالرؤف صاحب بھی نہیں ہیں۔ مسٹر جمیل حسن خاں منج نہیں ہیں۔ مرزا طاہر بیگ بھی نہیں ہیں اور بیگم ریحانہ سرور شہید بھی نہیں ہیں۔ حافظ علی اسداللہ۔

حافظ علی اسد اللہ: جناب سپیکر! جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب

نے سود اور ربا کی حرمت کے متعلق چاروں صوبوں میں امتناعی قوانین پاس کرنے کی مرکزی حکومت سے سفارش کے متعلق جو قرارداد پیش کی ہے میں اس پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ یہ قرارداد بروقت بھی ہے اور اگرچہ یہ بہت پہلے پیش ہونی چاہیے تھی لیکن پھر بھی انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے ۔

جناب والا! جہاں تک سود اور ربا کا تعلق ہے جناب سید دیوان غلام عباس بخاری صاحب نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر فرماتے ہوئے اس کا بالتفصیل تجزیہ فرمایا ہے ۔ میں اس ضمن میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ مسلمانان برصغیر پاک و ہند نے جو لاتعداد قربانیاں دیں وہ ملک کے حصول کے لیے دی تھیں ۔ لکھو کھا جانیں قربان کی تھیں ۔ ہندو بنیا اور انگریز کی مشترکہ سازش سے نجات دلانے کے لیے قوم ، قائد اعظم رح اور مسلمانان برصغیر پاک و ہند نے جو جدوجہد کی تھی قیام پاکستان کے بعد مجرمانہ غفلت برتی گئی اور ہمارے ملک پاکستان کی سیاسی پارٹیاں مختلف طبقات کا استحصال کرنے میں مصروف رہیں اور حقوق العباد کا مذاق اڑاتی رہیں لیکن وہ اسلامی نظام کی ترویج اسلامی نظام کے احیاء اور اسلامی نظام کے نفاذ کے متعلق نعرے لگاتی رہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الااللہ" پر حکومت اور تمام سیاسی پارٹیاں اس کے متعلق توجہ دلاتی رہیں لیکن اس سلسلے میں کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی جا سکی کوئی مؤثر قانون نہیں بن سکا ۔ میں یہ کہوں گا کہ موجودہ عوامی حکومت کے دور میں یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ اس نے ہمارے قوانین اسلامی بنانے ۔ مرکز اور صوبوں کی سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں ۔ اس میں لمبے چوڑے کمشن بٹھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس امر پر متفق ہیں کہ سود حرام ہے ربا حرام ہے ۔ اس کے متعلق قرآن مجید میں صاف آیا ہے "لا تاکلوالربلو" حکم دیا گیا ہے سود مت کھاؤ ۔ تو اس میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ فقہ یا اسلام میں اس امتناعی قانون کو موجودہ قانونی سانچے میں ڈھالنے کے لیے اپنی مشترکہ مساعی شروع کر دیں تاکہ اس کو عملی طور پر نافذ کرنے

میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ یہ طریقہ کار کا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اس کو بھول بھلیوں میں ڈال کر لمبے چوڑے کمشن بٹھا کر ہم اس کو طول نہیں دے سکیں گے۔ اس اسمبلی کا ہماری اس حکومت کا اور ہمارے معزز ممبران کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ ہم متفقہ طور پر اس قرارداد کو منظور کریں۔ اور سودی قرضے فوراً بند کریں۔ چاروں صوبوں میں اس کے متعلق امتناعی قوانین نافذ کریں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر : ملک محمد اکرم اعوان۔

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا! حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں ایک لفظ ''سود'' استعمال کیا ہے جس کے بارے میں میں نے ایک خفیف سی اصلاح کے لیے گزارش کی ہے کہ ''ربا'' کا لفظ استعمال کیا جائے۔

مسٹرسپیکر : وہ ترجمہ تو cairy بھی ہو گئی ہے۔

ملک محمد اکرم اعوان : منظور ہو چکی ہے تو مجھے خوشی ہے۔

جناب والا! اس قرارداد کے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہے اس کی داد دینی پڑتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ کوئی ایسا بہت ہی دقیق یا سوچنے سمجھنے اور قابل غور مسئلہ نہیں تھا یہ عام مسلمان کے دل اور ایمان کا سوال ہے۔ ہمارے قرآن میں ہے اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سود اور ربا کا لینا حرام ہے۔ لہذا اب بات یہ ہے کہ ربا کیا ہے۔ اس کو define کرنے کے لیے ہم علماء کرام سے۔ مختلف طبقات کے علمائے کرام سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ اسلامی کونسل میں ہمارے مشوروں کو جانا چاہیے۔ بہر حال اس پوائنٹ پر کہ ربا کو ممنوع قرار دیا جائے کسی مسلمان کو کسی اہل ایمان کو کسی فرقہ میں کوئی اعتراض نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان اسی جذبے کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کرے گا۔ جناب والا! سود کی وضاحت پہلے سے ہے جناب سرور کائنات۔ حضور اکرم صلی اللہ و علیہ وسلم کی بعث کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے حرام قرار دیا ہے۔ ان دنوں اس کے ذریعے ایک انسان دوسرے انسان کا خون پیتا تھا اس کی کمائی کو ناجائز طور پر ہضم کرتا تھا۔ جناب والا! آج کل اسلامی ممالک اور

اکثر مغربی ممالک میں سود کا سو فیصد ایسا مالی نظام چل رہا ہے اور جس کے چلانے والوں کی اکثریت یہودی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ یہودی وہ لوگ ہیں اور وہ قوم جیسا شائلاک ۔ جس نے ہمارے لیے مثال پیدا کی ہے ۔ انہوں نے سود کو اس طرح سے ہمارے لیے نظام میں شامل کیا ہے کہ ہمارا کوئی کاروبار سود کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔ جناب والا ! اگر یہ نظام قائم رہا جو موجود ہے تو ہماری ہر چیز حلال نہیں رہ سکتی اور ہم رزق حلال نہیں کھا سکتے ۔ جناب والا ! اس بنیادی مسئلہ کو سمجھنے کے لیے جو رزق حلال کو رزق حرام کا ذریعہ ہوتی ہے اس چیز کو ہمیشہ کے لیے اس پاکستان سے ختم کرنے کے لیے اس سر زمین سے ختم کرنے کے لیے ہمیں یہ فخر ہے کہ ہمارا ملک اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے ۔ ہم نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم ایسا اسلامی نظام قائم کریں گے جو دوسرے اسلامی ممالک کے لیے قابل مثال ہوگا لیکن افسوس ہے کہ اتنے سال گذر جانے کے باوجود ہم نے اس سر زمین سے اس برائی کو ختم نہیں کیا اور کوئی ایسی قطعی کوشش نہیں کی ہے جس سے اس لعنت کو اس ملک سے ختم کیا جا سکتا اور ہم مجبور ہیں کہ ہم آج تک اسلامی نظام کو قائم نہ کر سکے ۔ سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ سود اس ملک سے یکسر ختم کیا جائے اور اسی طرح جس طرح ہمارے دوستوں نے فرمایا ہے اور کچھ دوستوں نے یہ بھی کہا کہ دو فیصد رہنے دیا جائے ۔ اس کی کسی صورت میں اجازت نہیں ہونی چاہئے ۔ پاکستان کی معیشت کے قوانین اسلام کے مطابق بنانے چاہئیں اور ہمیں اپنے قوانین اپنے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق بنانے چاہئیں اور آئین کے مطابق عمل کرنا چاہئے اور عمل کرکے اس ربا کی لعنت کو فوری طور پر ختم کرنا چاہئے ۔ جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں تمام ہاؤس کی یہ متفقہ رائے ہے کہ ربا کو ختم کیا جائے اس کو قائم رکھنے کا ہمارے پاس کوئی جواز نہیں ہے ان خیالات کے ساتھ مجھے امید ہے کہ تمام فاضل ارکان اس کی منظوری دے دیں گے اور سفارش کریں گے کہ قوانین کو اسلامی ڈھانچہ کے مطابق ڈھالے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب سپیکر ! آج کی یہ قرارداد ایک نہایت اہم قرارداد ہے جس کا احساس اس سے بڑھ کر بھی لمحہ بہ لمحہ یہ ہے کہ آپ کی زندگی اسلام کے ڈھانچہ میں کس طرح ڈھل سکتی ہے گو یہ چیزیں جس طرح میرے دوسرے ساتھیوں نے کہا ہے جو برائیاں ہمارے معاشرے میں آئی ہیں یہ رفتہ رفتہ حضور صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم کے بعد ہماری زندگی میں پیدا ہو چکی ہیں ختم ہونی چاہئیں ۔ لیکن آج تک بتدریج اسی طرح سے ہمارے معاشرہ میں سرائیت کر رہی ہے ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سود کا نظام جس کی وجہ سے ہمارے مذہب نے اس کو حرام قرار دیا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ غریبوں اور بے بس لوگوں کا استحصال ہوتا تھا جن کو اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے اتنے موقع نہیں ہوتے کہ وہ اپنی زندگی آسانی سے بسر کر سکیں ۔ میں ان حضرات سے گذارش کروں گا کہ جہاں ہم سود کی لعنت کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہاں ان غریبوں اور بے بسوں کا بھی خیال ہونا چاہئے اور ان غریبوں کے استحصال کو بھی ختم کرنے کے لیے تگ و دو اور اسی محنت سے اور جذبے سے کوشش کریں ۔ میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج : جناب سپیکر ! آج کی یہ قرارداد جو حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے پیش کی ہے اس قرارداد کو جتنا بھی سراہا جائے اتنا ہی کم ہے اور جتنی بھی تعریف کی جائے اتنی کم ہے ۔ ہمارے مذہب نے اور اسلام نے سود کی لعنت کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو ختم کرنے کے لیے جس طرح میں عرض کروں گا کہ کرنٹ اکاونٹ والوں کو سود نہیں ملتا اسی طریقے سے تمام لوگوں کو جو کاروبار کرتے ہیں ان کا کرنٹ اکاؤنٹ کھولا جائے اور اس طرح ان لوگوں کو بنکوں سے بلا سود قرضے ملتے رہیں اور یہ تمام رقومات جو بنکوں میں جمع ہوتی ہیں ان رقوم سے لوگ اپنا کاروبار بنکوں سے لے کر کریں ۔ اس قرارداد کو لازماً پاس ہونا چاہئے ۔ اور جس طرح ہمارے لغاری صاحب نے تجاویز دی ہیں ان

تجاویز کو قبول کرنا چاہیے ۔ میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور اس قرارداد کو لازماً پاس ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر محمد حنیف نارو ۔

مسٹر محمد حنیف نارو : جناب والا ! میں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی قرارداد اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمودات کو دہرانا نہیں چاہتا میں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اس قرارداد اور ان فرمودات کی ضرورت آخر کیوں پیش آئی ۔ جناب والا ! اسلام کا معاشی نظام محنت پر ہے اور آج ہمارا معاشرہ اور دنیا کے اکثر ممالک میں معیشت کی بنیاد سرمایہ داری پر ہے یعنی روپے سے روپے کمانا ۔ آج کا نظام اس طرح کا ہے جن کی اکثریت محنت کرکے روٹی کمانے پر ہے لیکن وہ زندگی کی سہولتوں سے محروم ہے اس طرح لوگوں کی اکثریت زندگی کی سہولتوں سے محروم ہے اور مٹھی بھر لوگ معاشرے میں اکثریت کا خون چوس رہے ہیں ۔ تو یہ نظام جو ہمارے ملک میں چل رہا ہے یہ ایک لعنت کے مترادف ہے ۔ رہا کا اکثر لوگ یہ مطلب لیتے ہیں کہ شائد سودی کاروبار ہی اس کی اصل تعریف ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح اسلام میں معیشت کی بنیاد محنت پر ہے اس سے میں یہ مطلب لیتا ہوں کہ ہر وہ پیسہ جو محنت کے بغیر انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ حرام ہے اور رہا کی حیثیت رکھتا ہے ۔ جب ہم اس نظام کو اپنا لیں گے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسولﷺ نے دیا ہے تو ہمارا ملک جنت نظیر بن سکتا ہے اور ہمارے عوام کی اکثریت زندگی کی سہولتوں سے بہرہ ور ہو سکتی ہے اور مٹھی بھر لوگ جو اس گناہ عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں وہ بھی اس سے بچ جائیں گے اور ان کی عاقبت بھی سدھر جائے گی ۔

جناب والا ! رہا استحصالی نظام کو جنم دیتا ہے ۔ جو لوگ رہا کا کاروبار کرتے ہیں یا وہ لوگ جو رہا کے تحت لوگوں سے سہولیات زندگی حاصل کرنے کے لیے روپیہ قرض لیتے ہیں ان کی وجہ سے معاشرے کو talented افراد سے جو ضرورت ہوتی ہے وہ بھی پوری نہیں ہوتی اور نہ ہی رہا کا کاروبار کرنے والوں میں وہ talent موجود ہوتا ہے ۔ نہ ہی وہ talent جس کی معاشرے کو ضرورت ہے وہ عوام کی اکثریت میں پیدا ہوتا ہے اور عوام بھی اس talent سے محروم رہتے ہیں ۔ جناب والا ! رہا سے دنیا بھر میں کساد بازاری اور افراط زر پیدا ہو گیا

ہے اور یہ مہنگائی جیسی لعنت بھی ہمیں اسی لیے ملی ہے جس سے عوام تنگ ہو گئے ہیں اور جس سے عوام کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ افراط زر۔ کساد بازاری اور مہنگائی جیسی لعنتیں ربا کی وجہ ہیں۔ وہ بات جو خدا اور اس کے رسولؐ نے ہم پر نافذ کی تھی ہم نے اس سے منہ موڑ کر معاشرے کے لیے خرابیاں پیدا کی ہیں اور وہ قومیں جو گنتی کی قومیں ہیں حالانکہ ان کا اسلام پر ایمان نہیں لیکن انہوں نے اسلام کے اصولوں کو اپنا کر دنیا میں سرخروئی حاصل کی ہے۔ آج نہ ان ملکوں میں مہنگائی ہے اور نہ ان ملکوں میں افراط زر ہے۔ تو ایسا معاشرہ جس میں ربا نہیں وہ ایک مضبوط معاشرہ ہے اور وہ معیشت جس میں ربا ہے اس کی جڑیں کھوکھلی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ربا کا خاتمہ نہ صرف ہماری عاقبت سنوارے گا بلکہ ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور ہم اس ملک کو جنت نظیر بنا سکیں گے۔ تو میں حاجی محمد سیف اللہ خان کی قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ارکان اسمبلی سے استدعا کرتا ہوں کہ اسے بغیر کسی الجھاؤ کے منظور کر لیا جائے۔

مسٹر سپیکر : مسٹر ناصر علی خان بلوچ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : جناب سپیکر! حاجی صاحب کی آج کی قرارداد کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج سے پہلے اس وقت اس پر عمل ہونا چاہئے تھا جس وقت ہم نے پاکستان کو لاالہ الااللہ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ جناب سپیکر! ہمارا یہ ایمان ہے کہ مسلمان ہونے کی صورت میں جیسے کہ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے جو احکامات قرآن پاک کے ذریعے اور ہمارے پیارے نبی کے ذریعے سے ہم تک پہنچائے ہیں بغیر سوچے سمجھے ہم ان کی تعمیل کریں اور ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا اور کوئی اختیار نہیں کہ قرآن پاک اور حدیث نبوی کے مقابلے میں کوئی ترمیم یا کسی قسم کا کوئی رد و بدل کریں۔ کوئی مسلمان اس وقت تک پکا مسلمان نہیں بن سکتا۔ کوئی مسلمان اس وقت تک صحیح مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ قرآن پاک اور حدیث نبوی پر بغیر سوچے سمجھے آمنا و صدقنا نہ کہے۔

جناب سپیکر! قرآن پاک اور حضور پاک کے ارشادات میں بارہا یہ

چیز آچکی ہے کہ سود کا لینا دینا اور کاروبار حرام ہے اور کسی بھی مسلمان کو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ میرے بھائیوں نے بڑے بڑے تلے انداز میں اور بڑے واضح الفاظ میں اس کے متعلق بہت کچھ فرمایا ہے اس لیے میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ یہ سوچنا کہ اس سے کسی قسم کا نقصان ہوگا بظاہر تو وہ ہمیں نقصان محسوس ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے آمدن ہوتی ہے لیکن اگر مسلمان ہونے کی حیثیت میں صحیح معنوں میں دیکھا جائے کہ سود کے اس دین کے متعلق قرآن پاک اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہی اصل اور آخرت کا خسارہ ہے جب ہم ان احکام ربی کی تعمیل نہیں کرتے۔ جناب سپیکر! اس کے متعلق میں یہ بھی عرض کروں گا کہ صرف یہی نہیں کہ پاکستان یا اس کے چاروں صوبوں میں اسے روکا جائے بلکہ اس کے بعد جو آدمی بھی چھپ چھپا کر سودی کاروبار کرے اس کے خلاف بھی قانونی کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! آخر میں میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جس اللہ میاں نے اپنے بندوں کے لیے یہ ارشادات نافذ کئے ہیں کہ میری خوشنودی اس بات میں ہے جب آپ میرے ان احکامات کی تعمیل کریں گے تو پھر میں ان نقصانات اور خساروں کا ازالہ کر سکتا ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرارداد کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور اس معزز ایوان سے یہ امید رکھتا ہوں کہ اپنے جذبہ ایمانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قرارداد کی حمایت کر کے اپنے اللہ کے حضور سرخرو ہوں گے۔

مسٹر سپیکر : مسٹر ایس ایم مسعود۔

مسٹر ایس ایم مسعود : جناب سپیکر! جہاں تک آج کی قرارداد کے نفس مضمون کا تعلق ہے اس سے کسی بھی پاکستانی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ سوال صرف اتنا ہے کہ اس قرارداد کو جو مفہوم اور معنی پہنائے جاتے ہیں اور جس حد تک اس کو لاگو کیا جاتا ہے وہاں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ کیا ربا کا مطلب صرف بنکوں میں پیسہ جمع کروا کر اس کا سود کمانے تک ہی محدود ہے۔ کیا ربا کا مطلب کسی شخص کو قرض دینے تک ہی محدود رکھا جائے گا یا وہ تمام کام جو earned income کی بنیاد پر ہیں اس کے معنی کو وہاں تک لے جایا جائے گا۔ پھر وہ اختلاف ہے

جس کی ہم آج تک تشریح کرتے چلے آئے ہیں ۔ کہیں اسے جائز قرار دیا گیا اور کہیں اسے ناجائز قرار دیا گیا ۔ آج جب ہم اس قرارداد پر بحث کر رہے ہیں تو سید امیر علی کی 1906ء کی وہ تقریر میرے سامنے ہے جو انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے انڈین کے دفتر کے افتتاح کے موقع پر کی تھی ۔ یہ تقریر انہوں نے اس وقت کی تھی جب ابھی روس میں انقلاب نہیں آیا تھا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ

"Islam is a democratic tendency towards Socialism"

اور یہی بات انہوں نے اپنی کتاب میں بھی لکھی ہے ۔ آخر وہ کیا بات تھی جس کی طرف انہوں نے 1906ء میں انقلاب روس سے بھی پہلے اشارہ کیا تھا ۔ وہ ایک معاشی نظام کی طرف اشارہ تھا جس طرف انہوں نے توجہ دلائی تھی اور یہی خیالات تھے جو علامہ اقبال نے محمد علی جناح کو اپنے خطوط میں لکھے تھے ۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ تجربات جو مسلمان ممالک کے اردگرد ہو رہے ہیں ہمیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے ۔ وہ کیا تجربات تھے ۔ وہ تجربات یہ تھے کہ ہم نے ایک ایسا نظام دنیا میں قائم کرنا ہے جس میں ہر قسم کے سود پر پابندی لگائی جائے اور محنت کی بنیاد پر اور محنت کے اصولوں پر معاشرے کو قائم کیا جائے ۔ لیکن 1971ء میں اس ملک میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے سوشلسٹ معیشت کا نعرہ دیا تھا تو تمام ملاؤں نے ان کے خلاف فتوے صادر کئے کہ یہ اسلام کے خلاف ہے ۔ کیا بات ہے ؟ وہ چاہتے تھے کہ اسلام میں کسی نہ کسی طرح سرمایہ دارانہ نظام قائم رکھا جائے لیکن اگر آپ سوشلسٹ معیشت کو دیکھیں تو اس میں ہر قسم کے ربا کا خاتمہ کیا گیا ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اگر سودی نظام حرام قرار دیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ مزارعت کو بھی ناجائز قرار دیں ۔ اس کے ساتھ کرائے کو بھی ناجائز قرار دیا جائے ۔ لیکن آپ تاویلیں ڈھونڈتے ہیں کہ مزارعت جائز قرار دی جائے ۔ آخر کرائے ۔ سود اور مزارعت میں کیا فرق ہے ۔ جب آپ کسی بنک میں پیسہ رکھ کر اس کے سود کو حرام قرار دیتے ہیں تو کرائے میں کیا فرق ہے کہ آپ اس کے خلاف

آواز نہیں اٹھائے اور مزارعت کے خلاف آواز نہیں اٹھائے۔ یہ تمام چیزیں سود سے تعلق رکھتی ہیں۔ مسلمانوں کی یہی بد قسمتی ہے کہ انہوں نے اسلامی اصولوں کو محدود کرنے کی کوشش کی۔ اگر اسلامی اصولوں کو پھیلایا جاتا تو آج دنیا میں مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ تو میں گذارش کروں گا کہ اگر اس ملک میں سود کو بند کرنا ہے جیسے کہ آج قرارداد لائی گئی ہے اور یہ آئین میں بھی درج ہے۔ اگر ہم نے اس ملک میں صحیح نظام لانا ہے تو اسے تمام صورتوں میں بند کر دیا جائے۔ اس سے اس ملک میں سودی نظام بالکل ختم ہو جائے گا۔

حافظ علی اسد اللہ : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! معزز ممبر کے کرایہ داری اور قانونی مزارعت کے متعلق جو خیالات ہیں انہیں اسلامی خیالات نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ان کے ذاتی خیالات ہیں۔

مسٹر سپیکر : یہ آپ کی interpretation ہے۔

No interpretation of any point, or rule, or law is called for.

مسٹر ایس ایم مسعود : میں یہی گذارش کر رہا تھا کہ یہ اختلاف ہے۔ میرا خیال تھا کہ حزب اختلاف کی طرف سے یہ اعتراض اٹھے گا لیکن حزب اقتدار کی طرف سے اعتراض اٹھا ہے۔ یہ ایک بڑا اعتراض ہے اور اس کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے فیصلہ کرنا ہو گا کہ ہمیں کون سا نظام رائج کرنا ہے جسے صحیح معنوں میں اسلامی نظام کہا جا سکے۔ اگر ہمیں دوسرے ملکوں کے خیالات اور فلاسفروں کی ضرورت نہیں تو صحیح اسلامی روح کو بیدار کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے تاویلیں کر کر کے موجودہ حالات کی justification کریں گے کہ یہ اسلام کی نفی ہوگی۔ ضروری ہے کہ اسلام کے اصولوں کو بھلایا نہ جائے، بلکہ قائم کیا جائے اور نہ ہی فیصلہ ہے جس کی بنا پر پاکستان پیپلز پارٹی کے حق میں ووٹ دیے گئے کہ استحصال کی ہر شکل کو ختم کرنا ہے۔ اگر اس قرارداد کو اس طرح لایا جائے کہ استحصال کی ہر شکل کو جس میں کرایہ داری اور مزارعت بھی شامل ہے، ختم کرنا ہے تو میں اس قرارداد کی پوری پوری حمایت کروں گا۔ (شکریہ)

مسٹر سپیکر : میاں خان چد۔

میاں خان محمد : جناب سپیکر ! آج اس قرارداد کے یہاں پیش ہونے پر جس کو سب سے زیادہ خوشی ہوگی وہ میرے نزدیک روح اقبال ہے جنہوں نے آج سے کافی عرصہ پہلے یہ فرمایا تھا :

گیا دور سرمایہداری گیا
تماشا دکھا کر مداری گیا

جناب والا ، حاجی محمد سیف اللہ خان مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے ایوان کی توجہ اس چیز کی طرف دلائی ہے جس پر نظام سرمایہداری قائم ہے ۔ سود یا ربا آج کا موضوع ہے ۔

جناب والا ! اس وقت دنیا کے تقریباً 3/4 حصے کو سودی نظام نے اپنے آہنی شکنجے میں لیا ہوا ہے اور انسانیت اس دور میں اس آہنی پنجے کے نیچے کراہ رہی ہے ۔ پاکستانی عوام کی مسکیاں اور آہیں بھی ان میں شامل ہیں جنہیں جلد ہو سکے ، علامہ اقبال کے اس ارشاد اور اس پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیے ۔ میں قوی امید کرتا ہوں کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوگی ۔ اس کا حشر بھی ان قراردادوں کی طرح نہ ہو جو پہلے اس ایوان نے پاس کرکے بھیجی تھیں ۔

جناب والا ! سود کا نظام صرف بنکوں کے ذریعے سے ہی پاکستان میں نافذ نہیں بلکہ کچھ لوگوں کو سود کا کاروبار کرنے اور دھندا کرنے کے لیے لائسنس وغیرہ دیے گئے ہیں ۔ وہ شہروں اور دیہاتوں میں اپنا روپیہ لوگوں کو دے کر سود حاصل کرتے ہیں ۔ پھر وہ بنیے کا سود کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا ۔ اصل زر بھی قائم رہتا ہے اور سود بھی ختم ہونے میں نہیں آتا ۔ وہ آج بھی جاری ہے ۔ اسے آپ لطیفہ نہ سمجھیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے ۔ ایک شخص نے سود لے لیا ۔ سود خور ہر سال اس سے سود وصول کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ شخص مرگیا ۔ سود خور آیا اور پوچھا کہ فلاں شخص کہاں ہے ۔ اسے بتایا گیا کہ وہ تو مر گیا ہے ۔ اس نے اس کے بیٹے سے کہا کہ میرا وہ قرض دو ۔ بیٹے نے کہا کہ جس نے قرض لیا تھا وہ تو مر گیا ہے میں ذمہدار نہیں ہوں ۔ سود خور نے کہا کہ مرحوم میرا دوست تھا ، مجھے اس کی قبر پر لے جاؤ میں وہاں جا کر اس سے باتیں ہی کر لوں ۔ دیہاتی اسے قبر پر لے گیا اور کہا کہ یہ میرے مرحوم باپ کی قبر ہے ۔ سود خور نے قبر پر جوتے مارنے شروع کر دیے

بیٹے نے کہا کہ میرے باپ کی قبر پر اس طرح جوتم پیزار نہ کرو ۔ اس نے کہا کہ پہلے پیسے رکھو ، ورنہ میں یہ کام جاری رکھوں گا ۔ جناب والا! یہ اتنی بڑی لعنت ہے جو ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے ۔ بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ خدشہ ہوگا کہ سود کا کاروبار بند کرنے سے بنک بند ہو جائیں گے اور اس نظام کی ساری عمارت دھڑام سے نیچے گر جائے گی ۔ جناب والا! کچھ بھی نہیں ہوگا ۔ اس وقت اگر ایک زمیندار حکومت سے قرض حاصل کرتا ہے اور اس سے ٹریکٹر یا کھاد خرید کر یا ٹیوب ویل لگا کر اپنا کام شروع کرتا ہے تو وہ کس کے لیے ہے ؟ وہ پیداوار کس کے لیے ہوگی ؟ کیا اس اکیلے نے کھا لینی ہے ؟ وہ اس ساری قوم کے لیے ہے ۔ اگر اس سے سود نہ لیا جائے اور ساری قوم کو اس میں حصہدار بنایا جا سکے اور بنا دیا جائے تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اس سرمایہداری نظام کو ۔ خداوند تعالیٰ کی طرف سے بھی ہم پر فرض ہے کہ ہم سود کو ختم کریں ۔ ہم نے عوام سے بھی یہی وعدہ کیا تھا اور اسی وعدے کی بنیاد پر ہمیں ووٹ حاصل ہوئے تھے اور انھی ووٹوں کی طاقت اور مہربانی سے آج ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور یہ حکومت بھی ہے اور سب کچھ ہے ۔ پیپلز پارٹی نے اور ہمارے محبوب قائد نے ہر جگہ یہ کہا تھا کہ استحصال کی ہر صورت کو ختم کر دیا جائے گا ۔ جناب والا! سود کا کاروبار بھی استحصال کی ایک نشانی ، علامت اور صورت ہے ۔ اگر ہم اس صورت کو نہیں پہچانیں گے تو پھر یہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا ۔ اور اس کی لعنت بیماری کی طرح ہمارا گلا دبوچ لے گی ۔ اس لیے جس طرح بھی اور جتنی جلدی ہو سکے ، اس کاروبار کو ختم ہونا چاہیے ۔ جناب والا! اس سلسلے میں قرآن مجید میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ اگر شراب کو حرام قرار دیا جاتا تھا تو یہ حکم بھی آ گیا تھا کہ اس کو بھی حرام قرار دیا جائے ۔ جناب والا! پاکستان نے باہر کے ملکوں سے قرضے حاصل کر رکھے ہیں جن پر سود دیا جا رہا ہے ۔ جیسا کہ میں نے لطیفہ سنایا تھا ، آپ جانتے ہیں کہ سود کی رقم اصل رقم سے بڑھ جائے گی اور ہمارا سب سے زیادہ زر مبادلہ اس سود کی اقساط ادا کرنے

میں صرف ہو جاتا ہے جناب والا! اس سلسلے میں سوچ بچار کے لیے ہمارے پاس اسلامی مشاورتی کونسل ہے کوئی کمیشن مقرر کیا جا سکتا ہے تاکہ ان معاملات سے کسی نہ کسی طرح سے نمٹا جا سکے جو مشکلات ان ملکوں کے ساتھ پیدا ہوں گی جن سے ہم نے یہ قرضہ حاصل کر رکھا ہے۔ جناب والا! اس سلسلے میں اگر کوئی اعلیٰ سطح پر کمیٹی مقرر کر دی جائے جس پر اچھے دماغ بیٹھیں اور ان مسائل کو سوچیں تاکہ ہمارے تعلقات جو دوسری قوموں کے ساتھ ہیں جن سے ہم نے قرضے حاصل کر رکھے ہیں ان سے جناب والا! ہمارے تعلقات خراب نہ ہوں۔

جناب والا! میں اپنے ان ہی جذبات اور خیالات کے ساتھ آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور ایوان سے یہ توقع کرتا ہوں کہ یہ ایوان اس قرارداد کو پاس کر دے۔ شکریہ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری محمد یعقوب اعوان۔

Chaudhry Muhammad Y.qoob Awan : Mr. peaker Sir, I find myself nnable to agree with the resolution which has been introduced by my learned friend Haji Muhammad Saifullah Khan in its present form.

مسٹر سپیکر : انہوں نے سود کی بجائے ربا کر دیا ہے۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : معاف کیجیئے۔

مسٹر سپیکر : سود کے لین دین کی بجائے ترمیم ربا کے متعلق پاس ہو چکی ہے جن کو انہوں نے منظور کر لیا ہے۔

Chaudhry Muhammad Yaqoob Awan : Any-how we must move with the age we are living in, We are living in a world where various economies prevalent in this planet are converging to a single economy. Any I think if some of the countries, especially Islamic countries do agree with us on the abolition of interest or this institution, we will not be able to pull on in the present day world.

My respectful submiesion is that most of the developing countries live on foreign debts foreign debts from those

powers where this system of interest is prevalent. Those powers will never be prepared to advance these debts to the developing countries like Pakistan if we refuse to adapt ourselves to the economies prevalent in their countries. So, my submission is that looking to the conditions prevalent in the present day world, I think it would not be practicable for us to adopt this resolution, and if we do, we will find it extremely difficult to move shoulder to shoulder in the world. We can accept it as a necessary evil. Then there is a provision, I think, in the banking rules that it is not compulsory that everybody should get interest who has got relationship with the bank. He can forego interest. He can give his option that he will not charge the interest and I think all people who think that this provision is compulsory from our Islamic point of view, they can do so. But my submission is that if we have got to live in this World, if we have got to develop our country, if we have got to come in the foremost ranks of the World powers or we want to pull on with them, then I think this resolution, if passed and adopted by the Central Government, will rather retard our progress.

With these submissions I close my discussion.

Thank you very much

مسٹر سپیکر : وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا! جیسے کہ اس طرف سے خطاب کرنے والے فاضل اراکین سے آپ کو ظاہر ہے کہ اس قرارداد کی دونوں اطراف سے حمایت کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : معاف کیجئے آپ سے پہلے ایک مقرر رہ گئے ہیں ۔ بابو محمد حنیف ۔

بابو محمد حنیف خان : جناب والا! آج کی جو قرارداد ہمارے سامنے پیش ہے وہ اسلامی تقاضوں کے عین مطابق ہے اور ہماری عوامی حکومت کا جو

منشور ہے یہ اس کا ایک حصہ ہے جناب اس استحصالی سرمایہ دارانہ نظام میں سود نمایاں کردار ادا کرتا ہے اور اس وجہ سے ہماری پارٹی نے ہماری حکومت نے یہ کوشش کی ہماری حکومت اس کے لیے کوشاں رہی کہ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام جس شکل میں ہو اس کا جلد از جلد خاتمہ کیا جائے اور اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ جلد از جلد عمل میں لایا جائے۔

جناب والا! میں اس سلسلہ میں چند مثالیں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کا لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا منعقد کرنا۔ حج پر سے پابندیاں ختم کرنا اور اقلیتی امور کی وزارت کا قیام اور اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام اس سمت میں مختلف اقدامات ہیں۔ جناب والا! حکومت یہی چاہتی تھی کہ بتدریج ان برائیوں کو ختم کرے گی اور اس میں صرف سود ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی جو دوسرے ایسے عوامل ہیں جن میں محنت کا عمل دخل نہ ہو ان کو بھی ختم کرے گی۔

جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ماضی کی حکومتیں سنجیدگی سے ان مسائل پر سوچتیں تو موجودہ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس پر کبھی کا عمل درآمد ہو چکا ہوتا اور میرے خیال میں ہمارے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب جو اس سے پہلے بھی اس ایوان کے ممبر رہ چکے ہیں۔

مسٹر سپیکر : (حاجی محمد سیف اللہ خان سے) کیا آپ پہلے بھی اس ایوان کے ممبر رہ چکے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی نہیں۔

مسٹر سپیکر : آپ پہلے معلوم کر لیا کریں۔

بابو محمد حنیف خان : جناب والا! میں اپنے الفاظ واپس لے لیتا ہوں۔

جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ گزشتہ حکومتوں نے اس پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا وہ صرف اسلام کو تباہ کرتی رہیں اور اسلام کی آڑ میں اس غلط نظام اور اس سرمایہ دارانہ نظام کی حفاظت کرتی رہی ہیں اس کی پرورش کی یہی ذمہ دار ہیں اگر ان کے مقاصد ایسے نہ ہوتے تو یہ نظام جو اسلام کے عین متصادم ہے کبھی کا ختم ہو چکا ہوتا۔ یہی چیزیں جو آج ہم زیر بحث لا رہے ہیں ان پر آج سے پہلے بحث ہو چکی ہوتی اور ان پر عمل

ہوگیا ہوتا ۔ انشاء اللہ ہمیں اب بھی امید ہے کہ یہ قرارداد جو ہمارے پروگرام کا ایک حصہ ہے جو ہمارے مقاصد کا اور ہماری حکومت کے مقاصد کا ایک حصہ ہے جو ہم کرنا چاہتے ہیں انشاء اللہ جلد اس پر بھی عمل ہوگا اور اس کا سہرا جہاں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کے سر ہوگا وہاں ہماری پارٹی کے سر بھی ہوگا کیونکہ یہی اس وقت اکثریتی پارٹی ہونے کی وجہ سے اس پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں اس کی حمایت کرے گی ۔ میں بھی اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ۔ پاکستان کے مطالبہ میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ہمیں ملک اس لیے چاہیے کہ ہم ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس کی اساس اسلام پر مبنی ہو ۔ جناب والا ! آج حاجی صاحب نے یہ قرارداد پیش کرکے جہاں ایک اچھا قدم اٹھایا ہے میں یہ کہنے سے نہیں رہوں گا کہ انہوں نے کچھ بخل سے بھی کام لیا ہے ۔ اتنی بڑی دھواں دار تقریر میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آج جو قرارداد جناب حاجی سیف اللہ خان صاحب نے یہاں پیش کی ہے انہیں یہ حق اس آئینی قرارداد کو پیش کرنے کا کس طرح سے ملا ہے ۔ یہ کس نے انہیں حق دیا ہے ۔ انہوں نے اس شخص کا ذکر نہیں کیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بخل سے کام لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : بخل سے نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نکتۂ وضاحت جناب والا ! قطعاً کسی فرد واحد نے مجھے یہ حق نہیں دیا ہے یہ حق مجھے اس آئین نے دیا ہے اس آئین نے جو عوامی نمائندوں نے بنایا ہے جس کی jurisdiction قومی اسمبلی کہا جا سکتا ہے جو ملک کا ایک حصہ ہے اور جس کا میں بھی شہری ہوں اور یہ بھی شہری ہیں ۔ میں نے آئین کی تعریف ضرور کی تھی کہ اس میں یہ موجود ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ حاجی صاحب نے نہ آئین بنانے والوں کا ذکر کیا ہے اور نہ فاضل ممبران قومی اسمبلی کو خراج تحسین پیش کیا ہے جس کی بنا پر آج اس اسمبلی میں حاجی صاحب کو یہ قرارداد پیش کرنے کا حق حاصل ہوا ہے ۔ جناب والا ! آپ کو

علم ہے کہ قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے اقتدار سے پہلے جو آزادی اس ملک میں اسلام پسندوں کو رہی ۔ انہوں نے اپنے آپ کو اسلام پسندوں کا لقب دے لیا لیکن انہوں نے کوئی کام جو پاکستان کے مقاصد میں شامل تھا پچیس ۔ چھبیس سال کے عرصہ میں یہاں کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ جب قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے اس قسم کے استحصال کے خلاف رہا ہو سود ہو یا کوئی بھی برائی ہو اس کے خلاف جہاد کیا تو اس جہاد میں یہ بات شامل تھی اس عہد میں یہ بات شامل تھی کہ ہم اس ملک میں اسلامی دائرہ میں رہتے ہوئے ہر قسم کے استحصال کا خاتمہ کریں گے ۔ چنانچہ جناب والا ! اس وقت ان لوگوں نے جو اپنے آپ کو اسلام پسند کہتے تھے ہمیں عوام کے سامنے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شاید ہمارا اسلام کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے لیکن عمل نے یہ صحیح ثابت کر دیا ۔ جناب والا ! انہیں حقیقتاً اگر اسلام سے محبت تھی تو ہمیں اگر مقصد پاکستان سے محبت تھی تو پیپلز پارٹی کو تھی قائد عوام کو تھی ان لوگوں کو تھی جنہوں نے استحصال کے خلاف جہاد کیا تھا آپ کو علم ہے کہ آئین یہ دستور پیپلز پارٹی نے پیپلز پارٹی کے نمائندوں نے قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے ہی محنت اور کاوش کی وجہ سے 26 سال بعد اس قوم کو دیا ہے ۔ یہ اپنی جگہ ایک اسلامی اور وفاقی آئین ہے اور اس کے آرٹیکل میں درج ہے کہ ربا کو ہر صورت میں اس ملک سے ختم کیا جائے گا یہ قرارداد ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر: ہر صورت میں یا ربا کی ہر صورت کو ۔

وزیر قانون: جناب والا ! ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ اس ملک سے ہر قسم کی ربا کو ختم کر دیا جائے گا ۔ تو جناب والا ! یہ قرارداد کوئی نئی چیز نہیں ہے ۔ یہ بات ہمارے آئین میں شامل ہے یہ ہماری ذمہداری ہے اس حکومت کی ذمہ داری ہے اس قوم کی ذمہ داری ہے جو آئین کو تسلیم کرتی ہے کہ اس ملک سے ربا کو ختم کرے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ! جہاں تک اس قرار داد کا تعلق ہے یہ ایک بڑی اچھی قرارداد ہے اس لیے ہم نے خندہ پیشانی سے اسے قبول کرنے کا اظہار کر دیا ہے ۔ اس میں جو ترمیم جناب چوہدری علی بہادر نے پیش کی ہے اگر

آپ سارے ممبران کی تقاریر کا موازنہ کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ وہ ترمیم نہایت ضروری ترمیم تھی - اس لیے بھی کہ میں نے دیکھا کہ ربا کی جس interpretation ہونے لگی تو بہت سے ممبران میں اس بات پر اختلاف تھا کہ ربا صرف اس سود کو کہتے ہیں جو روپیہ قرض دینے کے لیے لیا جاتا ہے - یہ یا اس قسم کے استحصال کو کہتے ہیں جو اس معیشت سے نکلتے ہیں جس سے لوگ ناجائز منافع کہاتے ہیں - تو جناب والا ! جناب چوہدری علی بہادر خان نے اپنی ترمیم میں انتہائی خوبصورتی کے ساتھ یہ تجویز کیا ہے کہ اس قانون کو نافذ کرنے سے پہلے مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر کے علماء کو اکٹھا کرکے غور و خوض کیا جائے اور اس نظام میں تبدیلی لائی جائے - اس سے یہ مطلب نہیں کہ ہم اس سے تساہل چاہتے ہیں یا اس میں دیر چاہتے ہیں ہم تو اس بات کی سفارش کرتے ہیں کہ بہت جلد اسلامی مشاورتی کونسل یا کوئی ایسا ادارہ جو اس کی interpretation کر سکے اور صحیح طریقہ سے متبادل اسلامی نظام ہمیں دے سکے اس پر غور کرنے کے بعد ایک جامع اور مؤثر قانون بنائیں -

جناب والا ! میں پہلے بھی عرض کر رہا تھا کہ ہماری تو نیت اس حالت میں نیک ہے آپ نے دیکھا کہ ہم اس ملک میں اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کے لیے اپنی منزل کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ اسلامی آئین ہماری جماعت نے اس ملک کو دیا ہے - مسلمانوں کے اتحاد کے لیے اسلامی کانفرنس قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی جدوجہد سے لاہور میں منعقد ہوئی تھی - حج پر سے پابندیاں جناب ذوالفقار علی بھٹو ہی نے ہٹائی ہیں اور دوسرے بے شمار ایسے کام ہیں - آپ نے یہ بھی دیکھا کہ ہم نے آئین میں یہ بھی عہد کیا ہے کہ ہم اس ملک سے ہر قسم کے اس قانون کو ختم کر دیں گے جو اسلام کے منافی ہو اور اس پر تیزی کے ساتھ کام جاری ہے اور انسٹیٹیوشن اور ادارے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں لیکن جناب والا ! میں یہ کہے بغیر نہیں رہوں گا کہ جو لوگ اسلام پسند ہونے کا دعویٰ کرتے تھے - انھوں نے اسلام کے ساتھ

بد دیانتی کی ہے اور کسی صورت میں انہوں نے اس ملک میں اسلام کو نافذ نہیں ہونے دیا ۔ اگر یہ ملک دو ہوا ہے تو ان کی مہربانیوں سے ہوا ہے ۔ جناب والا ! اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کسی صورت میں معاف نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ سے جھوٹا وعدہ کرتے ہیں ۔ جب یہ پاکستان حاصل کیا تھا تو اس ملک کے مسلمانوں نے یہاں کے لیڈروں نے یہاں کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ ہمارے پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ ہوگا اور ہم اس ملک میں ایک اسلامی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لیے ہمیں ایک الگ خطہ زمین کی ضرورت ہے ۔ لیکن جب جناب والا ! پاکستان بن گیا تو انہوں نے سوائے لوٹنے کھسوٹنے کے حکومت قائم کرنے کے اور کوئی اسلام کی خدمت نہیں کی بلکہ انہوں نے بڑے بڑے نام نہاد علماء کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ان کی برائیوں کو چھپانے کے لیے اسلام کا نام لیں جس اسلام کے نام پر انہوں نے پاکستان حاصل کیا تھا اور اسی اسلام کا نام انہوں نے غلط طور پر استعمال کرکے اپنی بد عنوانیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ۔ اس وقت ایک مرد مجاہد نے اس ملک میں استحصال کے خلاف جہاد شروع کیا تو اس کو بھی 113 آدمیوں نے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دے دیا ۔ تو یہ بات آپ سب پر اظہر من الشمس ہے کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ جناب والا ! میں ان لوگوں کا موازنہ کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کو کافر ہونے کا فتویٰ دیا تھا آپ ان کا کردار بھی ملاحظہ کریں جنہوں نے پچیس ۔ چھبیس سال کے عرصہ میں اس ملک پر حکومت کی ہے انہوں نے اسلام کا کونسا کام کیا ہے اور آپ دیکھیں کہ اس مختصر عرصہ میں قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کی اس گاڑی کو اسلام کی منزل کی طرف کہاں تک لے گئے ہیں ۔ جناب والا ! مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے عہد پر قائم ہیں کیونکہ ہم نے اپنے چاروں صوبوں میں سب سے پہلے یہ کہا تھا کہ اسلام ہمارا دین ہے اور ہم نے یہ جھوٹا وعدہ نہیں کیا تھا اور پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ ہے اور ہم یہاں اسلامی معاشرہ قائم کریں

گے - ہم نے دل سے یہ عہد کیا ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے اور ہم اپنے تمام پروگراموں کو اپنے کاموں کو اسلام کے دائرہ کے اندر محیط کرتے ہوئے اسلام کی جانب اپنی گاڑی کو لے کر جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ عمل سے قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ان کی پارٹی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کو کافر کا فتویٰ دینے والے جھوٹے تھے اور وہ وہی لوگ تھے جو اپنے آپ کو اس تحریک کے دنوں اسلام پسند کہتے تھے اور ہمیں اسلام کے مخالف سمجھتے تھے - ان کی آج حالت تبدیل ہو گئی ہے اور آج جب یہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے آئی تو آپ نے ہمارا رویہ دیکھا - چونکہ یہ ہمارا کام ہے اور ہم نے خود آئین میں اس بات کی ضمانت دی ہے کہ ہم خود ربا کو ختم کریں گے اسی وجہ سے ہمارے ساتھ بیٹھنے والے ساتھیوں نے اس قرارداد کی پرزور حمایت کی ہے -

آخر میں - جناب والا ! میں یہ گذارش کروں گا کہ چوہدری علی بہادو کی ترمیم کو منظور کرتے ہوئے تمام مکاتب فکر کو ہر فرقہ کے مسلمانوں کے علماء کو اکٹھا کرکے اس نظام کو تبدیل کرایا جائے اور تمام صوبوں کے لیے یہ مؤثر قانون بنایا جائے جس سے یہ ربا ختم ہو جائے - میں اپنے ساتھیوں سے بھی یہ اپیل کروں گا کہ وہ اس قرارداد کی اس ترمیم کے ساتھ حمایت کریں تاکہ مؤثر صورت میں یہ ربا کا کام ختم ہو جائے اور اس کی بجائے اسلامی نظام ہماری معیشت میں آجائے -

مسٹر سپیکر (حاجی محمد سیف اللہ سے) : کیا آپ نے کچھ فرمانا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی - جناب والا -

Mr. Speaker : The time is extended for an indefinite duration.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں سب سے پہلے وزیر قانون کی اس فراخدلانہ مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج محض اس لیے ربا کی مخالفت نہیں کی کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے - ورنہ ہو سکتا ہے کہ اپوزیشن اگر کہہ دے کہ خدا ایک ہے تو محض اس کی مخالفت میں وہ دو بھی کہہ سکتے ہیں بہرحال میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کی مخالفت نہیں کی -

جناب والا ! جہاں تک سود اور ربا کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ یہ مسئلہ کچھ interpretable بن جاتا یا اس قسم کا کوئی اختلاف ہو جاتا کہ بحث میں لایا جاتا تو جناب والا ! جب وہ مسئلہ ہی ختم ہوگیا اور جو الفاظ کے متعلق آئین میں لکھے ہوئے ہیں وہ الفاظ بھی قرارداد میں منظور ہوگئے ہیں کہ اس میں ربا کا لفظ لکھا جائے تو پھر جناب والا ! میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ضرورت رہ جاتی ہے جب ہمارے آئین میں ہی اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کہ ربا کو ان شرائط کے ساتھ eliminate کیا جائے

وزیر قانون : Point of personal explanation

جناب سپیکر ! میں نے بھی اپنے arguments آئین کی بنیاد پر دیے ہیں - آئین کے اندر یہ بات موجود ہے کہ تمام قوانین اسلامی طرز پر ڈھالنے کے لیے ، اسلامی بنانے کے لیے ایک اسلامی مشاورتی کونسل ہو گی جس کا یہ کام ہو گا کہ وہ تمام قوانین پر غور و خوض کے بعد ایسے قوانین کو اسلامی بنایا جائے - اسی لیے میں نے اس پر کہا تھا کہ علماء پر مشتمل جو اسلامی مشاورتی کونسل ہے اس کے سامنے جانا چاہئے - تاکہ ایک نظام جو برا ہے جسے ہم خود مانتے ہیں اس پر صحیح طریقہ سے فیصلہ ہو سکے - اور ہمیں صحیح اسلامی نظام مل سکے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ! میں یہی عرض کر رہا تھا کہ ربا ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر کسی فرد کسی گروہ کسی فرقہ کو اختلاف نہیں ہے - آپ آئین اٹھا کر دیکھ لیں جو اختلافی مسائل تھے ان کے بارے میں واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ انہیں بھی اسلام کے مطابق ڈھالا جائے گا لیکن ربا جناب والا ! قطعی غیر اختلافی مسئلہ ہے - اس کے لیے آیات قرآنی موجود ہیں - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے یہ قطعی طور پر حرام ہے اس لیے واضح طور پر آئین میں لکھ دیا گیا ہے کہ بغیر کسی شک و شبہ کے اس کی پوری طرح سے elimination کی جائے گی - جب آئین بھی elimination کے لیے کہتا ہے - اللہ تعالیٰ نے بھی اسے حرام قرار دیا ہے - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے حرام قرار دیا ہے - تو میں نہیں چاہتا ہم ایسی مثال قائم کریں محض اس لیے کہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے پیش ہوئی ہے -

جناب والا ! ایک طرف تو فراخدالانہ مظاہرہ کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہ کہیں یہ من وعن پاس نہ ہو جائے کہ یہ کہیں ویسی پاس نہ ہو جائے جیسے اپوزیشن نے پیش کی ہے ۔ لہٰذا ہماری ٹانگ ضرور اس میں اڑنی چاہئے ۔ چاہے اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو ۔ میں تو کہتا ہوں اس سے بلکہ آپ کو discredit پہنچے گا اس چیز کا کہ شاید اسلام کے متعلق کوئی دو نظریات ہیں ۔ اور اس پر بھی مسلمانوں میں کوئی اختلاف ہے ۔ جناب کیوں ایک واضح چیز کو آپ مبہم بناتے ہیں ۔ کیوں ایک ایسے کریڈیٹ کو گنوا رہے ہیں جس کے لیے آپ کی نسلیں آپ کے بچے یہ کہیں گے ہمارے باپ کے زمانہ میں ۔ ہمارے باپ کے زمانہ کی اسمبلی میں یہ قرارداد پاس ہوئی تھی ۔ ارے بھائی میں تو اس حد تک بھی تیار ہوں ، آپ نے کیا فراخدالانہ مظاہرہ کیا ہے میں کرتا ہوں یہ مظاہرہ ، میری قرارداد کو وزیر قانون کے نام سے موسوم کر دی جائے ، لیکن خدا کے لیے اسے اسی شکل میں من وعن تسلیم کر لیا جائے ۔ تاکہ اس کا حلیہ نہ بگڑ جائے ۔ میرا مقصد تو صرف کام سے ہے ، حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا تھا کہ بات کرنے والے کو نہ دیکھو ۔ اس کی بات کو دیکھو ۔ بات کرنے والے کی مخالفت یا مخاصمت کو نہ دیکھو ، اصل چیز کو دیکھو کہ کہہ کیا رہا ہے ۔ اگر آپ بھی کہتے ہیں اور مانتے ہیں ، ہم بھی مانتے ہیں ، ایک اسلامی چیز بیچ میں لائی جا رہی ہے ہم قانون نہیں بنا رہے ، اس کی مقتضیات اس کے جز ، اور اس کی تمام چیزیں یہ تو پارلیمنٹ نے دیکھنا ہیں ۔ ہمارے سامنے تو ایک ریزولیوشن ہے اور اس میں صرف یہی کچھ کہا گیا ہے کہ ہم نے ان کے سامنے ایک مسئلہ پیش کرنا ہے کہ ربا کا مسئلہ سب کے لیے لعنت ہے اس کو ختم کریں ۔ اب یہ ان کا کام ہے اگر وہ ضرورت محسوس کریں گے تو کسی سے مشورہ بھی کر لیں گے ، یہ تو اسلام کا قطعی فیصلہ ہے ، اس میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہیں ہے ۔ جناب والا ! میں گذارش کروں گا کہ از راہ کرم وہ ایک دینی کریڈیٹ ، وہ ایک اعمال کا حصہ جو آپ کی بخشش کا باعث بن سکتا ہے ۔

اس طرح سے ہیر پھیر کر کے آپ وہ نہ کریں جو کسی نے کہا ہے ۔

نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہہ مصلحت اندیش سے وہ رند بادہ خوار اچھا

خدا کے لیے آپ اس کا حلیہ نہ بگاڑیں ، اور میں گذارش بھی کروں گا ۔ جناب چوہدری علی بہادر خان صاحب سے کہ وہ حال ہی حرمین شریفین کی زیارت کر کے آئے ہیں ۔ وہ ان کے چکروں میں نہ پڑیں ، وہ اپنے اعمال کو اس طریقہ سے سلب نہ کروائیں کہ ان کے کہنے پر انہوں نے یہ ترمیم پیش کر دی ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب والا ! حاجی صاحب قرارداد کے حق میں بول رہے ہیں یا قرارداد کی مخالفت میں ؟

مسٹر سپیکر : وہ آپ سے اپیل کر رہے ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب سپیکر ! اگر انہیں اپیل کرنی ہے تو ہاؤس سے کریں ۔ مجھ سے کیوں کرتے ہیں کیونکہ یہ قرارداد اب ہاؤس کی پراپرٹی بن چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ! میں ان سے اپیل کروں گا کہ اپنی بہتری کے لیے از راہ کرم یہ اپنی ترمیم کو واپس لے لیں ۔ اور اس قرارداد کو من وعن طریقہ سے پاس کر کے پارلیمنٹ کے پاس بھجوا دیا جائے ۔ تاکہ ہم صحیح معنوں میں مسلمان کہلوا سکیں ۔ تاکہ پتہ چل سکے ہم مسلمانوں کے پاسدار بھی ہیں اور ہم مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔ اور ثابت کریں کہ یہ صوبہ پہلا صوبہ ہے جس نے اس طرف توجہ دی ہے ۔ پہلا قدم اس صوبہ نے اٹھایا ہے ۔ مجھے جناب اس بات کا اعتراف ہے جس طرح جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ آئین میں اس کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ یہ آئین آپ ہی کے دور حکومت میں بنا ہے ۔ مگر یہ نہ بھولئے کہ یہ آئین متفقہ طور پر بنا ہے اور اس میں سب سے بڑی اتفاق کی وجہ بھی یہی ہے ، اپوزیشن کے اتفاق کرنے کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے سب سے پہلے انہوں نے آپ کی سوشلزم کو کٹوا کر اسلام کو درج کیا اور پھر درج کروا کر اس پر دستخط کئے ۔

جناب والا! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آئین پوری قوم کا آئین ہے ۔ اگر اپوزیشن نے اس سے اختلاف کیا ہوتا تو ہو سکتا ہے آپ اسے اپنی entire property بنا سکتے اور اس کے پروپرائیٹر بن سکتے ۔ اس کا میں بھی اس طرح مالک ہوں جس طرح آپ ہیں ، اس پر میں نے بھی اسی طریقہ سے دستخط کئے ہیں جس طریقہ سے آپ نے کئے ہیں ۔ میں نے بھی اسی طرح اس پر رائے دی ہے جس طرح آپ نے دی ہے ۔ یہ پوری قوم کا آئین ہے اس کا کریڈٹ پوری قوم کو ملنا چاہیے ، اس کا کریڈیٹ پوری قوم کے نمائیندوں کو ملنا چاہیے ۔ میں استدعا کروں گا کہ اس قرارداد کو اسی طریقہ سے پاس کروایا جائے ۔ اور اس کو پارلیمنٹ کے پاس بھجوایا جائے تاکہ وہ جلد از جلد جو بھی قانونی پوزیشن ہو ، اس کے مطابق عمل درآمد ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

کہ قرارداد میں الفاظ ''جاروں صوبوں کے لیے'' کے بعد ''تمام اسلامی مکاتب فکر کے نظریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعلیٰ سطح پر غور و فکر کرنے کے بعد'' الفاظ ایزاد کئے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب دوسرا سوال یہ ہے ۔

کہ مندرجہ ذیل الفاظ قرارداد کے آخر میں ایزاد کئے جائیں ''یعنی West Pakistan money lenders Registration Ordinance, 1960. کا اطلاق بنکوں پر بھی ہو اور شرح سود اس حد سے تجاوز نہ کرے جس قدر سالانہ کرنسی کی قوت خرید میں کمی واقع نہ ہو ۔ اور کمرشیل بنکوں کو سٹیٹ بنک کی شرح سود سے دو فیصد زیادہ وصول کرنے کی اجازت نہ دی جائے ۔ اور وہ سود سالانہ شرح پر لگائیں نہ کہ ماہواری یا سہ ماہی شرح پر ۔

West Pakistan money lenders Registration Ordinance, 1960.

کا اطلاق بھی تمام پاکستان پر کیا جائے اور ان آرڈیننس کا سختی سے اطلاق کیا جائے۔ پاکستان گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ cost of living کی شرح کو کرنسی نوٹوں سے کم اثر کرنے سے کنٹرول کرے تاکہ بنک ریٹ زیادہ نہ بڑھیں۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

This ammendment falls.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے کہ یہ قرارداد ترمیم شدہ صورت میں منظور کی جائے۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr. Speaker : The House is adjourned till 8-30 a.m. tommorrow.

(ایوان کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے بروز جمعتہ المبارک 14 فروری 1977ء تک کے لیے ملتوی کر دی گئی) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

جمعۃالمبارک ۔ 14 فروری 1975ء
(جمعۃالمبارک 2 صفر ۔ 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے نو بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝

پ ۱۵ ۔ س ۱۷ ۔ رکوع ۵ ۔ آیات ۴۴ تا ۴۶

ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور مخلوقات میں سے کوئی ایسی چیز نہیں مگر یہ کہ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے بلاشبہ وہ بڑا حلیم اور بخششوں والا ہے۔

اور جب تم قرآن پڑھا کرتے ہو تو ہم تم میں اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے پردہ پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں پر بھی پردہ ڈال دیتے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جب تم قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بدک جاتے ہیں اور پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

صدق اللہ العلی العظیم

وما علینا الا البلاغ

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا! میں آپ کی اجازت سے ایک مختصر سا بیان عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : استحقاق سے بھی پہلے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جی ہاں ۔

متحدہ حزب اختلاف صوبائی اسمبلی پنجاب کی پارلیمانی تاریخ شاہد ہے کہ اس نے ہمیشہ ایک محب وطن تعمیری اور فعال حزب اختلاف کا کردار ادا کیا ہے اور حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کرتے ہوئے بڑی بےخوفی کے ساتھ اسلامیت و جمہوریت کے فروغ کا پرچم بلند رکھا ہے ۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ حالات کی نامساعدت کے باوجود تحمل ، رواداری اور مفاہمت کی فضا میں پارلیمانی روایات اور جمہوری اداروں کو استحکام بخشا جائے تاکہ حقیقی جمہوریت ، زندگی کے ہر شعبے میں نافذ و راسخ کی جا سکے ۔ لیکن جناب والا! مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ اس تلخ حقیقت کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ حکمران پارٹی نے تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور وہ تنقید و احتساب سے بے نیاز ہو کر محض اپنے اقتدار کے استحکام کے لیے پورے ملک کو محاذ آرائی کے جہنم میں جھونک رہی ہے ۔

قومی و علاقائی سطح پر پے در پے ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں ۔ جن کے نتیجے میں جمہوری عمل مفلوج ہو کر رہ گیا ہے ۔ آزادی تحریر و تقریر اور آزادی اجتماع پابہ زنجیر کر دی گئی ہیں ۔ دفعہ 144 کا نفاذ مستقل فیچر بن گیا ہے ۔ طلبہ ، مزدوروں ، کسانوں اور حزب اختلاف کی جماعتوں کی سرگرمیاں مسلسل کچلی جا رہی ہیں اور جلسے جلوسوں میں پولیس کی متشدد دانہ کارروائیاں روز کا معمول بن گئی ہیں ۔

(اگر جناب اجازت دیں تو میں بیٹھ کر پڑھ دوں)

مسٹر سپیکر : ہاں ۔ میں یہی محسوس کر رہا تھا ۔

وزیر تعلیم : بلکہ اگر شروع سے پڑھ دیں تو ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب ، آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو میں اجازت دے سکتا ہوں کہ آپ کے behalf پر آپ کی پارٹی کے کوئی اور رکن پڑھ دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : نہیں میں پڑھ سکتا ہوں ۔

متحدہ حزب اختلاف صوبائی اسمبلی پنجاب کی پارلیمانی تاریخ شاہد ہے کہ اس نے ہمیشہ ایک محب وطن ، تعمیری اور فعال حزب اختلاف کا کردار ادا کیا ہے اور حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کرتے ہوئے بڑی بے خوفی کے ساتھ اسلامیت و جمہوریت کے فروغ کا پرچم بلند رکھا ہے ۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ حالات کی نامساعدت کے باوجود تحمل ، رواداری اور مفاہمت کی فضا میں پارلیمانی روایات اور جمہوری اداروں کو استحکام بخشا جائے تاکہ حقیقی جمہوریت ، زندگی کے ہر شعبے میں نافذ و راسخ کی جا سکے ۔

لیکن جناب والا! مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ اس تلخ حقیقت کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ حکمران پارٹی نے تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا ۔ اور وہ تنقید و احتساب سے بے نیاز ہو کر محض اپنے اقتدار کے استحکام کے لیے پورے ملک کو محاذ آرائی کے جہنم میں جھونک رہی ہے ۔

قومی و علاقائی سطح پر پے در پے ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں جن کے نتیجے میں جمہوری عمل مفلوج ہو کر رہ گیا ہے آزادی تحریر و تقریر اور اجتماع پابہ زنجیر کر دی گئی ہیں ۔ دفعہ 144 کا نفاذ مستقل فیچر بن گیا ہے ۔ طلبہ ، مزدوروں ، کسانوں اور حزب اختلاف کی جماعتوں کی سرگرمیاں مسلسل کچلی جا رہی ہیں اور جلسے جلوسوں میں پولیس کی متشددانہ کارروائیاں روز کا معمول بن گئی ہیں ۔

حال ہی میں حزب اختلاف کے خلاف وسیع پیمانے پر جو منتقمانہ کارروائیاں شروع ہوئی ہیں اور آمرانہ اقدامات کے ذریعے بیدار رائے عامہ کو جس طرح کچلا جا رہا ہے اس نے دہشت اور بے اعتمادی کی فضا میں ملکی سالمیت اور سیاسی استحکام کو اندیشوں سے دو چار کر دیا ہے ۔

پھر جس عجلت کے ساتھ آئین و قوانین میں ترامیم کر کے عوام اور ان کے منتخب نمائندوں کے حقوق پامال کیے گئے ہیں ، اس سے جمہوریت کا مستقبل اور تاریک ہو کر رہ گیا ہے ۔

حالات کے اس پس منظر و پیش منظر میں متحدہ حزب اختلاف پنجاب

اسمبلی قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اجلاسوں کے بائیکاٹ سے متعلق مرکزی پارلیمانی حزب اختلاف کے فیصلوں کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اعلان کرتی ہے کہ وہ بھی صوبائی اسمبلی پنجاب کے موجودہ اجلاس کا آج سے مقاطعہ کرے گی ۔

متحدہ حزب اختلاف اسلام ، جمہوریت اور ملکی سالمیت میں پختہ یقین رکھتی ہے اور ان عظیم مقاصد کے لیے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی ۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے اراکین اجلاس کا بائیکاٹ کرکے چلے گئے)

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب اسمبلی کی جو تھوڑی سی اپوزیشن پارٹی ہے ، اس نے اکثر اوقات اس ایوان میں ، اس صوبے میں جمہوریت کو چلانے میں تعاون کیا ہے اور انہوں نے اس اسمبلی سے باہر جو جماعتیں پاکستان کی سالمیت کی مخالفت کر رہی تھیں اتنے کھلے طور پر کبھی اس اسمبلی کی اپوزیشن نے ان کا ساتھ نہیں دیا اور افسوس کی بات یہ ہے ، بلکہ خاص طور پر ہمارے لیے بے حد افسوس کی بات ہے کیونکہ اس ہاؤس میں اتنی اچھی طرح سے ہم اپنی اپوزیشن پارٹی کے ساتھ تعاون کرتے اور ہر سطح پر ہم ان سے رابطہ قائم رکھتے تھے ۔ ان سے تعاون حاصل کرنے کے لیے ان کی بات زیادہ سے زیادہ مانتے تھے ۔ لیکن آج جناب والا ! جب کہ یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ یہ قومی سطح پر اپوزیشن کا گٹھ جوڑ ہے ۔ نیپ کے ساتھ ان جماعتوں کا گٹھ جوڑ ہے ۔ جو حقیقت میں شروع سے پاکستان بنانے کی مخالف رہی ہیں ۔ جناب والا ! یہ کوئی عجیب حادثہ یا اتفاق ہے کہ یہ سب اکٹھی ہوگئی ہیں ۔ نہیں ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت اسلامی ، نواب زادہ نصراللہ خان اور دوسرے صرف اپنی عزت بنانے کے لیے چھوٹی موٹی کوئی سٹیج حاصل کرنے کے لیے ، یہ جو نیپ کے پاس بے تحاشہ غیر ملکی پیسہ ہے ، اس پیسے سے جلسے جلوسوں کا انتظام ہوتا ہے ، جو سٹیج بنتے ہیں ۔ ان پر بیٹھ سکیں اس لیے کہ اگر وہ لوگ ، وہ سیاسی یتیم اکیلے کسی جلسے کا انعقاد کریں ، سٹیج پر بیٹھنا چاہیں تو ان کو سننے کے لیے شاید ایک آدمی بھی نہ آئے ۔ وہ جانتے ہیں جب نجی سطح پر ہم سے ملتے ہیں تو یہیں کہتے ہیں کہ ولی خان غدار ہے ۔ اس کے خلاف مقدمہ چلاؤ ، ملک دشمن جماعت کے

خلاف مقدمہ چلاؤ ، ہم ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے ۔ لیکن جب ہم انہیں کہتے ہیں کہ آپ خود جانتے ہیں تو پھر ایسا کیوں نہیں کرتے لیکن وہ اپنی ایک جھوٹی عزت بنانے کے لیے ایسا کرتے ہیں ۔

جناب والا ! پچھلے دنوں ایک رسالے میں عبدالغفار خان کا ایک انٹرویو شائع ہوا اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کے گھر میں ہوا ہے جو اپنے آپ کو پنجابی کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے اور اس کے انٹرویو میں پنجابیوں کے خلاف اور پاکستان کے خلاف جو زبان اس نے استعمال کی ہے ، کسی شخص کو اس کے بعد یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو پنجاب یا پاکستان کا حامی کہے یا یہ کہے کہ میں مسلم لیگ کا آدمی ہوں ۔ اس مسلم لیگ کا جس کی نیپ جماعت نے پاکستان بننے کے پہلے سے لے کر آج تک مخالفت کی ہے اور کبھی پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا ۔ زبانی زبانی اور باتوں باتوں میں تو انہوں نے قبول کیا ہے ، لیکن کبھی انہوں نے دل سے قبول نہیں کیا ۔

جناب والا ! مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر کبھی کسی کو شک و شبہ تھا کہ نیپ جماعت پاکستان کے خلاف ہے یا نہیں ، نیپ جماعت پاکستان میں گڑبڑ کرانا چاہتی ہے یا نہیں ، نیپ جماعت پاکستان میں قتل و خون کرا کے پاکستان کے دونوں طرف بیٹھے ہوئے دشمنوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے یا نہیں ، تو اب وقت آ گیا ہے اور وہ کھل کر سامنے آ گئے ہیں ۔ جناب والا ! آپ دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے کونے کونے میں طبقات نے نیپ جماعت کی شدید مذمت کی ہے ، بلکہ اس سے بھی زیادہ شدید مطالبات کیے ہیں ۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو اس ملک میں بہت مشکل سے جمہوریت لائے ہیں ۔ بڑی جدوجہد کی ہے ۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے ساتھیوں نے گلی گلی کوچے کوچے میں پھر کر جدوجہد کی جب کوئی ہماری تقریر نہیں لکھتا تھا ۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ یہ لوگ اسمبلیوں میں بیٹھ کر وزیر اعظم کے خلاف اس قدر توہین آمیز باتیں کرتے ہیں اور حکومتی جماعت کے خلاف پارلیمنٹ میں اس قدر غلط باتیں کرتے ہیں کہ ان کو کوئی آدمی دنیا کی کسی پارلیمان میں بیٹھنے

نہ دے ۔ اس قسم کی توہین آمیز باتیں کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی میں اور یہاں پر ان کی ہر تنقید اور ہر بات اخبارات میں چھپتی ہے بلکہ ہم اگر کوئی بات نہ بھی کہیں تو وہ اسمبلی کی کارروائی غلطی سے ہمارے نام سے چھپ جاتی ہے ۔ یہ تو آزادی کا حال ہے ۔ کوئی بھی اخبار والا یہ کہہ دے کہ کوئی بیان اپوزیشن نے اس اسمبلی میں حکومت کے خلاف دیا ہو اور وہ نہ چھپا ہو یا یہاں پر ہم نے کبھی ان کا گلہ دبایا ہو یا منہ پر ہاتھ رکھا ہو کہ فلاں بات نہ کہو بلکہ وہ ہر روز کہتے ہیں ۔ گزشتہ روز بھی اس چیز کا مظاہرہ ہوا ہے جناب والا! میں یہ بات صرف اس ایوان سے نہیں کر رہا ۔ میں صرف اپنی پارٹی کے لوگوں سے مخاطب نہیں ہوں کچھ پیپلز پارٹی کے حامی ہیں ۔ کچھ دوسری جماعتوں کے حامی ہیں میں اس وقت وسیع تر پاکستانی عوام سے مخاطب ہوں کہ کیا وہ چاہتے ہیں کہ وہ اس بات کا فیصلہ دیں ۔ میں اپنے عوام سے یہ فیصلہ چاہتا ہوں کہ وہ اس وقت فیصلہ دیں کہ کیا اس وقت جب کہ نیپ جماعت کی تشدد کی کارروائیاں خون ریزی اور قتل وغارت تک پہنچ گئی ہیں ۔ ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لیے ہیجان پیدا کرنے تک پہنچ گئی ہیں تو کیا اس وقت وہ پاکستان میں اور کسی بھی شخص کو جمہوریت کے نام پر ہو خواہ کسی اور نام پر نیپ جماعت کی حمایت کرنے کی اجازت دیتے ہیں ؟ کیا وہ ان لوگوں کو خواہ وہ ہماری اسمبلی کی اپوزیشن ہو یا قومی اسمبلی کی یہ بات کہنے کے لیے تیار نہیں کہ خیال کرو اس وقت جب نیپ جماعت پاکستان کے خلاف ننگی ہو گئی ہے ۔ آج اس کا جنرل سیکریٹری کابل میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیاں کرنے کے لیے تخریب کاروں کو ٹریننگ کرکے پاکستان میں بھیج رہا ہے کیا تمہیں اتنا بھی خیال نہیں آتا کہ اس موقعے پر تم اتنے بدھو ہو جاؤ یا اتنے موقع پرست ہو جاؤ کہ تم نیپ جماعت کا ساتھ دو ۔ آخر میں پوچھتا ہوں ۔ جناب والا! کہ اس وقت کیا ایسی بات ہے کہ نیپ جماعت کا ساتھ دینا ان کے لیے بہت ضروری ہے صرف ایک ہی بات میری سمجھ میں آتی ہے کہ جو لوگ نیپ کا ساتھ دیتے ہیں وہ خواہ

درپردہ دیتے ہیں ۔ خواہ وہ کھل کر دیتے ہیں خواہ وہ روتے ہوئے دیتے ہیں جیسے پنجابی کی ایک مثال ہے ''کہ روناں یاراں نوں ناں لینا بھراواں دا'' تو خواہ وہ روتے ہوئے خواہ واک آؤٹ کرتے ہوئے ۔ جمہوریت کا واسطہ دیتے ہوئے اور حالانکہ جمہوریت میں کیا کمی ہے ۔ جو وہ روز ہمیں یہاں رگیدتے ہیں رگڑتے ہیں جو حکومت پر تنقید کرتے ہیں کیا ہم نے کبھی ان کا منہ بند کیا ہے ؟ کیا اس ایوان میں ان کو کوئی بندش تھی جس کی وجہ سے انہوں نے یہاں سے واک آوٹ کیا ہے ۔ مجھے اس بات کا انتہائی افسوس ہے اور میں حیران ہوں کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اتنے پرانے سیاستدان ہیں کہ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ نیپ کی کیا چال ہےجناب والا ! آج میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں اپنے عوام سے یہ اپیل بھی کرتا ہوں کہ وہ اپنے نمائندوں سے پوچھیں ۔ جن کو انہوں نے ووٹ دیئے ہیں کہ کیا ان کا یہ بائیکاٹ دنیا کو یہ ثابت نہیں کرے گا کہ وہ پیپلز پارٹی اور پاکستان کی حکومت خواہ مخواہ کہتی ہے کہ نیپ جماعت پاکستان کی دشمن ہے ؟ نیپ ملک میں گڑبڑ کروانا چاہتی ہے ۔ نیپ ملک کو ختم کرنا چاہتی ہے ۔ یہ لوگ خواہ کچھ بھی کہیں ۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ حیات محمد خان شیر پاؤ کے قاتلوں کے ساتھ ہیں ۔ یہ خون سے رنگے یزیدی ہاتھوں کے ساتھ ہیں جو اس وقت ملک میں ننگے ہو گئے ہیں وہ ہاتھ کھل گئے ہیں اور جناب والا ! میں عوام سے فیصلہ چاہتا ہوں کہ اس وقت کیا ہم جمہوریت کے نام پر یا کسی بھی نام پر ملک کے مخالفین اور دشمنوں کا ساتھ دیں گے یا ملک کے جو وفادار ہیں اور ملک کی سلامتی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں ۔ ان کا ساتھ دیں گے ؟ جناب والا ! جتنے بڑے لوگ جتنے بڑے لیڈر ہوں ان سے اتنی ہی اچھی باتوں کی توقع کی جاتی ہے ۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا کہ ''عادات الملوک ملوک العادات'' ملکوں کی جو باتیں ہوتی ہیں وہ باتوں کے بھی ملک ہوتے ہیں وہ باتوں کے بھی بادشاہ ہوتے ہیں تو یہ بالکل انہوں نے ثبوت نہیں دیا ۔ ''عادت السادات سادات عادات'' بالکل اس کا ثبوت نہیں دیا کہ یہ لوگ

پبلک لیڈر شپ کے قابل ہیں ۔ یہ لوگ پبلک لیڈر ہو سکتے ہیں یا یہ پبلک کو lead کر سکتے ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ نیپ حکومت نے ان کو ایسا اندھا کر دیا ہے یا ان کو کوئی ایسا لالچ دیا ہے یا کوئی ایسی چیز دی ہے جسے میں سمجھ نہیں سکا کہ کیا قومی آپوزیشن اور ہماری عقل پر پردہ پڑ گیا ہے حالانکہ یہ بہت سمجھدار لوگ ہیں اور اس ایوان میں بہت تعاون کرتے رہے ہیں اور اب جب کہ میں اس بات پر خاص زور دیتا ہوں کہ پہلے تو شاید کسی پر یہ بات واضح نہیں تھی بلکہ ڈھکی چھپی تھی تو آج جب کہ نیپ ننگی ہو گئی ہے آج جبکہ پاکستان کے عوام خیبر سے لے کر کراچی تک یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان لیڈروں کو ان لوگوں کو جن کے ہاتھ خون سے رنگے ہیں اور جن کے ہاتھ پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں ۔ ان ہاتھوں کو توڑا جائے ۔ ان لوگوں کا محاسبہ کیا جائے تو اس نازک وقت پر آپوزیشن ایسی حرکتیں کر رہی ہے ۔ جس سے جناب والا ! دنیا میں یہ غلط فہمی پھیلے گی کہ حقیقت میں نیپ پاکستان کی مخالف نہیں ہے بلکہ یہ پیپلز پارٹی اور اور دوسری پارٹیاں ایسے ہی شور کر رہی ہیں ۔ جناب والا ! یہ نہایت ہی نازک موقع ہے بلکہ اس موقعے پر میں یہ کہنا ہوں کہ اب بھی مجھے یہ یقین ہے ہمارے دوست خاص کر وہ ساتھی جو یہاں سے آپوزیشن میں گئے ہیں میں قومی سطح پر بات نہیں کرتا ۔ ان لوگوں میں سمجھتا ہوں کہ کافی عقل ہے ۔ کافی سمجھ ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ کس طرح سے جمہوریت چلتی ہے ۔ کس طرح سے جمہوری ادارے کام کرتے ہیں ۔ تو میں اب بھی ان سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ اپنے فعل اور اپنے عمل پر غور کریں اور خصوصاً اس مرحلے پر غور کریں ۔ جس وقت نیپ نے ایسے حالات پیدا کر دیے ہیں ۔ انہوں نے تو کبھی نارمل حالات بھی ہمارے سیشن کا بائیکاٹ نہیں کیا تھا ۔ جناب والا ! یہ بھی ایک تجزیہ کرنے کی بات ہے کہ آج جب کہ نیپ کا مواخذہ ہوا ہے کوئی نئی بات ہوئی ہے میں بتاتا ہوں کہ پاکستان میں دو نئی باتیں ہوئی ہیں ۔ انہی پر اس ایکشن کا دارومدار ہو سکتا ہے ۔ ایک بات تو یہ ہوئی ہے کہ قتل و غارت اور وہ تخریب کاری جو نیپ ایک عرصے سے کر رہی تھی اور جس کی تخریب کاری

کا نشانہ پنجاب ، سندھ ، بلوچستان اور سرحد بھی بنا ۔ جس کی تخریب کاری کا نشانہ ابنائے وطن بنے اس وطن کے بہت سے بیٹے ان کی تخریب کاری کا نشانہ بنے ہیں اور ان لوگوں میں ایک حیات محمد خان شیر پاؤ بھی ہیں ۔ دوسری بات کیا ہوئی ہے جناب والا ! کہ نیپ کو پہلی بار عوامی حکومت نے عوام کی تائید سے ختم کیا ہے ۔ اب جناب والا ! یہ دو نئی develop-ments ہیں جبکہ تیسری کوئی نئی ڈیویلپمنٹ نہیں ہے ۔ مگر اس ملک میں جس قسم کی جمہوریت چلتی ہے جناب والا ! وہ نہ تو اشرف المخلوقات والی عوامی جمہوریت ہے اور نہ یہاں پر مغربی ملکوں جیسی ترقی یافتہ پارلیمانی جمہوریت ہی ہے ابھی اتنی ترقی نہیں ہوئی ۔ اب ہم ترقی کی ایک خاص سٹیج پر ہیں اور اس کے مطابق پاکستان میں پہلی بار ایک دستور بنا ہے اور دستور پر عمل ہو رہا ہے ۔

پھر تیسری چیز ایک نئی ڈیویلپمنٹ اور مجھے یاد آگئی ہے کہ جو شخص ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہو ۔ اس کو ایک مہینے کی بجائے تین ماہ تک قید میں رکھا جا سکتا ہے ۔ اب یہ ایسی ترمیم ہے کہ قومی سطح کی اپوزیشن نے کمیٹی سٹیج پر اس میں شرکت کی اور اس میں انہوں نے یہ کہہ کر بائیکاٹ نہیں کیا کہ ہمیں اس ترمیم پر اعتراض ہے بلکہ یہ کہہ کر بائیکاٹ کیا ہے کہ آپ نیپ کے خلاف اس قسم کی کارروائیاں کیوں کر رہے ہیں ۔ حالانکہ عوام اس کا مطالبہ کر رہے ہیں اور عوام تو شاید اس سے بھی زیادہ کا مطالبہ کر رہے ہیں اور وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں کیونکہ سیاست سمجھتا ہوں اور ملک پر کچھ crises آئے ہیں اور جناب ذوالفقار علی بھٹو crises کے لیڈر ہیں ہم نے اپنی چھوٹی سی زندگی میں دیکھا ہے کہ "He is the Leader of crises" انہیں معلوم ہے کہ کس طرح crises میں ملکوں اور قوموں کو سنبھالتے ہیں اور نہ ہی جذبات کی رو میں بہتے ہی ہیں اور نہ جذبات ہی میں آ کر فیصلہ کیا ہے ۔ بلکہ انہوں نے بہت تدبیر سوچ سمجھ اور جمہوری طریقے سے آئین میں ترمیم کے لیے دو تہائی اکثریت سے بھی زائد ووٹ حاصل کرکے ترمیم کی ہے ۔

جناب والا ! یہ مندرجہ بالا تین چیزیں نئی ہوئی ہیں مجھے حیرانی ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے کہ یہ لوگ اس کی وکالت کرتے ہیں جبکہ خود ولی خان یہ کہتا ہے کہ اجمل خٹک وہاں خربوزے کھانے نہیں گیا بلکہ وہ بندوقیں تیار کرنے گیا ہے اور بندوقیں لے کر آئے گا اس ملک کے یہ لوگ اب اس کے گواہ بنتے ہیں کہ نہیں جی وہ بالکل جمہوریت والی جماعت ہے ۔ جمہوریت والی پارٹی ہے اور فلاں پارٹی ہے ۔ کوئی بھی لبادہ اوڑھ لیں کوئی شخص بدھو بن جائے تو ان کے متعلق ہم نہیں بن سکتے ۔ میں نے اپنی زندگی میں جناب والا ! غفار خان کو پاکستان کی مخالفت کرتے دیکھا ہے ۔ پاکستان کے بننے کے بعد بھی مخالفت کرتے دیکھا ہے اور میں نے خود بچپن میں غفار خان ہائے ہائے پیٹا ہے ۔ اب میں کیسے بھلا سکتا ہوں ؟ یہ نسل کیسے بھول سکتی ہے جس نے اپنی آنکھوں کے سامنے ان کی زندگی دیکھی ہے ۔ ہم کیسے ان کی کارروائیوں کو بھول سکتے ہیں ۔ کوئی بدھو بن جائے ہم بدھو نہیں بنیں گے ۔

جناب والا ! یہ مجیب الرحمان کے سلسلے میں بھی بدھو تھے ۔ کہتے تھے وہ ملک کو توڑنا نہیں چاہتا ۔ جونہی وہ قید سے چھوٹا لندن میں گیا اس نے ایسا بیان دیا کہ ان کے منہ پر کالک مل دی کہ ہاں میں تو 1947ء سے منصوبے بنا رہا تھا کہ پاکستان سے علیحدگی حاصل کروں گا ۔ تو گویا صرف ذوالفقار علی بھٹو سمجھا تھا ؟ کہ وہ کیا چاہتا ہے ۔ پھر یہ کہتے تھے کہ ہم اس لیے مجیب کے ساتھ ہیں کہ وہ جمہوریت چاہتا ہے ۔ اب جمہوریت کا اس نے وہ حال کیا ہے کہ اس نے تمام پارٹیوں پر پابندی لگا دی ہے اور تمام دستور کو یکسر تبدیل کر دیا ہے ۔ کیا پاکستان میں ابھی تک ایسی کوئی بات ہوئی ہے جناب والا ! آئین میں ترمیم کا ایک طریقہ ہے ۔ اس طریقہ کے مطابق ترمیم کی گئی ہے ۔ اب اس میں کون سی ایسی نئی بات ہو گئی ہے جس پر یہ base کرتے ہیں ۔ جناب والا ! مجھے اس سے اچھا اور کوئی فقرہ نہیں لگتا کہ

''رونا یاراں نوں ناں لے لے بھراواں دا''

یہ جمہوریت کا واسطہ دیں یا کسی اور چیز کا ہر چیز گی ان کو آزادی ہے ۔ اس ہاؤس میں اور اس سے باہر ان کو آزادی ہے ۔ محرم کے احترام میں اگر دفعہ 144 لگائی گئی ہے تو یہ اس کو خراب کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ! ہم اس ملک میں یزیدیت کی اجازت نہیں دے سکتے ۔ ہم اس ملک میں ہر چیز کا احترام کرنا چاہتے ہیں جب محرم کا وقت ہوگا تو اس کا بھی احترام کریں گے ۔ اس میں اگر کوئی شخص بے چین ہو کہ موچی دروازہ میں ضرور تقریر کرنی ہے تو ہمیں اس پر پابندی لگانا پڑے گی جناب والا ! ہم مذہب کے معاملے میں کسی بھی شخص کی کسی قسم گی مداخلت برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔

جناب والا ! میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں دو بڑی development ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ اس وقت نیپ جماعت ننگی ہو کر پاکستانی عوام کے سامنے کٹہرے میں مجرم بن کر کھڑی ہے اور پاکستانی عوام پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ''ان کو پھانسی دو'' کیا جناب والا ! اسی جمہوری ہاؤس کے سامنے روز جلوس نہیں آتے ۔ روز طلباء جوانوں اور عورتوں کے جلوس نہیں آتے ۔ جو یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کا سر ہمیں چاہئے ۔ کیا دوسری ڈیویلپمنٹ یہ نہیں ہوئی کہ نیپ جماعت پر پابندی لگائی گئی ہے ۔ جناب والا ! اپنی اپوزیشن کے ممبران کا میں یہ ساری باتیں کہنے کے باوجود احترام اور عزت کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ سمجھدار اور عقل مند لوگ ہیں ۔ وہ اس سے پہلے بہکائے نہیں گئے ۔ اس سے پہلے قومی سطح پر اپوزیشن نے اپنی خودغرضی کے لیے بہت سے ایسے سیاسی ہتھکنڈے استعمال کئے جن کے قابو میں ہماری اپوزیشن نہیں آئی ۔ میں اب بھی ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہمارے سامنے بیٹھ کر تجزیہ کریں کہ آخر پاکستان میں public importance کا کون سا recent occurence ہوا ہے تو جناب والا ! وہ مجھے بتائیں کہ آج کون سا recent occurrence ہوا ہے جو اس مقاطعہ کا باعث بنا؟ کیا یہ نہیں کہ نیپ پر پابندی لگائی گئی کیا یہ نہیں کہ نیپ ننگی ہو گئی ہے اور وہ پاکستان میں قتل و غارت کرنا

چاہتی ہے اگر اس کے علاوہ اور کوئی recent occurrenee ہے تو وہ قانون میں ایک ترمیم ہے جو قانون کے مطابق کی گئی ہے جو جمہوریت کے مطابق کی گئی ہے ۔ کل ووٹوں کے ⅔ حصہ سے بھی زیادہ میجارٹی سے کی گئی ہے ۔ اس کمیٹی میں خود اپوزیشن بھی شامل تھی ۔ جناب والا ! میں اپنی اپوزیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ کل کون سی ایسی recent occurrence اس importance کی ہوئی ہے جس نے ان کو اس سارے سیشن کا بائیکاٹ کرنے کے لیے مجبور کیا ہے ۔ جب کہ انہوں نے آج تک کبھی نہیں کیا میں ان کی عقل و استدلال سے ان کا ایک جواب چاہتا ہوں کہ کونسی recent occurrence ہے اگر ان دو important occur-rence کے علاوہ کوئی اور ہوئی ہے ، جس کا مجھے علم نہیں ۔ پاکستانی عوام کو نہیں ۔ تو پھر ان کو اس کا اظہار کرنا چاہیے کہ یہ فلاں اتنی زبردست چیز ہے لیکن ہے بڑی خفیہ جو صرف اپوزیشن کو معلوم ہوئی ہے اس کی وجہ سے وہ مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں ۔

جناب والا ! قوموں پر ایسے وقت آتے رہتے ہیں ۔ میں یہ اب کہنا چاہتا ہوں کیونکہ باہر کہا جائے گا کہ یہ جمہوریت کا قتل عام ہو رہا ہے ، یہ ہو رہا ہے ، وہ ہو رہا ہے ۔ جناب والا ! ہم جو یہاں بیٹھے ہیں ہم عوامی جمہوریت کے داعی ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عوامی جمہوریت کا راستہ ایسے اقدامات کرکے ہموار کریں کہ اس سے اور زیادہ وقت جمہوری عمل چلے جس کی ہم خواہش رکھتے ہیں ۔

جناب والا ! میں یہ بات کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ اپوزیشن والے مجھے بتائیں کہ کونسی immediate occurrence ہوئی جو کہ اتنی شدید ہے کہ جس نے انہیں ایسے اقدام پر مجبور کیا ہے جو انہوں نے آج تک تقریباً تین سال سے اس اسمبلی کی ہسٹری میں نہیں کیا ۔ میں ان سے عقل و استدلال سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ ایک ۔ دو ۔ تین ۔ چار ۔ کونسے ان کے recent occurrence ہیں اور ایسے important ہیں کہ وہ اس سارے سیشن کا مقاطعہ کریں ۔ کئی بار

انھوں نے کہا کہ بھئی آپ ہماری فلاں بات نہیں مانتے ہم واک آؤٹ کرتے ہیں - ہم گئے ان سے ملے اور صلح ہو گئی اور وہ واپس آ گئے - اب ایسی کیا بات ہو گئی ہے - مجھے تو یہ سمجھ آتی ہے کہ نیپ ملک میں قتل و غارت کرنے میں ننگی ہو گئی ہے اور نیپ پر پابندی لگ گئی ہے - اب ان دو چیزوں سے اگر ان کو کوئی دکھ پہنچا ہے تو پھر واشگاف الفاظ میں کہیں -

جناب والا ! میں یہ بھی فیصلہ چاہتا ہوں کہ کیا پاکستانی لوگ یا اکثریت یہ چاہتی ہے کہ ملک دشمن لوگ کامیاب ہوں اور لوگ ان کی حمایت کریں - میں نہیں سمجھتا کہ عوام کی اکثریت ایسا چاہتی ہے - ہم ہی صرف اس سارے پاکستان کے رکھوالے نہیں بلکہ پاکستانی عوام بھی اس ملک کے رکھوالے ہیں اور انھوں نے اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کیا ہے اور وہ نیپ کی حمایت کرنے والوں کو ملک دشمن سمجھتے ہیں اور ان سب کا مواخذہ اور محاسبہ چاہتے ہیں - تو اس وقت ہم پر یہ لازم ہوتا ہے - جناب والا ! کہ ہم اس اسمبلی کو جسے ہمارے ساتھیوں اور ہمارے لیڈر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے بڑی مصیبت اور جد و جہد اور خون پسینے سے سجایا ہے ہم اس کا کاروبار جاری رکھیں گے - عوام کی فلاح و بہبود کے جو قوانین ہم نے پاس کروائے ہیں ، اس کا کام بھی جاری رکھیں گے اور انشاء اللہ میں عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ اسمبلی ان چند لوگوں کے بغیر جو نیپ کی حمایت میں اور اس ملک میں قتل و غارت کروانے والے لوگوں کی حمایت کر رہے ہیں ہم ان کے بغیر بھی اس ہال میں عوام کے خلاف کوئی بات نہیں ہونے دیں گے بلکہ عوام کی فلاح و بہبود کے پروگرام بنائیں گے - ان کی فلاح و بہبود کے قوانین وضع کریں گے اور اگر ہمیں مقابلہ کرنا پڑا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب مل کر ان چند آدمیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

گر یہ نیپ کے اتنے ہی مداح ہیں تو وہ اپنا ایک ایک نمائندہ اجمل خٹک

کے ساتھ کابل بھیج دیں اور کھل کر پاکستان کی مخالفت کریں ۔ ہم ان کا مقابلہ اور مخالفت کریں گے ۔ جناب والا ! قوموں پر ایسے وقت آتے رہتے ہیں ۔ آپ تاریخوں میں دیکھیں کہ قوموں پر کئی ایسے وقت آئے ہیں اور کچھ لوگ ان کے خلاف ہو گئے ہیں لیکن باقیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا ۔ ہم بھی ڈٹ کر مقابلہ کریں گے ۔ ہمارے لیڈر جناب ذوالفقار علی بھٹو ان سب کا مقابلہ کرنے کی زبردست ہمت اور جرأت رکھتے ہیں اور ہم ان سے کبھی نہیں گھبرائیں گے اور ہم نیپ جیسی پاکستان دشمن جماعت کو ننگا کریں گے اور اس کے ساتھیوں اس کے لالچی اور مفاد پرست دوستوں کو بھی ننگا کریں ۔ جناب والا ! میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر لی ہے اور جو میں نے ابھی بیان کیا ہے وہ ہماری ساری پارٹی کا موقف ہے اور ہم اس ایوان کی کارروائی معمول کے مطابق جاری رکھیں گے ۔ آخر میں میں جناب والا ! شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون : جناب سپیکر ! میں اس ضمن میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ! مجھے اس ایوان کا ایک ادنیٰ رکن اور پارلیمانی امور کا وزیر ہونے کی حیثیت سے بڑا صدمہ اور دکھ ہوا ہے کہ اس ایوان کے چار فاضل اراکین نے آج جو اسمبلی کے اجلاس کا مقاطعہ کیا ہے وہ کسی جمہوری اصول پر مبنی نہیں ہے ۔ تین سال تک ہمارے یہ دوست ہمیں یہ کہتے رہے کہ قومی سطح پر اگر کوئی جماعت اگر کوئی نام نہاد لیڈر کوئی crisis پیدا کرنا چاہتا ہے تو پنجاب کی اپوزیشن ہرگز ان کا ساتھ نہیں دے گی اور تین سال تک یہ لوگ ہم پر ثابت کرتے رہے کہ جب بھی ولی خان نے کوئی crisis پیدا کرنے کی کوشش کی ۔ جب بھی کسی ایسے شخص نے گڑ بڑ کرنے کی کوشش کی تو ہماری اپوزیشن نے ان کا ساتھ نہیں دیا تھا لیکن آج اچانک مجھے حیرانی ہوئی کہ ان لوگوں کے ساتھ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ۔ ان کے

ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی ۔ پنجاب میں کوئی ایسا خاص واقعہ پیش نہیں آیا ۔ جس میں حکومت قصوروار ہو اور میرے دوستوں کو یہ محسوس ہوا ہو کہ اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں کہ وہ اسمبلی کا مقاطعہ کریں ۔

جناب والا ! محض اس بنا پر کہ نیپ جماعت نے اس ملک میں پنجاب میں سندھ اور سرحد میں دھماکہ کروانے اور اس ملک کو توڑنے کی کوشش کی اور سب لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہ وہ جماعت ہے جس نے تخلیق پاکستان کی مخالفت کی تھی اور یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے آپ کو سرحدی گاندھی کہلوا کر خوش ہوا کرتے تھے ۔ یہ وہ لوگ ہیں ۔ جنھوں نے قائد اعظم کا سرحد میں ریفرنڈم کے لیے مقابلہ کیا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ سرحد ہندوستان کے ساتھ شامل ہو اور پاکستان کے ساتھ شامل نہ ہو ۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے فاضل اراکین نے ان کی حمایت میں آج اس اسمبلی کا مقاطعہ کر کے جمہوریت کو پامال کیا ہے ۔

جناب والا ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۔ اس ملک میں عرصہ دراز تک آمریت مسلط رہی اور ہماری جماعت پاکستان پیپلز پارٹی نے بڑی جد و جہد کے بعد اس ملک میں جمہوریت بحال کی ہے اور بڑی مشکل سے اس ملک کو آئین ملا ۔ جناب والا ! ہم لوگ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے جس کے عوض عوام نے ہم پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں جنھیں ہم نے پورا کرنا ہے ۔ ہمارا صحیح مقام اسمبلی ہی ہے تاکہ ہم عوام سے کئے گئے وعدے پورے کریں اور اس سلسلہ میں قانون سازی بھی کر سکیں ، جو شخص بھی اسمبلی سے واک آوٹ کرتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عوام کا استحصال کرتا ہے ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم واک آوٹ کرنے کی بجائے اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں اور عوام کی نمائندگی کے فرض کو پورا کریں ۔ ہمیں عوام نے اس لیے منتخب نہیں کیا تھا کہ ہم ہیلز ہاؤس میں آ کر آرام کریں اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے رہیں ۔ ہمیں عوام کے مسائل حل کرنا ہیں ، ان کی فلاح و بہبود کے لیے قوانین بنانے ہیں ۔ جو شخص اپنا یہ حق پورا نہیں کرتا ۔ وہ عوام سے زیادتی کرتا ہے ۔

جناب والا ! جس اسمبلی کا انہوں نے مقاطعہ کیا ہے اس میں آج ایک بل پیش ہونے والا ہے ۔ جس کا مقصد اس صوبہ کے غریب عوام کو جن کے پاس رہائش کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے ۔ پانچ پانچ مرلہ کے پلاٹ تقسیم کرنا ہے ۔ انہیں رہائش کی سہولتیں مہیا کرنا ہے ۔ میرے خیال میں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اپوزیشن اس کام میں عوام کی بھلائی میں مخلص نہیں ہے ۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں ایک لوکل گورنمنٹ کا بل آنا ہے ۔ جس کا مقصد عوامی اداروں کو اور مضبوط کرنا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ جمہوریت کو اس وقت تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا سکتا ۔ جب تک ان اداروں کو زندہ نہیں کیا جاتا ۔ جناب والا ! یہ لوگ جنہوں نے جمہوریت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے ۔ ولی خان اور اس کا باپ جو غدار اور ابن غدار ہیں ۔ ان کو جب گرفتار کیا گیا تو نیپ والے جیسا کہ سب جانتے ہیں ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش کر رہے تھے اور یہ لوگ ان کی حمایت کر رہے ہیں ۔ جناب والا ! اگر انہوں نے ان کی حمایت کی تو ہم یہ سمجھیں گے کہ یہ شیرپاؤ کے قاتلوں کی حمایت کر رہے ہیں ۔ جناب والا ! شیرپاؤ ایک محب وطن پاکستانی تھے ۔ انہوں نے جام شہادت نوش کیا ہے ۔ انہوں نے ملک کے لیے بہت کام کیا ہے وہ ۔ ایک محنتی آدمی تھے ۔ جناب والا ! میں کہوں گا کہ اگر یہ جمہوریت کے نام پر واک آوٹ کر رہے ہیں تو یہ جمہوریت کے نام پر ملک دشمنی کے مترادف ہوگا ۔ جناب والا ! ہم جمہوریت کے نام پر یہ برداشت نہیں کر سکتے ۔ قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ان اسمبلیوں کو زندہ کیا ہے اگر اپوزیشن نے کارروائی میں حصہ نہ لیا تو ہم تالے لگا کر تو نہیں چلے جائیں گے بلکہ ہم پنجاب کے عوام کی اکثریت کے نمائندہ ہونے کے ناطے اپنا یہ خوشگوار فریضہ ادا کرتے رہیں گے ۔ قوم نے جو ذمہ داری ہم پر عائد کی ہے ہم اسے ادا کرتے رہیں گے ۔ کوئی شخص بھی ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں دے سکتا جو ملک کا دشمن ہو ۔ ہم اس ملک کے استحکام کے لیے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے کے لیے تیار ہیں ۔

جناب والا ! ہماری اپوزیشن بڑی سادہ لوح ہے ۔ یہ ان لوگوں کی باتوں میں آ گئی ہے ۔ میں نہیں کہوں گا کہ ہماری اپوزیشن محب وطن نہیں ہے ۔ میں ان کی حب الوطنی پر شک نہیں کر سکتا بلکہ آج علامہ رحمت اللہ ارشد نے جو کچھ بھی کہا ۔ مجبوری کے پیشہ نظر کہا ہے ، ان کا دل ان کا ساتھ نہیں دے رہا تھا ۔ اس اسمبلی کے در و دیوار گواہ ہیں ۔ علامہ صاحب دل سے ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے ۔ انہوں نے بڑی مشکل سے یہ فریضہ ادا کیا کیونکہ ناخوشی گوار فریضہ ہمیشہ دقت سے ادا ہوتا ہے ۔ وہ بھی بڑی دقت میں تھے ۔ میں توقع کرتا ہوں وہ جلد ہی واپس آ جائیں گے اور جو فرض عوام نے ہمیں سونپا ہے وہ پھر سے خوش اسلوبی سے نبھائیں گے ۔ کیونکہ ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے اور ہم وہی کہیں گے جو عوام کے دل کی بات ہے ۔ جمہوریت کو آئے ہوئے اس ملک میں تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے ۔ تین سال کے عرصہ میں ہم نے بہت کام کیا ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں ابھی بہت سا کام کرنا ہے اور اس ملک کی آزادی اور سالمیت کو برقرار رکھنا ہے ۔ ہمارے ملک میں ابھی کئی اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں ۔ ہم سب نے مل کر ان کا قلع قمع کرنا ہے ۔ اس قسم کی کارروائی سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔

جناب والا ! صاف بات یہ ہے کہ ولی خان اور اس کا باپ غدار ہیں ۔ ساوا ملک جانتا ہے ، اس وجہ سے انہیں یہ فریضہ ادا نہیں کرنا چاہیے تھا یہ شیر پاؤ کے قاتلوں سے ہمدردی ہوگی ۔ اس بات کے علاوہ جناب والا ! پنجاب کے اندر کوئی واقعہ ان دنوں میں یا پچھلے پندرہ دنوں میں پیش نہیں آیا ۔ جناب والا ! مجھے نہایت افسوس ہے کہ آج اپوزیشن کے چار ارکان واک آوٹ کر گئے حالانکہ اپوزیشن محب وطن ہے ۔ جناب والا ! اس اسمبلی کے در و دیوار گواہ ہیں کہ پنجاب نے آج تک کسی غدار کی حمایت نہیں کی ۔ کسی غدار کا ساتھ نہیں دیا ۔ ولی خان اور اس کا باپ برملا کہتے ہیں کہ ہمیں بھارت سے بارہ لاکھ روپیہ ملا ہوا ہے اور وہ اب بھی جناب والا ! افغانستان میں پڑا ہوا ہے اور یہ لوگ اس پر بھی فخر کرتے ہیں ۔ جناب والا !

ہماری اپوزیشن بھول گئی ہے یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ریفرینڈم کے وقت یہ کہا تھا ہم پاکستان میں شامل نہیں ہونا چاہتے ۔ جناب والا ! یہ ساری چیزیں قوم کے سامنے ہیں ۔ جو بھی ان کا ساتھ دیتا ہے وہ ملک اور قوم کا غدار ہے ۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے یہ دوست جو تین سال سے ہمارے ساتھ مشترکہ طور پر عوام کی خدمت کر رہے ہیں ان کا نام غداروں کی فہرست میں آ جائے ، اس لیے میں اپنے دوستوں ۔ بزرگوں اور ساتھیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ حقیقت کو پہچانیں ۔ آپ نے کن لوگوں کے لیے مقاطعہ کیا ہے ۔ یہ لوگ کون ہیں ۔۔۔ (آوازیں شرم ۔۔۔ شرم ۔۔۔) جناب والا ! میرے یہ دوست واک آوٹ کرنا چاہتے تھے تو ایک محب وطن شہید حیات محمد خان شیر پاؤ کے لیے کرتے اور یہ کہتے کہ حکومت شیر پاؤ جیسے محب وطن کے لیے اس کے قاتلوں پر کم سختی کر رہی ہے ۔ اسے اور زیادہ سختی کرنی چاہیے تھی ۔ پھر بھی ہم کہتے کہ ان کی بات ٹھیک ہے ۔ اس کا کوئی جواز تھا ۔ لیکن ایک غدار کی حمایت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

جناب والا ! کسی مقاطعہ سے جمہوریت کا عمل رک نہیں جاتا ۔ اسمبلی کی کارروائی رک نہیں جایا کرتی ۔ پنجاب کی اکثریت اس وقت بھی ایوان میں موجود ہے ۔ 186 کے ایوان میں سے صرف چار اراکین اسمبلی نے واک آوٹ کیا ہے ۔ جناب والا ! ہم اس ایوان میں کام کریں گے اور عوام سے کیے گئے تمام وعدوں کو من وعن پورا کریں گے ۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے وہ آئیں ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں اور قانون سازی کے کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں ۔ (شکریہ)

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسز حسینہ بیگم کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسز حسینہ بیگم کھوکھر ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی :

> کل مورخہ 13 فروری 1975ء کو حاضر اسمبلی نہ ہو سکی مہربانی فرما کر اس دن کے لیے رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالعزیز ڈوگر۔ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوتی ہے :

Due to illness I could not attend the Assembly Session from 10th February to 13th February. Leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ رخصت منظور کی جاوے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خان زادہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خان زادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی۔

Due to unavoidable circumstances unable to attendmeeting stop excuse my absence.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے کہ :

کہ رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے - اچھا پہلے میں ہاؤس کو میاں منظور احمد موہل کی گرفتاری کے متعلق اطلاع بہم پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں میں نے اپنے آفس میں فائل دیکھی ہے - and I have found the information.

میں اس پر سینیئر منسٹر صاحب سے اس ایوان میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں -

وزیر قانون : جناب والا! آپ اس کو پڑھیں - ہم جواب دیں گے -

مسٹر سپیکر : یہ تین ممبران کے نام ہیں - راجہ محمد افضل سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ صاحب تینوں نے یہ پیش کی ہے مگر اب ان میں سے کوئی بھی فاضل ممبر اس ایوان میں موجود نہیں ہے -

سینئر منسٹر : جناب والا! قاعدے کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے - جب تک mover نہ ہو - یہ قرارداد پیش نہیں ہو سکتی -

مسٹر سپیکر : اب تحریک التوائے کار نمبر 27_28_29_30_39_41_42 49_50_51_52_54_55_56_57_78 اور 79 سید تابش الوری صاحب کی ہیں - نمبر 74_75_76_77_31_38 راجہ محمد افضل صاحب کی نمبر 58_59_60_61_62 63_64_65_66_67_68_69_70_71_72 اور 73 میاں منظور احمد موہل صاحب کی ہیں ، movers نہ ہونے کی وجہ سے پیش نہیں ہو سکیں - اب ہم قانون سازی کی طرف آتے ہیں - وزیر قانون تحریک پیش کر چکے ہیں -

مسودات قانون

مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے دیہی غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1975ء

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے -

کہ مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے دیہی غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1975ء (مسودہ قانون نمبر 60 بابت 1975ء) جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے - کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! آج یہ جو قانون زیر غور ہے میں اس کے متعلق اس ایوان میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا! جس برہمن نے متحدہ ہندوستان میں اس ملک کے لوگوں کو طبقات میں تقسیم کیا ۔ اس نے ایک ایسا طبقہ پیدا کرنے کی کوشش کی جس کو اس نے شودر کا نام دیا ''کمی'' کا نام دیا اور انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے کی کوشش کی ۔ جناب والا ! جب سے پنجاب میں لوگ آباد ہوئے ۔ اس وقت سے ایک محروم طبقہ اس صوبہ میں دیہات کے اندر رہائش پذیر تھا جو اپنے مکانوں کی زمین کا مالک نہ تھا ۔ جناب والا پرانے دیہات میں شرط واجب الارض میں یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص شاملات دیہہ میں حصہ دار نہیں ہے وہ زمین کا مالک نہیں ہے ۔ تو جس زمین پر اس نے اپنا مکان بنایا ہوا ہے ۔ جس پر وہ صدیوں سے آباد ہے ۔ وہ اس مکان کی زمین کا مالک نہیں ہے ۔ اگرچہ وہ اس پر پچاس پشتوں سے آباد ہے اور ایسا آدمی اگر اس گانوں سے منتقل ہو کر کسی دوسری جگہ جانا چاہے تو وہ صرف اپنا ملبہ اٹھا سکتا ہے اور زمین جو ہے ۔ وہ زمیندار کی ہوگی ۔

جناب والا! صدیوں تک لوگ اپنے مکانوں کی ملکیت کے بغیر اس صوبہ میں بستے چلے آئے ۔ جناب والا! سو سال کا عرصہ ہوا کہ پنجاب کے کچھ اضلاع جن میں لائل پور ۔ سرگودھا ۔ ملتان ۔ ساہیوال شامل ہیں میں نئی زمین آباد کی گئی ۔ اس وقت یہاں بھی کچھ ایسے لوگ موجود تھے ۔ جنہوں نے انگریزوں کو اپنا قدم جمانے میں ان کا ساتھ دیا تھا ۔ ان لوگوں نے انگریزوں کو بتایا کہ ہمارے پرانے دیہات میں یہ کسٹم ہے ۔ بہت ساری آبادی اپنی زمین کی مالک نہیں ہے ۔ آپ بھی ایک ایسا قانون بنائیں کہ جو شخص ان چکوک میں آ کر ان آبادیوں میں آباد ہوتا ہے اگر وہ زمین کا مالک نہیں ہے تو وہ احاطہ الاٹ نہیں کرا سکتا ۔ جناب والا! لاکھوں لوگ ان اضلاع میں بھی اپنے مکانوں کے مالک نہ تھے ۔ دوسرے آدمیوں کے نام الاٹ شدہ احاطہ جات میں وہ بچارے مکین تھے ۔ جناب والا! اس کا اثر کیا تھا ۔ اس کا اثر یہ تھا کہ زمیندار لوگ ان لوگوں کو اپنی رعیت سمجھتے تھے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین حافظ علی اسداللہ صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جن لوگوں کے پاس اپنے مکان کی زمین کی ملکیت نہ تھی ۔ ان کو یہ لوگ اپنی رعایا کہتے تھے ۔ ان سے یہ لوگ بیگار لیتے تھے ۔ ان کے مال مویشی بلا قیمت استعمال کرتے تھے اور ان سے اپنے حصے بنواتے تھے اور کئی کئی قسم کی خدمات بلا وجہ ان سے لیتے تھے اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کی جن کی کوئی زمین نہ تھی کوئی وطن نہ تھا ۔ بے عزتی بھی کرتے تھے ۔ جب وہ زمیندار کے سامنے آتا وہ اسے گالی دیتا ۔ اس سے بیگار لیتا اور اس کے ساتھ زیادتی کرتا جناب والا! ایسے لوگوں کی تعداد پنجاب میں بھی کچھ کم نہیں ہے ۔ میں نے صرف تحصیل سرگودھا کے اعداد و شمار منگوائے ہیں 72 ہزار خاندان سرگودھا تحصیل میں ایسے ہیں جن کے پاس اپنے مکانات کی زمین نہیں ہے ۔ پنجاب میں تقریباً ایک کروڑ کی آبادی ایسی ہے ۔ جن کے پاس اپنے رہنے کے لیے مکان کی زمین نہیں ہے ۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آمریت کے خلاف جمہوریت کے قیام کے لیے جد و جہد کی اس کے ساتھ ہم نے یہ کہا تھا کہ ہم اس ملک سے استحصال ختم کر دیں گے اور ہم نے عوام سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ ہم ہر آدمی کو رہنے کے لیے اپنا مکان بھی دیں گے ۔ جناب والا! پنجاب کے دیہات میں اس وعدہ کو اس بل کے ذریعے پورا کیا جا رہا ہے ۔ 20 دسمبر 1973ء کو قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے راولپنڈی میں ایک جلسہ عام میں یہ اعلان کیا تھا اور پنجاب کی حکومت کو یہ حکم دیا تھا کہ تین مہینے کے اندر اندر بہت جلد پنجاب میں بسنے والے بے گھر عوام کو 5 مرلے زمین ان کے مکانات کے لیے مفت دی جائے ۔ جناب والا! کسی حکومت نے آج تک ایسا کوئی کام نہیں کیا ۔ پہلی مرتبہ اس عوامی حکومت کو یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ ایسے لوگوں کو جن کا پشت ہا پشت سے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی زمین میں کوئی حصہ نہیں تھا کوئی غیر منقولہ جائیداد ان کے پاس نہیں تھی ۔ وہ بیچارے دوسروں کی زمین پر اپنے مکان اور اپنے جھونپڑے بنا کر زندگی بسر کر رہے تھے ۔ ان کو پہلی مرتبہ غیر منقولہ جائیداد کا مالک بنایا جا رہا ہے ۔ جناب والا! انہیں اللہ تعالیٰ کی زمین میں پہلی مرتبہ حصہدار بنایا جا رہا ہے ۔ جناب والا! صدیوں سے ان کی پچاس

پشتوں باپ دادا سے اور ہزاروں سال سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے جو کبھی مالک نہیں بنے ۔ یہ بل ایک مشتری بل ہے ۔ یہ ایک ایسا بل ہے ۔ جس کے ذریعے ہم پنجاب کے دیہات سے استحصال کا خاتمہ کر رہے ہیں ۔ جناب والا ! اس بل کے پاس ہونے سے پنجاب کے دیہات میں مالک اور رعیت کا تصور ختم ہو جائے گا ۔ آج بھی پنجاب کے دیہات میں زمیندار اپنے آپ کو حاکم اور مالک سمجھتے ہیں اور ان بیچارے بے گھر دیہاتی عوام کو جو ''کمی'' کہلاتے ہیں ، جن کی اپنی کوئی زمین نہیں ہے جو شاملات دیہہ میں مالکوں کی زمین میں اپنے مکانات بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ انہیں اپنا غلام سمجھتے ہیں ۔ یہ بڑی معمولی بات نظر آتی ہے کہ 5 مرلے زمین دینے سے اسے کیا مل جائے گا ۔ جناب والا ! یہ 5 مرلے زمین اس شخص کو اس گاؤں کی زمین میں حصہ دار بنائے گی ۔ اس شخص کو ملکیت کا تصور دے گی اور اسے مالک بنائے گی اور رعیت اور غلامی کا تصور پنجاب کے دیہات سے ختم ہو جائے گا ۔

جناب والا ! یہ بل ایک اہم بل ہے اس لیے میں اس معزز ایوان سے گذارش کروں گا کہ اسے جلد از جلد پاس کیا جائے تاکہ وہ وعدہ جو ہم نے پنجاب کے عوام سے کیا تھا اور خاص طور پر دیہاتی عوام اور پنجاب کے بے گھر عوام سے کیا تھا کہ ہم انہیں مکانات کے لیے زمین دیں گے ۔ وہ وعدہ پورا ہو جائے ۔ نیک وعدہ پورا کرنے میں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے ۔ مجھے افسوس ہے کہ آج ایک اچھے کام میں ہمارے رفقائے کار وہ تین سال سے ہمارے ساتھی فاضل اراکین اپوزیشن کے لوگ ہمارے ساتھ اس کار خیر میں شامل نہیں ۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ وعدہ ہم نے ہی کیا تھا ۔ یہ لوگ تو اس وقت بھی مخالفت کرتے تھے وہ تو چاہتے تھے کہ پنجاب سے رعیت اور غلامی کا تصور ختم نہ کیا جائے ۔ یہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ مالک اور مزارع کا تصور ختم کیا جائے ۔ یہ لوگ چاہتے تھے کہ استحصال کو ختم نہ کیا جائے ۔ یہ تو اسلام کا نام بھی استحصال سے لیا کرتے تھے ۔ جناب والا ! آج ان لوگوں نے عملاً یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی

نیک کام میں مثلاً اس پنجاب کی حالت بدلنے میں ۔ استحصال کو ختم کرنے میں اور پنجاب کے بے گھر دیہاتی عوام کو مکانات دینے میں حصہ لینے کو تیار نہیں ہیں ۔ جناب والا ! وہ حصہ لیں یا نہ لیں ہم نے یہ وعدہ کیا ہے اور ہم ہی اس وعدہ کو پورا کریں گے ۔ اس لیے ہمیں اس وعدہ کو پورا کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے ۔ شکریہ ۔

(کلاز 3)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی کلاز نمبر 3 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (نہیں ہیں)

سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی ضمن 4 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان (حاجی صاحب موجود نہیں تھے) ۔

سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 4 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی ضمن 5 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان (حاجی صاحب نہیں تھے) ۔

سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی ضمن 6 زیرغور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان (حاجی صاحب موجود نہیں تھے) ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :-

That in para (ii) of sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the word "twenty' occurring in line 2, the word "five" be substituted.

Mr. Chairman : Amendment moved, the question is :

That in para (ii) sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the word "twenty" occurring in line 2, the word "five" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر چیئرمین : اب سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 6 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی ضمن 7 زیر غور ہے حاجی محمد سیف اللہ خان (حاجی صاحب موجود نہیں تھے) -

سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 7 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی ضمن 8 زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان (حاجی صاحب موجود نہیں تھے) -

سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 8 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(کلاز 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی ضمن 9 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :-

کہ ضمن 9 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(Clause 2)

Mr. Speaker : Now, clause 2 of the Bill is under consideration.

Minister for Law : There is an amendment in this clause.

Begum Rehana Sarwar : I beg to move—

> That in clause 2, sub-clause (1), para (a) of the Bill, the words "as defined in the Punjab Peoples Local Government Ordinance, 1972", occurring in line 4-5, be deleted.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is—

> That in clause 2, sub-cluause (1), para (a), of the Bill, the words "as defined in the Punjab Peoples Local Government Ordinance, 1972", occurring in line 4-5, be deleted.

(The motion was carried)

Minister for Law : I also want to move an amendment. I beg to move—

> That in clause 2, sub-clause (1), para (i) of the Bill, the words "as defined in the Punjab Peoples' Local Government Ordinance, 1972", occurring in line 2-3, be deleted.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is—

That in clause 2, sub-clause (1), para (i) of the Bill, the words "as defined in the Punjab Peoples' Local Government Ordinance, 1972", occurring in line 2-3, be deleted.

(The motion was carried)

Minister for Law : There is another amendment, Sir. I beg to move—

That in clause 2, sub-clause (1), after para (i), the following new para (j) be added :—

(j) "urban area" means the urban area as defined in any law relating to the Local Government for the time being in force."

Mr. Speaker : Motion moved, the question is—

That in clause 2, sub-clause (1), after para (i), the following new para (j) be added :—

(j) "urban area" means the urban area as defined in any law relating to the Local Government for the time being in force."

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 2 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : Now, I am making a correction in the

Bill that in clause 1, sub-clause (1), the figure "1974", occurring in line 2, be read as "1975".

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(دیباچہ)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :-

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لونگ ٹائیٹل زیر غور ہے اس میں چونکہ کوئی ترمیم نہیں ہے ۔

سوال یہ ہے :-

کہ لونگ ٹائیٹل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ۔

کہ مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

اب سوال یہ ہے :-

کہ مسودہ قانون رہائشی سہولیات برائے دیہی

غیر مالکان پنجاب مصدرہ 1975ء ۔
(تحریک منظور کی گئی)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! جس طرح کمیٹی نے پاس کیا تھا ۔ اسی طرح پاس کیا گیا ہے ۔
(قطع کلامیاں)

دی مسلم فیملی لاز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مسلم عائلی قوانین مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف نے سفارش کی ہے ۔ فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مسلم عائلی قوانین مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف نے سفارش کی ہے ۔ فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! یہ اسی طرح ہوا ہے جیسا کہ کمیٹی نے سفارش کی ہے ۔

وزیر قانون : جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ دی مسلم فیملی لاز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ نے اس کی سفارش کی ہے ۔ فی الفور زیر لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر : پہلے میں بات مکمل کرلوں -

نوبزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! میں نے ریونیو کمیٹی میں کچھ تجاویز پیش کی تھیں وہ کسی نے پڑھی ہی نہیں اور یہ بل پیش کر دیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر : اب تو میں مسلم فیملی لاز کے متعلق بات کر رہا ہوں - جس بل کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ تو پاس ہو چکا ہے -

نوابزدہ سردار عطا محمد خان لغاری : مگر میں تو اسی وقت کھڑا ہو گیا تھا -

مسٹر سپیکر : اس وقت تو اس کی تیسری خواندگی ہو رہی تھی -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب ! میری عرض یہ ہے کہ 500 روپے مرلہ کے حساب سے چھوٹے چھوٹے زمیندار زمین بیچتے ہیں لیکن انہوں نے 25 روپے مرلہ رکھا ہے اگر یہ بڑے بڑے زمینداروں کے لیے ہوتا تو پھر بھی درست تھا -

مسٹر سپیکر : یہ بات اگر آپ پہلی سٹیج پر کرتے تو ٹھیک ہوتی - اب وہ سٹیج تو گذر گئی ہے - تیسری خواندگی کے دوران کوئی ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی - یہ نئے سرے سے ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے لیے نوٹس دے دیں یا وزیر قانون کو قائل کر لیں تو پھر اس میں ترمیم ہو سکتی ہے -

وزیر قانون : جناب ! اس میں بھی پہلے گورنر کی منظوری لینی پڑے گی - پھر یہ پیش ہو سکے گی -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میں نے اڑھائی گھنٹے اس کے متعلق ریونیو کمیٹی میں بحث کی تھی -

مسٹر سپیکر : یہ تو تب معلوم ہوتا جب یہ ایوان میں پیش ہوتی - اب تو وہ سٹیج گذر چکی ہے -

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے - مسٹر وزیر قانون - کیا اس پر کوئی ترمیم ہے ؟

وزیر قانون : جناب ! اس میں کوئی substantial ترمیم نہیں - یہ

ایک بڑا معمولی بل ہے ۔ جس میں صرف کمشنر کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی منتقلی کی درخواست اس کے پاس آئے تو وہ اس کا فیصلہ کر سکے۔

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ، حاجی محمد سیف اللہ خان ۔۔۔ نہیں ہیں ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ، حاجی محمد سیف اللہ خان ۔۔۔ نہیں ہیں ۔

اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز نمبر 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(دیباچہ)

مسٹر سپیکر : اب بل کا Preamble زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ Preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا Long Title زیر غور ہے ۔ اس میں کوئی ترمیم نہیں ، اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مسلم فیملی لاز مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مسلم فیملی لاز

مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : بل پاس ہو گیا ہے۔ وزیر قانون۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹیکس جائیداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹیکس جائیداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹیکس جائداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : مسٹر وزیر قانون۔ آپ نے اس کے متعلق کچھ کہنا ہے ؟

وزیر قانون : جناب اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کچھ کہا جائے۔

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب یہ بل فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔ (نہیں ہیں)

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (نہیں ہیں)

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : preamble بل کا حصہ بنتا ہے ۔

اب بل کا long title زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں اس لیے یہ خود بخود بل کا حصہ بنتا ہے ۔

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹیکس جائداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹیکس جائداد غیر منقولہ شہری مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : یہ بل منظور ہوگیا ہے وزیر تعلیم ۔

مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء

وزیر تعلیم : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر وزیر تعلیم ۔ کیا آپ اس کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا! یہ بہت سادہ سا بل ہے ۔ جس کے ذریعے اس یونیورسٹی کا انتظام محکمہ اوقاف سے محکمہ تعلیم کو منتقل ہونا ہے اور یہ ایک منطقی بات ہے کہ اس بل میں اب محکمہ اوقاف کے افسران کے ناموں بلکہ عہدوں کی بجائے محکمہ تعلیم کے افسران کے عہدے درج کئے گئے ہیں۔ یہ بل پہلے ہی قانون کے تحت تشکیل دیا ہوا ہے اور یہ ایک بالکل معمولی نوعیت کا بل ہے ۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ یونیورسٹی کے انتظام میں جو جمود پیدا ہو چکا ہے ۔ اس میں حرکت پیدا کی جائے تاکہ یہ یونیورسٹی بہتر طور پر چل سکے ۔ اس لیے میں استدعا کروں گا کہ یہ بل آج ہی منظور کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے

سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب یہ بل فی الفور زیر غور لایا جائے اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔ اس میں کوئی ترمیم نہیں ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔ اس میں میں خود ترمیم پیش کرتا ہوں کہ جہاں 1974ء لکھا ہے اس کی بجائے 1975ء لکھا جائے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ، اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب ہم تھرڈ ریڈنگ شروع کرتے ہیں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ترمیم جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا ! جیسا کہ جناب کے علم میں ہے ، ویسٹ انڈیز اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ ہو رہا ہے ۔ اس لیے کل اجلاس کر لیا جائے اور کل کے بجائے پیر کر چھٹی کر لی جائے کیونکہ ممبر صاحبان میچ دیکھنا چاہیں گے ۔

مسٹر سپیکر : ڈاکٹر صاحب ، آپ کی کیا رائے ہے ؟

وزیر تعلیم : چیف منسٹر صاحب کا بھی یہی ارشاد ہے کہ کل اجلاس کر لیا جائے ۔

ملک ثناء اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ آج کافی کام ہو گیا ہے ۔ چونکہ ممبروں نے میٹنگیں رکھی ہوتی ہیں اور انہیں اپنے اپنے حلقوں میں جانا ہوتا ہے اس لیے کل اجلاس نہ کیا جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں اپنے ممبروں کی اطلاع کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نے یہ تاریخ مقرر کی ہے ۔

Mr. Speaker : I accede to the request.

بالی یہ فیصلہ کل کر لیں گے کہ پیر کو اجلاس ہو یا نہ ہو۔

The House is adjourned till 9.00 a.m. tomorrow.

The agenda issued for Monday will be taken up tomorow and agenda for tomorrow will be the same as has been issued for Monday.

(اسمبلی کا اجلاس 15 فروری 1975ء بروز ہفتہ نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

ہفتہ ۔ 15 فروری 1975ء
(شنبہ 3 صفر ۔ 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

پارہ ۸ ۔ س ۷ ۔ رکوع ۱۴ ۔ آیات ۵۴ تا ۵۶

بلاشبہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن کی مدت میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اس نے سورج و چاند اور ستارے پیدا کئے سب کے سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں جان لو کہ سب مخلوق بھی اس کی ہے اور حکم بھی اس کا ہے اللہ رب العلمین بڑی برکت والا ہے ۔

لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو ۔ بلاشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا ۔ اور ملک میں اصلاح (و امن) کے بعد خرابی نہ کرنا اور اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے دعائیں مانگتے رہنا اس میں شک نہیں کہ اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے ۔

صدق اللہ العلی العظیم

Mr. Speaker : No Question Hour today.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : گنتی کریں - گنتی کی گئی کورم پورا ہے -

ہنگامی قوانین جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی مجریہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر : ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مجریہ 1975 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) مقتضیات کو معطل کیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی :

> کہ ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے -

سوال یہ ہے :

> کہ ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! میں استدعا کرتا ہوں کہ بل مذکور پر غور 18 فروری 1975ء تک ملتوی کر دیا جائے تاکہ اگر ارکان اسمبلی چاہیں تو اس پر اپنی ترامیم دے سکیں -

Mr. Speaker : I have taken notice of this.

ہنگامی قانون آرڈیننس کونسل مجریہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں ہنگامی قانون آرڈیننس کونسل مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر : ہنگامی آرڈیننس کونسل مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ ہنگامی قانون آرڈیننس کونسل مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ ہنگامی قانون آرڈیننس کونسل مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے -

سوال یہ ہے :

> کہ ہنگامی قانون آرڈیننس کونسل مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے -
>
> (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں استدعا کرتا ہوں کہ

بل مذکور پر غور 18 فروری 1975ء تک ماتوی کر دیا جائے تاکہ اس پر اراکین اسمبلی اپنی ترامیم دے سکیں ۔

Mr. Speaker : I have taken notice of this.

ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مجریہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

> کہ ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) حکم بنیادی جمہوریت مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The same request is to be repeated.

Minister for Law : Yes Sir.

Mr. Speaker : The discussion on this bills is deferred till 18th February, 1975.

ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مجریہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مجریہ 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مجریہ 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مجریہ 1975ء کی تحریک کو منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

The same request is repeated that the consideration may be postponed to the 18th of February, 1975.

وزیر قانون : جی ہاں ۔

دی پنجاب مسلم پرسنل لاء (شریعت) اپلیکیشن (ریمووَل آف ڈیفیکلٹیز) آرڈیننس 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی پنجاب مسلم پرسنل لاء (شریعت) اپلیکیشن (ریمووَل آف ڈیفیکلٹیز) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر : دی پنجاب پرسنل لاء (شریعت) اپلیکیشن (ریمووَل آف ڈیفیکلٹیز) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی پنجاب پرسنل لاء (شریعت) اپلیکیشن ریمووَل آف ڈیفیکلٹیز آرڈیننس کے سلسلے میں قواعدوضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی -

سوال یہ ہے :

> کہ دی پنجاب پرسنل لاء (شریعت) اپلیکیشن (ریمووَل آف ڈیفیکلٹیز) آرڈیننس کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر77 اور (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! ہمیں اس کی کاپیاں نہیں ملی ہیں -

مسٹر سپیکر : اس وقت ساتھ نہیں ہیں لیکن یہ پہنچا دی گئی ہیں -

Col. Muhammad Aslam Khan Niazi: We are absolutely unware of this.

ہمیں اس کی کاپیاں نہیں ملی ہیں - یہ سٹینڈنگ کمیٹی کی پاس شدہ ہیں -

مسٹر سپیکر : یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گئی ہیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : ہمیں اس کی کاپی ملنی چاہئے -

مسٹر سپیکر : یہ بھیجی گئی ہیں -

Even before the agenda for this meeting was issued.

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! جو کارروائی ہم نے کرنی ہے ، وہ کیسے کریں گے -

Sir, why the office has not supplied the copies today.

مسٹر سپیکر : ابھی میں نے عرض کیا ہے کہ جو آرڈیننس آتے ہیں ہم آپ کو اسمبلی کی طرف سے سیشن شروع ہونے سے پہلے گھروں کے پتوں پر بھیج دیا کرتے ہیں -

It will again be circulated on the date when these will come up for discussion.

Col. Muhammad Aslam Khan Niazi : Now Sir, you have fixed 18th, will we get a copy before that.

مسٹر سپیکر : بھیج دیے ہیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : تو پھر وہ ہمارے دفاتر میں رہ گئے ہیں -

---

دی پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر : دی پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - اس کی رپورٹ 20 فروری 1975ء تک آنی چاہئے -

---

دی پنجاب سول سرونٹس (امنڈمنٹ آرڈیننس) 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! دی پنجاب سول سرونٹس (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر : دی پنجاب سول سرونٹس (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب سول سرونٹس (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب سول سرونٹس (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے 1973ء قاعدہ نمبر 77 و 78(2) مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں استدعا کرتا ہوں کہ بل مذکور پر غور 18 فروری 1975ء تک ملتوی کیا جائے تاکہ ارکان اسمبلی اگر چاہیں ترمیمات دے سکیں ۔

Mr. Speaker : The consideration is postponed to 18th Febuary, 1975.

دی پنجاب موٹر وہیکلز ٹیکسیشن (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں دی پنجاب موٹر وہیکلز ٹیکسیشن (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی پنجاب موٹر وہیکلز ٹیکسیشن (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب موٹر وہیکلز ٹیکسیشن (پنجاب

امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابطکار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد 77 (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب موٹر وہیکلز ٹیکسیشن (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 و (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں استدعا کرتا ہوں کہ بل مذکور پر غور 18 فروری 1975ء تک ملتوی کیا جائے تاکہ ارکان اسمبلی اگر چاہیں تو ترمیمات پیش کر سکیں۔

Mr. Speaker : The consideration is postponed to the 18th of Febrbury, 1975.

دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابطکار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 و (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب ایڈمنسٹریٹو ییونلز (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1975ء کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قواعد نمبر 77 و (2)78 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ بل مذکور پر غور 18 فروری 1975ء تک ملتوی کیا جائے تاکہ ارکان اسمبلی اگر چاہیں تو ترمیمات پیش کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر : بل مذکور پر 18 فروری 1975ء تک غور ملتوی کیا جاتا ہے ۔

مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

راجہ سکندر خان : جناب والا ! میں جناب چوہدری ممتاز احمد کاہلوں رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب ممتاز احمد کاہلوں رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب میں قانون سازی کو لیتا ہوں ۔ وزیر قانون ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم و جوازفیس) آبکاری پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم و جوازفیس) آبکاری

پنجاب مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں
مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور
زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم و جواز فیس) آبکاری
پنجاب مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں
مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور
زیر غور لایا جائے۔

مسٹر وزیر قانون آپ نے اس کے متعلق کچھ کہنا ہے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔ جناب والا! یہ ترمیمی بل جس کے ذریعے حکومت کو زیادہ ٹیکس وصول کرنے اور خاص طور پر مری بھوری کے ٹیکسوں میں اضافہ کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں ۔ ہمارے آئین میں کئے گئے وعدوں کے عین مطابق ہے ۔ ہم نے آئین میں وعدہ کیا ہے کہ ہم اس معاشرے کو ایک اسلامی اور فعال معاشرہ بنانا چاہتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ہم نے ہر سال یہ کوشش کی کہ ملک میں شراب کی پیداوار پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگائے جائیں ۔ تاکہ اس کے استعمال کا رجحان زیادہ سے زیادہ کم ہو ۔ چنانچہ یہ بل بھی مری بھوری کے ٹیکس اور فیس میں اضافہ کی صورت میں اسی طرف ایک اور قدم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ کم از کم مدت میں اس ملک میں سے اس لعنت کو ختم کر دیا جائے ۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ اس بل کو فی الفور زیر غور لایا جائے کیونکہ یہ کوئی ایسا بل نہیں جس میں کوئی اختلافی بات ہو ۔ یہ ایک مشنری بل ہے جو آئین کے مطابق شراب پر زیادہ سے زیادہ پابندی لگانے سے متعلق ہے ۔

(اس مرحلہ پر حافظ علی اسداللہ کرمی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر چیئرمین : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم و جواز فیس) آبکاری
پنجاب مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں
مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے فی الفور
زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز نمبر 2 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر چیئرمین : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر چیئرمین : اب بل کا long title زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم و جواز فیس) آبکاری پنجاب ،صدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں

مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے منظور کیا جائے۔

ڈپٹی چیئرمین : تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم و جوازفیس) آبکاری پنجاب مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے سفارش کی ہے منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر ۔ ۔ سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : بل منظور ہوگیا ہے۔ وزیر قانون۔

مسودہ قانون ادارہ برائے بہم رسانی و نکاسی آب برائے عظیم تر لاہور مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ادارہ برائے بہم رسانی و نکاسی آب برائے عظیم تر لاہور مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ سماجی بہبود و اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون ادارہ برائے بہم رسانی و نکاسی آب برائے عظیم تر لاہور مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ سماجی بہبود و اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر وزیر قانون آپ اس سلسلے میں کچھ کہیں گے ؟

وزیر قانون : جناب والا! اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ۔ جب پاکستان بنا تھا تو لاہور کی آبادی صرف تین لاکھ تھی جو اب 20 لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے ۔ اس آبادی کے لیے سیوریج اور واٹر سپلائی کی موجودہ ضروریات کو پورا کرنا بہت ضروری ہے ۔ اس غرض کے لیے ایک ادارہ بنانا بہت ضروری ہے ۔ جو ان تمام تر ضروریات کو پورا کر سکے ۔ اس کے علاوہ ہمیں بیرونی ممالک سے کچھ امداد حاصل ہوئی ہے اور ان کی طرف سے یہ اصرار ہوا کہ یہاں ایک ایسا خودمختار ادارہ ہو جس کے لیے وہ قرض دے سکیں ۔ چنانچہ لاہور شہر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے یہ بل ایوان میں لایا گیا ہے ۔ چونکہ یہ شہر یوں کے مفاد میں ہے اور ان کی تکالیف دور کرنے کے لیے ہے ، اس لیے میں استدعا کروں گا کہ شہریوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے کے لیے اس بل کو من و عن منظور فرمایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ادارہ بہم برائے رسانی و نکاس آب برائے عظیم تر لاہور مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ ۔ سماجی بہبود و اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔ کیا اس میں کوئی ترمیم ہے ؟

وزیر قانون : نہیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 11 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے -
وزیر قانون : اس کلاز میں ایک ترمیم ہے -
میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ کلاز نمبر 13 کی سطر 2 میں "دی پنجاب

پیپلز لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1972ء (آرڈیننس نمبر 8 بابت 1972ء) کی بجائے ''دی پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1975ء (آرڈیننس نمبر 6 بابت 1975ء)'' پڑھا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 13 کی سطر 2 میں ''دی پنجاب پیپلز لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1972ء (آرڈیننس نمبر 8 بابت 1972ء)'' کی بجائے ''دی پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1975ء (آرڈیننس نمبر 6 بابت 1975ء)'' پڑھا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 13 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 14 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 15)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 16)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 17)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 18)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 18 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 18 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہے اگر پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور وزیر قانون کی سہولت کے لیے ان کی قریب کی سیٹ پر بیٹھنا چاہیں تو یہ انتظام کر دیا جائے ۔

(کلاز 19)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 20)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 21)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 21 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 22)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 22 زیر غور ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 22 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 23)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 23 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 24)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 24 بل کا حصہ ہے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 25)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 25 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 26)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 26 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 27)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 27 جو ہے یہ زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 27 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 28)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 28 بل کا بنے :
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 29)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 29 بل کا حصہ بنے :
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔ اس میں 1974ء کی جگہ 1975ء پڑھا جائے گا ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 1 اس صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کا preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک کرتا ہوں :

کہ دی گریٹر لاہور واٹر اینڈ سیوریج اتھارٹی بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی گریٹر لاہور واٹر اینڈ سیوریج اتھارٹی بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا کے - اے محمود : جناب والا ! چائے کے لیے وقفہ کر دیجئیے - کافی کام کر لیا ہے -

وزیر تعلیم : جناب والا ! بارہ بجے تک ابھی کام جاری رکھا جائے ہم کافی کام کر لیں گے اس کے بعد چھٹی کر لیں -

مسٹر سپیکر : ابھی تو شاید کرکٹ کا میچ بھی شروع نہیں ہوا -

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : نہیں جناب میچ بالکل ٹھیک وقت پر شروع ہو چکا ہوگا -

کرنل محمد اسلم خان لیزی : جناب سپیکر ! ہمیں پاس کوئی نہیں ملا آپ ہمارے سربراہ ہیں - - -

مسٹر سپیکر : وہ پانچ سو روپیہ مانگتے ہیں اور اگر میاں بیوی نے جانا ہو تو ایک ہزار روپیہ - - - -

کرنل محمد اسلم خان لیازی : لا الہ الا اللہ - - - - -

دی ویسٹ پاکستان موٹر وہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر وہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے :

> کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور ہوئی)

(دیباچہ)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : لونگ ٹائٹل میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے وہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر وہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور فرمایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر وہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

دی ویسٹ پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ پنجاب (امنڈمنٹ) بل 1974ء

وزیر قانون : جناب والا 1 میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(اس میں 1974ء کی بجائے 1975ء کر لیتے ہیں)

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اطلاع یہ ملی ہے کہ میچ ابھی شروع نہیں ہوا۔ وہ بارہ بجے تک شروع ہو جائے گا۔

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : لونگ ٹائٹل میں چونکہ کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے وہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دی ملتان یونیورسٹی بل 1974ء

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ملتان یونیورسٹی بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی ملتان یونیورسٹی بل 1974ء جیسا کہ اس بارہ کے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس سلسلہ میں میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ بات ریکارڈ پر آ جائے اور سب نوٹ کر لیں کہ ایک تو آج صبح سے جتنی کارروائی ہوئی ہے ۔ جتنے بل جناب والا ! نے پاس کیے ہیں ۔ ان تمام بلز کی سٹینڈنگ کمیٹیز کے پاس جا کر approval ہوئی تھی اور ان پر آج غور و خوض ہوا ہے یعنی یہ تمام بلز جو آپ نے پاس کیے ہیں ۔ یہ سٹینڈنگ کمیٹیز سے منظور ہو چکے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کی نمائندگی ان کی تعداد کے مطابق ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ موجودہ قانون جو ملتان یونیورسٹی کے بارے میں زیر غور ہے ۔ اس کے متعلق میں generally عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملتان یونیورسٹی بالکل اس طرح سے ہے جس طرح سے کہ پنجاب کی پہلی تین یونیورسٹیاں ۔ پنجاب یونیورسٹی ۔ انجینئرنگ یونیورسٹی ۔ ایگریکلچرل یونیورسٹی ہیں جس طرح سے پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے قوانین ہم نے وضع کیے ہیں بالکل اسی طرز پر یہ قانون ہے اور ان ہی قوانین کی طرح یہ بل بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا تھا ۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کی بھی نمائندگی ہے اور جس طرح سے اس کے بارے میں سفارش کی گئی ہے اسی طرح یہ اس وقت زیر غور ہے اس میں مقاصد بالکل وہی ہیں جو یونیورسٹیوں کا انتظام اچھا چلانے کے لیے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : پوائنٹ آف آرڈر ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جی ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ! جناب والا ! ہاؤس کو پورا اطمینان ہے کوئی آدمی مخالفت نہیں کر رہا ۔ جناب وزیر صاحب کو یہ شبہ کیسے ہوا ہے کہ انہوں نے اتنا لمبا چوڑا بیان دے دیا ہے ۔ ہم تو پہلے ہی اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں کہ یہ بل منظور ہو ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میری عرض یہی تھی کہ جو پریس والے حضرات ہیں وہ یہ بات نوٹ کر لیں کیونکہ یہ بات آج اس طرح سے آئی ہے کہ شاید ہم steam rolling کر رہے ہیں ۔ حالانکہ ان پر تمام غور و خوض ہو چکا ہے اور اپوزیشن بھی ان کمیٹیز میں موجود تھی ۔ تو جناب والا ! اس کا مقصد یونیورسٹیوں کو ان کی academic حد تک خود مختاری دینا اور ان کے انتظامات میں اساتذہ کو ۔ طلباء کو جو graduates یونیورسٹیوں سے پاس کر چکے ہیں ۔ ان کو اور پنجاب کے عوام کو اور عوامی نمائندگان کو ان کے انتظام میں لگانا ہے تاکہ یہ سب مل کر اس یونیورسٹی کا دوسری یونیورسٹیوں کی طرح اچھا انتظام چلا سکیں ۔ یہ ملتان ڈویژن ۔ سارے پنجاب کے لیے اور سارے پاکستان کے لیے ایک نئی یونیورسٹی ہے اور یہ تعلیم کے سلسلے میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے ۔ بہت عرصے سے ملتان کے لوگ اور عوام کے نمائندے اس بات کا اصرار کر رہے تھے کہ جلد از جلد یہ قانون پاس کیا جائے تاکہ پھر وائس چانسلر کی تعیناتی ہو سکے اور یونیورسٹی کا کام اور تعلیم کا کام جلد از جلد شروع کیا جائے ۔ اس لیے میں گذارش کرتا ہوں کہ اس کو فی الفور غور لایا جائے ۔

(کلاز 3)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 4 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 9)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 9 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 10)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 10 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 11)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 11 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 12)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 12 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 13)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 13 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 14)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 14 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 15)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 15 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 16)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 17)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 17 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 18)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 18 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 18 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 19)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی 19 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 20)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 20 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 21)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 21 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 22)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 22 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 22 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 23)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 23 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 24)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 24 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 25)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 25 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 26)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 26 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 27)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 27 زیر غور ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 27 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 28)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 28 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 29)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلا 29 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 30)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 30 زیر غور ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 30 بل کا حصے بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 31)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 31 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 31 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 32)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 32 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 32 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 33)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 33 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 33 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 34)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 34 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے ۔
کہ کلاز 34 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 35)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 35 زیر غور ہے -
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 35 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 36)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 36 زیر غور ہے -
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 36 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 37)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 37 زیر غور ہے -
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 37 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 38)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 38 زیر غور ہے -
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 38 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 39)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 39 زیر غور ہے -
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 39 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 40)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 40 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 40 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب سپیکر! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ کلاز نمبر 40 سے پچاس تک اکٹھی put کر لی جائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : پھر تو رولز کو معطل کرنا پڑے گا ۔

(کلاز 41)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 41 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 41 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 42)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 42 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ بل کی کلاز 42 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 43)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 43 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 43 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 44)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 44 زیر غور ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ کلاز 44 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 45)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 45 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 45 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 46)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 46 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 46 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 47)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 47 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 47 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 48)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 48 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 48 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 49)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 49 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 49 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 50)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 50 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 50 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(شیڈول)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا شیڈول زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ شیڈول بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔ اس میں 74 کی بجائے 75 پڑھا جائے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے کیونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنے گا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ملتان یونیورسٹی بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب والا ! ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب اس اسمبلی کی روایات میں ایک سنہری روایت کا اضافہ کر رہے تھے کہ 50 کلاز کا ایک بل 15 منٹ میں پاس کر رہے تھے ۔ وہ سہرا آپ نے ان کے سر نہ ہونے دیا ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم ڈپٹی سپیکر نے نہیں پیش کرنی تھی اگر یہ کام بھی آپ نے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے سپرد کر دیا ۔ تو ہمارا کام تو مشکل ہو جائے گا ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں نے تھرڈ ریڈنگ کے لیے تحریک پیش کر دی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اچھا تھرڈ ریڈنگ ہے ۔ میں نے سمجھا کہ ابھی پہلی خواندگی ہے۔ پھر تو آپ نے بہت کام کیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! اس موقعہ پر میں کچھ تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ! میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ملتان ڈویژن کے عوام کا خصوصاً اور پنجاب کے عوام کا عموماً یہ تقاضا تھا کہ جلد سے جلد اس یونیورسٹی کا اجرا کر دیا جائے ۔ چنانچہ ان کی اس خواہش کی تکمیل کر دی گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : معلوم ہوتا ہے کہ آج ڈپٹی سپیکر نے آپ کی بہت امداد کی ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں آپ کا جناب ڈپٹی سپیکر کا اور فاضل اراکین کا جن کا تعلق ملتان ڈویژن سے ہے اور فاضل منسٹر خاکوانی صاحب کا بہت مشکور ہوں ۔ جو بار بار اصرار کرتے تھے ۔ آج ان کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا ہے میں ان کا شکر گزار ہوں ۔

سید ناظم حسین شاہ : اس سلسلہ میں خاکوانی صاحب دعوت دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : دوپہر کا پروگرام ہے یا شام کا۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا! میں ساہیوال کے ایم۔ پی۔ اے صاحبان کی طرف سے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کا اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایک دن میں اس تندہی سے یہ بل پاس کرایا ہے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی ملتان یونیورسٹی بل 1975ء منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The Bill stands passed.

دی پنجاب مائنر کینال (امنڈمنٹ) بل 1974ء

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب مائنر کینال (امنڈمنٹ) بل 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و قوت برق نے سفارش کی ہے کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ دی پنجاب مائنر کینالز (امنڈمنٹ) بل 1974 جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و قوت برق نے سفارش کی ہے کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! اس سلسلہ میں مختصر عرض کروں گا۔ یہ بل کاشتکاروں اور زمینداروں کے مفاد کے لیے ہے۔ اس کے ذریعہ سے نہروں کی صفائی کرنے کے لیے حکومت کو پابند کیا گیا ہے کہ حکومت ان نہروں کی صفائی کے اخراجات خود برداشت کرے گی اور اس صوبہ کے کاشتکاروں اور زمینداروں کے مفاد کے پیش نظر مجھے توقع ہے کہ یہ ایوان اس بل

کو جو کہ ایک مشتری ہل زمینداروں اور کاشتکاروں کی سہولت کے لیے ہے اس کو پاس کریں گے ۔

Mr. Speaker : It will come up for immediate consideration.

(Clause 2)

Mr. Speaker : Now Clause 2 is under consideration.

Mr. Rab Nawaz Khan Khitran to move his amendment.

Mr. Rab Nawaz Khan Khitran : Sir, I move :

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, in the Explanation to the proposed section 26 of the Punjab Minor Canals Act, 1905 between the words "Water-course" and the Inverted Commas" appearing at the end, the words "and Hill T rrents in Dera Ghazi Khan District" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is,

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, in the Explanation to the proposed section 26 of the Punjab Minor Canals Act 1905 between the words "water-course" and the inverted commas" appearing at the end the words "and the Hill Torrents in Dera Ghazi Khan District" be inserted.

Law Minister : I oppose.

مسٹر سپیکر : مسٹر رب نواز خان کھتران ۔

مسٹر رب نواز خان کھتران : عرض یہ ہے کہ اگر آپ ڈیرہ غازی خان کے رود کوہی نظام سے اگر واقف ہوتے ۔ تو یہ بل اس طرح سے اس اسمبلی میں نہ آتا ۔ جس تیزی سے آپ لوگ یہ بل پاس کرا رہے ہیں ۔ یہ تیزی ملک اور قوم کے لیے نقصان دہ ہوگی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ میرے ضلع ڈیرہ غازی خان میں 50 Hill Torrents ہیں ۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ اسے Silt clearance کا نام دیتے ہیں ۔ وہاں تو بندات باندھے جاتے ہیں ۔ جن پر لاکھوں روپے خرچ آتے ہیں اور وہ لوگ خود اپنی مدد آپ کے تحت خرچ کرتے ہیں ۔ اس کے لیے سیکشن 27 پہلے زمانے کے لوگوں نے مل جل کر بنوایا تھا ۔ اب اسے آپ altogether eliminate کر رہے ہیں اور ہمارے لیے alternative arrangements کوئی نہیں کی جا رہیں ۔ جناب والا ! آپ لوگوں کو علم ہونا چاہئے کہ جس وقت بھٹو صاحب وہاں ڈیرہ غازی خان تشریف لے گئے تھے ہم نے انہیں شکایت کی تھی کہ جناب والا ! سندھ کے پانی سے تو ہمیں کوئی حصہ نہیں ملے گا اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی فائدہ ہے ۔ کیوں کہ وہ تو پنجاب اور سندھ کا جھگڑا ہے ۔ لیکن یہ رود کوہی کا جو پانی ہے جو کہ بے انتہا سندھ میں جا کر شامل ہو جاتا ہے ۔ ہم اس کا کچھ نہیں کر سکتے اور اس کے لیے آپ کچھ کریں ۔ تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم Hill torrents کے لیے کچھ نہ کچھ کریں گے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک کمشن مقرر کیا تھا جس نے کہ چھ ماہ کے اندر اپنی رپورٹ دینی ہے اور آپ نے یہ سارا رود کوہی کا نظام ہی خراب کر دیا ہے ۔ یہ بل در اصل Irrigation Deptt. کی طرف سے آنا چاہئے تھا ۔ اسے ذرا غور سے دیکھیں اور میرے علاقے کے سارے نظام کو خراب نہ کریں ۔ ہمارے لیے کوئی alternative نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے تقریر ختم کر دی ہے ۔

مسٹر رب نواز خان کھتران : جی میں عرض کرتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : اصل میں میں اس سلسلے میں کچھ رائے نہیں دے سکتا ۔ جو رب نواز خان کھتران صاحب کہہ رہے ہیں ۔

There appears to be some weight in that.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں عرض کر رہا ہوں کہ رب نواز خان کھتران صاحب نے جو بات اس معزز ایوان میں فرمائی ہے ۔ میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی چاہتا ہوں کہ ان torrents کا کیا نظام ہے اور کیا ہونا چاہئے ۔ اس لیے یہ بل آج ملتوی کر دیا جائے تاکہ میں اس کے متعلق معلومات حاصل کر سکوں ۔

مسٹر سپیکر : معلومات بھی حاصل کریں اور کھتران صاحب سے مشورہ بھی کر لیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں ان سے مشورہ بھی کروں گا اور ہم ان سے یہ بھی سمجھیں گے کہ بات کیا ہے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : جناب والا ! یہ ذرا وہاں اس علاقہ میں تشریف لے جائیں اور آپ بھی ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس طرح کہیں کہ سپیکر کو بھی ساتھ لے جائیں تاکہ وہ بھی وہ علاقہ دیکھ لے اب اور تو کوئی بل for consideration نہیں ہے ۔

The House is adjourned till 9-00 a.m. on Tuesday, the 18th February, 1975.

(اسمبلی کا اجلاس 18 فروری 1975ء بروز منگل نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا ۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

منگل ۔ 18 فروری 1975ء
(سہ شنبہ 6 صفر ۔ 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ○ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ○

پارہ ۲۰ ۔ س ۲۸ ۔ رکوع ۴ ۔ آیات ۳ تا ۶

اے پیغمبر ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات ایمان والوں کو (سنانے کے لئے) بتاتے ہیں۔ کہ فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ کو اس حد تک کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا بلاشبہ وہ مفسدوں میں تھا۔ اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کو ملک کا وارث کریں۔ اور ان کو ملک میں (طاقتور بنا کر) اقتدار عطا کریں تاکہ ہم فرعون ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھا کر رہیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

وما علینا الا البلاغ

Mr. Speaker : Question hour begins. Ch. Ali Bahadur.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں گندم کی کاشت

***4894 ۔ چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ امسال ربیع میں گندم کی صوبہ میں کتنے ایکڑ ضلع وار کاشت کی گئی ؟

وزیر زراعت (نوبزادہ محمد خان خاکوانی) : صوبہ پنجاب میں ربیع 74-1973ء میں 1,09,26,000 ایکڑ رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی ۔ جس کی ضلع وار تفصیل یہ ہے :-

	رقبہ (ایکڑوں میں)
کیمبل پور	6,29,000
راولپنڈی	3,14,000
جہلم	3,40,000
گجرات	5,29,000
سرگودھا	7,41,000
لائل پور	8,64,000
جھنگ	5,78,000
میانوالی	5,08,000
سیالکوٹ	5,86,000
گوجرانوالہ	5,90,000
شیخوپورہ	5,03,000
لاہور	4,81,000
ساہیوال	9,14,000
ملتان	11,68,000
مظفر گڑھ	7,02,000

	(رقبہ ایکڑوں میں)
ڈیرہ غازی خان	3,71,000
بہاولپور	3,11,000
بہاولنگر	3,73,000
رحیم یار خان	4,24,000
میزان صوبہ پنجاب	1,09,26,000

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیا census کا جو موجودہ طریق کار ہے وہ وقت کے تقاضوں کی ضرورت پوری کرتا ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں تو کیا وہ اس پر نظر ثانی کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

مسٹر سپیکر : census کا ذکر کہاں سے آیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جب گرداوری ہوتی ہے تو اس وقت جو data مہیا کیا جاتا ہے ۔ وہ census کے ذریعہ مہیا کیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو ایک independent سوال ہے اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو طریقہ بتا دیتا ہوں ۔ میں آپ کی جگہ ہوتا تو میں یوں سوال کرتا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ آپ کا figures collect کرنے کا طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے ۔ یہ تو آپ کا ایک independent سوال بنتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میرا سوال تو یہی تھا ۔

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ اس میں اور اس میں بڑا فرق ہے ۔ آپ نے بالکل مختلف سوال کیا ہے ۔ موجودہ basis اس کی یہ نہیں ہے ۔ اس کا مضمون agricultural census کے بارے میں ہے وہ agricultural census اس وقت آپ کا main سوال نہیں ہے اور نہ ہی اس سوال کا یہ supplementary بنتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : موجودہ طریقہ کار گرداوری استعمال کریں ۔ تو وہ relevant ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ بھی ایک independent سوال ہو جاتا ہے ۔ جو گرداوری کا طریقہ کار استعمال ہوتا ہے ۔ اس کے پیش نظر جو figures دی گئی ہیں وہ reliable نہیں رہیں ۔ figures درست نہیں ہیں ۔ تو پھر تو وہ سوال اس کا supplementary بنتا ہے ۔ ورنہ جو آپ پوچھ رہے ہیں ۔ وہ ایک independent سوال ہے ۔

ملک سرفراز احمد : جناب والا ! جو forecast کا طریقہ کار ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں forecast کہیں نہیں لکھا گیا ہے ۔ اس سوال میں کیسے بنتا ہے ۔ اس کے بعد actual figures بھی لی جاتی ہیں ۔

ملک سرفراز احمد : نہیں ۔ ان پر اعتماد کیا جاتا ہے ۔

وزیر زراعت : جناب والا ! figures جو ہیں ۔ وہ forecast کی نہیں ہیں یہ تو آخری figures ہیں جو کاشت ہوئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے بھی یہی اندازہ لگایا تھا ۔ لیکن ملک سرفراز صاحب کہتے تھے کہ یہ forecast پر depend کرتے ہیں ۔

ملک سرفراز احمد : جناب والا ! کیونکہ وزیر موصوف نے جواب دیا ہے اس لیے میں تنازعہ نہیں کرتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ! میں وزیرموصوف سے دریافت کروں گا کہ یہ ضلع وار figures جو انہوں نے پیش کی ہیں ۔ یہ ضلعی لیول پر کس مقام پر ۔ کس آفیسر نے ۔ کس مہینہ میں اکھٹی کی ہیں ۔ اور اس کا طریقہ کار کیا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! میں نے پریس کانفرنس میں بھی کہا تھا کہ گرداوری کے مہینے مقرر ہیں ۔ پہلے یہ forecast ہوتے ہیں ۔ پہلے اصل گرداوری مارچ میں ہوتی تھی ۔ اب یہ فروری میں کر دی گئی ہے ۔ محکمہ زراعت کے مختلف شعبوں میں یہ figures لیے جاتے ہیں ۔ یہ نہر والے بھی لیتے ہیں ہمارے محکمہ والے statistics والے اور شعبہ توسیع والے لیتے ہیں بعد میں ہم سب figures کو اکھٹا کر لیتے ہیں ۔ اس کے بعد اب یہ جو آپ کو figures دی جا رہی ہیں ۔ یہ صحیح figures ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ

محکمہ زراعت کے پاس یہ figures ضلعی مقام پر کس طریقہ سے اکھٹی کی جاتی ہیں اور کب ان کو پہنچتی ہیں ۔ محکمہ مال تو فروری میں گرداوری کرتا ہے ۔ میں محکمہ زراعت کے متعلق میں پوچھ رہا ہوں کہ کونسی ایجنسی اور کونسا آفیسر ہے اور وہ کس وقت پہنچاتا ہے ۔ اس کا طریقہ کار پوچھ رہا ہوں ۔

وزیر زراعت : پہلے یہ final figures جولائی میں آتی تھیں ۔ اب یہ مئی میں آتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں ۔

کھاد کی قیمت میں کمی کرنا

***5067 ۔ ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کھاد کی قیمت بڑھ جانے سے کاشت کے اخراجات اور اجناس خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کھاد کی قیمت کم کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر زراعت (نوبزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) ہاں یہ درست ہے کہ کیمیاوی کھاد کی قیمت بڑھ جانے سے کاشت کے اخراجات بڑھ گئے ہیں ۔ لیکن حکومت نے اجناس خوردنی کی قیمت خرید میں بھی اضافہ کر دیا ہے ۔

گندم کی قیمت خرید 25.50 روپے سے بڑھا کر 37.50 روپے فی من کر دی ہے ۔ چاول باسمتی قیمت خرید 62 روپے کے بڑھا کر 90 روپے فی من کر دی ہے ۔ چاول اری قیمت خرید 25 روپے سے بڑھا کر 48 روپے فی من کر دی ہے ۔ کپاس کی قیمت خرید 4.25 روپے سے بڑھا کر 4.75 روپے فی من اور اب 5.25 روپے کر دی ہے ۔

(ب) کیمیاوی کھاد کی حصولی اور قیمتوں کا تعین کرنا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ وفاقی حکومت نے گندم کی فصل کو فروغ دینے کے لیے 19 دسمبر 1974ء سے لے کر 31 جنوری 1975ء تک کھاد کی قیمتوں میں ساڑھے بارہ فی صد کمی کر دی تھی جس سے کھاد کے استعمال میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اجناس کی قیمت خرید میں جو اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس میں 50 فیصد تو گندم کی قیمت بڑھائی گئی ہے ۔ 50 فیصد تقریباً باسمتی چاول کی قیمت بڑھائی گئی ہے اور اری پاک کی 95 فیصد قیمت بڑھائی گئی ہے مگر جناب والا! کھاد کی قیمت صرف 20 فیصد بڑھائی گئی ہے ۔ اس سلسلے میں کاشتکاران میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس کے متعلق غور فرمائیں گے ورنہ میں ہاؤس میں وزیر موصوف سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کھاد کی قیمت کے سلسلے میں کاشتکاران میں اتنا ہیجان پیدا ہو جائے گا کہ وہ کھاد کاشت کرنا چھوڑ دیں گے اور آپ کی شوگر ملیں وہیں بند ہو کر رہ جائیں گی اور آپ کو کوئی شوگر نہیں ملے گی اور جو acute shortage پیدا ہوگی ۔ اس کو آپ قطعاً meet نہیں کر سکیں گے ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ جو 31 جنوری 1975ء تک کھاد کی قیمتوں میں رعایت جاری کی تھی ۔ کیا اس رعایت کو مزید عرصہ کے لیے جاری رکھنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ قیمت کا بڑھانا اور اس کا تعین کرنا وفاقی حکومت کا کام ہے اور یہ رعایت 31 جنوری 1975ء تک دی ہوئی تھی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! میرے سوال کا جواب وزیر موصوف نے نہیں دیا ۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے خود جواب دے دیا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا [illegible] کھاد کی قیمت [illegible] بڑھائیں گے یا نہیں ؟

وزیر زراعت : جناب والا! میں نے ابھی ابھی عرض کیا ہے کہ قیمت کا بڑھانا مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے اور صوبائی حکومت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : جناب والا! کپاس کے کاشتکاران میں بڑا ہیجان پیدا ہوگیا ہے تو کیا وزیر موصوف کپاس کی قیمت کے سلسلے میں مرکزی حکومت سے سفارش کریں گے ؟

مسٹر سپیکر : وزیر موصوف نے آپ کی بات سن لی ہے ۔ وہ اس پر غور کیوں نہیں کریں گے ؟

صوبہ میں سبزیوں کاشت

***5119 ۔ سردار امجد حمید خان دستی :** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں سبزیوں کی ناقابل برداشت مہنگائی کو ختم کرنے کے لیے وفاقی حکومت نے سبزیوں کے لیے درآمد شدہ بیج صوبائی حکومت کو دیئے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو وہ بیج کس قدر اور کس کس قسم کے ہیں ۔

(ب) کیا صوبائی حکومت نے مذکورہ بالا بیج تقسیم کر دیئے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کس کس ضلع کو کتنا کتنا کس کس قسم کی سبزیوں کا بیج دیا گیا ہے اور خریداروں سے کس نسبت سے منافع وصول کیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت نے کوٹھیوں ۔ بنگلوں اور دفاتر کے خالی قطعات میں سبزیوں کی کاشت کا کوئی منصوبہ بنایا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ منصوبہ کب بنایا گیا اور اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) صرف فلڈ ریلیف (Flood.Relief) کے تحت امریکہ سے وصول شدہ سبزیوں کے 5230 پیکٹ صوبہ پنجاب کو دیئے گئے تھے جس میں مٹر ۔ شلغم ۔ مولی ۔ گاجر ۔ سلاد ۔ ٹماٹر ۔ بند گوبھی وغیرہ کے بیج شامل تھے ۔

(ب) یہ بیج مفت تقسیم کئے گئے تھے - جن کی ضلع وار تفصیل یہ ہے -

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد پیکٹ
1	ملتان	500
2	ساہیوال	400
3	مظفرگڑھ	150
4	ڈیرہ غازی خان	150
5	بہاولپور	330
6	بہاولنگر	170
7	رحیم یار خان	300
8	سرگودھا	150
9	لائل پور	150
10	جھنگ	300
11	میانوالی	100
12	گجرات	75
13	جہلم	120
14	راولپنڈی	225
15	سکارپ اے منڈی بہاؤالدین	50
16	لاہور	1050
17	شیخوپورہ	300
18	گوجرانوالہ	300
19	سیالکوٹ	400
5230	میزان	

(ج) محکمہ زراعت اپنے وسائل کے مطابق پہلے ہی فنی معلومات مہیا کر رہا ہے - لاہور میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے دفتر میں

ایک ویجیٹیبل .کویڈ قائم کیا گیا ہے ۔ جو کوٹھیوں بنگلوں اور دفاتر کے خالی قطعات میں سبزیاں لگانے میں مدد دیتا ہے ۔ ایسے ہی انتظامات دوسرے اہم مقامات پر بھی کئے جا رہے ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع کیمبل پور میں سبزیوں کا بیج کیوں نہیں دیا گیا ۔ کیا وہاں کوئی سبزی نہیں کھاتا ؟

ملک محمد مظفر خان : پانی کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : Next question please.

Chaudhri Muhammad Anwar Samma : Is my supplementary not relevant ?

مسٹر سپیکر : انہوں نے ویسے ادھر سے آپ کا جواب دے دیا ہے ۔ میں نے کہا شائد ادھر سے فرض پورا ہوگیا ہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا! وہ تو ویسے کیمبل پور کے ضلع کو ملا کر کہہ رہے تھے کہ پانی نہیں دیا گیا ۔ وہ تو میرے سوال کی تائید کر رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر زراعت : جناب والا! صرف یہ پوچھا گیا تھا کہ کہاں کہاں اور کیسے تقسیم کیا گیا ہے ۔ جس کا میں نے جواب دے دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : لیکن اگر وہ چاہتے ہیں کہ ایسا کیا گیا ہے اور جو ضلع رہ گیا ہے اس کے متعلق آپ دیکھیں ۔

وزیر زراعت : بالکل جی ۔ پھر آئندہ جیسے بھی ہوگا دیکھ لیں گے ۔

صوبہ میں مویشی پال فارموں کا قیام

*5141 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گوشت ۔ دودھ ۔ گھی وغیرہ کی

کمی دور کرنے کے لیے پنجاب میں مزید مویشی پال فارم قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا فیصلہ پر عمل درآمد کرنے کے لیے حکومت پنجاب نے کتنا سرمایہ مختص کیا اور وفاقی حکومت نے کتنا فراہم کیا۔

(ج) مذکورہ بالا فیصلہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے۔ کہاں کہاں مویشی پال فارم قائم ہو چکے ہیں اور کہاں کہاں کب تک قائم ہو جائیں گے۔

(د) مذکورہ بالا فارم میں کس کس قسم اور نسل کے مویشی پالے جائیں گے۔

(د) کیا مذکورہ بالا فارم میں کوئی درآمد شدہ مویشی بھی رکھے جائیں گے۔ اگر ایسا ہے تو کس کس قسم و نسل کے مویشی کس کس ملک سے درآمد شدہ ہوں گے ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) ہاں یہ درست ہے کہ گوشت۔ دودھ۔ اور گھی وغیرہ کی کمی دور کرنے کے لیے پنجاب میں مزید مویشی فارم قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا فیصلہ پر عمل درآمد کرنے کے لیے حکومت پنجاب نے اس سال 5808 لاکھ روپے مختص کئے ہیں اور وفاقی حکومت نے اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی سرمایہ فراہم نہیں کیا۔

(ج) مندرجہ ذیل پانچ فارم مویشی پال کھولنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔

(1) بیف/مٹن پروڈکشن فارم رکھ ڈیرہ چاہل ضلع لاہور۔

(2) بیف/مٹن پروڈکشن یونٹ شیر گڑھ ضلع ساہیوال

(3) لائیوسٹاک فارم کلور کوٹ۔ ضلع میانوالی

لائیوسٹاک فارم جہانگیر آباد۔ ضلع ملتان

(5) لائیوسٹاک فارم 10/101۔آر ۔ ضلع ملتان

مندرجہ ذیل نئے فارم آئندہ سالوں میں قائم کئے جائیں گے ۔

(1) بیف اینڈ شیپ پروڈکشن فارم کروڑ ۔ ضلع مظفر گڑھ
(2) بیف پروڈکشن فارم لیہ منڈی ۔ ضلع مظفرگڑھ
(3) شیپ فارم چک نمبر 205/ٹی ڈی اے ۔ ضلع میانوالی
(4) لائیوسٹاک فارم احسان پور ۔ ضلع مظفرگڑھ
(5) تھلی شیپ پروڈکشن سنٹر رکھ خیرے والا ۔ ضلع مظفرگڑھ
(6) بچی شیپ پروڈکشن فارم ہارون آباد ۔ ضلع بہاولنگر
(7) بیف اینڈ شیپ پروڈکشن فارم ۔ رکھ بھونیکی ۔ ضلع لاہور

مندرجہ بالا مویشی پال فارموں پر مندرجہ ذیل قسم اور نسل کے جانور پالے جائیں گے ۔

(1) دودھ کے لیے ساہیوال نسل کی گائیں

(2) بیف/مٹن کے لیے ہر قسم کے جانور (گائے ۔ بھینس بھیڑ اور بکری)

(ھ) مذکورہ بالا مویشی پال فارموں پر فی الحال پاکستانی مویشی ہی رکھے جائیں گے ۔ لیکن اگر مویشیوں کی درآمد کا انتظام ہو سکا تو درآمد شدہ مویشی بھی رکھے جائیں گے ۔ حکومت اس سلسلہ میں مویشی درآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے البتہ اس وقت بیرونی ممالک سے جرسی اور فریزین نسل کے جانوروں کا تخم درآمد کیا گیا ہے ۔ اس تخم سے پاکستانی گائیوں کی نسل کشی کے ذریعہ مخلوط نسل کی گائیوں میں دودھ کی پیداوار میں کافی اضافہ ہونے کے امکانات ہیں ۔

چوہدری محمد انور سمن : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا کوئی کٹے پالنے کی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر زراعت : ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے ۔ ویسے کٹے کھانے کے لیے ہیں اور کٹیاں دودھ دینے کے لیے پالی جاتی ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر زراعت بیان فرمائیں گے کہ جواب کے ضمن ''ج'' پر کہاں تک عمل ہوا ہے ؟

وزیر زراعت : یہ پہلے سے جاری ہے اور عمل ہو رہا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ تفصیل سے بیان فرمائیں کہ آیا ان کے لیے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں یا نہیں اور کتنے فارموں میں کام شروع ہوا ہے ۔

وزیر زراعت : میں نے عرض کیا ہے کہ عمل ہو رہا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایم ۔ پی ۔ اے 85 فی صد آبادی کے نمائندہ ہیں ۔ کیا ان کو بھی مشورہ کے لیے شامل کیا گیا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! لائیوسٹاک بورڈ میں اگر یہ چاہیں تو ان کو نمائندگی دی جا سکتی ہے ۔ ایکسپرٹ کو پہلے سے نمائندگی دی جا چکی ہے ۔

میاں عبدالرؤف : اگر زمیندار یہ فارم بنائیں تو کیا ان کو بھی امداد دینے کے لیے تیار ہیں ۔

وزیر زراعت : بالکل دی جائے گی ۔

چھوٹے کاشتکاروں کو ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لیے امداد دینا

*5232 ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے چھوٹے کاشت کاروں کو جن کے پاس اپنی اراضی ہو ٹیوب ویل لگانے کے لیے امداد دینے کی کوئی سکیم منظور کی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو بارانی نہری اور چاہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے کاشتکاروں کی زیادہ سے زیادہ کتنی اپنی اراضی ہونی چاہئے جن کو مذکورہ امداد دی جائے گی اور امداد دینے کا طریق کار کیا ہے ۔

(ج) مذکورہ امداد کے تحت ہر ڈویژن میں بجلی اور ڈیزل کے

ذریعے چلنے والے کتنے کتنے ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام ہے اور اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا اور کب تک امداد ملنا شروع ہو جائے گی ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے چھوٹے کاشتکاروں کی امداد کے لیے ٹیوب ویل لگانے کی تین سکیمیں منظور کی ہیں ۔ پہلی سکیم 1972-73ء میں منظور کی گئی تھی ۔ جس کے تحت 3580 ڈیزل انجن ٹیوب ویل لگائے جانے تھے ۔ دوسری سکیم برائے سال 1973-74ء منظور کی گئی جس کے تحت 442 ڈیزل ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں ۔ اسی طرح سال 1974-75ء کے لیے 2750 ٹیوب ویل لگانے کے لیے سکیم منظور کی گئی ہے ۔

(1) اس امداد سے مستفید ہونے والے کاشتکاروں کی حد اراضی 50 ایکڑ اور کوآپریٹو سوسائیٹی یا مشترکہ صورت میں 30 ایکڑ

(ب) اسی طرح ان سکیموں کے تحت امداد دینے کا طریقہ بھی درج ذیل ہے ۔

(1) سکیم مشتہر کی جاتی ہے اور درخواستیں طلب کی جاتی ہیں ۔

(2) کاشتکاروں کو چھپے ہوئے فارموں پر درخواستیں ضلعی چیئرمین ڈسٹرکٹ پیپلز ورکس کونسل کے نام دینی ہوتی ہیں ۔

(3) درخواستوں کے ساتھ رقبہ کی تصدیق شدہ تفصیل اور دیگر ضروری کوائف منسلک کیے جانے ضروری ہوتے ہیں ۔

(4) درخواستوں کی چھان بین اور الاٹمنٹ کا کام قائم کردہ کمیٹی کے ذریعہ ہوتا ہے ۔

(5) الاٹمنٹ درخواستوں کی تعداد اور متعلقہ ضلع کے لیے منظور شدہ ٹیوب ویلوں کی تعداد کے مطابق کی جاتی ہے ۔

(6) الاٹمنٹ کے بعد درخواست دہندہ شرائط کے مطابق ڈرلنگ کراتا ہے ۔ اور پانی اچھا نکل آنے کی صورت میں پائپ اور فلٹر نصب کراتا ہے اور افسران سے جو اس کام پر مامور ہوتے ہیں تصدیق کراتا ہے ۔

(7) الاٹی مندرجہ ذیل امداد رقم کا حق دار ہوتا ہے ۔

(1) سیلابہ علاقہ کے لیے 6000 روپے

(2) بارانی علاقہ کے لیے 8000 ,,

(3) شاہپی نہر کے سکارپ 1 و 2 اے ایریا کے لیے 4000 ,,

1974-75ء کی سکیم کے تحت سالانہ نہری علاقہ کے ٹیل کے رقبہ میں امدادی رقم - 4000 ,,

(ج) مذکورہ دونوں سکیموں کے تحت امداد صرف ڈیزل انجن سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کے لیے دی جاتی ہے - بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کے لیے کوئی امداد نہیں دی جاتی -

1972-73ء سکیم کے تحت مختلف ڈویژنوں میں ٹیوب ویلوں کا امدادی کوٹا درج ذیل ہے - اس کے لیے کل رقم 2,01,41,000 لاکھ تھی -

(1) راولپنڈی ڈویژن	419
(2) سرگودھا	810
(3) لاہور	830
(4) ملتان	1021
(5) بہاولپور	500
میزان	3580

مالی سال 1973-74ء کی سکیم میں ہر ڈویژن کا مخصوص کوٹا درج ذیل ہے - اس کے تحت مبلغ 25 لاکھ روپے بطور امداد تقسیم ہوا -

(1) راولپنڈی	25
(2) سرگودھا	23
(3) لاہور	49
(4) ملتان	152
(5) بہاولپور	193
میزان	442

مالی سال 1974-75ء کی سکیم میں ہر ڈویژن کا کوٹہ درج ذیل ہے۔ اس سکیم کے تحت مبلغ 150 لاکھ روپیہ تقسیم ہو رہا ہے۔

(1) راولپنڈی	370
(2) سرگودھا	760
(3) لاہور	450
(4) ملتان	760
(5) بہاولپور	410
میزان	2750

1972-73ء کی سکیم پر دسمبر 1972ء سے عملدرآمد شروع ہو گیا تھا۔

1973-74ء کی سکیم پر جنوری 1974ء سے عمل درآمد شروع ہوا تھا۔ 1974-75ء میں سکیم پر اگست 1974ء میں عملدر آمد شروع ہو گیا ہے اور امداد دی جا رہی ہے۔

سکیم کے تحت ربیع 1974-75ء میں زیادہ سے زیادہ ٹیوب ویل لگانے کی خاطر حکومت نے مزید 4000 روپیہ فی ٹیوب ویل بونس دینے کی منظوری دی ہے یہ بونس ان الاٹیوں کو دیا جائے گا جو اپنے ٹیوب ویل یکم نومبر 1974ء سے 31 مارچ 1974ء تک مکمل کر لیں گے اس بونس سکیم کے لیے مبلغ 120 لاکھ روپیہ مزید دیا گیا ہے۔

شیخ ہزار احمد : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں کہ سرگودھا اور ملتان کے علاقے کو باوجود نہروں کے پانی سے سیراب ہونے کے لاہور ڈویژن کی نسبت دوگنا ٹیوب ویل دئے گئے ہیں۔ جس کا زیادہ تر حصہ بارانی ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا! ایک ڈویژن اور دوسرے ڈویژن کے درمیان کوئی امتیاز نہیں رکھا جاتا۔ ملتان میں بھی اور دوسرے ڈویژنوں میں بھی بارانی اور سیلابہ رقبے ہیں۔

رانا پھول محمد خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ بات ان کے علم میں ہے کہ سرگودھا اور ملتان ڈویژن کی یہ

نسبت لاہور ڈویژن کے زیادہ اضلاع میں میٹھا پانی پایا جاتا ہے اور بارانی اور چاہی علاقے بھی موجود ہیں - یہاں نہری پانی کی کمی بھی ہے - کیا لاہور اس بات کا حقدار نہیں بنتا کہ اسے زیادہ ٹیوب ویل دیئے جائیں - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کن بنیادوں پر یہ الاٹمنٹ کی گئی ہیں ؟ کیا اس کے لیے کوئی سروے کرایا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : ان کا سوال یہ ہے کہ آیا اس الاٹمنٹ کے لیے کوئی بنیاد یا کوئی خاص معیار رکھا گیا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! پیلز ورکس پروگرام کے تحت ہر ضلع کو الاٹ کیا جاتا ہے -

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہر ضلع کو رقم بھی برابر دی جائے - کیا وزیر موصوف نے یہ محسوس کیا ہے - کہ جن اضلاع میں زیادہ مقدار میں میٹھا پانی ہے اور جہاں نہری پانی کی کمی ہے ، وہاں زیادہ کوٹہ مقرر کرنا چاہیے تھا - کیا وزیر موصوف ایوان کو بتا سکیں گے کہ لاہور ڈویژن میں کتنا میٹھا پانی ہے اور کتنا علاقہ غیر نہری ہے اور ملتان ڈویژن میں کتنا ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کے لیے آپ الگ سوال کریں -

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! وزیر موصوف تسلی کر لیں اور اس کے جواب کے لیے تاریخ دے دیں - کیونکہ ہمارے ضلع کی حق تلفی ہوئی ہے اور میری معلومات کے مطابق ضلع لاہور کو نظر انداز کیا گیا ہے -

وزیر زراعت : جناب والا ! اس میں امتیاز کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں بعض علاقے تو ایسے ہیں - مثلاً ملتان ہے جہاں سال 1972-73ء میں ٹیوب ویل لگانے کے لیے 16 لاکھ روپیہ دیا گیا تھا - لیکن چونکہ یہ رقم خرچ نہ کی گئی - اس لیے دوسرے سال انہیں صرف تین لاکھ روپیہ دیا گیا - تو جہاں ٹیوب ویل نہ لگائے گئے یا جہاں یہ رقم خرچ نہ کی گئی انہیں اگلے سال وہ رقم نہیں دی گئی -

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! جیسے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ڈسٹرکٹ پیلز ورکس کمیٹی کے چیئرمین یہ رقم تقسیم کرتے ہیں تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کے خیال میں یہ رقم دیانتداری سے تقسیم کی گئی -

مسٹر سپیکر : چونکہ وہ اسمبلی کے معزز ممبر ہیں ۔ اس لیے اسمبلی کے کسی ممبر کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دیانتداری سے کام نہیں کرتے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ دیانتداری سے ہی کام کرتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! کیا یہ کام لاہور ڈسٹرکٹ کونسل کے سپرد نہیں کیا جا سکتا ؟

وزیر زراعت : یہ تقسیم کا کام چیئرمین نہیں کرتا ۔ یہ باقاعدہ محکمہ زراعت سر انجام دیتا ہے ۔ اس محکمہ کے انجنیئر موقع پر جا کر تصدیق کرتے ہیں کہ حقیقتاً بورنگ ہوئی ہے یا نہیں اور ان کی تصدیق کے بعد یہ رقم دی جاتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! اگر میں وزیر موصوف کے نوٹس میں کوئی ایسا کیس لاؤں جہاں رقم تو دی گئی لیکن ٹیوب ویل نہ لگایا ہو تو کیا وہ ایسے افراد کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ جنہوں نے فرضی کام دکھا کر رقم وصول کی ؟

وزیر زراعت : بالکل ۔ اور ان سے وہ رقوم واپس لی جائیں گی ۔

میاں عبدالرؤف : جناب والا ! کیا وزیر موصوف بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویل کے لیے بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : یہ ایک نیا مسئلہ ہے ۔ جس کا اس سوال سے تعلق نہیں ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ٹیوب ویل کی الاٹمنٹ کے لیے کس چیز کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ کس ڈویژن کو کتنی رقم دی جائے ؟

مسٹر سپیکر : ان کا سوال یہ ہے کہ کسی ڈویژن یا کسی ضلع کو ٹیوب ویل الاٹ کرنے کی بنیاد کیا ہے ۔

وزیر زراعت : اس کے لیے الگ سوال کریں تو میں تفصیلات معلوم کرکے جواب دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر : یعنی یہ کہ اس کی پالیسی کیا ہے ۔

وزیر زراعت : جی ہاں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ 1972-73ء کی سکیم میں 3580 ٹیوب ویل لگائے جانے تھے - ان میں سے کتنے لگائے اور کتنے نہ لگائے گئے ؟

وزیر زراعت : یہ سکیم 3580 ٹیوب ویل لگانے کی تھی اور ان میں سے 1973-74ء میں 4.0 ٹیوب ویل لگائے گئے اور 1974-75ء میں 2800 لگائے جائیں گے - کیا آپ ہر ڈویژن کے لیے الگ الگ پوچھتے ہیں یا کل ملزان پوچھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : فاضل ممبر یہ پوچھتے ہیں کہ 1972-73ء میں جو 3580 ٹیوب ویل لگانے کی سکیم تھی - ان میں سے کل کتنے لگائے گئے -

وزیر زراعت : 2615 لگائے گئے -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : کیا وزیر زراعت اس کی وجہ بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں اس قدر کم ٹیوب ویل کیوں دیئے گئے جب کہ اس ضلع میں ربیع کے موسم میں بھی نہری پانی صرف مویشیوں کے پینے کے لیے ہی ہوتا ہے اور اس ضلع کا رقبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے زیادہ ہے ؟

وزیر زراعت : جیسے کہ میں نے پہلے عرض کی ہے اگر اس قسم کا کوئی سوال آئندہ آئے تو میں دریافت کرکے بتا سکوں گا کہ اس کی بنیاد کیا ہے - اور کن وجوہات کو مدنظر رکھ کر ٹیوب ویل الاٹ کیے جاتے ہے -

چوہدری محمد انور سمہ : پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب والا ! اس سوال کے چھپے ہوئے جو اب کی آخری دو لائنوں میں 31 مارچ 1974ء دیا گیا ہے میرا خیال ہے کہ یہاں 31 مارچ 1975ء ہونا چاہیے تھا -

وزیر زراعت : جی ہاں - یہاں 31 مارچ 1975ء پڑھا جائے -

صوبہ میں زیر کاشت رقبہ سے پیداوار

***5253 - مرزا فضل حق :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں ربیع 1972-73ء کے دوران ہر فصل کے زیر کاشت کتنا کتنا رقبہ تھا -

(ب) صوبہ میں 1972-73ء کے دوران کاشت کی جانے والی ہر فصل سے کتنی کتنی پیداوار حاصل ہوئی ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) صوبہ پنجاب میں ربیع 1972-73ء کی فصلات کا رقبہ حسب ذیل تھا -

نمبر شمار	گندم	رقبہ	ایکڑ
(1)	گندم	ایک کروڑ سات لاکھ نوے ہزار ایکڑ	(10790000)
(2)	جو	دو لاکھ پینتالیس ہزار ایکڑ	(245000)
(3)	نخود (چنے)	اٹھارہ لاکھ سات ہزار ایکڑ	(1807000)
(4)	سرسوں اور توریا	سات لاکھ سینتیس ہزار ایکڑ	(737000)
(5)	تمباکو	باون ہزار ایکڑ	(52000)
(6)	مسور	ایک لاکھ باسٹھ ہزار ایکڑ	(162000)
(7)	مٹر	چھیاسی ہزار	(86000)
(8)	دیگر دالیں وغیرہ	تین ہزار ایکڑ	(3000)

(ب) صوبہ پنجاب میں ربیع 1972-73ء کی فصلات کی پیداوار حسب ذیل تھی -

(وزن ٹنوں میں)

(1)	گندم	چھپن لاکھ تین ہزار ٹن	(5603000)
(2)	جو	چونسٹھ ہزار ٹن	(64000)
(3)	نخود	تین لاکھ نوے ہزار ٹن	(390000)
(4)	سرسوں اور توریا	ایک لاکھ اٹھاون ہزار ٹن	(158000)
(5)	تمباکو	چھبیس ہزار ٹن	(26000)
(6)	مسور	اکیس ہزار ٹن	(21000)
(7)	مٹر	تیرہ ہزار ٹن	(13000)
(8)	دیگر دالیں وغیرہ	تین سو ٹن	(300)

چوہدری امان اللہ لک : پارلیمنٹری سیکرٹری - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ اوسط پیداوار نکالنے کا طریق کار کیا ہے ؟ جو اعداد و

شمار دئے جا رہے ہیں ، ان کا اندازہ لگانے کے لیے حکومت کے پاس کون سا طریق کار ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! مجھے سوال کی سمجھ نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر : وہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے کس طرح اس کا وزن کیا ہے ۔

وزیر زراعت : جیسا کہ میں نے گندم کے بارے میں بھی عرض کیا تھا اسی طرح ساری فگرز وغیرہ ہمارے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : آپ تو کہتے ہیں کہ آپ کے گرداور اور پٹواری وغیرہ سارے کام کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ وزن کس طرح لگایا جاتا ہے ؟

وزیر زراعت : ہمارے پاس ان تمام چیزوں کی پندرہ دن کے بعد رپورٹیں آتی رہتی ہیں اور پھر ان کا ٹوٹل ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یعنی جھاڑ کیا ہے ، اور وہ آپ اکٹھا کر لیتے ہیں ۔

وزیر زراعت : جی ہاں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ نہایت اہم سوال تھا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آپ مجھے معاف فرمائیں ، میں پھر وضاحت کرتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں نے تو معاف کر دیا تھا ۔ آپ بات کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ اس طرح سے مداخلت فرماتے ہیں کہ مسئلہ ادھورا رہ جاتا ہے ۔ اوسط پیداوار نکالنے کا موجود طریق کار نہایت ناقص ہے ۔ دھوکہ دیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ ہوگا ۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : ان سے پوچھیں تو سہی ؟

مسٹر سپیکر : میں ان سے یہ پوچھتا ہوں ۔ آپ نے تو سوال پوچھا نہیں ۔ وہ پوچھتے ہیں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ جھاڑ کی اوسط نکالنے کا موجودہ طریقہ بڑا ناقابل یقین ہے اور ناقابل اعتماد ہے ؟ آپ کا سوال یہی ہے نا ؟

چوہدری امان اللہ لک : یہ بھی پوچھ لیں ۔ کہ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے وہ تولتے بھی ہیں اور اندازے بھی لگاتے ہیں اور ان کے پاس لگرز بھی آتی ہیں ۔ ابھی تک حکومت کے پاس کوئی پیمانہ نہیں ۔ لیکن یہ مسئلوں پر مسئلیں چلائے جا رہے ہیں اور یہ اندازے لگائے جا رہے ہیں ۔ ہمیں وہ وضاحت سے بتائیں ۔

وزیر زراعت : یہ درست ہے کہ عام طور پر اعداد و شمار میں کچھ فرق آ جاتا تھا ۔ اب ہم نے ترمیم کی ہے ۔ گندم کے سلسلے میں ایسا ہی کرتے تھے کہ ایک مرلے ہی کو لے لیتے تھے اور ایک مرلے کی فصل کاٹ کر پھر اس کو 160 سے ضرب دے دیتے تھے ۔ اب ہم نے طریقہ بدل دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ پورا ایک ایکڑ لے لیں ۔ اس حساب سے کچھ زیادہ فرق نہیں آئے گا ۔

کپاس کی قیمتوں میں فرق

***5880 میاں خورشید انور :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اجناس کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے سرکاری اعلانات کے باوجود اس سال کپاس کی قیمتوں میں بہت زیادہ فرق رہا ہے ۔

(ب) کیا حکومت کاشتکاروں کو ملنے والی کپاس کی قیمت کو مناسب سمجھتی ہے ۔

(ج) کیا حکومت کپاس کے نرخوں میں دھاندلی کے خلاف کوئی مؤثر قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسی تدابیر کی تفصیل بیان کی جائے ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) جی ہاں ۔ امسال کپاس کی قیمتوں میں 60 روپے فی من سے لے کر 106 روپے فی من تک اُتار چڑھاؤ رہا ہے ۔

(ب) موسم کے شروع میں ملنے والی فی من قیمتیں قدرے مناسب

تھی ۔ لیکن 15 جنوری کے بعد قیمتوں میں کمی کی وجہ سے کاشتکاروں کو مقابلتاً کم معاوضہ حاصل ہوا ۔

(ج) جی ہاں ۔ حکومت کپاس کی قیمتوں کو مناسب سطح پر مستحکم رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کر رہی ہے ۔

(د) اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے 90 روپے فی من کپاس کے نرخ کا اعلان کیا گیا تھا ۔

روئی کی پاکستانی برآمدی کارپوریشن نے روئی کی خرید شروع کر دی ہے اور ملتان میں اپنا دفتر بھی قائم کر لیا ہے ۔ کپاس کی تجارت کے لیے حکومت نے بنک سے قرضے لینے کی پالیسی نرم کر دی ہے اور بینکوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جنرز اور مل مالکان کی حد قرضہ بڑھائیں اور قرضہ کے لیے مناسب بندوبست کریں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : سپلمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جب انھوں نے نوے روپے فی من کپاس کے نرخ کا اعلان کیا ہے تو پھر ستر یا چوہتر یا ساٹھ پر کیوں آئی ہے اور کیا اس کے متعلق کوئی اقدام کیا جائے گا کہ اس کو صحیح معنوں میں مستحکم کرایا جائے ۔ دوسرے یہ ہے کہ نرخوں میں ساٹھ سے لے کر 106 تک تفاوت رہا ہے ۔ اس سے کاشت کاروں میں کافی ہیجان پایا جاتا ہے ۔ کیا ان کی بے اطمینانی کو دور کرنے کا بھی کوئی بندوبست کیا جا رہا ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا! یہ درست ہے کہ کپاس میں عالمی بحران آیا تھا ۔ اس کی وجہ سے اتنا فرق پڑ گیا ۔ اگر ہماری حکومت ایکسپورٹ کی کارپوریشن نہ بناتی اور ان کو قرضے نہ دیتی تو یہ امکان تھا کہ اس کے نرخ اور بھی کم ہو جاتے ۔ چونکہ یہ اب کارپوریشن نے خریدنا شروع کی ہے اور بنکوں نے قرضے دینے شروع کیے ہیں تو کپاس کے نرخ ایک خاص مستحکم جگہ پر ٹھہر گئے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ 60 روپے سے 106 روپے تک کے جو نرخ بیان کیے گئے ہیں ، یہ 1973-74ء کے ہیں یا 1974-75ء کے ؟

وزیر زراعت : یہ پچھلے سال کے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان : اس سال کپاس کے کیا نرخ ہیں ؟

وزیر زراعت : اگر آپ پوچھنا چاہتے ہیں تو اب بھی کوئی 87 ، 88 روپے فی من بک رہی ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : کیا وزیر زراعت مہربانی سے وضاحت فرمائیں گے کہ 74-1973ء کے بجٹ میں جب پہلی دفعہ دو روپے اور چار روپے کاٹن فیس لگائی گئی تھی تو وزیر خزانہ صاحب نے کہا تھا کہ اس کا بوجھ زمینداروں پر نہیں پڑنے دیں گے مگر اس وقت باسٹھ روپے جو جننگ مارجن رکھا گیا ہے ، اس میں دو روپے موجود ہیں ۔ کیا وزیر موصوف زمینداروں کے ساتھ یہ انصاف فرمائیں گے کہ سندھ صوبے میں جو آٹھ آنے بیٹی پر ٹیکس ہے ، اس سے زیادہ یہاں ٹیکس وصول نہ کیا جائے ۔ اس سے کم سے کم دو روپے یا ڈیڑھ روپیہ قیمت بڑھ جائے گی ۔

وزیر زراعت : یہ علیحدہ سوال ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کاشتکاروں کے اور جننگ فیکٹریوں کے کروڑوں روپے کے بقایاجات ہیں ۔ ان کی ادائیگی کہاں تک ہوئی ہے اور بقایاجات کی ادائیگی کے لیے حکومت کہاں تک موثر انتظام کر رہی ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا! میں اپنے سوال کی پھر وضاحت کر دوں ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ سندھ میں آٹھ آنے من لیا جا رہا ہے اور ہمارے ہاں دو روپے من ۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ زمینداروں کو وہ قیمت نہیں مل رہی جس کا وعدہ کیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : آپ چاہتے ہیں کہ یہاں بھی سندھ کی طرح ہو جائے ، یعنی دو روپے کی بجائے آٹھ آنے ۔ کیا آپ نے ان کی تجویز نوٹ کر لی ہے ؟

وزیر زراعت : جی ہاں ، لیکن ہم کسی دوسرے صوبے کے پابند نہیں ہیں ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پچھلے سال زمینداروں کی کپاس کی فروخت کی رقوم کے ادا کرنے کا کیا بندوبست کیا گیا ہے ؟

وزیر زراعت : بارہ کروڑ روپیہ واجب الادا تھا جس میں سے دس کروڑ روپیہ ادا کیا گیا ہے ۔ نیشنلائزڈ بنکوں کو کہا گیا تھا کہ جنرز

ایسوسی ایشن نے جو لسٹ دی تھی اس کے مطابق انہیں کہا گیا تھا کہ وہ مل والوں کو قرضے دیں ۔ پھر وہ جنرز کو دیں گے اور کاشت کاروں کو بھی دے دیں گے ۔ اس طریقے سے ان کو یہ پیسہ مل گیا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف یہ فرما رہے ہیں کہ تمام کاشتکاروں کو روپیہ مل گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : بارہ کروڑ میں سے دس کروڑ مل گیا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : بارہ کروڑ روپیہ تو رکھا گیا تھا ۔ ابھی تک وہ واگزار نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے دس کروڑ بتایا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : جناب سپیکر ! بارہ کروڑ رکھا گیا ہے ۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے ، اس میں سے دو کروڑ واگزار کیا گیا ہے ۔

وزیر زراعت : نہیں جناب ۔ دس کروڑ روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ بقایا دو کروڑ روپے کی ادائیگی کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر زراعت : عام طور پر غیر ملکی بنک ہیں ، یا کوئی ایسی ملیں ہیں جو sick ہیں ۔ جن کو اگر ہم قرضہ دیں تو پھر وہ ادا نہیں ہوگا ۔ انہوں نے پہلے دو تین دفعہ قرضے لیے ہوئے ہیں اور رہن رکھے ہوئے ہیں ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ باقی رقم کی بھی ادائیگی ہو جانی چاہیے ۔

میاں خورشید انور : سپلمنٹری ۔ کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ ادائیگی کا مسئلہ تو دراصل sick ملوں کا تھا اگر حکومت یہ اقدامات نہ بھی کرتی تو جو تندرست ملیں ہیں اور منافع میں جا رہی ہیں ، وہ دو چار مہینے کے اندر اندر یہ ادائیگی کر دیتیں ۔ اب ضروری مسئلہ تو ان ملوں کا ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ sick ملوں کا بھی کیا جا رہا ہے ۔

میاں خورشید انور : وہ تو کہتے ہیں کہ جب sick ملیں تندرست ہوں گی پھر کوئی انتظام ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : یہ انہوں نے نہیں کہا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ sick ملوں کا بھی کیا جا رہا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ حکومت نے جننگ فیکٹریوں کو اور ملوں کو سہولت دی ، قرضے ان کو ادائیگی کے لیے دئیے گئے ۔ ٹھیک ہے تو وزیر موصوف کے فرمان کے مطابق دس کروڑ روپیہ ان کو دے دیا گیا اور دو کروڑ روپیہ ابھی باقی ہے ۔ لیکن کاشتکاروں کے بقایاجات جو ہیں وہ ان کو ان فیکٹریوں سے نہیں مل رہے ۔ حکومت اس کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر سپیکر : تو وہ کن کو انہوں نے ادائیگی کی ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : زمینداروں کو ادائیگی کرنے کے لیے فیکٹریوں کو حکومت نے قرضے کی سہولت دی لیکن وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : وہ پیسہ جننگ فیکٹریوں کے مالکان نے اپنے پاس رکھ لیا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : ہاں ایسے واقعات ہیں ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ کے نوٹس میں ایسی کوئی بات لائے ہیں ؟

وزیر زراعت : نہیں جناب ۔ ویسے بھی یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ فیکٹریوں کے مالکان کو یہ رقم جو بطور قرضہ دی گئی ہے ۔ اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اس رقم کا علیحدہ حساب رکھا جائے گا اور کوئی کاشت کار اگر یہ آ کر کہے کہ اس نے میرا اتنا پیسہ دینا ہے تو پھر یہ رقم release ہوگی ۔ اس کو یہ رقم direct release نہیں ہوگی اور کاشتکاروں کی رقوم کی ادائیگی ہوگئی ہے ۔

کپاس کی فصلوں پر دواؤں کا چھڑکاؤ

***5801 ۔ میاں خورشید انور :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1972-73ء کے دوران حکومت کی طرف سے صوبہ کے کن کن

علاقوں پر بذریعہ ہوائی جہاز ۔ مونجی اور کپاس کی فصلوں پر دوائیاں چھڑکی گئیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دوائیاں چھڑکنے کے لیے بڑے بڑے اور بااثر زمینداروں کو ترجیح دی گئی تھی ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے ؟

(ج) کیا دوائیاں چھڑکنے کے نتائج مفید ثابت ہوئے تھے ۔

(د) اس مد پر سال مذکور میں کل کتنا خرچ ہوا تھا ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) فصل مونجی ۔

(1) ضلع سیالکوٹ ۔ تحصیل ڈسکہ و تحصیل نارووال کی صرف سات یونین کونسل (بدوملہی) گدیاں ۔ باٹھیاں والا ۔ بیجووالی ۔ درگ میانہ ، تلونڈی (نصف) پھٹیاں ۔

(2) ضلع گوجرانوالہ ۔ تحصیل ہائے گوجرانوالہ ۔ وزیر آباد و حافظ آباد ۔

(3) ضلع شیخوپورہ ۔ تحصیل ہائے شیخوپورہ فیروزوالہ و ننکانہ صاحب

(4) ضلع لاہور ۔ تحصیل لاہور ۔

فصل کپاس

(1) ضلع ملتان ۔ تحصیل ہائے ملتان ۔ خانیوال وہاڑی و لودھران

(2) ضلع ساہیوال ۔ تحصیل ہائے پاکپٹن اور دیپال پور ۔

(3) ضلع مظفر گڑھ ۔ تحصیل کوٹ ادو ۔

(4) ضلع ڈیرہ غازی خان تحصیل ڈیرہ غازی خان

(ب) جی نہیں ۔ بڑے اور بااثر زمینداروں کو کوئی ترجیح نہیں دی جاتی ۔ متاثرہ علاقوں کا تعین صرف ان اصولوں پر کیا جاتا ہے ۔ (1) نقصان رساں کیڑوں کے حملہ کی شدت (2) علاقہ مقابلتاً درختوں اور کھمبوں سے صاف ہو (3) مقام پرواز سے جہاں تک با آسانی جہاز جا سکتا ہو (4) ملحقہ علاقے جہاں تک رسائی ہو سکے ان میں چھوٹے اور سب بڑے زمینداروں کی اراضی شامل تھی ۔

(ج) جی ہاں ۔ سپرے شدہ علاقوں میں مقابلتاً فصل نقصان رساں کیڑوں سے محفوظ رہی ۔

(د) ایک ایکڑ مونجی اور کپاس کو بذریعہ ہوائی جہاز سپرے کرنے کا خرچ مندرجہ ذیل آتا ہے ۔

مونجی 7/50 روپے 5/00 روپے (دوائی کا خرچ اور 2/50 روپے جہاز کا خرچ)

کپاس 10/0 روپیہ (6/00 روپیہ دوائی کا خرچ اور 4/00 روپیہ جہاز کا خرچ)

ہوائی جہاز سے سپرے کرنے کی ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے ۔ کاشت کاروں سے اس کا کوئی خرچ وصول نہیں کیا جاتا ۔ یہ سفت کام کیا جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ہوائی جہاز سے مونجی پر سپرے کرنے کے لیے جو خرچ آتا ہے وہ دو روپے پچاس پیسے فی ایکڑ ہے اور کپاس کے لیے ہوائی جہاز سے چار روپے خرچ آتے ہیں ۔ تو کیا کپاس پر سپرے کرنے والے جہاز کو پٹرول زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے یا کوئی اور وجہ ہے ۔ اس میں تفاوت کیوں ہے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں تک مونجی کی فصلات کا تعلق ہے وہاں عام طور پر درخت بھی نہیں ہوتے اور کافی سارا علاقہ جو ہے اس میں مونجی کی کاشت کی جاتی ہے لیکن اس کے برعکس جہاں تک کپاس کا تعلق ہے تو اس قسم کے زون نہیں ہوتے ۔ بعض اوقات صرف پانچ ایکڑ چھ ایکڑ ہوتے ہیں بیچ میں چارہ آ جاتا ہے تو جہاز جو ہے اس کو بند کرنا پڑتا ہے اور دوبارہ پھر آنا پڑتا ہے ۔ اس لیے یہ خرچ زیادہ آتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! وزیر موصوف نے صفحہ 15 پر اپنے جواب کے جزو 4 میں ضلع لاہور کے متعلق صرف تحصیل لاہور فرمایا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تحصیل چونیاں میں تحصیل لاہور سے دوگنا زیادہ مونجی کی کاشت ہوتی ہے تو تحصیل چونیاں کو کیوں محروم رکھا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : 1972-73ء کی بھی یہی پوزیشن ہے ؟

رانا پھول محمد خان : جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر : کیوں جی وہ کہتے ہیں کہ ان کی طرف بھی توجہ دی جائے گی ؟

وزیر زراعت : بالکل جی کیوں نہیں دی جائے گی ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! ضلع گجرات کی تحصیل گجرات اور تحصیل پھالیہ کے بیشتر حصہ میں مونجی کی کاشت ہوتی ہے لیکن وہاں ایریل سپرے نہیں کیا جاتا ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟ 1970ء سے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ سپرے کیا جائے ۔

وزیر زراعت : اس کے بارے میں میں یہ کہوں گا کہ اگر ان کو 1970ء سے شکایت تھی تو کوئی ایسی بات ہوگی کیونکہ اس وقت یہ وزیر بھی رہے ہیں پھر بھی نہیں کرا سکے یا تو وہاں مونجی نہیں ہوتی ہو گی اور اگر اس قسم کی کوئی بات ہے تو میں اس پر غور کرنے کے لیے تیار ہوں ۔

چوہدری محمد انور سمہ : پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ! میں کبھی بھی وزیر زراعت نہیں رہا ۔ اس وقت بھی جو وزیر زراعت تھے میں ان سے استدعا کرتا رہا ہوں اور ان کے بعد بھی جو آتے رہے ہیں ان سے بھی استدعا کی جاتی رہی ہے کہ اب ان سے بھی یہ استدعا کروں گا کہ وہاں مونجی ہوتی ہے آپ جا کر دیکھ لیں اور ان کی اطلاع کے لیے اور سارے ہاؤس کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ اس سال محکمہ زراعت نے مجھ سے اتفاق کیا ہے اور انہوں نے ایک جہاز بھیجا بھی تھا جو دس یا پندرہ ایکڑ رقبے پر سپرے کر کے چلا آیا ۔ پتہ نہیں اس کا کتنا پائلٹ بنایا گیا ہے تو اس لیے یہ جھجک جو تھی یہ دور ہو چکی ہے ۔ اس لیے میں ان سے خاص طور پر استدعا کروں گا کہ جہاز کے جانے والی جھجک دور ہو چکی ہے تو کیا اب آپ مہربانی فرمائیں گے اور اس علاقے کو بھی شامل کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری لال خان ۔

چوہدری محمد انور سمہ : جناب ! انہیں میرے سوال کا جواب تو دینے دیں ۔

وزیر زراعت : جناب والا ! میں نے یہ پہلے بھی کہا ہے کہ میں اس پر غور کروں گا ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے آپ کی ایکسپلینیشن کے بغیر ہی کہہ دیا تھا کہ میں اس پر غور کروں گا۔

چوہدری محمد انور سمیر : جناب والا ! میں نے یہ گذارش کی ہے کہ اس مرتبہ جہاز گیا بھی تھا۔۔۔۔

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ بالکل گیا ہوگا۔ کیوں نہیں ہو گا۔ وہ کہہ تو رہے ہیں کہ جھوک دور ہو گئی ہے۔

چوہدری محمد انور سمیر : تو اب اس علاقے کو شامل کر لیں گے ؟

وزیر زراعت : جناب والا ! میں نے کہا ہے کہ میں اس پر غور کروں گا۔ آخر دیکھا جائے گا کہ رقبہ کتنا دور ہے کیونکہ جہاز اگر اتنی دور تک نہ جاسکتا ہو تو میں یہ کیسے کہہ دوں کہ ضرور شامل کیا جائے گا۔ میں اس کے متعلق پتہ کروں گا۔ غور کروں گا۔ اگر ہو سکتا ہو تو کریں گے۔

مسٹر سپیکر : ہمدردانہ غور کریں گے۔

وزیر زراعت : جی ہاں۔

میاں خان محمد : جناب والا ! جزو "الف" کے جواب میں ضلع ساہیوال تحصیل ہائے پاکپتن اور دیپال پور بتایا گیا ہے۔ جناب والا ! تحصیل اوکاڑہ اور تحصیل ساہیوال جو ہیں ان کو محروم رکھا گیا ہے تو کیا آئندہ کے لیے اس پر بھی نظر کرم کریں گے ؟

مسٹر سپیکر : ہاں جی اس پر بھی کریں گے۔ کیوں نہیں کریں گے۔ کیوں جی آپ کے نوٹس میں وہ لے آئے ہیں اب تو۔۔۔۔

وزیر زراعت : دراصل جناب ! بات یہ ہے کہ ہمارے بہت تھوڑے رقبہ پر مونجی کا سپرے ہوتا ہے اور خاص طور پر کپاس کے لیے تو اب ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ pesticide بھی زیادہ خریدے جائیں اور رقبے کو بھی ہم بڑھائیں تو جوں جوں زیادہ کاشت ہو گی ہم سپرے بھی زیادہ کرتے چلے جائیں گے۔

حافظ علی اسد اللہ : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ بہاولپور ڈویژن جو کہ کپاس کا پیداواری علاقہ ہے مونجی بھی اکثر علاقوں میں کاشت ہوتی ہے اسے دوائی وغیرہ چھڑکنے کے معاملے میں کیوں نظرانداز کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہاں ضرورت ہی نہیں ہوتی ہوگی فصل ہی اتنی اچھی ہوتی ہے - کیوں جی بہاولپور ڈویژن کی طرف بھی توجہ ہو گی ؟

وزیر زراعت : کیوں نہیں ہو گی جی -

ضلع گجرات قادر آباد میں لکڑی کا غبن

*6019 (الف) - **چوہدری لال خان :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سرکاری جنگلات کی لکڑی ڈی ایف او سے لے کر گارڈ تک پلیک کرتے ہیں - کیا گورنمنٹ ان کے اس کارنامے سے آگاہ نہیں ہے - خاص کر ضلع گجرات قادر آباد جنگل اور قلعہ جوار سنگھ میں کٹائی کے وقت کس قدر لکڑی غبن کی گئی ہے ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ چھ خان خاکوانی) : یہ الزام کہ سرکاری جنگلات کی لکڑی ڈی ایف او سے لے کر گارڈ تک پلیک کرتے ہیں درست نہیں - ہر طبقہ میں چند برے کردار کے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں محکمہ جنگلات میں بھی کچھ بددیانت ملازم ہوں گے - گورنمنٹ ان بددیانت اور راشی ملازمین پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور جونہی کوئی نقصان جنگل حکومت کے نوٹس میں آتا ہے - متعلقہ ملازمین کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جاتی ہے تاکہ دوسرے ملازمین کے لیے باعث عبرت ہو -

ضلع گجرات قادر آباد اور قلعہ جوار سنگھ کے جنگلات سے کٹائی کے وقت لکڑی غبن ہونے کی کوئی اطلاع حکومت کے نوٹس میں نہیں ہے - البتہ 1973-74ء میں مندرجہ بالا جنگلات میں پبلک نے کافی نقصان کیا ہے محکمہ کے ملازمین نے 76 رپورٹیں نقصان جنگل کی چاک کی ہیں - جن میں سے 41 رپورٹوں کا عوضانہ وصول کیا جا چکا ہے - اور باقی رپورٹوں کا چالان مرتب کر کے عدالت میں برائے کارروائی بھیجا جا چکا ہے -

بہرحال اگر فاضل ممبر کسی غبن کی نشاندھی کریں تو فوراً تحقیقات کے احکام جاری کر دیے جائیں گے -

مسٹر سپیکر : وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے -

وزیر زراعت : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

تحصیل گوجر خان کے مشرقی حصہ کی زمین کو ہموار کرنا

*6038 ۔ مرزا خالق حسین : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ تحصیل گوجر خان کے مشرقی حصہ کی زمین ناہموار ہونے کی وجہ سے ناقابل کاشت ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس زمین کو ہموار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (نوبزادہ چھ خان خاکوانی) : (الف) ہاں ۔ حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ ہے ۔

(ب) حکومت اس کو ہموار کرنے کا صرف ارادہ ہی نہیں رکھتی بلکہ سالہا سال سے محکمہ زراعت ۔ شعبہ زرعی انجینیئرنگ اسی علاقہ میں زمینوں کو مشینری سے ہموار کرنے اور قابل کاشت بنانے میں مصروف عمل ہے ۔ خاص طور پر پچھلے دو سال سے گوجر خان میں ایک یونٹ سپروائزر کا دفتر مستقل طور پر قائم کیا گیا ہے جو کہ مشرقی علاقہ کے متعلقہ زمینداروں کو ان کی زمینوں کو ہموار کرنے میں ہر طرح کی سہولتیں مہیا کر رہا ہے ۔ اس وقت بھی مشرقی حصہ میں تین بلڈوزر کام کر رہے ہیں اور زمینداروں کو ان کی مانگ کے مطابق مزید مشینیں حسب ضرورت مہیا کی جائیں گی ۔

کپاس کی قیمت فروخت میں اضافہ

*6047 ۔ (الف) صوفی لذر چھ : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کھاد کی قیمت فروخت میں کس تاریخ سے اضافہ کیا گیا ہے ۔

(ب) 15 اپریل 1974ء کو صوبہ میں کل کتنی کھاد فروخت ہوئی ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ نے اپنے مفاد کی خاطر کھاد کی فروخت شدہ مقدار سے متعلق فرضی اعداد و شمار ظاہر کئے جس کا بعد میں پتہ چل گیا ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ فرضی اعداد و شمار ظاہر کرنے کے بارے میں ایک انکوائری ہو رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ کس نتیجہ پر پہنچی ہے ۔

(ہ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کھاد کی فرضی فروخت ظاہر کرنے والے کسی آفسر کو ترقی بھی دی گئی ہے ؟

وزیر زراعت : (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) وفاقی حکومت نے 20 اپریل 1974ء کیمیاوی کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کیا تھا ۔

(ب) 15 اپریل کو صوبہ میں جو کیمیاوی کھاد فروخت ہوئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

یوریا	1144	میٹرک ٹن
ایمونیم سلفیٹ	389	،، ،،
ایمونیم نائٹریٹ	188	،، ،،
ڈی ۔ اے ۔ پی	319	،، ،،
سنگل سپر فاسفیٹ	111	،، ،،
نائٹروفاس	12	،، ،،
سلفیٹ آف پوٹاش	12	،، ،،
	2175	،، ،،

(ج) یہ درست نہیں ہے ۔

(د) یہ درست نہیں ہے ۔

(ھ) یہ درست نہیں ہے ۔

اسسٹنٹ سائل فرٹیلٹی آفیسر کے دفتر کی لائل پور سے سرگودھا منتقلی

*6191 ۔ **میاں احسان الحق پراچہ** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ اس واقعہ ہے کہ ملتان ۔ راولپنڈی ۔ لاہور اور بہاولپور ڈویژنوں کے اسسٹنٹ سائل فرٹیلٹی آفسروں کے دفاتر متعلقہ ڈویژنوں کے صدر مقام پر قائم ہیں جب کہ سرگودھا ڈویژن کے اسسٹنٹ فرٹیلٹی آفسر کا دفتر لائل پور ، میں قائم کیا گیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سرگودھا ڈویژن کے اسسٹنٹ فرٹیلٹی آفسر کا دفتر لائل پور میں قائم کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت اس آفسر کا دفتر لائل پور سے سرگودھا منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ بہ خان خاکوانی) (الف) ۔ (1) : جی ہاں ۔

(2) اسسٹنٹ سائل فرٹیلٹی آفسر سرگودھا کو لائل پور رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ شروع ہی سے لائل پور محکمہ زراعت کا ہیڈ کوارٹر رہا ہے اور اس محکمہ کے متعلق اعلیٰ ادارے از قسم ادارہ زرعی تحقیقات اور زرعی یونیورسٹی وہاں موجود ہیں ۔ باقی سارے زرعی شعبوں کا صدر مقام بھی بجائے سرگودھا کے لائل پور ہی میں رہا ہے آزادی کے وقت ہی سے بلکہ اس سے قبل لائل پور ہی سے اس کے گرد و نواح کے علاقہ کی زرعی ضروریات پوری ہوتی رہیں ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سرگودھا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کافی بعد میں بنا ہے ۔

(ب) تا حال اس آفیسر کے صدر مقام کو سرگودھا منتقل کرنے کی کوئی کارروائی زیر غور نہیں ہے ۔ البتہ حکومت یہ کوشش

کر رہی ہے کہ نہ صرف ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر بلکہ ہر ضلع میں اس قسم کی لیبارٹری قائم کی جائے جہاں لوگ اپنی زمینوں کا تجزیہ کرا سکیں۔

مرغیوں کو لگانے والے ٹیکوں کی بلیک

*6271 ۔ **چوہدری لال خان :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹروں کو جو ٹیکے مرغیوں کو لگانے کے لیے دیے جاتے ہیں وہ فروخت کر دیے جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں دیہاتوں میں ہزاروں مرغیاں رانی کھیت کی بیماری سے مر جاتی ہیں ؟

وزیر زراعت (نوبزادہ محمد خان خاکوانی) : یہ درست نہیں ہے۔ جو ٹیکے محکمہ ہذا کی طرف سے ڈاکٹروں کو دیے جاتے ہیں وہ بغیر کسی فیس یا قیمت کے مرغیوں کو لگائے جاتے ہیں۔ کوئی اہلکار ٹیکہ لگانے کی فیس وصول نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی انہیں فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ کمرشل فارموں پر جہاں زیادہ تعداد میں مرغیاں پالی جاتی ہیں رانی کھیت کے ٹیکہ کی قیمت بشرح 2 پیسہ فی پرندہ وصول کی جاتی ہے۔ رانی کھیت مرغیوں کی ایک مہلک مرض ہے اور اگر بیماری سے پہلے ٹیکہ نہ لگایا جائے تو بہت سی مرغیاں ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا ''حفظ ماتقدم'' ٹیکہ کروانا بہت ضروری ہے۔ جس کے لیے محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ کی طرف سے ہدایات جاری ہیں۔

ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کی کارکردگی

*6292 ۔ **چوہدری محمد نواز :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 1972ء سے 31 مئی 1974ء تک ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات نے کتنے درخت لگائے ہیں۔ ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ درختوں کے ناموں کے ساتھ بتائی جائے۔

(ب) مذکورہ ضلع کے مواضعات اجنالہ۔ کڑیانوالہ۔ جلال پور جٹاں۔ پیرو شاہ۔ اعوان شریف۔ گھریرہ۔ بوچھ میں لگائے جانے والے درختوں کے نام اور تعداد کیا تھی۔

(ج) ضلع گجرات میں 1972ء اور 1973ء میں شجرکاری پر سالانہ خرچ علیحدہ علیحدہ کیا تھا ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) یکم جنوری 1972ء سے 31 مئی 1974ء تک محکمہ جنگلات نے مندرجہ ذیل درخت اپنے جنگلوں میں اگائے ہیں -

قلم شیشم	6,59,539
قلم توت	22,660
قلم کیکر	2,56,109
قلم سفیدہ	36,110
فراش	11,000
پاپلر	58,950
بیر	43,500

	چھٹانک	سیر	من
بیج کیکر	5 -	28	153
پھلاہی	0 -	25	0 -

(ب) موضع اجنالہ - کڑیانوالہ - جلالپور جٹاں - پیرو شاہ - اعوان شریف - گھریرہ - بوچھ کے لوگوں نے محکمہ جنگلات سے کسی قسم کا کوئی پودا نہیں خریدا اور نہ ہی مواضعات میں لگایا -

(ج) 1972ء میں موضع گجرات میں جو قلمیں عوام کو تقسیم کی گئی ہیں ان پر محکمہ کا خرچہ مبلغ 800 روپیہ کیا گیا تھا - اور 1973ء میں گیارہ سو تینتالیس 1143 روپے کیا ہے - 1972ء اور 1973ء میں جو خرچہ محکمہ جنگلات نے اپنے زیر انتظام زمینوں میں شجرکاری پر کیا وہ بالترتیب 4,31,661/52 اور 5,94,042/46 روپے ہے -

———

شفاخانہ حیوانات سرگودھا کے زمیندارہ کوارٹر کا ناجائز تصرف

*6340 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا نے شفاخانہ حیوانات سرگودھا کی عمارت کے ساتھ ایک زمیندارہ کوارٹر تعمیر کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ زمیندارہ کوارٹر صرف دور دراز سے جانوروں کے علاج معالجہ کے لیے آنے والے لوگوں کے لیے بنایا گیا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس وقت زمیندارہ کوارٹر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ سرگودھا قابض ہے ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کوارٹر کو فی‌الفور خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی نہیں ۔ یہ کوارٹر 1963ء ہی سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی رہائش کے لیے ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے مختص ہو چکا ہے ۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ سرگودھا کے لیے عمارت کی تعمیر

*6341 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں

گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ شفاخانہ حیوانات سرگودھا کو ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا اپنی عمارت میں عرصہ دراز سے چلا رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ عمارت کے صرف دو کمرے شفاخانہ حیوانات کے لیے استعمال ہو رہے ہیں اور باقی چار کمرے اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بطور دفتر استعمال کر رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ صوبہ کے دوسرے اضلاع میں دفاتر اور شفاخانے علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں واقع ہیں۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ سرگودھا کو علیحدہ عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ہسپتال کے لیے چار کمرے مخصوص ہیں۔ جب کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا دفتر صرف دو کمروں پر مشتمل ہے۔ ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور دوسرا کمرا دفتر۔ ہاں البتہ ریٹائرنگ روم کو معمولی رد و بدل کے ساتھ سٹور روم میں تبدیل کرکے ایمرجینسی ادویات رکھی جاتی ہیں۔ تاکہ وبائی امراض کی صورت میں ضروری ادویات ضلع کے دیگر ہسپتالوں میں فراہم کی جا سکیں۔

(ج) جی ہاں۔ ماسوائے گجرات۔ راولپنڈی اور سیالکوٹ کے۔ ان اضلاع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے دفاتر ہسپتال کی عمارتوں میں واقع ہیں۔

(د) دفتر ہذا میں ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

بیماریوں سے محفوظ قسم کی گندم

*6378 ۔ **ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں گندم کی ایسی قسم دریافت ہو چکی ہے جو بیماریوں سے محفوظ سمجھی جاتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا آئندہ فصل ربیع میں حکومت کسانوں کو یہ گندم مہیا کرے گی ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی مقدار اور نرخ کیا ہو گا ۔ اور کن ذرائع سے یہ گندم تقسیم کی جائے گی ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) کنگی سے محفوظ گندم کی چار اقسام دریافت ہو چکی ہیں ۔

(ب) یہ سوال گندم کی کاشت سے پہلے آیا تھا ۔ ان اقسام کا بیج رجسٹر شدہ کسانوں کو دیا گیا تھا اور اس کی مقدار آٹھ ہزار نو سو بتیس من بیس سیر (8932 من 20 سیر) تھی ۔ اس کا نرخ 45 روپے فی من مقرر کیا گیا تھا اور یہ بیج زرعی ترقیاتی اور سپلائی کارپوریشن کے ذریعہ دیا گیا تھا ۔

تفصیل بیج	قسم گندم	مقدار (من)
	ہاری 73	3700
	ساندل	2200
	لائل پور 73	1400
	پوٹھوہار	1632.20
		8932.20 من

محکمہ زراعت کے فیلڈ اسسٹنٹ کی خان بیلہ تحصیل شجاع آباد سے عدم موجودگی

*6460 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری :** کیا وزیر زراعت از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ ایک سال سے خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں زرعی امداد کے لیے تعینات شدہ فیلڈ اسسٹنٹ اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے جس کی وجہ سے اس علاقے کے کاشتکاروں کو فصلات کو سپرے کرانے کی سہولت میسر نہیں ۔

(ب) کیا جلالپور پیروالہ کے انسپکٹر زراعت نے مذکورہ عرصہ کے دوران کبھی اس کی غیر حاضری کی رپورٹ افسران بالا کو بھیجی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خان بیلہ کے فیلڈ اسسٹنٹ کی غیر حاضری کی وجہ سے اس کے خلاف مناسب اقدام کرے گی ۔ اور کیا کاشتکاران علاقہ کے زرعی مفاد کے پیش نظر یہاں مستقل فیلڈ اسسٹنٹ رکھنے کا انتظام کرے گی ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) یہ درست ہے کہ خان بیلہ تحصیل شجاع آباد میں ایک فیلڈ اسسٹنٹ مسمی ممتاز علی ولد مولا داد مستقل طور پر تعینات ہے لیکن اس کے خلاف کوئی غیر حاضری کی شکایت نہیں ۔ البتہ فیلڈ اسسٹنٹ مذکور چار ماہ از 28 جولائی 1973ء تا 27 نومبر 1973ء رخصت پر رہا ہے اور اس کی جگہ ایک اور فیلڈ اسسٹنٹ تعینات کیا گیا تھا ۔ رخصت ختم ہونے پر مذکورہ فیلڈ اسسٹنٹ دوبارہ خان بیلہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوگیا ۔

(ب) انسپکٹر زراعت نے فیلڈ اسسٹنٹ مذکور کے خلاف غیر حاضری کی کبھی کوئی شکایت نہیں کی ۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے فیلڈ اسسٹنٹ کے خلاف نہ ہی کسی زمیندار اور نہ ہی انسپکٹر زراعت سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے ۔ اندریں حالات مذکورہ فیلڈ اسسٹنٹ کے خلاف کسی قسم کی تادیبی کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں ۔ مذکورہ علاقہ میں فیلڈ اسسٹنٹ باقاعدگی سے اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے ۔

''حقوق شکار مچھلی'' کے ٹھیکہ جات

*696 ۔ **سید دوست محمد لالی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) محکمہ ماہی پروری کے ایسے ٹھیکہ جات ''حقوق شکار مچھلی'' جو یکم جنوری 1971ء سے دسمبر 1972ء کے دوران دئے گئے ان کے بقایا جات کی ضلع وار اور سال وار تفصیل کیا ہے ۔

(ب) حکومت نے مذکورہ بقایا جات میں سے یکم جنوری 1971ء تا دسمبر 1972ء کتنی رقم وصول کی ہے اور اس عرصہ کے دوران ڈائریکٹر فشریز کے عہدہ پر کون فائز تھا ۔

(ج) یکم جنوری 1973ء سے لے کر تا حال وصول شدہ بقایاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے اور اس عرصہ کے ڈائریکٹر فشریز کا نام بھی بتایا جائے ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) اس عرصہ کے ٹھیکہ جات کے حقوق شکار ماہی کے کوئی بقایا جات نہیں ہیں ۔

(ب) اس عرصہ کے دوران ٹھیکہ جات حقوق شکار ماہی کے کوئی بقایا جات نہیں تھے ۔ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل ڈائریکٹر فشریز اس عہدہ پر تھے ۔

1-1-1971 تا 5-1-1972 مسٹر زاہد حسین ۔

6-1-1972 تا 16-2-1973 مسٹر حسن علی قریشی ۔

(ج) اس عرصہ کے دوران تمام ٹھیکہ جات حقوق شکار ماہی نقد داموں پر دئے گئے تھے ۔ لہذا اس عرصہ کا کوئی بقایاجات نہیں ہے ۔ اس عرصہ پر جو ڈائریکٹر فشریز فائز تھے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

1-1-1973 تا 19-10-1973 مسٹر حسن علی قریشی ۔

17-2-1973 سے اب تک مسٹر محمد یعقوب جاوید ۔

———

محکمہ ماہی پروری میں افسران کی تعداد

*6697 - **میر دوست محمد لالی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) محکمہ ماہی پروری میں ایسے افسران کی تعداد کیا ہے - جو چار سال سے زائد عرصہ سے لاہور میں متعین ہیں - ان افسران کے مکمل کوائف معہ نام و عہدہ بیان فرمائے جائیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ از روئے قواعد کوئی افسر چار سال سے زائد عرصہ تک ایک جگہ متعین نہیں رہ سکتا -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ماہی پروری کے افسران جو چار سال سے زائد عرصہ سے لاہور میں متعین ہیں حکومت تبدیل انھیں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) لاہور میں چار سال سے زائد عرصہ سے کوئی افسر متعین نہیں ہے -

(ب) جی ہاں - عام حالات میں کوئی افسر چار سال سے زائد عرصہ تک ایک جگہ متعین نہیں رہ سکتا -

(ج) جزو (الف) کی روشنی میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

جیپوں کی خرید

*6743 - **چوہدری عبدالغنی** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1972-73ء میں ڈائریکٹر ایگریکلچرل ای - اینڈ - ایم حکومت پنجاب لاہور نے جیپوں کی خرید کے لیے پنجاب کی تمام مارکیٹ کمیٹیوں سے ایک خاص حکم کے تحت رقم اکٹھی کی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی رقم جمع ہوئی -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر مذکور نے اس رقم میں

سے صرف ایک جیپ خریدی تھی ۔ اگر ایسا ہے تو بقایا رقم کہاں خرچ کی گئی اور مذکورہ جیپ سے عوام کو کیا فائدہ حاصل ہوا ؟

وزیر زراعت (نواب زادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) جی ہاں ۔ حکومت کی منظوری سے ڈائریکٹر اکنامکس و مارکیٹنگ نے مندرجہ ذیل نو مارکیٹ کمیٹیوں سے 7300 روپے کی رقم فی مارکیٹ کمیٹی برائے خرید جیپ یا مائکرو بس جمع کی تھی ۔

لاہور ۔ لائل پور ۔ جڑانوالہ ۔ سرگودھا ۔ جوہرآباد ۔ ساہیوال اوکاڑہ ۔ ملتان اور بورے والا ۔

(ب) 65700 روپے ۔

(ج) مذکورہ رقم میں سے ایک فوکس ویگن مائیکرو بس وین ماڈل 1972ء خریدی گئی تھی ۔ جس کی کل قیمت مبلغ 54750 روپے تھی ۔ بقایا رقم مبلغ 10950 روپے ڈرائیور کی تنخواہ ۔ الاؤنس ۔ سفر خرچ ۔ مرمت ۔ تیل ۔ ٹیکس و ٹوکن و دیگر متفرق اخراجات برائے مذکورہ وین ہو گئے تھے ۔ اس رقم میں بقایا مبلغ 187.44 روپے اب بھی ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچرل فیلڈ کے دفتر میں موجود ہیں ۔ اس گاڑی کو ترقی زراعت اور کاشتکاروں کے مفاد عامہ کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ منڈیوں کی جانچ پڑتال ان میں سے ایک اہم مد ہے ۔

گوشت کی مہنگے داموں فروخت

*4785 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں بکرے کا گوشت دس گیارہ روپے فی سیر کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیشتر قصاب بکرے کا گلہ سڑا اور غیر صحت مند گوشت فروخت کر رہے ہیں اور مقررہ نرخ نامہ اپنی دوکانوں پر نمایاں جگہ پر آویزاں نہیں کرتے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بکرے کے گوشت کی زائد قیمت وصول کرنے اور اپنی دوکانوں پر نمایاں جگہ پر نرخ نامہ نہ لگانے والے قصابوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) 3 دسمبر 1974ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے بکرے کے گوشت کی قیمت زیر دفعہ 3 نوڈ سنٹ (کنٹرول) آرڈر 1958ء کے تحت دس روپے فی سیر مقرر کی تھی - بیشتر علاقوں میں گوشت اسی نرخ پر فروخت ہو رہا ہے -

(ب) جی نہیں - لاہور شہر میں گلہ سڑا گوشت فروخت کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی - تقریباً تمام دوکانداروں نے مقررہ نرخ نامے نمایاں جگہ پر آویزاں کئے ہوئے ہیں -

(ج) بکرے کے گوشت کی مقررہ قیمت سے زائد فروخت اور نمایاں جگہ پر نرخ نامے آویزاں نہ کرنے کے سلسلے میں مجسٹریٹ گاہ بگاہ چھاپے مار کر پڑتال کرتے رہتے ہیں اور حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمات درج کرنے اور موقع پر ہی گرفتار کرتے ہیں -

غیرنشان زدہ سوال اور اس کا جواب

صوبہ پنجاب کے لیے ٹریکٹروں کی تخصیص

117 - میاں احسان الحق پراچہ : کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1974-75ء کے دوران صوبہ پنجاب کے لیے کون کون سی ساخت کے کتنے ٹریکٹرز مختص کئے گئے اور ان میں سے اب تک کتنے وصول ہو چکے ہیں ؟

وزیر زراعت (نوابزادہ محمد خان خاکوانی) : (الف) پاکستان میں ٹریکٹر کی درآمد محکمہ پروڈکشن حکومت پاکستان کے زیر انتظام ہوتی ہے اور ٹریکٹروں کی درآمد اور تقسیم کا کام کیلنڈر سال کے حساب سے ہوتا ہے - یکم جنوری 1974ء سے ٹریکٹروں کی

تقسیم کا کام پاکستان زرعی ترقیاتی بنک کے سپرد ہے اور بنک نے اس سال کے متعلق یہ اعداد و شمار مہیا کئے ہیں ۔

(1) کل تعداد درآمد	7362
(2) قبائلی علاقہ میں تقسیم کیے گئے ٹریکٹروں کی تعداد	24
(3) تعداد جو تقسیم کنندگان کی براہ راست فروخت کے لیے مختص کیے گئے	728
(4) بقایا ٹریکٹر جو زرعی بنک کی معرفت تقسیم کیے گئے	6010
(5) پنجاب کا کوٹہ 67 فیصد کے حساب سے	4429
(6) ٹریکٹروں کی تعداد جو پنجاب کو دی گئی	4502

(ب) ان ٹریکٹروں کی تفصیل ساخت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہے ۔

(1) میسی فرگوسن	1076
(2) فورڈ	532
(3) فیٹ	708
(4) ارسس	764
(5) بائیلارس (55 ہارس پاور)	435
(6) بائیلارس (70 ہارس پاور)	323
(7) آئی ۔ ایم ۔ ٹی (41 ہارس پاور)	438
(8) آئی ۔ ایم ۔ ٹی (67 ہارس پاور)	96
(9) زیٹر (60 ہارس پاور)	66
(10) زیٹر (47 ہارس پاور)	45
(11) انٹرنیشنل ہارویسٹر	20

(ج) سال 1975ء کے لیے پاکستان میں 15 ہزار ٹریکٹروں کی درآمد کا پروگرام بنایا گیا ہے ۔ ابھی ان ٹریکٹروں کی درآمد شروع نہیں ہوئی تاہم کوٹہ کے مطابق درآمد شدہ ٹریکٹروں میں سے 67 فیصد پنجاب میں تقسیم کیے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر : آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے ۔ درخواست ہائے برائے رخصت لی جاتی ہیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Session due to illness on 15th February.

Leave may kindly be granted for the same.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اکبر منہاس

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد اکبر منہاس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Due to illness I could not attend the Session on 12th, 13th, 14th & 15th of February, 1975. It is, therefore, requested that the leave for the above mentioned days may please be granted. Thanks.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے عمر حیات خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست رائے عمر حیات خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> گذارش ہے کہ میں مورخہ 15 فروری کے اجلاس میں بیماری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا - برائے مہربانی میری رخصت منظور فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

میاں عبدالرؤف

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں عبدالرؤف صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I beg to state that I could not attend the Session on 15th February, 1975, due to urgent piece of work. So kindly grant me leave for that day.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد یار خان لاشاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان محمد یار خان لاشاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> میں بوجہ مصروفیت مورخہ 15-2-75 اجلاس اسمبلی میں شامل نہ ہو سکا - رخصت منظور کی جاوے -

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسز حسینہ بیگم کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسز حسینہ بیگم کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میرا بچہ بیمار ہے ۔ اس لیے مجھے کل سے جمعہ تک رخصت عنائیت فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری حمیداللہ خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری حمیداللہ خان صاحب ممبر صاحب صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں 30 جنوری 1975ء بوجہ بیماری ہوم آفیئرز کی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ میں بوجہ بخار مورخہ 75-2-15

بروز ہفتہ کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا۔
لہذا رخصت مطلوبہ منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب چونکہ تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے۔ اس لیے ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

صوبہ پنجاب کے تمام چھوڑ ہڑتال کرنے والے پٹواریوں کی جگہ غیر تربیت یافتہ اور ریٹائرڈ پٹواریوں کا تقرر

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے محکمہ مال کے پٹواریوں نے تنخواہ میں اضافہ۔ تفریحی الاؤنس اور انتقالات بند کر دینے کے مطالبات منظور نہ ہونے کی بنا پر ہڑتال کر رکھی ہے۔ جناب وزیر مال پنجاب نے پٹواریوں کے موقف کے مطابق مطالبات پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ مسئلہ حل کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو پورے صوبے کے پٹواری قلم چھوڑ ہڑتال پر چلے گئے۔ گذشتہ دو یوم سے پورے صوبہ میں پٹواریوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں پٹواری گرفتار کئے جا چکے ہیں اور میری ذاتی معلومات کی بنا پر گرفتار شدہ پٹواریوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور غیر تربیت یافتہ اور ریٹائرڈ پٹواریوں کو مستقل بنیادوں پر بھرتی کرنے کے احکامات صادر کئے جا چکے ہیں جیسا کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 18 فروری 1975ء کی اشاعت میں خبر شائع ہو چکی ہے۔ اس خبر سے پورے صوبہ پنجاب میں شدید ہیجان پیدا ہوگیا ہے کہ حکومت پنجاب پٹواریوں کے مسئلہ کو سلجھانے کی بجائے اس محکمہ کو غیر تربیت یافتہ اور ریٹائرڈ پٹواریوں کو مستقل بھرتی کرکے برباد کر رہی ہے۔ پورے صوبہ پنجاب میں مالیہ اور آبیانہ کی وصولی اور خزانہ حکومت میں داخل کرنے کے متبادل

انتظامات نہ ہونے کی بنا پر کسانوں بالخصوص اور عوام میں سخت پریشانی اور خوف پیدا ہو چکا ہے ۔ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

پٹواریوں کے متعلق آپ نے یہ لکھا ہے کہ ان میں ہیجان ہے اور بڑے پریشان ہیں تو کیا یہ لوگ بھی ان کے ہٹ جانے سے پریشان ہوگئے ۔ بہرحال یہ وزیر صاحب بہتر جانتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں عرض کروں گا کہ جو ہیجان پیدا ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر : عوام میں ؟

چوہدری امان اللہ لک : جی ۔ عوام میں ۔

مسٹر سپیکر : ہم تو یہ سنتے آئے ہیں کہ اوپر خدا نیچے پٹواری ہوتے ہیں ۔ اچھا جی وزیر مال ۔

وزیر مال : جناب والا! فاضل رکن نے اپنی تحریک میں جو واقعات بتائے ہیں یہ درست نہیں ہیں ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ''قلم چھوڑ ہڑتال'' کرنے سے پہلے کوئی پٹواری اور نہ ہی کوئی وفد میرے پاس آیا ۔ جس وقت انہوں نے ہڑتال کر دی ہڑتال کرنے کے بعد پٹواریوں کا ایک وفد میرے پاس آیا اور میں نے انہیں سمجھایا کہ آپ کے ہڑتال کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ کسی سرکاری ملازم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بلا کسی نوٹس کے یا کسی بات کے ہڑتال پر چلا جائے اور جو ہڑتال غیر قانونی ہو ۔ اس پر میں کوئی negotiations کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں چونکہ کسی خلاف قانون کام کرنے والے آدمی کے ساتھ مصالحانہ گفتگو کرنا میرے نزدیک قانون کی توہین کرنا ہے ۔ اس لیے میں نے پٹواریوں کو کہا کہ آپ سب سے پہلے اپنی ہڑتال ختم کرکے میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں آپ کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کے لیے تیار ہوں ۔ پٹواریوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ ہم اپنی ایکشن کمیٹی کے مشورہ کے بعد صبح تک ہڑتال ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔ لیکن وہ اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے اور انہیں نے ہڑتال ترک نہ کی پٹواری آج بھی غیر قانونی ہڑتال پر ہیں اور یہ ہڑتال جناب والا! میں عرض کر دوں کہ جزوی ہے ۔

جہاں تک ان کے مطالبات کا تعلق ہے وہ چاہتے ہیں کہ ان کا گریڈ

600 روپے ماہوار سے شروع کیا جائے جو ایک سی ۔ ایس ۔ پی ۔ درجہ کے آدمی کو آپ دیتے ہیں اور یہ گریڈ نمبر 17 ہے ۔ اگر آپ نے پٹواری کو گریڈ نمبر 17 دینا ہے تو میں اپنے فاضل رکن سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو دوسرے افسران کو کیا دینا پڑے گا اور اس کا جو بوجھ اس صوبہ کے غریب عوام پر پڑے گا اس کی ذمہداری کس پر عائد ہوگی ۔

جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ ایک ایک پٹواری نے تین تین پٹواری اپنے آگے رکھے ہوئے ہیں ۔ یہ پٹواری اپنے ہاتھ سے کام نہیں کرتے بلکہ کرائے پر پٹواری رکھ کر کام لیتے ہیں ۔ ان کا کام سوائے رشوت لینے کے اور غریب کسانوں کو لوٹنے کھسوٹنے کے اور کوئی نہیں ہے ۔ انہوں نے پنجاب کے دیہات میں استحصال شروع کیا ہوا ہے ۔ میں جناب والا! دورے پر گیا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ لوگ خوش ہیں اور لوگ چاہتے ہیں کہ یہ لوگ ہڑتال سے واپس نہ آئیں اور ان کی جان ان سے کسی نہ کسی طرح چھوٹ جائے ۔ تو جناب والا! اس وقت لوگوں میں مسرت کی لہر دوڑی ہوئی ہے ۔ پنجاب کے کسی کسان اور کسی زمیندار کو اس بات پر کسی قسم کی پریشانی نہیں ہے ۔

جناب والا! میں اس ہاؤس کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ کسی بھی خلاف قانون کام کرنے والے آدمی کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی ۔ میں آج بھی اپنی اس بات پر قائم ہوں کہ جو پٹواری غیر قانونی ہڑتال پر ہیں اگر وہ نہیں آئیں گے تو ان کے خلاف قانونی تادیبی کارروائی کی جائے گی ۔ اور ان کی جگہ مستقل بنیادوں پر امیدواروں کو اگر ضرورت پڑی تو ایسے ریٹائرڈ پٹواریوں کو جسمانی طور پر fit ہیں میں بھرتی کرنے کے لیے تیار ہوں اور بھرتی کر رہا ہوں ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن کو یہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور پٹواریوں کو بھی کہ میں اپنے موقف پر درست ہوں کیونکہ میں حق پر ہوں ۔ انہوں نے جو ہڑتال کی ہے وہ قطعی غیر قانونی ہے اور انہیں اس بات کا حق نہیں پہنچتا ۔ اگر حکومت کے آدمی سرکاری ملازم غیر قانونی ہڑتال کریں تو اس ملک میں قانون کی بالادستی کو کون قائم کرے گا ۔ اس لیے کسی بھی سرکاری ملازم کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنے ناجائز مطالبات منوانے کے لیے یا اپنی ناجائز

خواہشات پوری کرنے کے لیے کسی قسم کی غیر قانونی ہڑتال کرے ۔ اگر کوئی شخص اس قسم کی غیر قانونی ہڑتال کرتا ہے تو وہ اپنی ذمہداری پر کرتا ہے ۔ اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ۔ اس لیے نتائج کی ذمہداری خود پٹواریوں پر ہے اور کسی صورت میں ان کی غیرقانونی ہڑتال کے سامنے حکومت جھکنے کے لیے تیار نہیں ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس صوبہ میں اس سے کوئی بے چینی پھیلی ہوئی ہے ۔ میں ببانگ دہل اس بات کی تردید کرتا ہوں کہ صوبہ میں اس بات سے مسرت کی لہر دوڑی ہوئی ہے کہ چند غریب لوگوں کو جو پٹوار پاس کرکے پانچ پانچ سال سے بیکار پھر رہے ہیں ۔ ان کے لیے جگہ خالی ہو رہی ہے اور یہ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ روزگار ملے گا اور ان درندوں سے جنھوں نے اس قوم کو لوٹا ہے ان سے ان کو نجات مل جائے گی ۔

جناب والا ! ایک ایک پٹواری کے پاس دس ۔ دس ۔ مربع زمین ہے۔ یہ امیر لوگ ہیں ۔ پٹواری لوگ خود کام نہیں کرتے بلکہ انھوں نے اور پٹواری کرائے پر رکھے ہوئے ہیں اور ان سے کام لیتے ہیں ۔ لوگ کسی صورت میں بھی ان کے کردار سے مطمئن نہیں ہیں ۔ اس لیے میرا ساتھ جو ہوگا وہ کاشتکاروں کا ساتھ ہوگا ۔ زمینداروں کا ساتھ ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پٹواری ہڑتال ختم کرکے میرے ساتھ آ کر اپنے مطالبات کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کے جائز مطالبات پر غور کرنے کے لیے تیار ہوں ۔ لیکن اس وقت تک جب تک وہ لوگ ہڑتال پر ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کی مصالحانہ گفتگو نہیں کی جائے گی اور ان کو اس بات کے لیے راضی نہیں کیا جائے گا کہ وہ ضرور آئیں تاکہ ان کا کوئی مطالبہ مانا جائے ۔ کوئی جائز مطالبہ بھی اس وقت تسلیم نہیں کیا جائے گا جب تک وہ ہڑتال پر ہیں البتہ ہڑتال ختم کر دیں تو ان کے جائز مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کے لیے اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے میرے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ لیکن جب تک وہ غیر قانونی ہڑتال پر ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کی مصالحانہ گفتگو نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر : اس میں تو انہوں نے تشدد کا بھی لکھا ہے ۔

وزیر مال : جناب والا ! جہاں تک تشدد کا تعلق ہے ۔ میں واضح طور پر اس کی تردید کرتا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوا ۔ اس قسم کے لوگ جو خلیفہ قسم کے پٹواری ہیں ۔ جناب والا ! انہوں نے سادہ لوح پٹواریوں کو بھکانے اور حکومت کے نظم و نسق میں مداخلت کرنے کے ساتھ ساتھ امن عامہ کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ان کو امن عامہ کے آرڈیننس کے تحت گرفتار کیا گیا اور اس کے علاوہ کسی کا کوئی تشدد نہیں کیا گیا ۔ میں اس کی واضح طور پر تردید کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister it is not allowed.

مسودات قانون

دی پنجاب مائنر کینالز (امنڈمنٹ) بل 1975ء

مسٹر سپیکر : رب نواز خان کھتران صاحب کی ایک ترمیم تھی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! یہ جو بل ہے اس کی سیکشن 27 کو repeal کرنا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ مائینر کینال ایکٹ میں ، زمینداروں پر جو پابندی تھی ، کیونکہ مائنر کینال ایکٹ کے تحت ان کی صفائی کی پابندی ان پر ہوا کرتی تھی اگر زمیندار اس کی پابندی نہ کریں تو کلکٹر کو یہ اختیار ہوتا تھا کہ وہ 8 آنے یومیہ کے حساب سے جتنے مزدور لگیں ۔ ان کی مزدوری زمینداروں سے وصول کر سکتا تھا ۔ جب یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور آیا تو حکومت نے یہ خیال کیا کہ اس طرح یہ بیگار کی سی رقم بنتی ہے ۔ حکومت یہ نہیں چاہتی تھی کہ زمینداروں سے 8 آنے یومیہ یا اس سے زیادہ وصول نہ کیے جائیں ، کیونکہ محکمہ کی طرف سے یہ سفارش ہوئی تھی 8 آنے کی بجائے 5 روپے یومیہ کر دیا جائے ۔ لیکن حکومت نے 8 آنے یومیہ کو بھی ختم کرنے کے لیے یہ بل ایوان میں پیش کیا ہے ۔ یہ معاملہ چونکہ ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتا ہے ، اور ڈیرہ غازی خان کے فاضل اراکین جناب رب نواز خان کھتران صاحب ، اور جناب سردار عطا محمد خان لغاری صاحب نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ اس بل کے پاس ہونے سے ان کا اصل مسئلہ الجھ جائے گا ۔ وہ کہتے ہیں کہ

زمینداروں پر ایسا کوئی نہ کوئی اثر قائم رہنا چاہیے جس کے ذریعہ ہم اپنے نالوں کی صفائی خود کرتے رہیں ۔ اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ حکومت یہ بل ایوان میں پیش نہ کرے ۔

دوسری عرض جناب والا یہ ہے کہ یہ بل ریونیو کی طرف سے پیش ہوا تھا یہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کو نہیں گیا جس سے متعلقہ تھا ۔ یہ آبپاشی کی سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا گیا حالانکہ اسے ریونیو کمیٹی کے پاس جانا چاہیے تھا ۔ یہ ٹیکنیکل خامی بھی اس میں رہ گئی تھی ۔ اس لیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لینے کی اجازت دی جائے ۔

Mr. Speaker : Does the House agree to the withdrawal of the Bill?

Voices : Yes.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہجات مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہجات مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہ جات مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ جہاں تک مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہجات مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 77.78 کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

> کہ جہاں تک مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہ جات مغربی پاکستان مصدرہ

1975ء کا تعلق ہے ۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 77_78 کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! یہ نیا بل ہے ۔ ممبران کو اس پر غور کرنے کے لیے مزید موقع دینے کے لیے اس پر مزید کارروائی کل پر ملتوی کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : ایجنڈے میں تو یہ رہے گا ۔

مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ جہاں تک مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 77_78 کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

> کہ جہاں تک مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 77_78 کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ جہاں تک مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 77-78 کے مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! یہ بل بھی نیا ہے اور ممبران کو اس پر مطالعہ کے لیے مزید وقت چاہیے۔ اس لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پر مزید کارروائی کل پر ملتوی کی جائے۔

Mr. Speaker : It will come up tomorrow.

مسودہ قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ مسودہ قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مصدرہ 975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون : جناب والا! اسے بھی کل تک ملتوی کر دیا جائے؟

Mr. Speaker : It will come up tomorrow.

مسودہ قانون آرٹس کونسل مصدرہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون آرٹس کونسل مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون آرٹس کونسل مصدرہ 1975ء

فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 11 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 13 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 14 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 15)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 16)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا Preamble زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ Preamble بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ لہذا یہ بل کا حصہ بنتا ہے۔ اچھا جی اب تیسری خواندگی ہوگی۔

وزیر قانون : جناب والا ! پیشتر اس کے کہ فاضل ایوان سے میں یہ درخواست کروں کہ اس بل کو منظور کیا جائے۔ میں اس بل کا مختصر الفاظ میں تعارف کرانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! صوبہ میں فن اور ثقافت کی ترقی کے لیے یہ ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے اور حکومت کی یہ خواہش ہے کہ اس صوبے میں فن اور ثقافت کو ترقی دی جائے۔ تو جب تک اس کے لیے کوئی مؤثر ادارہ اس صوبہ میں موجود نہ ہوگا۔ اس وقت تک یہ کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بل جو اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک رفاہی بل کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ اس ادارے کے قیام سے صوبہ میں ثقافت اور فن کو ترقی دی جا سکے۔

لہذا ان معروضات کے ساتھ میں فاضل اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ اس بل کو منظور کریں ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی تقریر تو ہوگئی ہے مگر بات یہ ہے کہ یہ تو پھر ان ممبران کے لیے بھی جواز نکل آتا ہے ۔ جو اس بل پر تقریر کرنا چاہتے ہوں ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون آرٹس کونسل مصدرہ 1975ء منظور کیا جاوے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون آرٹس کونسل مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اچھا جی ۔ اب ہم دی بیسک ڈیموکریسیز آرڈر پر جائیں گے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں اس کی تحریک پیش نہیں کرتا ۔ کیونکہ پرنسپل بیسک ڈیموکریسیز آرڈر آرڈیننس repeal ہو چکا ہے اس لیے یہ خود بخود lapse ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker : It is withdrawn.

Minister for Law : I am not putting it before the House. یہ ایجنڈے پر رہے گا اور اپنے آپ ہی ختم ہو جائے گا ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مصدرہ 1975ء

مسٹر سپیکر : اب ہم مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مصدرہ 1975ء کو لیتے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(دیباچہ)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لونگ ٹائٹل زیر غور ہے کیونکہ اس میں ترمیم نہیں ہے لہذا لانگ ٹائیٹل بل کا حصہ بنے گا

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پولیس پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) پولیس مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(مسودہ قانون (ازالہ مشکلات) اطلاق شخصی مسلم قانون (شریعت) پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ازالہ مشکلات) اطلاق مسلم شخصی قانون (شریعت) پنجاب مصدرہ 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے۔

کہ مسودہ قانون (ازالہ مشکلات) اطلاق مسلم شخصی قانون (شریعت) پنجاب مصدرہ 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔۔۔۔

وزیر قانون : جناب والا! میں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ ایک اہم بل ہے اور اس کا تعلق as an introdnction ۔

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Would you kindly ask the Law Minister as to let this House know what is the introduction.

وزیر قانون : جناب والا! اس بل کا تعلق مشرقی پنجاب سے یا انڈیا سے جو بیوگان ہجرت کرکے آئی ہیں ان سے ہے ۔ یہاں جو مہاجر بیوگان ہجرت کرکے آئی تھیں ۔ ان کو جو زمین کسٹم کے طور پر ان کے خاوندوں سے ملی تھی ۔۔۔۔

مسٹر سپیکر : باپ سے بھی ملی ہوگی ۔

وزیر قانون : نہیں جناب والا! جو باپ سے ملی ہوگی اس پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ہے ۔ جو انہیں ایک مشروط مالکہ کے طور پر ملی تھی ۔ جو انہیں تاحیات یا نکاح ثانی کے لیے انہیں گزارہ کے لیے ملی تھی ۔ اس کے معاوضے میں انہیں یہاں جو زمین الاٹ کی گئی تھی ۔ اس پر مختلف عدالتوں نے اس قسم کے فیصلے صادر کئے ہیں کہ مہاجرین کو جو کہ مشرقی پنجاب سے آنے والے ہیں ان کو جو زمین یہاں دی جا رہی ہے ۔ وہ grace کے طور پر ہے ۔ یہ گورنمنٹ کی مہربانی ہے ۔ یہ اس زمین کے معاوضے میں نہیں ہے بلکہ یہ راہ خدا گورنمنٹ ان پر کوئی عنایت کر رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : گرانٹ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! گرانٹ نہیں مہربانی کی بات ہے ۔ اس کا مقصد یہ تھا اور اس کے معاوضے میں نہیں دی جا رہی ۔ جناب والا ! یہ بہت سارے مقدمات مختلف عدالتوں میں چلتے رہے بالآخر سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ زمین جو مہاجرین کی اس صوبہ میں

ہے۔ اس زمین کے عوض الاٹ کی گئی ہے جو مشرقی پنجاب میں سے ترک کر کے آئے تھے ۔ یہ ان پر مہربانی نہیں ہے بلکہ ان کا حق ہے ۔ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کا اس سرزمین پر وہی status ہے جو مشرقی پنجاب میں ان کا اپنی چھوڑی ہوئی جائیداد کا status تھا ۔ جناب والا ! اس پہلی غلطی کی بنا پر ان بیوگان کو کلی مالک تسلیم کر لیا گیا اور ان کے خاوندوں کے وارثان کو اپنا حصہ پانے سے محروم کر دیا گیا ۔ چنانچہ جناب والا ! جب سپریم کورٹ نے فیصلہ صادر کر دیا تو اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے ان محروم وارثان بازگشت کو ان کا حق دلانے کے لیے اور انصاف کرنے کے لیے یہ بل اس معزز ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔ اس بل کے پاس ہونے سے وہ غلط فہمی اور وہ مشکلات جو مختلف عدالتوں فیصلوں سے پیدا ہو گئی تھیں دور ہو جائیں گی ۔ جناب والا ! اس کا ایک اچھا اثر یہ ہوگا کہ صوبوں میں اس وقت چھبیس سال سے جو مہاجرین کے درمیان آپس میں وراثت کے سلسلہ میں litigation چل رہی ہے اس کا بھی حتمی طور پر تصفیہ ہو جائے گا ۔ اس لیے میں استدعا کروں گا کہ اس بل کو خندہ پیشانی سے قبول کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی ضمن 4 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن 4 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی ضمن 5 زیر غور ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ ضمن 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی ضمن 1 زیر غور ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ ضمن 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے ۔ اس میں چونکہ کسی ترمیم کی تحریک نہیں کی گئی ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

Now we go on to the third reading.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :۔

کہ مسودہ قانون (ازالہ مشکلات) اطلاق مسلم شخصی قانون (شریعت) پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ازالہ مشکلات) اطلاق مسلم شخصی قانون (شریعت) پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1975ء

مسٹر سپیکر : اب ہم مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1975ء کو لیتے ہیں - وزیر قانون و پارلیانی امور -

وزیر قانون و پارلیانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :-

کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :-

کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے -

وزیر قانون و پارلیانی امور : جناب والا ! یہ ایک ترمیمی بل ہے - اس کو مرکز کے قانون کی مطابقت میں لانے کے لیے یہ ترمیم کی گئی ہے - اس کا اتنا بڑا مقصد نہیں ہے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو مرکز میں ملازمین کے لیے قوانین نافذ ہیں - صوبے میں بھی ان کی پیروی کی جائے - اس لیے صوبے کے قانون کو مرکز کے قانون اور دوسرے صوبوں کے قوانین کے مطابق بنانے کے لیے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے -

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک -

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I move :

> That the Punjab Civil Servants Amendment) Bill, 1975 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereby the 30th March, 1975.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That the Punjab Civil Servants Amendment) Bill, 1975 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 30th March 1975.

Minister for Law : opposed.

Mr. Speaker : You have moved the first amendment and the second cannot be taken up. Yes Chaudhari Amanullah Lak.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کسی صوبے کے نظام کو چلانے کے لیے انتظامی ڈھانچہ کا مستحکم ہونا از حد ضروری ہے ۔ یہ درست ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ ماضی کے کچھ ناخوشگوار واقعات نے اور ماضی میں آفسران کے طرز عمل نے جو انہوں نے عوام کے ساتھ روا رکھا ۔ اس کے پیش نظر ان کو بیوروکریٹ کہا گیا ۔

شیخ عزیز احمد : اس میں دوسری ترمیم کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : دوسری ترمیم نہیں ہوسکتی ۔ آپ کو وہ رولنگ یاد نہیں آپ کے پیش کرنے پر یہ ہوا تھا کہ دونوں میں سے ایک ہی ممبر ترمیم پیش کرسکتا ہے ۔ دونوں نہیں کرسکتے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس پر نظرثانی فرمالیں اور دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی اور میری زندگی رہی تو کئی موقعے آئیں گے اور نظرثانی ہوتی رہے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جہاں تک مجھے یاد ہے جناب نے ان کا نکتۂ اعتراض over-rule کیا تھا ۔ اس لیے میں نے عرض کیا ہے کہ جناب ! اس پر غور فرما لیں ۔

جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ ماضی کے کچھ ناخوشگوار واقعات نے یہ تاثر قائم کرنے کے لیے یا انداز فکر کو اس طرف موڑنے کے لیے بہت اہم کردار ادا کیا کہ افسران عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں ۔ عوام اصل محکوم ہیں ۔ انتظامی ڈھانچہ اپنی قابلیت کی بنا پر اس ملک میں وقتاً وقتاً اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتا رہا ہے ۔ عوام کے ساتھ ان کا رویہ مناسب نہیں رہا ۔ یہیں سے یہ اندازفکر پروان چڑھا جس کی بنا پر افسران کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو گئی ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل ممبر صاحبان سے یہ عرض کروں گا کہ انتظامی ڈھانچے کو اب اس حد تک مفلوج کر دیا گیا ہے ۔ ان کو اس حد تک عدم تحفظ دے دیا گیا ہے اور اس حد تک ان میں ذہنی طور پر عدم تحفظ پیدا کر دیا گیا ہے کہ اب کسی افسر کا دیانتداری اور قابلیت کے ساتھ کام کرنا مشکل ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے اس کی مخالفت تو کی ہی نہیں آپ نے تو ترمیم دی ہے ۔

Let us restrict ourselves to the amendment.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں ترمیم کے متعلق ہی عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : فرمائیے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں تو یہ سمجھا تھا کہ شائد آپ اب اس سکون اور خاموشی سے اکتا گئے ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے لیے میں بہت مشکور ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ موجودہ حکومت نے جہاں یہ ضرب کاری افسران پر لگائی ۔ وہاں اب یہ معاملہ اس حد تک بگڑ گیا ہے کہ ملازمین جو انتظامی ڈھانچے کا قابل ترین حصہ ہیں ۔ میرے فاضل دوست کے لیے بھی جو اس وقت بل پیش کر رہے ہیں اور ان کے پیش روؤں کے لیے بھی اور ان کے بعد آنے والوں کے لیے بھی صحیح شعور مہیا کرنے کے موجب ہیں ۔ حکومت کے لانے کے مستحق اور موجب ہیں ۔ ان لوگوں کو جو اپنی محنت اور کاوش کے ساتھ مقابلہ کے امتحانات اور اپنی فراست کے ساتھ اپنی زندگی کا جن لوگوں نے career بنایا ان لوگوں کو آج ہم اس بل کی صورت میں اس قدر عدم تحفظ دے رہے ہیں کہ ان کی ریٹائرمنٹ کے لیے جو قوانین اس وقت مزدور کے لیے نافذ ہیں جو تحفظات ان کو حاصل ہیں جو تحفظات مزارع اور مالکان کو حاصل ہیں آج ان سے وہ بھی واپس لے لیے گئے ہیں اور competent authority کی خوشنودی کے لیے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 1975, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 30th March, 1975.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 1975, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

(Clause 2)

The Bill now comes up for immediateconsideration. Ch. Amanullah Lak to please move his amendment.

Chaudhri Amanullah Lak : I beg to move :

That in Clause 2 of the Bill, in the proposed section 12 of the Punjab Civil Servants Act, 1974, para (i) be deleted.

Mr. Speaker : The motion is :

That in Clause 2 of the Bill, in the proposed section 12 of the Punjab Civil Servants Act, 1974, para (i) be deleted.

Minister of Law : Opposed.

شیخ عزیز احمد : یہ کیسے پیش ہو سکتی ہے اگر پیرا (1) حذف کر دیں تو 2, 3 رہ جاتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : رہ جائیں گی ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا کہ میری پہلی موشن کا مطلب یہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : پیرا (1) کیا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جو میں حذف کرانا چاہتا ہوں ؟

Mr. Speaker : (1) "in the case of a person holding a post equivalent to the post of Additional Secretary to Government of Pakistan or a higher post, on such date, as the competent authority may, inthe public interest, direct" ;

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جو شرائط نمبر 3 میں رکھی گئی ہیں - - - -

مسٹر سپیکر : جو شیخ صاحب نے کہا ہے کہ وہ "other" کون ہو گا -

وزیر قانون : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ملازمین کی حمایت کرنا چاہتے ہیں یا ان کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں اگر حمایت کرنا چاہتے ہیں تو پھر ان کو اس بل کی تعریف کرنی چاہیے چونکہ اس بل میں ملازمین کو ہم نے رعائتیں دی ہیں اور اگر مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں وزیر موصوف کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ جو مراعات دی جا رہی ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ وہ کتنی اچھی ہیں اور یہ ان کے مستقبل کے لیے بہتر ہیں یا نہیں - آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ اس بل کے ذریعے انتظامی ڈھانچے کو مفلوج کر دیا گیا ہے اور جو باقی رہ گیا ہے اس کو شکست و ریخت کیا جا رہا ہے اور عدم تحفظ دیا جا رہا ہے - موجودہ حکومت یا وزیر موصوف سے یہ توقع نہیں ہے کہ انتظامی مشینری اور افسران کو تحفظ بخشیں گے کیونکہ ان کا ہر قدم تباہی کی طرف جا رہا ہے - اس لیے میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی جو پالیسی ہے وہ انتظامی مشینری کو مفلوج کرنے کے مترادف ہے - میں ابتدائی دور میں یہ سمجھتا تھا کہ افسران اور ان کرسیوں پر بیٹھنے والوں کا عوام کے ساتھ رویہ ٹھیک نہیں ہے ترش ہے تلخ ہے - سخت ہے اور اس کے پیش نظر نفرت تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب ایک انسان کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے - جہاں تک ابتدائی دور کا تعلق تھا - میں جلسے اور جلوسوں کا تعلق تھا میں سمجھتا تھا کہ صحیح ہے لیکن اس بل کی صورت میں ان کے بنیادی حقوق ان قابل ممبران اور افسران کے علاوہ جو لاکھوں عوام کو حاصل ہیں وہ آج واپس لیے جا رہے ہیں - جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز انتہائی مہلک اور ناانصافی پر مبنی ہے اور اس کے دور رس نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے - میں وزیر موصوف سے استدعا کروں گا کہ وہ میری اس motion کو carry out فرمائیں گے اور

اتفاق فرمائیں گے کہ ہزار ہا ملازمین کا مستقبل اس سے وابستہ ہے اس پر سوچ و بچار اور غور و فکر کی ضرورت ہے مستقبل کے لیے یہ ایک نہایت مہلک اور سنگین قدم ہے جو ہم اٹھا رہے ہیں ۔ اگر کسی وفاقی حکومت میں ایسی کوئی ترمیم ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کی اندھا دھند تقلید نہیں کرنی چاہیے یہ motion اس لیے پیش کی گئی تھی ۔

وزیر قانون : جناب والا! اگر فاضل رکن اس قانون کو پڑھ لیتے جس میں ترمیم کرنا مقصود ہے تو ان کی تقریر کا انداز کچھ اور ہوتا جس قانون میں ترمیم کرنے کے لیے اس فاضل ایوان کی منظوری درکار تھی ۔ وہ قانون یہ ہے کہ صوبے کے کسی بھی سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کو وجہ بتائے بغیر کسی بھی وقت سبکدوش کیا جا سکتا تھا ۔ میں اس میں یہ ترمیم لا رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے صرف چیف سیکرٹری یا دو تین ممبر بورڈ آف ریونیو جو چیف سیکرٹری کے برابر ہیں باقی تمام کے تمام افسران سیکریٹریز ایڈیشنل سیکریٹریز کے عہدہ کے برابر ہیں ۔ نہ صرف ان افسران کو جو سنٹر کے ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدہ کے برابر پنجاب میں تعینات ہیں بلکہ میں ان تمام افسران کو تحفظ دے رہا ہوں ۔ اس بل کے ذریعے بغیر وجہ بتائے وہ ریٹائر نہیں کئے جائیں گے ۔ اس قانون کا مطلب یہ ہے ۔ اگر فاضل رکن میرا یہ مطلب سمجھ لیتے تو اس قانون کی تعریف کرتے ۔ مزید برآں اس کے تحت کسی بھی ملازم کو 25 سال سے پیشتر ریٹائر نہیں کیا جا سکتا ۔ اس قانون کے تحت میں ان تمام چھوٹے ملازمین کو تحفظ دلا رہا ہوں صرف ان لوگوں کو ریٹائر کیا جا سکے گا جن کا ریکارڈ خراب ہو اور 25 سال کی ملازمت ہو چکی ہو ۔ ان کو پنشن اور دیگر مراعات بھی دی جائیں گی ۔ اگر کوئی اپنے فرائض میں کوتاہی برتتا ہو تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عام قواعد کے تحت ہو سکتی ہے ۔ یہ سپیشل لا جو ریٹائر کرنے کے لیے ہے میں ان ترامیم کو ان کے حق میں لا رہا ہوں اور ملازمین کو تحفظ دے رہا ہوں تاکہ ان کے سر پر سے یہ تلوار اٹھ جائے جس کے تحت ان کو اپنے عہدہ سے سبکدوش کیا جا سکتا تھا ۔

جناب والا! میرے فاضل دوست نے نہ تو وہ سابقہ قانون پڑھا ہے جو اتنا سخت اور جابرانہ تھا اور کسی بھی ملازم کو کوئی تحفظ حاصل نہیں

تھا اب میں اس قانون کے ذریعے ملازمین کو تحفظ دلانا چاہتا ہوں لیکن انہوں نے اس قسم کی باتیں کرنا شروع کر دیں کہ اس قانون کے ذریعے ملازمین کے ساتھ زیادتی ہوگی - ان کا تحفظ نہیں ہوگا اور یہ انتظامی ڈھانچے کو خراب کرنا چاہتے ہیں - میرے فاضل دوست نے دونوں قوانین کا مقابلہ نہیں کیا - اگر وہ موازنہ کر لیتے کہ میں اس قانون کی خامی کو دور کر رہا ہوں تو ان کی تقریر کا انداز کچھ اور ہوتا اور وہ یقیناً اس کی تعریف کرتے - اس لیے میں استدعا کروں گا کہ چونکہ یہ ملازمین کے تحفظ اور ان کی بہتری کے لیے ہے لہذا اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

چوہدری امان اللہ لک : آپ دوسری کے متعلق فرما رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : ہاں دوسری کے متعلق ہے - اگر پیرا (1) حذف ہو جائے گا تو "other" وہ ہوتا ہے جب کہ پہلے کسی کا ذکر ہوا ہو - پھر پیرا (2) کی بات آتی ہے تو which will be "other cases" یا تو اس کے ذکر کے بغیر دوسرا ہو جائے گا -

چوہدری امان اللہ لک : اس میں عرض کروں گا کہ آپ جو فرما رہے ہیں وہ بجا ہے -

Mr. Speaker : Para (1) is : "in the case of a person holding a post equivalent to the post of Additional Secretary to Government of Pakistan or a higher post:"

In clause (ii).

"in any other case."

It is by exclusion and if you are not excluding. . . .

چوہدری امان اللہ لک : کسی حد تک بجا فرما رہے ہیں کہ کلاز 1 delete ہونے کے بعد - - - -

مسٹر سپیکر : میں negation کی بات نہیں کر رہا ہوں -

چوہدری امان اللہ لک : نہیں جناب ! یہ کچھ مابین چلتی ہے -

مسٹر سپیکر : اچھا تو آپ فرمائیں -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک کلاز نمبر دو اور تین کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح اور درست ہیں ۔ ان میں ریٹائرمنٹ کے لیے کچھ نہ کچھ وجوہات رکھی گئی ہیں اور یہ ملازمین کو کچھ نہ کچھ تحفظ دیتی ہیں ۔ لیکن کلاز 1 نمبر میں زیادتی کی گئی ہے جو قانون اور انصاف کے خلاف ہے ۔ اس لیے میں استدعا کرتا ہوں کہ اسے حذف کر دیا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کیا جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر اپنے قول و فعل میں تضاد پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اگر انہیں ملازمین سے ہمدردی ہے تو یہ کوئی اور ترمیم لاتے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ بہتر بنایا جا سکتا اس کی بجائے وہ وہ اس کلاز کو حذف کروا کر ملازمین کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کی یہ ترمیم ویسے بھی غیر مؤثر ہو جائے گی اور اس قانون کا منشاہی باقی نہ رہے گا اگر ان کی بات مان لی جائے اور جیسے کہ آپ نے اعتراض کیا ہے کہ دوسری کلاز میں تو انہوں نے کوئی ترمیم پیش نہیں کی اور پہلی میں ترمیم پیش کر دی ہے کہ جو اس سے متعلقہ ہے تو یہ مسئلہ کیسے حل ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ترمیم پیش کی گئی ہے :

That in Clause 2 of the Bill in the proposed Section 12 of the Punjab Civil Servants Act, 1975, para 1 be deleted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 3 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 3 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : Preamble بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب بل کا Long Title زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی گئی ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب ہم تیسری خواندگی لیتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : یہ بل پاس ہو گیا ہے ۔ اب ہم مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) محصول موٹر گاڑی ہاء پنجاب مصدرہ 1975ء لیتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) محصول موٹر گاڑی ہاء پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) محصول موٹر گاڑی ہاء پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) محصول موٹر گاڑی ہاء پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب یہ بل فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 3 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا Preamble زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ Preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr Speaker : The Preamble forms part of the Bill.

اب بل کا Long Title زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی گئی ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے اب ہم تیسری خواندگی کو لیتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) محصول موٹر گاڑی ہاء پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) محصول موٹر گاڑی ہاء پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : یہ بل منظور ہو گیا ہے ۔ اب ہم مسودہ قانون (ترمیم) انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1975ء لیتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

مسودہ قانون (ترمیم) انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتظامی ٹریبیونلز

پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر: تحریک پیش کی گئی ہے۔

اب سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر: اب یہ بل فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے:

کہ کلاز نمبر 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر: اب بل کی کلاز نمبر 3 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے:

کہ کلاز نمبر 3 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر: اب بل کی کلاز نمبر 4 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے:

کہ کلاز نمبر 4 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر: اب بل کی کلاز نمبر 5 زیر غور ہے۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا Preamble زیر غور ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ Preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : Preambe بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب بل کا Long Title زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی گئی ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب ہم تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : یہ بل منظور ہو گیا ہے ۔ وزیر قانون ۔

ایجرٹن روڈ پر ممبران اسمبلی کی رہائش گاہ کی تعمیر

وزیر قانون : جناب والا ! جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر صاحبان کے لیے مزید کمرے ہیلز ہاؤس کے باغیچے میں تعمیر کیے جائیں ۔ اس وقت اسمبلی کے قریب ایجرٹن روڈ پر جو پلاٹ ہے اس کا قبضہ ہمیں مل گیا ہے ۔ اب چونکہ اس کا قبضہ ہمیں مل چکا ہے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیلز ہاؤس کے باغیچے کو تنگ نہ کیا جائے بلکہ نئی جگہ پر تعمیر پورے منصوبے کے ساتھ شروع کر دی جائے ۔ اس وقت ہمارے پاس جو رقم اس ہیڈ میں موجود ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے اس عمارت کی تعمیر کا کام شروع کروا دیں چونکہ ہیلز ہاؤس میں کمرے تعمیر کرنے کا فیصلہ پہلے اسمبلی میں ہوا تھا ۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں بھی اسمبلی کی منظوری حاصل کر لی جائے ۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ ہیلز ہاؤس کی بجائے ممبران اسمبلی کی رہائش کے لیے ایجرٹن روڈ پر نئے منصوبے کے مطابق بلڈنگ تعمیر کی جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس ضمن میں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اتفاق ہے ۔ بالکل صحیح اور مناسب ہے ۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ نقشے بنانے اور دوسری ٹیکنیکل دقتوں کے پیش نظر ہمارا پیسہ lapse نہ ہو جائے یا اس میں دیر نہ ہو جائے ۔ اگر وزیر موصوف کو اس کی یقین دہانی افسران بالا سے کرا دی ہے کہ اس سلسلے

میں کارروائی کر رہے ہیں یا اس ایوان میں وزیر موصوف کرانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس سے مکمل طور پر اتفاق ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کروں گا کہ اس کام میں تساہل نہ ہو ۔ اس کام میں جتنی دلچسپی میرے فاضل دوست کو ہے ، اتنی ہی مجھے بھی ہے ۔ میں انشاء اللہ ان کے پیچھے پڑا رہوں گا اور اس کام کو اسی مالی سال میں شروع کرا دوں گا ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا ! میں یہ گزارش کروں گا کہ جو نقشہ بنایا جائے ۔ وہ بالکل ماڈرن قسم کا نہیں ہونا چاہیے ۔ وہ ہماری ضروریات اور دیہاتی آدمیوں کی رہائش کے مطابق ہونا چاہیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز ہاؤس کا نقشہ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : نقشے کی ہاؤس کمیٹی سے منظوری لے لیں گے ۔ نقشہ ہاؤس کمیٹی کے رو برو پیش کر دیں گے ۔ جو ترامیم وہ مناسب سمجھے گی کی جائیں گی ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : جناب والا ! آپ کی اجازت سے یہ عرض ہے کہ ہم نے اخبارات میں پڑھا اور سنا ہے کہ اعلیٰ سطح پر ایک فیصلہ ہوا ہے کہ سیکرٹریٹ ریس کورس میں بنائی جا رہی ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ اس کے عقب میں دو بڑے پلاٹس پڑے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : کہاں ؟

کرنل محمد اسلم خان لیازی : ہماری اسمبلی کے پیچھے منٹگمری روڈ کے دونوں سائیڈ پر جو پلاٹ ہیں ۔ ایک پر وہ فرما رہے ہیں کہ پیپلز ہاؤس بنے گا ۔

مسٹر سپیکر : یہاں تو نہیں بن رہا ۔

وزیر قانون : یہ ایجرٹن روڈ پر بنے گا ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی : اوکے سر ۔ منٹگمری روڈ جہاں سے شروع ہوتی ہے ، ہماری اسمبلی کے پیچھے دائیں بائیں دو بہت بڑے پلاٹ پڑے ہیں ۔ اس کے علاوہ تمام مال روڈ کے پیچھے آپ چلے جائیں ، جو فارسٹ چیف کے دفاتر ہیں اور گورنمنٹ کی کوٹھیاں ہیں ۔ تمام مال روڈ کے پیچھے آپ چلے جائیں ، شیزان تک ۔ اس کے پیچھے تمام زمین پڑی ہے ۔ اس کو استعمال

کرنا چاہیے اور یہاں concentrate کرنا چاہیے - ہیلز ہاؤس اور سیکرٹریٹ یہاں ہونا چاہیے - بجائے اس کے کہ آپ ریس کورس میں لے جائیں اور ریس کورس پھر آگے دھکیل دیں - یا تو ریسوں اور جوئے کو بند کر دیں برائی کو نکالیں - گھوڑے رکھنا تو ہمارا شیوہ ہے - مہربانی کرکے آپ اس پر غور فرمائیے - لاہور کی خوبصورتی میں بھی فرق آ جائے گا - میری تو اتنی گزارش ہے جس کے لیے میں نے موقع لیا ہے -

مسٹر سپیکر : میں نے سنا ہے کہ غالباً آج پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ بھی ہو رہی ہے - آپ کا یہ موضوع وہاں بہتر رہے گا -

کرنل محمد اسلم خان لیازی : ٹھیک ہے - میں انشاء اللہ وہاں پیش کروں گا -

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا ہے :

کہ ہیلز ہاؤس کی بجائے ممبران اسمبلی کی رہائش
کے لیے ایجرٹن روڈ پر نئے منصوبے کے مطابق
بلڈنگ تعمیر کی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

The House gives approval to the proposal made by the Law Minister.

کوئی اور کام ہے یا ایڈجرن کریں -

وزیر قانون : جناب ! اور کوئی کام نہیں - شکریہ -

Mr. Speaker : The House is adjourned till 9-00 a. m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 19 فروری 1975ء بروز جمعرات صبح نو بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا -)

———

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

بدھ ۔ 19 فروری 1975ء
(چہار شنبہ ۔ 7 صفر 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

پارہ ۱۱ ۔ سورہ ۱۰ ۔ رکوع ۸ ۔ آیات ۲۴ و ۲۵

دُنیا کی زندگی کی مثال تو مینہ و بارش کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر اس کی آمیزش سے سبزہ نکلا جسے آدمی اور جانور دونوں کھاتے ہیں یہاں تک کہ زمین سبزہ زار خوشنما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری طرح قدرت و اختیار رکھتے ہیں ۔ ناگہان رات کو یا دن کو ہمارا حکم آپہنچا پس ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا کہ گویا وہاں کچھ تھا ہی نہیں جو لوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اپنی قدرت کی نشانیاں اس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ۔ اور اللہ تو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے - مرزا فضل حق -

سروسز ہسپتال لاہور میں مریضوں کی تعداد

***4455 - مرزا فضل حق :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں یکم جنوری تا 15 نومبر 1973ء کتنے مریض داخل کئے گئے - داخل شدہ مریضوں میں سے کتنے مریض مذکورہ ہسپتال میں مرگئے اور جن امراض سے مرے ان کی الگ الگ تفصیل کیا ہے ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں یکم جنوری تا 15 دسمبر 1973ء داخلہ مریضاں 3502 ہیں - ان میں جتنے مریض ہسپتال میں وفات پا گئے ان کی تعداد 60 ہے - فہرست منسلک ہے -

سروسز ہسپتال لاہور میں یکم جنوری تا 15 دسمبر 1973ء
داخل شدہ مریضاں میں سے ہسپتال میں ہی فوت
ہو جانے والے مریض

میڈیکل وارڈ

نمبر شمار	نام مریض	عمر	تاریخ وفات	موت کا سبب بننے والی بیماری
1	2	3	4	5
1 -	بشیر احمد	57 سال	10-1-1973	نظام تنفس کی ناکامی
2 -	محمد مسعود حسین	51 سال	11-1-73	بعارضہ قلب
3 -	ممتاز احمد	60 سال	3-1-73	
4 -	شہاب الدین	42 سال	21-1-73	
5 -	ابرار حسین	50 سال	31-1-73	

1	2	3	4	5
6	محمد غفور	35 سال	2-2-1973	قے اور اسہال سے
7	محمد یوسف	4 ماہ	21-2-73	
8	سید حبیب	60 سال	19-10-73	گردوں کی ناکامی سے
9	شاہد	3 سال	25-2-73	نمونیہ سے
10	محمد امین	60 سال	26-2-73	بعارضۂ قلب
11	حفیظ اللہ	44 سال	27-2-73	
12	پرویز شاہ	20 سال	21-3-73	سرطان دم سے
13	مظفر حسین	64 سال	4-3-73	
14	عبدالرشید	35 سال	7-3-73	اخراج دم سے
15	مس فرحت	16 سال	9-3-73	انتڑیوں کی دق سے
16	عبدالبرکت	59 سال	11-3-73	قلب اور تنفس کے بند ہونے سے
17	نادر خان	50 سال	20-3-73	حرکت قلب بند ہونے سے
18	افران عالم	12 سال	23-3-73	حرکت قلب بند ہونے سے
19	ابرار حسین	47 سال	23-3-73	بعارضۂ قلب
20	دین محمد	50 سال	27-3-73	قلبی دمہ سے
21	محمد بشیر	45 سال	28-3-73	خون کی بیماری سے
22	ریاض احمد	21 ماہ	6-4-73	گردوں کی بیماری سے
23	جنت بیگم	50 سال	11-4-73	حرکت قلب بند ہونے سے

1	2	3	4	5
24 ۔	خالد اقبال	1 سال	14-4-1973	سرسام
25 ۔	محمد شاہد	3 ماہ	22-4-73	کمونیہ
26 ۔	شہناز بانو	2 سال	18-11-73	
27 ۔	عبدالحمید خان	32 سال	24-4-73	بعارضہ قلب
28 ۔	غلام محمد	58 سال	30-4-73	
29 ۔	شاہ گل	53 سال	26-5-73	سرطان دم سے
30 ۔	نذیر احمد	27 سال	25-5-73	پیشاب بند ہونے سے
31 ۔	ممتاز بیگم	50 سال	23-5-73	فالج
32 ۔	گلزار مسیح	45 سال	6-6-73	دماغی
33 ۔	انیس اسحاق	16 سال	7-6-73	جوڑوں کے درد سے
34 ۔	احمد دین	35 سال	8-6-73	بعارضہ قلب اور تنفس
35 ۔	اطہر اقبال	1 1/2 سال	3-6-73	
36 ۔	ایم ۔ احسان علی	74 سال	7-7-73	
37 ۔	ندیم خان	2 سال	17-6-73	
38 ۔	محمد الیاس	40 سال	12-7-73	گردوں کی بیماری سے
39 ۔	عبدالرشید	42 سال	17-7-73	بعارضہ قلب و تنفس
40 ۔	محمد اشرف	35 سال	17-8-73	گردوں کی بیماری سے
41 ۔	مسز قطب الدین	40 سال	20-8-73	کلیجہ کا کام نہ کرنا
42 ۔	واجد علی	45 سال	26-8-73	منجمدالدم فی المخ سے
1 ۔	محمد بی بی	50 سال	29-1-1973	تنفس کی بندی سے
2 ۔	مسز انور حفیظ	30 سال	19-2-73	پھیپھڑوں میں خون کے
3 ۔	مسز مشتاق	47 سال	25-3-73	منجمد ہونے سے

1	2	3	4	5
4 ۔	زیب النساء	70 سال	11-5-1973	بعارضہ حرکت قلب
5 ۔	مسز سلام	35 سال	24-4-73	اور تنفس کی بندش سے
6 ۔	ممتاز علی	50 سال	26-5-73	
7 ۔	خیرالدین	7 ماہ	28-5-73	
8 ۔	جہاں بیگم	51 سال	1-8-73	
9 ۔	فرزند علی	35 سال	26-9-73	
10 ۔	ایم طفیل	65 سال	30_10_73	
	اموات کنی وارڈ			
1 ۔	مسٹر سلیم	19 سال	7-8-1973	بعارضہ الحاب اکبر
2 ۔	بے بی اسحاق	—	14-8-73	
3 ۔	بے بی محمد حسین	—	22-8-73	تولید قبل المیعاد
4 ۔	والد عنایت شیخ	—	18-8-73	
5 ۔	مسز زوار حسین	29 سال	29-8-73	بعارضہ قلب
6 ۔	والد منور علی	—	30-8-73	تولید قبل المیعاد
7 ۔	دختر محمد صدیق	—	13_10_73	تولید قبل المیعاد
8 ۔	دختر فقیر محمد	—	7-12-73	پیدائش میں دیری کی وجہ سے ۔

سروسز ہسپتال لاہور میں کم تنخواہ پانے والے مریضوں کا داخلہ

*4456 ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیت ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں کم تنخواہ پانے والے مریضوں اور ان کے لواحقین سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ 200 روپے تک تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کو مذکورہ ہسپتال میں داخل نہیں کیا جاتا خواہ وہ کتنے ہی زیادہ بیمار کیوں نہ ہوں ۔

(ج) یکم جنوری 1973ء تا 15 نومبر 1973ء کتنے 200 روپے تک تنخواہ پانے والے ملازمین کو مذکورہ ہسپتال میں داخل کیا گیا ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوھدری صاحبداد خان) : (الف) یہ صحیح نہیں ہے ۔

(ب) یہ صحیح نہیں ہے ۔

(ج) 2,100 (دو ہزار ایک سو)

صوبہ میں شراب نوشی کے پرمٹوں کا اجراء

*5779 ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1971ء میں 20 دسمبر تک اور 1974ء میں 30 اپریل تک صوبہ میں بالترتیب شراب نوشی کے جاری کئے گئے پرمٹوں کی تعداد کیا تھی ؟

وزیر آبکاری و محصولات (بریگیڈیئر چوھدری صاحب داد خان) : 1971ء میں 20 دسمبر تک 5845 (پانچ ہزار آٹھ سو پنتالیس) پرمٹ اور 1974ء میں 30 اپریل تک 588 (پانچ سو اٹھاسی) شراب نوشی کے پرمٹ جاری کئے گئے ۔

شراب کی ناجائز کشید

*5785 ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سال 1972-73ء میں ناجائز شراب کشیدہ کرنے کے کتنے کیس قائم کئے گئے ۔

(ب) گذشتہ تین سالوں میں ناجائز شراب کشید کرنے کے کتنے

کیس عدالتوں کے سپرد کئے گئے اور ان میں سے کتنے کیسوں کا فیصلہ ہوا ۔

(ج) کیا حکومت ناجائز شراب کشید کرنے کے کاروبار کو بالکل ختم کرنے کے لیے موجودہ سزاؤں کو زیادہ سخت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (برگیڈیئر چوہدری صاحب داد خان) : (الف) سال 1972.73ء میں ناجائز شراب کشیدہ کرنے کے 573 (پانچ سو تہتر) کیس قائم کئے گئے ۔

(ب) گذشتہ تین سالوں میں ناجائز شراب کشید کرنے کے 1737 (ایک ہزار سات سو سینتیس) کیس عدالتوں کے سپرد کئے گئے اور ان میں سے 435 (چار سو پینتیس) کیسوں کا فیصلہ ہوا ۔

(ج) موجودہ سزا جس کی حد دو سال قید بامشقت اور دو ہزار روپیہ جرمانہ تک ہے موزوں معلوم ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب وقفۂ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

ضلع سیالکوٹ کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی تعداد

*6040 ۔ **صوفی نذر محمد** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع سیالکوٹ کی ہر تحصیل میں کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں نیز ان میں سے ہر ایک میں ڈاکٹروں کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : ''ضلع سیالکوٹ کے شفا خانے''

ضلع سیالکوٹ کی ہر ایک تحصیل میں ہسپتالوں ۔ ڈسپنسریوں اور

ڈاکٹروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے :

نمبر شمار	نام تحصیل	ہسپتالوں کی تعداد	ڈسپنسریوں کی تعداد	ڈاکٹروں کی تعداد
(1)	سیالکوٹ	6	11	23
(2)	ڈسکہ	1	14	7
(3)	پسرور	1	15	6
(4)	نارووال	3	7	5
(5)	شکر گڑھ	1	20	3
	میزان	12	67	44

تشریح :- مندرجہ بالا ڈسپنسریوں کی تعداد میں علاج معالجہ کے متفرق مراکز مثلاً ٹی - بی - کلینک - سکول - ہیلتھ یونٹ - رورل ہیلتھ سنٹر اور سب ہیلتھ سنٹر بھی شامل ہیں جو کم و بیش ڈسپنسری کی حیثیت رکھتے ہیں -

صوفی لذر محمد : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ تحصیل نارووال کی پانچ لاکھ آبادی کے لیے پانچ ڈاکٹر کافی ہیں ؟

وزیر صحت : جناب والا ! یہ ڈاکٹر ناکافی ہیں اور حکومت پنجاب نے ایک نئی سکیم کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر دس ہزار کی آبادی پر ایک ڈسپنسری قائم کی جائے - یہ سکیم زیر غور ہے اور جلد ہی یہ ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی -

صوفی لذر محمد : جناب والا ! جو ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی - کیا ان میں ڈاکٹر بھی تعینات کیئے جائیں گے ؟

وزیر صحت : جناب والا ! اس وقت ڈاکٹروں کی کمی ہے اور صرف ضلع سیالکوٹ میں 8 لیڈی ڈاکٹر اور 44 male ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی ہیں - اس کی دو وجوہات ہیں - ایک تو یہ کہ ڈاکٹر صاحبان دور دراز دیہات کے مقامات پر جانے سے گریز کرتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کی تنخواہیں بڑھ گئی ہیں - دوسری وجہ یہ ہے کہ جو ڈاکٹر باہر جا رہے ہیں ان کے لیے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کو باہر جانے سے روکا جائے - جو نئی terms ہیں ان کے تحت نئے ڈاکٹروں کو 1375 روپے تک

ملتے ہیں اور امید ہے کہ اب ڈاکٹر صاحبان دور دراز دیہاتی علاقوں میں جانے سے گریز نہیں کریں گے ۔

تحصیل راولپنڈی میں ڈسپنسریوں کی تعداد

*6070 ۔ **شیخ محمد انور** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل راولپنڈی کے دیہات کی آبادی تقریباً چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے لیکن ان دیہات میں کوئی سول ہسپتال نہیں ہے ۔

(ب) تحصیل راولپنڈی میں ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں کوئی ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹر متعین نہیں ہے ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) تحصیل راولپنڈی میں ڈسپنسریوں کی کل تعداد 21 ہے اور ایک سکول ہیلتھ سروسز یونٹ بھی موجود ہے ۔ یہ ڈسپنسریاں مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں :

1 ۔ کری
2 ۔ چکری
3 ۔ بانی چوک
4 ۔ ڈھوک بھکا
5 ۔ امید پورہ
6 ۔ بوھڑ بازار
7 ۔ شاہراہ پہلوی
8 ۔ ڈھوک رتا
9 ۔ ادھوالی
10 ۔ سیہال

11 ۔ بالی خان

12 ۔ نور پور شاہاں

13 ۔ بسالی

14 ۔ گولہڑا

15 ۔ پارسیل

16 ۔ ڈھلا

17 ۔ منکیلا

18 ۔ مغل

19 ۔ بسین

20 ۔ کوھالا

21 ۔ گشتی ڈسپنسری

22 ۔ سکول ہیلتھ سروسز یونٹ ۔ راولپنڈی ۔

(ج) جی نہیں ۔ مندرجہ ذیل ڈسپنسریوں میں ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹر موجود ہیں :

1 ۔ نور پور شاہاں

2 ۔ گولہڑا

3 ۔ گشتی ڈسپنسری راولپنڈی

4 ۔ سکول ہیلتھ سروسز یونٹ راولپنڈی

راولپنڈی میں میڈیکل کالج کا قیام

*6280 ۔ **مرزا خالق حسین** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 1973-74ء میں راولپنڈی میں میڈیکل کالج قائم کرنے کی سکیم منظور ہوئی تھی ۔ اگر ایسا ہے تو وہاں میڈیکل کالج کا اجراء کب ہوگا ؟

وزیر صحت (برگیڈئر چوھدری صاحب داد خان) : جی ہاں ۔ راولپنڈی میڈیکل کالج کا اجراء سال 1973-74ء کے دوران ہو چکا ہے ۔ ابتدا میں اس کالج کو لائل پور میں شروع کیا گیا تھا ۔ کیونکہ راولپنڈی میں اس وقت

مناسب عمارت دستیاب نہ تھی ۔ اب راولپنڈی میں مناسب عمارت مل جانے کے بعد یہ کالج وہاں منتقل ہو چکا ہے ۔

جناب والا ! یہ معاملہ اس طرح ہے کہ راولپنڈی میں کالج کی عمارت نہیں ہے ۔ لڑکوں کو لائل پور داخل کیا گیا ۔ میں وہاں خود گیا اور لڑکوں کے کہنے پر کہ آپ ہمیں راولپنڈی لے جائیں ۔ وہاں ایک نہایت اچھی اور موزوں کالج کی بلڈنگ مل گئی تھی لیکن ہوسٹل کی بلڈنگ نہیں تھی ۔ لڑکوں کے اصرار پر کہ ہم ہوسٹل کی accommodation کے لیے آپ کو نہیں کہیں گے لیکن پھر بھی ہم نے کوشش کی کہ کچھ کالج کا حصہ ہوسٹل میں تبدیل کیا جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں ۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے ہوسٹل کی accommodation کے لیے ایجیٹیشن شروع کی ۔ پھر بھوک ہڑتال تک نوبت آئی ۔ باوجود میرے جانے کے اور سمجھانے کے انہوں نے اس ہڑتال کو مکمل کرنا چاہا لیکن صرف چند لڑکے تھے جو اس وقت پیچھے تھے باقی لڑکے پڑھنا چاہتے تھے تو کچھ عرصہ کے لیے کالج بند کرنا پڑا تاکہ مزید اس قسم کی شرارت نہ ہو سکے ۔ اب کالج کھل چکا ہے ۔

مرزا فضل حق : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ہوسٹل کے بارے میں اب وہاں کیا پوزیشن ہے ؟

وزیر صحت : جناب والا ! اس سلسلے میں کوشش کی جا رہی ہے ۔ ایک بلڈنگ وہاں ہے اگر وہ خرید سکے اور خریدنا چاہیں تو جلد ہی اس کو ہوسٹل accommodation میں بدلی کر کے لڑکوں کو دیا جائے ۔ وہ گفت و شنید ہو چکی ہے اور امید ہے کہ بلڈنگ جلد ہی حکومت پنجاب کی تحویل میں آجائے گی ۔

مسٹر سپیکر : بریگیڈیر صاحب ۔ جب خالصہ کالج امرتسر بنا تھا تو راولپنڈی کے لوگ یعنی سردار صاحبان چاہتے تھے کہ کالج راولپنڈی میں ہو ۔ جب اب کی کمیٹی نے یہ فیصلہ کر دیا کہ یہ کالج امرتسر میں

ہوگا ۔ تو یہ تجویز بھی پیش کی گئی تھی کہ کم از کم ہوسٹل تو راولپنڈی ہو جائے

(قہقہہ)

کیا اس کا بھی کوئی ایسا انتظام کیا جا سکتا ہے ؟

وزیر صحت : جناب والا ! اس دفعہ ہوسٹل کی بلڈنگ کالج سے ملحق ہے ۔ اگر مرزا فضل حق صاحب چاہیں تو ہم جہلم بھیج دیں گے ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! اگر وہ ہوسٹل جو سکھوں نے بنایا تھا وہاں پر متروکہ جائیداد کی شکل میں موجود ہے تو وہاں پر منتقل کر دیا جائے ۔

ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز بہاولپور کا تبادلہ

***6300 ۔ چوہدری شیر حسین چیمہ :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ بہاولپور راولپنڈی تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ ابھی تک بہاولپور میں کام کر رہے ہیں ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : جی نہیں ۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز بہاولپور کو راولپنڈی تبدیل نہیں کیا گیا ہے ۔

جی ہاں ۔ افسر موصوف ابھی تک بہاولپور میں ہی بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ کام کر رہے ہیں ۔

پیرا میڈیکل سکول بہاولپور کے پرنسپل کا تبادلہ

***6301 ۔ چوہدری شیر حسین چیمہ :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیرا میڈیکل سکول بہاولپور کے پرنسپل کو اب وہاں کا ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفسر مقرر کر دیا گیا ہے ؟

(ب) مذکورہ افسر کتنے عرصے سے ضلع بہاولپور میں تعینات ہیں ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) 14 ستمبر 1964ء سے ۔

(1) بطور پرنسپل پیرا میڈیکل سکول بہاولپور
(14-9-64 تا 21-5-69)

(2) بطور اے ۔ ڈی ایچ ۔ ایس ۔ بہاولپور ڈویژن بہاولپور
(22-5-69 تا 28-2-71)

(3) بطور پرنسپل پیرا میڈیکل سکول ، بہاولپور (دوبارہ)
(1-3-71 تا 20-3-74)

(4) بطور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ، بہاولپور 21-3-74 سے 22-10-74 تک اب ان کا تبادلہ ڈیرہ غازی خان بطور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ہو چکا ہے اور انہوں نے 3-10-74 سے وہاں چارج سنبھال لیا ہے ۔

مسمی منیر احمد ولد صغیر احمد کا کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ

*6315 ۔ **ملک محمد اکرم اعوان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں موجودہ تعلیمی سال میں طلباء کا میڈیکل کالجوں میں داخلہ کس معیار کے تحت کیا گیا تھا ۔

(ب) مسمی منیر احمد ولد صغیر احمد سکنہ بلاک نمبر 13 سرگودھا کو کس مصلحت کے تحت کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی بجائے بہاولپور میڈیکل کالج میں داخلہ دیا گیا جب کہ اس کا حق کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں تھا نیز میرٹ لسٹ پر اس طالب علم کا کیا نمبر تھا ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر صاحبداد خان) : (الف) موجودہ تعلیمی سال 74-1973ء میں پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں طلباء کا داخلہ منسلک خاکہ میں درج شدہ معیار کی بنا پر کیا گیا تھا ۔

(ب) مسمی منیر احمد جس کے ایف ۔ ایس ۔ سی کے نمبر 672 تھے قابلیت کی بنا پر نہ تو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں اور نہ ہی نشتر میڈیکل کالج ملتان میں داخلہ کا اہل تھا لہذا طالبعلم مذکور نے اپنی خواہش پر قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں داخلہ لیا

طالب علم منیر احمد کا میرٹ لسٹ میں 409 نمبر تھا ۔

———

تفصیل نشستیں	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور		نشتر میڈیکل کالج ملتان		قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور		پنجاب میڈیکل کالج لائلپور		راولپنڈی میڈیکل کالج لائلپور		فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور برائے طالبات
1	2		3		4		5		6		7
	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طلبا	طالبات	طالبات
1 تعلیمی اہلیت کی نشستیں	147	10	158	10	165	10	178	10	74	10	52
2 گورنر صاحب کی نشستیں	5	—	5	1	5	—	5		6		5
3 آرمی ملازمین کے بچوں کے لیے	3	—	3	—	3	—	3	—	3	—	3
4 ڈاکٹروں کے بچوں کے لیے اہلیت کی بنا پر	2	—	2	—	2	—	2	—	2	—	2
5 آزاد کشمیر حکومت کی نامزدگی کے لیے	3	—	10	—	3	—	2	—	2	—	10
6 غیر ملکی امیدواروں کے لیے نامزدگی وزارت خارجہ سے ہوتی ہے۔	33	—	—	—	—	—	—	—	—	—	16
7 پسماندہ اضلاع کے لیے نشستیں تعلیمی معیار پر ہر کی جاتی ہیں۔											

صوبائی اسمبلی پنجاب

10 فروری 1975ء

1	2		3		4		5		6		7	
کیمبل پور	—	—	—	—	—	—	—	—	3	1	—	
جہلم	—	—	—	—	—	—	—	—	3	1	—	
میانوالی	—	—	1	3	—	—	—	—	—	—	—	
جھنگ	—	—	—	—	—	—	3	1	—	—	—	
مظفر گڑھ	—	—	1	3	—	—	—	—	—	—	—	
ڈیرہ غازی خان	—	—	1	3	—	—	—	—	—	—	—	
بہاول نگر	—	—	—	—	1	3	—	—	—	—	—	
رحیم یار خان	—	—	—	—	1	3	—	—	—	—	—	
بہاولپور	—	—	—	—	1	3	—	—	—	—	—	
8 صوبہ سندھ	—	—	—	—	—	3	—	—	—	—	8	
9 صوبہ سرحد	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	2	
10 صوبہ بلوچستان	—	—	—	—	—	3	—	—	—	—	6	
11 وفاقی حکومت کے لیے برائے شہالی و قبائلی علاقے	—	—	6	—	—	—	—	—	—	—	—	
کل نشستیں	193	10	193	14	193	13	193	11	93	12	122	

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا ! میرا سوال یہ تھا کہ کالج کا داخلہ کس معیار کے مطابق کیا گیا ہے ؟

وزیر صحت : کالج میں داخلہ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک تو نمبروں کی تعداد ہوتا ہے دوسرے امیدوار کی چوائس پر ہے جو پہلے پاس میرٹ کے لحاظ کے ہوتے ہیں ان کو کہا جاتا ہے کہ وہ کالج کا چوائس کریں اس کے بعد نمبر دو لڑکا اوپر آجاتا ہے ۔ وہ اگر چاہے تو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یا نشتر میڈیکل کالج یا لائل پور کالج میں داخل ہو سکتا ہے ۔ اگر اس کی اپنی چوائس نہ ہو تو پھر سب سے پرانے کالج کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخل کرتے ہیں اس کے بعد اس کی اپنی چوائس بھی ہوتی ہے اور اس کو offer کی جاتی ہے ۔ اس طریقے سے داخلہ دیا جاتا ہے ۔

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا ! میرا سوال یہ ہے کہ کس معیار اور کتنے نمبروں پر داخلہ ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : انہوں نے بتایا ہے کہ ایک فہرست تیار کر لی جاتی ہے جو سب سے اوپر لڑکے ہوتے ہیں ان کا نمبروں کے مطابق داخلہ ہوتا ہے ۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخل ہوں یا کہیں اور ۔ یہ ان کا اپنا چوائس ہوتا ہے کہ ہم نے فلاں کالج میں داخل ہونا ہے تو اس کے بعد نیچے کے لڑکے اوپر آجائیں گے ۔ پھر نیچے کے لڑکوں کا یہ چوائس ہوگا کہ وہ ملتان میں جانا چاہتے ہیں یا باقی تین کالجوں میں جانا چاہتے ہیں ۔

میاں خان محمد : جناب والا ! جواب کے جز (ب) میں لکھا ہے کہ مسمی منیر احمد جس کے ایف ۔ ایس ۔ سی کے نمبر 672 تھے مگر وزیر موصوف نے یہ نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے 472 کہا ہے ۔

وزیر صحت : 672 ٹھیک ہے ۔

سلام الرشید ملازم ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس سیالکوٹ کی درخواست پر کارروائی

*6352 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ لاہور کے شعبہ شکایات نے مسمی سلام الرشید ملازم شعبہ جی ۔ اے ۔ ڈی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس سیالکوٹ کی ایک درخواست جو مورخہ 21-5-74 کو شعبہ مذکورہ نمبر شمار 4100 پر ڈائری کی گئی تھی برائے تحقیقات و ضروری کارروائی معتمد محکمہ صحت پنجاب کو روانہ کر دی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت کی طرف سے اس درخواست پر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : (الف) جی ہاں ۔ شعبہ شکایت کی طرف سے ایک شکایت نمبر ایس او iii (سی سی ۔ 1) سی ایم 74-4100 جو کہ سلام الرشید کی تھی موصول ہوئی تھی ۔

(ب) یہ صحیح نہیں ہے کہ محکمہ صحت نے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی ۔ محکمہ صحت نے اس سلسلے میں کارروائی کی رپورٹ (بمع سلام الرشید کی چٹھی کے) مورخہ 13-7-74 کو شعبہ شکائت کو بھیج دی تھی ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا جناب ! وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کارروائی کس افسر نے کی تھی جو واپس بھیجی گئی ہے ؟

وزیر صحت : یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کارروائی کس افسر نے کی ہے ۔ طریقہ کار یہ ہے کہ جب کسی محکمہ کی طرف سے شکائت دفتر میں آتی ہے تو انکوائری کر کے یا اگر ان کے پاس مواد موجود ہو تو وہ ساتھ لگا کر شکایت کے دفتر میں چٹھی واپس بھجوادی جاتی ہے ۔ دفتر شکائت کا یہ فرض ہے کہ وہ کارروائی کرے اور شکائت کنندہ کو جواب دے ۔ یہ جواب جو میرے پاس ہے یہ جواب محکمہ تعلیم نے اس شکایت کنندہ کو دیا تھا ۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس آفیسر نے یہ تحقیقات کی تھی ۔

جلالپور پیروالہ (ملتان) میں پرائمری ہیلتھ سنٹر کا قیام

*6388 - **دیوان سید غلام عباس بخاری** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کے لیے ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر تعمیر کرانے کی سکیم منظور کی گئی تھی -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام نے ساڑھے سات ہزار روپیہ برائے خرید اراضی بھی حکومت کو ادا کر دیا ہے مگر ریونیو بورڈ نے 5 ایکڑ 14 مرلہ سرکاری اراضی ہیلتھ سنٹر مذکورہ کے لیے مفت دینے کا حکم دیا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جلالپورپیروالہ میں پرائمری ہیلتھ سنٹر ابھی تک کیوں قائم نہیں کیا گیا اور کیا حکومت یہاں پر یہ سنٹر اس سال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (بریگیڈئر چوہدری صاحبداد خان) : (الف) ماسٹر پلان میں تجویز تھی - اب تک سکیم منظور نہیں ہوئی - یہ سکیم زمین ملنے کے بعد منظور ہوتی ہے -

(ب) عوام نے ساڑھے سات ہزار روپے برائے خرید اراضی کمشنر ملتان کے پاس جمع کرائے تھے - مگر بورڈ آف ریونیو نے 5 ایکڑ یعنی کہ 40 کنال سرکاری اراضی مفت ہیلتھ سنٹر مذکورہ کے لیے دے دی ہے - یہ چٹھی ہمیں 31 جنوری 1975ء کو ملی ہے -

(ج) موجودہ مالی سال کے دوران مذکورہ بالا ہیلتھ سنٹر کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ ساڑھے سات ہزار روپیہ لوگوں کو واپس کر دیا جائے گا ؟

وزیر صحت : یہ روپیہ نیشنل بنک آف پاکستان میں جمع ہے اور یہ

کمشنر ملتان کی تحویل میں ہے کیونکہ ابھی ہیلتھ سنٹر بننے میں بہت دیر ہے اور مجھے امید ہے کہ اور بھی لوگ روپیہ جمع کرائیں گے ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! ضمن (ج) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ''اب نئی سکیم کے تحت امید ہے کہ دیہی علاقوں میں ہر دس ہزار کی آبادی کے لیے ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی'' کیا پہلی سکیمیں رورل ہیلتھ سنٹر اور پرائمری ہیلتھ سنٹر والی منسوخ کر دی ہیں ؟

وزیر صحت : وہ سکیمیں چل رہی ہیں ۔ تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر میں بھی رہائش دی گئی لیکن وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کم جاتے ہیں اور کافی خرچ کرنے کے بعد بھی صرف چار بیڈ کا ہسپتال ہے اور اس کو پھیلانے کے لیے اور لوگوں کو طبی سہولت بہم پہنچانے کے لیے یہ تجویز کیا گیا کہ پہلے ڈسپنسریاں بنائیں ۔

چوہدری علی بہادر خان : جلال پور پیر والہ میں ہسپتال موجود ہے اگر وہاں ڈسپنسری بنائی گئی تو اس کا کیا فائدہ ہوگا ۔ اس لیے کوئی بڑا سنٹر بنائیں تو مناسب ہوگا ۔

وزیر صحت : یہ سوال پرائمری ہیلتھ سنٹر کے متعلق ہے سوال یہ کیا گیا ہے کہ ''جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کے لیے ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر تعمیر کرانے کی سکیم منظور کی گئی تھی'' ۔ جہاں پرائمری ہیلتھ سنٹر کی سکیمیں منظور ہو چکی ہیں یا ان کی منظوری کے لیے کہا گیا ہے وہاں ہیلتھ سنٹر بنیں گے یہ سکیم اس کے علاوہ ہے ۔

جلالپور پیروالہ کے فیملی پلاننگ سنٹر میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر کو کلی اختیارات دینا

***6391 ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری :** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ جلالپور پیروالہ کے فیملی پلاننگ سنٹر میں تقریباً ڈیڑھ سال سے کوئی لیڈی فیملی پلاننگ وزیٹر موجود نہیں ہے اور سنٹر بند پڑا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر کا چارج بھی اس علاقے کے زچہ بچہ ہیلتھ سنٹر کی انچارج لیڈی ہیلتھ وزیٹر کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (بریگیڈیئر چوہدری صاحب داد خان) : جلال پور پیروالا

کے تنظیم آبادی کے سنٹر میں فیملی ویل فیئر وزیٹر کی کمی کی وجہ سے کسی کو تعینات نہیں کیا جا سکا ۔ مقامی ہیلتھ سنٹر کی ایل ۔ ایچ ۔ وی پہلے ہی سے علاقے میں تنظیم آبادی کا کام کرنے کے لیے رجسٹر کر لی جاتی ہیں ۔ تاکہ لوگوں کو مناسب رہنمائی مہیا ہوتی رہی ۔ فیملی ویلفیئر وزیٹرز عنقریب اپنی تربیت مکمل کرنے والی ہیں ۔ اس وقت اس سنٹر کی انچارج کی تعیناتی کر دی جائے گی ۔

مزدوروں کو مہنگائی الاؤنس کی عطائیگی

*6463 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت گورنمنٹ افیون فیکٹری عقب شفاخانہ دماغی امراض جیل روڈ لاہور میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ مزدوروں کو 35 روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس نہیں دیا جاتا جب کہ تمام سرکاری و غیر سرکاری ملازمین کو یہ الاؤنس دیا جاتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ مزدوروں کو مہنگائی الاؤنس سے محروم رکھنے کی وجوہات کیا ہیں ۔ اور کیا حکومت ان کو یہ الاؤنس مع بقایاجات فوری طور پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (بریگیڈیر چوہدری صاحب داد خاں) : (الف) اس وقت افیون فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد بیس ہے ۔

(ب) مذکورہ مزدوروں کو مبلغ 35 روپے مہنگائی الاؤنس نہیں دیا جاتا ۔

(ج) مذکورہ مزدور یومیہ اجرت پر کام کرتے ہیں لہذا بحوالہ چٹھی نمبر ایف ۔ ڈی ۔ پی ۔ آر 8-12-73 مورخہ 25 اگست 1973ء جاری کردہ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کی

ہدایات کے مطابق ان مزدوروں کو مہنگائی الاؤنس نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ یومیہ اجرت حالات کے مطابق وقتاً فوقتاً مقرر کی جاتی ہے۔ اس لیے باقاعدہ سرکاری ملازمت کی مراعات یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدوروں پر عائد نہیں ہوتیں اس لیے بقایاجات کی ادائیگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب والا! یہاں میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ سوال کیا گیا تھا اس وقت یومیہ اجرت 8 روپے تھی۔ اب یہ 8 روپے ہے۔

موضع چھ پور دیوان ضلع ڈیرہ غازی خاں میں پرائمری ہیلتھ سنٹر کا قیام

*6506۔ **سید رب نواز خان کھتران** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ صحت امسال موضع چھ پور دیوان تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سنٹر کب تک کام شروع کر دے گا نیز اس سنٹر کے ذیلی سنٹر کس کس جگہ پر اور کب تک کھولے جائیں گے؟

وزیر صحت (بریگیڈیئر چوہدری صاحب داد خان) : (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہیلتھ سنٹر کی عمارت کی تعمیر کا کام 1975-76ء تک مکمل ہو جانے کا امکان ہے۔ بشرطیکہ حکومت اس مالی سال کے دوران جملہ مخصوص رقم مہیا کر دے۔ اس ہیلتھ سنٹر کے تحت چار ذیلی ہیلتھ سنٹر قائم کئے جائیں گے جو سلیم آباد۔ سلام پور۔ رکھ بیگ والا اور رکھ پیروالا کے مقامات پر قائم کئے جائیں گے۔

صوبہ میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کا قیام

*6517 ۔ **چوھدری لال خان** : کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت صوبہ میں کل کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں کل کتنے تربیت یافتہ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں ۔

(ب) کسی جگہ ہسپتال قائم کرنے کے لیے کن عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے ۔

(ج) کیا حکومت عوام کی بھلائی کے پیش نظر دور دراز دیہاتی علاقوں میں بھی ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(د) تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں پھالیہ منڈی بہاؤالدین اور ملک وال شہروں کو چھوڑ کر کل کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی تعداد کیا ہے اور کیا یہ درست ہے کہ یہ ہسپتال آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت وہاں زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (بریگیڈیئر چوھدری صاحب داد خان) : (الف) اس وقت صوبہ میں کل 204 ہسپتال اور 1039 ڈسپنسریاں ہیں ۔ جن میں گورنمنٹ کے کل 150 ہسپتال اور 220 ڈسپنسریاں ہیں جو ہسپتال ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب کے ماتحت ہیں ان میں اس وقت 402 ڈاکٹر (تربیت یافتہ کام کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ 66 دیہی مراکز صحت اور تقریباً دو ذیلی مراکز صحت کام کر رہے ہیں ۔

(ب) 1 ۔ آبادی ، 2 ۔ عوام کا مطالبہ اور مناسب زمین کا دستیاب ہونا ، 3 ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ ورکس کونسل کی سفارشات ، 4 ۔ عوام کا تعاون ۔

(ج) جی ہاں ۔ لیکن دیہی مرکز صحت اور ان کے ذیلی مراکز کی صورت میں نہ کہ بڑے ہسپتالوں کی صورت میں ۔

(د) تین ڈسپنسریاں ۔ دو دیہی مراکز صحت اور چھ ذیلی مراکز صحت ہیں ۔ ڈسپنسریوں میں اس وقت کوئی تربیت یافتہ ڈاکٹر نہیں ۔ البتہ ہر دیہی مرکز صحت میں ایک ایک ڈاکٹر کام کر رہا ہے ۔ یہ درست ہے کہ آبادی کی ضروریات کے لحاظ سے یہ ناکافی ہیں حکومت یہاں پر زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت ہر یونین کونسل میں ذیلی مرکز صحت اور ہر پانچویں یونین کونسل میں دیہی مرکز صحت قائم کیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں پہلے ہی مزید ایک مرکز صحت کی عمارت جوکالیاں میں زیر تعمیر ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر! میرے دو سوالات رہ گئے ہیں ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں اب پیش کر دوں ؟

مسٹر سپیکر : اس وقت آپ کہاں تھے ؟

میاں خورشید انور : جناب اس وقت میں باہر تھا ۔

مسٹر سپیکر : انہیں اب پیش کرنے کی اجازت ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری صاحب نے مخدوم زادہ سید حسن محمود کی جگہ دی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس درخواست کے ایوان میں پیش ہونے سے پہلے میں ایک اہم بات ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں ۔ یہ ایک درخواست نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری نے مخدوم زادہ سید حسن محمود کی طرف سے پیش کی ہے ۔ میں اسے ایوان میں پیش نہیں کر رہا کیونکہ ایک اور اہم بات میرے ذہن میں آ گئی ہے ۔ پچھلے سیشن میں ایک فاضل ممبر کی طرف سے ایک ٹیلی گرام موصول ہوئی کہ ان کا ایک قریبی عزیز مر گیا ہے اور وہ نہیں آ سکتے ۔ جب میں نے رجسٹر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی چار روز کی حاضری لگی ہوئی تھی ۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے خود نہ لگائی ہو ۔

ان کے کسی مہربان نے لگا دی ہو ۔ ب یا تو وہ ٹیلی گرام صحیح تھی یا وہ کسی نے جعلی بھیج دی تھی اور میں نے ایوان میں پیش کر دی ۔ وہ فاضل رکن خود یہاں موجود تھے ۔ ان حالات میں میری خواہش یہ ہوگی کہ ہر درخواست فاضل رکن متعلقہ کی طرف سے آنی چاہیے اور ٹیلی گرام کی بجائے ان کے دستخط سے درخواست آنی چاہیے ۔ کچھ ایسے حالات ہو جاتے ہیں جیسے مخدوم زادہ صاحب غالباً ہوناٹیڈ سٹیٹس گئے ہوئے ہیں اور شائد بیماری کی حالت میں وہ چٹھی نہ لکھ سکتے ہوں اللہ انہیں شفا دے ۔ یہ تو ایک مستثنیٰ معاملہ ہے ۔ لیکن عام حالات میں میں یہ درخواست کروں گا کہ فاضل ممبران یہ کوشش کریں کہ اگر انہوں نے ایوان سے رخصت حاصل کرنی ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ ابتدا میں چاہے ٹیلی گرام بھیج دیں لیکن بعد میں بذریعہ خط یا درخواست اس کی تصدیق کر دیں جو دنیا بھر کا طریقہ ہے ۔ یہاں اکثر ممبران یہ نہیں کرتے ۔ اگر وہ ٹیلی گرام بھیجتے ہیں تو بعد میں بذریعہ خط یا درخواست اس کی تصدیق نہیں کرتے ۔ تو اب وہ ٹیلی گرام واقعی انہوں نے بھیجی ہے یا ان کے نام پر کسی اور نے دے دی ہے ۔ کیونکہ ٹیلی گرام پر دستخط نہیں ہوتے ۔ اس لیے میں اب فاضل رکن سے نہیں پوچھ سکتا کہ آپ نے ٹیلی گرام بھیجی تھی اور ہم نے آپ کو چھٹی دے دی تھی لیکن رجسٹر پر آپ کے دستخط ہیں ۔ اس کے بعد ممکن ہے کہ وہ یہ کہیں کہ میری ٹیلی گرام کہاں ہے ؟ میں نے کہاں آپ کو بھیجی ہے ۔ خدا معلوم کس نے بھیج دی ہے ۔ تو میں یہ وضاحت کرنی چاہتا تھا ۔

Telegram should be followed by a letter, by post, confirming the telegram.

بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری 13 فروری تا 15 اور 18 فروری

تک اجلاس میں حاضر نہیں ہوسکی ۔ اس لیے مجھے
رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار 15 تا 18 فروری کو
حاضر اجلاس نہیں ہوسکا ۔ رخصت عطا فرمائی
جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمید الدین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمیدالدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I am ill and thus I cannot attend the Assembly Session. Therefore leave may kindly be gran'ed to me from the 10th of February to the end of this session. I will be greatly obliged.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر نوازش علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مہر نوازش علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ میں ایک ضروری کام کے سلسلہ میں جھنگ چلاگیا تھا ۔ لہٰذا مورخہ 14-2-75 ، 15-2-75 کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the meetings of Public Account Committee held on 16-1-75, 24-1-75 and 3rd and 4th Feb 1975 due to unavoidable circumstances. Kindly request the House to grant me leave for these days.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I shall be grateful if leave is granted to me from the 24th February till 28th February.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I have been unable to attend the Assembly from 10th to 15th February, 1975 and Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs meetings held on 3rd, 13th and 20th Jan. 1975 and 3rd February, 1975 for which I may kindly be given leave.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : On a point of personal explanation I want to say something with regard to these Standing Committees. Sir, these Committees have been meeting for the last two years for one amendment or another inflicting a fine. I had circulated a note of protest but I have had no reaction on that. I had said that these meetings should not be postponed merely on the pretext that since the Advocate General is not present we shall meet again after seven days. This reflects on the House collectively. My note has not been circulated to everybody whereas it should have been. This matter should be taken up by the House that for the sake of one semi-colon, public exchequer should not be put to a loss of lacs of rupees.

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : اب ایک تحریک استحقاق مندرجہ ذیل ممبران کی طرف سے آئی ہے :

مسٹر ناصر علی خان بلوچ

رانا رب نواز خان نون

رائے احمد حیات خان

رائے مخاوت علی خان

مسٹر منیر علی خان ہرل

چوہدری حمید اللہ خان

میں نے یہ ہینڈنگ رکھی ہوئی ہے ، کیونکہ میں ابھی اس فیصلے پر نہیں پہنچا کہ مجھے یہ entertain کرنی چاہئے یا نہیں ۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : وہ تحریک استحقاق کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ اگر پیش ہوگی تو ایوان میں آجائے گی ۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب والا ! استحقاق کی تحریک بڑی اہم ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : مجھے معلوم ہے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : یہ پانچ ممبران اسمبلی کی طرف سے آئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ ٹھیک ہے لیکن ابھی تو مجھے یہ دیکھنا ہے کہ آیا آئین اس کو entertain کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں ۔ دوسری تحریک استحقاق رانا پھول محمد خان کی طرف سے ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! مجھے بھی کچھ عرض کرنی ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی بھی کوئی تحریک استحقاق ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : میں اس ضمن میں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The time may come.

چوہدری امان اللہ لک : پھر جناب اس کو kill فرمانا چاہتے ہیں ؟

Mr. Speaker : I don't want to hear these words. You are not one of the Members who has moved it.

چوہدری امان اللہ لک : آپ نے ہاؤس میں - - -

Mr. Speaker : Will the member please resume his seat? I have not permitted him to speak.

(interruptions)

Please resume your seat.

چوہدری امان اللہ لک : اس میں غصے والی کون سی بات ہے - میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آپ یہ فرما دیں کہ - - -

Mr. Speaker : Excuse me, your conduct. .....

چوہدری امان اللہ لک : کون سی ایسی بات میں نے کہی ہے - - -

* * * * * * * * **مسٹر سپیکر :**

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! -

Mr. Speaker : Will the member resume his seat?

* * * * * * * **چوہدری امان اللہ لک :**

Mr. Speaker : What else can it be otherwise unless I have permitted you. Unless a member is permitted he should not speak. Yes, Rana Phool Khan.

* * * * * * * **چوہدری امان اللہ لک :**

میاں محمد رفیع سیکرٹری جنگلات کی طرف سے ممبران اسمبلی اور ایوان اسمبلی کے حق میں نازیبا الفاظ کا استعمال

رانا پھول محمد خان : جناب والا! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلے کو جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 18 فوری 1975ء کو میں نے سیکرٹری جنگلات میاں رفیع کو ٹیلیفون کیا کہ میرے پاس علاقہ چھانگا مانگا سے کسانوں کا ایک وفد آیا ہے جو بیان کرتا ہے کہ ریشم پالنے کے کیڑے تو تقسیم کر دیے گئے ہیں مگر شہتوت کے پتوں کے پرمٹ نہیں ملے جس سے ان کی

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

افزائش نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے - اس پر سیکرٹری صاحب غصے میں آ گئے اور انھوں نے کہا جس کو تکلیف ہے وہ آ کر مجھے بیان کرے میں نے انہیں سمجھایا کہ میں اس علاقے کا ممبر اسمبلی ہوں اور یہ میرے فرض میں شامل ہے کہ میں غریب عوام کی تکالیف حکام کے نوٹس میں لاؤں تاکہ ان کا ازالہ ہو سکے - اس پر انھوں نے ممبران اسمبلی اور ایوان اسمبلی کے حق میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیے اور کہا کہ یہ اسمبلیاں اب ڈھونگ بن گئی ہیں اور سوائے سفارش بازی کے آپ لوگوں کا کوئی کام نہیں ہے - ایک سرکاری ملازم کا ممبران اسمبلی اور ایوان اسمبلی کے متعلق اس طرح کے اظہار خیال سے میرے اور اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے -

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ اور نازیبا الفاظ بھی استعمال کیے جو میں نے سائیکلو سٹائل تو کروا لیے تھے لیکن میں نے ملک کے حالات کے پیش نظر وہ الفاظ لانے مناسب نہ سمجھا - چنانچہ میں نے ان پر سیاہی پھیر دی ہے -

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : وہ الفاظ بتا دیں -

رانا پھول محمد خان : وہ کہنا میں مناسب نہیں سمجھتا -

مسٹر سپیکر : اگر وہ مناسب نہیں سمجھتے تو ٹھیک ہے -

وزیر زراعت : جناب والا! میری معلومات کے مطابق جس شخص کو کیڑوں کے انڈوں کے پرمٹ دیے جاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہی شہتوت کے پتوں کے پرمٹ بھی دیئے جاتے ہیں - ہر ایک کو ایک ڈبی کا جو ایک اونس کی ہوتی ہے ، خود بخود پتوں کا پرمٹ دیا جاتا ہے - اب یہ ہو رہا ہے کہ ایک شخص جس نے یہ پرمٹ لیا ہے ، وہ ڈبی کو تین حصوں میں تقسیم کر لیتا ہے - پھر جو دو آدمی مزید آ گئے ہیں ، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی پتوں کے لیے پرمٹ دو - ہم وہ نہیں دے سکتے -

مسٹر سپیکر : وہ تو اور بات ہے وہ ان سے مل لیتے یا ان کو سمجھا دیتے -

وزیر زراعت : میں نے ان سے یہی پوچھا تھا جو انھوں نے اعتراض کیا تھا - میرے سیکرٹری نے کہا ہے کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی -

بلکہ انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ میں تمہیں اسمبلی میں گھسیٹوں گا۔ بے شک آپ اسے مجلس استحقاق کو بھیج دیں۔

Mr. Speaker : The only proposal is that it should go to the Committee on Privileges, The motion is, therefore, referred to the Committee on Privileges. Report to come within fifteen days.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Point of order. In the meantime, the Minister concerned should ask for his explanation as to why he was so rude to the Member.

سپیکر : اب تو یہ معاملہ کمیٹی میں جائے گا اور وہاں طے ہوجائے گا۔ آیا اس نے نازیبا رویہ اختیار کیا تھا یا نہیں۔ اب اگر وہ محکمانہ طور پر کچھ کرنا چاہیں تو الگ بات ہے۔

But I cannot direct him to do that

Mr. Taj Muhammad Khanzada : This House recommends that the Minister for Agriculture should take necessary action before the Privilege Committee meets to see that the man does not address some other MPA in this language. I am sure the House is unanimous about it.

(applause)

Mr. Speaker : Chaudhri Amanullah Lak, please.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, let him answer my query.

وزیر زراعت : یہ تو کمیٹی فیصلہ کرے گی کہ واقعہ کیا ہے۔ جو سفارشات ہوں گی، ان پر عمل کیا جائے گا۔

Mr. Taj Muh mmad Khanzada : I expected a more positive response.

تحاریک التوائے کار

سپیکر : اب تحریک التوائے کار لی جاتی ہیں اور یہ تحریک التوائے کار چوہدری امان اللہ لک صاحب کی طرف سے ہے۔

تحصیل چکوال ضلع جہلم میں راشن ڈپوؤں پر اضافی کوٹے کا بغیر وجہ بتائے نہ دیا جانا

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل چکوال ضلع جہلم میں راشن ڈپوؤں پر آٹے کا کوٹہ دوگنا کر دیا گیا تھا۔ یہ اضافی کوٹہ وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دورۂ جہلم کے موقعہ پر بڑھایا گیا تھا۔ تین دفعہ یہ اضافی کوٹہ عوام میں تقسیم کیا گیا جس سے کہ خوراک کی صورت حال بہت بہتر ہوگئی۔ مگر اس ہفتہ سے بغیر کوئی وجہ بتائے یہ کوٹہ نہیں دیا گیا جس سے عوام میں سخت غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے۔

سردار نصراللہ خان دریشک صاحب نہیں ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا! سردار صاحب تشریف نہیں رکھتے اسے کل تک کے لیے ملتوی فرما دیں۔

مسٹر سپیکر : کارروائی سے وہ لفظ حذف کر دیا جائے۔ جو گزشتہ تحریک استحقاق سے متعلق میں نے چوہدری امان اللہ لک کے لیے استعمال کیا ہے۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : کیہڑا لفظ جناب ؟

مسٹر سپیکر : پورے کا پورا فقرہ آپ اسے دوبارہ دھروانا چاہتے ہیں ؟

وزیر قانون : تسی بزرگ او جو مرضی کہہ لئو۔

مسٹر سپیکر : میں کیوں کہوں جو وہ ہیں بھی نہیں اور وہ یونہی میں نے غصے میں کہہ دیا تھا بہرحال اسے حذف کر دیا جائے۔

رائے سخاوت علی خان : جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق جو ہمارے چھ ممبران اسمبلی کی جانب سے پیش کی گئی ہے تو کب تک اس کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا یہ قبول کرنی ہے یا نہیں۔ اس میں کیا خامی ہے وہ تو ہمیں بتائی جائے۔

مسٹر سپیکر : انشاء اللہ زندگی رہی تو بتا دیا جائے گا۔

چوہدری امان اللہ لک : میرا خیال ہے کہ افہام و تفہیم وچ ای پا دیو۔

سپیکر : میں اس لیے آج فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اگر میں فیصلہ کر دوں تو غالباً "یہ ریکارڈ نہیں ہوگا" اس میں اسمبلی اور اسمبلی کے اراکین کا نقصان ہوگا ۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : ہون دیو جی ۔ تہاڈے ہتھوں نقصان وی ہو جانے تے ٹھیک اے ۔

Mr. Speaker : Now we go on to legislation.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میری ایک تحریک التوائے کا تھی ۔

سپیکر : آپ نے سنا ہی نہیں ہے ۔ سردار نصراللہ خان دریشک صاحب موجود نہیں ہیں وہ میں نے پڑھ دی ہے اور وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ کل تک آ جائیں گے ۔

وزیر قانون : اگر وہ نہ بھی آئے تب بھی جواب دے دیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے کل دو تحریک ہائے التوائے کار دی تھیں ان میں سے ایک جناب نے پڑھ دی تھی دوسری کا مجھے علم نہیں ہوا ۔

سپیکر : اس کی آپ کو اطلاع مل جائے گی یا آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ کے کمرے میں میں آنے سے تو رہا ۔

Mr. Speaker : That is immaterial. You will get the information in due course.

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : پچھلے کمرے وچ نہ جانا ۔

سپیکر : میرا کمرہ وزیروں والا کمرہ نہیں ہے ۔ سپیکر کا کمرہ ہے ۔

مسٹر ایس ایم مسعود : لوگ ڈرن لگ پئے نیں ۔

سپیکر : تسی تے کدی آئے نیئں توہانوں کی پتہ کہ ڈرن والی جگہ ہے کہ نہیں ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! مجھے اس گستاخی کی اجازت بخشیں کہ آپ نے کہا ہے کہ میرا کمرہ وزیروں والا کمرہ نہیں تو کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے کہ وہاں کیا ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : مجھے نہیں پتہ ۔ کیونکہ اکثر وزیر یہ دعوت دیتے ہیں کہ میرے کمرے میں تشریف لائیے تو میں نے تو دعوت دی ہے لیکن پہلی دعوت ہی نامنظور ہو گئی ہے ۔ وزیر قانون ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہ جات مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی۔ویسٹ پاکستان شاپس اینڈ ایسٹیبلشمنٹس (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

> کہ دی ویسٹ پاکستان شاپس اینڈ ایسٹیبلشمنٹس (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا پھول محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! ہماری اس ہاؤس کی اپوزیشن نے ہاؤس کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے ۔ ہمیں پارلیمانی روایات کو قائم رکھنے کے لیے ۔ اس ہاؤس کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے اور عوام کو یہ بتانے کے لیے کہ ہم ان کو بائیکاٹ پر مجبور نہیں کرتے بلکہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ قانون سازی مل جل کر کرنی چاہیے اور بحث و تمحیص کے بعد قانون سازی بہتر ہوتی ہے ۔ اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ایک کمیٹی بنا دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : رانا صاحب آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلے میں قواعد کی کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہے ؟

رانا بھول محمد خان : جی نہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Then it is no point of order

رانا بھول محمد خان : میری یہ استدعا ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کمیٹی بنا دیں تاکہ ان سے گفت و شنید جاری رکھی جاسکے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ بات آپ اپنی پارٹی میٹنگ میں پارٹی لیڈر سے کریں ۔ ہاؤس میں اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! مجھے بھی اس بات کا جواب دینے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے ان کا پوائنٹ آف آرڈر رول آوٹ کر دیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میرے لیے عرض کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ اس ایوان کے چار فاضل اراکین نے کچھ روز پیشتر اس ایوان کا بائیکاٹ کیا ہے ۔ ان کی جو کارروائی ہے وہ غیر جمہوری ہے ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : ساری اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ہم نے کوئی ایسا موقع ان کے لیے فراہم نہیں کیا یا ہم سے اس اسمبلی میں کوئی ایسی بات سرزد نہیں ہوئی جس سے انہیں ناراض ہونے کا موقع ملتا ۔ ناراضگی انہیں کس بات کی ہوئی ہے ؟ ناراضگی انہیں اس بات کی ہوئی ہے کہ وہ وطن دشمن عناصر جو ملک کو توڑنا چاہتے ہیں حکومت نے ان کے خلاف کارروائی کی ہے تو ان فاضل اراکین کو اس بات پر سخت صدمہ ہوا ہے ۔ اگر وہ اس بات سے اس اسمبلی کا بائیکاٹ کرتے ہیں اس ایوان کا مقاطعہ کرتے ہیں تو جناب والا ! عوام کے سامنے بھی اور آپ کے سامنے بھی ان کا یہ فعل سراسر وطن دشمن عناصر کا ساتھ دینے کے مترادف ہے ۔ جناب والا ! ہم نے اس اسمبلی میں دو تین سال کے عرصے میں کوئی ایسی بات نہیں کی ۔ ہم نے ہمیشہ اپوزیشن کا احترام کیا ہے اور ان کے جائز مشوروں کو اپنے فیصلوں میں شامل کیا ہے اور ان کی طرف سے اگر کوئی جائز ترمیم کسی قانون میں پیش کی گئی ہے تو ہم نے اپنی اکثریت پر ناز نہیں کیا بلکہ ان کی جائز بات کو ہمیشہ تسلیم کیا ہے ۔

Mr. Taj Mohammad Khanzada : Sir, the case is sub-judice. It is going to Supreme Court and should not be discussed in the House.

Mr. K. A. Mahmood : Has not gone as yet.

Mr. Deputy Speaker : Yes. Has not gone as yet.

وزیر قانون : جناب والا ! میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے سپریم کورٹ کی کارروائی متاثر ہو - میں نے ان فاضل اراکین کا ذکر کیا ہے جنھوں نے اس فاضل اسمبلی کا اس فاضل ایوان کا محض اس لیے مقاطعہ کیا ہے کہ حکومت پاکستان وطن دشمن عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی یا یہ کوشش کیوں کر رہی ہے کہ اس ملک کے اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھا جائے - انھیں صدمہ اس بات پر ہے کہ اس ملک میں آئین اور دستور کے مطابق حکومت کیوں قائم ہے اور انھیں صدمہ اس بات کا ہوا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کیوں آگے بڑھ رہی ہے - جناب والا ! ہماری ان باتوں سے ناراض ہو کر چار فاضل اراکین 180 کے ہاؤس میں سے اس اجلاس کا مقاطعہ کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی قانون سازی اس ایوان میں ہوتی ہے تو اس پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا -

جناب والا ! یہ بات ان کے فرائض میں شامل ہے ان کو لوگوں نے اس اسمبلی کا مقاطعہ کرنے کے لیے اور بائیکاٹ کرنے کے لیے منتخب نہیں کیا تھا بلکہ ان کو اس لیے منتخب کیا تھا کہ وہ اس ایوان میں بیٹھیں اور اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں اور عوام کے ان دکھ درد کو اور ان کے مسائل کو جو یہ اسمبلی حل کرتی ہے اس میں وہ شریک ہوں - ہم نے اس روز بھی ان سے اپیل کی اور میں آج بھی آپ کی وساطت سے اپنے ان فاضل اراکین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ایوان میں تشریف لائیں اور ہمارے ساتھ اس اسمبلی میں شریک ہوں - ہم ان کی جائز بات ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن جناب والا ! ہم یہ بات کسی صورت میں ماننے کے لیے تیار نہیں کہ ان لوگوں کا ساتھ دیا جائے جو ملک کو توڑنا چاہتے ہیں - ان لوگوں کا ساتھ دیا جائے جو اس ملک کے دستور کو ختم کرنا چاہتے ہیں - جو اس ملک کی وحدت اور سالمیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں - اگر وہ اس سلسلہ میں ہمارا ساتھ چاہتے ہیں تو اس کے لیے ہماری طرف سے معذوری ہے - ہم کسی قیمت پر بھی اس ملک کی آزادی اور سالمیت کو ختم نہیں ہونے دیں گے - ہماری جانیں ہمارا خون اس ملک کو برقرار رکھنے کے لیے حاضر ہے - صرف حیات محمد شیر پاؤ نے ہی اس ملک کے لیے خون نہیں دیا بلکہ یہ سارے لوگ جو اس پارٹی میں شامل ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک

کو بچانے کے لیے حیات محمد شیر پاؤ کے نقش قدم چلیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اگر کوئی شخص اس بات پر ناراض ہوتا ہے اسے ناراض ہونے دیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں۔ چونکہ ہم نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم ہر قیمت پر اپنے ملک کی سالمیت کو برقرار رکھیں گے۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون اور سینئر وزیر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے آرڈیننس جن کے lapse ہونے کا خطرہ نہیں ہے یا خدشہ لاحق نہیں ہے ان کو ہمیں اس طرح hurriedly کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ ابھی تین ماہ کی مدت باقی ہے اور کافی عرصہ پڑا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوہدری صاحب۔ میں نے جو ابھی کہا ہے وہ میں اب پھر کہتا ہوں کہ آپ ایک پارٹی کے ممبر ہیں۔ آپ اپنی پارٹی میں بات کریں۔ ہاؤس میں تو یہ بات کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب والا ! اب میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں یہ کیا وجہ ہے کہ جو آدمی کرسی پر بیٹھ جائے وہ وزیروں کی لمبی تقریروں کا متحمل تو ہو سکتا ہے لیکن اگر کوئی ممبر بات کرے تو وہ سننا گوارا نہیں کرتا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ بات نہیں ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ پارٹی کا معاملہ ہے۔ ان کے اپنے گھر کا معاملہ ہے۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : جو کچھ سردار صاحب کہتے رہے ہیں ان کو آپ نے کن قوانین کے تحت اجازت دی ہے اور ان کو کس بات کی اجازت دی ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ایوان میں ایک بات ہوئی ہے اور انہوں نے اس کی وضاحت کی ہے۔

چوہدری ممتاز احمد کاھلوں : نہیں۔ جناب والا ! وہ جو پوائنٹ آف آرڈر تھا وہ تو آپ rule out کر چکے ہیں۔ اس کے جواب کی آپ نے اجازت دی تھی اور انہوں نے تقریر کی ہے حالانکہ اس میں ایسی باتیں ہیں۔ ٹھیک ہے کہ اپوزیشن موجود نہیں ہے لیکن ہم ان کی حب الوطنی پر کوئی شبہ نہیں کرتے ہمارے اس صوبے کی اپوزیشن کی غیر حاضری میں انہوں نے

کچھ جملے بھی کہے ۔ میں ان کا جواب بھی نہیں دیتا لیکن میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ابھی کافی وقت ہے اور hurriedly ہم پانچ ۔ پانچ ۔ چھ ۔ چھ ۔ بل ایک دن میں کیوں کر رہے ہیں ۔ نہ تو ان کے lapse ہونے کا خطرہ ہے اور نہ ہی کوئی ایسی جلدی ہے کہ ایک ہی دن میں یہ سب بلز ختم کر لیں ۔ صرف یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں اور ان سے آپ مجھے جواب حاصل کر دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ پارٹی میٹنگ میں یہ سوال کر لیں اور وہاں سے یہ جواب لے لیں ۔

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب والا ! اب تو اپوزیشن ہی نہیں ہے اور یہ سب پارٹی ہے ۔ آپ بھی پارٹی کے ممبر ہیں اور یہ ممبران بھی ساری پارٹی کے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جب میں کرسی صدارت پر بیٹھا ہوا ہوں تو میں اس وقت کسی پارٹی میں سے نہیں ہوں ۔ اب آپ کی اپنی پارٹی کا معاملہ ہے ۔

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے ۔

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب سپیکر ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوھدری ممتاز احمد کاھلوں صاحب جب سپیکر کوئی بات کر رہا ہو تو اس میں ممبر کو انتظار کرنا پڑتا ہے کہ ان کا فقرہ مکمل ہو جائے آپ میرا فقرہ مکمل ہونے دیں تو اس کے بعد بات کریں ۔

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب والا ! وزیر کو تو اجازت ہے اور ممبر کو نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب سپیکر ! میں اس بل کے بارے میں مختصراً ہی عرض کرنی چاہتا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب تو کلاز ہی منظور ہو گئی ہے ۔

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے :

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری امان اللہ لک : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! شیخ صاحب کچھ کہہ کر تو نہیں گئے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جی نہیں ۔

(قہقہہ)

چودھری امان اللہ لک : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ نے جو رولنگ پہلے دی ہے آپ اس پر نظرثانی فرمائیں ۔ پارٹی کا یہاں کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جب ممبران میں سے کوئی ممبر انفرادی طور پر اس ایوان میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ان حقوق کو جو اس ایوان میں داخل ہوتے ہوئے اسے حاصل ہیں پارٹی کے زیر سایہ نہ فرمائیں ۔ اس لیے اس پر نظرثانی فرمائیں ۔ جناب والا ! میں بھی پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں اور میں بطور ممبر کے یہاں آیا ہوں اور میرا پارٹی کے اندر بھی اختلاف ہو سکتا ہے اور پارٹی کے باہر بھی اختلاف ہو سکتا ہے یا میرے ذہن میں یا میرے ضمیر میں کوئی چیز ہو جو پارٹی ڈسپلن کے خلاف ہو تو اس کا میں یہاں اظہار کر سکتا ہوں چاہے وہ لیجسلیشن پر ہو یا ویسے ہو آپ اپنی رولنگ پر نظرثانی فرمائیں ۔

چودھری ممتاز احمد کاہلوں : جناب والا ! سپیکر نہیں کہہ سکتا کہ آپ پارٹی میں شامل ہیں ۔ جناب والا ! آپ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں اپنے الفاظ واپس نہیں لوں گا ۔ بڑی واضح بات ہوئی ہے ۔ جب رانا پھول محمد خان صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے تو میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ آیا کسی قانون پر قواعد سے انحراف کیا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں تو میں نے کہا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اور بات وہاں پر ختم ہو گئی تھی ۔

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں : جناب والا! آپ نے بات کی تھی کہ آپ پارٹی ... بات کریں تو جناب والا ! آپ یہ نہیں کہہ سکتے - وہ الفاظ آپ واپس لے لیں تاکہ جناب ریکارڈ ٹھیک ہو جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وہ رولنگ نہیں ہے وہ تو ایک مشورہ تھا کہ آپ کی اپنی پارٹی ہے آپ اس میں بات کریں -

چودھری امان اللہ نک : جناب والا! آپ اس پر نظرثانی فرمائیں ویسے میں عرض کرتا ہوں کہ مستقبل میں یہ مشکل ہو جائے گا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : رولنگ تو بڑی واضح ہے کہ چونکہ قواعد کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی - اس لیے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا i.e. the only ruling. اس کے بعد کا جو حصہ ہے وہ تو ایک ممبر اور سپیکر کے درمیان ایک مشورہ ہے - اب میرے خیال میں کافی بحث ہو گئی ہے -

(تمہید)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا Preamble زیر غور ہے -

مسٹر ایس - ایم - مسعود : جناب سپیکر ! میں پوائنٹ آف انفارمیشن پر پوچھنا چاہتا ہوں - ابھی آپ نے رولنگ دی ہے کہ صرف قواعد کی اگر خلاف ورزی ہو تو اس پر پوائنٹ آرڈر اٹھایا جا سکتا ہے اگر پارلیمانی روایات کی خلاف ورزی ہو تو کیا اس پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جا سکتا ہے یا نہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں سمجھتا ہوں کہ نہیں اٹھایا جا سکتا ہے - لیکن اگر - کوئی accepted convention ہو جو کہ اس ھاؤس نے تسلیم کی ہوئی ہو تو پھر شاید اس پر پوائنٹ آف آرڈر ہو جائے لیکن ایسا موقع کبھی پیدا نہیں ہوا -

Rule 184 of the Rules of procedure is very clear on this point.

وزیر قانون : جناب سپیکر ! کسی academic question پر رولنگ نہیں دی جا سکتی جب کوئی مسئلہ پیدا ہو تو اس وقت آپ رولنگ دے سکتے ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس وقت میں دیکھوں گا اگر کوئی ایسی بات ہو -

مسٹر محمد اشرف : پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ! ھماری اپوزیشن

نے جو بائیکاٹ کیا ہے وہ نیشنل اسمبلی کی اپوزیشن کی وجہ سے بائیکاٹ کیا ہے ۔ جناب والا ! نیشنل اسمبلی میں جو بلز اور آرڈیننسز پیش کیے گئے تھے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : کیا یہاں کوئی پوائنٹ آف آرڈر involved ہے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! میری ایک منٹ کی بات ہے ۔ جناب والا ! نیشنل اسمبلی میں جو بلز اور آرڈیننسز پیش کئے تھے وہ نئے سیشن تک ملتوی کر دیئے گئے تھے تاکہ شاید اپوزیشن ہاؤس میں آ سکے اور جمہوریت کو زک نہ پہنچے تو جناب والا ! ہم نے نیشنل اسمبلی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوال اٹھایا تھا کہ یہاں بھی وہ بلز جو lapse نہیں ہو رہے ہیں انکو ملتوی فرما دیا جائے تاکہ اتنی دیر میں اپوزیشن یہاں آ سکے اور یہ اچھی طرح سے جمہوریت اپنا سکیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے اس پوائنٹ کو واضع کر دیا ہے ۔
That stands ruled out.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : مسئلہ زیر بحث کیا ہے ۔

(قہقہہ)

میں اتنا خوفناک تو نہیں ہوں میں تو اپنے آپ کو بڑا خوش مزاج اور خوش طبع سمجھتا ہوں ۔ میرے ایک دوست ہیں وہ تو مجھے کہتے ہیں کہ میں جانی واکر کی طرح خوش طبع ہوں ۔

(قہقہہ)

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اسکی عادتیں نہ ہونے کی باوجود مزاج ویسے ہی ہے مگر یہاں محسوس ہوتا ہے کہ شاید ان فرائض کی انجام دہی میں کافی مزاج بدل جاتا ہے اور میرے predecessor جن کے متعلق لوگ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ بڑے خوفناک ہوا کرتے تھے تو شاید یہاں آدمی خوفناک بن ہی جاتا ہے یا پھر محسوس ہوتا ہے ۔ میری غیر حاضری میں یہ شکایت تھی کہ وزیر صاحبان کو بولنے کا آپ نے زیادہ حق دیا ہوا ہے تو ممبر صاحبان بھی دو منٹ بول لیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ : جناب سپیکر ! امید ہے کہ آپ جانی واکر سے ملاقات کرکے نہیں آئے ۔

سپیکر : میں نے تو کہا ہے کہ اس کی طرح عادات نہ ہونے کے باوجود مزاج اس کی طرح ہی ہے۔

(قہقہہ)

وزیر تعلیم : جناب سپیکر! آپ کی تشریف آوری سے پہلے پارٹی سے کچھ اراکین نے اس قسم کے اعتراضات کئے ہیں میں ان کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں چونکہ اپوزیشن ہاؤس میں نہیں ہے۔ اس لیے اسمبلی میں قانون سازی نہیں ہونی چاہیے۔ ایک یہ پوائنٹ اٹھایا گیا تھا دوسرا یہ کہ وہ آرڈیننس جن کی ابھی مدت ختم نہیں ہوئی ان کو پاس کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب والا! میں دونوں پوائنٹ کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ پہلے پوائنٹ کا جواب تو یہ ہے کہ اپوزیشن کا واک آوٹ اس ہاؤس میں ہونے والے کسی واقعہ کا نتیجہ نہیں ہے اور نہ ہی اس ہاؤس میں ہونے والے کسی غیر جمہوری واقعہ کا نتیجہ ہے۔ جس کا ازالہ ہم یا یہ ہاؤس کر سکے، یا آپ کا یہ خادم کر سکے۔ جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ اگر ایسا واقعہ یہاں کوئی رونما ہوتا ہے تو ہم فوراً چلے جاتے تھے اور گھنٹہ آدھ گھنٹہ میں یا اگلے دن ہم ان کو واپس لانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ اور پھر اکٹھے مل بیٹھتے تھے۔ جناب والا! اس ہاؤس میں ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا جو مجھ سے یا میرے ساتھیوں سے کوئی ایسی خطا نہیں ہوئی جس کا ہم یہ ازالہ کر سکیں۔ اگر کسی ایک فرد کو یا زیادہ لوگوں کو یہ طاقت ہے کہ وہ اس کا ازالہ کر سکیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن جناب والا! یہ بات عقل و فہم سے باہر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی قانون آرڈیننس کے طور پر نافذ کیا جاتا ہے تو اس پر اسی وقت سے عمل شروع ہو جاتا ہے۔ فوری طور پر جب وہ آرڈیننس کے طور پر promulgate ہوتا ہے تو وہ 90 دن کے اندر وہی سمجھا جاتا ہے۔ جناب والا! یہ بالکل آئین کے مطابق ہے۔ اس لیے یہ دلیل پیش کرنا کہ ابھی 90 دن باقی ہیں کوئی ضروری نہیں۔ اس پر تو عمل بھی شروع ہو چکا ہے اب تو صرف اس ہاؤس کو اس کی تائید کرنا ہے۔

اس کے بعد جناب والا! تیسری بات یہ کہی گئی ہے کہ جلدی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی ایسے بات نہیں ہے۔ کیونکہ سب کچھ قاعدے اور قانون کے مطابق ہو رہا ہے۔ جہاں تک اس بات

کا تعلق ہے کہ جلدی ہو رہی ہے ، تو میں یہ کہوں گا کہ اگر کوئی چیز قاعدے اور قانون کے مطابق ہو رہی ہے اور جلدی ہو رہی ہے تو کوئی بات نہیں ہے - اگر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا بل آج پیش ہو رہا ہے اور پنجاب میں ایک اور یونیورسٹی کا اضافہ ہو رہا ہے تو یہ ایک اچھی بات ہے سب کو خوش ہونا چاہیے - یہ عوامی فلاح و بہبود کے لیے ہو رہا ہے - کوئی آدمی بھی اس میں دیر کرنا پسند نہیں کرے گا - (شکریہ)

میر ظفراللہ خان بھروانہ : جناب والا! اس ہاؤس میں ایسی باتیں بھی ہوئیں ہیں جو صرف پارٹی میٹنگ میں ہونی چاہئیں، یہاں بات کرنا مناسب نہیں ہے - جہاں تک جلد بازی کا تعلق ہے اس سے کسی کو اعتراض نہیں ہے اور جہاں تک اپوزیشن کے واک آوٹ کا تعلق ہے مجھے افسوس ہے میرا تو دل کہتا ہے کہ انھیں یہاں ہونا چاہیے تھا - لیکن جناب والا! جس تیزی سے یہ بل پاس ہو رہے ہیں اس سے عوام میں کوئی اچھا تاثر پیدا نہیں ہو رہا ، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں ایک دن میں چھ چھ بل پاس ہو رہے ہیں ، ایک اہم بات جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پہلے اپوزیشن کی موجودگی میں بحث ہو جایا کرتی تھی اب تو پارٹی کے ممبروں تک کو کوئی پتہ نہیں چلتا ، اس لیے بہتر ہے کہ ہم اپنا نقطۂ نظر یہاں بیان نہ کیا کریں پارٹی میٹنگ میں ہونا چاہیے - یہاں تو اسے پاس کرنے کے لیے صرف آدھ گھنٹہ چاہیے - میری تجویز یہ ہے کہ ہر روز جو بھی بل یہاں پاس ہو اس سے پہلے اسے پارٹی میٹنگ میں پیش کرنا چاہیے -

وزیر تعلیم : جناب والا! میں اسے تسلیم کرتا ہوں اور اب ہر روز جس دن بھی ہاؤس ہوا کرے گا اس دن صبح ساڑھے آٹھ بجے پارٹی میٹنگ بھی ہوا کرے گی -

رانا پھول محمد خان : جناب والا! میں سینئر منسٹر اور نائب قائد ایوان سے اتفاق نہیں کرتا - طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ بل جب پیش کئے جائیں تو ممبران کو اس پر غور کرنے کا موقع دیا جائے - اس کے بعد ہاؤس میں بل پیش کیا جائے اگر صبح 8 بجے میٹنگ ہوگی تو 11 بجے تک کیا غور ہوگا -

وزیر تعلیم : جناب والا! پھر یہ کوئی تجویز بھی پیش کریں -

مسٹر سپیکر : ان کا مقصد یہ ہے کہ جس دن بل فی الفور زیر غور لانا ہو بل کی consideration اس سے دوسرے دن ہوا کرے -

وزیر تعلیم : جناب والا! میں ہر طریقہ سے تیار ہوں جس طرح بھی یہ مناسب سمجھیں چاہے یہ دن میں ایک دفعہ دو دفعہ میٹنگ بلائیں مجھے یہ سب سے پہلے وہاں پائیں گے۔

مسٹر سپیکر : دوسری تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ جس دن بل فی الفور زیر غور لانا ہو اس دن اس کو take up نہ کیا جائے۔ اس سے ایک دن کا زیادہ سے زیادہ فرق پڑے گا۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : جناب والا! اس طرح ممبر زیادہ سے زیادہ مطالعہ کر سکیں گے۔ میں اس تجویز کی حمایت کرتا ہوں۔

سید ظفراللہ خان بھروانہ : جناب والا! میں سینئر منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ پارٹی میٹنگ میں ہوا ہے، وہ تماشہ دوبارہ نہیں ہونا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم روزانہ شام کو بیٹھ کر ڈسکس کر لیا کریں۔

رانا پھول محمد خان : پوائنٹ آف انفارمیشن جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہمارا اگر کوئی دوست کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ہمارے ساتھ اسمبلی چیمبر میں آتا ہے تو اسے اندر آنے سے روک دیا جاتا ہے۔ اور ہم نے آپ کے اس حکم کی تعمیل کی ہے لیکن اس کے باوجود کچھ صاحبان اپنے دوستوں کو ساتھ لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سلوک سب کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اب تو ارکان اسمبلی کے ساتھ بھی امتیازی سلوک کیا جانے لگا ہے۔

مسٹر سپیکر : کیا کسی فاضل رکن کو آنے سے روک دیا گیا ہے؟

رانا پھول محمد خان : جناب والا! ہم آپ کے حکم کے تابع ہیں، مگر میں یہ کہہ رہا ہوں کچھ حضرات اپنے دوستوں کو ساتھ لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

مسٹر سپیکر : آپ میرے نوٹس میں لائیں، البتہ یہ بات تو ضروری ہے کہ لانے کے لیے تو شاید بہت سے معزز ارکان کوشش کرتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں۔

I will take serious action.

رانا پھول محمد خان : جناب والا! میں ابھی آپ کے چیمبر میں آ کر بتاؤں گا۔ ابھی ہاؤس میں کہنا کچھ درست نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر : اصل میں ہمارے وہاں اہل کار ہوتے ہیں ان پر سختی کرنی پڑے گی کیونکہ مہمان لانے کی تو شاید سب کوشش کرتے ہیں، پابندی تو ہم نے اور ہمارے آفیسرز نے کروانی ہوتی ہے۔

رانا پھول محمد خان : شکریہ جناب۔ لیکن سب کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیے۔

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائیٹل زیر غور ہے۔ اس میں کوئی نہیں ہے اس لئے لانگ ٹائیٹل بل کا حصہ خودبخود بنتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! مجھے اس بل کو متعارف کرانے کیلئے تھوڑا سا موقع دیا جائے۔

جناب والا ! یہ مختصر سا ترمیمی بل اس لئے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے تاکہ آئین تقاضوں کو پورا کیا جا سکے۔ یہ پابندی عائد ہے کہ 14 سال سے کم عمر کے بچہ سے کسی تجارتی ادارہ میں کسی کارخانہ میں کام نہیں لیا جا سکتا۔ آئین نے بچوں کو تحفظ دیا ہے۔ لیکن اس آئین میں 2 سال کے بچوں کو employee کیا جا سکتا ہے۔ اس قانون کو آئین سے ہم آہنگ کرنے کیلئے آئینی تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے یہ قانون ہم اس ایوان میں لائے ہیں۔ لہٰذا ان الفاظ کے ساتھ میں بل منظور کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و ادارہ جات مغربی پاکستان مصدرہ 1965 منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) دکانات و

ادارہ جات مغربی پاکستان مصدرہ 1975ء منظور
کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاول پور مصدرہ 1975ء

وزیر تعلیم : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں ہمارے بہاولپور صوبہ کے لوگوں کا جو ایک پس ماندہ علاقہ ہے عرصہ دراز سے یہ مطالبہ رہا ہے کہ اس علاقہ میں ایک مکمل یونیورسٹی قائم کی جائے ۔ ایک ایسی یونیورسٹی جس میں سائنس کے شعبہ جات ہوں ۔ جس میں آرٹس کے شعبہ جات ہوں جسطرح کہ پنجاب یونیورسٹی میں ہے یا دوسری ملتان یونیورسٹی میں ہیں اسطرح یہ وہاں بھی ایک مکمل یونیورسٹی ہونی چاہیئے ۔ اس لیے آج نہایت خوشی سے کہتا ہوں کہ بہاولپور ڈویژن کے لوگوں کا یہ دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا ہے ۔ میں بہاولپور ڈویژن کے فاضل اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کی کوششوں اور جدوجہد سے آج یہ نتیجہ نکل رہا ہے ۔ اور جو بات وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے 1972-3-17 کو تعلیمی پالیسی کے اعلان کے وقت کہی تھی کہ ہم بہاولپور میں جامعہ اسلامیہ جو کہ پہلے سے وہاں موجود ہے اور جسمیں صرف اسلامی مضامین اور اسلامی علوم پڑھائے جاتے ہیں ۔ یعنی فقہ ۔ حدیث ۔ تاریخ اسلام ۔ عربی زبان ۔ بلاغت اور تفسیر پڑھائی جاتی ہے ۔ اور اسی طرح کی دوسری تعلیم دی جاتی ہے اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ ان مضامین کے پڑھانے میں کوئی کمی نہیں ہو گی ۔ اور اس یونیورسٹی میں جو بھی اسلامی مضامین پہلے پڑھائے جاتے تھے وہ اسمیں باقاعدہ پڑھائے جائینگے ۔ بلکہ ان کیلئے اور

زیادہ بہتر بندوبست کیا جائیگا ۔ اس میں جب یونیورسٹی کے تمام ادارے سینٹ ۔ سنڈیکیٹ ۔ اکیڈیمک کونسل کام کرینگی تو جو پہلے سے کام ہو رہا ہے اسمیں اور بہتری ہو گی ۔ اور یہ بھی ہم نے کہا ہے کہ چونکہ اس قسم کی نوعیت کی یہ ایک یونیورسٹی ہوگی ۔ اسمیں اسلامی تعلیمات پاکستان کی یونیورسٹی کے مطابق زیادہ عرصہ سے دی جا رہی ہیں اور اب زیادہ بہتر طریق پر دی جائینگی ۔ اس لیئے کہ پنجاب بھرمیں کوئی بھی ادارہ اس سے ملحق ہو سکتا ہے ۔ یہ جناب والا ایک خاص امتیاز اس یونیورسٹی کو حاصل ہو گا ۔ کہ سارے صوبہ پنجاب میں کوئی تعلیمی ادارہ جو بھی چاہے جامعہ اسلامیہ بلکہ جسکا اب نام اسلامی یونیورسٹی بہاولپور ہوگا ۔ اس سے ملحق ہو سکتا ہے ۔ اور اسمیں اسلامی تعلیمات جو کہ پہلے سے دی جا رہی ہیں ان کو اور زیادہ بہتر بنایا جائے گا ۔ ان میں کوئی کمی نہیں آئے گی بلکہ اس کے بعد اسمیں سائینس کے شعبے داخل کیئے جاویں گے آرٹس کے شعبے داخل کئے جاویں گے تاکہ یہ ایک مکمل یونیورسٹی بن جائے ۔ یہ اسی قسم کی تبدیلی بہت پرانی عالم اسلام کی یونیورسٹی جامعہ الازہر میں بھی ہو چکی ہے ۔ وہاں پر بھی اسلامی تعلیمات کے علاوہ دنیا کے اور جو مضامین سائینس اور آرٹس کے ہیں وہ بھی پڑھائے جاتے ہیں ۔ اور یہ تقریباً اسی طرح سے یونیورسٹی ہو گی ۔

جناب والا ! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس یونیورسٹی کا جس کا نام ہم نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور رکھا ہے یہ نام اور یہ سارا بل جو آج آپ کے سامنے آئیگا ۔ اپوزیشن سے پوری موافقت اس کو حاصل ہے ۔ اور اس پر حد یہ ہے کہ نام پر بھی ہم نے بلکہ میں نے خود اس پر ان سے پوری بات چیت کی تھی اور ایک ایک لفظ پر ہم نے ان سے پورا اتفاق کیا ہے اور انہوں نے اس بل پر پورا اظہار رائے کر دیا تھا ۔ اور ان کی ہر بات کو شامل کر لیا گیا ہے ۔ تو میں اب یہ عرض کروں گا کہ یہ یونیورسٹی پاکستان کی باقی یونیورسٹیوں کی طرح سے ہو جائیگی ۔ اور اس کا قانون پاکستان کی اور پنجاب کی دوسری تمام یونیورسٹیوں کے مطابق

ہے اور اس میں وہی تمام ادارے سینیٹ ۔ سنڈیکیٹ اور اکیڈیمک کونسل جو ہیں وہ قائم کیئے جا رہے ہیں ۔ بل کی تقریبا وہی شکل ہے ۔ جو کہ دوسری پنجاب کی یونیورسٹیوں کی ہے صرف اتنا فرق ہے اور اس کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں اسلامی تعلیمات خاص بندوبست رہا ہے اور رہے گا ۔ اور بہتر ہو گا میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج اس بل کو ہم پاس کر کے بہاولپور کے علاقے کا خصوصاً اور پنجاب کے عوام کی طرف سے عموماً تعلیم کے میدان میں ایک نئے باب کا اضافہ کریں گے ۔ اور میں جناب کا اور فاضل اراکین ایوان کا شکر گزار ہوں ۔ اگر آج اس بل کو منظور کر لیا جائے ۔ شکریہ

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! میں فاضل وزیر سے یہ دریافت کروں گا کہ جب جامعتہ الازہر نام رکھا جاتا ہے تو اس نام کو بہاولپور کے لیئے کیوں subsitute کیا جا رہا ہے ۔ کیا اس میں کوئی خاص مقصد ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! جامعتہ الازہر یونیورسٹی ان ملکوں میں ہے جو جامعہ کا مطلب سمجھتے ہیں ۔ پاکستان میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو جامعہ کا مطلب سمجھتے ہوں ۔ یہ درست ہے کہ فاضل رکن سمجھتے ہیں کہ عربی میں جامعہ یونیورسٹی کے لیے کہا جاتا ہے ۔ اکثر لوگ اتنی عربی نہیں جانتے ہیں کہ یہ سمجھ سکیں ۔ دوسرے جو جامعہ اسلامیہ کے نام سے جو ان کو پہلے ڈگریاں ملی تھیں ۔ وہ پاکستان میں recognized نہیں تھیں اور کوئی شخص ان کو وقعت نہیں دیتا تھا ۔ اس لئے یہ لازمی تھا ۔ کہ جب اسکو مکمل یونیورسٹی بنایا جا رہا ہے تو اس کو اسلامیہ یونیورسٹی کا لفظ دیا گیا ہے چونکہ فاضل اراکین حزب اختلاف کی رائے تھی کہ اس میں اسلامیہ کا لفظ رہنے دیا جائے ۔ ہم نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے یہ لفظ رہنا چاہیئے ۔ اس سے یونیورسٹی کے ماضی کا بھی پتہ چلے گا کہ یہ یونیورسٹی پہلے کس قسم کا کام کرتی تھی ۔ اور یہ بھی پتہ چلے گا کہ یہ اب ایک نئی اور مکمل یونیورسٹی ہے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : It will come up for immediate consideration.

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(کلاز 7)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 9)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 10)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 11)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar: Sir, I move :

That after sub-clause (6) of Clause 11 of the Bill, the following be added as sub-clause 7 thereof, namely :

"(7) Notwithstanding anything to the contrary contained in this Act, Statutes.

Regulations or the rules, the Chancellor may—

(a) place the services of any of the officers, teachers or other employees of the University at the disposal of the Government or any other University or Institution, for such period and on such terms and conditions as may be determined by him ; provided that such terms and conditions shall not be less favourable than those admissible to him immediately before his transfer ; and

(b) make appointment to any post in the University, whether as a teacher or otherwise, from persons in the service of Pakistan or from officers, teachers or other employees of any other University.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved, the question is :

That after sub-clause (6) of Clause 11 of the Bill, the following be added as sub-clause 7 thereof, namely :

(7) Notwithstanding anything to the contrary contained in this Act, Statutes, Regulations or the rules, the Chancellor may—

(a) place the services of any of the officers, teachers or other employees of the University at the disposal of the Government or any other University or Institution, for such period and on such terms and conditions as may be determined by him ; provided that such terms and conditions shall not be less favourable than those admissible to him immediately before his transfer ; and

(b) make appointment to any post in the University, whether as a teacher or otherwise, from persons in

the service of Pakistan or from officers, teachers or other employees of any other University,"

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن 11 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 12)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 13)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 13 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 14)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 14 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 15)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 16)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 17)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 18)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 18 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 18 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 19)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 20)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 21)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 21 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 22)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 22 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 22 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 23)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 23 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 24)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 24 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 25)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 25 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 26)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 26 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 27)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 27 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 27 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 28)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 28 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 29)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 29 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 30)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 30 زیر غور ہے - اس میں ایک ترمیم ہے - بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی طرف سے -

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move :

That for the Provisos to sub-clause (2)

of Clause 30 of the Bill, the following be substituted, namely :

"Provided that –

(i) the Syndicate shall not propose draft of Statutes affecting the Constitution or powers of any Authority of the University, until such Authority has been given an opportunity of expressing an opinion in writing upon the proposals ;

(ii) the draft of Statutes concerning any of the matters mentioned in clauses (a) and (b) of sub-section (1) of this section, shall be forwarded to the Chancellor and shall not be effective until it has been approved by the Chancellor ; and

(iii) the Syndicate or the Senate shall not have the power to make any Statutes concerning efficiency discipline of officers, teachers and other employees of the University and such Statutes may be made by the Chancellor.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved, the question is :

That for the Provisos to sub-clause (2) of Clause 30 of the Bill, the following be substituted, namely :—

Provided that—

(i) the Syndicate shall not propose draft of statutes affecting the Constitution or powers of any Authority of the University, until such Authority has been given an opportunity of expressing an opinion in writing upon the proposals ;

(ii) the draft of Statutes concerning any of the matters mentioned in clauses (a) and (b) of sub-section (1) of this section, shall be forwarded to the Chancellor and shall

not be effective until it has been approved by the Chancellor ; and

(iii) the Syndicate or the Senate shall not have the power to make any Statutes concerning efficiency discipline of officers, teachers and other employees of the University and such Statutes may made be by the Chancellor.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 30 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 31)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 31 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 31 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 32)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 32 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 32 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 33)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 33 زیر غور ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 33 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 34)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 34 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 34 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 35)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 35 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 35 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 36)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 36 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 36 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 37)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 37 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 37 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 38)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 38 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 38 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 39)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 39 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 39 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 40)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 40 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 40 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 41)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 41 زیر غور ہے ۔ اس میں ایک ترمیم شیخ عزیز احمد کی طرف سے ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move—

That for Clause 41 of the Bill, the following be substituted, namely :

"41. An officer, teacher or other employee of the University shall retire from service—

Retirement from service.

(1) on such date, after he has completed twenty-five years of service qualifying for pension or other retirement benefits, as the competent authority may, in the public interest, direct ; or

(ii) where no direction is given under clause (i), on the completion of the fifty-eight years of his age.

Explanation :—In this section "competent authority" means the appointing authority or a person duly authorised by the appointing authority in that behalf, not being a person

lower in rank to the officer, teacher or other employee concerned".

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That for Clause 41 of the Bill, the following be substituted, namely :

"41. An officer, teacher or other employee of the University shall retire from service—

Retirement from service.

(i) on such date, after he has completed twenty-five years of service qualifying for pension or other retirement benefits, as the competent authority may, in the public interest, direct ; or

(ii) where no direction is given under clause (i), on the completion of the fifty-eight years of his age.

Explanation : In this section "competent authority" means the appointing authority or a person duly authorised by the appointing authority in that behalf, not being a person lower in rank to the officer, teacher or other employee concerned."

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 41 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 42)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 42 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 42 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 43)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 43 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 43 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 44)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 44 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 44 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 45)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 45 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 45 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 46)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 46 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 46 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 47)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 47 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 47 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 48)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز48 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 48 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 49)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 49 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 49 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 50)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 50 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 50 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 51)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 51 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 51 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(شیڈول)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا شیڈول زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ شیڈول بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی تمہید زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا لونگ ٹائیٹل زیر غور ہے۔ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ اس لیے لونگ ٹائیٹل بل کا حصہ بنتا ہے۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور بل 1975ء منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور بل 1975ء منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : بل منظور کیا جاتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب لینڈز امپرومنٹ ٹیکس بل 1975ء پر غور آئندہ کے لیے ملتوی کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تجویز پیش کی گئی ہے :

کہ دی پنجاب لینڈز امپرومنٹ ٹیکس بل 1975ء پر غور ملتوی کیا جائے

آوازیں : منظور ہے ۔

مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء
(مسودہ قانون نمبر 16 بابت 1975ء)

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جہاں تک مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ جہاں تک مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے

قواعد نمبر 77 اور (2) 78 کی مقتضیات کو
معطل کر دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ
1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔
اور سوال یہ ہے :
کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ
1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کو فی‌الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی تمہید زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے ۔

کہ preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا Long title زیر غور ہے چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں اس لیے یہ خود بخود بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب ہم تیسری خواندگی کی طرف آتے ہیں ۔ وزیر تعلیم ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : مسٹر وزیر تعلیم ! کیا آپ اس کے متعلق کچھ کہیں گے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔ جناب والا ! ہمارے ملک کی یونیورسٹیاں علم و دانش کا گہوارہ بھی ہیں اور علم و دانش کا ذخیرہ بھی اور محسوس یہ کیا جارہا ہے کہ ان یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کی جو knowhow, expertise اور مہارت ہے اسے ملک کے باقی شعبوں میں بھی استعمال کرنا چاہئے ۔ مثلاً اگر کوئی بھی قابل پروفیسر زرعی یونیورسٹی میں ہے تو اس کے لیے کوئی بھی بات مانع نہیں ہونی چاہیے کہ وہ سیکرٹری زراعت نہ بن سکے یا مرکز میں کسی اچھے عہدے پر نہ جاسکے ۔ آج تک ایسا نہیں ہوا ۔

تو ان بل ہائے کے ذریعے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو بھی ماہر ترین لوگ موجود ہیں جو قریباً ہر یونیورسٹی میں ہوتے ہیں کیونکہ یہ ادارے اعلیٰ تعلیم کی جگہیں ہوتی ہیں - تو ان بل ہائے کے لانے کا مقصد یہ ہے کہ ماہر ترین اساتذہ کی خدمات قوم اور ملک کے کسی اور شعبے میں استعمال کی جاسکیں تاکہ پاکستان کی ترقی اور قوم کی فلاح و بہبود میں اضافہ ہو - تو اس مقصد کے لیے کہ ہم ان ماہرین کو دوسرے محکموں میں بھیج سکیں ہم یہ ترمیمات لائے ہیں - باقی ترمیمات ان ترمیم شدہ قوانین کو نافذ کرنے کے لیے لائی گئی ہیں مثلاً یہ کہ ان کے Rules of Discipline اور ریٹائرمنٹ کی عمر گورنمنٹ کے دوسرے محکموں کے ملازمین سے مختلف ہے اور یونیورسٹی کے اساتذہ کو یہ نقصان رہتا ہے کہ چونکہ ان کے Rules of Discipline اور Terms and conditions اور ان کی age of superannuation گورنمنٹ کے باقی محکموں سے مختلف ہوتی ہے اس لیے یہ چیز ان کے راستے میں حائل ہوتی ہے اور انہیں دوسرے محکموں میں نوکری چھوڑ کر جانا ہوتا ہے جس میں ایک قسم کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جس جگہ وہ جانا چاہتے ہیں وہ عارضی ہو - مثلاً ایک انجینیئر تربیلہ ڈیم پر جانا چاہتا ہے تو موجودہ حالات میں وہ نوکری چھوڑ کر ہی جا سکتا ہے - تو جو ہمارے بھائی یا بہنیں تعلیم حاصل کرتی ہیں - جو ماہرین ہیں آج کل جب کہ پاکستان کے ہر شعبے میں ترقی ہو رہی ہے ان کو دوسرے ترقیاتی شعبوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے - تو یہ ہے ان ترامیات کا مقصد - لیکن دو تین ترمیمات ایسی ہیں جو پہلے سے ترمیم شدہ قوانین کو نافذ کرنے کے لیے لائی گئی ہیں جو consequential ترمیمات ہیں - بنیادی چیز یہ ہے کہ پاکستان کے ماہرین جو یونیورسٹیوں میں موجود ہیں اور یقیناً وہ ماہرین ہیں انہیں پاکستان میں دوسرے ترقیاتی شعبوں میں - دوسری جگہوں پر بھی استعمال کیا جا سکے - اس طرح سے ان کے لیے ترقی کی راہیں کھل جائیں گی - اس وقت کئی پروفیسر - ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر صاحبان ایسے ہیں جو بیس بیس اور بائیس بائیس سالوں سے اپنے اپنے محکمہ میں کام کر رہے ہیں لیکن ان کی

ترقی نہیں ہو سکی ۔ اب ان کے لیے بھی ایک راستہ کھل جائے گا کہ اگر انہیں مرکزی حکومت یا صوبائی حکومتوں میں کوئی اچھی جگہ نظر آتی ہے تو وہ وہاں جاسکیں گے اور ان کی سروس بھی اسی طرح سے جاری رہے گی جس طرح گورنمنٹ کے باقی محکموں میں تبادلے ہوتے ہیں یا ڈیپوٹیشن پر لوگ لیے جاتے ہیں ۔ اب یہی حق یونیورسٹی کے اساتذہ کو بھی دیا جا رہا ہے ۔ اس سے نہ صرف اساتذہ کو فائدہ ہوگا بلکہ قوم کو بھی فائدہ پہنچے گا وہ بھی اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائے گی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) جامعہ پنجاب مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ بل منظور ہو گیا ہے ۔

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائل پور مصدرہ 1975ء
(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 1975ء)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وزیر تعلیم ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جہاں تک مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 ، (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ جہاں تک مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء کا تعلق ہے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد 77 ، (2) 87 کو معطل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر تعلیم : میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی لائلپور مصدرہ 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب یہ بل فی‌الفور زیر غور لایا جاتا ہے ۔

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(دیباچہ)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی Preamlbe زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ Preamble بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا Long title زیر غور ہے - چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ خود بخود بل کا حصہ بنتا ہے -

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور مصدرہ 1975ء

(مسودہ قانون نمبر 18 بابت 1975ء)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وزیر تعلیم۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! دی یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : دی یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ جہاں تک دی یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء کا تعلق ہے ، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد 77 ، (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ جہاں تک دی یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء کا تعلق ہے ، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد 77 ، (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی‌آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے لانگ ٹائٹل خود بخود بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر تعلیم : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔
اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Deputy Speaker : The House is adjourned till 9.00 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 20 فروری 1975ء بروز جمعرات 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

جمعرات ۔ ۲۱ فروری ۱۹۷۰ء
(پنج شنبہ ۔ ۸ صفر ۱۳۹۰ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝

پارہ ۵ ـــــ سورہ ۴ ـــــ رکوع ۱۴ ـــــ آیات ۱۰۵ تا ۱۰۸

اے پیغمبر! ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو اور (دیکھو) کہ دھوکے بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا اور اللہ سے بخشش مانگتے رہنا بلاشبہ اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں سے خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے ہرگز بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ خیانت کرنے والے مرتکب جرائم کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ (ایسے لوگ) لوگوں سے تو پوشیدہ رہتے ہیں (لیکن) اللہ سے نہیں چھپ سکتے حالانکہ جب وہ باتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ سامنے موجود ہوتا ہے اور اللہ ان کے تمام کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وما علینا الا البلاغ

مسٹر سپیکر : وزیر تعلیم صاحب ا کل میری غیرحاضری میں ممبران کی غالباً کوئی ایسی proposal تھی کہ ابھی جو قانون سازی مزید ہونی ہے ۔ اس پر غور کرنے کے لیے کچھ وقت دیا جائے اور ساتھ یہ بھی تھا (اگر مجھے صحیح بتلایا گیا ہے) کہ جمعہ اور سوموار کو ورکنگ ڈیز نہیں ہوں گے کیا کوئی ایسی بات تھی ؟

وزیر تعلیم : جی ۔ جناب والا ۔

مسٹر سپیکر : منگل کے روز ہم صبح meet کریں گے تاکہ فاضل ممبران کو لوکل گورنمنٹ اور دوسرے جو اہم قوانین ہیں ان کو دیکھنے کا موقع مل جائے ۔ کیا اس قسم کی کوئی تجویز تھی ؟

وزیر تعلیم : جی ۔ منگل کی صبح کو ملیں گے اور اتنے دن چھٹی رہے گی تاکہ تمام فاضل اراکین ان قوانین کا جو کہ اگلے ہفتے میں اس اسمبلی میں پاس کیے جائیں گے ان کی اچھی طرح سے study کرسکیں ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب سوشل سروسز بورڈ کے ارکان کی نامزدگی

***5831** ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سوشل سروسز بورڈ کے ارکان حکومت نامزد کرتی ہے جو کہ سیاسی کارکنوں ۔ معاشی بہبود کی رضاکار تنظیموں اور سماجی کارکنوں میں سے نامزد کئے جاتے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برسر اقتدار پارٹی سے تعلق نہ رکھنے والے لوگ بھی سیاسی ۔ سماجی اور معاشرتی بہبود کے کاموں میں نمایاں حصہ لیتے ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سماجی کارکن ۔ سیاسی کارکن ۔ زراعتی نمائندے اور سماجی بہبود کے اداروں کے نام پر جن لوگوں کو اس بورڈ میں شامل کیا گیا ہے ان کا تعلق برسر اقتدار پارٹی سے ہے ؟

وزیر سماجی بہبود (رانا اقبال احمد خان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جن لوگوں کو بورڈ کا رکن نامزد کیا گیا ہے ان سب کا تعلق برسر اقتدار پارٹی سے نہیں ہے بلکہ ان کو ان کی خدمات اور ذاتی صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نامزد کیا گیا ہے ۔

صوبہ میں برطرف شدہ مزدوروں کی تعداد

*6843 - **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں سال 1971_72ء ، 1972_73ء ، 1973_74ء اور 1974_75ء میں اب تک کل کتنے مزدور مل مالکان نے برطرف کئے ۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ایسے کتنے مقدمات لیبر کورٹس میں دائر ہوئے اور ان میں کتنے مزدور بحال ہوئے اور کتنوں کے کیس خارج ہوئے ۔

(ج) مذکورہ عدالتوں میں ایسے کتنے مقدمات اس وقت زیر سماعت ہیں اور یہ کتنے عرصہ سے زیر سماعت ہیں ؟

وزیر محنت (رانا اقبال احمد خان) ۔

(الف)

1971_72ء	1972_73ء	1973_74ء	1974_75ء
4948	2879	4034	2847

(ب) لیبر کورٹس میں دائر شدہ مقدمات کی تعداد ۔

1971_72ء	1972_73	1973_74ء	1974_75ء
455	4810	6768	5075

بحال کردہ مزدوروں کی تعداد ۔

191	2786	3671	1589

خارج شدہ مقدمات کی تعداد ۔

229	2022	2722	1006

(ج) 1512 مقدمات زیر سماعت ہیں اور یہ مندرجہ ذیل عرصہ سے زیر سماعت ہیں ۔

1 ۔	ماہ اگست 1973ء	4
2 ۔	ماہ ستمبر 1973ء	3
3 ۔	ماہ اکتوبر 1973ء	6
4 ۔	ماہ نومبر 1973ء	10
5 ۔	ماہ دسمبر 1973ء	12
6 ۔	ماہ جنوری 1974ء	20
7 ۔	ماہ فروری 1974ء	10
8 ۔	ماہ مارچ 1974ء	11
9 ۔	ماہ اپریل 1974ء	11
10 ۔	ماہ مئی 1974ء	12
11 ۔	ماہ جون 1974ء	50
12 ۔	ماہ جولائی 1974ء	133
13 ۔	ماہ اگست 1974ء	135
14 ۔	ماہ ستمبر 1974ء	150
15 ۔	ماہ اکتوبر 1974ء	210
16 ۔	ماہ نومبر 1974ء	396
17 ۔	ماہ دسمبر 1974ء	339

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ 1972ء ۔ 1971ء میں 4984 مزدوروں کو برطرف کیا گیا لیکن دعویٰ صرف 455 کی طرف سے کیا گیا ۔ کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا! اس بارے میں تو مزدور ہی بہتر بتا سکتے ہیں۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! کیا وزیر موصوف سمجھتے ہیں کہ مزدور اس لیے مقدمات کے سلسلہ میں دعویٰ دائر نہیں کرتے کہ انہیں انصاف کی توقع نہیں ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا! میرے خیال میں ایسی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ انہیں شاید وہ جگہ پسند نہیں۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ کافی مقدمات pending پڑے ہوئے ہیں۔ تو کیا مقدمات فوری طور پر طے نہیں ہو سکتے ؟

وزیر محنت : جناب والا! بعض اوقات ایسا ہوتا ہے، مزدور عدالت میں پیش نہیں ہوتے یا پھر عدالت میں کوئی چھٹی ہوتی ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ مقدمات کا فیصلہ وقت پر ہو۔

ڈسکہ میں سوشل سیکیورٹی کی ڈسپنسری

***7021 ۔ چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ڈسکہ میں سوشل سیکیورٹی سکیم کے تحت کتنے مزدور سوشل سیکیورٹی کی ڈسپنسری سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں ؟

وزیر محنت (رانا اقبال احمد خان) : ڈسکہ میں سوشل سیکیورٹی سکیم کے تحت اس وقت 500 مزدور سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں ؟

سوشل سیکیورٹی سکیم کا نفاذ

***7022 ۔ چوہدری امان اللہ لک :** کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سوشل سیکیورٹی سکیم کا نفاذ عمل میں لانے کے لیے کسی فیکٹری ۔ کارخانے یا دکان میں کتنے افراد کا ملازم ہونا لازمی ہے ؟

وزیر محنت (رانا اقبال احمد خان) : فی الحال سوشل سیکیورٹی سکیم کا نفاذ عمل میں لانے کے لیے کسی فیکٹری، کارخانے یا دوکان میں دس ملازم کا ہونا لازمی ہے ؟

محکمہ سوشل سیکیورٹی کے تحت مزدوروں کو علاج معالجہ کی سہولتیں

*7061 ۔ **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں محکمہ سوشل سیکیورٹی نے کن کن کارخانوں کے مزدوروں کے علاج معالجہ کی ذمہداری سنبھال لی ہے اور کب سے ۔

(ب) محکمہ سوشل سیکیورٹی نے متذکرہ تاریخ سے 31 دسمبر 1974ء تک کتنے اندرونی و بیرونی مریضوں کا علاج کیا اور کتنی رقم کی ادویات صرف کی گئیں ۔

(ج) تحصیل خوشاب کے متذکرہ کارخانوں کے کتنے مریضوں اور ان کے لواحقین کو طبی سہولتیں پہنچانا محکمہ مذکور نے اپنے ذمہ لیا تھا اور مذکورہ کارخانوں کے لیے کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال کھول رکھے ہیں ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ضرورت کے مطابق علاج کی سہولتیں میسر نہیں ۔ اگر ایسا ہے تو محکمہ مذکور بہتر طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

وزیر محنت (رانا اقبال احمد خان) : (الف) جوہر آباد میں سوشل سیکیورٹی کا نفاذ یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز ، کوہ نور شوگر ملز ، اظہر لمیٹڈ اور صلی ٹیکسٹائل ملز جوہر آباد پر 15 جولائی 1974ء سے کیا گیا ۔

(ب) محکمہ نے مذکورہ تاریخ سے 31 دسمبر تک 56466 بیرونی مریضوں کا علاج کیا اور 30 اندرونی مریضوں کا علاج کیا ۔ اس عرصہ کے دوران کل 88306 روپے خرچ کئے گئے ۔

(ج) 1 ۔ مذکورہ کارکنوں کی تعداد تقریباً 4250 ہے ۔ لواحقین کا تخمینہ تقریباً 16000 ہے ۔

2 ۔ صلی ٹیکسٹائل ملز ، کوہ نور شوگر ملز اور یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز میں تین علیحدہ علیحدہ ڈسپنسریاں قائم ہیں ۔

اس کے علاوہ ایک ہنگامی طبی مرکز جوہر آباد شہر کے مرکز میں قائم کیا گیا اس طرح سوشل سیکیورٹی ڈسپنسریوں کی تعداد 4 ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ سوشل سیکیورٹی ڈسپنسریوں میں ضرورت کے مطابق سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ ان تمام ڈسپنسریوں میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹروں کی تعیناتی کی گئی ہے۔ البتہ یہ درست ہے کہ ایکس رے یا لیبارٹری وغیرہ کا انتظام وہاں نہیں ہے۔ جس کے لیے محکمہ یہ انتظام کر رہا ہے کہ مقامی ہسپتال کے ساتھ معاہدہ کر کے انتظامات کئے جائیں۔

ملک چھ اعظم : جناب والا! اگر وزیر موصوف کی خدمت میں، میں یہ عرض کروں کہ ڈسپنسریوں میں کمبل اور سٹریچر تک بھی موجود نہیں ہیں، تو پھر کیا وزیر موصوف میرے حلقہ نیابت میں آ کر دیکھیں گے اور اگر کوئی شکایت درست پائی گئی تو اس کا تدارک کیا جائے گا؟

وزیر محنت : جناب والا! میں فوری طور پر وہاں جانے کے لیے تیار ہوں اور اگر یہ بات درست ہوئی تو فوری طور پر اس کی تلافی کی جائے گی اور پھر ہمارا تو مشن ہی یہی ہے، کیوں نہیں وہاں جائیں گے؟

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ سوشل سیکورٹی سکیم کا نفاذ تمام جگہوں پر کیا گیا ہے یا کسی خاص ضلع میں یا تحصیل میں؟

وزیر محنت : جناب والا! جہاں مزدوروں کی تعداد دس سے زیادہ ہوتی ہے، وہاں اس سکیم کا نفاذ کر دیا جاتا ہے۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! تو کیا پھر میں پوچھ سکتا ہوں کہ تحصیل شجاع آباد کو اس سے کیوں مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

وزیر محنت : جناب والا! پچھلے دنوں میں وہاں گیا تھا اور میں نے کہہ دیا ہے کہ وہاں بھی اس سکیم کا نفاذ کیا جائے۔

صوبہ میں جونیئر لیبر عدالتوں کے پریذالیڈنگ آفیسرز کے فرائض

*7062 ۔ **ملک چھ اعظم** : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں جونیئر لیبر عدالتوں کے پریذائیڈنگ

آفیسرز کے ذمہ لیبر مقدمات کے علاوہ دیگر فرائض بھی تفویض ہیں اور مذکورہ پریذائیڈنگ آفیسرز ان فرائض کی انجام دہی کی بناء پر پوری توجہ سے لیبر مقدمات کی سماعت نہیں کر سکتے ؟

وزیر محنت (رانا اقبال احمد خان) : صوبائی حکومت نے پریذائیڈنگ آفیسرز جونیئر لیبر عدالتوں کی بارہ مستقل آسامیوں کی منظوری دی ہوئی ہے ۔ ان میں سے اس وقت 10 ہمہ وقتی عدالتیں کام کر رہی ہیں اور ان سے دیگر کسی قسم کے فرائض نہیں لیے جاتے ۔ رحیم یار خان میں مقدمات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ابھی تک مستقل پریذائیڈنگ آفیسر جونیئر لیبر عدالت مقرر نہیں کیا گیا ہے ۔ البتہ جزو وقتی عدالت ایسے مقدمات کی سماعت کر رہی ہے ۔ گوجرانوالہ میں ابھی تک ہمہ وقتی عدالت مجسٹریٹوں کی کمی کی وجہ سے قائم نہیں ہو سکی ۔ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو اس ضمن میں یاد دہانی کرائی جا چکی ہے ۔ امید ہے کہ عنقریب اس ضلع میں بھی ہمہ وقتی جونیئر لیبر عدالت کے لیے آفیسر مقرر کیا جائے گا ۔ اس ضلع میں جزو وقتی عدالت مقدمات کی سماعت باقاعدہ طور پر کر رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : کل جس تحریک استحقاق کا ذکر کیا گیا تھا ، اور جو 5 فاضل اراکین کی طرف سے پیش کی گئی تھی ۔ انہوں نے افسران سے شکایت کی تھی اس سلسلہ میں میں نے فاضل اراکین کو بھی اپنے چیمبر میں آنے کی دعوت دی تھی اور جو فاضل اراکین وہاں موجود تھے ان کے سامنے تحریری طور پر اور ویسے بھی معافی مانگ لی تھی ۔

Now this matter is closed. Now we go on to the adjournment motions.

تحاریک التوائے کار

تحصیل چکوال کے راشن ڈپوؤں پر وزیر اعظم پاکستان کے حکم پر ملنے والے آٹے کا اضافی کوٹہ بند کر دینا

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل چکوال ضلع جہلم میں راشن ڈپوؤں پر آٹے کا کوٹہ دوگنا کر دیا گیا تھا ۔ یہ

اضافی کوٹہ وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دورہ جہلم کے موقع پر بڑھایا گیا تھا ۔ یہ دفعہ یہ اضافی کوٹہ عوام میں تقسیم کیا گیا جس سے خوراک کی صورت حال بہتر ہوگئی ۔ مگر اس ہفتہ سے بغیر کوئی وجہ بتائے یہ کوٹہ نہیں دیا گیا ۔ جس سے عوام میں سخت غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ تحریک التوائے کار حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔ یہ کہنا کہ جناب وزیر اعظم صاحب کی تشریف آوری پر کوٹہ بڑھایا گیا اور پھر اس میں کمی کر دی گئی ہے ۔ جناب والا ! یہ صریحاً غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے ۔ جناب والا ! ہم نے تمام ڈویژن کے کمشنر صاحبان اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کے ساتھ متواتر رابطہ قائم رکھا ہوا ہے ۔ میں نے پہلے بھی ایک تحریک التوائے کار کے جواب میں یہ عرض کیا تھا کہ ہم نے 12 ہزار بیگ Adhoc allocation کے طور پر کمشنر راولپنڈی کو دیے ہیں اور ابھی کوئی ایک ہفتہ ہوا ہے کہ کمشنر بہاولپور سے میرا رابطہ ہوا ۔ اس نے مطالبہ کیا کہ ہمیں Adhoc allocation دی جائے ۔ ان کے کہنے پر ہم نے ابھی ایک ہفتہ ہوا 10 ہزار بیگ بہاولپور ڈویژن کے لیے دیئے ۔ تو کیا بہاولپور ڈویژن میں بھی وزیر اعظم کا دورہ تھا ۔ گذشتہ رات میرا رابطہ ڈی ۔ سی مظفر گڑھ سے ہوا ۔ اس نے کہا کہ ایک ہزار بیگ مجھے دے دو تو میرا کام آسانی سے چل سکتا ہے ۔ اس کے لیے میں نے ایک ہزار بیگ کا allocation کیا ۔ جناب والا ! اس قسم کی الزام تراشی بالکل غلط ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ دسمبر کے مہینہ میں 4050 من روزانہ کا کوٹہ جہلم کے لیے مقرر تھا ۔ اب جنوری میں یہ کوٹہ ہم نے بڑھا کر 4600 من روزانہ کر دیا ہے اور جنوری کے مہینہ میں 46000 بوری گندم جہلم ڈسٹرکٹ کے لیے دی گئی ۔ جس میں سے 12 ہزار سات سو بوری چکوال میں تقسیم ہوئی ۔ اس قسم کی بات کرنا کہ وزیر اعظم کے آنے پر کوٹہ بڑھا دیا گیا اور پھر یہ بند کر دیا گیا ۔ یہ بات حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ میں نے اب بھی متعلقہ افسران سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے اور جو بھی ان کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ہم ہر وقت اس پر کڑی نظر رکھ رہے ہیں بالکل کسی قسم کی جناب والا ! کمی نہیں ہے ۔ مجھے اب اس ایوان

میں بات کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ گزشتہ کئی دنوں سے غلط افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں اور غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے۔ ملک کی غذائی صورت حال انتہائی اطمینان بخش ہے اور اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, it is .....

مرزا فضل حق : جناب والا ! تحصیل چکوال میرے حلقہ نیابت میں ہے۔ میرا جناب والا ! پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ - - - - -

مسٹر سپیکر : آپ کی کوئی تحریک التوائے کار اس سلسلہ میں نہیں ہے۔ اس لیے آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! اس سے پہلے بھی کئی دفعہ جناب آرڈر فرما چکے ہیں کہ اگر کسی فاضل رکن کے علم میں کوئی بات ہو تو وہ متعلقہ وزیر صاحب کے نوٹس میں لائی جائے۔ - - -

مسٹر سپیکر : وزیر کے نوٹس میں لائیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں - - - -

مرزا فضل حق : جناب والا ! آپ اس بارے میں اجازت فرما چکے ہیں۔ یہ precedent ہاؤس میں موجود ہے مجھے کچھ کہنے کی اجازت دی جاوے۔

مسٹر سپیکر : آپ کہنا کیا چاہتے ہیں - - - -

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار حقیقت پر مبنی ہے۔ مجھے اس کا ذاتی طور پر علم ہے - - - -

مسٹر سپیکر : کیا ؟ یعنی کہ یہ صرف وزیر اعظم آئے تھے اور ان کے دورے پر دیا گیا۔

مرزا فضل حق : بالکل جناب والا ! اور اس کا ثبوت سب سے بڑا ہے کہ سینئر منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ وہ وہاں اس وقت میٹنگ میں موجود تھے جب کہ وزیر اعظم صاحب ممبران صوبائی اسمبلی سے ملے۔ وہاں پھر ایک ممبر نے وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ جناب والا ! آپ کی آمد پر یہ کوٹہ دوگنا کر دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے دورے کے خاتمے کے بعد ہمارے ساتھ پھر وہی سلوک کیا جائے اور کوٹہ کم کر دیا جائے۔ تو آپ ڈاکٹر صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ ان کے سامنے یہ بات ہوئی تھی۔ مجھے اس بات کا ذاتی طور پر علم ہے۔ یہ کوٹہ کم کر دیا گیا ہے اور نہ صرف یہ کہ آئے

کا کوٹہ کم کر دیا گیا ہے۔ بلکہ چینی کے کوٹہ میں بھی جہلم کے ڈی ایف سی نے ایک چٹھی جاری کی ہوئی ہے کہ پہلے دیہات میں 4 چھٹانک فی کس کا کوٹہ مقرر تھا جسے اب گھٹا کر 3 چھٹانک فی کس کر دیا گیا ہے۔ آٹا پہلے ہی دیہات میں کم دیا جا رہا ہے اور تحصیل چکوال جو کہ ایک بارانی علاقہ ہے۔ وہاں پر گندم کم پیدا ہوتی ہے۔ وہاں پر پہلے ہی کوٹہ کم ہے اور اب اس کو مزید کم کر دیا گیا ہے۔

مسٹر سپیکر : Adhoc allocation دیا گیا تھا۔ یا کوٹہ raise کر دیا گیا تھا۔ Let me now understand this.

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ بات اب آپ کی خدمت میں واضح ہو گئی ہے کہ چینی کا ذکر اس تحریک التوا میں کوئی نہیں ہے۔ لیکن اب وہ چینی کا ذکر بھی کر رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر : وہاں کوئی نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ This is irrelevant.

وزیر خوراک : جناب والا ! اصل پوزیشن یہ ہے کہ جو میں نے پہلے بھی گذارش کی ہے کہ ہم نے ایڈھاک کوٹہ 12 ہزار بیگ کمشنر راولپنڈی کی request پر دیا۔ 600 بیگ ڈی۔ سی۔ جہلم کی request پر Adhoc allocation کے طور پر دیا تھا اور regular supply جو تھی وہ 4050 من سے بڑھا کر 4600 من regular allocation کر دی گئی ہے۔ وہ متواتر دی جا رہی ہے اور اس میں کمی نہیں کی گئی ہے۔۔۔

مسٹر سپیکر : And you stand by your commitment کہ اگر ضرورت ہوئی۔

وزیر خوراک : بالکل جناب والا ! اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم ان کو ضرور دیں گے۔

مرزا فضل حق : جناب سپیکر ! میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں اور آپ کے سامنے ڈاکٹر صاحب تشریف فرما ہیں۔ جو کہ وہاں موجود تھے۔ آپ ان سے پوچھ کر مزید تسلی کر لیں۔۔۔

مسٹر سپیکر : میری رائے میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے فاضل وزیر کی بات کو follow ہی نہیں کیا ہے۔ دو منٹ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ کوٹہ

اس لیے نہیں بڑھایا گیا تھا کہ وہاں پر وزیر اعظم پاکستان تشریف لائے تھے - جہاں کہیں بھی District Administration ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اب وہاں پر کسی چیز کی مثلاً گندم کی یا چینی کی ضرورت ہے - تو ہم فوراً اس کو وہ فراہم کر دیتے ہیں - اب انہوں نے بتایا کہ بہاولپور ڈویژن میں اتنا طلب کیا گیا - ہم نے دے دیا - مظفر گڑھ میں مانگا گیا - ہم نے ان کو supply کر دیا - اگر جہلم میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر یا وہاں کا ڈی - ایف - سی یا ہمارے نمائندے یہ بتائیں کہ وہاں پر اس کی ضرورت ہے تو ہم وہاں بھی مزید دے دیں گے - یہ ایک Adhoc allocation ہوتا ہے کسی وقت وہاں پر ضرورت پڑ جاتی ہے - تو supplement کرتے ہیں جو Adhoc arrangement پر کیا جاتا ہے - یہ کوٹہ regular supply میں نہیں تھا اور اب آپ وزیر متعلقہ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر آٹے کی قلت ہے اور اس کی طرف توجہ دی جائے -

مرزا فضل حق : نہیں - جناب والا ! قلت نہیں بلکہ وعدہ جو کیا گیا ہے کہ کوٹہ بڑھایا گیا ہے - اس کو کم نہ کیا جائے اور میرا عرض کرنے کا مدعا صرف یہ ہے کہ جب تک کہ نئی گندم بازار میں نہیں آتی ہے اس وقت تک اس ایزادی کوٹہ کو جاری رکھا جائے -

وزیر خوراک : جناب والا ! میں آپ کے توسل سے اس ایوان کی خدمت میں اور فاضل رکن کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اکثر و بیشتر فاضل اراکین ایوان کی بات چیت مجھ سے ہوتی رہتی ہے - فاضل ممبر بھی اکثر مجھ سے ملتے رہتے ہیں - پہلے کبھی انہوں نے اس تکلیف کا اظہار نہیں کیا ہے اگر وہ مجھے اس کا ذکر کرتے تو یہ نوبت نہ آتی - میں نے پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ کہیں بھی تکلیف ہو - صرف چکوال کی بات نہیں ہے - صوبے کے کسی حصہ میں اگر کمی ہو - تو ہم اس کو پورا کریں گے - ہمارے پاس گندم کی قلت نہیں ہے - اصل وجہ میں نے آپ کی خدمت میں کئی دفعہ ایوان میں عرض کی ہے کہ 24 روپے من ہم دیتے ہیں اور مارکیٹ کے نرخ کہیں زیادہ ہیں - اسی وجہ سے جن لوگوں کے پاس اپنی گندم ہے - وہ وہاں اپنی گندم بازار میں مہنگے داموں بیچ کر ہمارا آٹا لینا چاہتے ہیں - اصل مشکل یہ ہے - ورنہ کسی قسم کی کوئی قلت

نہیں ہے ۔ میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہاں پر اس قسم کی کوئی قلت ہوئی ۔ تو اس کو رفع کر دیا جائے گا ۔

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

مسٹر سپیکر : آپ جہلم کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جہلم کے متعلق نہیں ۔ ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں سمجھتا ہوں کہ

Let us not carry that too far Shah Sahib.

سید ناظم حسین شاہ : ابھی ابھی وزیر موصوف نے کہا ہے کہ پنجاب کے کسی بھی علاقے میں کمی ہو تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : This is just an observation.

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میں statement دینا چاہتا ہوں کہ میں یہ کہہ رہا کہہ چکا ہوں کہ ملتان میں زبردست قلت ہے ۔ یہ فرماتے ہیں کہ قلت نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I will not permit it. This matter is disposed of.

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میں On the floor of this House کہہ رہا ہوں کہ ملتان میں اس وقت قلت ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : آپ ملتان کے لیے کہہ رہے ہیں ۔

That may be correct but this is not the proper time for it.

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! اس کے لیے کون سا وقت ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ adjournment motion لے آئیں یا ان سے ملیں یا اس کے لیے ایک question لا سکتے ہیں ۔ لیکن اس طرح سے تو

all the members will start speaking on this adjournment motion. This is not permissible.

مرزا فضل حق : جناب اب میں کیا وزیر موصوف کی یقین دہانی پر یقین کر لوں ؟

مسٹر سپیکر : آپ کی تو adjournment motion نہیں ہے ۔ آپ کس طرح اس کو with-draw کر سکتے ہیں ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں with-draw نہیں کر رہا ہوں ۔ بلکہ میں یقین دہانی چاہتا ہوں کہ ایزادی کوٹہ کو کم نہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : That promise he has not extended. The Hon'ble Minister has extended this promise that a place from where he receives a complaint that there is shortage of wheat or atta he will make proper arrangements.

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے وعدہ فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر : کہ میرے نوٹس میں ضلع جہلم کی کوئی شکایت لائی گئی تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! میں چکوال کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں آٹے کی کمی ہے ۔

مسٹر سپیکر : چکوال کوئی جہلم سے باہر تو نہیں ۔ وہاں اگر آٹے کی کمی ہے تو آپ وزیر صاحب مل لیں ۔ آپ کو میں نے منع تو نہیں کیا ۔

مرزا فضل حق : جناب والا ! مگر وہ اس ایوان میں کیوں یقین دہانی نہیں کراتے ۔

Mr. Speaker : This is not required at this stage.

لاہور سیکرٹریٹ کے سامنے میڈیکل کالجوں کے طلبا پر پولیس کا لاٹھی چارج اور متعدد گرفتاریاں

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عاجلہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 19 فروری 1975ء کو میڈیکل کالجوں میں زیادہ نشستیں دینے کا مطالبہ کرنے والے طلباء پر لاٹھی چارج کیا گیا ۔ کئی طلباء زخمی ہوئے

اور بہت سے گرفتار کر لیے گئے ۔ یہ واقعہ لاہور سیکرٹریٹ کے سامنے پیش آیا ۔ طلباء پنجاب میں میڈیکل کالجوں میں نشستوں کی کمی کی بنا پر ہونے والی ناانصافیوں کا مطالبہ حکومت پنجاب سے کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے ۔ صوبہ پنجاب میں نشستوں میں کمی اور دیگر صوبوں میں میڈیکل کالجوں کے اضافہ کے فرق کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں ۔ پنجاب کے مستحق طلباء کی محرومی نے طلباء میں شدید اضطراب پیدا کر رکھا ہے ۔ اس جائز مطالبہ کے پیش کرنے کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میرے خیال میں I will take it up on the next day. اگر رولز اجازت دیتے ہیں تو اس کو ۔ تھوڑا سا edit کر لیں کیونکہ یہ بہت جلدی میں لکھا گیا ہے ۔

There is hardly a sentence which is grammatically correct.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میری گزارش یہ ہے کہ آپ تحریک التوا کے آخر میں پہنچے تھے اور تھوڑی سی باقی رہ گئی تھی لیکن صورت حال یہ ہے کہ آج لاہور میں جو حالات ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اللہ رحم کرے ۔ بہر حال آپ بھی لاہور میں رہتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں بھی لاہور میں رہتا ہوں اور آپ بھی لاہور میں رہتے ہیں ۔ آج جو پولیس کو ہدایات دی گئی ہیں ۔ کہ اگر اکا دکا لڑکا بھی کہیں نظر آئے تو اسے گرفتار کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : آج سارے کالج بند ہو چکے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ۔ بند نہیں ہوئے ۔ لیکن جو ہدایات پولیس کو دی گئی ہیں اس کی اہم وجہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : لڑکے تو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں نظر آسکتے ہیں اور آپ اکے دکے کی بات کر رہے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ۔ اگر وہ احتجاج کرتے ۔ اسمبلی کے سامنے رہیں اس مطالبے کو اٹھائیں تو ان کو سختی سے کچل دیا جائے ؟

مسٹر سپیکر : ہوگا تو پھر دیکھیں گے - جو ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے یا ان کے کاغذوں میں ہے -

That may not be very material. If some thing happens or an occurrence takes place, I only take notice of that if it is brought to my notice.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! وہ تو میں نے عرض کیا ہے کہ کل لاٹھی چارج ہوا ہے اور لڑکے گرفتار ہو چکے ہیں -

مسٹر سپیکر : وہ میں نے دیکھا ہے مگر اس میں سے ایک بھی فقرہ کی مجھے سمجھ نہیں لگ سکی - آج شائد مجھے کچھ وقت مل جائیگا تو میں کوشش کرونگا اگر کوئی ایک فقرہ میری سمجھ میں آ گیا

I will take a proper decision.

میں نے آپ کے سامنے دو فقرے پڑھے ہیں لیکن مجھے کوئی سمجھ نہیں لگی -

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ تحریک التوا سے مذاق کر رہے ہیں یا آپ گرامر کا امتحان لے رہے ہیں - آپ اس تحریک التوا کو پڑھیں اگر آپ کو سمجھ نہیں آئی تو اس کے بعد خارج فرما دیں آپ کہیں کہ مجھے سمجھ نہیں آئی اور یہ فرما دیں کہ

therefore, it is ruled out of order.

اس کو متروک کرنے کا اور یہ مذاق کرنے کا مطلب کیا ہے - میں نے کہا ہے کہ طلباء پر لاٹھی چارج ہوا اور آپ اس کو اہمیت نہیں دے رہے -

مسٹر سپیکر : لاٹھی چارج ہوا ہو گا -

چوھدری امان اللہ لک : میں عرض کر رہا ہوں کہ ہوا ہو گا نہیں بلکہ ہوا تھا اگر آپ grammatically امتحان لینا چاہتے ہیں اور اس کے بعد اگر آپ اپنے انداز فکر کے مطابق لینا چاہتے ہیں تو اس کو out of order قرار فرما دیں - لیکن جناب والا ! اس کو ملتوی کرنے کا کیا مطلب ہے -

مسٹر سپیکر : میں نے تو یہ کہا ہے کہ میں اس کو دیکھوں گا اگر مجھے سمجھ لگ گئی تو ٹھیک ہے لیکن ابھی تک تو مجھے اس کی سمجھ نہیں لگی -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ کو سمجھ لگ گئی ہوگی ۔ آپ نے اخباروں میں بھی اس سلسلے میں پڑھ لیا ہے ۔

Mr. Speaker : I have read hundreds of news in the morning paper.

میر صاحب آپ فرمائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ اس تحریک التوا کو rule out فرما دیں ۔

میر محمد ظفر اللہ خان : جناب والا : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ دی پنجاب لوکل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا : میں استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب جو آپ نے فرمایا ہے میں نے سن لیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ نے کیا سنا ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے سن لیا ہے ۔

I am not required to answer this query of the member.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں استدعا کر رہا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں نے آپ کی بات سن لی ہے ۔

I am not directed by the member. I act according to my own conscience.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کہاں آپ کی conscience ہے ۔ آپ کی conscience کیا کہتی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

میر محمد ظفراللہ خان : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء (نمبر 12

بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 24 فروری 1975ء تک توسیع کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء (نمبر 12 بابت 1975ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 24 فروری 1975ء تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان کی ایک درخواست آئی ہے کہ میری جملہ تحاریک جو آج کے ایجنڈے میں درج ہیں وہ آئندہ non official business day پر ملتوی کی جائیں۔

I would like to hear the views of the Senior Minister.

کہ یہ جو حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے آج سیکرٹری صاحب کے نام درخواست بھیجی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ آج non official business day میں میری جو تحریکات ہیں ان کو اگلے non official business day پر ملتوی کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! قواعد کے مطابق آئندہ دن کے لیے قرعہ اندازی کے ذریعے یہ قراردادیں اور تحریکیں آسکتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جناب والا! اس طرح تو اگر ایک ممبر عمداً اجلاس میں حاضر نہ ہو اور پھر وہ یہ بھی چاہے کہ اس کی کارروائی اس کی مرضی کے مطابق کسی دن پر مقرر کر دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس لیے آئندہ جو قرعہ اندازی ہوگی تو ان کو بھی قرعہ اندازی میں شامل کر لیا جائے۔

مسٹر سپیکر : اب میں ان کو ایک ایک کرکے لیتا ہوں ۔

1 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (معزز ممبر حاضر نہیں تھے)

2 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ " " "

مسودات قانون جو ایوان میں پیش کئے گئے

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون امتناع رقص پنجاب مصدرہ 1975ء حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (معزز ممبر حاضر نہیں تھے)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء مسٹر محمد حنیف نارو (معزز ممبر موجود نہیں تھے) ۔

مسودہ قانون اعلان اثاثہ جات (اراکین صوبائی اسمبلی) پنجاب مصدرہ 1975ء حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (معزز ممبر حاضر نہیں تھے) ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء مسٹر عبدالعزیز ڈوگر ۔ (معزز ممبر موجود نہیں تھے)

مسودہ قانون (تجدید) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ 1975ء حاجی محمد سیف اللہ خان (معزز ممبر موجود نہیں تھے) ۔

مسودہ قانون (ترمیم) (اطلاق) شریعت مسلم شخصی قانون مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء

شیخ عزیز احمد : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) (اطلاق) شریعت مسلم شخصی قانون مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم) (اطلاق) شریعت مسلم شخصی قانون مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ عزیز احمد : جناب والا! میں مسودہ قانون (ترمیم) (اطلاق) شریعت مسلم شخصی قانون مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) (اطلاق) شریعت مسلم شخصی قانون مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء پیش کر دیا گیا ہے۔

It is r ferred to the concerned Standing Committee. Report t› come within 30 days.

مسودہ قانون کفالت والدین پنجاب مصدرہ 1975ء

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کفالت والدین پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کفالت والدین پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! میں مسودہ قانون کفالت والدین پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون کفالت والدین پنجاب مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee, Report to come within 30 days.

اب ہم تیسرے حصے کو لیتے ہیں ۔ ملک محمد اعظم ۔

قراردادیں

(مفاد عامہ کے معاملات سے متعلق)

صوبائی حکومت کے ہر ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر ڈرائیونگ لائسنس کے حصول کے لیے ٹریننگ سنٹر کا قائم کیا جانا

ملک محمد اعظم : جناب والا ! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں :

> کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ صوبائی حکومت ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر ایک ٹریننگ سنٹر قائم کرے ۔ جہاں ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے والے درخواست دھندگان کو ٹریفک رولز کے متعلق ہدایات دی جائیں اور ایسے سنٹر سے سرٹیفکیٹ کے اجرا کے بعد انہیں ڈرائیونگ لائسنس جاری کئے جائیں ۔

جناب والا ! اس قرارداد کی اہمیت اس سے بھی محسوس کی جا سکتی ہے کہ ہر روز ہلاکت خیز اور خوفناک قسم کے حادثات سڑکوں پر رونما ہو رہے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر حافظ علی امداد اللہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اس کے پیش نظر میں نے یہ قرارداد پیش کی ہے ۔ جناب والا ! موجودہ طریقہ کار یہ ہے کہ ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے کے لیے درخواست دھندگان درخواست دیتے ہیں اس وقت ان کا نہ تو کوئی امتحان لیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں کوئی ہدایات دی جاتی ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ گاڑی کو کیسے پاس کرنا ہے اور اسے کس طرح پارک کرنا ہے اور کہاں پارک کرنا ہے ۔ موجودہ صورت حال قطعی غیر تسلی بخش ہے ۔ شاید اس قرارداد کی مخالفت میں یہ کہا جائے کہ ہر ضلعی ہیڈکوارٹر پر یہ نظام جاری کرنے کے لیے بڑی رقم درکار ہو گی لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انسانی جانوں کے مقابلہ میں رقم کی

کوئی حیثیت اور قدر نہیں ہوتی اس کے علاوہ کروڑوں روپے کا زر مبادلہ جو کہ حادثات میں گاڑیاں تباہ ہو جانے سے ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے تو یہ بہت بڑا کارنامہ ہو گا اور اس کے عمل درآمد پر بہت کم خرچ آئے گا۔ حادثات کی روک تھام کے لیے ہدایات ضلعی ہیڈ کوارٹر سے دی جائیں اور میں تو یہ عرض کروں گا کہ ماہرین کی یہ رائے ہے کہ گاڑی چلانے والوں کو شروع سے یہ ہدایات دی جائیں کہ گاڑی کو آہستہ اور احتیاط سے چلائیں۔ جناب والا! میں اس پر زیادہ وقت نہیں لوں گا اور اس پر تقریر نہیں کرنا چاہتا اس پر صرف عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ یہ ہزارہا جانیں جو تلف ہوتی ہیں جو قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں ان کے مدنظر یہ قرارداد منظور کی جائے۔

مسٹر چیئرمین: جمیل حسن خان منج۔

میاں عبدالرؤف: ملک اعظم صاحب کی قرارداد کا کیا فیصلہ ہوا ہے۔

ملک محمد اعظم: اس کی کسی نے مخالفت نہیں کی ہے۔

وزیر قانون: جناب! میں ملک محمد اعظم کی قرارداد کی دلی قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ قرارداد اس غرض سے اس ایوان میں پیش کی ہے کہ ٹریفک کے حادثات کو کسی نہ کسی طریقہ سے روکا جائے ان کے خیال کے مطابق ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں ایسے سنٹر قائم کئے جائیں جہاں انہیں تربیت دی جائے اور جب تک وہ وہاں سے سرٹیفیکیٹ حاصل نہ کر لیں ان کو لائسنس جاری نہ کیا جائے۔ جناب والا! یہ قرارداد اپنے مقاصد کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس سے ہر ضلع میں رشوت کا ایک نیا سنٹر کھل جائے گا جب کہ اس کے تحت کوئی شخص ڈرائیونگ لائسنس حاصل نہیں کر سکے گا۔ جب تک اس ادارے سے سرٹیفیکیٹ حاصل نہیں کرے گا۔ عملاً کیا ہو گا کہ کوئی آدمی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر جا کر سو میل کے فاصلہ پر جہاں ہوسٹل اور دیگر انتظامات نہ ہوں تربیت حاصل نہیں کر سکے گا پھر وہ جعلی سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کے لیے اس سنٹر سے رشوت دے کر سرٹیفیکیٹ لے گا۔ جناب والا۔ اس طرح عوام پر ایک خاص قسم کی پابندی عائد ہو جائے گی جس سے کسی شخص کو ڈرائیونگ سیکھنے اور ڈرائیونگ کا ماہر ہونے کے باوجود لائسنس حاصل کرنے میں دقت۔ ۔

جناب والا ! ہمیں ایسا کوئی قانون یا قرارداد منظور نہیں کرنی چاہیے جس سے عوام پر بلاوجہ پابندی عائد ہو ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس صوبہ میں اور اس ملک میں بہت سارے لوگ ڈرائیونگ جانتے ہیں اور انہیں لائسنس حاصل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہے ۔ اگر ہم نے یہ پابندی عائد کر دی کہ جب تک ڈرائیونگ ٹریفک کے قانون کی تعلیم حاصل نہیں کریں گے اس وقت تک انہیں لائسنس نہیں ملے گا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کے اور لوگ جو خاص طور پر ڈرائیونگ جانتے ہیں اور ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں بلاوجہ تکلیف ہو گی ۔ اس لیے میری گذارش یہ ہے اور میں فاضل محرک سے درخواست کروں گا کہ ٹریفک کے حادثات کو روکنے کے لیے ایک جامع قرارداد یا جو بھی جامع تجویز ان کے ذہن میں ہو دوبارہ اس ایوان میں لائیں ہم ان کی پوری حمایت کریں گے ۔ کیونکہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ بڑھتے ہوئے حادثات کو روکا جائے اس کا کوئی نہ کوئی سدباب ہونا چاہیے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ان کے جذبے کی میں پوری قدر کرتا ہوں اور ان کو تعاون کا یقین دلاتا ہوں کہ جامع شکل میں جب کوئی سکیم یا قرارداد اس ایوان میں لائیں گے تو ان کو اس ایوان کی طرف سے پوری حمایت حاصل ہو گی لیکن ۔ محض اس بات سے کہ جب تک کوئی شخص ٹریفک کے قانون کی تعلیم اس خاص سنٹر سے حاصل نہیں کرتا اس وقت تک اسے ڈرائیونگ لائسنس نہ دیا جائے ۔ جناب والا ! اس سے دیہات میں رہنے والے لوگوں کو خاص طور پر دقت پیش آئے گی آپ جانتے ہیں کہ آج کل دیہاتوں میں ٹریکٹر چلنے لگے ہیں اور وہاں رہنے والے عام زمیندار اور عام لوگ ان پڑھ ہیں وہ ڈرائیونگ کرتے ہیں ٹریکٹر چلاتے ہیں وہ گاؤں میں یہ کام کرتے ہیں اگر ہم نے یہ پابندی لگا دی کہ وہ ضلعی ہیڈ کوارٹر میں رہ کر تعلیم حاصل کریں اور اس کے بعد سرٹیفکیٹ حاصل کریں تب لائسنس ملے گا تو اس سے صوبہ کے لوگوں میں بے چینی پھیل جائے گی تو میں اپنے دوست ملک محمد اعظم سے اپیل کروں گا کہ وہ اس قرارداد کو واپس لے کر اس ایوان میں ایک جامع سکیم اور تجویز اس غرض کے لیے جس سے حادثات کی روک تھام ہوسکے لائیں ۔ جناب والا !

میں اس امر کی حکومت کی جانب سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایسی کوشش کر رہے کہ ایسے مراکز کھولے جائیں جہاں لوگوں کو صحیح طور پر ڈرائیونگ سیکھائی جاسکے کیونکہ جب تک کوئی شخص اچھی ڈرائیونگ نہ جانتا ہو اس وقت تک ڈرائیونگ کے قانون کا مقصد پورا نہیں ہوگا ۔ اگر میرے فاضل دوست اس قسم کی قرارداد اس ایوان میں لاتے کہ ہر ضلع میں کوئی ایسی تربیت گاہ کھولی جائے جہاں لوگ ڈرائیونگ سیکھ سکیں اور ماہرین لوگوں کو تربیت دے سکیں تب یہ مقصد حاصل ہوگا لیکن محض ٹریفک کے قوانین پڑھ لینے سے یہ کام نہیں بنے گا ۔ تو میں اپنے فاضل دوست ۔ فاضل محرک سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس قرارداد کو واپس لے لیں اور آئندہ ایک جامع قرارداد لائیں تو اس پر ہم ضرور غور کریں گے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! یہ کہنا کہ فاضل محرک اپنی قرارداد واپس لیں یہ فاضل ممبر کے ساتھ زیادتی ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ وزیر موصوف اس قرارداد میں کچھ ترمیم کر کے اسے پاس کرا دیں تاکہ فاضل ممبر کی دل شکنی نہ ہو ۔ آخر وہ اپنی پارٹی کے ممبر ہیں ۔

ملک سرفراز احمد : جناب والا ! اس بات سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے کہ یہ ایک بہت اچھی سکیم ہے لیکن جیسے کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ ہم رشوت کے دروازے نہیں کھول سکتے میں عرض کرتا ہوں کہ پہلے ہی لاہور میں رشوت کی اس قدر شکایات ہیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔

سید ناظم حسین شاہ : یہاں تو رشوت کے دروازے پہلے بند ہیں ۔ ۔ ۔

ملک سرفراز احمد : میرے خیال میں شاہ صاحب کو کوئی ایسا عہدہ دے دینا چاہیے جہاں رشوت کے دروازے (قطع کلامیاں) ہماری جماعت پہلے ہی رشوت کے دروازے بند کر رہی ہے ۔ اب بھی اگر تجزیہ کیا جائے تو ہمیں ہر سو افراد میں نوے (90) افراد ایسے ملیں گے جو میٹرک پاس بھی نہیں صرف مڈل یا پرائمری پاس ہیں ۔ اس میں اچھی تعلیم کا ہونا لازمی ہے اگر یہ ٹریننگ سنٹر ہر ضلع کے صدر مقام پر کھول دیے گئے جیسے کہ اس قرارداد میں تجویز پیش کی گئی ہے تو ہر ایرے کار آدمی وہاں جاکر بیٹھ جائے گا اور اس طرح سے حکومت کے لیے پریشانی کا

باعث بنے گا اور وہاں سے ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد بھی یہ ایک مسئلہ پیدا ہو جائے گا جس طرح پہلے جلوس نکالے گئے ہیں کہ پی ۔ ٹی ۔ سی میں 29000 لوگوں کو داخلے دے دیے ہیں اور ان کے لیے روزگار مہیا نہیں ہوسکا ۔ تو یہ بھی ایک ایسا ہی سلسلہ شروع ہو جائے گا ۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے کہ ان مراکز کا ہر ضلعی صدر مقام پر اجرا حکومت کے لیے ایک مالی بار بن جائے گا جو حکومت کے لیے برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا جیسے کہ سردار صغیر احمد صاحب نے فرمایا ہے ۔ میری تجویز بھی یہی ہے کہ فاضل ممبر اس قرارداد کو واپس لے کر ایک جامع قرارداد پیش کریں جس میں حادثات کی روک تھام کے لیے کوئی جامع تجاویز پیش کی جائیں جو واقعی قابل غور ہوں تو ان پر غور کر کے مناسب اقدام اٹھائے جا سکتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! جیسے کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ ملک محمد اعظم اپنی موجودہ قرارداد واپس لے کر جامع تجاویز پیش کریں تو اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے کہ اگر یہ جامع نہیں تو اسے ایک دبلی سے قرارداد ہی سمجھ لیجئے اور حادثات کی روک تھام کے سلسلے میں ایک قدم ہی سمجھ لیجئے ۔ جناب والا ! حالات بہت ابتر ہیں ۔ آپ صاحبان تو اپنی کاروں پر جھنڈے لگا کر گذرتے ہیں تو خدا کے فضل سے راستہ مل جاتا ہے لیکن جب عوام کی کاریں گذرتی ہیں تو ریڑھے والا کہتا ہے کہ میں پہلے گذروں اور سکوٹر والا کہتا ہے کہ میں پہلے گذروں اور رکشے والا تو انہیں راستہ ہی نہیں دیتا ۔ جب یہاں روسی سرکس آئی تو انہوں نے کہا کہ ہم رسے پر تو چل سکتے ہیں لیکن یہاں کے رکشے میں بیٹھ کر ہمارے دل ڈول جاتے ہیں ۔ تو اگر آپ اس پر غور فرمائیں تو شائد یہ اسی طرف ایک قدم ہی ثابت ہو سکے ۔ ہے تو یہ ایک چھوٹی سی سکیم میری گذارش ہے کہ آپ براہ مہربانی اسے پاس کر لیں ۔ یہ کہ ملک محمد اعظم اسے واپس لے لیں یہ نہیں کہا جانا چاہیے ۔ یہ بھی اسی طرف ایک قدم ہے ۔ تو براہ مہربانی اسے منظور فرمایا جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں نے ملک محمد اعظم سے اس سلسلے میں بات کی ہے ۔ ہم فی الحال اس سکیم کو ڈویژن کی سطح پر نافذ کرنے کے لیے

تیار ہیں ۔ اس سے تجربہ بھی ہو جائے گا ۔ اس ترمیم کے ساتھ ہم اس قرارداد کو منظور کرنے کے لیے تیار ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ مجوزہ قرارداد میں الفاظ ''ضلعی ہیڈ کوارٹر'' کی بجائے الفاظ ''ڈویژنل ہیڈ کوارٹر'' پڑھے جائیں ۔

مسٹر محمد عاشق : جناب والا ! یہ تو اور بھی زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوگا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ہم چاہتے ہیں کہ پہلے مرحلہ میں یہ سنٹر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر قائم کیے جائیں اور تجربہ حاصل کرنے کے بعد یہ ضلعی ہیڈ کوارٹر پر بھی قائم کر دیے جائیں ۔

مسٹر محمد عاشق : جناب والا ! اس سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے تجربے کے طور پر چند اضلاع منتخب کر لیے جائیں اور پھر انہیں دوسرے اضلاع میں بھی قائم کر دیا جائے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا ! میری تجویز یہ ہے ۔ پہلے ضلع سرگودھا میں ہی یہ سکیم چلائی جائے اور اگر یہ وہاں کامیاب ثابت ہو تو پھر اسے دوسرے اضلاع میں بھی رائج کر دیا جائے ۔

میاں ظہور احمد: جناب والا ! میری تجویز یہ ہے ، کہ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لیے موبائل ٹریننگ سنٹر قائم کر دئے جائیں تا کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک علاقہ سے دوسرے علاقے میں جاتے رہیں اور لوگوں کو ٹریننگ دیتے رہیں ۔ اس سے عوام کے اخراجات بچ سکیں گے اور ایک نیک کام بھی ہو جائے گا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں نے معزز ممبران کی تجاویز کی روشنی میں یہ ترمیم اس طرح کی ہے کہ یہ قرار داد اس طرح پڑھی جائے گی :

> اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت پہلے ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر پر ایک ٹریننگ سنٹر قائم کرے ۔ جہاں ڈرائیونگ لائسنس حاصل

کرنے والے درخواست دھندگان کو ٹریفک
رولز کے متعلق ہدایات دی جائیں اور اس سنٹر
سے سرٹیفکیٹ کے اجراء کے بعد انہیں ڈرائیونگ
لائسنس جاری کئے جائیں۔

تو جناب والا ! اگر یہ تجربہ وہاں کامیاب ثابت ہو پھر دوسرے ضلعی ہیڈ کوارٹر پر بھی ایسے سنٹر کر دئے جائیں۔

ملک سرفراز احمد : جناب والا ! میری گزارش یہ ہے کہ اس طرح سے انہیں ایسے سنٹروں سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد *Suo-Moto* ڈرائیونگ لائسنس جاری ہو جائیں گے۔ ہونا یہ چاہئے کہ ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد ان کا امتحان ہو اور پھر صرف اس میں پاس ہونے والوں کو ہی لائسنس جاری کئے جائیں۔

وزیر قانون : جس طرح دوسرے لائسنس حاصل کرنے پر پابندیاں عائد ہیں اس طرح اس لائسنس کے لیے بھی پابندی ہو گی کہ ڈرائیونگ لائسنس حاصل کے لیے پہلے تربیت حاصل کی جائے اور اس کے بعد اس کا امتحان لے کر اسے سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔ جناب ! میری گزارش یہ ہے کہ اب یہ قرارداد ترمیم شدہ صورت میں ایوان میں برائے منظوری پیش کر دی جائے۔

مسٹر چیرمین : ملک بھ اعظم کی قرارداد میں یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ الفاظ ''ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر،، کی جگہ الفاظ ''ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر،، ثبت کیے جائیں۔ لائن نمبر 3 میں الفاظ ''ایک (ٹریننگ) سنٹر'' کی بجائے ''ایسے (ٹریننگ) سنٹر'' ثبت کیے جائیں اور قرار دار کے آخر میں ''اس تجربہ کے بعد اسے ہر ضلع میں توسیع دی جائے'' کے الفاظ ثبت کیے جائیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر چیرمین : سوال یہ ہے :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت

ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر پر ایسے ٹریننگ سنٹر قائم کرے جہاں ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے والے درخواست دہندگان کو ٹریفک رولز کے متعلق ہدایات دی جائیں اور ایسے سنٹروں سے سرٹیفکیٹ کے اجراء بعد انہیں ڈرائیونگ لائسنس جاری کیے جائیں۔ اس تجربے کے بعد اسے ہر ضلع میں توسیع دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

شور کوٹ تا تاندلیانوالہ کے درمیانی قصبات کو سوئی گیس کی فراہمی

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میری قرار داد ہے :

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ شور کوٹ روڈ سے تاندلیانوالہ براستہ ہر محل کمالیہ ساموں کانجن سوئی گیس کی لائن بچھائی جائے اور اس کے ذریعے ان قصبات کو سوئی گیس فراہم کی جائے۔

میں اپنی قرار داد کی تھوڑی سی وضاحت کروں گا۔۔۔

وزیر قانون : جناب والا ! پیشتر اس کے کہ فاضل محرک تقریر کریں میں اس ایوان کو سوئی گیس کی صورت حال سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کہاں کہاں پہنچائی جا رہی ہے۔ جناب والا ! اس سال یعنی 1975-76ء میں شیخوپورہ، چنیوٹ، سرگودھا اور کیمبل پور کو سوئی گیس سپلائی کی جائے گی۔ 1976-77ء میں وزیر آباد، سیالکوٹ، اور گجرات کو سوئی گیس دی جا رہی ہے۔ اس طرح جہلم کو بھی سیال صورت میں سوئی گیس پہنچانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس سال یعنی 1974-75ء میں رحیم یار خان، خانیوال، گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، واہ اور حسن ابدال کو گھریلو استعمال کے لیے سوئی گیس دی جا رہی ہے اور ان شہروں کو ڈومیسٹک کنکشن اس سال مہیا کر دیے جائیں گے۔ جناب والا ! ہماری خواہش ہے کہ ہر قصبہ کے لوگوں کو سوئی گیس

فراہم کی جائے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ سوئی گیس کو جگہ جگہ پر پہنچانے کے لیے کتنے اخراجات ہوتے ہیں اور یہ کتنا مشکل کام ہے۔ اس لیے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ قصبے اور گاؤں میں فوری طور پر سوئی گیس پہنچائی جائے۔ لیکن حکومت اپنے اس فرض سے کی طرح سے غافل نہیں رہے گی۔ ہر سال پروگرام میں وسعت ہوتی رہے گی اور کچھ نہ کچھ قصبات کو سوئی گیس فراہم کر دی جایا کرے گی۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ایک سال میں یا دس سال میں، لیکن انشاء اللہ ایک وقت ایسا آئے گا، جب فاضل محرک کے قصبے اور ان قصبات کو سوئی گیس مل جائے گی، جہاں یہ چاہتے ہیں۔ ابھی تک تو لائل پور کے ایسے قصبات موجود ہیں جو ان قصبات سے بڑے ہیں اور انہیں سوئی گیس میسر نہیں آئی۔ آپ نے دیکھا کہ ہم نے اس سال لائل پور میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ کو سوئی گیس کے لیے رکھا ہے۔ آئندہ بھی کچھ نہ کچھ قصبات کو سوئی گیس دینی ممکن ہو جائے گی۔ اب فاضل محرک اپنی قرار داد پر روشنی ڈالیں۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بہاول پور کا نام و نشان ہی نہیں ہے۔

وزیر قانون : بہاول پور میں رحیم یار خان کو سوئی گیس دی جا رہی ہے۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ : رحیم یار خان میں تو پہلے ہی موجود ہے۔ بہاول پور کو دیں۔ وزیر موصوف نے جو نام گنوائے ہیں، ان میں بہاول پور کا ذکر ہی نہیں۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! وزیر موصوف نے جن شہروں کا ذکر فرمایا ہے، وہاں تو سوئی گیس کی لائن پہلے سے گزر رہی ہے۔ ہمیں خوشی ہے، کہ جہاں سے لائن گزر رہی ہے ان مقامات کو عوامی حکومت کنکشن فراہم کر رہی ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ عوامی حکومت گلبرگ میں تو دے رہی ہے، لیکن اندرون شہر نہیں دے رہی۔ ہم غریبوں کو کنکشن دیتے ہیں، غریبوں کے وسائل کم ہیں۔ لکڑی وغیرہ تو بہت مہنگی ہے، غریب نہیں لے سکتے۔ غریبوں کو سوئی گیس جلانے کے لیے دی جائے۔ لیکن اس کے برعکس امیروں کو کنکشن دے رہے ہیں۔ غریب عوام کے وسائل سے دے رہے ہیں۔ میرا موقف یہ تھا کہ لائن بچھا دی

جائے اور کنکشن تب دیے جائیں جب وہ علاقے سکیم میں آ جائیں ۔ یہ پسماندہ اور غیر گیس یافتہ علاقے ہیں ۔ وہاں کسی قسم کی سہولت موجود نہیں ۔ جب ہی کوئی سہولتیں دی جاتی ہیں تو وہ دوسرے علاقوں کو دی جاتی ہیں ۔ جناب والا! میری قرارداد بڑی اہم ہے اور یہ منظور ہونی چاہیے ۔ لائن بچھانے کی سفارش کر دی جائے یہ بہت ضروری ہے ۔ یہ پسماندہ اور غیر گیس یافتہ علاقہ ہے اگر یہاں لائن بچھا دی جائے ۔ جب ایک یا دو سال کے بعد یہ سکیم میں آئیں گے تو یہاں صنعتیں قائم ہوں گی اور غریبوں کو فائدہ ہوگا ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بہاول پور کا نام کس سن میں دیا جائے گا تاکہ ہم بھی عوام کو منہ دکھا سکیں اور بتا سکیں کہ بہاول پور میں کب سوئی گیس آ رہی ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ سوئی گیس کی ایک کمپنی ہے جو سوئی گیس فراہم کرتی ہے اور اس کا نظم و نسق مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ میں نے یہ اطلاعات مرکزی حکومت سے حاصل کی ہیں اگر یہ چاہتی ہیں تو میں بہاول پور کے متعلق بھی دریافت کر دوں گا کہ بہاول پور کو کس سال اور کس منصوبے میں رکھا گیا ہے ۔ لیکن اس وقت فوری طور پر میں انہیں یہ اطلاع بہم نہیں پہنچا سکتا کیونکہ یہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ : جناب والا! میں وزیر موصوف کی اطلاع کے لیے عرض کرتی ہوں کہ ہم نے پرائم منسٹر سے بھی درخواست کی ہوئی ہے اور چیف منسٹر سے بھی اور اب بھی میں وزیر موصوف سے یہ کہوں گی کہ بہاول پور سے دس میل کے فاصلے سے سوئی گیس گزر گئی ہے ۔ یہ اتنی اہم نہیں کہ اس پر اتنا خرچ ہوتا ہو ۔

مسٹر چیئرمین : وزیر موصوف نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ مطلوبہ معلومات حاصل کرکے اطلاع دے دیں گے ۔ ویسے وہ پابند نہیں ہیں ۔ انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ سوئی گیس میں جو مرحلہ وار توسیع کی جائے گی ، اس سلسلے میں بہاول پور کے متعلق معلومات حاصل کرکے وہ بتا دیں گے ۔

مسٹر ہد اشرف : جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی اس لیے مخالفت کر رہا ہوں کہ اس میں جن اضلاع اور دیہات کا ذکر کیا گیا ہے ، وہ اتنے اہم

نہیں کہ انہیں ساہیوال ، اوکاڑہ اور دوسرے شہروں کی نسبت پہلے سوئی گیس فراہم کی جائے۔ جناب والا! یہ ساہیوال کا پرانا مطالبہ ہے۔ سابق قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو دورے پر تشریف لے گئے تھے تو ساہیوال کے عوام نے یہ پرزور مطالبہ کیا تھا کہ ساہیوال کو سوئی گیس مہیا کی جائے۔ جناب والا! ہمیں سخت افسوس ہے کہ جو لسٹ ہمارے وزیر موصوف نے ہاؤس میں سنائی ہے اس میں ساہیوال کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے۔ جناب والا! میں مرکزی حکومت سے آپ کی وساطت سے اپنی طرف اور ساہیوال کے عوام کی طرف سے دوبارہ اپیل کرتا ہوں کہ ساہیوال اور اوکاڑہ دونوں شہروں میں سوئی گیس مہیا کرکے عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا جائے۔ جناب والا! مجھے امید ہے کہ وزیر موصوف میری ان گزارشات کو مرکزی حکومت تک پہنچائیں گے اور ہمیں جلد از جلد سوئی گیس مہیا فرمائیں گے۔

وزیر قانون : جناب والا! میں انشاء اللہ فاضل رکن کی جو خواہش ہے اسے مرکزی حکومت تک پہنچا دوں گا۔

میاں عبدالرؤف : جناب والا! جیسا کہ وزیر موصوف نے بہاولپور اور ساہیوال کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ مرکزی حکومت سے ان کو آئندہ پروگراموں میں رکھنے کے لیے سفارش کی جائے گی ، اسی طرح میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ بہاولپور کا ضلع جو ہے وہ بالکل بارڈر پر واقع ہے وہاں پر لکڑی کاٹنے اور ایندھن کا استعمال بہت مشکل ہے کیونکہ گورنمنٹ کے کچھ قوانین ایسے ہیں جس کے تحت وہ لکڑی نہیں کاٹ سکتے۔ اس لیے وہاں پر ضروری ہے کہ سوئی گیس پہنچائی جائے اور بہاولپور ، بہاولنگر سے ہوتی ہوئی یہ لائن ساہیوال میں جا سکتی ہے۔ اس سے حکومت کا خرچ بھی بہت کم ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ یہ تین اضلاع جو ہیں ان کو گیس با آسانی سپلائی ہو سکے گی اور بہاولنگر جو بارڈر لائن پر واقع ہے جہاں پر ایندھن کی بہت کمی ہے اور گورنمنٹ وہاں ایندھن کاٹنے نہیں دیتی اس طرح سے ان لوگوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ میں اب توقع رکھتا ہوں کہ وزیر موصوف میری اس التجا کو مرکزی حکومت تک پہنچانے میں کوئی نہ کوئی واضح یقین دہانی کرائیں گے۔ مہربانی شکریہ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں ساتھ ساتھ نوٹ کرتا جا رہا ہوں آخر میں بتا دوں گا کہ کن کن کے متعلق مرکزی حکومت سے سفارش کی جائے گی ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! ضلع ملتان کی تحصیل شجاع آباد جو ہے اس میں سے سوئی گیس کی لائن جو ہے 50 میل میں تحصیل شجاع آباد میں گزر رہی ہے تو اگر شجاع آباد کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے تو بڑی مہربانی ہوگی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : شجاع آباد کے ساتھ جلال پور پیروالا کو بھی شامل کر لیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین : کیا وزیر موصوف چوہدری علی بہادر خان صاحب کے مطالبے کے متعلق بھی کوئی یقین دہانی کرائیں گے ؟

کنور محمد یاسین خان : جناب والا! لودھراں کو بھی اس میں شامل کیا جائے ۔ جناب والا! لودھراں ٹاؤن بہاولپور سے بالکل 8 میل کے فاصلے پر ہے اور بہاولپور کے قریب اگر سوئی گیس جا رہی ہے تو لودھراں کو بھی دی جائے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا! اس ضمن میں میری گزارش یہ ہے کہ - - -

مسٹر چیئرمین : ویسے میرے پاس مقررین کی کوئی لسٹ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی صاحب موجودہ قرارداد پر بول رہے ہیں ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سوئی گیس جو ہے ملتان سے پشاور تک پہنچ گئی ہے لیکن وھاڑی ، بورے والا پاکپتن کا جو علاقہ ہے وہ ابھی تک اس سے محروم ہے اس لیے - - -

میاں خان محمد : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! میرے نزدیک یہ کارروائی اس وقت جو اس معزز ایوان میں ہو رہی ہے وہ اس کی روایات کے خلاف ہے ۔ جناب والا! ہر ایک معزز رکن اپنی جگہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے علاقے کی تجویز جو ہے وہ پیش کر دیتا ہے ۔ طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس میں ترمیم کے ذریعے سے اس کو اصول اور روایات کے تحت پیش ہونا چاہیے اور پھر اس پر بحث ہونی چاہیے

اگر اس طرح سے کیا گیا اور ہر معزز رکن اپنے علاقے کی ضرورت کے مطابق سوئی گیس کا مطالبہ کرنے لگ گیا تو یہ اس ایوان کی روایات کے بالکل منافی ہوگا۔ اگر یہ چیز ہونی ہے تو بالکل رولز کے تحت ہونی چاہیے۔

مسٹر چیئرمین : موقع غنیمت جان کر معزز ممبران نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال قرارداد کے حق میں کوئی تقاریر نہیں ہوئیں۔ اپنے اپنے مطالبات دہرائے گئے ہیں۔ میاں خان محمد صاحب کی تجویز منظور ہے۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : جناب والا! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

مسٹر چیئرمین : آپ کس پوائنٹ پر بولنا چاہتے ہیں۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : میں اسی قرارداد کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو میاں ظہور احمد صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے۔۔۔

مسٹر چیئرمین : آپ کوئی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں؟

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : نہیں میں اس قرارداد کے حق میں بولنا چاہتا ہوں۔

مسٹر چیئرمین : قرارداد کے حق میں بولنے کے لیے مقررین کی لسٹ میرے پاس ابھی تک نہیں آئی۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے میاں خان محمد صاحب نے فرمایا ہے ہمارے کہنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ باقی لوگوں کو نہ ملے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ تمام اضلاع کو تمام قصبات میں جہاں وہ دے سکتے ہیں سوئی گیس دیں۔ لیکن ان کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ شور کوٹ سے تاندلیاں والا تک ایک لائن بچھا دی جائے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ کسی اور کا حق جو اسے ملتا ہو تو وہ ہمیں دے دیا جائے۔ میاں صاحب کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ شور کوٹ سے تاندلیاں والا تک ایک لائن بچھا دی جائے۔۔۔

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جیسا کہ ہمارے ایک فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں تو ہمارا مقصد یہ قطعاً نہیں کہ کسی اور جگہ سے شفٹ کرکے ہمیں سوئی گیس دی جائے بلکہ اگر کسی جگہ نہیں ہے تو انہیں بھی دی جائے اور جیسے میاں صاحب نے قرارداد پیش کی ہے کہ شور کوٹ سے تاندلیاں والا تک ایک لائن بچھا دی جائے تو اس کے متعلق جیسے پہلے روایات چلی آ رہی ہیں اس قرارداد کا بھی پہلے فیصلہ فرمایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ نے اس میں کوئی ترمیم پیش کی تھی ؟

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : نہیں جناب! میاں ظہور صاحب نے قرارداد پیش کی تھی اور پھر ہر ایک ممبر کی طرف سے مطالبہ شروع ہوگیا تھا کہ ہمارے علاقے کو بھی دی جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : لیکن میرے پاس چوھدری علی بہادر خان صاحب کی طرف سے ایک ترمیم آئی ہوئی ہے۔ آپ اپنی ترمیم پڑھ دیں۔

چوھدری علی بہادر خان : جناب والا! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ قرارداد نمبر 2 پیش کردہ میاں ظہور احمد ایم۔ پی۔ اے کے آخر میں مندرجہ ذیل الفاظ ایزاد فرمائے جائیں ''اور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کو بھی سوئی گیس فراہم کی جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ قرارداد نمبر 2 پیش کردہ میاں ظہور احمد ایم۔ پی۔ اے کے آخر میں مندرجہ ذیل الفاظ ایزاد فرمائے جائیں اور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کو بھی سوئی گیس فراہم کی جائے۔

آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

چوھدری علی بہادر خان : جناب والا ! شجاع آباد ضلع ملتان ایک بڑا اہم قصبہ ہے۔ اس تحصیل میں سے تقریباً پچاس میل کے علاقے میں سے سوئی گیس کی لائن گزر رہی ہے۔ شہر کے نزدیک سوئی گیس کا سب سٹیشن بھی ہے۔ وہاں سے سوئی گیس کے کنکشن اگر شجاع آباد شہر کے لیے فراہم کئے جائیں تو اس سے لوگوں کو بڑی آسانی ہو جائے گی اس وقت وہاں چھ کاٹن فیکٹریاں ہیں اور دوسرے کارخانہ جات بھی لگ رہے ہیں۔ اس لیے صنعتی

غرض کے لیے بھی کافی consumption ہو جائے گی اور domestic use کے لیے بھی کافی لوگ کنکشن لے لیں گے ۔ اس لیے میری استدعا ہے کہ اس قرارداد میں تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کو بھی ایزاد فرمایا جائے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا ' وہاڑی اور بورے والا کو بھی اس میں شامل کیا جائے اور سوئی گیس فراہم کی جائے ۔ یہ علاقے بھی محروم ہیں ۔ سوئی گیس ملتان سے لے کر پشاور تک پہنچ چکی ہے لیکن اس علاقے کو محروم رکھا گیا ہے اور بورے والا میں بورے والا ٹیکسٹائل مل بھی ہے اور ویسے بھی یہ انڈسٹریل ایریا ہے ۔ اس لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس علاقے کو بھی سوئی گیس فراہم کی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : لاء منسٹر صاحب آپ کچھ اس سلسلے میں کہیں گے ۔

میاں ظہور احمد : حضور والا ! میں نے ابھی اس کا جواب دینا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کافی ممبران ترامیم لا رہے ہیں اور ہر طرف سے مطالبہ ہے کہ سوئی گیس کو ہر جگہ پہنچایا جائے ۔ اس سے پہلے کہ میاں صاحب جواب دیں وزیر قانون صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! جہاں جہاں ہم نے سوئی گیس اس سال دینے کا فیصلہ کیا ہے وہ میں نے بتا دیا ہے کہ یہ کام بڑے اخراجات کے ساتھ ہوتا ہے ۔ سارے صوبہ پنجاب میں ایک سال میں ایک ہی وقت میں سوئی گیس کا پہنچانا ممکن نہیں البتہ اگر ایسی سفارش اس ایوان سے کر دی جائے کہ پنجاب میں سوئی گیس کا کام بڑی وسعت اور تیزی کے ساتھ پورے صوبے میں پھیلایا جائے تو یہ زیادہ موزوں ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ نہ کیا جائے کہ بہت سے ممبران نے مجھے جانے کے وقفے کے لیے بھی کہا ہے اس وقت جانے کے لیے وقفہ کر دیں ۔

وزیر قانون : ویسے جہاں جہاں سے مطالبہ آیا ہے میں نے شہروں کا

نام نوٹ کرلیا ہے۔ میں سوئی گیس اتھارٹی کو ضرور لکھوں گا کہ ان قصبوں کی طرف سے ڈیمانڈ ہے اس لیے وہاں سوئی گیس دی جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تو قرار داد کا کیا کیا جائے۔ کیا drop کر دی جائے ؟

وزیر قانون : قرار داد کے متعلق اب میں لکھوں گا کہ وہاں حکومت کی طرف سے کارخانے لگوانے کی تجویز ہے اور چونکہ وہاں کارخانے لگنے ہیں۔ اس لیے سوئی گیس کی وہاں ضرورت پڑے گی۔ چوہدری صاحب کو پتہ ہے کہ وہاں دو تین کارخانے لگنے کی تجویز ہے۔ کاغذ کے کارخانے کی۔ شوگر ملز کی اور اس قسم کی اور تجویزیں اس علاقے میں ہیں ان کے ساتھ سوئی گیس کا پہنچنا بھی ضروری ہے تو اس لیے ہم حکومت کی طرف سے لکھ دیں گے اگر جناب والا ! یہاں ریزولیوشن کی شکل میں کریں گے تو ہر شہر کے لئے آپ کو ریزولیوشن کرنا پڑے گا۔ سب ممبران کی خواہش ہے اور اس میں ترامیم ہوں گی اگر آپ مجھ پر چھوڑ دیں تو میں اس کو بھی بھجوا دوں گا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : تو میں ترامیم کو ایوان کے سامنے put کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ ترمیم منظور کی جائے۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! چوہدری علی بہادر خان صاحب نے شجاع آباد کے متعلق فرمایا تھا۔ میری تجویز شور کوٹ سے تاندلیاں والا تک ہے۔ شجاع آباد تو اس کے گرد و نواح میں کہیں بھی نہیں آتا نہ دس میل پر نہ بیس میل پر۔ انہیں تو چاہیے تھا کہ اس کے لیے ایک علیحدہ قرار داد دے دیتے۔ نہ ہی اس کے نزدیک وہاڑی اور بورے والا آتا ہے۔ جناب والا ! اگر میری قرارداد کے علاوہ بورے والا۔ وہاڑی اور اس کے علاوہ شجاع آباد کی کوئی ایسی ترمیم ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ شجاع آباد تو نزدیک واقع نہیں ہے وہ تو سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کے ساتھ تو سات یا آٹھ میل کے فاصلے پر لائن گزر رہی ہے۔ تو اس میں ''شجاع آباد،، کا لفظ استعمال کیا جانا قطعی نامناسب ہے۔ اس کے لیے یہ تو سکتا ہے کہ علیحدہ شجاع آباد تک لائن بچھائی جائے اور جہاں سے لائن گزرتی ہے (شاید بورے والا اور وہاڑی سے گزرتی ہے) تو اس میں اگر چوہدری عبد العزیز ڈوگر صاحب چاہتے ہیں تو وہ یہ

الفاظ ایزاد فرما دیں کہ خانیوال سے بورے والا اور وہاڑی میں بھی لائن بچھائی جائے تب تو ہو سکتا ہے ۔ اس سے شورکوٹ سے تاندلیاں والا کو لائن جاتی ہے اور شجاع آباد نہ تو راستہ میں آتا ہے اور نہ ہی بورے والا اور وہاڑی گرد و نواح میں واقع ہے تو میرے خیال میں یہ نامناسب ہے ۔ میری قرارداد مہربانی کر کے منظور کر دیں ۔ ساری عمر میں میں نے ایک قرارداد دی ہے آگے اس ایوان کی مرضی ہے ۔

چوہدری عبد العزیز ڈوگر : جناب والا ! میں یہاں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ صوبائی حکومت کے بس میں نہیں ہے بلکہ انہوں نے مرکزی حکومت کو بتانا ہے اور یہ وفاقی حکومت کے بس کی بات ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں بورے والا اور وہاڑی کو بھی اس تجویز میں شامل کیا جائے ۔ جناب والا ! میری یہ تجویز ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اگر فاضل اراکین میری ترمیم پسند کریں تو آپ اس طرح کیوں نہیں کر لیتے کہ پنجاب میں جو تمام اہم مقامات ہیں ۔ وہاں تک سوئی گیس پہنچائی جائے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! ہم تو اہم مقامات میں نہیں آتے اور چوہدری محمد اشرف صاحب نے جو ریمارکس پاس کئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا ! تحصیل اور تھانہ ہیڈ کوارٹر کر دیں ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! ہیڈ کوارٹر کا مطلب نہیں ۔ پسماندہ علاقوں کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے جو غیر ترقی یافتہ ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس میں میری اس ہاؤس کے معزز ارکان سے ایک درخواست ہے کہ ایک وقت میں ایک صاحب بات کریں تو یہ بہتر رہے گا ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک وقت میں پانچ اطراف سے آوازیں آ رہی ہیں اور میرے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ میں کس کی بات سنوں اور کس کی نہ سنوں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! جائے کا وقفہ کر لیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس کا ابھی فیصلہ کرتے ہیں ۔

چوہدری محمد اشرف : جناب والا ! میں نے ان کے علاقے کی قطعاً کوئی مخالفت نہیں کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : جناب والا ! چائے کا وقفہ ویسے بھی بہت ضروری ہے ۔

چوہدری محمد اشرف : جناب والا ۔ میں نے تو یہی کہا ہے کہ ساہیوال تاندلیاں والا سے زیادہ اہم ہے ۔ اس لیے ساہیوال کو پہلے سوئی گیس مہیا کرنی چاہیے۔ میں نے تو ان کے علاقے کی کوئی مخالفت نہیں کی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس وقت جو وزیر قانون کی تجویز ہے ۔ مجھے تو اس سے اتفاق ہے اور بہتر ہے کہ چائے ہی جائے

Now we adjourn the House for half an hour.

(The House then adjourned for Tea Breack)

(چائے کے وقفے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : میاں ظہور احمد صاحب کی قرارداد پیش ہو گئی تھی ؟

میاں ظہور احمد : اس پر بحث بھی ہو گئی تھی ۔ اب تو منظور ہونی رہ گئی تھی ۔

چوہدری محمد اشرف : تقریریں تو ہو چکی ہیں ۔ فیصلہ ہی باقی رہتا تھا ۔ میرے خیال میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ قرارداد واپس لے لیں ۔

میاں ظہور احمد : چودھری علی بہادر صاحب کی طرف سے اس میں ایک تجویز پیش ہوئی تھی کہ شجاع آباد کو بھی شامل کر لیا جائے ۔ ایک تجویز چودھری عبد العزیز ڈوگر صاحب کی طرف سے آئی تھی کہ اس میں بورے والا اور وہاڑی کو بھی شامل کر لیا جائے میں نے عرض کیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : ختم ہو گئی تھی یا اور اضلاع کے بارے میں بھی تھی ؟

میاں ظہور احمد : جناب والا ! لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس میں تمام اہم قصبے کر دیں ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ ہم تو پھر ان اہم قصبوں میں نہیں آئیں گے ۔

مسٹر سپیکر : آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ میں اس میں تھوڑی سی assistance چاہتا ہوں ۔ کیونکہ پہلے ہم اس مسئلے میں ضرورت سے زیادہ liberal تھے ترامیم کے سلسلے میں ۔ اس سلسلے میں میں رانا صاحب ۔ رانا کے اے محمود صاحب ، چوہدری محمد یعقوب اعوان اور ایس ایم مسعود صاحب کی assistance چاہوں گا کہ آیا اس قسم کی ترامیم پیش ہو سکتی ہیں یا نہیں ہو سکتیں ۔ not on this particularly لیکن اگر یہ ترمیم ہے کہ فلاں جگہ پر سوئی گیس کی لائن بچھائی جائے اور اس کے اوپر ہر ضلعے کی ترمیم آجائے کہ ہمارے ضلعے میں بھی چار جگہ پر لائنیں بچھائی جائیں اور اس طرح ایک کی بجائے ایک لاکھ لائنیں ہو جائیں تو آیا ۔

Is it an amendment or not.

رانا کے اے محمود : جناب والا ! میرے خیال میں یہ addition ہوگی اس میں یہ ترمیم تو نہیں کہلا سکتی ۔

مسٹر سپیکر : نہیں amendment by way of an addition بھی ہو سکتی ہے ۔

but has to be in accordance with the main resoluti n.

یہ تو شاید ہو سکے ۔ ویسے ابھی میں نے کوئی فائنل فیصلہ نہیں کیا لیکن یہ میرے ذہن میں آ رہا ہے کہ شورکوٹ سے تاندلیانوالا کی بجائے تندلیانوالا سے دو سٹیشن آگے ہو جائے ۔

میاں ظہور احمد : یہ تو ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ! لیکن شورکوٹ سے تاندلیانوالا تا شجاع آباد تو نہیں ہو سکتا یہ تو علیحدہ لائن ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہی لائن شجاع آباد تک جائے گی یا یہ علیحدہ لائن ہوگی ۔

میاں ظہور احمد : بالکل علیحدہ لائن ہوگی ۔ شجاع آباد ملتان سے قریب پڑتا ہے ۔ جناب والا ! اگر اس میں یہ الفاظ ایزاد کیے جائیں ۔ تو یہ تو ایک اور لائن ڈالنے کے مترادف ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : مسٹر ایس ایم مسعود ۔ یعنی اس میں سوال یہ ہے کہ آیا یہ ہو ترمیم ہے

within the scope of the resolution ۔ ہے

That is what actually is required to be interpretted.

مسٹر ایس ایم مسعود : جناب سپیکر ! اگر مجھے صحیح یاد پڑتا ہے تو اسی قسم کی ایک قرارداد پچھلے سال جنوری میں آئی تھی - جس میں قرارداد کا متن یہ تھا کہ سیالکوٹ میں سوئی گیس جو ہے سپلائی کی جائے اور - - - -

مسٹر سپیکر : ہر ایک نے کہا تھا کہ ہمارے ضلع میں بھی دی جائے -

مسٹر ایس - ایم مسعود : - - - - اور ہر ایک نے اپنے اپنے ضلعے کی ضرورت کے مطابق مطالبہ کیا تھا کہ اس میں ہمیں بھی شامل کیا جائے تو وہ قرارداد کچھ سے کچھ ہو گئی تھی تو اس وقت بھی میں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ ایک قرارداد اگر ایک شہر کے متعلق آتی ہے تو وہ subject-matter ہے جس پر قرارداد پیش ہو کر اسمبلی اور ایوان کے سامنے آرہی ہے - اگر اس کا scope اس طرح بڑھایا جائے کہ دیگر ضلاع جو ہیں وہ بھی شامل کر لیے جائیں اور قرارداد کا جو اصل نفس مضمون ہے اسے اتنا پھیلا دیا جائے کہ جو قرارداد کا اصل ہے وہ بے معنی ہو کر رہ جائے تو یہ ترمیم کا scope نہیں ہے - تو اس وقت تو غالباً اس کا نوٹس نہیں لیا گیا تھا لیکن اب بھی میرا اعتراض یہی ہے کہ اگر قرارداد اس قسم کی ہو کہ جو اصل نفس مضمون ہے وہ قائم رہے اور اس میں معمولی سی ترمیم جو اصل بنیاد ہے اس قرارداد کی اس سے وہ نہ ہٹے تو پھر تو ایسی ترمیم یا تجویز پیش کی جا سکتی ہے لیکن اگر اس سے اصل نفس مضمون بالکل تبدیل کر دیا جائے کہ وہ قرارداد اصل بھی نہ رہے تو ترمیم کی صورت میں میرے خیال میں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ اس کی اجازت دی جانی چاہئیے -

مسٹر سپیکر : جس طرح آج صبح ہوا کہ چکوال کا مسئلہ تھا اور سید ناظم حسین شاہ صاحب نے ملتان تک اس کو لے جانا چاہا تو میں نے ان کو اسی وقت ٹوک دیا تھا ورنہ اصل میں ساری بات گڑ بڑ ہو جاتی - چوہدری صاحب میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ بھی اس پر کچھ روشنی ڈالیں -

چوہدری محمد یعقوب اعوان : جناب ! میرے خیال ناقص میں یہاں ریزولیوشن جو دیا گیا ہے specifically ایک specific town کے متعلق

ہے ۔ اس میں اگر اس قسم کی general amendments ہوں کہ سارے شہر شامل کر لیے جائیں یا دو چار شہر اور کر لیے جائیں تو اصل مقصد جو قرارداد کا ہے وہ مفقود ہو جاتا ہے ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اسمبلی ایسے قبول کرے یا نہ کرے specific شکل میں ۔ مگر جو ریزولیوشن ہے یہ اسی صورت میں اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانا چاہئیے جس صورت میں پیش کیا گیا ہے اور یہ ترامیم اس کے scope سے باہر ہیں ۔

Mr. Speaker: It appears that almost every member agrees on this point.

چوہدری علی بہادر خان صاحب نہیں ہیں اور اس طرح ویسے بھی اصل میں ایک pre-emption ہو جاتی ہے ۔ pre-empt ہو جاتا ہے کہ وہ ریزولیوشن دیتے تو پتہ نہیں ان کی باری آتی یا نہ آتی اور کسی دوسرے کے ریزولیوشن کو pre-empt کر کے اپنا ریزولیوشن بنا لیا جائے تو یہ تو نہیں ہو سکتا ۔

چوہدری محمد اشرف: جناب سپیکر ! میں نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کی تھی اس وجہ سے کہ میرے دوست نے جن قصبات کا ذکر کیا ہے شورکوٹ تاندلیانوالا ، پیر محل ، کمالیہ اور ماموں کانجن تو میں نے اس ہاؤس سے استدعا کی تھی کہ ساہیوال پیڈ کوارٹر ہے اور انہیں اس قرارداد سے پہلے سوچنا چاہئیے تھا کہ ابھی تک ساہیوال ، اوکاڑہ میں سوئی گیس مہیا نہیں کی گئی تو کافی ممبران نے میرے ساتھ اتفاق کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر: اب وہ ممبر چلے تو نہیں گئے ؟

چوہدری محمد اشرف: نہیں جناب وہ اب بھی موجود ہیں میں نے یہ کہا تھا کہ اگر ہماری ترمیم کو شامل نہ کیا گیا تو بہتر ہے اس کو ملتوی کیا جائے اور کسی اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر اسے ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہم اپنی قرارداد جو ہے وہ ان سے پہلے لاسکیں ۔

مسٹر سپیکر: بات یہ ہے کہ اگر میں آپ کی جگہ پر بیٹھا ہوتا ۔ اب اتفاق سے مجھے وہاں بیٹھنے کا موقع ہی آپ نے کبھی نہیں دیا تو غالباً میں اس کے لیے یہ کوشش کرتا کہ چونکہ یہ آپ کا محکمہ نہیں ہے صوبائی معاملہ نہیں ہے لیکن پھر بھی اس پر پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں یا کسی اور موقعے پر یا چیف منسٹر صاحب سے مل کر کوئی نہ کوئی اس قسم کی تمام ممبران کی

طرف سے رائے لے کر ایک comprehensive سا خاکہ بناتا ۔ آخر یہ کرنا تو experts اور technical لوگوں نے ہے مگر جو اس وقت ضروریات ہیں کہ جو ہونی چاہئیں غالباً وہ ایک proposal کی صورت میں یا متفقہ ریزولیوشن کی صورت میں forward کی جا سکتی ہیں اور یہ طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح آپ نے ان سے استدعا کی ہے کہ وہ اپنی قرارداد واپس لے لیں اور اسمبلی کے ممبران مل کر ایک comprehensive سا ریزولیوشن بنا لیں کہ موجودہ حالات میں کیا کیا جا سکتا ہے اور اس کے متعلق آپ کوئی سفارش حکومت پاکستان سے کر دیں ۔

خان محمد ارشد خان : جناب والا ! گذارش یہ ہے کہ اگر ریزولیوشن اس ایوان سے پاس ہو کر مرکزی حکومت کے پاس جائے گا تو اس کی لازماً اہمیت زیادہ ہوگی ۔ ہمارا پوائنٹ یہ ہے کہ جب وزیر اعظم صاحب ساہیوال تشریف لائے تو ہم نے مشترکہ طور پر ان سے یہ استدعا کی تھی کہ ساہیوال ایک اہم ضلع ہے اور خانیوال سے سوئی گیس کی لائن میاں چنوں ، چیچہ وطنی ، ساہیوال اور اسی طرح اوکاڑہ سے ہوتی ہوئی لاہور سے ملا دی جائے تو جب یہاں سے ریزولیوشن پاس ہو کر وہاں جائے گا تو لازماً اسے اہمیت ملے گی ۔ تو ہماری استدعا ہے جو پہلے ہی وزیر اعظم صاحب کی وساطت سے مرکزی حکومت سے کی جا چکی ہے ، اسے زک پہنچے گی ۔ تو ہماری استدعا ہے کہ چوہدری صاحب اس کو واپس لے لیں اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ پارٹی میٹنگ میں یہ فیصلہ کرنے کے بعد ریزولیوشن پاس کیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میرا اس قرارداد دینے سے مطلب یہ تھا کہ یہ جو علاقہ ہے یہ شورکوٹ سے تو شروع نہیں ہوتا یہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا علاقہ ہے اور اس کے بعد سمندری کی تحصیل شروع ہوتی ہے ۔ تو یہ ایک پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ علاقہ ہے ان کی استدعا تو پہلے ہی قائد عوام نے قبول فرما کر بھجوا دی ہے وہ ایک علیحدہ لائن ہو سکتی ہے کہ وہ خانیوال سے شروع ہو اور اگر اس لائن کے لیے ان کی استدعا پر قرارداد پاس ہو کر چلی جائے تو کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔ تو میں یہ چاہوں گا کہ آپ ایک اور قرارداد دے دیں کہ خانیوال سے اوکاڑہ تک ایک نئی لائن بچھا دی جائے ۔

جناب والا ! ان دونوں حلقوں کے درمیان دریائے راوی آتا ہے نہ تو

یہ ادھر سے جا سکتی ہے نہ ساہیوال سے ادھر آسکتی ہے اور ہمارا علاقہ جو ہے بے حد پسماندہ ہے ۔ دوسرے اضلاع میں اور علاقوں میں سوئی گیس پہنچ گئی ہے ۔ لاہور میں برشین گیس بھی موجود ہے ۔ قائد گیس بھی آگئی ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سردار صاحب نے فرمایا ہے برشین گیس کی ایجنسی دیں گے گوجرہ اور لائلپور میں آگئی ہے جناب ! ساہیوال میں موجود ہے بہاولپور میں برشین گیس موجود ہے ۔ ہمیں تو اس کی بھی ایجنسی نہیں دی گئی کہ ہم اس سے استفادہ کر سکیں ۔ ان کو گیس کی لائن بھی مہیا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے تو اس قرارداد کی منظوری سے یہ کسی طرح سے بھی متاثر نہیں ہوں گے ہمارا علاقہ بڑا غیر ترقی یافتہ ہے اگر اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے تو ان کی جو استدعا ہے وہ قطعاً متاثر نہیں ہوگی ۔ اگر یہ لوگ ایک غیر ترقی یافتہ علاقے کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتے تو پھر میرا کوئی زور نہیں میں تو جناب کہوں گا کہ میں نے ساری زندگی میں یہ پہلی قرارداد دی ہے اور میرے علاقے کی یہ ایک اہم ضرورت ہے ۔ اگر یہ قرارداد پاس کر دیں اور اگر واقعی حکومت نے منظور فرمالی تو ممکن ہے عوام وہاں پر انڈسٹری وغیرہ قائم کر لیں اور وہ علاقہ کسی نہ کسی طریقے سے مستفید ہو سکے ۔ اس علاقے کو ہر شعبۂ زندگی میں جناب والا ! نظرانداز کیا گیا ہے وہاں تعلیمی سہولتوں کا فقدان ہے ۔ طبی سہولتوں کا فقدان ہے رسل و رسائل کا فقدان ہے اور وہ بالکل backward علاقہ ہے ۔ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اگر ہو سکے تو اس علاقے کو دوسرے اضلاع کی طرح پسماندہ علاقہ قرار دے دیا جائے تو مہربانی ہوگی ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان : جناب والا ! یہاں پر پنجاب میں بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں پر انڈسٹریز عام ہیں مثلاً میں ضلع شیخوپورہ کی بات کرتا ہوں وہاں پر انڈسٹریز ہیں اور سوئی گیس بھی تقریباً ان انڈسٹریز میں مہیا ہے لیکن شہر میں سوئی گیس نہیں دی گئی ۔ میں اپنے فاضل ممبران کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ علاقے پسماندہ ہیں وہاں پر کوئی انڈسٹریز نہیں ہیں ۔ سوئی گیس دراصل وہ ان شہروں میں سپلائی کرتے ہیں جہاں پر انڈسٹریل ایریا ہے ۔ ضلع شیخوپورہ میں بیشمار

فیکٹریاں ہیں اور فیکٹریوں میں سوئی گیس سپلائی کی جاتی ہے لیکن گھروں میں یا شہروں میں ابھی سوئی گیس سپلائی نہیں ہوئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوئی گیس کی اتنی فراوانی نہیں ہے جہاں پر لائن جا بھی رہی ہے وہاں پر بھی وہ شہروں کو سپلائی نہیں کرنے اور جیسا کہ میرے دوست نے ابھی فرمایا ہے کہ وہ علاقہ بہت پسماندہ ہے تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر فی الحال فوری طور پر سوئی گیس جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ وہاں پر تو صرف گھروں کو سپلائی ہوگی اور ان کے کہنے کے مطابق وہاں پر کوئی فیکٹری وغیرہ نہیں ہے تو انہیں وہاں پر سوئی گیس کی لائن بچھانے سے فوری طور پر کیا فائدہ ہوگا جب وہاں پر انڈسٹری موجو ہی نہیں ہے جہاں پر وہ یہ instal کر سکیں گے تو میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ فی الحال وہ اپنی اس موشن کو واپس لے لیں ۔ ہم اپنی اسمبلی پارٹی میں اس بات کا فیصلہ کریں گے اور جن جگہوں اور جہاں پر اس کی ضرورت ہوگی ۔ اس کے مطابق ہم ایک قرارداد لے آئیں گے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! جب وہاں سوئی گیس نہیں پہنچے گی تو وہاں پر ترقی کیسے ہوگی ۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ علاقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ترقی نہ کر سکے ۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے یہ سہولتیں ملتی ہیں تو اس علاقہ کا بھی حق ہے بڑا موزوں اور genuine حق ہے ۔

وزیر قانون : فاضل ممبران کے درمیان اس طرح compromise ہو سکتا ہے کہ پہلے اس علاقہ میں صنعت لگائی جائے اور پھر وہاں پر سوئی گیس پہنچائی جائے چوہدری صاحب کی قرارداد میں یہ ترمیم آ جائے کہ پہلے وہاں صنعت لگائی جائے اور پھر وہاں پر سوئی گیس پہنچائی جائے ۔

میاں ظہور احمد : کیا لگائی جائے ۔

وزیر قانون : صنعت لگائی جائے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! جب وہاں سوئی گیس نہیں ہوگی تو صنعت کیسے لگے گی ۔ جناب والا! وہاں پر فان گیس کی ہی ایجنسی دے دیں ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی Now I put it to the House

اب اس ایوان کے سامنے سوال ہے :

کہ یہ قرارداد منظور کی جائے کہ اس ایوان

کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ شور کوٹ روڈ سے تاندلیاں والا براستہ پیر محل کمالیہ ۔ ماموں کانجن سوئی گیس کی لائن بچھائی جائے اور اس کے ذریعہ ان قصبات کو سوئی گیس فراہم کی جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں غیر جانب دار رہا ہوں ۔ جناب یہ نوٹ فرمالیں ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! فیصلہ ہاں والوں کے حق میں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی ۔ آواز تو بڑی واضح تھی لیکن پھر بھی انہیں شک ہے ۔

میاں ظہور احمد : نہیں جی ۔ بس ٹھیک ہے ۔

جناب والا! میں اسے تسلیم کر لیتا ہوں ۔ ویسے مجھے افسوس رہے گا ۔ اگر جناب والا! یہ قرارداد پاس کر دیتے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا ۔

مسٹر سپیکر : ان کو قرارداد پاس نہ ہونے کا دکھ ہے اور سوئی گیس نہ لگنے کا کوئی دکھ نہیں ہے ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا! جو چیز اس ہاؤس سے پاس ہوتی ہے اس پر وزن دیا جائے ایسی قرارداد کو پاس ہی نہ کیا جائے جس پر عمل نہیں ہونا ۔

Mr. Speaker : Now we go on to the next item.

ضلع راولپنڈی کو پسماندہ علاقہ قرار دینا

مسٹر سپیکر : شیخ محمد انور ۔ جہاں پریزیڈنٹ اور وزیر اعظم رہتے ہیں آپاس ضلع کو پسماندہ قرار دلوانا چاہتے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں اس میں یہ ترمیم پیش کروں گا جس وقت یہ قرارداد پیش ہو جائے گی کہ "ماسوائے تحصیل راولپنڈی کے باقی ضلع ہیں" ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا! اسلام آباد کو چھوڑ دیں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ آپ قرارداد کو کر لیں مگر لوگ سوچیں گے کہ جہاں دونوں complexes ہیں جہاں واہ سیمنٹ انڈسٹری ہے جہاں واہ کی دوسری انڈسٹریز ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : میں آپ کو ایک compromise کی تجویز کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ 19 ریزولوشنز ہو جائیں 19 ضلعوں کے متعلق ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنڈی جسے بڑا فارورڈ علاقہ کہتے ہیں ۔ پنڈی شہر کی ایک چوتھائی آبادی کو نہ سڑکیں ملی ہیں نہ وہاں بجلی موجود ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : جناب والا! کروڑوں اور اربوں روپیہ اسلام آباد پر خرچ کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : نہیں وہ ضلع کا حصہ نہیں ہے ۔ اسلام آباد پنڈی کا حصہ نہیں ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا! اسلام آباد کو پنڈی میں شامل نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں جی ۔ وہ تو فیڈرل ایریا ہے ۔ شیخ محمد انور ۔

شیخ محمد انور : جناب والا! میں یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع راولپنڈی
کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ قرارداد پیش کی گئی ہے :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع راولپنڈی
کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔

اس میں ترامیم آئی ہیں ایک ترمیم وزیر قانون کی طرف سے آئی ہے ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ ضلع راولپنڈی ماسوائے تحصیل راولپنڈی کے
صنعتی لحاظ سے پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : بات یہ ہے کہ یہ تینوں اس تحصیل کو represent کر رہے ہیں ۔ اچھا جی یہ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔

کہ اس قرارداد میں راولپنڈی کے بعد یہ الفاظ
شامل کئے جائیں ۔ ماسوائے تحصیل راولپنڈی کے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا! اس میں یہ ترمیم کی جائے کہ ماسوائے فیڈرل ایریا کے ۔

وزیر قانون : اگر راولپنڈی شہر کو پسماندہ قرار دینا ہے تو پھر پنجاب میں بلکہ پاکستان میں کونسا شہر ہے جسے ہم یہ کہہ سکیں کہ وہ غیر پسماندہ ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : ڈیرہ غازی خان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ۔ میانوالی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا ۔ ڈیرہ غازی خان تو پہلے ہی پسماندہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی ! اس میں دوسری ترمیم یہ ہے کہ قرارداد ہذا کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے :۔

"اور بالخصوص اس ضلع کی پسماندہ ترین
تحصیل مری کو وہ تمام سہولتیں مہیا کی جائیں
جو دیگر پسماندہ اضلاع کو مرکزی حکومت
اور صوبائی حکومت کی طرف سے دی جا رہی
ہیں ۔"

اور اس کے بعد یہ ترمیم آئی ہے کہ پنجاب کے تمام بالائی اضلاع و تحصیل خوشاب کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ It is beyond the scope of the present resolution.

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں پہلے ترمیموں پر غور کر لیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا ! میری ترمیم یہ ہے :

کہ فیڈرل ایریا کے سوا پورے راولپنڈی کو
پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ اس قرارداد میں ان الفاظوں کا اضافہ کیا جائے ۔

بالخصوص اس علاقہ کی تحصیل مری کو وہ تمام سہولتیں مہیا کی جائیں جو دیگر پسماندہ علاقوں کو مرکزی اور صوبائی حکومت کی طرف سے حاصل ہیں ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

مسٹر سپیکر : یہ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔

کہ قرارداد ہذا میں الفاظ ''ضلع راولپنڈی،، کے بعد الفاظ ''ماسوائے تحصیل راولپنڈی'' ایزاد کئے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ یہ قرارداد ترمیم شدہ صورت میں منظور کیجائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

آوازیں : move کرنے والا بھی خلاف ووٹ دے رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : move کرنے والا بھی مخالفت کر سکتا ہے ۔ کیونکہ اب تو یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے ۔

چوہدری محمد ارشاد : جناب والا ! انہوں نے دونوں طرف ووٹ دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : ایک ووٹ کٹ جائے گا ۔

The House is adjourned and we shall meet on Tuesday at 9.00 A. M.

(اسمبلی کا اجلاس 25 فروری 1975ء بروز منگل نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

منگل ۔ 25 فروری 1975ء
(سہ شنبہ ۔ 11 صفر 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

پ ۱۷ ـــــ س ۲۲ ـــــ رکوع ۱۷ ـــــ آیات ۷۴ تا ۷۷

لوگوں نے اللہ کی قدر جیسی کرنی چاہیئے تھی نہ کی بلاشبہ اللہ زبردست اور غالب ہے اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہونچانے والا منتخب کرلیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی چن لیتا ہے ۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۔ جو بھی ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اس سے پوری طرح واقف ہے ۔ اور تمام کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے ۔

ایمان والو ۔ رجوع کرتے رہو اور سجدہ ریز ہوتے رہو اور صرف اپنے پروردگار کی پرستش کرتے رہو اور فلاحی کام کرو تاکہ کامیاب ہوجاؤ ۔

وما علینا الا البلاغ

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں آپ کی اور ممبران کی خدمت میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں ، جو اندرا عبداللہ لٹھ جوڑ کے سلسلہ میں ہے ۔ جناب والا! قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان آزاد کشمیر ور مقبوضہ کشمیر کے لوگوں سے جو ہڑتال کی اپیل کی ہے ۔ جناب والا! اگر اجازت فرمائیں تو میں اس سلسلے میں ایک قرارداد متفقہ طور پر آپ کے سامنے وقفہ سوالات کے بعد پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا ۔

مسٹر سپیکر : بہت بہتر ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بارشوں اور سیلابوں سے صوبہ میں فصلوں کو نقصان

***4410 ۔ میاں منظور احمد موہل :** کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حالیہ بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے صوبہ میں کپاس ۔ گنا ۔ چاول اور خریف کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے ۔

(ب) صوبہ کے ہر ضلع میں ہر ایک فصل کے کتنے ایکڑ رقبہ کو نقصان پہنچا ہے ۔

(ج) کیا نقصان زدہ علاقے کے کاشتکاروں کو مالیہ اور آبیانہ میں کوئی رعایت دی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان علاقوں کے کیا نام ہیں جن پر اس رعایت کا اطلاق ہوگا ۔

(د) کیا مالیہ اراضی اور آبیانہ میں رعایت کے علاوہ کاشتکاروں کو کوئی دیگر مدد بھی دی گئی ہے ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) ضلع وار اور فصل وار اراضی کی تفصیل گوشوارہ (الف)* اور (ب) *میں درج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ

---

*براہ کرم آخر میں ملاحظہ فرمائیں

دی گئی ہے - پنجاب کا ہر فصل کا نقصان زدہ رقبہ مندرجہ ذیل ہے -

نام فصل	کل نقصان	نقصان جزوی	
	ایکڑ	ایکڑ	
چاول	1,32,911	61,229	
گنا	95,818	3,007	
کپاس	6,15,604	26,112	
مکی	36,446	17,778	
باجرہ	69,018	15,702	
جوار	23,511	2,48	
سبزیاں	۴,060	2,440	
سبزہ	2,02,439	13,449	
دالیں	۴,622	3,347	
باغات	1,779	698	(چراگاہ وغیرہ)
متفرقات	10,501	10,139	
کل میزان	12,04,609	1,46,438	

(ج) جی ہاں - نقصان زدہ علاقے کے کاشتکاروں کو مالیہ اور آبیانہ میں مکمل رعایت تا حد رقبہ مندرجہ گوشوارہ (الف) میں دی گئی ہے - گوشوارہ (ب) میں مندرجہ رقبہ کی حد تک جزوی طور پر معافی دی گئی ہے - ضلع وار تفصیل گوشوارہ (الف) اور (ب) میں درج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے - پنجاب کی معافی مالیہ اور آبیانہ وغیرہ کی تفصیل

درج ذیل ہے ۔

کل معافی

مالیہ	لوکل ریٹ	ڈیلوپلپمنٹ ٹیکس	آبیانہ	کل رقم
روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
31,02,540	14,79,088	11,89,270	63,71,692	1,24,42,590

جزوی معافی

روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
81,560	41,088	43,049	71,300	2,36,997

(د) جی ہاں ۔ یہ امداد آسان شرائط پر مختلف قرضہ جات کی شکل میں دی جا رہی ہے ۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

(i) تقسیم تقاوی قرضہ جات مورخہ 28-12-73 تک ۔

(الف) ایکٹ XVII آف 1958 کے تحت 2,86,23,804 کروڑ روپیہ

(ب) ایکٹ XIX آف 1883 کے تحت : 1,80,04,40 کروڑ روپیہ

کل میزان 4,66,28,206 کروڑ روپیہ

اس امداد کی تفصیل ضلع وار گوشوارہ (ج) میں درج ہے ۔ جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے* ۔

(2) اس کے علاوہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے بھی برائے مرمت و تعمیر مکانات جو کہ سیلاب سے تباہ ہوئے ہیں ۔ ان کے لیے پانچ کروڑ روپیہ کا قرضہ جاری کیا ہے ۔ جو کہ شہری و دیہی دونوں آبادیوں کے لیے ہے ۔ اس قرضہ سے دیہی علاقوں کے کاشتکار بھی مستفید ہوں گے ۔ اور یہ قرضہ آسان شرائط پر ہے ۔

(3) اس کے علاوہ ایگریکلچرل ڈیلوپلپمنٹ بنک آف پاکستان نے بھی تقریباً 7,34,53,547 کروڑ روپیہ کاشتکاروں میں برائے خرید بیج ۔ کھاد ۔ بیلوں اور سامان کھیتی باڑی تقسیم کئے

---

*براہ کرم آخر میں ملاحظہ فرمائیں

ہیں ۔ یہ قرضہ جات بڑی آسان شرائط اور بغیر سود کے ہیں جن کی ادائیگی کی مدت ایک سال اور بعض حالات میں دو سال مقرر کی گئی ہے ۔

(ا) زرعی ترقیاتی بنک کے علاوہ دیگر کمرشل بنک جات ۔ نیشنل بنک ۔ یونائیٹڈ بنک ۔ حبیب بنک ۔ کامرس بنک بھی زرعی مقاصد کے لیے آسان شرائط پر قرضہ جات دے رہے ہیں ۔

صوبہ پنجاب میں سیلاب سے متاثرین میں رقوم کی تقسیم

*4558 ۔ میاں منظور احمد وٹو : کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حالیہ سیلاب میں صوبہ پنجاب کے متاثرین میں کل کتنی رقم بطور امداد تقسیم کی گئی ہے ۔

(ب) مذکورہ امداد کو کن کن مدوں پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ تفصیل مدوار بتائی جائے ۔

(ج) مذکورہ امداد میں سے کن کن اضلاع کو کتنی کتنی رقم بطور امداد دی گئی ۔ تفصیلاً بتایا جائے ۔

(د) متاثرین کو مالی امداد بطور قرض دی جاری ہے یا بطور عطا ۔ اگر قرض دی گئی ہے تو اس پر کوئی سود ہے یا نہیں اور یہ قرض کتنی مدت کے بعد وصول ہوگا ۔

(ہ) تحصیل فورٹ عباس ۔ ضلع بہاولنگر کے علاقہ ولز میں دریائے گھاگھرہ کے متاثرین کو حکومت نے کتنی امداد دی ہے ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) حکومت نے 1973ء کے سیلاب میں صوبہ پنجاب کے متاثرین میں مبلغ 24,39,75,769 روپے (چوبیس کروڑ انتالیس لاکھ پچھتر ہزار سات سو انہتر روپے) کی رقم تقسیم کی ۔

(ب) و (ج) مدوار و ضلع وار تفصیل منسلکہ گوشوارہ جات ''الف'' ''ب'' ''ج'' ''د'' اور ''س'' میں مندرج ہے ۔ جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے* ۔

(د) متاثرین کو مالی امداد بلاسود قرض کی صورت میں دی گئی ہے مگر چونکہ یہ قرضجات حکومت کی مختلف ایجنسیوں نے مختلف مدات کے تحت فراہم کیے ہیں اس لیے قرضجات کی وصولی کی مدت بھی مختلف ہے لہٰذا ہر ایجنسی کی شرائط وصول یابی بالترتیب درج ذیل ہے :-

(I) تقاوی قرضہ جات بذریعہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور

(I) بیج ، کھاد اور ٹریکٹرز کرایہ پر لینے کے لیے جو قرضجات فراہم کیے گئے ہیں ان کی وصولی ربیع 74-1973 کی فصل کی برداشت کے فوراً بعد ایک قسط میں ہوگی ۔

(II) آلات کشاورزی کے لیے دیے گئے قرض کی وصولی ایک سال کے بعد یکمشت ہوگی

(III) بیلوں کی خرید کے لیے دیے گئے قرض کی وصولی دوسال کی مدت کے بعد چار ششماہی اقساط میں ہوگی ۔

(IV) کنوؤں اور ٹیوب ویلوں کی مرمت کے لیے دیے گئے قرض کی وصولی ایک سال کے بعد دس ششماہی اقساط میں ہوگی

(II) قرضہ جات برائے تعمیر مکانات بذریعہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن

(I) قرض کی تقسیم کی تاریخ سے عرصہ دو سال تک کوئی سود وصول نہیں کیا جائے گا ۔ عرصہ دو سال کے بعد مبلغ 20,000 (بیس ہزار) تک کی رقم پر 7½ فیصد سالانہ اور مبلغ 20,000 (بیس ہزار) سے زائد رقم پر 8½ فیصد سالانہ کے حساب سے سود وصول کیا جائے گا ۔

(2) قرض کی وصولی عرصہ دو سال کے بعد مندرجہ شرائط پر

---

*براہ کرم آخر میں ملاحظہ فرمائیں

ہوگی :-

نوعیت مکانات	قرض کی مدت	وصولی کی اقساط فی ہزار شہری آبادی دیہاتی آبادی	
		ماہوار	ششماہی
		روپے	روپے
کچے مکانات	5 سال	20	113
نیم پختہ مکانات	10 سال	12	70
پختہ مکانات	20 سال	8	49

(III) قرضہ جات بذریعہ زرعی ترقیاتی بنک و دیگر کاروباری بنک

(I) بیج اور کھاد کی خرید کے لیے دیے گئے قرض کی وصولی فصل کی برداشت کے بعد بنکوں کے مروجہ قوانین کے مطابق ہوگی ۔

(II) آلات کشاورزی کے لیے دیے گئے قرض کی وصولی ایک سال کی زعائیتی مدت کے بعد بنکوں کے مروجہ قوانین کے تحت ہوگی ۔

(III) بیلوں کی خرید کے لیے دیے گئے ۔ قرض کی وصولی دو سال کی زعائیتی مدت کے بعد بنکوں کے مروجہ قوانین کے تحت ہوگی ۔

(ہ) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے علاقہ وار کے متاثرین کو بھی دیگر متاثرین کی طرح قرضہجات کی سہولت میسر تھی مگر انھوں نے اس سہولت سے استفادہ حاصل کرنا پسند نہ کیا ۔ تاہم متاثرین کو محکمہ مال اور انہار کے عملہ کے مشترکہ معائنہ کی بنیاد پر مالیہ اور آبیانہ میں معافی دی گئی ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! ممبران اسمبلی جو کہ اسی علاقہ کے نمائندے ہیں ۔ انھوں نے دورہ کیا اور انھیں قرضہجات کے سلسلہ میں کافی شکایات موصول ہوئی ہیں ۔ جناب والا ! سیلاب زدگان کے متعلق جو حکومت کے اہل کاروں نے فہرستیں تیار کی تھیں ۔ اس سلسلہ میں ممبران اسمبلی سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا ۔ کیا وزیر موصوف اس پر کوئی ایکشن لیں گے ۔ یا آئندہ کے لیے کوئی ہدایات جاری فرمائیں گے ؟

وزیر ریلیف : جناب والا ! اتفاق کی بات ہے یہ سوالات 1973ء سے تعلق رکھتے ہیں اور لیٹ ہوتے ہوتے اب پیش ہوئے ہیں ۔ اب تو وہ خطرہ خدا کے فضل سے ختم ہو گیا ہے لیکن پھر بھی اگر خدانخواستہ آئندہ کوئی سیلاب آیا اور میں تو کہتا ہوں کہ خدا کرے نہ آئے ۔ اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آیا تو کرنل صاحب سے ضرور مشورہ کیا جائے گا ۔

کرنل چھ اسلم خان نیازی : جناب والا ! اس وقت تو کوئی مشورہ نہیں کیا گیا اب جیسا کہ وزیر موصوف نے یقین دہانی کروائی ہے ۔ اس کے پیش نظر کیا وزیر موصوف اس سلسلہ میں کوئی سرکلر جاری فرمائیں گے ؟

وزیر ریلیف : کرنل صاحب آپ سے ضرور مشورہ لیا جائے گا ۔

ملک ثناء اللہ خان : حضور والا ! میں بھی سیلاب زدگان کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ کے علاقہ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایکڑ اراضی جو ریت سے اٹی پڑی ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس ریت کو صاف کرانے کے سلسلہ میں کوئی احکام جاری فرمائیں گے ۔ تاکہ اس علاقہ کو قابل کاشت بنایا جا سکے ؟

وزیر ریلیف : جناب والا ! حکومت اپنے وسائل کے مطابق پوری کوشش کرے گی ۔ جو کچھ بھی ہو سکا کیا جائے گا ۔

سیلاب کمیشن کا قیام اور اس کی رپورٹ

*5155 ۔ **سردار امجد حمید خان دستی :** کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا سیلاب کے دوران انتظامیہ کی مبینہ لاپرواہی اور بعض مقتدر سیاست دانوں کی مداخلت کی مقتضیات کے لیے جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے اس کے سربراہ کون صاحب ہیں اور کمیشن اپنی رپورٹ و سفارشات کب تک حکومت کو پیش کر دے گا ؟

وزیر آبپاشی (میاں چھ افضل وٹو) : انکوائری کمیشن کے سربراہ کا نام جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال ہے ۔ رپورٹ و سفارشات کے پیش کرنے کے لیے تاریخ کا کوئی تعین نہیں کیا گیا ۔

سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے امدادی قرضے

*5588 ۔ **چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے صوبہ میں گذشتہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے مختلف مدات کے تحت امدادی قرضے دیے گئے تھے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے ہر ضلع میں ہر مد کے تحت کتنی کتنی رقوم بطور قرض دی گئیں ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) حکومت نے مبلغ 24,39,75,769 روپے پنجاب میں متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے بورڈ آف ریونیو پنجاب ، رجسٹرار امداد باہمی پنجاب ، ہاؤس بلڈنگ ، فنانس کارپوریشن ۔ زرعی ترقیاتی بنک پاکستان اور دیگر کاروباری بنکوں نے بطور قرض تقسیم کیے جن کی مد وار و ضلع وار تفصیل منسلک گوشوارہ جات ''الف'' ''ب'' ''ج'' ''د'' اور ''س'' میں دی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

"الف"

Taccavi

DISBURSEMENT (LONG TERM LOANS)

Land Improvment Loans Act XIX of 1883

S. No.	Division	District	Persian wheel	Repair of Tubewells	Hire of Tractor	Total
1	2	3	4	5	6	7
1.	Rawaldindi	Jhelum	94,000	46,000	—	1,40,000
		Gujrat	16,45,534	23,31,266	—	39,75,000
2.	Sargodha	Sargodha	58,500	3,39,200	27,300	4,25,000
		Mianwali	34,000	91,000	—	4,25,000
		Lyallpur	33,000	4,67,000	—	5,00,000
		Jhang	1,39,950	24,85,950	—	26,25,000
3.	Lahore	Lahore	1,31,900	6,97,620	—	1,29,520
		Gujranwala	83,370	4,16,630	—	5,00,000
		Sheikhupura	90,000	8,24,910	—	9,14,910
		Sialkot	2,82,904	2,46,185	11,561	5,40,650
4.	Multan	Multan	7,01,500	28,60,800	1,67,201	37,29 991
		Muzaffargarh	2,76,550	4,44 000	4,450	7,25,000
		D.G. Khan	1,13,210	4,03,040	20,113	5,36,363
		Sahiwal	14,600	6,10,400	—	6,25,000
5.	Bahawalpur	Bahawalpur	5,36,050	3,13,950	—	8,50,000
		Bahawalnagr	1,87,978	2,37,022	—	4 25,000
		Rahimyar	8,66,175	22,40,775	—	29,06,950
		Total	50,87,911	150,54,848	2,30,625	203,73,384
		Total disbursement under Act XIX of 1883				2,03,73,384
		———	———	———Act XVII of	1958	3,30,08,319
						5,33,81,703

Loans

D.SBURSEMENT (SHORT TERM LOANS)

Agriculturists loans Act XVII of 1958.

Seed	Fertilizer	Farm Implements	Bullocks	Total
8	9	10	11	12
6,094	39,340	—	94,566	1,40,000
11,80,343	1,34,853	—	22,66,054	35,81,250
1,12,703	16,31,968	—	3,30,329	20,75,000
57,485	97,200	—	1,45,315	3,00,000
75,605	6,34,445	6,055	5,33,895	12,50,000
5,66,958	40,53,304	96,957	20,24,840	67,42,069
2,61,006	9,24,934	40,200	3,06,700	15,32,840
37,681	2,83,488	—	4,28,631	7,50,000
3,31,866	8,24,034	—	24,100	12,50,000
4,58,683	5,49,142	1,83,570	4,20,568	10,11,963
7,15,736	28,27,718	4,000	2,88,796	38,36,230
2,56,500	5,50,000	—	2,93,500	11,00,000
4,27,585	2,07,201	—	15,500	6,50,280
2,11,090	9,79,908	38,002	1,21,000	12,50,000
65,556	57,126	9,500	8,42,718	9,75,000
24,641	15,020	2,405	1,37,934	2,50,000
6,09,690	15,35,899	13,62,026	22,05,046	57,13,661
52,99,532	154,85,580	17,42,715	104,80,492	330,010

"ب"

STATEMENT SHOWING DISTRICT WISE AND ITEM WISE DISBURSEMENT OF LOANS, BY REGISTRAR CO-OPERATIVE SOCIETIES

District	Fertilizer	Seed	Other	Total
Sargodha	7,14,899	—	10,34,702	17,79,691
Mianwali	7,52,195	10,90,094	17,37,937	25,99,226
Lyallpur	16,65,013	4,000	27,28,413	43,27,426
Jhang	21,26,835	11,000	35,52,476	56,90,311
Total Sargodha Division	52,88,942	1,2[illegible],094	90,53,528	144,66,564
Multan	9[illegible],177	34,691	5,10,767	6,41,635
Muzaffargarh	3,33,213	1,31,419	17,34,818	22,49,450
D.G. Khan	6,90,042	5,04,026	9,12,149	21,06,217
Sahiwal	2,28,829	1,320	5,22,251	7,52,400
Total Multan Division	13,48,261	7,21,456	36,79,985	57,49,702
Lahore	7,17,254	2,08,584	8,76,033	18,01,871
Gujranwala	7,01,873	16,155	9,81,230	16,99,258
Sialkot	13,02,699	62,002	8,25,376	21,90,077
Total Lahore Division	27,21,826	2,86,741	26,82,639	56,91,206
Gujrat	4,[illegible]2,910	5,665	18,81,501	22,99,376
Jhelum	97,360	1,91,182	7,86,278	10,74,8[illegible]0
Total Rawalpindi Divison	5,09,570	1,9[illegible],847	26,67,779	33,74,196
Bahawalpur	26,06,018	7,35,351	3[illegible],47,429	68,08,798
Grand Total of Punjab	124,74,[illegible]17	20,64,489	215,51,360	360.80,466

(Amuont in Thousands of Rupees)

"ج"

STATEMENT REG. DISTRICT-WISE AND PURPOSE WISE LOANS ADVANCES DURING THE YEAR 1973-74 RABI SEASON IN THE PUNJAB BY ADBP

Districts	Seed	Fertilier	Bullocks	Pesticides	Others	Total
Lahore	70	2574	609	—	12	3265
Sialkot	116	1725	407	—	444	2692
Sheikhupura	217	3797	787	23	—	4824
Gujranwala	2	1117	137	—	—	1306
Sahiwal	210	14105	843	—	125	15283
Rawalpindi	11	76	5	—	4	96
Jhelum	28	209	15	—	12	264
Gujrat	157	1140	79	—	66	1442
Campbellpur	19	139	10	—	8	176
Sargodha	1216	6960	376	2	233	7789
Mianwali	22	708	31	—	24	792
Jhang	325	10463	566	—	354	11708
Lyallpur	97	3081	166	—	104	3448
Multan	1651	10851	218	—	68	12688
Muzaffargarh	590	4130	83	—	26	4829
D.G. Khan	135	956	20	—	6	1117
Bahawalpur	177	981	373	—	677	2208
Bahawalnagar	82	461	175	—	318	1036
R.Y. Khan	651	3612	1373	—	2492	8128
Total	4726	67085	6280	25	4975	83091

"ہ"

STATEMENT OF AGRICULTURAL LOANS ALLOWED BY COMMERCIAL BANKS IN FLOOD AFFECTED AREA OF THE PUNJAB

(Amount in Lacs of Rupees)

District	Name of Bank	Seed	Fertilizer	Pesti-cide	Bul-locks	Tractor & imple ments	Others	Total	
Bahawalpur.	Commerce Bank Ltd	1.40	9,29	—	—	—	—	10,69	
—do—	Australisia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.09*	10,78
Bahawalnagar	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.05*	.05
D. G. Khan	Muslim Commercial Bank Ltd.	3.24	1.39	.25	.02	—	—	4.90	4.90
Gujrat	Allied Bank of Pakistan Ltd.	—	—	—	—	—	—	.22*	
	United Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.78*	1.00
Gujranwala	United Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	2.33*	
	Muslim Commercial Bank Ltd.	—	.11	—	—	—	—	.11	2.44
Jhelum	United Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.14	.14
Jhang	United Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.28	
	Muslim Commercial Bank Ltd.	.93	6.30	—	1.06	.04	.01	2.80	3.08
Lahore	Muslim Commercial Bank Ltd.	.01	.29	—	—	—	—	.30	
	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.03	
	National Bank of Pakistan	—	—	.61	—	—	—	.61	1.21
									23.60

Lyallpur	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.12*	
	Muslim Commercial Bank Ltd.	.18	.02	—	—	—	—	.20	.32
Multan	Australasia Band Ltd.	—	—	—	—	—	—	.03*	
	Habib Bank Ltd.	3.45	27.43	—	—	—	—	30.88	30.91
Muzaffargarh	United Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	17.92*	17.92
Rawalpindi	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.04*	.04
Rahim Yar Khan	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.14*	
	United Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	2.94*	3.08
Sahiwal	National Bank of Pakistan	.03	1.21	—	—	—	—	1.24	1.24
Sialkot	National Bank of Pakistan	.24	1.67	—	—	—	.25	2.16	2.16
Sargodha	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.12	
	Habib Bank Ltd.	.06	7.92	—	.69	.70	—	9.37	
	Muslim Commercial Bank Ltd.	—	—	.04	—	—	—	.02	9.51
Sheikhupura	Australasia Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	.05	.05
									88.83

HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION

(UPTO 23-5-1974)

FLOOD RELIEF ACCOUNT

Station	Cases sanctioned	Amount sanctioned
Lahore	1349	25,82,000
Sheikhupura	2186	49,95,600
Gujrat	1392	30,38,000
Gujranwala	1644	35,32,000
Sialkot	1258	40,81,700
Lyallpur	966	47,56,000
Sargodha	1484	35,18,000
Jhang	2492	85,40,000
Multan	3734	65,82,000
R. Y. Khan	2373	67,65,600
Muzaffargarh	3449	30,65,000
D. G. Khan	406	15,63,000
Bahawalpur	794	30,14,000
Bahawalnagar	38	9,00,000
Jhelum	293	4,00,000
Sahiwal	300	5,84,000
Mianwali	313	3,13,000
	26171	6,25,29,600

انسداد سیم و تھور کے لیے خراب ٹیوب ویل چالو کرنا

*5670 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر آبپاشی نشان زدہ سوال نمبر 2773 کے جواب کے حوالہ سے جو 15-6-1973 کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انسداد سیم و تھور کے لیے جو ٹیوب ویل بوجہ خرابی مشینری و بجلی عارضی طور پر بند تھے انہوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کتنے ٹیوب ویل چالو ہو گئے ہیں اور ابھی تک کتنے بند پڑے ہیں اور یہ کب تک چالو ہو جائیں گے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : سیم و تھور کے انسداد کے لیے سکاربوں کے تحت لگائے گئے 6269 ٹیوب ویلوں میں سے جن کو بجلی مہیا کی جا چکی تھی اس وقت 298 ٹیوب ویل بوجہ خرابی مشینری و بجلی عارضی طور پر بند تھے ان میں سے 283 ٹیوب ویلوں کو چلا دیا گیا اور باقی 15 ٹیوب ویل بوجہ بجلی نقص (11 بوجہ ٹرانسفارمر چوری ہونے ، 2 بوجہ ٹرانسفارمر خراب ہونے اور ایک بجلی کی لائن خراب ہونے) اور ایک ٹیوب ویل پمپ ہاؤس خراب ہونے کی وجہ سے بند ہے ۔ بجلی کے نقائص دور کرنا محکمہ بجلی (واپڈا) کی ذمہ داری ہے اور اس ضمن میں ان سے مسلسل رابطہ قائم ہے اور متعلقہ حکام پر نقائص کی فوری درستگی کے لیے زور دیا جا رہا ہے تاکہ ٹیوب ویلوں کو چلایا جا سکے ۔ ایک ٹیوب ویل جو بوجہ خرابی پمپ ہاؤس بند ہے اس سلسلہ میں متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر کی رپورٹ کے مطابق پمپ ہاؤس کو مزید گہرا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔ علاوہ ازیں جن ٹیوب ویلوں کو چلا دیا گیا تھا ان میں سے 10 ٹیوب ویل بوجہ بجلی نقص (2 ٹرانسفارمر چوری ہونے ۔ 5 ٹرانسفارمر خراب ہونے اور 3 بجلی کی لائن خراب ہونے) اور 4 ٹیوب ویل بوجہ مشینری نقص عارضی طور پر دوبارہ بند ہو گئے ہیں ۔ ان ٹیوب ویلوں کو چلانے کے لیے بھی عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا! ہمارے علاقہ میانوالی میں چشمہ بیراج کی وجہ سے کافی ٹیوب ویل زیر آب آ چکے ہیں اور اب یہ بند پڑے ہیں اور بیکار ہو گئے ہیں ۔ جناب والا! نیشنل پوائنٹ آف ویو سے یہ کافی نقصان ہو رہا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس سلسلہ میں کچھ فرمائیں گے ؟

مسٹر سپیکر : کیا آپ کے علاقہ میں بھی سیم و تھور کا مسئلہ ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب سپیکر! وہاں کافی سیم و تھور موجود ہے اب وزیر موصوف کو بتانا چاہیے کہ حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر : یعنی سیم و تھور وہاں موجود ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب سپیکر! وہاں کافی سیم و تھور پیدا ہو گیا تھا اور یہ ٹیوب ویل اب بیکار پڑے ہوئے ہیں ، اس سے کافی نقصان ہو رہا ہے حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہیے ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا! میں کرنل صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے مجھے یہ اطلاع پہنچائی ہے میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ جو ٹیوب ویل خراب پڑے ہوئے ہیں اس کے متعلق وہ مجھے انفارم کریں ان کی نشاندھی کریں ، انشاء اللہ تعالیٰ ان کو فوری طور پر ٹھیک کروا دیا جائے گا ۔ وہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ۔ میں ان سے تفصیلاً بات چیت کر لوں گا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا! میں چیمبر میں جانے سے اس لیے بھی ہچکچاتا ہوں کیونکہ وہاں پر وزیر صاحب کی اپنی مرضی ہے ۔ کہ وہ ہمیں صرف چائے پلا کر ٹرخا دیں ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا! کرنل صاحب نے بہت اچھا سوال کیا تھا ۔ میری تحصیل سیالکوٹ میں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : یعنی آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کے علاقہ میں لگا دیے جائیں ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ میری تحصیل سیالکوٹ میں 8/7 سال سے کوئی 58 ٹیوب ویل مراکہ ڈویژن اپ سکیم اور ڈاؤن سکیم میں نصب ہے لیکن ان میں سے آدھے چل رہے ہیں اور آدھے بند پڑے ہوئے ہیں ۔ اس لیے وزیر موصوف سے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کو چلانے کے لیے کوئی مناسب بندوبست فرماویں ۔

وزیر آبپاشی : اس کا ضرور بندوبست کیا جائے گا ۔

جنگ سے متاثرہ علاقوں میں پختہ مکانات کی تعمیر

*5692 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر ریلیف نشان زدہ سوال نمبر 2949 کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں 15-9-1973 کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مذکورہ غیر ملکی امدادی ایجنسی نے ضلع سیالکوٹ کے کس کس علاقہ میں جنگی متاثرین کے لیے کہاں تک تعمیرات مکمل کر لی ہیں اور اس ایجنسی کا تعلق کس ملک سے ہے ؟

وزیر ریلیف (میاں محمد افضل وٹو) : موضع لیسر کلاں ۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ میں امدادی ایجنسی CARE کے تعاون سے جنگی متاثرین کے لیے دو سو بیس (220) مکانات تعمیر کئے گئے ہیں ۔ اس ادارہ کا تعلق امریکہ سے ہے ۔

ملک ثناء اللہ خان : پیلیمنٹری سر ۔ جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ حکومت امریکی ادارے کے تعاون سے علاقہ سیالکوٹ میں مزید ایسی کالونیاں علاقہ مراکیوال میں بسانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ریلیف : امریکی ادارے کے تعاون یا غیر تعاون کی بات نہیں ہے وفاقی حکومت اپنے تعاون سے اور وزیر اعظم ریلیف فنڈ سے اس طرح کے مکانات اور صوبائی حکومت اپنے طور پر اس طرح کے مکانات بنانے کا انتظام کر رہی ہے اور آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ اس سلسلے میں ایک مخصوص قسم کی اینٹیں دیہات میں سیمنٹ اور ریت ملا کر بنائی جاسکتی ہیں ۔ یعنی sirvara bricks جسے blocks کہتے ہیں ان سے ایک مکان 4/5 ہزار میں two bed rooms کا بنتا ہے اور اس سکیم کو انشاءاللہ آپ کے ضلع میں introduce کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری علی بہادر ۔

چشمہ لنک ہیراج کا پانی

*5729 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ امسال چشمہ لنک ہیراج سے صوبہ کو کتنا پانی ملا ہے اور سال گذشتہ میں کتنا ملا تھا ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : ربیع 74-1973ء میں چشمہ بیراج منڈوریج سے صوبہ پنجاب کو 0.351/MAF (ایم ۔ اے ۔ ایف) پانی ملا ہے جب کہ ربیع 73-1972ء میں 0.44/MAF (ایم ۔ اے ۔ ایف) پانی دیا گیا تھا ۔

خریف 1973ء میں چشمہ جہلم لنک سے 0.97/MAF (ایم۔ اے ۔ ایف) پانی صوبہ پنجاب کو ملا ۔ جبکہ خریف 1972ء میں 2.22/MAF (ایم ۔ اے ۔ ایف) پانی ملا ۔

چوہدری علی بہادر خان : مسٹر سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ خریف 1972ء میں 2.22 ایم اے ایف پانی ملا اور خریف 1973ء میں صرف 0.97 ایم اے ایف پانی پنجاب کو ملا ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک تہائی یا دو حصے پانی کم کر دیا گیا ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! یہ پنجاب کا پانی کم کرنے کی بات نہیں ہے بلکہ 1972ء میں قدرتی طور پر پانی پیچھے دریا میں زیادہ آیا ۔ اس کے علاوہ بھی کئی مزید pressures آتے ہیں جو کہ flood seasons کے بعد بھی اگر کبھی بارش ہوتی ہے تو وہ پانی جمع ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے پانی زیادہ ہوگیا ہوگا ۔ ابھی آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ کوئی ایک ہفتہ یا دس دن ہوئے کہ پنجاب میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے منگلا میں اور دریائے جہلم اور چناب میں پانی کی مقدار زیادہ ہونے سے پانی زیادہ ہوگیا تو یہ position ہر سال differ کرتی ہے ۔ کسی سال پیچھے دریا میں پانی زیادہ ہوتا ہے اور کسی سال تھوڑا ہوتا ہے ۔ بدقسمتی سے 1973ء میں پانی تھوڑا آنے کی وجہ سے storage کم ہوا اور 1972ء میں پانی زیادہ آنے کی وجہ سے storage زیادہ ہوا تو یہ چشمہ بیراج میں پانی کے storage کا حساب دریاؤں میں پیچھے سے پانی کے زیادہ یا کم آنے کی وجہ سے ہے اس میں ہم کوئی کمی بیشی نہیں کرتے ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! یہ جو پنجاب کی پانی کی سپلائی ہے وہ باقاعدہ مقرر نہیں ہے ۔ کیا یہ پانی کے کم یا زیادہ ہونے پر منحصر ہے یا اس کی کوئی ratio مقرر ہے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! اس میں آدھا آدھا ہوتا ہے یا تناسب کے حساب سے تقسیم ہوگی ۔ اگر یہ 0.97 ایم اے ایف ہمیں ملا ہے ۔ تو

اسی قدر ان کو ملا ہوگا اور اسی قدر storage ہوا ہوگا ۔ اگر ہمیں 1972ء میں 2.22 ایم اے ایف حصہ ملا ۔ تو naturally دوسروں کو بھی اتنا ہی ملا ہوگا اور تقریباً اتنا ہی زیادہ storage ہوا ہوگا ۔ یہ storage پر منحصر ہے اس کو کم و بیش کرنے کا اختیار صوبوں کے بس میں نہیں ہے ۔

کرنل محمد امام خان لیازی : point of privilege Sir, جناب والا ! چشمہ بیراج میرے غریب ضلع میانوالی میں واقع ہے ۔ کیا وزیر موصوف ہمیں اس بات کی اجازت دیں گے کہ ہم کیوسکس پر کچھ ٹیکس لگائیں ۔ کیونکہ ہمارا ضلع میانوالی کافی غریب ہے ۔ اس طرح سے اس کی آمدنی بڑھ جائے گی اور جو ہمارے ضلع کا پانی دریائے جہلم میں جاتا ہے ۔ اس کا بھی ہم فائدہ اٹھا سکیں گے ۔ تو کیوں نہ ہم کیوسکس پر یا ایم اے ایف پر کوئی ٹیکس لگائیں اور اس طرح سے اکٹھی کی گئی رقم کو اس ضلع کے ترقیاتی کاموں کو عملی جامہ پہنانے پر صرف کریں ؟

Mr. Speaker : This is no supplementary.

شیخ عزیز احمد : سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ! کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ 1972ء میں 2.22 ایم اے ایف پانی ملا اور 1973ء میں صرف 0.97 ایم اے ایف پانی ملا ۔ جبکہ یہ فرما رہے ہیں کہ 1973ء میں پانی کم ہو گیا ۔ حالانکہ خریف 1973ء کے موسم میں تمام صوبے میں سیلاب آیا اور دریاؤں میں پانی زیادہ تھا ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ دریاؤں میں سیلاب کا season ہوتا ہے ۔ اس میں storage میں خاص مقدار میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ پانی جتنا بھی پیچھے سے آتا ہے وہ آگے pass on ہو جاتا ہے اور وہ store نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر : ان کا سوال کچھ اور ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ پچھلے علاقہ سے مراد آپ کا Catchment area ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اتنا پانی تھا کہ flood آ گیا ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر آبپاشی : میں ان کی بات سمجھ گیا ہوں اور میں ان کی اس بات کا جواب دے رہا ہوں ۔ تو جناب والا ! میرا جواب یہ ہے کہ suppose اس چشمہ بیراج کا storage جو ہے ۔ اس کی storage capacity ایک

ایم اے ایف ہے اور پیچھے سے پانی سیلاب کے ذریعہ چاہے کتنا آجائے ایک ایم اے ایف پانی جمع کرنے کے بعد اس کی storer ge capacity بھر جائے گی اور وہ بھر جانے کے بعد باقی تمام پانی سمندر میں چلا جائے گا اور جونہی store شدہ پانی flood season کے بعد ہم ایک ایم اے ایف استعمال میں لے آئیں گے ۔ تو اس کے بعد وہ خالی ہو جائے گا ۔ اب اس کی storage capacity 1 M.A.F. خالی ہوگی اب نومبر دسمبر ۔ جنوری یا سردیوں میں اگر نیا پانی یا نیا preseure آتا ہے ۔ تو وہ پھر store ہو جائے گا ۔ تو سیلاب کا آنا چشمہ بیراج کی capacity storage کو صرف اس حد تک affect کر سکتا ہے کہ وہ اپنی storage capacity کے مطابق بھر جائے ۔ اگر وہ تربیلہ کی طرح بڑا ڈیم ہوتا اور اس میں لاکھوں کیوسک پانی جمع ہوسکتا ۔ تو پھر تو درست تھا ۔ اس لیے میں نے یہ گذارش کی ہے کہ سردیوں میں پانی کی کمی بیشی کا اس پر اثر پڑتا ہے ۔ نہ کہ گرمیوں کے سیلاب کا ۔

شیخ عزیز احمد : سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ! storage میں سردیوں میں کمی بیشی کا اثر فصل ربیع پر پڑتا ہے نہ کہ فصل خریف پر ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا ! سوال میرے فاضل دوست کا یہ نہیں ہے ۔ سوال یہ ہے کہ چشمہ بیراج میں پانی کا storeage 1972ء میں زیادہ ہوا اور 1973ء میں پانی تھوڑا جمع ہوا ۔ اس کا جواب میں نے یہ دیا ہے کہ چونکہ سردیوں میں پانی زیادہ آتا رہا ہے ۔ تو اسی وجہ سے بار بار store ہوتا رہا اور 1973ء کی سردیوں میں پانی کم آیا ۔ اس لیے تھوڑا store ہوا ۔

Quite a simple answer to their question.

مسٹر سپیکر : مس ناصرہ کھوکھر ۔

راولپنڈی میں لالکڑتی کے ٹینچ بھاٹہ تک اومنی بس سروس کا اجراء

***6349 ۔ مس ناصرہ کھوکھر** : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کچھ عرصہ پہلے راولپنڈی شہر میں لال کڑتی سے ٹینچ بھاٹہ تک اومنی بسیں چلائی تھیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس روٹ پر کوئی بس نہیں چلتی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) یہ درست ہے ۔ لیکن لال کڑتی اور ٹینچ بھاٹہ کے درمیان پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے باقاعدہ روٹ کی صورت میں کبھی کوئی اومنی بس نہیں چلائی ۔ بلکہ نومبر 1973ء سے صرف طلبا اور طالبات کے لیے سکول اور کالج کے اوقات میں بطور سپیشل دو بسیں چلائی تھیں ۔

(ب) یہ درست ہے ۔ چونکہ موسم گرما کی تعطیلات کے باعث سکول اور کالج بند ہو گئے لہذا یکم جون 1974ء سے یہ دونوں سپیشل بسیں بھی چلانی بند کر دی گئی ہیں ۔ جو کہ سکول اور کالج کے کھلنے پر دوبارہ چلا دی جائیں گی ۔

ملک محمد مظفر خان : سپلیمنٹری ۔ جناب والا ! وزیر موصوف اتنا خیال فرمائیں کہ اگر وہاں پر ضرورت نہ ہوتی تو student کیوں demand کرتے وہاں پر بہت زیادہ ضرورت ہے ۔ اس لیے میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا ۔ کہ اگر وہ مہربانی کریں تو ایک بس کا اجرا کر دیا جائے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی نئی بسیں مہیا ہوں گی ۔ تو ضرور ایک بس کا اجرا کر دیا جائے گا ۔

نہری علاقوں میں باغات کے تحت اراضی کے لیے پانی کی فراہمی

*6424 ۔ **چوہدری غلام احمد باجوہ** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہری علاقوں میں باغات کے تحت اراضی کو زائد پانی دیا جاتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو باغ تصور کی جانے والی اراضی میں کم از کم فی ایکڑ کتنے پودے ہونے لازمی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے بہت سے ایسے زمیندار جن کے کھیتوں میں مقررہ حد سے کم پودے ہوتے ہیں اپنے کھیتوں کو باغ ظاہر کرکے زائد پانی لے لیتے ہیں جس سے چھوٹے چھوٹے زمینداروں اور کاشتکاروں کی حق تلفی ہوتی ہے -

(ج) کیا حکومت اس بدعنوانی کو روکنے اور چھوٹے زمینداروں کی حق رسی کے لیے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) یہ درست نہیں ہے کہ تمام اراضی کو زائد پانی دیا جاتا ہے - زائد پانی صرف منظور شدہ باغ کو دیا جاتا ہے -

(ب) یہ درست نہیں -

(ج) باغات کے پانی کے متعلق بدعنوانی روکنے کے لیے قواعد موجود ہیں اور حکومت ان پر عمل درآمد کر رہی ہے -

میاں ظہور احمد : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جن رقبوں پر باغات لگ چکے ہیں اگرچہ ان کو پانی بھی مہیا نہیں کیا جاتا لیکن آبیانہ باغ کا وصول کیا جاتا ہے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میرے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں - اگر فاضل رکن کو specifically کسی ایسی بات کا علم ہے تو وہ تحریری طور پر میرے نوٹس میں لائیں - میں انشاء اللہ اس پر مناسب کارروائی کروں گا -

میاں ظہور احمد : جناب والا ! اگر میں ایسا رقبہ جس پر باغ لگا ہوا ہے اور حکومت بغیر پانی دیئے اس کا مالیہ اور آبیانہ وصول کرتی ہے آپ کے نوٹس میں لاؤں تو کیا وزیر موصوف اس کے لیے احکامات صادر فرمائیں گے کہ اس باغ کو پانی دیا جائے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ ایک اصول اور ضابطہ کے مطابق جب کوئی شخص باغ لگاتا ہے اس کے بعد وہ نہری محکمے کو apply کرتا ہے اور اس کے باغ کا پانی منظور ہوتا ہے - پانی کے منظور ہونے کے بعد آبیانہ باغ کے متعلق لیا جاتا ہے - ایسا کبھی نہیں ہو

سکتا کہ کسی شخص کو باغ کا پانی نہ ملا ہو اور اس سے باغ کا آبیانہ وصول کیا جائے۔ اگر فاضل رکن یہ مثال دے رہے ہیں کہ کسی شخص کا پانی منظور ہے اور اس کو specifically مل نہیں رہا تو ہم انشاء اللہ اس کو پانی ضرور دلائیں گے۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! پانی منظور نہیں ہوا۔ پانی کی منظوری کے لیے درخواست دی تھی لیکن پانی منظور نہیں ہو سکا۔

وزیر آبپاشی : جناب والا! اس کے لیے حکومت کا یعنی محکمہ نہر کا یہ طریقہ کار ہے کہ ہر نہر پر باغ کے لیے a specific quantity of water is fixed اور جب وہ ساری consume ہو جائے تو اس کے بعد نئے باغ لگانے والے کو اس وقت تک نیا پانی نہیں مل سکتا جب تک اس نہر کی capacity نہ بڑھا دی جائے۔ اگر تو وہ باغ اس زمرے میں آتا ہے کہ اس نہر پر باغ کا پانی جو totaly allocated تھا وہ consume ہو چکا ہے تو پھر میں فاضل رکن سے معذرت خواہ ہوں اور اس وقت تک انتظار کریں کہ ترجیلہ ٹیکٹری ہیوشن سے ہمیں اور پانی ملے اور ہم اس نہر کی capacity اور بڑھائیں اور اس باغ کو پانی دیں۔ اگر اس نہر پر باغ کا پانی موجود ہے تو میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ اس کا پانی باغ کو دیں گے۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! میرا مؤقف یہ ہے کہ ایک تو باغات کو پانی زائد دیتے ہیں اور وہ منظور ہوتا ہے۔ جو مائینرز ہیں ان پر آپ provide کرتے ہیں کہ اتنے کیوسک پانی باغ کے لیے دیا جائے گا اور وہ درخواست دھندگان کو تقسیم ہو جاتا ہے اور وہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض حضرات کو باغ لگانے کا شوق ہوتا ہے اور درخواست دیتے ہیں لیکن پانی مائینرز پر ختم ہو جاتا ہے اور وہ انہیں نہیں ملتا۔ وہ اپنے وسائل سے باغ لگاتے ہیں اور اپنے وسائل سے ان کی پرورش کرتے ہیں۔ محکمہ نہر انہیں زائد پانی نہیں دیتا جو کہ وہ دوسرے لوگوں کو درخواست دینے پر دیتا ہے اور پھر اس کا زائد آبیانہ وصول کرتا ہے۔ تو عالی جاہ میرا مؤقف یہ ہے کہ وہ باغات جن کے لیے گورنمنٹ نے یا محکمہ نہر نے پانی منظور نہیں کیا اور موقع پر ان لوگوں نے اپنے وسائل سے باغات لگا لیے ہیں تو گورنمنٹ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ایسے باغات جن کے لیے پانی نہیں دیا گیا ہے ان کے مطابق ان سے آبیانہ وصول کریں۔

وزیر آبپاشی : جناب والا! میں عرض کروں گا کہ فاضل رکن ایسی کوئی بات میرے نوٹس میں لائیں تو ہم مناسب طور پر چھان بین اور انکوائری کرنے کے بعد اس کی حق رسی کریں گے۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! ایسی ایک مثال تو نہیں۔ آپ مہربانی فرما کر یہ یقین دہانی کرائیں اور اپنے محکمے سے استفسار فرمائیں اور وہ ایسے مالکان کو locate کریں کیونکہ ایسے متعدد نہیں بلکہ سینکڑوں مالکان ہیں جن کے سینکڑوں ایکڑ باغ لگے ہوئے ہیں اور ان کو پانی نہیں دیا گیا۔ حالانکہ گورنمنٹ نے ان سے آبیانہ دوسرے باغات کی طرح جس کے لیے پانی دیا گیا ہے اس کے مطابق وصول کر رہی ہے۔

Mr. Speaker : You will look into the matter.

Minister for Irrigation : I will certainly.

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ایک پوزیشن تو ایسی ہے جس کی میاں صاحب نے ابھی وضاحت فرمائی ہے یعنی نیا باغ لگوا لیا ہے اور آبیانہ لگا دیا جاتا ہے حالانکہ پانی نہیں دیا جاتا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کے محکمہ نہر والوں نے ایسے لوگوں کا پانی باغات کے لیے منظور کیا ہوا ہے جن کا موقع پر کوئی باغ نہیں لیکن وہ ڈبل پانی لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کو آبیانہ بھی نہیں دینا پڑتا۔

مسٹر سپیکر : یہ بھی آپ کے نوٹس میں لائیں۔

وزیر آبپاشی : جناب والا! یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ فاضل رکن میرے نوٹس میں ایسی کوئی مثال لائیں۔ ہم یقیناً ان کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ سوال کے جز (الف) میں جو پوچھا گیا تھا "۔۔۔ باغ تصور کی جانے والی اراضی میں کم از کم فی ایکڑ کتنے پودے ہونے لازمی ہیں" اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔

وزیر آبپاشی : جناب والا! کتنے پودوں کی بات یہ ہے کہ ہر پودے کی different capacity ہوتی ہے مثلاً اگر آم کا باغ لگائیں تو آم کے پودوں کی تعداد مختلف ہوگی۔ اگر آپ انار کے باغ لگائیں تو ان کے پودوں کی تعداد مختلف ہوگی اور اسی طرح علیٰ ہذالقیاس آپ specifically

سوال کریں کہ آم کے باغات کے لیے کتنے پودے ہیں ۔ تو میں بتا دوں گا کہ 54 اسی طرح کسی اور پودے کے متعلق دریافت کریں تو میں اس کی بھی وضاحت کروں گا ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! اگر میں یہاں ایک مثال پیش کر دوں تو کیا جناب وزیر صاحب اس کی انکوائری فرمائیں گے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! انکوائری تو میں یقیناً کروں گا لیکن آپ دیکھیں کہ ہاؤس میں تو انکوائری نہیں ہوگی ۔ فاضل رکن وہاں تشریف لائیں میں یقیناً انکوائری کروں گا ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ چک نمبر 205گ ب تحصیل سمندری میں یہ ''باغ'' واقع ہے جہاں اس گاؤں کے باغ کو پانی دیا گیا ہے ۔ اس کی آپ انکوائری کروا لیں ۔ ابھی تک اس کو پانی دیا ہوا ہے لیکن ابھی تک باغ نہیں لگا اور کوئی کارروائی نہیں ہو سکی ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا ! انشاء اللہ اس کی ہم انکوائری کرائیں گے ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ جو انکوائری کا یقین دلایا ہے اس کے علاوہ بھی ملتان میں حویلی کینال سرکل میں اڑھائی سو ایکڑ رقبے پر باغ نہیں ہے لیکن اسے پانی دیا جا رہا ہے ۔ کیا اس کی بھی انکوائری کرائیں گے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں فاضل رکن کو یقین دلا چکا ہوں اور دلا رہا ہوں کہ انکوائری ہر صورت میں کراؤں گا آپ مجھے زبانی یا تحریری طور پر بتائیں ہم ضرور انکوائری کرائیں گے ۔

مسٹر سپیکر : جہاں پانی جاتا ہے اور چارج نہیں کیا جاتا اور جہاں پر پانی نہیں جاتا اور چارج کیا جاتا ہے ۔ دونوں کی انکوائری کرائیں ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا ! جہاں باغ نہیں لگا اور پانی لے رہے ہیں اس کا پانی کاٹ کے چوہدری علی بہادر خان کے باغ کو لگائیں گے ۔ ہم اس کو فوراً وہ پانی دیں گے ۔

مسٹر سپیکر : یہ انہیں تک پیشکش ہے یا کسی اور کے لیے بھی ہے ۔ میرے خیال میں اس سوال پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں ۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں چوہدری محمد حیات گوندل اگلا سوال پیش کریں ۔

چوھدری محمد حیات گوندل : سوال نمبر 6535 ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو سوال ہے اس کا جو جواب محکمہ کی طرف سے آیا ہے یہ میری دانست میں latest نہیں ہے تو میں فاضل رکن سے گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں آئندہ صحیح اور تازہ ترین اقدامات جو ہم نے کئے ہیں اگلے سیشن میں ان کا جواب دوں گا ۔

Mr. Speaker : It will be repeated.

سکارپ میں ٹیوب ویلوں کی تعداد

***6536 - چوھدری محمد حیات گوندل** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت سکارپ 11 میں کل کتنے ٹیوب ویل ہیں ۔ ان میں سے کتنے خراب ہیں اور کتنے درست حالت میں ہیں ۔ کتنے خراب ٹیوب ویل ایسے ہیں جو زائد از ایک ماہ سے بند پڑے ہیں اور ان کی خرابی کی وجہ سے وہاں کیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے ۔

(ب) کیا حکومت خراب ٹیوب ویلوں سے آبپاش ہونے والی زمین کا اس عرصہ کا جب تک ٹیوب ویل خراب رہے ہیں آبیانہ معاف کر دے گی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) (الف) : اس وقت سکارپ 11 میں کل 2066 ٹیوب ویل محکمہ آبپاشی کی تحویل میں ہیں ۔ ان میں 18 ٹیوب ویل بوجہ بور اور 34 ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی مستقل طور پر خراب ہیں ۔ جبکہ باقی ماندہ 1984 ٹیوب ویل درست حالت میں ہیں تاہم جو ٹیوب ویل درست حالت میں ہیں ۔ ان میں سے 317 ٹیوب ویل عارضی طور پر بعض وجوہات کی بنا پر خراب ہیں ۔

(ب) حکومت فی الحال ایسے ٹیوب ویلوں پر جو مسلسل کسی فصل کے دوران بند رہے ہوں پہلے ہی زائد آبیانہ معاف کر رہی

ہے ۔ تاہم اگر کسی فصل کے دوران ٹیوب ویل کچھ عرصہ کے لیے بند رہے تو ایسی صورت میں آبیانہ میں تخفیف کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ اس کے بارے میں جلد ہی کوئی فیصلہ ہو جائے گا ۔

ملک ثناءاللہ خان : جناب والا ! مراله ڈویژن میں ٹیوب ویل نمبر 4 کے لیے موضع شیخی تحصیل سیالکوٹ کا ٹرانسفارمر اگست کے پہلے ہفتے میں جل گیا تھا اور زمینداروں نے پرائیویٹ ٹیوب ویلوں سے چوتھائی حصہ پر پانی حاصل کیا لیکن اس کے باوجود کچھ زمینداروں پر اڑھائی ہزار روپے آبیانہ لگا دیا گیا ہے ۔ تو میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ کیا وہ ان زمینداروں پر آبیانہ معاف کرنے کے سلسلے میں ہمدردانہ غور فرمائیں گے ؟

وزیر آبپاشی : انشاءاللہ یقیناً ۔ اگر ان کی یہ بات صحیح ہوئی تو ہم ان کا آبیانہ معاف کر دیں گے ۔

چوہدری چھ حیات گوندل : جناب والا ! جز (ب) سے متعلق جواب دیا گیا ہے کہ ''اگر پوری فصل ٹیوب ویل بند رہے ہوں'' تو پوری فصل سے ان کی مراد کیا ہے ۔ تین مہینے ۔ چار مہینے ۔ چھ مہینے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! ایک فصل کا normal season سوائے کپاس کی فصل کے چھ مہینے ہوتا ہے ۔ چھ مہینے کے عرصے میں اگر وہ ٹیوب ویل almost 4 مہینے بند رہا ہو تو ہم اس کو پوری فصل کے لیے سمجھیں گے کہ وہ بند رہا ہے اور اس کا آبیانہ معاف کر دیا جائے گا ۔

چوہدری چھ حیات گوندل : اگر وہ ٹیوب ویل دو مہینے بھی بند رہے تو کیا وزیر موصوف نہیں سمجھتے کہ پوری فصل تباہ ہو جاتی ہے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں بھی ایک چھوٹے کاشتکار کی حیثیت سے مؤدبانہ عرض کروں گا کہ اگر فصل کو پہلا پانی لگ جائے ۔ اس کے بعد ایک مہینہ درمیان میں پانی کی قلت ہو یا بارش آجائے یا کوئی اور صورت ہو اور آخری پانی لگ جائے تو کچھ نہ کچھ فصل پکتی ہے ۔ تاہم میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کی فصل بالکل نہیں ہوئی تو ہم آپ کا وہ خرابہ معاف کردیں گے ۔

بھکر تا دریا خان بسوں کی سہولت

*6575 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بھکر سے دریا خان تک لانگ روٹ پر چلنے والی بسیں تھوڑے فاصلے کی سواریوں کو نہیں بٹھاتیں جس سے اس سڑک پر واقع بستیوں اور چکوک کے لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک پر اپنی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) (الف) : یہ درست نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ بھکر تا دریا خان بارہ میل کے روٹ پر کم و بیش ساٹھ لانگ روٹ کی بس سروسیں روزانہ گذرتی ہیں جو مسافروں کی ضروریات پوری کرتی ہیں ۔ تاہم صبح اور بعد دوپہر جب بسوں میں رش ہو تو تھوڑے فاصلے کی سواریوں کو کچھ دیر کے لیے انتظار کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) فی الحال اس روٹ پر پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی کوئی بس نہیں چلتی اس روٹ کا سروے کرنے کے بعد بسیں چلانے پر غور کیا جائے گا ۔ یہ اس وقت ممکن ہوگا جب کافی تعداد میں نئی بسیں فراہم ہو جائیں گی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے استدعا کروں گا کہ یہ میرے ذاتی علم میں ہے کہ شارٹ روٹس پر سواریوں کو جو مشکلات پیش آتی ہیں ۔ کیا اس سلسلے میں وہ اپنے عملے کو ان مشکلات کو ازالہ کرنے کے لیے ہدایات جاری کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : انشاءاللہ ضرور کریں گے ۔

ملک محمد مظفر خان : جناب والا ! میرا گاؤں پنڈی گھیب کا فاصلہ صرف تین میل ہے مگر بس والے سواریوں سے 12 میل کے فاصلہ کا کرایہ وصول کرتے ہیں اول تو وہ سواریوں کو بٹھاتے ہی نہیں ہیں اور اگر وہ

بٹھاتے ہیں تو کرایہ 13 میل کا وصول کرتے ہیں ۔ کیا آپ ان کو اس پریکٹس کو بند کرنے کے لیے ہدایات جاری کریں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : فاضل رکن کو معلوم ہونا چاہیے کہ پچھلے سال شارٹ کیرج کے سلسلے میں ایک باقاعدہ ترمیم اور نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے کہ ہر 5 میل پر قانونی طور پر بس سٹاپ مقرر کرتے ہیں اور ان سٹاپ کی فہرست ہر بس کے اندر قانونی طور پر لگانا لازمی ہے ۔ اگر کسی سواری سے اس فاصلہ سے زیادہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے تو وہ جرم ہے اور کتاب شکایت بس میں موجود ہوتی ہے اگر کوئی بس مالکان اس پر قانونی طور پر عمل نہیں کرتے تو ضلعی حکام یا سیکرٹری ٹرانسپورٹ یا وہاں کے اے سی یا کم از کم ہمارے نوٹس میں یہ بات لائیں ۔ فاضل رکن اس معزز ایوان کے رکن ہیں وہ فوری طور پر اے سی اور انسپکٹر پولیس سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور کو enforce کرائیں اور جو بس مالکان اس کی violation کریں تو ایسی بسوں کے رجسٹریشن نمبر لکھ کر ہمیں دیں انشاءاللہ ہم کارروائی کریں گے ۔

ملک محمد مظفر خان : جناب والا ! وزیر موصوف تو ایسی بات کر رہے ہیں جیسا کہ تمام لوگ لاہور ہی میں بیٹھے ہیں ۔ وہاں دیہات میں عورتیں سفر کرتی ہیں وہ کہاں شکایت کی کتاب میں لکھیں ۔

مسٹر سپیکر : جو بات انہوں نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ تو بسوں میں سواریوں کو بٹھاتے ہی نہیں ہیں تو یہ بات شکایت کی کتاب میں کیسے لکھی جائے گی ۔ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ آپ اے سی یا پولیس انسپکٹر سے رابطہ قائم کریں ۔

موضع محمد پورہ کے ٹیوب ویل کی وارہ بندی

***6584 ۔ مسٹر ناصر علی خان بلوچ :** کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ مئی یا جون 1974ء میں مسمیان محمد ریاض ۔ شیر محمد ۔ علی شیر ۔ نور محمد پسران رلیا قوم جٹ ساکن محمد پورہ تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ نے ایک درخواست برائے وارہ بندی پانی ٹیوب ویل نمبر 487 واقع

موضع محمد پورہ بنام ایکس ای این سکارپ نمبر 4 گلبرگ نمبر ۲ اے لاہور کو دی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ درخواست پر تاریخ فیصلہ کا تعین بھی کر دیا گیا تھا مگر اس تاریخ سے قبل ہی متعلقہ ریکارڈ ایکس ای این محکمہ نہر دھرمپورہ کو منتقل کر دیا گیا اور اس طرح مقررہ تاریخ پر فیصلہ نہ سنایا جا سکا۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ درخواست پر کب تک فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسمیان مذکور اپنی اراضی واقع موضع محمد پورہ ٹیوب ویل نمبر 487 کا آبیانہ باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں مگر ان کو پانی نہیں دیا جا رہا اگر ایسا ہے تو ان کے حصے کا پانی کن افراد کی اراضی کو دیا جا رہا ہے۔ اور کیوں۔ نیز کیا حکومت یہ پانی جزو (الف) بالا میں مندرج زمینداروں کی اراضی کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) (الف) : متعلقہ ایکس ای این سکارپ نمبر 4 کی رپورٹ کے مطابق ماہ جون میں درخواست برائے وارہ بندی ٹیوب ویل نمبر 487 واقع محمد پورہ دائر ہوئی تھی۔ لیکن یہ مسمی محمد رمضان ولد رلیا قوم جٹ ساکن محمد پورہ تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ کی طرف سے تھی۔

(ب) مذکورہ درخواست پر تاریخ فیصلہ کا تعین کر دیا گیا تھا لیکن مسل وارہ بندی نامکمل ہونے کی وجہ سے فیصلہ نہ سنایا جا سکا۔ سکارپ نمبر 4 واپڈا محکمہ انہار میں ضم ہونے کی وجہ سے مسل ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اس لیے اس کیس کی تکمیل اکتوبر 1971ء کے آخر تک ممکن ہوگی۔

(ج) ٹیوب ویل نمبر 487 (سکارپ نمبر I) خریف 1971ء سے چالو کیا گیا اور فصل خریف 1971ء سے اس پر واقع اراضی پر دوہرے آبیانہ کا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا۔ تاہم مسمیان مذکورہ کو خریف 1973ء اور ربیع 74-1973ء میں کوئی

آبیانہ تشخیص نہیں کیا گیا ۔ جہاں تک سائلان کو ان کے حصے کا پانی دینے کا تعلق ہے اگر ان کا رقبہ چک بندی میں ہوا تو انھیں وارہ بندی کی تشکیل پر ان کے حصے کے مطابق پانی دیا جائے گا ۔ فی الحال تعزیری وارہ بندی کی غیر موجودگی میں زمینداران پانی کا استعمال اپنی مرضی کے مطابق کر رہے ہیں ۔

ضلع سیالکوٹ میں رعیہ پروٹیکشن بند کی توسیع

*6607 ۔ **مسٹر محمد انور علی بٹ :** کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں رعیہ پروٹیکشن بند کو قصبہ بدوملہی تک بڑھایا جا رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسا کرنے سے علاقہ کے بعض مواضعات کی اراضی اور آبادی دریا کے سیلاب سے متاثر ہو گی ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس بارے میں کیا انتظامات کرے گی نیز کیا دریا برد ہونے والی اراضی کے مالکان کو کسی دوسری جگہ زمینیں دی جائیں گی ۔

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) (الف) : رعیہ پروٹیکشن بند کو بڑھانے کی تجویز حتمی فیصلہ کے لیے فلڈ کمیشن کے زیر غور ہے تاکہ دریائے راوی میں سیلاب کی صورت میں مرالہ راوی نہر سے نکالے جانے والے واجباہوں ۔ ریلوے کی پٹڑی ۔ کھڑی فصلوں اور قصبہ بدوملہی کے ارد گرد کے علاقے کو تباہی سے بچایا جا سکے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ رعیہ پروٹیکشن بند کے بائیں طرف کا علاقہ سیلاب سے متاثر ہوگا ۔ یہ علاقہ جو دریا کے پاٹ میں ہے پہلے ہی سیلاب سے متاثر ہوتا ہے بہرکیف کسی خطرہ سے بہت پہلے متعلقہ آبادیوں کو ہر ممکن ذرائع سے آگاہ کر دیا جائے گا تاکہ وہ بھی محفوظ مقامات پر جا سکیں ۔ چونکہ سیلاب ختم ہونے کے بعد زمینیں قابل کاشت ہو جاتی ہیں اس لیے متبادل اراضی دینے کا جواز ہی نہیں ہوتا ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ آبادی کی منتقلی کے سلسلے میں ان کو قبل از وقت جگہ دیں تاکہ وہ اس جگہ پر گاؤں تعمیر کر سکیں اور جنگ کے دنوں میں حکومت کو بھی کوئی دقت نہ اٹھانی پڑے ؟

وزیر آبپاشی : یہ بہت اچھی تجویز ہے ۔ آپ اس علاقے میں دیکھیں کہ آیا وہاں پر سرکاری رقبہ بند کی دوسری طرف موجود ہے اگر ایسا ہے تو ہم محکمہ سے آپ کو یہ جگہ دلانے کی کوشش کریں گے ۔

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت سیلاب سے محفوظ کرنے کے لیے قبل از وقت کوئی وارننگ سسٹم رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی : اس کے لیے ممکن ذرائع استعمال میں لائے جائیں گے تاکہ ان کو قبل از وقت اس کی اطلاع دی جا سکے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ : پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ! وزیر موصوف نے اس علاقے کا دورہ کیا تھا انہیں پتہ ہے کہ دریائے راوی جس جگہ پاکستان میں داخل ہوتا ہے وہ جگہ انڈیا بارڈر کے نزدیک ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ ہندوستان سے داخل ہوتا ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ : میرا مقصد یہ ہے کہ مادھوپور وہاں سے نزدیک ہے اور پھر ہندوستان بھی ہمیں بر وقت اطلاع نہیں دیتا اور خود وزیر صاحب نے یہ موقع دیکھا ہے جسڑ کا کیوسک مشہور ہے کہ وہاں اتنے کیوسک پانی کا اخراج ہو رہا ہے وہاں اوپر کی طرف تین جاز creaks ہیں ۔ جب ہیڈ ورکس میں پانی آتا ہے اور یہ جو آفیشلی بتاتے ہیں وہ غلط ہوتا ہے میں نے متعدد بار ان creaks کے متعلق عرض کیا ہے کہ ان creaks کو دور کیا جائے ۔ تاکہ یہ علاقہ محفوظ ہو سکے اور بر وقت سیلاب کی اطلاع ان کو مل جائے کہ جسڑ پر پانی کا اخراج اتنا ہے تاکہ یہ دوسری جگہ پر بھی اس کی اطلاع بروقت پہنچا سکیں ۔

وزیر آبپاشی : میں نے اس علاقہ کا تفصیلی دورہ کیا ہے اور ان کے ساتھ جا کر دیکھا ہے ۔ اس کے بعد محکمہ کو اور فلڈ کمیشن کو آگاہ کر دیا ہے ، وہ اس پر غور کر رہے ہیں کہ اس کا سدباب کیا جا سکے ۔

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے میرے ساتھ سیالے کے علاقہ کا تفصیلی دورہ کیا تھا ؟

مسٹر سپیکر : آپ کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے ۔

ملک ثناء اللہ خان : میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے موقع پر ڈیڑھ میل کا حفاظتی بند تعمیر کرنے کے لیے حکم دیا چنانچہ ضلعی سطح پر ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت مزید دو میل کا بند تعمیر ہو چکا ہے جس کے بعد بھی یہ علاقہ سیلاب کی صورت میں بالکل پانی کی زد میں آ گیا ہے اس لیے وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ مزید دو میل کا بند تعمیر کرنے کا حکم صادر کریں گے تاکہ تحصیل سیالکوٹ کا یہ علاقہ سیلاب سے محفوظ ہو سکے ۔

وزیر آبپاشی : یقیناً ۔ ہم اس بند کو تعمیر کریں گے ۔

کاشتکاروں سے دوہرے آبیانہ کی وصولی

*6649 ۔ **چوہدری منظور احمد** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت سکارپ نمبر 2 تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں کتنے ٹیوب ویل کتنے عرصے سے خراب ہیں اور کیا حکومت ان ٹیوب ویلوں کو دوبارہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ خراب ٹیوب ویلوں پر واقع اراضی کے مالکان سے دوہرا آبیانہ وصول کیا جاتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خراب ٹیوب ویلوں پر واقع اراضی کے مالکان سے وصول شدہ آبیانہ واپس کرے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) (الف) : سکارپ نمبر 2 کے تحت تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں کل 690 نصب شدہ ٹیوب ویلوں میں سے 138 ٹیوب ویل بند ہیں ۔ 138 ٹیوب ویلوں میں سے 5 ٹیوب ویل بوجہ خرابی بور و کھاری پانی مستقل طور پر بند ہیں جبکہ باقیاندہ

133 ٹیوب ویلوں میں سے 59 ٹیوب ویل بوجہ بجلی نقص گذشتہ دو ہفتہ سے لے کر تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ کے دوران بند ہوئے جبکہ بقایا 74 ٹیوب ویل مختلف مشینری نقائص کی وجہ سے دو ہفتہ سے لے کر 11 ماہ کے عرصہ کے دوران بند ہوئے۔ جہاں تک ٹیوب ویلوں کی درستگی کا تعلق ہے جو ٹیوب ویل کھاری پانی کی وجہ سے مستقل بند کیے گئے ہیں، انہیں آبپاشی کے لیے نہیں چلایا جائے گا۔ میٹھے پانی کے جو ٹیوب ویل بور خراب ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ انہیں دوبارہ بور کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں واپڈا کو مناسب کارروائی کے لیے ہدایت کی گئی ہے۔ بجلی کے نقائص کی وجہ سے بند ٹیوب ویلوں کو چلانے کے لیے محکمہ بجلی (واپڈا) سے مسلسل رابطہ جاری ہے۔ جیسے ہی بجلی کے نقائص دور کر دیے گئے ان ٹیوب ویلوں کو چلا دیا جائے گا۔ مشینری میں نقص محکمہ آبپاشی کا متعلقہ عملہ دور کرتا ہے۔ مشینری میں نقص کی وجہ سے بند ٹیوب ویلوں کو جلد از جلد چالو کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ متعلقہ عملے کو فوری کارروائی کے لیے ہدایات بھی جاری کی جا چکی ہیں۔ تاہم سکارپ نمبر 2 کی مشینری تقریباً سات آٹھ سال پرانی ہونے کی وجہ سے اس کی مرمت میں کافی مقدار میں فاضل پرزے درکار ہوتے ہیں جن کی فراہمی میں زرمبادلہ اور دیگر دشواریوں کے باعث مرمت کے کام میں خاصا وقت لگ جاتا ہے۔ معمولی نوعیت کے نقائص تو فوری طور پر ہی درست کر دیے جاتے ہیں۔

(ب) موجودہ پالیسی کے تحت جو ٹیوب ویل کسی فصل کے دوران مسلسل بند رہے ہوں ان فصلوں پر ٹیوب ویل کا زائد آبیانہ نہیں لیا جائے گا۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) بالا میں واضح کیا گیا ہے جن فصلوں کے دوران ٹیوب ویل مسلسل بند رہے ہیں ان پر ٹیوب ویلوں کا زائد آبیانہ معاف کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں متعلقہ چیف انجینئر کی رپورٹ آنے پر ضروری نوٹیفیکیشن جاری کیا جاتا ہے۔ جس کے قبل پہلے سے وصول شدہ زائد آبیانہ اگلی فصلوں کے آبیانہ میں وضع کر لیا جاتا ہے۔

چوہدری محمد حیات گوندل : جناب والا! وزیر موصوف نے جواب میں فرمایا ہے کہ 138 ٹیوب ویل سکارپ کے علاقہ میں بند پڑے ہیں۔ کیا حکومت کوئی ایسا بندوبست کرے گی تاکہ انہیں فوری طور پر چلایا جا سکے ؟

وزیر آبپاشی : میں نے عرض کی ہے کہ یہ ٹیوب ویل مختلف نقائص کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ جو چھوٹے موٹے نقائص ہوتے ہیں وہ تو دور ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن جو بڑے نقائص ہیں مثلاً کسی ٹیوب ویل کا مین بور خراب ہو جاتا ہے تو اسے ٹھیک کرنے میں وقت لگتا ہے۔ میں معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو چھوٹے موٹے نقائص ہیں انہیں ہم جلد از جلد دور کر رہے ہیں لیکن جو بڑے نقائص ہیں انہیں دور کرنے میں وقت لگے گا اور انہیں بھی بہرحال جلد از جلد ٹھیک کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

چوہدری محمد حیات گوندل : جناب والا! جو ٹیوب ویل بجلی کی وجہ سے خراب ہیں۔ کیا ان کو ٹھیک کرنے کا انتظام حکومت کرے گی یا زمیندار خود کریں گے ؟

وزیر آبپاشی : جو ٹیوب ویل بجلی کی وجہ سے خراب ہیں یقیناً انہیں واپڈا ٹھیک کرے گا اور اسے اس سلسلے میں مطلع بھی کر دیا گیا ہے اور ہم نے اس ادارے سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے جو دو ہفتوں یا گیارہ ماہ کا عرصہ دیا ہے اور ایک سال کا جو سوال تھا۔ کیا اس میں ہم 12 مہینے اور شامل کر لیں کہ اتنے عرصہ سے یہ ٹیوب ویل بند پڑے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ اب تک صوبائی سطح پر وزیر موصوف کے اپنے دفتر میں ٹیوب ویل

کی ورکنگ کا کوئی نظام نہیں - کیا وہ ایکس ای این صاحبان کو یہ حکم صادر کرنے کے لیے تیار ہیں کہ وہ ہفتہ یا پندرہ دن کے بعد اپنی ورکنگ رپورٹ آپ کے دفتر میں پہنچائیں تاکہ آپ کے علم میں آ سکے کہ کتنے ٹیوب ویل خراب ہیں اور کتنے عرصے سے خراب ہیں ؟

وزیر آبپاشی : میں فاضل رکن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنی اچھی تجویز پیش کی ہے لیکن میں ان کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ اس پر پہلے ہی سے عمل ہو رہا ہے اور یہ رپورٹیں ہر ہفتہ کے بعد میرے دفتر میں موصول ہو رہی ہیں - اگر فاضل ممبر میرے دفتر میں تشریف لائیں تو وہ پچھلی رپورٹیں بھی دیکھ سکیں گے اور آئندہ بھی ہم انہیں یہ رپورٹیں دکھاتے رہیں گے -

ملک محمد اکرام اعوان : کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جو ٹیوب ویل کھاری پانی کی وجہ سے مستقل بند کر دیے گئے ہیں انویں آبپاشی کے لیے آئندہ نہیں چلایا جائے گا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ٹیوب ویل لگاتے وقت ان کا پانی ٹیسٹ نہیں کیا گیا تھا ؟

وزیر آبپاشی : فاضل رکن کو یہ علم ہونا چاہیے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ٹیوب ویل لگاتے وقت اوپر کی سطح کا پانی میٹھا ہوتا ہے لیکن میٹھے پانی کا یہ ذخیرہ جو زیر زمین موجود ہوتا ہے جب سارا باہر نکال لیا جاتا ہے تو اس کے بعد بتدریج آہستہ آہستہ وہ ٹیوب ویل کھارا پانی دینا شروع کر دیتا ہے - تو یہ ٹیوب ویل بھی اسی نوعیت کے ہیں کہ لگاتے وقت تو وہاں کا پانی میٹھا تھا لیکن چلنے کے بعد نیچے سے کڑوا پانی نکل آیا -

چوہدری محمد حیات گوندل : کیا اس بارے میں عوام کو کوئی اطلاع مہیا کی جا سکتی ہے کہ کتنے عرصے کے بعد پانی کھاری ہو جاتا ہے ؟

وزیر آبپاشی : اگر اس کے متعلق فاضل رکن الگ سوال کریں تو میں اعداد و شمار اور معلومات اکٹھی کرکے جواب دے سکوں گا -

چوہدری محمد اسلم خان : جناب والا ! سوال نمبر 6536 کے جواب میں خراب ہونے والے ٹیوب ویلوں کی تعداد 238 دی گئی ہے جب کہ اس سوال کے جواب میں یہ تعداد 138 درج ہے - یہ فرق کیوں ہے ؟

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں ان سوالات کی تواریخ میں فرق ہوگا کہ کب یہ سوالات پوچھے گئے تھے ۔

وزیر آبپاشی : وہ سوال چھ ماہ نہیں بلکہ ایک سال پہلے کا ہے جس کا جواب آج آ رہا ہے لیکن آپ کو محسوس ایسے ہو رہا ہے جیسے دونوں سوال ایک ہی عرصہ کے ہیں ۔ تو یہ فرق عرصہ کے لحاظ سے ہے ۔

چوہدری فضل حیات گوندل : جناب والا! ان سوالات کے نوٹس دئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں ۔ اب ان کے جوابات کا کیا فائدہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب ! بات یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ اس ایوان میں یہ مسئلہ آیا تھا ۔ پہلے طریقہ کار یہ تھا کہ ایک خاص دن سے پہلے یعنی جواب آنے سے ایک خاص مدت پہلے اگر سوال مل جاتا تھا تو ہم متعلقہ محکمہ سے اس کا جواب حاصل کرکے پہلی فرصت میں ایوان میں پیش کر دیتے تھے ۔ اس وقت اراکین کا تاثر یہ تھا کہ سوالات کے متعلق ضمنی سوالات نہیں کئے جا سکتے یا کم از کم یہ کہ ان کا جواب متعلقہ وزیر ایوان میں پڑھ کر نہیں سناتا اس لیے ایسے سوالات کا کوئی فائدہ نہیں ۔ اس وجہ سے سوالوں کی تعداد متعین کر دی گئی اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ سوالات spread over ہو گئے ہیں اور ایک سوال کا جواب ایوان میں پیش ہوتے ہوتے ڈیڑھ دو سال گزر جاتے ہیں ۔ یہ سوالات غالباً بڑھتے بڑھتے اتنے زیادہ ہو جائیں گے کہ اگر اللہ نے توفیق دی اور ہم اگلی بار انتخابات میں کامیاب ہو کر اس ایوان میں آئے تو پھر ان سوالات کا اعادہ کریں گے کیونکہ سوالات اتنے بے حساب جمع ہوگئے ہے کہ میں ان کے متعلق خود بھی تھوڑا سا متفکر ہوں کہ ان کے جوابات ایوان میں آنے چاہئیں تھے لیکن نئی سکیم کے تحت یہ نہیں آ رہے ۔ اب محکموں کو تو اس سے بڑا آرام مل گیا ہے ۔ اب ان کے پاس گنتی کے سوالات جاتے ہیں اور وہ ان کے جوابات بڑے اطمینان سے ارسال کر دیتے ہیں ۔ پہلے انہیں آج کے مقابلے میں غالباً تین چار گنا زیادہ کام کرنا پڑتا تھا ۔ مجھے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کسی افسر کے جوابات تیار نہیں تھے یا اسے جوابات تیار کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی تو اس نے لابی کرکے ہمیں اس بات پر آمادہ کر لیا کہ ہم سوالوں کی تعداد کو متعین کر لیں اور 25 سے زیادہ سوالات کی تعداد نہ بڑھنے دیں ۔ تو میں اس بات کے لیے تیار ہوں کہ آپ اس پر غور کریں

اور اگر آپ کے ذہنوں میں کوئی تجاویز ہوں تو چاہے وہ مجھے یہاں دے دیں یا میرے پاس میرے دفتر میں تشریف لائیں ۔ میں ان پر غور کروں گا اور پھر آپ کی اجازت سے اس ایوان میں اس نسخے کو استعمال کریں گے ۔ شاید اس سے کچھ کام بن سکے ۔

چوہدری محمد حیات گوندل : جناب! دو سال کے بعد تو ان سوالات کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی : میں آپ سے بالکل اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ فیصلہ آپ ہی کے جذبات کے مطابق ہوا تھا ۔

چوہدری محمد حیات گوندل : میری تجویز یہ ہے کہ پچھلے تمام سوالات یکدم نکال لیں اور آئندہ کے لیے کوئی بعد میں مقرر کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : اس میں ایسی کوئی بات نہیں ۔ بہتر یہ ہے کہ آپ پہلے سوچ لیں ۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ اگر جی میں آئے تو پہلے کچھ اور کہہ دیا اور بعد میں جو جی میں آئے تو وہ کہہ دیا اس کے لیے ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز ہونی چاہیے ۔ ایک دفعہ پہلے بھی کسی سلسلے میں ایسے ہوا تھا اور وہ حاضری کے رجسٹر کا مسئلہ تھا ۔ پہلے ایک خاص انداز میں یہاں حاضری لگتی تھی ۔ اس پر فاضل ممبران نے اعتراض کیا کہ یوں نہیں ہونا چاہیے ۔ یہ کوئی سکول ہے کہ یہاں اس انداز میں حاضری لگے ۔ پھر رجسٹر رکھ دیا گیا اور پھر اس پر بھی اعتراض ہوا تو پہلے والا طریقہ شروع کر دیا گیا ۔ اور اب پھر رجسٹر والا طریقہ شروع ہوگیا ہے ۔ یہ اس لیے ہوا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا تجربہ کم تھا اور غالباً فاضل اراکین کا تجربہ بھی کم تھا ۔ پرانے ممبران کی تعداد میری طرح نئے آنے والوں میں کم تھی ۔ تو اب بھی فوری طور پر کوئی فیصلہ کر لینے کی بجائے آپ اس مسئلہ پر غور کر لیجیے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور بھی اس پر غور کر لیں ۔ سیکرٹری صاحب بھی اس پر غور کر لیں ۔ پھر ایک سوچی سمجھی رائے ہوگی اور ہم کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں گے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ: جناب! کیا یہ ممکن نہیں کہ اب اور کوئی کام نہ کیا جائے اور ایک ہفتہ صرف پچھلے سوالوں کے لیے رکھ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے لیے بھی دفتر کو اور وزراء کو نوٹس ہونا چاہیے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب! اس کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ اس سیشن کے دوران تمام پچھلے سوالات ختم کرکے آئندہ سیشن کے نئے سوالات لیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : ہوتا یہ ہے کہ وہ ہمارے سوالات کو renew یا repeat کر دیتے ہیں یا ان کو آدھا کر دیتے ہیں لیکن وہ سوال پرانی تاریخ کا ہی رہتا ہے ۔

مسٹر محمد اشرف : جناب! اگر اسی طرح ہمارے سوالات کے جوابات 6/5 ماہ کے بعد ہی آتے ہیں تو میرے خیال میں ان کا کوئی فائدہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر : میرا خیال ہے کہ اتنی دیر میں سوال پختہ ہو جاتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب! کیا یہ ممکن نہیں کہ وقفہ سوالات ایک گھنٹہ کی بجائے دو گھنٹے کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : ایک گھنٹہ لیٹ آنے کا اور ایک گھنٹہ وقفہ سوالات کا ملا کر پہلے ہی دو گھنٹے ہو جاتے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! ہم لیٹ اس لیے آتے ہیں کیونکہ ہمارے سوالات یہاں آتے ہی نہیں اور جو سوالات آتے ہیں تو ان کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : بہرحال آپ اس مسئلہ پر غور کریں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! ہم تو جلدی آ جایا کریں گے لیکن تھوڑی سی چاشنی آپ بھی پیدا کریں ۔

مسٹر سپیکر : اب وہ وقت آنے والا ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ آج سے ایک ہفتہ پہلے بھی جناب نے یہ فرمایا تھا کہ اس کے لیے کوئی طریق کار بنایا جائے اور آج پھر یہی فرما دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آئندہ بھی یہی جواب دوں گا ۔ آپ تشریف تو لاتے نہیں۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب اگر ناراض ہوں ، اس لیے نہیں آتے تو بات سمجھ میں آتی ہے ۔ لیکن آپ بھی نہیں آتے۔ یہاں تو آپ یہ بات کر لیتے ہیں

مگر میرے کمرے میں تشریف لائیں ، بیٹھیں ۔ میں سیکرٹری صاحب کو بلاؤں گا ۔ سردار صغیر احمد صاحب کو تکلیف دوں گا ۔ وہ بھی تشریف لائیں گے ۔ سینیر منسٹر صاحب کو بھی تکلیف دوں گا اور اس مسئلہ پر غور کریں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ! معزز رکن چوھدری علی بہادر صاحب کھڑے ہوئے ہیں ۔ سپیکر کا قد معزز رکن کے قد سے چھوٹا ہے ۔ ہمیں ان کی آواز سنائی نہیں دیتی ۔ مہربانی کرکے سپیکر کو تھوڑا سا اونچا کروائیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ بیٹھے ہوئے سپیکر کی بات کر رہے ہیں یا جو سپیکر وہاں کھڑا ہے ، اس کی بات کرتے ہیں ۔

(قہقہہ)

سید ناظم حسین شاہ : نہیں جناب ! ہم تو اس کھڑے ہوئے سپیکر کی بات کر رہے ہیں ۔ آپ کو بھی غلط فہمی ہوگئی ہے ۔

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ: جب کبھی کام کی بات آتی ہے تو منسٹر صاحبان بھی فرما دیتے ہیں کہ چیمبر میں تشریف لائیں اور آپ بھی یہی فرما دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میرا چیمبر تو آپ کا چیمبر ہے اور آپ کے لیے ہر وقت کھلا رہتا ہے ۔

Chaudhri Muhammad Yaqub Ali Bhutta : These things should be decided in the floor of the House.

سید ناظم حسین شاہ : آپ کمرے میں چلے جائیں ، کیا فرق پڑتا ہے ۔

چوھدری علی بہادر خان : میری عرض یہ تھی کہ سیکرٹری صاحب اور لا منسٹر صاحب کو جناب حکم دیں کہ دو دن میں کوئی قابل قبول لائحہ عمل بنا کر آپ کو پیش کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : دو دن تو بہت تھوڑے ہیں ۔ سیکرٹری صاحب اس معاملے پر غور کریں گے ۔

سیلاب سے متاثرہ افراد کو مالی امداد کی فراہمی

*6656 ۔ سید مہتاب احمد شاہ : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ سال سیلاب نے تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ میں بڑی تباہی مچائی تھی اور اس سال بھی علاقہ بیٹ سیلاب کی زد میں رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے علاقہ بیٹ میں متاثرہ لوگوں کو اب تک کوئی مالی امداد نہیں دی اور نہ ہی اس وقت ایسا کوئی پروگرام حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تھل کینال نہر میں شگاف پڑنے سے علاقہ تھل میں فصل خریف تباہ ہو چکی ہے اور اب تک شگاف پوری طرح پر نہیں کیا گیا ۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس علاقہ میں آبیانہ برائے فصل خریف معاف کیا جائے گا اور محکمہ کے ذمہ دار حکام کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی ۔ نیز کیا فصل ربیع کے لیے نہروں میں پورا پانی جاری کر دیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ کا جو علاقہ دریائی ہے طغیانی کے پانی سے امسال اور سابقہ سال بھی متاثر ہوا تھا ۔ لیکن اس سے کوئی غیر معمولی حالات پیدا نہیں ہوئے ۔

(ب) چونکہ سابقہ سال میں بیٹ کے علاقہ میں کوئی غیر معمولی حالات پیدا نہیں ہوئے لہذا مالی امداد دینے کا جواز پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) تھل کینال میں 9 ستمبر 1974ء کو شگاف ہوا جس کی وجہ سے 18 ستمبر 1974ء تک نہر بند تھی ۔ شگاف 18 ستمبر 1974 کو بند کر دیا گیا ۔ اور نہر کو کھول دیا گیا تھا ۔ نہر کے کناروں کی مرمت 29 ستمبر 1974ء تک مکمل کر لی گئی ۔ اور نہر میں حق کے مطابق پانی چلا دیا گیا ۔ کچھ

کمزور کناروں کی مرمت پروگرام 1974-75ء کے مطابق ہو رہی ہے -

(د) کینال ایکٹ مجریہ 1974ء کے اصولوں کے مطابق اگر کوئی خرابہ ہوا تو آبیانہ میں معاف دی جائے گی - محکمانہ طور پر شگاف کے بارے تحقیقات ہو رہی ہے - فصل ربیع کے لیے نہروں میں حق کے مطابق پانی جاری ہے -

سید ناظم حسین شاہ : سپلمنٹری - کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ اگر کوئی خرابہ ہوتا ہے تو پٹواری صاحبان اپنے دفتر میں ہی بیٹھ کر رپورٹ مرتب کر لیتے ہیں اور موقع پر بالکل نہیں جاتے اور کاشتکاروں کو خرابے کا معاوضہ بالکل نہیں مل رہا ؟

وزیر آبپاشی : ایسی بات نہیں ہے - بلکہ محکمے کو یہ شکایت ہے کہ کاشت کار اور پٹواری مل کر زیادہ خرابہ چھوڑتے ہیں اور حکومت کو نقصان پہنچاتے ہیں -

سید مہتاب احمد شاہ : اٹھارہ تاریخ کو ہی شگاف ہوا اور اٹھارہ کو ہی بند بھی کر دیا گیا ، یہ جواب بالکل غلط ہے - میں لیہ میں موجود تھا - ایسا نہیں ہوا -

وزیر آبپاشی : شگاف 9-9-74 کو ہوا اور 18-9-74 کو ، یعنی نو دن کے بعد ، بند کر دیا گیا -

---

سیم کا تدارک

*6657 - **سید فدا حسین :** کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قادرآباد کالونی سے لے کر چک کھرل تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ تک نہر کے اردگرد کا سارا علاقہ سیم زدہ ہو چکا ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ 7 سال سے کاشت کاران حکومت کو احتجاجی مراسلے بھیج رہے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت نہر کے کنارے ٹیوب ویل نصب کرکے متاثرہ اراضی کو سیم کی زد سے بچائے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیم کے انسداد کے لیے لوگوں کا مذکورہ مطالبہ پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) قادر آباد - بلوکی رابطہ نہر کے ارد گرد - قادر آباد کالونی اور چک کھرل کے درمیانی علاقہ میں زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو گئی ہے - زیادہ تر رقبہ میں زیر زمین پانی کی سطح 5 سے 10 فٹ تک کی گہرائی پر ہے تاہم بعض رقبہ جات میں پانی کی سطح زمین کی سطح کے قریب آ گئی ہے - جس سے کچھ رقبہ سیم زدہ ہوگیا ہے -

(ب) محکمہ آبپاشی کے دفتر میں گزشتہ دو سال کے عرصہ سے علاقہ کے کاشتکاروں کی طرف سے چند ایک مراسلے وصول ہوئے ہیں- جن میں ٹیوب ویل نصب کرنے اور علاقہ کو سیم سے بچانے کا مطالبہ کیا گیا ہے - چونکہ وفاقی حکومت کے فیصلہ کی روشنی میں رابطہ نہروں کی وجہ سے پیدا شدہ سیم کے انسداد کی ذمہ داری واپڈا کو سونپی گئی ہے ، اس لیے ان مراسلوں کی نقول واپڈا کو فوری ضروری کارروائی کے لیے بھیجی گئی ہیں -

(ج) علاقہ میں سیم کے انسداد کے لیے فوری طور پر منصوبہ بنانے کے بارے میں محکمہ واپڈا کو پہلے ہی ہدایت کی جا چکی ہے - واپڈا نے منصوبہ کی تیاری کے سلسلے میں کافی حد تک کام مکمل کر لیا ہے - رپورٹ کی تکمیل اور وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد منصوبہ پر عمل درآمد شروع ہوگا -

سید ذاکر حسین شاہ : سپلمنٹری سر - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ آیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے کہ سیم زدہ علاقوں سے پانی نکال کر اور اسے نہروں میں ڈال کر ان علاقوں میں پہنچایا جائے ، جہاں پانی کی قلت ہے ؟ اس طریقے سے جہاں پانی کی قلت ہے وہاں بھی فائدہ ہوگا اور سیم زدہ علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح بھی نیچی ہو جائے گی اور وہ بھی قابل کاشت بن جائیں گے -

وزیر آبپاشی : یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں ، بہت پیچیدہ ہے کہ جہاں پانی نیچے میٹھا ہے - وہاں سے نکال کر نہروں میں ڈال دیا جائے - اس کے علاوہ

یہ نیچے کا پانی ایک permanent feature نہیں ہے ۔ یہ ایک خاص عرصے تک تو استعمال میں آتا ہے ۔ جیسا کہ آپ ابھی سن رہے تھے کہ ٹیوب ویل کھارے ہو گئے ہیں ۔ لہذا یہ permanent feature نہیں ہے کہ جہاں نیچے میٹھا پانی ہے وہ ٹیوب ویلوں پر منتقل کر دیں اور نہروں کا پانی کہیں اور بھیج دیں ۔ تاہم پانی کی مساوی تقسیم کے لیے اریگیشن ڈپارٹمنٹ سے جو ممکن حد تک ہو سکتا ہے ۔ وہ ہم کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ : سپلیمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف کے نوٹس میں یہ بات ہے اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اگر پانی نیچے سے کڑوا بھی ہو اور اس کا کورس اگر لمبا ہو جائے تو اس میں کاشت کے لیے مضر اجزا ختم ہو جاتے ہیں اور وہ پانی آگے تھوڑے سے فاصلے پر جا کر قابل کاشت رقبے کے لیے مفید ہو جاتا ہے ؟

وزیر آبپاشی : کسی ایسی سائنٹیفک ایجاد کا ہمیں علم نہیں ۔ تاہم میں فاضل رکن کا بے حد شکرگذار ہوں ۔ اگر یہ چاہیں تو ان کے علاقے میں کھاری پانی پر ٹیوب ویل لگا کر ہم ان کے نالے میں پانی ڈال دیں گے اور ان کے نالے کا پانی ہم نیچے کے زمینداروں کو دینے کے لیے تیار ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! یہ بات ان کے علم میں اس لیے نہیں کہ یہ کاشتکار نہیں اور ہم کاشتکار ہیں اس لیے ہم جانتے ہیں ۔ آپ دیکھ لیں کہ اسرائیل نے کیا کیا ہوا ہے ۔ وہ سمندر کا پانی لے کر آگے جا رہا ہے ۔ ٹھیک ہے کہ اس کو کیمیکل اجزا سے صاف کرتے ہیں ۔ لیکن یہ حقیقت ہے اور ہمارے بھی بعض ٹیوب ویل ایسے ہیں کہ وہاں پر کھارے پانی کا کورس لمبا ہو جائے تو وہ لازماً ٹھیک ہو جاتا ہے اور قابل کاشت رقبے کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے ۔

وزیر آبپاشی : انشاء اللہ ہم فاضل رکن کے اس مشورے پر تجربہ کریں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ : یہ کبھی نہیں ہو گا ۔

(قہقہے)

کاشتکاروں کو پانی کی فراہمی

*6658 ۔ **محترمہ سید عابدہ حسین :** کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پانی کی موجودہ قلت کے پیش نظر آئندہ فصل گندم کی بوائی کے لیے حکومت کاشتکاروں کو کافی پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کیا اقدام کر رہی ہے اور صوبہ بھر کی نہروں میں مزید پانی کب مہیا کیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : آئندہ فصل گندم کی بوائی کے لیے حکومت کاشتکاروں کو کافی پانی کی فراہمی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے ۔ ربیع کی فصل کاشت ہو بھی گئی تاہم جواب حاضر ہے ۔

(1) ۔ دریاؤں میں فی الوقت جتنا بھی پانی میسر ہے اس کو بہ طریق احسن وارہ بندی کے ذریعے تقسیم کیا جا رہا ہے ۔ علاوہ ازیں ٹیوب ویلوں کی مدد سے بھی حتی المقدور پانی مہیا کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے :

(2) ۔ ہم نے اس سال پانی کی قلت کے پیش نظر وارہ بندی پر نہر کی سارے صوبے میں اس طرح سے arrange کی کہ ریجنز میں نہروں کو تقسیم کر کے ہر نہر کی ہفتے کی باری کا اعلان ریڈیو سے کیا ، باری کے چارٹ پیپر چھپوا کر زمینداروں میں تقسیم کیے اور اریگیشن کے تمام افسروں کو سخت ترین ہدایات جاری کیں کہ کسی بھی افسر کے ایریا میں اس وارہ بندی کی violation نہیں ہونی چاہیے جس کے نتیجے میں خاطر خواہ طریقے سے اس کمی کو کافی حد تک ہم نے پورا کیا ۔ اس کے بعد نہروں اور راجباہوں کی نگہداشت کے لیے گشتی انتظامات بھی سخت کیے ، پولیس سے بھی مدد لی ، انسپکٹر جنرل پولیس کو بھی اس سلسلے میں ہم نے لکھا ۔

(3) ۔ شاہی نہروں کو بروقت بند کر کے ان کا پانی بھی بچا کر ہم نے دوامی نہروں کو دیا ۔

(4) ۔ ہر ضلع میں محکمہ آبپاشی زراعت اور واپڈا کے ایک ایک نمائندے پر مشتمل کمیٹی قائم کی جو کہ گورنمنٹ اور نجی ٹیوب ویلوں کی بہتر کارکردگی کے متعلق کام کرتی رہی اور

ان کی نگرانی کرتی رہی - یہ کمیٹی کسی بھی غیر منصفانہ تقسیم جو اس کے علم میں آئے متعلقہ صوبے کے انجینئرز یا محکمہ انہار کے علم میں لاکر درست کرواتی ہے اور اس طرح سے نہروں میں مزید پانی کا انحصار ، جیسا کہ آپ کو علم ہے ، تمام تر دریاؤں کے پانی پر ہے - دریاؤں میں پانی زیادہ ہوگا تو نہروں میں بھی پانی زیادہ ہوگا - یہ انسانی بس میں نہیں ہے کہ اس کو زیادہ کیا جا سکے - لیکن خوش قسمتی سے اس سال سردیوں میں دو دفعہ بروقت بارش ہوئی اور دریاؤں میں بھی پانی کی مقدار میں چند دن کے لیے اضافہ ہو گیا جس سے فصل ربیع کو کافی زیادہ فائدہ پہنچا اور وہ خطرہ جو پانی کی قلت سے محسوس ہوتا تھا - اب اس طرح سے پانی کی قلت کا خطرہ اللہ کے فضل سے نہیں ہے ، بلکہ وہ خطرہ ختم ہوچکا ہے -

Mr. Speaker : The question hour is over.

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! مجھے ایک ضمنی سوال کرنا ہے -

وزیر آبپاشی : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

جڑانوالہ تا لائلپور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس کا اجراء

*6663 - **چوہدری عبدالغنی** : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت جڑانوالہ تا لائلپور براستہ کھڑیانوالہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس چلانے کے کسی پروگرام پر غور کر رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پروگرام مذکورہ پر کب تک عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) (الف) : جڑانوالہ تا لائلپور روٹ کا اجراء گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس لائلپور کے منصوبہ میں شامل ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا روٹ پروگرام کے تحت نئی بسوں کی فراہمی پر جولائی 1975ء میں چلانے کا ارادہ ہے ۔

راجباہ کھڑیانوالہ کی ٹیل کو پانی کی فراہمی

***6668 - چوہدری عبدالغنی** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر نے مورخہ 27-9-1974 کو راجباہ کھڑیانوالہ کی ٹیل کو پانی فراہم کرنے کا حکم دیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا اس پر عمل درآمد کیا گیا تھا ۔ اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں ۔ کیا متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی گئی ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : یہ درست ہے کہ محکمہ انہار کے سپرنٹنڈنگ انجینئر نے مورخہ 27-9-1974 کو کھڑیانوالہ راجباہ کے کٹ کا معائنہ کیا اور ٹیل پر پانی کی فراہمی کا حکم دیا ۔ کیونکہ کٹ کی وجہ سے پانی کی سپلائی معطل تھی ۔ یہ درست نہیں ہے کہ اس حکم پر عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔ راجباہ مذکور کو ہیڈ پر سے مورخہ 27-9-74 کو 124 کیوسک پانی سے کھولا گیا ۔ اور بتدریج مورخہ 1-10-74 کو منظور شدہ حد تک لایا گیا ۔ اس کا اثر ٹیل پر مورخہ 30-9-74 کو پہنچ گیا تھا اور 1-10-74 کو ٹیل مذکور پوری ہو گئی تھی ۔ اس لیے متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

خراب ٹیوب ویلوں کو بند کرنا

***6704 - چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری ٹیوب ویل سکیم ظفروال ضلع لائلپور میں ٹیوب ویل نمبر 332 ۔ 334 اور 3.2

عرصہ تقریباً دو سال سے خراب ہیں اور آبپاشی کے قابل نہیں ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کاشتکاران متعلقہ نے محکمہ متعلقہ سے درخواست کی ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل بند کر دئے جائیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویلوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویلوں کے خراب ہونے کے باوجود کاشتکاروں سے آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا یہ آبیانہ معاف کیا جائے گا ۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) ٹیوب ویل سکیم ظفروال ضلع لائلپور کے سرکاری ٹیوب ویل نمبر 332 ، 334 اور 352 ٹھیک ہیں اور چلائے جا رہے ہیں ۔ ان ٹیوب ویلوں کی مشینری اب تقریباً 14 سال پرانی ہو چکی ہے جس کی وجہ سے اس میں نقائص پیدا ہوتے رہتے ہیں جنہیں دور کرکے ٹیوب ویلوں کو چلا دیا جاتا ہے ۔ ٹیوب ویل نمبر 334 اور 352 ظفروال کے فلٹر میں کچھ نقص پیدا ہوگیا ہے ۔ جس کی وجہ سے ان کا پانی کافی حد تک کم ہوگیا ہے ۔ جس کی درستگی کے لیے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ تاہم مذکورہ ٹیوب ویلوں کا پانی بھی میٹھا ہے اور ان سے آبپاشی کے لیے پانی مہیا کیا جا رہا ہے ۔

(ب) سپرنٹنڈنگ انجینئر سکارپ نمبر 1 کی رپورٹ کے مطابق متعلقہ کاشتکاروں کی طرف سے مذکورہ ٹیوب ویلوں کو بند کرنے کے بارے میں کوئی درخواست وصول نہیں ہوئی ۔

(ج) نہروں میں پانی کی شدید قلت کے باعث ٹیوب ویلوں کو بند کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ۔

(د) ٹیوب ویل اگر کسی فصل کے دوران مسلسل بند رہے ہیں

تو کاشتکاروں کو ان فصلوں پر ٹیوب ویل کا زائد آبیانہ معاف کر دیا جائے گا۔

سکارپ نمبر 1 میں سرکاری ٹیوب ویلوں کی تعداد

*6710 ۔ **رائے عمر حیات خان** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) سکارپ نمبر 1 میں سرکاری ٹیوب ویلوں کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنے صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں ۔

(ب) کیا حکومت ان خراب ٹیوب ویلوں کو صحیح اور چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) سکارپ نمبر 1 میں سرکاری ٹیوب ویلوں کی تعداد 2069 ہے ان میں سے 134 ٹیوب ویل ہوجہ کھاری پانی اور 58 ٹیوب ویل ہوجہ بور خراب ہونے کے مستقل طور پر بند ہیں ۔ بقایا 1877 چالو ٹیوب ویلوں میں سے ماہ ستمبر 1974ء کی رپورٹ کے مطابق 1769 ٹیوب ویل صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں جب کہ 108 ٹیوب ویل عارضی طور پر مندرجہ ذیل نقائص کی وجہ سے بند ہیں ۔

ہوجہ بجلی نقائص (محکمہ واپڈا) ۔	44 ٹیوب ویل
ہوجہ مشینری نقص ۔	64 ٹیوب ویل
کل	108 ٹیوب ویل

سکارپ نمبر 1 کے ٹیوب ویل 13 سے 15 سال پرانے ہو چکے ہیں ۔ فلٹر میں خرابی کی وجہ سے تقریباً 376 ٹیوب ویلوں کا پانی مقررہ مقدار سے کافی کم ہو چکا ہے ۔ تاہم یہ ٹیوب ویل ضرورت کے پیش نظر چلائے جا رہے ہیں ۔

(ب) جو ٹیوب ویل کھاری پانی کی وجہ سے مستقل طور پر بند

ہیں انہیں آبپاشی کے لیے چالو نہیں کیا جائے گا ۔ میٹھے پانی کے جو ٹیوب ویل ہوجہ بور خراب ہونے بند ہو چکے ہیں انہیں دوبارہ بور کرنے کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ اس طرح جن ٹیوب ویلوں کا پانی کم ہوگیا ہے ۔ ان کو دوبارہ بور کرنا یا درست کرنا حکومت کے زیر غور ہے ۔ واپڈا کو اس کے بارے میں مناسب کارروائی کے لیے ہدایت کی گئی ہے ۔

جہاں تک ان ٹیوب ویلوں کی درستگی کا تعلق ہے جو عارضی نقائص کی وجہ سے بند ہیں ان کے بارے میں حسب ذیل طریق کار کے تحت پہلے ہی اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ بجلی کے نقائص درست کرنا محکمہ بجلی (واپڈا) کی ذمہ داری ہے ۔ اور بجلی کی وجہ سے بند ٹیوب ویلوں کی درستگی کے لیے بجلی کے عملہ سے مسلسل رابطہ قائم ہے اور متعلقہ محکمہ اور عملہ کو فوری درستگی کے لیے زور دیا جا رہا ہے ۔

مشینری میں نقائص محکمہ آبپاشی کا متعلقہ عملہ دور کرتا ہے ۔ معمولی نوعیت کے نقائص تو موقع پر ہی درست کئے جا رہے ہیں ۔ تاہم بڑی نوعیت کے نقائص جیسا کہ موٹر جلنا ، پمپ کے حصوں کا بوسیدہ ہو جانا وغیرہ وغیرہ کے لیے مختلف حصوں کو ورکشاپ میں لا کر درست کیا جاتا ہے ۔ تاہم مشینری نقص کی وجہ سے بند ٹیوب ویلوں کو جلد از جلد چالو کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ۔

شاہراہوں کے خطرناک موڑوں پر ریفلیکٹر کی تنصیب

*6745 ۔ **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گزشتہ دو سالوں میں صوبہ کی مختلف شاہراہوں پر ٹریفک کے انتہائی خوفناک حادثات رونما ہوئے جن میں بے شمار مسافروں کی جانیں تلف ہوئیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت حادثات کی روک تھام کے لیے صوبہ کی اہم شاہراہوں کے خطرناک موڑوں پر ریفلیکٹر

نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں اور اس منصوبہ پر کتنی رقم صرف ہوگی ۔

(ج) 1972ء اور 1973ء میں صوبہ کی تمام سڑکوں پر کس قدر حادثات رونما ہوئے ۔ ان میں کتنے مسافر ہلاک ہوئے اور انہیں کس قدر معاوضہ دلوایا گیا ۔ سال وار تفصیل فراہم کی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) گذشتہ دو سالوں میں صوبہ کی مختلف شاہراہوں پر ٹریفک کے 2225 مہلک حادثات رونما ہوئے جن میں 2645 جانیں تلف ہوئیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ ریفلیکٹر درآمد کرنے کے لیے بہت زیادہ زرمبادلہ درکار ہوگا جو اس وقت مہیا نہیں ہے مگر حادثات کی روک تھام کے لیے کئی اور تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں ۔ مثلاً خطرناک موڑوں پر مناسب اشارے نصب کرنا ۔ موڑوں کو کشادہ کرنا اور موڑوں کو کاٹ کر سیدھا کرنا ۔

(ج) 1972ء اور 1973ء میں صوبہ کی تمام سڑکوں پر 5132 مہلک اور غیر مہلک حادثات رونما ہوئے جن میں 2645 افراد ہلاک ہوئے ان کی سال وار تفصیل یہ ہے :-

سال	مہلک حادثات	غیر مہلک حادثات	کل حادثات	اموات
1972	1054	1439	2493	1237
1973	1171	1468	2639	1408

موٹرز وہیکلز آرڈیننس مجریہ 1965ء کے تحت معاوضہ حاصل کرنے کے لیے جو کلیم داخل کئے گئے اور جو معاوضہ دیا گیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

سال	کل کلیم داخل کئے گئے	کلیم جن کا فیصلہ ہوا	طلب کلیم	رقم معاوضہ جو ہلاک ہونے والے مسافروں کے ورثاء کو ادا کی گئی
1972ء	218	162	56	10,18,000 روپے
1973ء	245	207	38	12,47,000 روپے

سید ناظم حسین شاہ : ہماری کوئی ذاتی بات نہیں ہے پورے صوبے کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر : پانچ منٹ پہلے ہی اوپر ہو گئے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ باتیں کرنے میں لگا دیے تھے انہی میں سے ایک منٹ مجھے دے دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : آج آپ پھلجھڑیاں نہ چھوڑتے تو پھر یہ سوال ہو سکتا تھا ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا! قدرتی طور پر دریاؤں میں پانی کی کمی کی وجہ سے واقعی یہ تکلیف ہوئی ہے لیکن عوام نے اپنے وسائل سے فصلات کاشت کیں اور اب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بارشوں کی وجہ سے وہ پروان چڑھ جائیں گی ۔ لیکن محکمہ نہر کو بھی آبیانہ میں ضرور رعایت دینی چاہیے کیونکہ جتنا پانی محکمہ کو مہیا کرنا تھا وہ نہیں کیا گیا اس لیے کہ دریاؤں میں پانی نہیں تھا ۔ اس پر مناسب غور ہونا چاہیے کہ غریب کاشتکاروں نے اپنے وسائل سے گندم وغیرہ کاشت کی ہے اس میں نہری پانی نہیں لگایا بلکہ ٹیوب ویل وغیرہ سے کاشت کر دی ہے پھر بارشیں ہو گئیں لیکن انہیں نہری تصور کر لیا جائے گا اس لیے میں یہ استدعا کروں گا کہ آبیانے میں رعایت ہونی چاہیے کیونکہ حکومت نے خود مان لیا ہے کہ واقعی دریاؤں میں پانی کی کمی رہی ہے ۔ اتنا پانی محکمہ مہیا نہیں کر سکا جتنا پانی دینا چاہیے تھا اس لیے اس پر مناسب غور ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : اب درخواست ہائے برائے رخصت لی جائیں گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

راجہ سکندر خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راجہ سکندر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری سی ۔ ایم ۔ ایچ
ہسپتال راولپنڈی میں 24-2-75 سے داخل ہوں

اس لیے میری سات یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید طاہر احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید طاہر احمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں 75-2-18 کو میونسپل پیپلز ورکس کونسل لائلپور کے اجلاس میں شمولیت کی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا۔ اس لیے 75-2-18 کی میری رخصت منظور فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

استدعا ہے کہ مورخہ 75-2-20 کو اسمبلی کے اجلاس (سیشن) میں بوجہ ناسازی طبیعت حاضر نہیں ہو سکا۔ از راہ کرم ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ راقم 18 جنوری 1975ء 3 فروری 1975ء بوجہ علالت و طبیعت نا ساز کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکا ۔ مزید براں 10 فروری انتہایت 22 فروری 1975ء تک بھی بوجہ مذکورہ حاضر نہیں ہو سکوں گا ۔ براہ مہربانی 18 جنوری 1975ء 3 فروری 1975ء 10 فروری لغایت 22 فروری 197ء اجازت رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالحفیظ کاردار

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالحفیظ کاردار صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I am engaged in an important national programme from the 21st February to the 7th March, 1975 I shall be grateful if you will kindly consider me on leave for that period.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ 12_11_1974 ، 14_11_1974 ، 15-1-1975 ، 28-1-1975 اور 5-2-1975 کو بوجہ مصروفیت لوکل گورنمنٹ کی کمیٹی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا - براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے - شکریہ -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

On account of some domestic affairs, I have not been able to attend the meeting of the Assembly on the 15th of February, 1975, I would request that one day's leave for the 15th of the month may kindly be granted.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I could not attend the session due to

illness on 15th ond 18th February, 1975.
The leave may please be granted.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ جمیل اللہ خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راجہ جمیل اللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میرے چھوٹے بھائی راجہ عقیل اللہ خان کی دختر کی شادی 22/23 فروری 1975ء مقرر ہوئی ہے - درخواست ہے کہ میری چھٹی 21 فروری سے لیکر 26 فروری تک منظور فرمائی جاوے - چونکہ مہمانوں کی آمدورفت رہے گی -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نور محمد خان بلوچ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور محمد خان بلوچ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میرے بزرگوار والد صاحب قضائے الٰہی سے اللہ میاں کو پیارے ہوگئے ہیں - مجھے ان کی رسومات میں شامل ہونا ہے براہ کرم ایک ہفتہ کی رخصت دی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسز سیدہ عابدہ حسین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسز سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I would request leave of absence from the House for the session of the 15th as I had gone to Islamabad for a meeting.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر محمد ظفراللہ خان : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : آپ اس سیٹ پر آ گئے ہیں ؟

مہر محمد ظفراللہ خان : نہیں سر۔ سیٹ تو ویسے میری دوسری ہے۔

مسٹر سپیکر : پھر آپ اپنی سیٹ پر جا کر تحریک پیش کریں۔ سردار صغیر احمد۔

قرارداد

مظلوم کشمیریوں کی حمایت میں مکمل ہڑتال

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

کہ یہ ایوان جناب وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی اپیل کی پر زور تائید و حمایت کرتا ہے کہ آئندہ جمعہ 28 فروری 1975ء کو مظلوم کشمیریوں کی حمایت میں مکمل ہڑتال کی جائے۔ مسز اندرا گاندھی اور شیخ عبداللہ کے سمجھوتے کی حیثیت دو افراد کی سازش سے زیادہ کچھ نہیں۔ جب تک کشمیر کے عوام آزادانہ طور سے استصواب رائے کے ذریعے جموں و کشمیر کی قسمت کا فیصلہ نہیں کرتے

کوئی اور سمجھوتہ قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔
نیز یہ ایوان اندرا عبداللہ سمجھوتے کی پر زور
مذمت کرتا ہے اور پاکستانی اور کشمیری
عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ آئندہ جمعہ 28
فروری 1975ء کو مکمل ہڑتال کرتے ہوئے
یہ ثابت کر دیں کہ کشمیری عوام اندرا ،
عبداللہ سمجھوتے کو کسی صورت میں قبول
نہیں کر سکتے اور اپنے موقف پر قائم ہیں کہ
تنازعۂ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی
قراردادوں کے مطابق آزادانہ استصواب رائے
کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ قرارداد پیش کی گئی ہے :

کہ یہ ایوان جناب وزیر اعظم ذوالفقار علی
بھٹو کی اپیل کی پر زور تائید و حمایت کرتا ہے
کہ آئندہ جمعہ 28 فروری 1975ء کو مظلوم
کشمیریوں کی حمایت میں مکمل ہڑتال کی جائے ۔
مسز اندرا گاندھی اور شیخ عبداللہ کے سمجھوتے
کی حیثیت دو افراد کی سازش سے زیادہ کچھ
نہیں ۔ جب تک کشمیر کے عوام آزادانہ طور
سے استصواب رائے کے ذریعے جموں و کشمیر کی
قسمت کا فیصلہ نہیں کرتے کوئی اور سمجھوتہ
قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ نیز یہ ایوان
اندرا عبداللہ سمجھوتے کی پر زور مذمت کرتا
ہے اور پاکستانی اور کشمیری عوام سے اپیل
کرتا ہے کہ وہ آئندہ جمعہ 28 فرروری 1975ء
کومکمل ہڑتال کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیں کہ

کشمیری عوام اندرا عبداللہ سمجھوتے کو کسی
صورت میں قبول نہیں کر سکتے اور اپنے موقف
پر قائم ہیں کہ تنازعہ سے کشمیر کا واحد
حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق آزادانہ
استصواب رائے کرایا جائے۔

آپ اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون : جی سر۔ جناب سپیکر! متحدہ ہندوستان کی تقسیم کے وقت کشمیر میں ہندوستان نے اپنی فوجیں داخل کر کے مسلمانوں کی اکثریت کے علاقے کو جبراً اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ جناب والا! اس وقت سے کشمیر کے مسلمان، کشمیر کی اکثریتی آبادی یہ چاہتی ہے کہ انہیں اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔ چنانچہ اقوام عالم نے اپنی قراردادوں کے ذریعے یہ فیصلہ کیا کہ کشمیری لوگ اپنی قسمت کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے خود کریں گے اور اس سلسلے میں تین فریق بنائے گئے ہندوستان پاکستان اور کشمیری عوام۔ جناب والا! ہندوستان کے اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اقوام متحدہ میں یہ تسلیم کیا تھا کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور اس کی قسمت کا فیصلہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس علاقے کے لوگ آزادانہ طور پر استصواب رائے کے ذریعے یہ فیصلہ کریں کہ آیا وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ جناب والا! ہندوستان مسلسل ٹال مٹول کے ذریعے اور اپنی طاقت کے بل بوتے پر آج تک اس وعدے سے منحرف چلا آتا رہا ہے۔ ایک وقت تھا کہ اسی شخص شیخ عبداللہ نے کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی تھی اور اس غداری کے نتیجے میں یہ ایک عرصے تک اس علاقے کا وزیر اعلیٰ رہا ہے اور بعد میں جناب والا اس نے گرگٹ کی طرح اپنا ایک اور رنگ بدلا اور جب اس نے دیکھا کہ کشمیر کے مسلمان اس سے نفرت کرتے ہیں اس کی مذمت کرتے ہیں اور وہ condemn ہو چکا ہے تو اس نے گرگٹ کی طرح

اپنا ایک اور رنگ بدلا اور اس کا یہ بدلا ہوا رنگ ہند حکومت کو ہندوستان کی حکومت کو پسند نہ آیا اور یہ شخص ایک عرصے تک کشمیر کی آزادی کا دعوے دار بنا رہا اور اس نے کشمیری عوام اور پاکستانی عوام کو دھوکا دیا لیکن جناب والا اس اقتدار کے بھوکے انسان نے اب پھر اندرا کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ایک سمجھوتہ کیا ہے ۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کشمیر کے لوگ کسی صورت میں اس بات کو قبول نہیں کریں گے کہ ایک فرد واحد ان کی قسمت کا فیصلہ اندرا گاندھی کے ساتھ مل کر سکے ۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ سازش تیار کی تو قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دورہ راولپنڈی ڈویژن میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ وہ کشمیر کے سلسلے میں ایک اہم اعلان کریں گے ۔ جناب والا انہوں نے ایک جلسۂ عام میں یہ اعلان کیا کہ اندرا اور عبداللہ ایک سازش تیار کر رہے ہیں اس سازش کے خلاف احتجاج اور اس کی مذمت کرنے کے لیے پاکستان بھر میں مقبوضہ کشمیر میں اور آزاد کشمیر میں مکمل طور پر ہڑتال کی جائے تا کہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ کشمیر کا تنازعہ اب بھی زندہ ہے اور کسی صورت میں بھی اس کا حل استصواب رائے کے بغیر نہیں ہو سکتا اور دنیا کی کوئی طاقت محض اسلحے کے بل بوتے پر افرادی قوت کے بل بوتے پر ظلم و ستم کے بل بوتے پر کشمیری عوام کو اپنے حق آزادی سے مانع نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ جناب والا اس اپیل پر ملک کے کونے کونے سے آزاد کشمیر کے گوشے گوشے سے مقبوضہ کشمیر کے کونے کونے سے تائید و حمایت میں لوگوں نے اعلانات کیے اور مقبوضہ کشمیر کے لوگ آزاد کشمیر کے لوگ پاکستان کے لوگ تمام مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہڑتال کر کے اقوام عالم پر یہ ثابت کر دیں کہ کشمیر کے لوگ آج بھی اپنے اس موقف پر قائم ہیں جو ان کا موقف 1947 میں تھا ۔ جناب والا اس لیے یہ ہمارا بھی فرض ہے اور اس فاضل ایوان کا بھی فرض ہے کہ ہم قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی اس اپیل پر لبیک کہتے ہوئے اس ہڑتال کو مکمل طور پر کامیاب بنائیں اور ان طبقات سے

اپیل کریں جو آزاد کشمیر میں بستے ہیں جو مقبوضہ کشمیر میں بستے ہیں کہ وہ بھی اپنے اس موقف کو ثابت کرنے کے لیے اقوام عالم کی نگاہ میں مکمل طور پر پڑتال کریں تاکہ دنیا یہ دیکھے کہ اندرا اور عبداللہ جو بات کرتے ہیں کہ کشمیر ہندوستان کا حصہ بن چکا ہے یہ بات سراسر غلط اور بے بنیاد ہے اور کشمیر یا کسی اور علاقہ کو قبضہ میں کر لینے سے کسی قوم کو اپنے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔

جناب والا! قومیں انسانوں کے ساتھ بنتی ہیں اگر کسی قوم کے انسان کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے تو کسی صورت میں محض علاقے پر قبضہ کرنے سے کسی قوم کی شمولیت کسی دوسری قوم کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم نے اس پڑتال سے یہ ثابت کرنا ہے کہ کشمیر کے مسلمان کسی صورت میں بھی ہندوستان کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہتے بلکہ وہ اپنی آزادانہ استصواب رائے کے حق کو استعمال کر کے اپنی قسمت کا فیصلہ پاکستان کی وابستگی کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میں اس ایوان کی طرف سے جناب ذوالفقار علی بھٹو کو اس فیصلہ پر مکمل تائید و حمایت کا یقین دلاتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کے لوگ پنجاب کے لوگ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ ہندوستان کے لوگ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس ضمن میں پڑتال کریں گے اور ثابت کردیں گے کہ اس خطہ کے مسلمان جو ہیں وہ سارے کے سارے یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کی وابستگی پاکستان کے ساتھ ہو۔ جناب والا۔ کشمیریوں کا یہ دعویٰ غلط نہیں ہے پاکستان کا یہ دعویٰ کہ کشمیری لوگ ہمارے شامل ہونا چاہتے ہیں یہ غلط نہیں ہے اس کے بنیادی اصولوں پر ہے کشمیر میں اکثریت مسلمانوں کی ہے ان کا مذہب ان کے رشتے ہمارے ساتھ ہیں ان کے روابط ہمارے ساتھ ہیں آج سے نہیں صدیوں سے ہزاروں سالوں سے یہ روابط ہمارے ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ ہماری زبان ایک ہے ہماری بات ایک ہے ہماری ثقافت ایک ہے اس کے علاوہ جناب والا کشمیر قدرتی اور جغرافیائی طور پر پاکستان کا حصہ ہے۔ کشمیر کی حیثیت پاکستان کے سر کی ہے شہ رگ کی ہے جناب والا! آپ جانتے ہیں

کہ پہاڑ سے تمام دریا کشمیر سے بہتے ہیں اس لیے ہندوستان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایک غدار کے ساتھ سازش کر کے اس علاقہ پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں اقوام عالم کو یہ ثابت کر دیں گے کہ آج بھی کشمیر کے یہ مظلوم عوام کشمیر کے مسائل پاکستان کے ساتھ ہیں اور کسی صورت میں بھی ہندوستان کو قبول نہیں کرتے ۔ اس کے ساتھ میں اس ایوان کی طرف سے قائد عوام کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے مکمل طور پر ہڑتال ہوگی اور کسی صورت میں اس میں کمی نہیں آئے گی ۔ شکریہ

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں اس ضمن میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اور جہاں تک قائد عوام کا تعلق ہے اس کو ساری قوم اور اس ایوان کے معزز اراکین بھی اس کے ساتھ تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی میں اس قرارداد میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اس ہڑتال کو اگر آخری قدم سمجھیں یا اس پر ہی قناعت کریں تو وہ آزادی کی تحریک جس کے لیے ہم نے بڑی جدوجہد کی ہے اور جو پاکستان کی زندگی اور موت کا مسئلہ بنا رہا ہے اسے آخری قدم تصور نہ کیا جائے ۔ تو جناب والا ! میں اس قرارداد میں اس حد تک ترمیم کروں گا کہ اس کو ابتدائی قدم کے طور پر احتجاج کرنے کے لیے ہڑتال کی جائے اور اسمبلی کے جذبات اس کے ساتھ شامل کیے جائیں تو جناب والا یہ قرارداد پاس کی جائے اور ہم اس قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس احتجاج کو ابتدائی قدم طور پر شروع کرنے کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات بھی کیے جائیں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ اس ہڑتال کے بعد اور اس احتجاج کے بعد اس مطالبہ سے ہم عملی طور پر دستبردار ہو جائیں یا اس سے دستبرداری تصور کی جائے تو جناب والا میں جناب کے توسل سے اس ایوان کے فاضل اراکین سے اور وزیر قانون سے جنہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے گزارش کرتا ہوں پنجاب

اسمبلی کی طرف سے تائید کے علاوہ ہم نہایت خلوص سے دیانتداری سے اس کو محسوس کرتے ہیں کہ اس کو پہلا قدم سمجھا جائے اور اس کے بعد مسلسل طور پر اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ لہذا اگر ہم نے مسلمانان کشمیر کو زندہ جاوید رکھنا ہے یا اس مسئلہ پر ہم نے کوئی قدم اٹھانا ہے تو اس احتجاجی جمعہ کے بعد مسلسل جدوجہد کی ابتداء اور اس کا آغاز کیا جائے اور پنجاب اسمبلی کے اراکین اس کی مکمل تائید و حمایت کرتے ہیں کہ اس مسئلے کو جمعہ کے بعد جتنے وسائل حکومت کے پاس ہیں جتنے ذرائع حکومت کے پاس ہیں اس کو جاری و ساری رکھا جائے تاکہ اس سمجھوتہ کو جو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کر سکیں تو میں جناب والا ! اس قرارداد میں ترمیم کرتا ہوں کہ اس کو ابتدائی قدم تصور فرمایا جائے اور اس کے بعد ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کریں وہ اپنے عملی اقدامات بروئے کار لائے اور اس ایوان کے اراکین اور صوبہ پنجاب جہاں سے ہم نمائندگی کر رہے ہیں کے عوام کی طرف سے اس فیصلہ کو مکمل تائید و حمایت حاصل ہو گی اور ہم اس کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

مسٹر سپیکر : کیوں جی یہ ترمیم ٹھیک ہے۔ ؟

وزیر قانون : جناب والا ! اس وقت ''ابتدائی'' کا لفظ مناسب نہیں ہے یہ تو صرف جدوجہد ہے جو کہ ہم جاری رکھیں گے تو جناب والا ! اس کو اس طرح کر لیں کہ ''کشمیر کی آزادی کے لیے یہ جدوجہد مسلسل جاری ہے''۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں کہ ہم تو اسے ابھی ابتدائی قدم سمجھتے ہوئے اس مسئلہ کو ۔ ۔ ۔

شیخ محمد ریاض : جناب والا ! یہ تو 25 اور 27 سال پہلے کا مسئلہ ہے اس کی ابتداء تو بہت پہلے ہو چکی ہے۔ اس لیے یہ کوئی نئی ابتداء نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر : میں تو کوئی مشورہ آپ کو نہیں دے سکتا یہ بہرحال آپ پر ہے کہ آپ کیسے اپنے جذبات وزیر اعظم کے پاس پہنچانا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون : جناب والا ! انشاء اللہ تعالیٰ یہ جدوجہد اس وقت تک

جاری رہے گی جب تک کشمیری لوگوں کی قسمت کا صحیح فیصلہ نہیں ہوتا ۔ جناب والا ! آخری لفظ جو ہیں وہ آپ سن لیں کہ ''اپنے موقف پر قائم ہیں کہ تنازعہ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق آزادانہ استصواب رائے ہے'' ۔ تو جناب والا ! ہم محض اس پر اکتفا نہیں کرتے ہم تو اپنے موقف پر قائم رہیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ عرض کروں کہ اگر ہم صرف ہڑتال تک کا تاثر دیں گے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : یہ تاثر کس نے دیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ تاثر ہڑتال کے بعد پیدا ہوگا اس لیے جناب والا ! میں مزید اس قرارداد میں ان کے جذبات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ تو ایک مکمل اور جامع قرارداد ہے اور اس میں پنجاب کے مسلمانوں کے جو جذبات ہیں اور ان فاضل اراکین کے جو جذبات ہیں وہ اس میں آ چکے ہیں اور یہ صرف آغاز نہیں ہے آغاز تو ہم نے اس وقت بھی کیا تھا جب ہمارے لوگ کشمیر میں شہید ہوئے تھے ۔

مسٹر ایس ۔ ایم ۔ مسعود : جناب سپیکر ! لک صاحب نے جو ترمیم دی ہے اس سے نہایت خطرناک قسم کے اثرات نمودار ہونے کا خطرہ ہے ۔ ہم 1947ء سے لیکر آج تک کشمیریوں کی جدوجہد میں شامل ہیں دنیا بھر میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ غالباً اندرا گاندھی کے ساتھ سمجھوتے کے بعد پاکستان اپنے موقف سے دست بردار ہوگیا ہے ۔ اور شاید اندرا گاندھی کے ساتھ جناب ذوالفقار علی بھٹو کی کوئی ایسی understanding پیدا ہوگئی تھی جس سے وہ کشمیری عوام کے حقوق سے دستبردار ہو گئے ہیں لیکن یہ ہڑتال کرنے کا جو اعلان ہوا ہے اور جو انہوں نے call دی ہے اس سے ہم دنیا کو یہ ثابت کر رہے ہیں نہ پاکستان کے عوام اور ذوالفقار علی بھٹو جو پاکستان کے وزیر اعظم ہیں وہ کشمیریوں کے حق استصواب رائے اور ان کے جو دوسرے حقوق ہیں ان سے دستبردار نہیں ہوئے اور وہ جدوجہد جو 1947ء سے لیکر آج تک جاری ہے اس کو ہم اور آگے لے جا رہے ہیں اگر ہم یہ کہیں نہ یہ اقدامات ابتدائی طور پر ہیں اور ان کو ہم نے شروع کیا ہے تو غالباً اس سے مفہوم یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ یہ پہلی بات آج شروع کر رہے ہیں اور یہ جدوجہد جو ہم نے 1947ء سے شروع

کی ہے تو غالباً اس کو اب نیا رنگ دینے کی کوشش کی ہے تو جناب والا! جدوجہد تو شروع سے جاری ہے اور ہم ان کے ساتھ ہیں اور اس وقت تک ساتھ رہیں گے جب تک کشمیری عوام اپنے حقوق کو منوا نہیں لیتے۔ جناب والا! میں آپ کے توسل سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام کشمیری عوام کی قسمت کا فیصلہ نہیں کریں گے بلکہ کشمیری عوام خود اپنی آزادی کا فیصلہ کروا لیں گے اور ان کی جو جدوجہد آزادی ہے اس کو ہم نے تقویت بخشنی ہے اگر کشمیر کے عوام اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم نے آزاد ہوتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت ان پر مسلط نہیں رہ سکتی۔ تو جناب والا! ہم نے ان کی اس جدوجہد کو تقویت دینی ہے اور ہم ان کی جدوجہد میں پورے پورے ساتھ ہیں۔

میاں خان پد : جناب والا! چوہدری امان اللہ لک صاحب نے جو ترمیم پڑھ کر سنائی ہے یا انہوں نے جو تقریر کی ہے اس کو تو کافی سارے فاضل اراکین سمجھ بھی نہیں سکے اور سمجھ بھی نہیں آ سکی۔ اصل میں وزیر قانون یہ چاہتے ہیں کہ یہ قرارداد پاس کی جائے جس کے ذریعے جناب ذوالفقار علی بھٹو کے اس فیصلے کی تائید کی جائے اور پاکستان اور مقبوضہ کشمیر میں جو ہڑتال کی call دی گئی ہے اس کو کامیاب کیا جائے۔ جناب والا! میں مختصر الفاظ میں یہ کہوں گا کہ اسمبلی کو اسے پاس کر دینا چاہیے۔ اور میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کے اس فیصلہ کی تائید کرتا ہوں اور اس کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت میں جو ہڑتال کی اپیل کی ہے کشمیریوں کی آزادی کے سلسلہ میں اور پاکستان میں شمولیت کے لیے اسے کامیاب بنایا جائے۔ اور ہم انشاء اللہ قدم بقدم اور شانہ بشانہ چل کر ان کا ساتھ دیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر : لک صاحب آپ نے جو ترمیم پیش کی ہے اسے آپ باقاعدگی سے پیش کر رہے ہیں یا اپنے دل کی بات کر رہے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ جس سلسلہ میں یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اس کا مطلب اور موقف میں قرارداد کی حمایت کرتا ہے۔ جناب والا! اندار عبداللہ سمجھوتا آج ہوا

ہے 1947ء میں نہیں ہوا تھا ۔ اور نہ ہی 2 سال قبل ہوا تھا ۔ اس سمجھوتے کو understand کرنے کے لیے ابتدائی طور پر استعمال کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم حکومت پاکستان کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ یہ ایوان جناب وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی اپیل کی پرزور تائید و حمایت کرتا ہے کہ آئندہ جمعہ 28 فروری 1975ء کو مظلوم کشمیریوں کی حمایت میں مکمل ہڑتال کی جائے۔ مسز اندرا گاندھی اور شیخ عبداللہ کے سمجھوتے کی حیثیت دو افراد کی سازش سے زیادہ کچھ نہیں ۔ جب تک کشمیر کے عوام آزادانہ طور سے استصواب رائے کے ذریعے جموں و کشمیر کی قسمت کا فیصلہ نہیں کرتے کوئی اور سمجھوتہ قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ نیز یہ ایوان اندرا عبداللہ سمجھوتے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور پاکستانی اور کشمیری عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ آئندہ جمعہ 28 فروری 1975ء کو مکمل ہڑتال کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیں کہ کشمیری عوام اندرا ، عبداللہ سمجھوتے کو کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتے اور اپنے موقف پر قائم ہیں کہ تنازعۂ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق آزادانہ استصواب رائے کرایا جائے ۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی پورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

سپہر ظفر اللہ خان بھروانہ : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اوقاف کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں ایک دن کی توسیع کر دی جائے ۔ یعنی 25 فروری 1975ء تک ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

اور سوال یہ ہے ۔

کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اوقاف کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں ایک دن کی توسیع کر دی جائے ۔ یعنی 25 فروری 1975ء تک ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

لاہور سیکرٹریٹ کے سامنے میڈیکل کالج کے طلبا پر پولیس کا لاٹھی چارج اور متعدد گرفتاریاں

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ 19 فروری 1975ء کو میڈیکل کالجوں میں زیادہ نشستیں دینے کا مطالبہ کرنے والے طلباء پر لاٹھی چارج کیا گیا کئی طلباء زخمی

ہوئے اور بہت سے گرفتار کر لیے گئے ۔ یہ واقعہ لاہور میں سول سیکرٹریٹ کے سامنے پیش آیا ۔ طلباء پنجاب میں میڈیکل کالجوں میں نشستوں کی کمی کی بنا پر ہونے والی ناانصافیوں کا مطالبہ حکومت پنجاب سے کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے ۔ صوبہ پنجاب میں نشستوں میں کمی اور دیگر صوبوں میں میڈیکل کالجوں کے اضافہ کے فرق کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں ۔ پنجاب کے مستحق طلباء کی محرومی نے طلباء میں شدید اضطراب پیدا کر رکھا ہے ۔ اس جائز مطالبہ کو پیش کرنے کی پاداش میں طلباء پر پولیس کے ناجائز تشدد نے پورے صوبہ پنجاب میں طلباء میں شدید اضطراب پیدا کر دیا ہے اور پولیس انتظامیہ نے حالات کو دانستہ طور پر خراب کیا جس سے عوام میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔ طلباء پرامن تھے ، اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کرنا چاہتے تھے لیکن ان کو سختی سے دبایا گیا اس صورت حالات سے عوام میں بھی اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔ اس واقعہ پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! صحیح صورت حال یہ ہے کہ 10 فروری 1975ء کو ایم ۔ اے ۔ او کالج کے طلباء نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے باوجود ڈپوٹی مجسٹریٹ اور پولیس افسران کے کے منع کرنے پر انہوں نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی اور طلباء نے مشتعل ہو کر ٹریفک پر پتھراؤ کیا اور ٹرک نمبر 2875 ایل ۔ آر ۔ کو اغوا کرنے کی کوشش کی جو نہایت مشکل سے چھڑایا گیا لیکن اس کے باوجود لڑکوں نے دو دو تین تین کی ٹولیوں میں اکٹھے ہو کر جلوس کی شکل اختیار کر لی اور ڈی ۔ آئی ۔ جی آفس میں آ کر پتھراؤ بھی کیا پولیس پارٹی کے سربراہ نذیر حسین انسپکٹر پرانی انارکلی کے بائیں ہاتھ پر پتھر لگا اور ان کا بایاں ہاتھ زخمی ہوگیا ۔ اس پر طلباء کی قیادت کرنے والے صدر سٹوڈنٹ یونین ارشد ہاشمی اور مظہر کو گرفتار کر لیا گیا ۔ مگر کمال پاشا نائب صدر اور اس کے ساتھیوں نے ان کو چھڑا لیا اور بھاگ گیے ۔ اس پر ان طلباء پر زیر دفعہ - 332 - 353 - 145 - 186 - 360 - 188

تھانہ پرانی انارکلی میں مقدمات درج کر لیے گیے ۔ وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اور قانون شکنی کے خلاف کم از کم طاقت استعمال کی گئی ۔ حالانکہ ملازمین جو ڈیوٹی پر ہوں ان پر حملہ آور ہونا ، پتھر مارنا اور ٹریفک میں خلل ڈالنا قانون شکنی کے مترادف ہے ۔

جناب والا ! ایسی صورت حال میں امن و امان قائم رکھنا حکومت کا اولین فرض ہے کوئی بھی حکومت یا صوبائی حکومت ملک میں امن عامہ کو خراب ہوتا نہیں دیکھ سکتی ۔ قانون کی بالا دستی قائم رکھنا ہمارا اولین فرض ہے ۔ ہم نے ان عزیز طلباء کو سمجھایا اور کہا کہ حکومت ان کے مطالبات پر ہمدردی سے غور کر رہی ہے ۔ میڈیکل کالجوں میں تعلیم کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے ان کے مسائل کا جائزہ لے رہی ہے اور ہماری حکومت اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے ۔ اس کے بعد پتھراؤ وغیرہ کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ کیونکہ جب حکومت خود غور کر رہی ہے تو کم از کم اس کا انتظار ہی کر لیں ۔ نامعلوم ان عزیز طلباء نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی کیوں کوشش کی ہے اور کیوں امن و امان کو تہ و بالا کرنے کی کوشش کی ہے سب سے پہلے حکومت کا کام ہے کہ صوبہ میں ملک میں امن و امان قائم کرے ۔ جناب والا ! جو امن و امان کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا ۔ خواہ اس میں کوئی اسمبلی کا ممبر ہو یا کوئی اور بھی ہو اسے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور ہم اپنا فرض پورا کریں گے ۔ طلباء ہمارے بچے ہیں ہم نے انہیں شفقت سے سمجھایا ہے کہ ہم آپ کے مسائل پر غور کریں گے اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون شکنی کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا ۔ جناب والا ! جب اس عمل کو روکنے کی کوشش کی گئی تو لوگوں میں سکون آیا کیونکہ وہ کاروں اور ٹرکوں پر پتھراؤ کر رہے تھے ۔ جب ان کے خلاف کارروائی کی گئی تو لوگوں نے سکون کا سانس لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لوگوں میں بے چینی قطعاً پیدا نہیں ہوئی اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ طلباء کے ساتھ ایسی کوئی حرکت نہیں کی گئی جس کی پاداش میں لوگوں میں کوئی بے چینی پیدا ہوگئی ہو ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وزیر موصوف نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے لیکن میں اس میں کچھ اضافہ چاہوں گا آیا ان کے بنیادی مسئلہ کو حل کیا جا رہا ہے یا نہیں ؟ آپ ان کے بنیادی مسئلہ کو منظور کرتے ہیں یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر : آپ کا مطالبہ کیا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! ان کی سیٹوں میں اضافہ کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب آپ کا میں مطلب سمجھا نہیں بنیادی مقصد کیا ہے 5 لاکھ تو سیٹیں نہیں ہوسکتیں ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ کی نسبت پنجاب میں میڈیکل کالجوں میں نشستیں آبادی کے تناسب سے کم ہیں ۔ حکومت پنجاب کو چاہیے کہ وہ سنٹرل گورنمنٹ سے سفارش کرے کہ انہیں مزید سیٹوں کی اجازت دی جائے یا پھر بین الصوبائی طور پر داخلہ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : فرض کیا جائے ان کی یہ بات مان بھی لی جائے جہاں تک ایم ۔ اے ۔ او کالج کا تعلق ہے ۔ کیا ایم ۔ اے ۔ او کالج میں کوئی طالب علم ایسا ہے جس نے پری میڈیکل میں ایف ۔ ایسی ۔ سی فرسٹ کلاس کیا ہو اور داخلہ نہ ملا ہو ، ان کے اس مطالبہ کے مان لینے سے انہیں فائدہ ہو جائے گا ۔ یہ جو احتجاج کیا گیا ہے کہ ہمارا تناسب سندھ کے میڈیکل کالجوں کے برابر کر دیا جائے یا انہیں بھی وہاں داخلہ دیا جائے ۔ اس سے ایم ۔ اے ۔ او کالج کے طلباء کا کیا تعلق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وہ مختلف کالجوں کے طلباء تھے جنہیں میڈیکل کالجوں میں داخلہ نہیں ملا وہ مل کر احتجاج کر رہے تھے ۔ لیکن اس مسئلہ کو سلجھانے کی بجائے پولیس نے تشدد کر کے اور الجھا دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب مجھے یہ بتائیں کتنے طلباء اس واقعہ سے زخمی ہوئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر زخمی بھی ہوئے ہیں ۔ میرے

خیال میں اس دن 15 طلباء زخمی ہوئے اور پھر اس کے بعد بھی کوئی 20 طلباء زخمی ہوئے ہیں ۔ تقریباً تیس ۔ چالیس طلباء اس وقت تک زخمی ہوچکے ہیں ۔ جناب والا! امن عامہ میں خلل اس دن سے شروع ہوا ہے اور چلا آ رہا ہے ۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے ۔ میں صرف یہی عرض کر رہا تھا ۔ کہ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے ۔ اگر وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں ۔ تو اس کی وہ ضاحت کریں ۔ تاکہ جو طلبہ میں ہیجان پیدا ہو چکا ہے وہ ختم ہو سکے ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس بات کی وضاحت کرتا ہوں کہ حکومت اس بات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے ۔ اور اس سلسلہ میں کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے ۔ وہ رپورٹ پیش کرے گی کہ میڈیکل کے تعلیمی معیار کو برقرار رکھتے ہوئے کس طرح سے ان نشستوں میں اضافہ اضافہ کیا جا سکتا ہے ۔ اس پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے کہ میڈیکل کی تعلیم کا معیار بھی گرنے نہ پائے اور نشستوں میں اضافہ بھی ہو سکے ۔ اس بات پر ہمارے وزرا کی کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے ۔ اور اس نے وزیر اعلیٰ کو رپورٹ پیش کرنی ہے ۔ اس پر سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کے بعد پانچ سال گزرنے کے بعد آپ پھر ڈاکٹروں کو باہر جانے کی اجازت دے دیں گے ۔ جیسے پہلے وہ امریکہ یا لیبیا جا رہے ہیں ۔

وزیر قانون : وہ تو پابندی لگ چکی ہے کہ وہ باہر نہیں جا سکتے وفاق حکومت نے پابندی لگا دی ہے اور صوبائی حکومت بھی لگا دے گی ۔

چوھدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا! میڈیکل کالجوں کے طلبہ کا مطالبہ یہ ہے کہ جس طرح سے سندھ میں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : نہیں میڈیکل کالجوں میں جو لوگ پڑھتے ہیں ان کا کیا مطالبہ ہو سکتا ہے ۔ یہ ان لڑکوں کا مطالبہ نہیں ہو سکتا ۔ وہ تو داخل ہو چکے ہیں اور تعلیم پا رہے ہیں ۔ ۔ ۔

چوھدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا! جو طلبا ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن ہیں اور جنھوں نے ابھی داخلہ لینا ہے ۔ ان کا مطالبہ ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : ان کا کیا مطالبہ ہے ۔ ۔ ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا! ان کا مطالبہ یہ ہے کہ سندھ میں جتنی سیٹیں بڑھائی گئی ہیں - مثلاً کسی علاقے کے لیے اگر 18 سیٹیں رکھی گئی ہیں اور اس علاقے کے طلبا اسی تعداد میں داخلہ کے لیے نہیں آئے اور وہ سیٹیں خالی پڑی ہوئی تھیں - تو وہاں پر جو دوسرے علاقوں کے فرسٹ ڈویژن کے طلبا تھے - ان کو داخلہ دیا جا رہا ہے اسی طرح پنجاب میں بھی - - - -

مسٹر سپیکر : کوئی ہے ایسی بات سندھ میں ؟

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : تو جناب والا! یہاں پر جو فرسٹ ڈویژن ایف ایس سی کے طلبا ہیں جنہوں نے پری میڈیکل میں امتحان پاس کیا ہوا ہے - ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو بھی داخلہ دیا جاوے .

مسٹر سپیکر : میں اس مسئلہ کو سمجھا نہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں - کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ اتنے زیادہ طلبہ کو فرسٹ ڈویژن نہ دی جائے - میں اس تحریک کو admit کرنے سے پہلے appreciate تو کر لوں کہ وہ کیا چاہتے ہیں کہ اتنے لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس نہ کئے جاویں - یعنی ان کا مطالبہ کیا ہے - پہلے میں اس کو سمجھ لوں تاکہ اگلا سوال پیدا نہ ہو -

What do they want?

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : ان کا مطالبہ یہ ہے کہ آبادی کے تناسب سے پنجاب میں سیٹیں بڑھائی جاویں - - - -

مسٹر ایس - ایم - مسعود : اصل بات یہ ہے کہ پنجاب کے طلبا کا یہ مطالبہ ہے کہ ہر فرسٹ ڈویژن ایف ایس سی پری میڈیکل گروپ میں پاس ہونے والے طالب علم کو جس طرح کہ دوسرے صوبوں میں داخلہ ملتا ہے اسی طرح صوبہ پنجاب میں بھی ہر اس طالب علم کو جو ایف ایس سی میڈیکل فرسٹ ڈویژن میں پاس کرے اس کے لیے داخلہ کی گنجائش ہونی چاہیے - بنیادی بات یہ ہے - - -

مسٹر سپیکر : میں نے یہی پوچھا تھا کہ ایم اے او کالج کے کسی طالب علم نے ایف ایس سی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہے -

This is the question which I intended to inquire about.

اب آپ اس بات پر آ گئے ہیں -

That is the material question.

کہ آیا اس کالج کے کسی بچے نے ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔

I was very much conscious to know this.

مگر میں وہ بات نہیں کر سکتا تھا جو اب آپ نے کی ہے۔ کہ جن لڑکوں نے مظاہرہ کیا۔

to justify the demonstration and justify the demands.

آیا ان میں سے کوئی ایک بچہ بھی ایم اے او کالج کا ایسا تھا جس نے کہ ایف ایس سی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔۔۔

مسٹر محمد اشرف : جناب والا! کافی بچے ہیں۔۔۔

مسٹر سپیکر : ایم اے او کالج کے ایف ایس سی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے۔

I wish my brother would have verified this.

مسٹر ایس۔ ایم۔ مسعود : جناب والا! جیسا کہ وزیر قانون نے اشارہ کیا ہے۔ وہ بات بھی اپنی جگہ اہم ہے۔ اور اس پر اس ایوان کے فاضل ممبران کو غور کرنا چاہیے لیکن انہوں نے یہ بات واضح کی ہے کہ میڈیکل کے موجودہ کالجز میں معیار تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم سیٹیں بڑھا دیں گے۔ لیکن بدقسمتی سے گزشتہ چار پانچ سالوں میں تعلیم کا معیار اس شدت سے گر رہا ہے کہ باہر دنیا کے ممالک میں پاکستان کی ڈگریوں کو recognize ہی نہیں کیا جا رہا ہے۔

مسٹر سپیکر : نوکری تو مل جاتی ہے۔ recognize کریں یا نہ کریں کیا فرق پڑتا ہے۔

مسٹر ایس۔ ایم۔ مسعود : جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں۔ پہلے تو یہ تھا کہ جو طلبا 33 فیصدی نمبر لیتے تھے۔ ان کو پاس سمجھا جاتا تھا۔ اب حالت یہ ہے۔ کہ لا کالج میں یعنی لا کے امتحانات میں 18 سوالات میں سے 6 سوالات حل کرنے ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کہ اگر ایک طالبعلم۔۔۔

Mr. Speaker : I think it was never less than 50% in aggregate and 40% in individuals.

مسٹر ایس۔ ایم مسعود : میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب حالت یہ ہے کہ جو 18 سوالات میں سے 6 سوال حل کرے۔ تو وہ پورے

نمبر حاصل کرتا ہے ۔ اگر وہ صرف 3 سوال حل کرے ۔ تو وہ پاس ہو سکتا ہے ۔ یعنی 18 میں سے 3 سوال حل کرنے والا طالبعلم پاس ہو سکتا ہے ۔ اور 18 میں سے 3 سوال کرنے والا طالبعلم ڈگری حاصل کر لیتا ہے اس سے زیادہ تعلیم کا معیار کیا گرے گا ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو ٹھیک ہے لیکن میڈیکل کلاسز کی تو ایک سپیشل پوزیشن ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر ایس ۔ ایم ۔ مسعود : جناب والا ! ان سپیشل کلاسز میں سیٹیں بڑھانے کے علاوہ دیگر ممالک میں جس طرح ہوتا ہے ۔ مثلاً egypt میں انہوں نے night classes جاری کی ہیں ۔ اور اسی طرح سے امریکہ میں ہے ۔ تو ان ممالک کی طرح تو یہاں پر کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : لیکن میڈیکل کے پرچوں میں تو option نہیں دی جاتی۔ All the questions are compulsory.

مسٹر ایس ۔ ایم ۔ مسعود : یہ درست ہے جناب والا ! لیکن میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جس طرح سے بیرونی ممالک میں شبینہ کلاسز کا اجرا کیا جاتا ہے ۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا ۔ کہ اگر وہ ان کے مطالبات پورے کرنے کے لیے سیٹیں نہیں بڑھا سکتے ۔ تو وزیر قانون یا پنجاب گورنمنٹ یہ کوشش کرے کہ زیادہ سے زیادہ کالج کھولے جائیں ۔ اس طرح سے تعلیم کا معیار بھی پورا برقرار رہے گا اور طلبا کو داخلہ بھی مل سکے گا یہ اس مسئلہ کا صحیح حل ہے ۔ یہ صحیح حل نہیں ہے کہ آپ سیٹیں بڑھا دیں ۔ جناب والا ! میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہر میڈیکل ادارے میں ایک وسعت ہوتی ہے ہر میڈیکل کالج کے لیے ایک ہسپتال کا ہونا ضروری ہے اور اس ہسپتال کی وسعت جتنے وہاں پر ڈاکٹر تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ اگر وہاں پر ایک میڈیکل کالج ہے ۔ اور ہسپتال ہے تو وہاں سندھ میں زیادہ گنجائش ہوگی ۔ اور وہاں زیادہ طلبہ داخل ہو سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمد اشرف : کیا پنجاب سے سندھ زیادہ بہتر ہے ؟

مسٹر ایس ۔ ایم مسعود : نہیں یہ بات نہیں ہے ۔ پنجاب کے میڈیکل کالجز میں situation زیادہ saturation point پر پہنچ چکی ہے اس سلسلہ میں کئی دفعہ کمیٹیاں بیٹھی ہیں کہ اگر اس تعداد کو بڑھایا گیا تو ڈاکٹری کا معیار گر جائے گا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اس میں میں سمجھتا ہوں کہ -
some experts are meeting.

وزیر قانون : جی ہاں - ہمارے وزرا کی ایک کمیٹی ہے - جس میں ڈاکٹر عبدالخالق صاحب - ہمی صاحب اور بریگیڈیر صاحب اور کچھ میڈیکل کے پروفیسر اور ایکسپرٹس اس سلسلہ میں میٹنگ کر رہے ہیں - وہ رپورٹ کریں گے - اس کے علاوہ جناب والا ! اس سلسلہ میں ایک او گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ 71-1970ء میں جب یہ حکومت برسراقتدار آئی تھی تو پنجاب کی کل نشستیں 502 تھیں - - - -

مسٹر سپیکر : جب حکومت بنی تو These seats were 502.

وزیرقانون : 75-74 میں 1395ء ہوگئیں آپ اندازہ کریں - کہ دوگنا سے بھی زیادہ - - - -

Mr. Speaker : Three times !

وزیر قانون : ہاں جناب ! Three times اور اس کے علاوہ اس سال 13-3-1975 تک یعنی اسی ماہ کی 13 تاریخ کو ہم نے 114 نشستیں اور بڑھانے کے احکامات صادر کر دیے ہیں -

مسٹر سپیکر : اس کا مطلب یہ ہے کہ 1500 round about ہوگئیں -

وزیر قانون : آپ اندازہ کریں - جناب والا ! جو نشستیں ہماری حکومت آنے وقت 502 تھیں وہ اس وقت 1500 تک پہنچ گئی ہیں - یعنی ہم نے اس کو تین گنا بڑھا دیا ہے اور اس کے علاوہ بھی ہم ان کو مزید بڑھانے کے لیے سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں - - - -

Mr. Speaker : It is still under consideration.

وزیر قانون : میڈیکل کے تعلیمی معیار کو برقرار رکھتے ہوئے ان سیٹوں کو بڑھانے کے متعلق سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے -

خان بہادر ارشد خان : جناب والا ! میں حکومت اور گورنمنٹ کی توجہ امتحانات میں ہونے والی دھاندلیوں مثلاً پرچہ جات امتحانات کا قبل از وقت افشا ہو جانا اور طلباء کے دیگر مسائل کی طرف بھی وزیر موصوف کی توجہ دلاؤں گا اور یہ وضاحت طلب کروں گا کہ وزیر موصوف ہر وقت یہی کہتے رہتے ہیں کہ جتنی ہمارے پنجاب کی آبادی ہے ، اس تناسب کے

حساب سے مطلوبہ سیٹیں بڑھا دی جائیں گی ۔ اس کے مطابق جتنے لڑکے میرٹ پر آئیں گے ۔ وہ داخل ہوسکیں گے ۔ تو میں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے اس فاضل ایوان کے فاضل اراکین کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں ایک میڈیکل کالج کے قیام کے لیے 25 کروڑ روپے درکار ہوتے ہیں ۔ اگر فاضل اراکین اس صوبہ کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس عائد کرنے کی تجویز پیش کریں اور یہ ہاؤس اتفاق رائے سے وہ تجویز منظور کرے تو جتنے کالجز کے لیے وہ رقوم ٹیکس کے ذریعہ سے اکٹھی کرسکیں گے تو پھر ہم بھی اتنے ہی کالجز کھولنے کے لیے تیار ہیں ۔ کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ ایک کالج کے کھلنے پر اس صوبہ کے غریب عوام کو کتنا زیر بار ہونا پڑتا ہے ۔

مسٹر چھ اشرف : ہم تیار ہیں ۔

وزیر قانون : ہم بھی تیار ہیں ۔ آپ کوئی نیا ٹیکس عوام پر لانے کی تجویز لے آئیں اور اس رقم سے ایک دو دس جتنے کالجوں کہیں ۔ ہم کھولنے کے لیے تیار ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل : جناب والا ! ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ صوبہ سندھ یہ کیسے afford کرتا ہے ۔ سندھ کے لوگ زیادہ امیر ہیں یا کہ وہاں بجٹ زیادہ ہے یا اور کیا وجہ ہے ۔

مسٹر چھ اشرف : ان کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سندھ میں پنجاب کی نسبت سیٹیں کیوں زیادہ ہیں ۔

Mr. Speaker : That is true. Income per capita is much higher in Sind than in Punjab. We should know economics.

مسٹر چھ اشرف : جناب والا ! طلباء کا مطالبہ یہی ہے اور ہم بھی یہی وضاحت چاہتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ سندھ میں میڈیکل کی سیٹیں پنجاب کی نسبت زیادہ ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں عرض کر رہا ہوں کہ ہم نے تین گناہ نشستیں بڑھائی ہیں ۔ آپ اس حکومت کو اس چیز پر داد نہیں دیتے کہ ہم نے 5 سو سے 15 سو تک نشستیں زیادہ کر دی ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ تعداد بڑھانے کے لیے ہم پھر غور کر رہے ہیں ہم نے کب انکار کیا ہے ۔

خان محمد ارشد خان : جناب والا ! ہم داد دے رہے ہیں کہ یہ تمام چیزیں طلباء کی بہتری کے لیے ہو رہی ہیں اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں ۔ لیکن جیسا کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ کوئی ٹیکس تجویز کریں ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو طبی سہولت ہے ۔ یہ بنیادی سہولت ہے اس کو مہیا کرنے کے لیے اگر کوئی نیا ٹیکس بھی لگایا جائے تو عوام اس کو لبیک کہیں گے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کچھ نہیں کہا ۔ انہوں نے تو صرف proposal مانگا ہے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا ! تعلیم کے معیار کی جو بات کی جاتی ہے کہ ڈگریوں کو recognise نہیں کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر : ابھی تو وزیر متعلقہ نے کچھ نہیں کہا ہے بہر حال ایک فاضل رکن نے کہا ہے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا ! فاضل رکن نے یہ فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات غلط ہے ۔ اگر یہ بات ہو جیسے وہ فرماتے ہیں کہ ان کی ڈگریوں کو recognise نہیں کیا جاتا تو پھر پاکستان سے بیرونی ملک ڈاکٹر ملازمت اختیار کیوں کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! ہم نے کب انکار کیا ہے ۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کریں ۔ ہم ضد اختیار نہ کریں ۔ ابھی اسی سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کی صدارت میں ہمارے وزراء کی آج میٹنگ ہو رہی ہے ۔ اس بات کو آپ محسوس کیوں نہیں کرتے ۔ حکومت سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے ۔ طلباء کے ساتھ جتنی محبت اس حکومت کو ہے کسی اور نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں اس پر discussion کافی ہوگئی ہے ۔

It is as good as admitted. Now I want to close it. It has already been discussed and it has been treated almost as admitted. I am closing the discussion.

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میری ایک تجویز ہے وہ یہ کہ اگر

گورنمنٹ میڈیکل کالج نہیں کھول سکتی کیونکہ اس پر زیادہ اخراجات آتے ہیں تو پھر میڈیکل سکول کھول دیں ۔ LSMF Classes جاری کر دیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! وہ بھی ہم نے کر دیا ہے ۔ میڈیکل اسسٹینٹ کے نام پر دو سال کا کورس ہم نے جاری کر دیا ہے ۔ جو میڈیکل اسسٹنٹ ہوں گے وہ یقیناً دیہات میں جا کر serve کریں گے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! ایک ہی سکول ہے ۔ یہ تعداد زیادہ کر دیں ۔ میڈیکل کالج نہیں ہوسکتے تو میڈیکل سکول کھول دیں ۔ یہ بھی بڑی قابلیت والی چیز ہے اور اس پر خرچ بھی تھوڑا آتا ہے ۔ فوری طور پر وہ تو کھل سکتے ہیں کیونکہ ان پر اتنا زیادہ خرچ نہیں آتا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! اس تجویز پر غور کیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : The matter has been fully discussed and the sentiments of the House stand conveyed to the Govern. ment.

چوھدری امان اللہ لک تحریک التوا نمبر 85 یہ matter of adjournment کیسے بنتا ہے ۔ کسی نہ کسی کی تعریف کی یا کسی نے کسی کو گالی دی ۔ اس پر اس نے اس کو مارا تو اس میں گورنمنٹ کیا کرے گی کسی نہ کسی کے متعلق کچھ لکھا اس کو پسند نہیں آیا اور اس نے اس کی پٹائی کی ہے ۔ غالباً اس سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ تو اس میں گورنمنٹ بیچ میں کہاں سے آگئی ہے ؟

It is an ordinary matter of law and order.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے - - - -

مسٹر سپیکر : جی نہیں ۔ آپ اس آدمی کو ضرور condemn کریں ۔ اگر آپ کرنا چاہتے ہیں ۔ جس اخبار میں اس کے متعلق لکھا گیا تو اس نے اس بیچارے اخبار نویس کو پیٹ دیا مگر اس میں گورنمنٹ کہاں سے آگئی یا تو کہیں کہ گورنمنٹ نے کہا تھا کہ جا کر اس کو پیٹو یا

وہ کسی گورنمنٹ کے آدمی کے پاس بیٹھا ہوا تھا یا کسی گورنمنٹ کے منسٹر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کو وہاں پیٹنے آگئے اور منسٹر بیچ میں کہیں کھسک گیا تو یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! صحافی کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے راستے میں رکاوٹ اور اس کے بعد انتظامی مداخلت کے بارے میں گذارش کرنی چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : یہ بات کر رہے ہیں کہ کسی نے اس کو لکھا۔ کسی کو ناپسند آیا۔ بڑا خراب آدمی ہوگا اور آپ نے اس کی پٹائی کر دی تو اس میں گورنمنٹ کہاں سے آگئی یا تو آپ یہ کہیں یا یہ تجویز ہوتی کہ ہر صحافی کے ساتھ ایک گن مین ہونا چاہیے تھا۔ اس گن مین نے اپنی ڈیوٹی سر انجام نہیں دی تو ٹھیک ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! عرض یہ ہے کہ صحافی کو اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔

مسٹر سپیکر : وہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔ اگر آپ کی یہ شکایت ہو کہ صحافی نے جا کر رپورٹ لکھوائی۔ اس کو بہت چوٹیں آئی تھیں۔ پولیس کی مشینری حرکت میں نہیں آئی اور انہوں نے اس ظالم آدمی کو بھاگ جانے دیا یا پھر اس کے خلاف کارروائی نہیں کی پھر تو ٹھیک ہے It is a case جس میں گورنمنٹ نے یا گورنمنٹ کی مشینری نے اپنا کام نہیں کیا It is between two individuals. اب ایک آدمی اپنے فرائض کو نہیں سمجھتا ہے It is accordingly disposed of.

محکمہ امور حیوانات پنجاب میں لاکھوں روپے کے غبن کا انکشاف

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست لاہور کی اشاعت مورخہ 23 فروری 1975ء کی خبر کے مطابق محکمہ امور حیوانات پنجاب میں لاکھوں روپے کے غبن کا انکشاف ہوا ہے۔ انکوائری بورڈ اور اے جی آفس کی تحقیقاتی رپورٹیں دبا دی گئی ہیں۔ سیکرٹری حیوانات متعلقہ افراد کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اور متعلقہ

افراد کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی ہے اور پنجاب کے بعض بڑے ذمہ دار افسران اس تحقیقات کو دبانے میں سرکاری حیثیت استعمال کر رہے ہیں ۔ جن افسران کے خلاف الزام ثابت ہوا ہے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا گیا ہے اس خبر سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پیدا ہو چکا ہے کہ پنجاب کی انتظامیہ بری طرح ناکام ہو چکی ہے لہٰذا اس واقعہ پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کر دی جائے

خاکوانی صاحب امور حیوانات کے وزیر ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک : جی ہاں

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! اس سلسلے میں معلومات حاصل نہیں ہو سکیں لہٰذا اسے کل پر ملتوی کر دیں

Mr. Speaker : Half an hour is over, now we go on to legislation.

ہنگامی قانون

ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مجریہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :—

کہ ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مجریہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :—

کہ ہنگامی قانون محصول اصلاح اراضی پنجاب مجریہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے —

ترمیم نمبر 5 چوہدری امان اللہ لک —

Chaudhari Amanullah Lak : Sir, I move :

That the Punjab Land Improvement Tax Bill, 1975 be circulated for the

purpose of eliciting opinion thereon by the 30th April, 1975

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That the Punjab Land Improvement Tax Bill, 1975 be circulated for the purpese of eliciting opinion thereon by the 30th April, 1975.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : The second amendment will not come.

سردار عطا محمد خان لغاری صاحب نہیں ہیں -- چوہدری امان اللہ لک

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے - کاشتکاران پر آج سے قبل جتنے ٹیکس لگے ہیں اور جتنی سکیمیں آج تک بنی ہیں انہیں ان کا کماحقہ اور خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچا - ضروریات زندگی کے پیش نظر جو بار گراں کاشت کاران کو اٹھانا پڑ رہا ہے اس کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں اس کو impose کرنا ویسے بھی ناانصافی ہے - market inflation صوبائی اور اقتصادی بحران اس کے قریب آ چکا ہے اور اس سے سب سے زیادہ کاشت کاران متاثر ہو رہے ہیں - اس کی produce اس وقت عالمی قیمتوں کے مقابلے میں سب سے کم ہے - اور دنیا بھر میں سب سے زیادہ قیمت پنجاب کے کاشت کاران کو دی جا رہی ہے اس میں چاول ہے گندم ہے کپاس ہے اور جو ٹیکسز ہیں یا اخراجات اس وقت ہمارے اوپر نافذ ہیں ان کی قیمت حالیہ چند سالوں میں کم از کم 15 گنا بڑھ چکی ہے -

جناب والا ! اس کے علاوہ سکارپ 1 - سکارپ 2 - 3 - اور 4 میں اصلاح اراضی کے منصوبے کے پیش نظر یہ پروگرام شروع کیا گیا تھا - حکومت کے ٹیوب ویل خراب ہیں - ان کی مشینری بے کار ہو چکی ہے - فاضل پرزے مل نہیں رہے - ڈیل آبیانہ وصول کیا گیا - جناب والا! بنیادی طور پر وہی اصلاح اراضی کا ایک پروگرام تھا اور پانی کو supplement کرنے کے لیے تھا - لیکن جس طریقے سے حکومت اس میں ناکام ہوئی ہے اس طریقے سے یہ کاشتکاروں کے لیے درد سر بن رہا ہے اور ہر روز کے وقفہ سوالات

سے یہ بات عیاں ہے کہ سینکڑوں ٹیوب ویل خراب ہیں سیم اور تھور پر قابو پانے کے لیے اور اس کو درست کرنے کے لیے یہ پروگرام شروع کیا گیا تھا لیکن اس سے کاشتکاروں کو مالی لحاظ سے نقصان پہنچ رہا ہے اس سے فائدہ نہیں پہنچا ہے اور اب ایک نیا ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے ۔ پنجاب کے specified area کے لیے اور اس کے لیے دیہات مخصوص کر دیے گئے ہیں جن سے یہ ٹیکس وصول کیا جائے گا اور یہ کہ یہ محصول کس جگہ خرچ کیا جائے گا اور کونسی اراضی کے لیے وصول کیا جائے گا اور اس کو خرچ کرنے کا کیا طریقہ کار ہوگا اور کن مالکان اراضی کو اس سے فائدہ پہونچ سکے گا یہ اس بل سے بالکل عیاں نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ مخصوص علاقوں کے لیے ہمارے سامنے کوئی جامع منصوبہ نہیں ہے کہ یہ محصول اس لیے ضروری ہے اور یہ ٹیکس اس لیے ضروری ہے اور اس بجٹ میں جو اس بل کے بعد وصول کیا جائے گا کیا یہ لوکل سکیموں پر خرچ کیا جائے گا یا یہ صوبائی سکیموں کا کوئی حصہ ہے ۔ کاشتکار اس سے پہلے ڈبل آبیانے اور ٹیکس سے اتنے زیر بار ہیں کہ اب مزید بوجھ وہ برداشت نہیں کر سکیں گے ۔ یہ ان کے لیے بے چینی کا مسئلہ ہے ۔ اس لیے میں استدعا کروں گا کہ معزز ارکان اسمبلی کہ یہ ٹھنڈے دل کے ساتھ اسپر غور کریں اور اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے میرے یہ ترمیم منظور فرمائی جائے ۔ اس پر غور ملتوی فرما دیا جائے اور اس کو مشتہر کیا جائے تاکہ یہ جن لوگوں کے لیے یہ قانون بنایا جا رہا ہے اور جن کے مفاد کے لیے بنایا جا رہا ہے ان کی بھی رائے معلوم ہو سکے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Land Improvement Tax Bill 1975 be circulated for the purpose of eliciing opinion thereon by 30th April, 1975.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

کہ دی پنجاب لینڈ امپرومنٹ ٹیکس آرڈیننس 1975ء کو فی الغور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے :
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے - سردار عطا محمد خان لغاری موجود نہیں ہیں -

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(شیڈول)

مسٹر سپیکر : اب بل کا شیڈول زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ شیڈول بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز I زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لونگ ٹائیٹل زیر غور ہے اس میں چونکہ کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے -

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب لینڈ امپرومنٹ ٹیکس آرڈیننس 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی پنجاب لینڈ امپرومنٹ ٹیکس آرڈیننس بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب لینڈ امپرومنٹ ٹیکس آرڈیننس بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

اب ایوان کی کارروائی کل صبح نو تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 26 فروری 1975ء بروز بدھ نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا) ۔

———

گوشوارہ "الف"

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر 4410)

STATEMENT SHOWING CROPPED AREA AFFECTED BY FLOOD AND FULL PERMISSION OF LAND REVENUE PROPOSED THEREFOR

(In Acres)

(Continued)

Name of District	Rice	Sugar cane	Cotton	Maize	Bajra	Jawar	Vegeta-ble	Green fodder	Pulses
Lahore	9,156	722	3,430	3,941	959	—	2,416	9,790	—
Sheikhupura	42,843	637	4,103	900	237	—	1,764	20,155	65
Gujranwala	31,883	647	3,490	1,334	5,139	333	375	2,084	71
Sialkot	326	37	28	34	99	—	—	91	71
Sargodha	1,361	2,289	33,484	3,524	2,137	783	364	8,678	13
Lyallpur	2,972	4,263	17,953	2,875	—	—	—	11,307	—
Jhang	11,328	4,516	1,15,491	7,378	7,397	1,397	1,693	26,127	104
Mianwali	—	1,242	2,960	4	127	350	19	1,345	—
Jhelum	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Gujrat	8,440	1,269	3,293	2,637	7,248	1,352	62	1,816	211
Multan	2,020	931	1,04,282	886	1,374	1,782	543	19,146	338
Sahiwal	2,156	327	23,865	250	194	907	2	4,681	6
Muzaffargarh	117	40,015	51,357	—	18,851	8,300	59	10,668	4,968
Dera Ghazi Khan	3,164	200	31,625	2,600	2,243	—	614	6,362	428
Bahawalpur	2,766	431	47,759	716	3,986	6,058	148	3,866	2,107
Rahim Yar Khan	13,672	37,451	1,49,802	9,342	18,321	—	—	71,017	—
Bahawal Nagar	710	141	22,754	25	706	2,249	1	4,806	140
	1,32,911	95,818	6,15,604	36,446	69,018	23,511	8,060	2,02,439	8,522

گوشوارہ "الف"

STATEMENT SHOWING CROPPED AREA AFFECTED BY FLOOD AND FULL PERMISSION OF LAND REVENUE PROPOSED THEREFOR

(In Acres)

Name of District	Gardens Orchards	Mics :	Total area	Land Rev : Rs.	Local Rate Rs.	Dev : Cess Rs.	Water Rate Rs.	Total Rs.
Lahore	—	653	31,067	16,600	23,300	16,473	1,55,335	2,41,708
Sheikhupura	15	—	70,721	98,191	47.291	16,937	4,01,758	5,64,177
Gujranwala	5	437	45,717	75,149	37,717	25,275	1,29,322	2,67,463
Sialkot	—	—	676	1,252	621	414	—	2,287
Sargodha	333	1,172	54,148	14,108	7,054	4,988	38,321	64,471
Lyallpur	—	—	40,075	1,24,350	63,222	44,937	3,11,260	5,43,769
Jhang	188	—	1,75,619	3 40,918	1,70,072	1,19,382	9,97,815	16,28,187
Mianwali	—	305	6,352	8,608	4,302	3,040	—	15,950
Jhelum	—	—	—	—	—	—	—	—
Gujrat	—	17	26,345	12,595	6,297	4,232	1,11,725	1,34,849
Multan	707	138	1,32,199	10,27,359	5,13,679	3,63,000	9,26.521	28,30,559
Sahiwal		28	32,416	51,903	75,951	53,672	2,37.284	4,18,810
Muzaffargarh	—	6,895	1,40,230	2,10,345	80,115	74,322	6,01,150	9,65,932
Dera Ghazi Khan	—	—	47,736	1,10,634	55,317	35,756	1,06,801	3,08,508
Bahawalpur	478	1,833	70,148	2,82,166	84,660	94,055	8,16,733	12,77,614
Rahim Yar Khan	—	—	2,99,605	8,97.815	2,69,340	2,99,272	14,98,025	29,64,454
Bahawal Nagar	—	32	31 555	1,00,547	20,150	33,515	39,642	2,03,854
	1,779	10,501	12,04,609	34,02,540	14,69,088	11,89,270	63,71,692	1,24,32,590

گوشوارہ "ب"

STATEMENT SHOWING CROPPED AREA AFFECTED BY FLOOD AND PARTIAL PERMISSION OF LAND REVENUE PROPOSED THEREFOR

(In Acres) (Continued)

Name of District	Rice	Sugar cane	Cotton	Maize	Bajra	Jawar	Vegetable	Green fodder	Pulses
Lahore	37	23	12	11	9	—	20	—	—
Sheikhupura	2,014	25	235	31	11	—	—	319	—
Gujranwala	390	43	5	2	8	2	1	2	—
Sialkot	45,246	—	—	8,255	12,388	—	2,322	3,101	3,181
Sargodha	1,038	346	4,726	7,583	1,289	454	23	3,986	6
Lyallpur	464	1,200	9,197	—	—	—	—	983	—
Jhang	738	248	5,458	728	123	1,000	3	607	4
Mianwali	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Jhelum	19	174	458	1,166	1,525	511	71	11	117
Gujrat	942	409	26	—	39	477	—	50	—
Multan	56	284	2,270	2	39	25	—	476	39
Sahiwal	101	133	901	—	—	18	—	498	—
Muzaffargarh	—	—	—	—	—	—	—	—	—
D.G. Khan	Details not given								
Bahawalpur	Separate figures not reported								
Bahawal Nagar	184	122	2,824	10	271	—	—	3,466	—
Rahim Yar Khan	Separate figures not reported								
	51,229	3,007	28,112	17,778	15,702	2,487	2,440	13,499	3,347

گوشوارہ "ب"

STATEMENT SHOWING CROPPED AREA AFFECTED BY FLOOD AND PARTIAL REMISSION OF LAND REVENUE PROPOSED THEREFOR

(In Acres)

Name of District	Gardens Orchards	Misc :	Total	Land Rev : Rs.	Local Rate Rs.	Dev : Cess Rs.	Water Rate Rs.	Total Rs.
Lahore	—	—	112	112	56	39	448	655
Sheikhupura	—	—	2,635	2,214	1,417	948	43,255	47,834
Gujranwala	1	—	454	408	204	136	1,362	2,110
Sialkot	—	—	74,493	62,493	31,246	22,622	—	1,16,361
Sargodha	53	1,188	20,692	7,231	3,615	2,554	16,951	30,351
Lyallpur	..	—	11,844	separate figures not reported				
Jhang	—	159	9,068	do—				
Mianwali	—	—	—	—	—	—	—	—
Jhelum	—	240	4,283	4,287	2,143	15,142	—	21,572
Gujrat	—	28	1,971	1,101	550	370	3,303	5,324
Multan	644	2	3,837	separate figures not reported				
Sahiwal	—	—	1,651	3,714	1,857	1,238	5,931	12,790
Muzaffargarh								
D. G. Khan			8,529	separate figures not reported				
Bahawalpur								
Bahalwal Nagar	—	3	6,880	—do—				
Rahim Yar Khan								
	698	1,620	1,46,438	81,560	41,088	43,049	71,300	2,36,997

گوشوارہ "ج"

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT DISBURSEMENT AND BALANCE OF SPECIAL INTEREST FREE TACCAVI LOANS FOR THE WEEK ENDING 11th, January, 1974

S No.	Division	District	Land Improvement Loans Act XIX OF 1883			Agriculturists' Loans Act XVII of 1958		
			Allocation	Disbursement	Balance	Allocation	Disbursement	Balance
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1.	Rawalpindi	Jhelum	1,40,000	1,00,000	40,000	1,40,000	1,00,693	39,307
		Gujrat	39,75,000	39,75,000	—	35,81,250	35,81,250	—
2.	Sargodha	Sargodha	4,25,000	4,10,000	15,000	20,75,000	19,75,091	79,909
		Mianwali	1,25,000	1,25,000	—	3,00,000	2,50,000	58,000
		Lyallpur	5,00,000	5,00,000	—	12,50,000	12,50,000	—
		Jhang	26,25,000	26, 8,500	6,500	67,50,000	63,09,892	4,40,108
3.	Lahore	Lahore	12,10,000	7,27,270	4,82,730	11,65,000	15,32,840 (—)	3,67,840
		Gujranwala	5,00 000	4,86,630	13,370	7,50000	7,45,645	4,355
		heikhupura	9,50,000	9,14,910	35,090	12,50,,00	12,50,000	—
		Sialkot	5,00,000	4,89,761	10,239	20,0o,000	14,75,955	5,24,045

4	Multan	Multan	38,53,750	37,29,991	1,23,759	33,36,250	38,36,250	(—)	5,00,000
		Muzaffargarh	7,25,000	6,25,000	1,00,000	11,00,000	10,00,000		1,00,000
		D. G. Khan	5 06,250	5.16,250	(—) 10,000	6,37,500	6,50,286	(—)	12,786
		Sahiwal	6,25,000	6,06,250	18,750	12,50,000	11,06,595		1,43,405
5.	Bahawalpur	Bahawalpur	8,50,000	7,50,000	1,00,000	9,75,000	8,75,000		1,00,000
		Bahawalnagar	4,25,000	3,75,000	50,000	2,50,000	2,50,000		—
		Rahim Yar Khan	17,50,000	16,39,000	1,11,000	35,05,000	34,34,905		70,095
		Total	1,96,85,000	185,88,562	10,96,438	3,03,15,000	2,96,44,402		6,70,598
	Disbursement upto 4-1-1974			1,81,07,602			2,89,07,331		
	Disbursement during the week ending 11-1-1974			4,80,960			7,37,071		
	Total allocation of 17 Districts.		5,00,00,000	Total disbursement upto date.		4,82,32,964	Total percentage		96.47

گوشوارہ

(عوالہ نشان زدہ)

LOANS

DISBURSEMENT (SHORT TERM LOANS)

Agriculturists Loans Act XVII of 1958

Seed	Fertilizer	Farm Implements	Bullocks	Total
6,094	39,340	—	94,566	1,40,000
11,80,343	1,34,853	—	22,66,054	35,81,250
1,12,703	16,31,968	—	3,30,329	20,75,000
57,485	97,200	—	1,45,315	3,00,000
75,605	6,34,445	6,055	5,33,035	12,50,000
5,66,968	40,53,304	96,957	20,24,840	67,42,069
2,61,006	9,24,934	40,200	3,06,700	15,32,840
37,881	2,83,488	—	4,28,631	7,50,000
3,31,866	8,94,034	—	24,100	12,50,000
4,58,683	5,49,142	1,83,568	4,20,568	10,11,963
7,15,736	28,27,718	4,000	2,88,796	38,36,250
2,56,500	5,50,000	—	2,93,500	11,00,000
4,27,585	2,07,201	—	15,500	6,50,280
1,11,090	9,79,908	38,002	1,21,000	12,50,000
65,656	57,126	9,500	8,42,718	9,75,000
24,641	85,020	2,405	1,37,934	2,50,000
6,09,690	15,35,899	13,62,026	22,06,046	57,13,661
52,99,532	154,85,580	17,42,715	104,80,492	330,08,

"الف"

سوال نمبر 4585)

TACCAVI

DISBURSEMENT (LONG TERMS LOANS)

Division	District	Land Improvent Loans Act XIX of 1883			
		Persian Wheel	Repair of Tubewells	Hire of Tractor	Total
Rawalpindi	Jhelum	940,00	46,000	—	1,40,000
	Gujrat	16,43,734	23,31,266	—	39,75,000
Sargodha	Sargodha	58,500	3,39,200	27,3000	4,25,000
	Mianwali	34,000	91,000	—	4,25,000
	Lyallpur	33,000	4,67,000	—	5,00,000
	Jhang	1,39,950	24,85,050	—	26,25,000
Lahore	Lahore	1,31,900	6,97,620	—	8,29,520
	Gujranwala	83,370	4,16 630	—	5,00,000
	Sheikhpura	90,000	8,24,910	—	9,14,910
	Sialkot	2,82,904	2,46,185	11,561	5,40,650
Multan	Multan	7.01,900	28,60,800	1,67,201	37,29,991
	Muzaffarhgarh	2,76,550	4,44,000	4,150	7,25,000
	D. G. Khan	1,13,210	4,03,040	20.113	5,36,363
	Sahiwal	14,600	6,16,400	—	6,25,000
Bahawalpur	Bahawalpur	5,36,050	3,13,950	—	8,50,000
	Bahawalngar	1,87,978	2,37,022	—	4,25,000
	Rahimyar Khan	6,66,175	22,40,775	—	29,06,950
	Total	50,87,911	150,54,848	2,30,265	203,73,384

Total disbursement under Act XIX of 1883	2,03,73,384
Act XVII of 1958	3,30,08,319
	5,33,81,703

"پ"

STATEMENT SHOWING DISTRICT WISE AND ITEM WISE DISBURSEMENT OF LOANS, BY REGISTRAR CO-OPERATIVE SOCIETIES.

District	Fertilizer	Seed	Other	Total
Sargodha	7,44,899	—	10,34,702	17,96,601
Mianwali	7,52,195	10,90.094	17,37,937	25,99,226
Lyallpur	16,65,013	4,000	27,28,413	43,97,426
Jhang	21,26,835	11,000	35,52,476	56,90,311
Total Sargodha Div.	52,88,942	1,24,094	90,53,528	144,66,564
Multan	96,177	34,691	5,10,767	6,41,635
uzaffargarh	3,33,213	1,81,419	17,34,818	22,49,450
D. G. Khan	6,90,042	5.04,026	9,12,149	21,06,217
Sahiwal	2,28,829	1,320	5,22,251	7,52,400
Total Multan Division	13,48,261	7,21,456	36,79,985	57,49,702
Lahore	7,17,254	2,08,584	8,76,033	18,01,871
Gujranwala	7,01,873	16,155	9,81,230	16,99,258
Sialkot	13,02,699	62,002	8,25,376	21,90,077
Total Lahore Division	27,21,826	2,86,741	26,82,639	56,91,206
Gujrat	4,12,210	5,665	18,81,501	22,99,376
Jhelum	97,360	1,91,182	7,86,278	10,74,820
Total R. Pindi Division	5,09,570	1,96,847	26,67,779	33,74,196
Bahawalpur	26,06,018	7,35,351	34,67,429	68,08,798
Grand Total of Punjab	124,74,617	20,64,489	215,51,360	360,90,466

"ج"

(Amount in Thousands Of Rupees)

STATEMENT REG. DISTRICT WISE AND PURPOSE-WISE LOANS ADVANCES DURING THE YEAR 1973-74 RABI SEASON IN THE PUNJAB BY ADBP

Districts	Seed	Fertilizer	Bullock	Pesticides	Others	Total
Lahore	70	2574	609	—	12	326
Sialkot	116	1725	407	—	444	2692
Sheikhupura	217	3797	787	23	—	4624
Gujranwala	52	1117	137	—	—	1306
Sahiwal	210	14105	843	—	125	15283
Rawalpindi	11	76	5	—	4	96
Jhelum	28	209	15	—	12	264
Gujrat	157	1140	79	—	66	1442
Campbellpur	19	139	10	—	8	176
Sargodha	1216	6960	376	2	235	7789
Mianwali	22	708	38	—	24	792
Jhang	325	10463	566	—	354	11708
Lyallpur	97	3081	166	—	104	3448
Multan	1551	10851	216	—	68	12688
Muzaffargarh	500	4130	83	—	26	4829
D. G. Khan	135	956	20	—	6	1117
Bahawalpur	177	981	373	—	677	2208
Bahawalnagar	82	461	175	—	318	1036
R. Y. Khan	651	3612	1373	—	2492	8128
Total :	4726	67085	6280	25	4975	83091

گوشوارہ "د"

STATMENT OF AGRICULTURAL LOANS ALLOWED BY COMMERCIAL BANKS IN FLOOD-AFFCTED AREAS OF THE PUNJAB

(Amount in of Lace Rupees)

District	Name of Bank	Seed	Fertilizer	Pesticides	Bullocks	Tractor & Implement	Others	Total	
Bahawalpur	(i) Comecrce Bank Ltd.,	1.40	9.29	—	—	—	—	10,69	
-do-	(ii) Australisia Bank Ltd ,	—	—	—	—	—	—	.09*	10.78
Bahawalangar	(i) Australisia Bank Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.05*	.05
D. G. Khan	Muslim Commercial Bank Ltd.,	3 24	1.39	.02	—	—	—	4.90	4.90
Gujrat	(i) Allied Bank of Pakistan Ltd,,	—	—	—	—	—	—	.22*	
	(ii) United Bank Limited	—	—	—	—	—	—	.78*	1.00
Gujranwala	(i) United Bank Limited	—	—	—	—	—	—	2.33	
	(ii) Muslim Commercial Bank Ltd ,	—	—.11	—	—	—	—	.11	2.44
Jhelum	United Bank Limited	—	—	—	—	—	—	.14	.14
Jhang	United Bank Limited	—	—	—	—	—	—	.28	
	Muslim Commercial Bank Ltd.,	.39	1.30	—	1.06	.04	.01	2.80	3.08
Lahore	Muslim Commercial Bank Ltd.,	.01	.29	—	—	—	—	.30	
	Australasia Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.30	
	National Bank of Pakistan	—	.61	—	—	—	—	.61	1.21
									23.60

Lyallpur	Australasia Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.12*	
	Muslim Commercial Bank Ltd.,	.18	.02	—	—	—	—	.20	.32
Multan	Australasia Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.03*	
	Habib Bank Limited	3.45	27.43	—	—	—	—	30.88	
Muzaffargarh	United Bank Limited	—	—	—	—	—	—	17.92*	17.92
Rawalpindi	Australasia Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.04*	.04
Rahimyar Khan	Australasia Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.14*	
	United Bank Limited	—	—	—	—	—	—	2.94*	3.08
Sahiwal	National Bank of Pakistan	.03	1.21	—	—	—	—	1.24*	1.24
Sialkot	National Bank of Pakistan	.24	1.67	—	—	—	.25	2.16	2.16
Sargodha	Australasia Bank Limited	—	—	—	—	—	—	.12	
	Habib Bank Limited	.06	7.62	—	.69	.70	—	9.37	
	Muslim Commercial Bank Ltd.,	—	—	—	.02	—	—	.02	9.51
Sheikhupura	Australasia Bank Ltd.,	—	—	—	—	—	—	.05	.05
									88.83

"س"

HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION (Upto 23-5-1974)
FLOOD REPORT ACCOUNT

Station	Cases Sanctioned	Amount Sanctioned
		Rs.
Lahore	1349	25,82,000
Sheikhupura	2186	49,95,600
Gujrat	1392	30,38,000
Gujranwala	1644	35,32,000
Sialkot	1958	40,81,700
Lyallpur	966	47,56,000
Sargodha	1484	35,18,000
Jhang	2492	85,40,000
Multan	3734	65,82,000
R. Y. Khan	2373	67,65,500
Muzaffargarh	3449	80,64,000
D. G. Khan	406	15,63,000
Bahawalpur	794	30,14,000
Bahawalnagar	38	2,00,000
Jhelum	293	4,00,000
Sahiwal	300	5,84,000
Mianwali	313	3,13,000
	25171	6,25,29,600

: O :

: O :

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

بتاریخ 26 فروری 1975ء
(چہار شنبہ ۔ 14 صفر 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

پارہ ۱۳ ——— س ۱۴ ——— رکوع ۱۳ تا ۱۴ ——— آیات ۶ تا ۸

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ نے تم پر جو مہربانیاں کی ہیں ان کو یاد کرو کہ جب تم کو فرعون کی قوم سے مخلصی دی وہ لوگ تمہیں بڑے عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی۔ اور جب تمہارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں زیادہ عطا کروں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بڑا سخت ہے اور پھر موسیٰؑ نے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ اگر تم اور روئے زمین پر جتنے لوگ بستے ہیں سب کے سب ناشکری کرو تب بھی اللہ بے نیاز اور قابل تعریف ہے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

روندہ پنڈی بھٹیاں تا چنیوٹ سڑک کی مرمت

*6365 . **ملک محمد اکرام اعوان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سڑک روندہ پنڈی بھٹیاں تا چنیوٹ کی تکمیل و مرمت آخری مرتبہ کب ہوئی تھی - اور اس پر کیا لاگت آئی تھی -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک تعمیر و مرمت کے بعد چھ ماہ کے اندر جگہ جگہ سے اکھڑ اور ٹوٹ پھوٹ گئی اور نئے ٹھیکیداروں سے اس کی مرمت کروانے کا کام شروع ہو چکا ہے -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک کے اتنا جلدی ٹوٹنے پھوٹنے کی کیا وجوہ تھیں - نیز متعلقہ ٹھیکیدار اور متعلقہ پڑتال کنندہ افسران محکمہ کے خلاف کیا کاروائی کی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) پنڈی بھٹیاں تا چنیوٹ سڑک کو کشادہ اور مضبوط کرنے کا کام جون 1973 سے پہلے مکمل کیا گیا تھا - جس پر کل لاگت 14,39,026 روپے آئی تھی -

(ب) جی ہاں - اگست 1973 میں زبردست سیلاب سے سڑک کئی جگہوں سے ٹوٹ گئی اور کئی حصوں میں دلدل بن جانے کی وجہ سے سڑک بعد میں ٹوٹتی رہی - سیلاب سے متاثرہ سڑک کے حصوں کی بحالی ' مرمت کا کام از سر نو کیا گیا ہے -

(ج) سڑک کے جلد ٹوٹنے پھوٹنے کی وجہ صرف سیلاب ہے - سیلاب کا پانی کچھ سڑک جزوی طور پر بہا کر لے گیا - اور کچھ حصوں کو نقصان ہوا - مزید مسلسل پانی بہنے کی وجہ سے بعد میں نقصان ہوتا رہا - اس لیے کسی ٹھیکیدار یا پڑتال کنندہ افسران محکمہ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

ملک محمد اکرام اعوان : سپلمنٹری - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس سیلاب نے کتنے میل یا کتنے فرلانگ تک سڑک کو نقصان پہنچایا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں اس وقت صحیح طور پر تو نہیں بتا سکوں گا - علیحدہ سوال دے دیں -

مسٹر سپیکر : آپ کا سوال یہ تھا کہ کتنے میل سڑک بیچ میں ٹوٹی ہوئی ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات : میلوں کے نمبر میرے پاس نہیں - وہ جگہیں تو ہیں جو پہلے بتائی گئی تھیں البتہ میں صحیح طور پر یہ نہیں بتا سکتا کہ کہاں سے ٹوٹی تھی - میں نے خود سڑک کا معائنہ کیا تھا - تین جگہوں سے بالکل بہہ گئی تھی - آدھ آدھ فرلانگ تک کئی جگہ سے خراب ہو گئی تھی -

ڈاکٹر غلام بلال شاہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جہاں سیلاب نہیں آیا ' وہاں سے بھی سڑک ٹوٹی پڑی ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں نے بتایا ہے کہ نیچے کا پانی اوپر چڑھ جانے سے دلدل بن جانے سے سڑک خراب ہوئی ہے -

ملک محمد اکرم اعوان : میرا استفسار یہ ہے کہ سڑک سیلاب آنے سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ گئی تھی -

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ میں نے خود اس سڑک کا معائنہ کیا ہے -

مسٹر سپیکر : معائنہ تو آپ نے اس واقعہ کے بعد کیا ہوگا - وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک سیلاب آنے سے پہلے ٹوٹ گئی تھی -

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں یہی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں سڑک کو نقصان پہنچا ہے ' وہاں بڑے بڑے کھڈ پڑے ہوئے تھے - تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ سڑک سیلاب سے پہلے ٹوٹ گئی ہو -

ملک محمد اکرم اعوان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سڑک کی دوبارہ مرمت پہلے ٹھیکیدار سے کروائی گئی یا کسی اور سے -

وزیر مواصلات و تعمیرات : پہلے ٹھیکیدار سے مرمت کروانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، کیونکہ سڑک عام حالات میں نہیں ٹوٹی بلکہ سیلاب سے ٹوٹی تھی - یہ کام نئے ٹھیکیدار کو دیا گیا -

---

خوشاب کے نزدیک دریائے جہلم کے پل پر سڑک کی مرمت

*5337 ۔ **ملک محمد اکرم اعوان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شہر خوشاب کے نزدیک دریائے جہلم کے پل پر سڑک مکمل طور پر خراب ہو چکی ہے جس کی وجہ سے یہاں یک طرفہ ٹریفک چلائی جاتی ہے - اور پبلک کو سخت پریشانی ہوتی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ سڑک کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں ! پل مذکورہ کی مرمت محکمہ ریلوے نے ماہ ستمبر 1974 میں مکمل کر دی ہے - اور اس پر ٹریفک بحال کر دی گئی ہے -

ملک محمد اکرم اعوان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پل پر سے جو پختہ سڑک گزرتی ہے ' اس کی maintenance آپ کے محکمے کے سپرد ہے یا ریلوے کے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں اپنے معزز ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی پل ہے اور اس کے ساتھ جہاں کہیں سے ریلوے لائین گزرتی ہے تو وہاں پلوں کی maintenance ریلوے کے ذمے ہے - خوشاب کے اس پل سے چونکہ ریلوے لائن گزرتی ہے ' چنانچہ اس کی maintenance کی ذمہداری بھی ریلوے کے سپرد ہوتی ہے - بہرحال ہم اس کی رقم ادا کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر : آپ رقم ادا کرتے ہیں اور maintenance ریلوے کرتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جی ہاں -

کرنل محمد اسلم خان لیازی : کیا وزیر موصوف یہ جانتے ہیں کہ وہاں اس پل سے سہگل شوگر مل کے لیے گنا گذرتا ہے اور تمام چھلکا وہاں گرتا ہے - جس کی وجہ سے پل اس قدر گندہ ہو جاتا ہے کہ اتنی گندی کوئی اور جگہ نہیں ہوگی - اور کیا اس کی صفائی کا بندوبست کیا جائے گا -

وزیر مواصلات و تعمیرات : وہاں اتنی گندگی ہے تو محکمہ ریلوے سے کہیں گے کہ وہ اس کی صفائی کرائے۔

ملک محمد اعظم : جناب والا ! اس پل کے متعلق میرا سوال نمبر 6824 ہے جو صفحہ 17 پر ہے۔ وہ مرمت کے متعلق ہے اگر وہ بھی نمٹا لیا جائے تو بہتر ہے۔

مسٹر سپیکر : میرا خیال ہے کہ وہ آج آ جائے گا۔

ملک محمد اعظم : ٹھیک ہے۔ میں پھر سوال کر لوں گا۔

مسٹر سپیکر : ایک طریقہ سے ہو سکتا ہے کہ میں اس سوال کو یہاں بغیر نمبر بتائے ضمنی سوال کے طور پر پوچھنے کی اجازت دے دیتا ہوں۔

ملک محمد اعظم : میں وہی پوچھنا چاہتا تھا۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس پل کی مرمت کے لیے آپ کے محکمے نے جو رقم دی ہے وہ کتنی ہے اور کیا یہ درست ہے کہ پل کی مرمت نہیں ہوئی ؟

مسٹر سپیکر : آج دی تھی یا ایک سال پہلے کب دی تھی ؟

ملک محمد اعظم : انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ ستمبر میں دی گئی تھی۔

مسٹر سپیکر : اس مخصوص حوالے سے سوال پوچھ رہے ہیں ؟

ملک محمد اعظم : جی ہاں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : ریلوے حکام نے دو لاکھ پانچ ہزار تین روپے کا بل پیش کیا تھا اور یہ رقم بذریعہ چیک 30-6-1973 کو ادا کر دی گئی ہے۔

ملک محمد اعظم : جناب والا ! ہم ان کی خدمت میں یہ عرض کریں گے کہ جب بھی ان کو موقع ملے تو اس پل کو دیکھیں۔

مسٹر سپیکر : آپ کہیں گے تو ضرور دیکھیں گے۔ موقع کی کیا بات ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : بالکل دیکھیں گے۔

سڑکوں کی تعمیر میں ناقص میٹیریل کا استعمال

***6402. ملک شاہ محمد حسن :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ

کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ 1972-73 اور 1973-74 کے دوران جو سڑکیں صوبہ پنجاب میں تعمیر ہوئی تھیں ان میں سے بعض ناقص میٹیریل استعمال کرنے کے باعث وقت سے پہلے شکستہ ہو گئی ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا متعلقہ ٹھیکیداران اور افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی یا کی جا رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : جی نہیں ۔ ہر کام کے ایگریمنٹ میں ایسی شرائط موجود ہوتی ہیں جن کی رو سے ناقص میٹیریل استعمال ہونے کی صورت میں ایسے تعمیر شدہ حصے کو مسمار کر کے متعلقہ ٹھیکیدار سے دوبارہ صحیح میٹیریل سے تعمیر کروایا جاتا ہے اور بصورت عدم تعمیل نوٹس یہ درستگی کسی اور ٹھیکیدار سے یا محکمانہ طور پر پہلے ٹھیکیدار کے خرچ پر کروائی جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں کام مکمل کرنے والے ٹھیکیدار کی ذمہ داری کام کی تکمیل کے ایک سال بعد تک بھی جاری رہتی ہے اور جب تک متعلقہ ایگزیکٹو انجینئر کام کو مطلوبہ معیار کے مطابق نہیں پاتا ۔ ٹھیکیدار کی زر ضمانت واپس نہیں کی جاتی ۔

معاہدے کی ان شرائط پر بر وقت عمل کروایا جاتا ہے ۔ اور کسی محکمانہ تادیبی کارروائی کی ضرورت اس عرصے میں محسوس نہیں کی گئی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب ! ضمنی سوال ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے تو اصول کی بات بتائی ہے ۔ اس میں ضمنی سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! سوال اور اس کے جواب میں کوئی جوڑ نہیں ہے ان کا سوال یہ تھا کہ 1972-73 اور 1973-74 کے دوران صوبہ پنجاب میں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اس میں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ''جی نہیں'' اس کا جواب تو انہوں نے دو لفظوں میں دے دیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس میں سارا کچھ آ جائے گا ۔ اس سے تو ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ سوال یہ کیا گیا تھا کہ جو سڑکیں صوبہ پنجاب میں تعمیر ہوئیں تھیں ان میں سے بعض ناقص میٹیریل استعمال کرنے کے باعث وقت سے پہلے شکستہ ہو گئی ہیں ۔ اس کا جواب انہوں نے دیا ہے ''جی نہیں'' اب اس میں ضمنی سوال کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں عرض کرتا ہوں اور میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب نے میری توجہ دلائی لیکن کیا یہ درست ہے کہ 73-1972ء اور 74-1973ء کے درمیان تعمیر شدہ سڑکوں میں سے کوئی بھی ایسی خراب سڑک نہیں تھی - جس کی تعمیر محکمے نے ٹھیکیدار سے دوبارہ کروائی ہو یا کسی ٹھیکیدار کے خلاف ایکشن لیا ہو -

وزیر مواصلات و تعمیرات : میرے خیال میں کوئی بھی ایسی سڑک نہیں ہے جس میں ناقص میٹیریل استعمال ہوا ہو اور دوبارہ تعمیر کرانا پڑی ہو -

مسٹر سپیکر : خیال تو نہیں بہر حال آپ ان کو یقینی جواب دیں - خیال تو ہمیں ظاہر کرتے ہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات : ایسی کوئی بھی سڑک نہیں جس کو دوبارہ تعمیر کرایا گیا ہو -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! ناقص میٹیریل کی خاص alarming condition کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو بجری تمام پنجاب میں انگریز تقسیم سے پہلے ان سڑکوں پر نہیں آنے دیتے تھے حالانکہ وہ سب سے نزدیک ترین تھی - سانگلہ ہلز سرگودہا اور کوہاٹ ہلز میں یہ بہت ناقص تھی اس کو فیل کیا ہوا تھا اور ماڑی انڈس سے میرے ہاں سے شنگل آتی تھی - تو جناب ! آج کل وہیں سے نکال کر اتنی ردی بجری وہاں استعمال کر رہے ہیں - اتنا ردی پتھر وہاں استعمال کر رہے ہیں - اس کو ملاحظہ فرما کر اس چیز کی روک تھام کی جائے گی تا کہ سڑکیں کچھ last کریں -

وزیر مواصلات و تعمیرات : جہاں تک بجری کا تعلق ہے سانگلہ ہلز میں بجری نہیں ملتی وہاں سے پتھر کاٹ کر لاتے ہیں - جہاں تک اس کے ناقص ہونے کا تعلق ہے میں یہ وثوق سے کہتا ہوں کہ اس وقت کے جو ڈیزائن تھے اس میں واقعی کسی قسم کا پتھر استعمال نہیں کیا جاتا تھا - اب ہم جو نئے ڈیزائن سڑکوں کو سستا رکھنے کے لیے بناتے ہیں - اس کو بنانے کے لیے نزدیک سے میٹیرل اکٹھا کرتے ہیں اور اس کو اتنا ہی زیادہ ڈال کر اس کی مضبوطی پوری کر دیتے ہیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار - عرض یہ ہے کہ اب ہمارے ملک کی اتنی زبوں حالی ہو چکی ہے

کہ ہم اتنا ناقص پتھر اس میں لگاتے ہیں اور اس کی اتنی ابتر حالت ہو گئی ہے کہ - - -

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ ناقص نہیں ہوتا -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب بالکل ناقص ہے - دھوپ سے پھٹ جاتا ہے -

سید لاظم حسین شاہ : انہوں نے کہا ہے کہ پہلے یہ پتھر استعمال نہیں ہوتا تھا اور چونکہ یہ ناقص ہے اس لیے ہم زیادہ ڈال دیتے ہیں ، زیادہ خرچ کرتے ہیں تا کہ یہ سڑکوں کا محکمہ جو ہے اس کی رونق وغیرہ قائم رہے -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! میں یہ بات ہاؤس کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ وہ دھوپ سے پھٹ جاتا ہے - صرف دھوپ لگنے سے وہ بجری اور یہ پہاڑ جو ہیں سانگلہ اور کٹڑانہ کے پھٹ کر گرنے لگ جاتے ہیں - ہم خوب جانتے ہیں اس کو اور جو pebbles دریا کے خاص گول نالے سے ہالیہ سے آتے ہیں وہ جناب والا ! اگر شنگل میں استعمال کیے جائیں تو وہ بہترین ہیں - انجینیئر صاحبان ہمارے یہاں ہوں گے مگر اللہ کا فضل ہے کہ بس ہم جا رہے ہیں جہاں جا رہے ہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! کیا اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ تو ان کی طرف سے تجویز تھی - آپ نے نوٹ کر لی ہے بس ٹھیک ہے -

ملک محمد اکرم اعوان : جناب والا ! پنڈی بھٹیاں ' چنیوٹ کی بھی یہی پوزیشن ہے اور بڑی نازک مزاج سڑکیں بنا رہے ہیں اس کا کوئی تدارک ہونا چاہیے -

ڈاکٹر غلام بلال شاہ : وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ جو ٹھیکیدار کام کرتا ہے اس کا زر ضمانت ایک سال تک روک لیتے ہیں - تو کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جتنے کام ہوئے ہیں اس کے ایک سال تک کام مکمل ہونے تک وا زر ضمانت ادا نہیں کیا جاتا یا کر دیا جاتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس میں تو یہی لکھا ہوا ہے کہ نہیں کیا جاتا -

وزیر مواصلات و تعمیرات : جواب سے بالکل واضح ہے کہ نہیں کیا جاتا -

سیالکوٹ میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے لیے رقوم کی تخصیص

***6643 ۔ چوہدری امان اللہ نک** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے سال رواں میں لاہور ڈویژن میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے لیے اکیس کروڑ روپے خرچ کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے اور اس مقصد کے لیے پینتالیس ترقیاتی اسکیمیں تیار کی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منصوبہ میں ضلع سیالکوٹ کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ یہ رقم مذکورہ ضلع میں کس کس علاقہ میں اور کتنی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) سال رواں میں لاہور ڈویژن میں مبلغ 6.18 کروڑ روپے سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے لیے مختص کیے گئے ہیں جو کہ اس سول ڈویژن میں چالو اور نئی 48 سکیموں پر خرچ کیے جائیں گے ۔

(ب) مذکورہ بالا رقم میں سے ضلع سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل 6 سکیموں پر مبلغ 50.00 لاکھ روپے کی رقم سال رواں میں مختص کی گئی ہے ۔

1۔ ہیں نالہ نزد شکرگڑھ پر پل کی تعمیر ۔
2۔ سیالکوٹ ۔ گوندل سید پور روڈ کی تعمیر ۔
3۔ بدوملہی سے قلعہ سوبھا سنگھ تک سڑک کی تعمیر ۔
4۔ پسرور تا نارووال سڑک کی کشادگی ۔
5۔ شکر گڑھ سے کوٹ نینان تک سڑک کی تعمیر ۔
6۔ چونڈہ سے سیالکوٹ ظفر وال روڈ کے میل 18 تک سڑک کی تعمیر ۔

علاوہ ازیں ضلع سیالکوٹ میں دریائے توی پر ایک کشتیوں کے پل کی تعمیر کی سکیم جس کا تخمینہ لاگت 21.34 لاکھ روپے ہے اور پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی سے منظور ہو چکی ہے جس کے لیے مبلغ

دس لاکھ روپے کی رقم Block Allocation سے سال رواں میں حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

(اس مرحلے پر (حافظ علی اسد اللہ) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ملک ثناء اللہ خان : حضور والا ! دریائے توی پر پاک فوج نے ایک عارضی پل تعمیر کیا ہوا ہے اور یہ پل جہاں تعمیر ہونا منظور ہوا ہے وہ مقبوضہ کشمیر کے علاقے کے بارڈر سے بالکل قریب ہے دریا میں بڑی بلندی اور تیزی سے پانی آتا ہے اور سیلاب سے یہ کشتیوں کا پل بہہ جاتا ہے ۔ 1973ء کے سیلاب کے بعد جناب وزیر اعظم پاکستان نے علاقہ بجوات کا دورہ کیا تھا اور وہاں یہ اعلان کیا تھا کہ وہاں پختہ پل تعمیر کیا جائے گا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا وہاں کشتیوں کے پل کی بجائے پختہ پل تعمیر کرنے کا انتظام کیا جائے گا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جہاں تک وہاں پر پختہ پل تعمیر کرنے کا سوال ہے کیونکہ وہ بارڈر پر واقع ہے اور ڈیفنس والوں نے اجازت نہیں دی اس لیے عارضی طور پر یہ بنایا جاتا رہے گا ۔ ویسے اب ہم اس کو لوہے کی کشتیوں سے ایک بڑا مضبوط عارضی پل بنائیں گے ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! پاک فوج نے لوہے کی کشتیوں کا پل تعمیر کیا ہوا ہے وہ معمولی سی بارش سے ہی بہہ جاتا ہے ۔ دوسرے جناب ! وہاں دفاعی نقطہ نظر سے جہاں تک ہماری آرمی کے اعتراض کا تعلق ہے وہ چونکہ ہندوستان کے مقبوضہ کشمیر کا چند سو گز علاقہ دریائے توی کے اس پار واقع ہے اور انہوں نے قیام پاکستان کے فوراً بعد وہاں موضع سکھیال کے سامنے پختہ پل تعمیر کیا ہوا ہے اور اس پل کی وجہ سے بجوات پر ان کا قبضہ ہوا تھا اور یہ دفاعی لحاظ سے بھی بڑا ضروری ہے کہ وہاں پختہ پل تعمیر کیا جائے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جیسا کہ ہمارے معزز رکن نے کہا ہے کہ انڈیا والوں نے وہاں پختہ پل بنایا ہوا ہے میرے خیال میں یہ ان کے حق میں جاتا ہے اور یہ پل بھی اگر پختہ کر دیا جائے تو یہ بھی ان کے حق میں جائے گا ۔ اس لیے اس تجویز پر غور نہیں کیا جا سکتا ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف آرمی میں رہ چکے ہیں کہ وہ

یہ کہہ رہے ہیں کہ دفاعی نقطہ نظر سے یہ پل ہمارے ملک کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا ۔ کیا یہ اس کی وضاحت کریں گے کہ یہ اس طریقے سے کیوں جواب دے رہے ہیں ؟ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی معزز رکن سوال کرے تو اس کا صحیح جواب نہ دیا جائے ۔ اس کا صحیح جواب وزیر موصوف کو دینا چاہیے ۔ نہ کہ وہ یہ اپنا فرض اولین بنا لیں کہ انہوں نے اپنے محکمے کا ڈیفنس کرنا ہے ۔ سوال پوچھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی محکمے میں کوئی خامی ہے تو اس کو دور کیا جائے اور ذمہ دار افسروں سے اس کی پوچھ گچھ کی جائے یہاں پر تو الٹ بات ہوتی ہے بالکل اپنے محکمہ کا دفاع کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا ۔ ڈیفنس کے سوال پر آپ یہاں ۔

سید ناظم حسین شاہ : تو پھر وہ یہ جواب دیں کہ یہ سوال نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ جواب دینے کا کیا مطلب ہے کہ اگر پل بنا دیں گے تو ہمارے ملک کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا اور انڈیا کے لیے فائدہ مند اور ہمارے ملک پر وہ قبضہ کر لیں گے یہ ایسا غیر ذمہ دارانہ جواب کیوں دیتے ہیں ؟

ملک ثناء اللہ خان : سپلیمنٹری ۔ حضور والا ! اگر وزیر موصوف کے خیال میں یا فوج کے خیال میں یہ پل بارڈر سے زیادہ قریب آگیا ہے تو اس سے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر چیئرمین : میں فاضل رکن سے یہ درخواست کروں گا کہ چونکہ یہ دفاعی معاملات ہیں اس لیے ان کا یہاں ذکر نہیں کرنا چاہیے ۔

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! یہاں پل تعمیر کرنے کا معاملہ ہے ۔

مسٹر چیئرمین : پھر بھی اس میں یہ بات ٹھیک نہیں ہے ۔ آپ پل کے بارے میں اور دلائل دے سکتے ہیں ۔

ملک ثناء اللہ خان : حضور والا ! میں اس علاقے کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ اس کا محل وقوع یہ ہے کہ اس علاقے کے تین اطراف پر علاقہ مقبوضہ کشمیر کا بارڈر واقع ہے اور ایک ہی راستہ کھلا ہے اور وہ دریائے توی ۔ دریائے چناب اور متعدد ندی نالوں نے روکا ہوا ہے ۔ یہ علاقے سارا سال باقی دنیا سے کٹا رہتا ہے اور اس علاقہ میں تقریباً ساٹھ ہزار انسان بستے ہیں ان کی سہولت کے لیے ضروری ہے کہ وہاں پر پختہ پل فوری طور پر تعمیر کیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین : کیا وزیر موصوف اس امر کی یقین دھانی کرا سکتے ہیں کہ اگر کوئی ناگزیر مجبوری درپیش نہ ہو تو پھر اس پل کو تعمیر کرا دیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ کسی defence point of view سے وہاں پر اجازت نہیں ملی ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر چیئرمین : پھر تو وہ ناگزیر مجبوری ہے ۔

چوھدری غلام قادر : سپلیمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ جو ساری نئی سکیمیں ہیں ۔ ان میں سیالکوٹ چترال روڈ بھی شامل جس کے لیے جناب نے پچھلے سال بھی وعدہ کیا تھا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! وہ اس میں شامل نہیں ہے ۔

چوھدری غلام قادر : سپلیمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پچھلے سال جناب نے اس کے متعلق وعدہ کیا تھا اور اب اس کو شامل نہ کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! جب پچھلے سال یہ بات ہوئی تھی تو یہ جو ساری سکیمیں ہیں ان کا اے ۔ ڈی ۔ پی ۔ بن چکا تھا ۔ جو وعدہ کیا تھا اس کا اب اے ۔ ڈی ۔ پی ۔ بن رہا ہے اب اس کو شامل کرنے کا سوال پیدا ہو گیا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : سپلیمنٹری ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ پچاس لاکھ روپیہ اور یہ جو اہم سڑکات ہیں 1974-75ء کے بجٹ میں شامل کی گئی ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جی ہاں ۔ یہ سڑکیں اسی 1974-75ء کے بجٹ میں شامل ہیں ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ 1974-75ء کے سالانہ بجٹ میں پچاس لاکھ روپے کی رقم ان سڑکات اور پلوں کے لیے تجویز کی گئی ہے اور اب راستہ صاف ہو گیا ہے تو کیا اس سلسلہ میں سپلیمنٹری بجٹ میں سے اور رقم ان سڑکوں کے لیے دی گئی ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : ابھی تک یہ سڑکیں زیر تعمیر ہیں اور ان پر کام جاری ہے ۔ جناب والا ! اگر ان سڑکوں پر اور رقم خرچ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ حکومت سے مانگ لی جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ انہوں نے 6 کروڑ 18 لاکھ روپے کی رقم لاہور ڈویژن کے لیے مختص کی ہے ۔ جناب والا ! کیا اسی طریقہ سے یہ اتنی ہی رقم اور ڈویژنوں کے لیے مختص کر رہے ہیں جس میں ملتان ڈویژن بھی شامل ہے اور جس سے وہ نمائندگی کر رہے ہیں ۔؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں فاضل رکن کی اطلاع کے لیے یہ عرض کرتا ہوں کہ 27 کروڑ روپے کی لاگت سے سڑکیں اور پل بن رہے تھے جس میں سے لاہور ڈویژن کے لیے 6 لاکھ ہے اور بقایا باقی ڈویژنوں کے لیے تقسیم کیا گیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میرا سوال یہ ہے ۔کہ کس ratio سے یہ رقم تقسیم کی گئی ہے جناب والا ! یہاں پر تو 6 کروڑ 18 لاکھ ہے یہ کیوں امتیازی سلوک روا رکھا گیا ہے ۔ تو جناب والا ! میرا پوچھنے کا مطلب یہ ہے کہ کیا باقی ڈویژنوں میں بھی اسی ratio سے 6 کروڑ 18 لاکھ روپیہ دیا گیا ہے یا اس سے کم دیا گیا ہے یا پھر اس سے زیادہ دیا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ نئی سکیمیں کون کون سی ہیں ۔ ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! اگر فاضل رکن اس کے لیے علیحدہ سوال کریں تو ان کو سکیموں کی فہرست فراہم کر دی جائے گی ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! جواب میں دیا ہوا ہے کہ 48 سکیمیں ہیں تو میں جناب والا ! یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون کونسی ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! اس کے لیے علیحدہ لسٹ فراہم کر دی جائے گی اگر فاضل رکن دوبارہ سوال کریں ۔

ملک ثناء اللہ خان : سپلیمنٹری جناب والا! سیالکوٹ گوجرانوالا روڈ کو 1973-74ء کے بجٹ میں چوڑا کرنے کے لیے منظور کیا گیا تھا لیکن اسے آج تک چوڑا نہیں کیا اس کی کیا وجوہات ہیں آئے دن وہاں پر حادثات ہوتے رہتے ہیں ؟

سپیکر چیئرمین : یہ سپلیمنٹری کس طرح بنتا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا! اس کا اس میں ذکر نہیں ہے ۔

کھروڑ پکا تا میلسی سڑک کی پختگی

***6676 ۔ رانا راب نواز نون :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سڑک کھروڑپکا تا میلسی کو پختہ کرانے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سال 1974-75ء کے ترقیاتی منصوبہ میں یہ سڑک جو بہت اہمیت کی حامل ہے شامل نہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے میں تاخیر کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) ایسا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہیں ہے ۔

(ب) اس سڑک کی دوسری سکیموں کے مقابلے میں اہمیت کم ہے جس وجہ سے یہ 1974-75ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں ۔

(ج) اس سڑک کو آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : سپلیمنٹری کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اس سڑک کی اہمیت کون سی وجوہات کی بنا پر کم ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا! میں اپنے معزز رکن کی اطلاع کے لیے سڑکوں کی اہمیت کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں ٹریفک زیادہ ہوتی ہے اور سواریاں جہاں عام گزرتی ہیں ۔ وہ زیادہ اہم سڑک ہوتی ہے اور وہ سڑکیں جو بڑے شہروں کو ملاتی ہیں وہ بھی زیادہ اہم ہوتی ہیں ۔ اس سڑک پر اتنی ٹریفک نہیں ہے جتنی کہ ہم جی ۔ ٹی ۔ روڈ پر یا بڑی بڑی سڑکوں پر سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی اس کو اے ۔ ڈی ۔ پی میں شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : سپلیمنٹری کیا وزیر موصوف از راہ کرم اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ انھوں نے جزو (ج) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ اس سڑک کو آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ تو کوشش سے مطلب یہ ہے کہ نہیں کی جائے گی اور یہ اس امر کی بھی یقین دہانی کرائیں گے کہ آئندہ پانچ سال تک یہ وزیر مواصلات و تعمیرات بھی رہیں گے یا ان کے بعد آنے والے جو ہیں وہ اس کو منصوبہ بندی میں شامل ہی نہ کریں ۔ جناب والا ! کوئی بھی politician یہ نہیں کہتا کہ کوشش کی جائے گی یا وہ کام نہیں کیا جائے گا ایک عام سی مثال موجود ہے کہ

If a politician says "YES", it means "perhaps" If he says "PERHAPS", it means "NO". If he says "NO", then he is not a politician.

تو جناب والا ! یہاں پر کوشش جو ہے وہ perhaps کی بات ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب والا ! میں نے جزو (ج) کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس سڑک کو آئندہ سال اے ۔ ڈی ۔ پی ۔ میں شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کو آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کریں گے تو جناب والا ! فاضل رکن اس کتاب سے پڑھ کر غلط بات کر رہے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میری eye sight کمزور نہیں ہے ۔ میں جو جواب یہاں پر پڑھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس سڑک کو آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جو جواب میں نے دیا ہے ٹھیک ہے ۔ میں نے یہی کہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

سید ناظم حسین شاہ : تو پھر جناب والا ! یہ جواب ہمیں کس نے دیا ہے ۔ فاضل وزیر کیوں ایسی بات کرتے ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں خود پڑھ رہا ہوں ۔ اس سڑک کو آئندہ سال اے ۔ ڈی ۔ پی ۔ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! فاضل وزیر گھبراتے کیوں ہیں ۔ جواب دیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! جواب تو میں نے دیا ہے -

سید ناظم حسین شاہ : Don't try to shout. یہاں پر جناب والا ! I am on a point of privilege جناب والا ! جو کتاب ہمیں مہیا کی گئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ ''آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں'' تو جناب والا ! آپ بتائیں کہ آیا ان کا جواب صحیح ہے یا پھر اس کتاب کا جواب صحیح ہے - ہم کس کے جواب کو صحیح مانیں - یہ بھی ان ہی کے محکمہ سے آیا ہوا ہے -

مسٹر چیئرمین : اس میں یہی لکھا ہوا ہے کہ آئندہ پانچ سالہ منصوبے میں اس کو شامل کرنے پر غور کیا جا رہا ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات : No doubt. اس پر یہی ہے لیکن جو میں جواب نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کو اس سال اے - ڈی - پی - میں شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

سید ناظم حسین شاہ : تو جناب والا ! پھر یہ کہیں کہ پرنٹ غلط ہو گیا ہے -

مسٹر چیئرمین : وزیر موصوف اس میں تبدیلی کرسکتے ہیں -

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! پھر وزیر موصوف یہ کہیں کہ پرنٹ غلط ہو گیا ہے آخر ہم بھی تو اس ایوان کے ممبر ہیں -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قاضی محمد اسماعیل جاوید : سلیمنٹری - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس اہم سڑک کو اس بجٹ میں جو آنے والا ہے شامل کرنے میں کونسی رکاوٹ درپیش ہے یا کونسا امر مانع ہے جبکہ یہ نہایت ہی اہم سڑک ہے اور لودھراں میلسی کو ملانے کا واحد ذریعہ ہے اور دوسری سڑکوں کے مقابلہ میں یہاں ٹریفک بھی زیادہ چلتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں نے ان کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس سڑک کو اے - ڈی - پی میں شامل کرنے کی پوری پوری کوشش کی جا رہی ہے اصل وجہ اس کو نہ شامل کرنے کی یہ ہوئی تھی کہ پچھلے سال بجٹ کی کمی کی وجہ سے یہ شامل نہیں ہو سکتی تھی -

سیالکوٹ میں سڑکوں کی مرمت

*6678 ۔ **صوفی نذر محمد** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 74-1973ء میں ہائی وے کی کتنی اور کتنے میل لمبی سڑکیں ضلع سیالکوٹ میں مرمت کی گئیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ۔ ہر سڑک کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ہائی وے نے سال 74-1973ء میں مندرجہ ذیل سڑکوں کی مرمت کی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

نمبر شمار	نام سڑک	کل میل مرمت شدہ	کل خرچ روپوں میں
1 ۔	وزیر آباد ۔ سیالکوٹ ۔ کشمیر روڈ ۔	24.48	3,86,448
2 ۔	گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ روڈ ۔	17.61	1,72,342
3 ۔	سیالکوٹ ۔ ظفر وال روڈ ۔	14.00	1,02,105
4 ۔	سیالکوٹ ۔ مرالہ روڈ ۔	7.00	1,03,700
5 ۔	سیالکوٹ ۔ بائی پاس روڈ ۔	2.27	19,590
6 ۔	سیالکوٹ ۔ بائی پاس ایکسٹینشن روڈ ۔	2.80	25,130
7 ۔	موترا ۔ بڈھیانہ روڈ ۔	2.00	37,130
8 ۔	سمبڑیال ۔ ڈسکہ روڈ ۔	12.00	71,822
9 ۔	ڈسکہ ۔ پسرور روڈ ۔	17.00	1,04,615
10 ۔	لنک انسپیکشن بنگلہ ڈسکہ ۔	0.64	30'070
11 ۔	گوجرانوالہ ۔ ستراہ ۔ پسرور روڈ ۔	18.48	1,87,635
12 ۔	پسرور ۔ چونڈہ روڈ ۔	11.00	85,750
13 ۔	سیالکوٹ ۔ پسرور روڈ ۔	24.00	3,09,039
14 ۔	پسرور ۔ نارووال روڈ ۔	14.00	1,12,540
15 ۔	نارووال ۔ ظفر وال روڈ ۔	16.31	92,871
16 ۔	نارووال ۔ جسڑ روڈ ۔	5.00	60,482
17 ۔	جسڑ ۔ شکر گڑھ روڈ ۔	13.36	1,53,931
	کل میزان ۔۔	205.95	21,44,200

نارووال مریدکے سڑک کی تعمیر

*6679 ۔ **صوفی لدھو محمد** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ نارووال مریدکے سڑک دسمبر 1974ء تک مکمل ہو جائے گی ۔ اگر ایسا نہیں تو کیوں نیز کب تک مذکورہ سڑک مکمل ہونے کا امکان ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر صادق محمد ملہی) : جی نہیں ۔ موجودہ مہنگائی کی وجہ سے ٹھیکیداروں نے کام کی رفتار سست کر رکھی ہے ۔ اگر موجودہ نرخوں میں اضافے کی منظوری جلدی حاصل ہو گئی تو اس سڑک کے جون 1975 تک مکمل ہو جانے کی امید ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ موجودہ نرخوں میں اضافے کی منظوری کب تک ہو جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! اس سے متعلق کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کیا ہوا ہے توقع ہے کہ جلد فیصلہ ہو جائے گا ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ یہ جو 40 فیصد کی subsidies دی گئی ہیں اسی شرح سے ان کے ریٹوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! مجھے اس بارے میں صحیح علم نہیں ہے معلوم کرکے بتایا جا سکتا ہے ۔

نارووال تا مرید کے سڑک کی تعمیر

*6689 ۔ **مسٹر محمد انور علی بٹ** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر 4833 کے جواب کے حوالے سے جو ایوان میں مورخہ 29 مئی 1974 کو دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال تا مریدکے سڑک کی تعمیر دسمبر 1974ء تک مکمل ہو جائے گی ۔

(ب) 29 مئی 1974ء سے اب تک اس سڑک پر کتنی پلیوں کی

تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور باقی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی -

(ج) سڑک پر اخراجات کا نظر ثانی شدہ اور آخری تخمینہ کیا ہے نیز ستمبر 1974ء تک اس پر کتنے روپے خرچ ہو چکے ہیں -

(د) سڑک کی تعمیر جلد از جلد مکمل کرانے کے لیے حکومت کیا کوششیں کر رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی نہیں -

(ب) (1) ایک پل رنکی ڈیگ نمبر 2 مکمل ہو چکا ہے -

(2) باقی پلوں کی تعمیر اس مالی سال کے اختتام تک مکمل ہونے کا امکان ہے -

(ج) مبلغ تین کروڑ چودہ لاکھ روپے (3,14,00,000 روپے) اب تک اس پر مبلغ 1,68,53,000 روپے خرچ ہو چکے ہیں -

(د) ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ سڑک کو جلد از جلد مکمل کیا جائے - کافی لمبائی پر تیزی سے کام چل رہا ہے -

---

بچیکی تا شرق پور سڑک کی کشادگی

***6707 - رائے عمر حیات خان** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بچیکی تا شرق پور پختہ سڑک ابھی تک سنگل ہے حالانکہ اس سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں - سڑک کا یہ حصہ ابھی تک دوسرے حصوں کے مقابلے میں کم چوڑا ہے اور ٹریفک بھی اس حصے پر دوسرے حصوں کے مقابلے میں کم ہے ؟

(ب) اس حصے کو آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں ٹریفک کے تقاضوں اور مالی وسائل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کشادہ کرنے کے لیے غور کیا جائے گا ۔ اس لیے حتمی وقت کا تعین فی الحال نہیں کیا جا سکتا ۔

— ——

بھوکانوالہ پتن پر پختہ پل کی تعمیر

*6737 ۔ **راؤ مراتب علی خان** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے دریائے ستلج پر واقع بھوکانوالہ پتن پر بہاولنگر براستہ عارف والا پختہ پل تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہوئی ہے ۔ مگر ابھی تک اس پر کام شروع نہیں کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ پل کی تعمیر کے سلسلہ میں متعدد مرتبہ سروے پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا گیا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منصوبہ پر کام کا آغاز کب تک ہوگا ۔ پل کی تعمیر کے لیے کتنی مرتبہ سروے ہوا اور اس پر کس قدر اخراجات ہوئے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ماہی) : (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 1974-75 میں 2,81,000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔ پل کی (Feasibility Study and Design) کا کام شروع ہے ۔ پل کی تعمیر کی منظوری کے لیے اسے سالانہ ترقیاتی پروگرام 1975-76ء میں شامل کر لیا گیا ہے ۔

(ب) مذکورہ پل کی تعمیر کے سلسلے میں صرف ایک مرتبہ سروے ہوا ۔ جس پر 1,43,424 روپے خرچ کیے گئے ہیں ۔ سروے مکمل طور پر فیصلہ کن نہ ہوسکا ۔

(ج) فنڈز مہیا ہونے پر پل کی تعمیر کا کام 1975-76ء میں شروع کر دیا جائے گا ۔

جواب کی شق (ب) بالا میں عرض کر دیا ہے ۔

ایک آواز : یہ شق (ب) بالا سے کیا مراد ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا جواب ہو چکا ہے ۔

خالق داد خان بندیال : جناب والا ! پہلے بالا کا مطلب تو بتایا جائے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! یہ فارسی کا لفظ ہے ۔ بالا کا مطلب اوپر ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو سب کو معلوم ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : وہ پوچھ رہے تھے اس لیے بتایا ہے ؟

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! کیا وزیر موصوف نے کہا ہے کہ فنڈ مہیا ہونے پر سڑک کی تکمیل کی جائے گی ۔ جناب والا ! میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ کیا سالانہ بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں ہے جو وہ سپلیمنٹری بجٹ میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں نے تو سپلیمنٹری کا ذکر ہی نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب انہوں نے مالی سال کی بات کی ہے ۔ جو ابھی جاری ہے ۔

بہاولنگر تا فورٹ عباس سڑک کی مرمت

***6739 ۔ راؤ مراتب علی خان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے بہاولنگر تا فورٹ عباس سڑک کی مرمت پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا ہے مگر اس کے باوجود مرمت غیر معیاری ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک اب بھی ناقابل سفر ہے اور سابق ایگزیکٹو انجینئر صاحب (بائی وے) نے اس سڑک کی مرمت پر توجہ نہیں دی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک سال رواں میں کتنے اخراجات کے ساتھ کہاں تک مرمت کی جائے گی اور آج تک اس پر کس قدر اخراجات ہو چکے ہیں ۔

(د) چیف انجینئر و سابق ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے نے کتنی مرتبہ اس سڑک کا معائنہ کیا اور ہر بار کس قدر ٹی اے ڈی اے حاصل کیا ۔

(ہ) کیا وزیر موصوف بذات خود مذکورہ مرمت شدہ سڑک کا معائنہ فرمائیں گے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) یہ درست نہیں ۔ اس سڑک کی مرمت پر کل 2,02,568 روپے منظور شدہ تخمینے کے مطابق خرچ ہوئے ۔ اور 3 میل 3 فرلانگ میں کام مکمل ہوا ۔ جو معیار کے مطابق ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔ سڑک قابل سفر ہے ۔

(ج) جزو (الف) و (ب) کے جواب کے مد نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) چیف انجینئر نے ایک دفعہ سڑک کا معائنہ کیا ۔ اور 25 روپے بطور ٹی اے/ڈی اے وصول کیا ۔ مرمت کے دوران دو ایگزیکٹو انجینئرز انچارج رہے ۔ جنہوں نے مجموعی طور پر 18 دفعہ اس سڑک کا معائنہ کیا ۔ اور کل 442/25 روپے بطور ٹی اے/ ڈی اے وصول کئے ۔

(ہ) جب بھی اس علاقے کا دورہ کیا جائے گا تو سڑک مذکور کا معائنہ بھی کیا جائے گا ۔

میاں عبدالرؤف : سپلیمنٹری سر جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کروائیں گے کہ کوٹ آباد سے بہاولنگر تک سڑک کو کشادہ کر دیا جائے کیونکہ اس میں تین چار تحصیلیں لگتی ہیں اور پھر یہ منٹگمری کو بھی ملاتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! آئندہ پروگرام میں ہمارا سب سڑکوں کو کشادہ کرنے کا پروگرام ہے ۔ اس سڑک کو بھی اس پروگرام میں کشادہ کر دیا جائے گا ۔

نارووال مریدکے سڑک کے لیے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو معاوضہ کی ادائیگی

*6744 ۔ **چوہدری حمید اللہ خان** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مریدکے نارووال سڑک کی تعمیر محکمہ ہائی ویز کے زیر انتظام ہو رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تعمیر کب شروع ہوئی اور یہ کتنی مدت میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مذکور نے متذکرہ سڑک کے لیے جو اراضی حاصل کی ہے اس کی قیمت کی ادائیگی ابھی تک زمینداروں کو نہیں کی گئی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مواضعات ہجر بگئے ۔ گندھوار ۔ اور کوٹلی جاتی میں عرصہ دو سال سے زمینداروں کی کھڑی فصلیں تباہ کرکے سڑک پر مٹی ڈلوائی تھی اور مالکان کو آج تک اس کا معاوضہ نہیں دیا گیا ۔

(د) اگر جزو (ب) و (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ مواضعات کے مالکان کو معاوضہ کی کب تک ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں ۔ تعمیر ماہ فروری ، مارچ 1972ء کو شروع ہوئی ۔ اور قوی توقع ہے کہ یہ سڑک اسی سال 1975ء میں ختم ہو جائے گی ۔

(ب) زیادہ تر ادائیگی ہو چکی ہے ۔ تاہم جو ادائیگی حالیہ اشتمال اراضی کی وجہ سے رکی ہوئی ہے ۔ مالکان کے تصفیہ کے بعد جلد کر دی جائے گی ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ادائیگی برائے فصل ربیع خریف 1974ء سوائے موضع بگیکے جس کا نام ابتدائی نوٹیفیکیشن میں غلط چھپ گیا تھا ۔ ہو چکی ہے ۔

(د) موضع بگیکے کے نام کی درستی کے بعد جلد بقیہ مناسب کارروائی برائے ادائیگی کی جائے گی ۔

سڑک کی کشادگی

*6552 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ملتان سے کراچی جانے والی سڑک ملتان اور لاڑ کے درمیان بہت کم چوڑی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت بھاری ٹریفک کے پیش نظر سڑک کے مذکورہ حصے کو چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : ملتان سے کراچی جانے والی سڑک ۔ ملتان اور لاڑ کے درمیان 16 فٹ چوڑی ہے ۔ صوبہ میں دوسری اہم سڑکوں کو کشادہ کیا جا رہا ہے ۔ مالی وسائل اور ترجیحات کی بناء پر مذکورہ سڑک کو آئندہ سالوں کے ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرنے پر غور کیا جا رہا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : سپلیمنٹری سر ۔ جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرماسکیں گے کہ آئندہ سالوں سے ان کی کیا مراد ہے ۔ آئندہ سالوں میں تو اگلی صدی بھی ہوسکتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! آئندہ سال سے مراد آئندہ سال ہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : آئندہ سال تو آئندہ ہی ہوتا ہے بہرحال گذرے ہوئے کی وہ بات نہیں کر رہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! انہوں نے آئندہ سالوں کے متعلق کہا ہے یہ اس کی وضاحت کریں ، آئندہ مالی سال یا اس سے اگلے سال میں ہوگا یہ اس کی وضاحت کریں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! جوں ہی رقم مہیا ہو جائے گی اس منصوبہ پر عمل درآمد کر دیا جائے گا ۔

کلاسوالہ تا قلعہ صوبا سنگھ سڑک کی مرمت

*6780 ۔ **شیخ عزیز احمد** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال کے سیلاب کی وجہ سے

کلاسوالہ (تحصیل پسرور) تا قلعہ صوبا سنگھ (کالر والا) کی پختہ سڑک ناقابل آمدورفت ہوچکی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر موصوف نے پسرور چونڈہ کے دورہ کے دوران مذکورہ سڑک کا خود معائنہ بھی کیا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ پیپلز ورکس کونسل سیالکوٹ نے حکومت سے متذکرہ سڑک ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی میں دینے کی سفارش کی تھی۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکرہ سڑک کو ہائی وے کی نگرانی میں دے کر مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) مذکورہ سڑک ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کی تحویل میں ہے محکمہ شاہرات کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ البتہ پروجیکٹ ڈائریکٹر پیپلز ورکس پروگرام سیالکوٹ سے رجوع کرنے پر انہوں نے بتایا ہے کہ پختہ سڑک کلاسوالہ تا قلعہ صوبہ سنگھ 1973ء میں سیلاب کی وجہ سے ناقابل آمدورفت ہوچکی ہے۔

(ب) میں نے پسرور۔ چونڈہ کے دورہ کے دوران مذکورہ سڑک کا خود معائنہ کیا تھا۔

(ج) پروجیکٹ ڈائریکٹر پیپلز ورکس پروگرام سیالکوٹ سے رجوع کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ایسی کوئی سفارش محکمہ شاہرات کو نہیں بھیجی گئی ہے۔

(د) ایسی سفارش موصول ہونے پر مذکورہ سڑک کو محکمہ شاہرات کی تحویل میں لینے اور اس کی مرمت کروانے پر مالی تقاضوں کے پیش نظر غور کیا جائے گا۔ فی الحال محکمہ کے پاس ایسی کوئی تجویز نہیں ہے۔

ڈپلومہ ہولڈر سب ڈویژنل افسران کی ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ترقی

*6784 ۔ **چوہدری عبدالغنی :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے سب ڈویژنل افسران جو صرف ڈپلومہ ہولڈر ہیں کو ترقی دے کر ایگزیکٹو انجینئر بنایا جا رہا ہے حالانکہ محکمہ میں گریجویٹ انجینئر بھی موجود ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ڈپلومہ ہولڈر انجینئروں کو گریجویٹ انجینئروں پر کیوں ترجیح دی جا رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی : (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) ڈپلومہ ہولڈروں کو گریجویٹ انجینئروں پر ترجیح نہیں دی جا رہی ہے ۔ بلکہ صحیح صورت حال یہ ہے کہ قواعد کی رو سے گریجویٹ انجینئر کے لئے لازم ہے کہ ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر ترقی کے لئے اس کی مدت ملازمت ، تجربہ کم از کم پانچ سال کا ہو۔ محکمہ میں اس وقت کوئی ایسا گریجویٹ انجینئر موجود نہیں جس کی اس محکمہ میں مدت ملازمت 5 سال کی ہو اور اسے بطور ایگزیکٹو انجینئر ترقی نہ دی گئی ہو ۔ اس کے باوجود ابھی ایگزیکٹو انجینئر کی بہت سی آسامیاں خالی ہیں ۔ اس لئے ڈپلومہ ہولڈروں کو جو 25-20 سال سے بطور ایس ۔ ڈی ۔ او کام کر رہے ہیں ۔ اور ان کا ریکارڈ اچھا ہے ۔ بطور ایگزیکٹو انجینئر ترقی دینا زیر غور ہے اور ساتھ ہی ایسے گریجویٹ انجینئروں کو بھی ترقی دی جا رہی ہے جن کی اس محکمہ میں مدت ملازمت 5 سال سے کم ہے مگر وہ پہلے دوسرے محکموں میں کام کرتے رہے ہیں ۔

ڈسکہ تا وزیر آباد سڑک کی پختگی

*6815 ۔ **چوہدری لال خان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اضلاع سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں ڈسکہ سے وزیر آباد تک ایک کچی سڑک ہے جس پر مقامی دیہاتیوں کی بہت زیادہ آمد و رفت رہتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کے علاوہ ضلع یا تحصیل کے صدر مقام تک پہنچنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دیہاتی عوام کی تکلیف کے پیش نظر مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ حقیقت نہیں ہے ۔

(ج) کام شروع ہو چکا ہے ۔

سڑکوں کی کشادگی

*6816 ۔ **چوہدری لال خان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسکہ تا سمبڑیال اور ڈسکہ تا پسرور ضلع سیالکوٹ کی پختہ سڑکیں بہت کم چوڑی ہونے کی وجہ سے ٹریفک کے لئے حادثات کا باعث بنی ہوئی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) ڈسکہ تا سمبڑیال اور ڈسکہ تا پسرور سڑکوں کی چوڑائی 10 فٹ ہے ۔ اور 10 فٹ چوڑی سڑکوں پر تیز رفتاری حادثات کی وجہ بن سکتی ہے ۔

(ب) سڑکوں کی کشادگی کا پروگرام ٹریفک کے شمار پر مبنی ترجیحات اور مالی وسائل کے مطابق تشکیل کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سڑکوں پر ٹریفک دوسری اہم سڑکوں سے مقابلتاً کم ہے۔ بہر حال آئندہ پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ میں ان سڑکوں کو شامل کرنے پر غور کیا جائے گا۔

ڈیمونٹ مورنسی پل کی ناقص مرمت

*6824۔ **ملک محمد اعظم :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل ضلع سرگودھا میں ڈیمونٹ مورنسی پل جس کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی کی مرمت کا کام شروع کیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل مذکورہ کی مشرقی جانب پہلے مرمت کی گئی اور اب مغربی جانب سڑک زیر مرمت ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کی مرمت کا کام ابھی ختم نہیں ہونے پایا اور مشرقی جانب پھر اتنے قلیل عرصہ میں مرمت طلب ہو چکی ہے۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کی ناقص مرمت کرانے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ اس طرف کی بھی مرمت ہو چکی ہے۔

(ج) سڑک کا یہ حصہ محکمہ ریلوے کی تحویل میں ہے اور انہوں نے ہی اسے مرمت کروایا ہے۔

(د) ناقص مرمت کروانے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا تعلق محکمہ ریلوے سے ہے۔ جو کہ مرکزی حکومت کے ماتحت ہے۔

پیپلز ہاؤس میں اضافی بلاک کی تعمیر

*6842 ۔ **چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم فرمائیں گے کہ پیپلز ہاؤس لاہور میں اضافی بلاک کی تعمیر کا معاملہ کس مرحلہ پر ہے نیز حکومت کی طرف سے ایوان میں بار بار یقین دھانی کے باوجود اس کی تعمیر ابھی تک شروع نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : اس سکیم کی انتظامیہ منظوری برائے تخمینہ 83 لاکھ 61 ہزار روپیہ محکمہ قانون کی طرف سے 24 جنوری 1975ء کو موصول ہو گئی ہے ٹینڈر مورخہ 4 فروری 1975ء کو طلب کر لیے گئے ہیں ۔ اور منظوری کے لیے زیر غور ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! وزیر موصوف نے جواب پورا نہیں پڑھا ہے اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ ''جونہی سیکرٹری محکمہ قانون سیکرٹری اسمبلی جگہ کا حتمی طور پر تعین فرمائیں گے ، کام شروع کر دیا جائے گا'' ۔ جواب کا یہ حصہ رہ گیا ہے ۔ انھوں نے حتمی طور پر فرمایا ہے کہ کام شروع کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ اس جواب میں ہے کہ ابھی تک نہیں ہوا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں نے کہا ہے کام شروع ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یعنی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں کہ ممبر موصوف کو اجلاس کی کارروائی کا علم نہیں ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جی ہاں ۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو جواب کا حصہ پڑھنے سے تعلق رکھتا تھا ۔ وہ میں نے پڑھ دیا ہے ۔ باقی جگہ کا انتخاب چونکہ ایجرٹن روڈ پر ہو چکا ہے اس لیے باقی جواب نہیں پڑھا ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! مجھے سب کچھ پتہ ہے لیکن میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ انھوں نے یہ بات اپنے جواب میں نہیں کہی کہ جگہ کا انتخاب ہوگیا ہے اور نہ ہی جواب پورا پڑھا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا! فاضل رکن بہت آگے چلتے ہیں میں نے جو متعلقہ حصہ ہے وہ پڑھا ہے ۔ باقی چونکہ ہوسٹل کے لیے ایجرٹن روڈ پر جگہ کا انتخاب ہوگیا ہے اس لیے میں نے باقی حصہ نہیں پڑھا ۔

مسٹر سپیکر : دراصل یہ جواب اس وقت کا ہوتا ہے جب آپ سوال دیتے ہیں -

---

لاہور تا کراچی "خونی موڑ" پر ٹریفک کے حادثات

*6862 - **میاں خان محمد :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) سال 1971ء تا 1974ء جی ٹی روڈ روندہ لاہور تا کراچی پر یوسف والا کے مقام "خونی موڑ" پر ٹریفک کے کتنے حادثات وقوع پذیر ہوئے تھے - ان میں کتنی انسانی جانیں تلف ہوئیں اور کتنے لوگوں کو ضربات آئی تھیں -

(ب) کیا ان حادثات کے پیش نظر حکومت مذکورہ موڑ کو سیدھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) اس جگہ 1971ء تا 1974ء 28 حادثات ہوئے - جن میں 23 اموات ہوئیں اور 49 افراد زخمی ہوئے -

(ب) جی ہاں -

جناب والا! اس میں یہ اضافہ کرتا ہوں کہ میں نے موقعہ جا کر دیکھا ہے وہاں موڑ کو سیدھا کیا جا چکا ہے اور اس میں جو دو تین technical difficulties تھیں ان کو دور کر دیا گیا ہے اور کام بڑی تیزی سے جاری ہے -

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا! پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن - میں وزیر موصوف سے نہیں بلکہ میاں خان محمد صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور سے کراچی جاتے ہوئے "یوسف والا" موڑ کون سے مقام پر ہے - کچھ ہمیں بھی پتا ہونا چاہیے یہ سندھ میں ہے - بہاولپور میں ہے - پنجاب میں ہے کہاں پر واقع ہے - کیونکہ ایک تو یوسف والا میرے ضلع میانوالی میں ہے لیکن لاہور سے کوئی شاہراہ براستہ میانوالی تو کراچی نہیں جاتی ہے -

مسٹر سپیکر : کیوں نہیں جاتی - جاتی ہے -

میاں محمد خان : جناب والا! فاضل رکن اگر میرے سوال کی جزو (الف)

کو دیکھیں تو اس میں لکھا ہے کہ یوسف والا ا جو جی ۔ ٹی روڈ لاہور تا کراچی جاتی ہے اس پر واقع ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ یہ یوسف والا شاہراہ پاکستان جو کہ لاہور سے کراچی جاتی ہے ۔ اس کے 716 میل کے تیسرے فرلانگ پر واقع ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان ایازی : شکریہ جناب ۔

فتح جنگ تا کھوڑ سڑک کی کشادگی

*6947 ۔ **ملک محمد مظفر خان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ فتح جنگ تا کھوڑ سڑک پر میل نمبر 8/7 کے درمیان واقع ایک پل بہت کم چوڑا اور ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے ٹریفک کے حادثات کا سبب بنا ہوا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سال 1970 سے اب تک مذکورہ پل پر ہونے والے حادثات اور ان میں مرنے والوں کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) کیا حکومت مذکورہ پل کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلہری) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) محکمہ پولیس کی اطلاع کے مطابق 1970ء سے اب تک مذکورہ پل پر 3 حادثات ہوئے جن میں 7 افراد ہلاک ہوئے ۔

(ج) جی ہاں ۔ اس پل کو موجودہ معیار کے مطابق کشادہ اور مضبوط کیا جائے گا ۔ اس کا ڈیزائن اور نقشہ جات زیر تکمیل ہیں اور کام موجودہ مالی سال میں شروع کر دیا جائے گا ۔

بوریوالہ لڈن روڈ کی خستہ حالی

*6951 ۔ **چوہدری عبدالعزیز ڈوگر** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بوریوالہ لڈن روڈ سڑک کی حالت نہایت خستہ ہو چکی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر ٹریفک زیادہ ہے اور کپاس اور گندم وغیرہ اجناس کو شہر تک لانے اور لے جانے میں زمینداروں کو بہت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت اور اسے کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) سڑک کی حالت تسلی بخش ہے ۔ ماسوائے کچے برموں (Berms) کے جو کہ مٹی ڈالنے کے باوجود پختہ حصے کی چوڑائی کم ہونے اور ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے لگاتار خراب ہوتے رہتے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) صوبہ میں اہم سڑکوں کو کشادہ کیا جا رہا ہے مالی وسائل اور ترجیحات کی بناء پر اس سڑک کو کشادہ کرنے کے لیے آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں غور کیا جائے گا ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ صرف غور ہی کیا جائے گا یا آئندہ پانچ سالہ منصوبہ میں سڑک کو کشادہ بھی کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : غور اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس کو کشادہ کرنے کا کام شروع کیا جائے ۔

دریائے چناب کے پل پر روشنی کی سہولتیں

*6962 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جی ٹی روڈ پر وزیر آباد کے قریب دریائے چناب پر واقع پل بڑی اہمیت کا حامل ہے لیکن اس پر روشنی کا انتظام نہایت ناقص ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ پل پر روشنی کی ذمہ داری ایس ۔ ڈی ۔ او ۔ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی وزیرآباد کے سپرد ہے جو اس معاملہ میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل پر روشنی کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں ۔ مگر اس پر روشنی کا انتظام اس کی تعمیر کے وقت سے ہی نہیں کیا گیا تھا ۔

(ب) روشنی کا انتظام تعمیر نہیں کیا گیا ہے ۔

(ج) مذکورہ پل پر روشنی مہیا کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ روشنی کی ضرورت ایسے پلوں پر زیادہ محسوس ہوتی ہے جہاں پیدل چلنے والے اور روشنی لیے بغیر چلنے والی ٹریفک زیادہ ہو ۔ بہ صورت حال اس پل پر نہیں ۔ میں فاضل رکن کی اطلاع کے لیے مزید یہ عرض کروں گا کہ ایک بڑا پل بنایا جا رہا ہے جس پر روشنی کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

دریائے راوی کے پل پر عائد ٹول ٹیکس کی شرح میں کمی کرنا

*6973 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 31 دسمبر 1971ء تک دریائے راوی کے لیے پل سے گزرنے والی گاڑیوں کو 24 گھنٹہ میں صرف

ایک بار ٹول ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا جب کہ موجودہ دور میں مذکورہ پل سے گزرنے والی گاڑیوں کو ہر بار ٹول ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے بھی آگاہ ہیں کہ مذکورہ ٹیکس کا بوجھ لاہور کے شہریوں پر پڑا ہے کیوں کہ جو لوگ ٹیکسی کار میں شاہدرہ جانا چاہیں ان کو ہر پھیرے میں ایک روپیہ ٹول ٹیکس بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ ادا نہ کریں تو یہ ٹیکسی ڈرائیور کو ادا کرنا پڑتا ہے جس سے بسا اوقات سواری اور ڈرائیور کے درمیان تکرار ہوتی ہے اور ڈرائیور سواری اٹھانے سے انکار کرتا ہے۔

(ج) کیا وزیر موصوف اس امر سے بھی آگاہ ہیں کہ لاہور شہر کے جو لوگ شاہدرہ میں کاروبار یا ملازمت کرتے ہیں ان کو دن میں کئی بار مذکورہ پل سے گزرنا پڑتا ہے اور انہیں ہر بار مذکورہ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کی مندرجہ بالا پریشانیوں کے پیش نظر مذکورہ ٹیکس کی شرح کی طرح یعنی 24 گھنٹے میں ایک بار ادا کرنے کا طریق کار اپنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں۔

(ب) ٹول ٹیکس کی شرائط کے مطابق یہ ٹیکس ہر بار ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ آیا یہ ٹیکس سواری ادا کرتی ہے یا ڈرائیور۔

(ج) لاہور کے ایسے شہریوں کے لیے جنہیں روزانہ شاہدرہ آنے جانے کے لیے دن میں کئی بار مذکورہ پل سے گزرنا پڑتا ہے یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ 30 روپے کا ماہانہ سیزن ٹکٹ لے کر جتنی دفعہ چاہیں پل سے گزر سکتے ہیں۔

(د) فی الحال کوئی ایسی تجویز محکمہ کے زیر غور نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ خصوصی حالات سے قطع نظر پل پر سے گذرنے والی ہر گاڑی سے پل کے استعمال کا ٹیکس لیا جاتا ہے۔ اور وہ اسے جتنی دفعہ بھی استعمال کرے اسے اتنی دفعہ ہی ٹیکس ادا

کرنا چاہیے ۔ البتہ بعض خصوصی حالات کے پیش نظر اس اصول سے انحراف کیا گیا ہے ۔ مثلاً شاہدرہ کے باشندے ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں یا بار بار گزرنے والے ماہانہ ٹکٹ رعایتی نرخ پر لے سکتے ہیں ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ موجودہ طریق کار ٹھیکیدار اور حکومت دونوں کے لیے بہت آسان ہے ۔ جب کہ 24 گھنٹے میں ایک بار ٹول ٹیکس ادا کرنے کا طریق کار کو بہت سے لوگ غلط استعمال کرتے تھے ۔ اور ٹول ٹیکس کی ادائیگی سے بچ جاتے تھے ۔ اور اس کی چیکنگ پر عملے کا وقت بھی ضائع ہوتا تھا ۔

دریائے راوی کے پل پر عائد ٹول ٹیکس سے آمدن

*6774 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) دریائے راوی کے نئے پل کی تعمیر پر کل کتنی رقم صرف ہوئی تھی ۔

(ب) 31 اکتوبر 1974ء تک حکومت کو مذکورہ پل پر عائد کردہ ٹول ٹیکس سے کل کتنی آمدن ہوئی ۔

(ج) اگر یہ آمدنی اس کے اخراجات کے مساوی یا اس سے زیادہ ہو چکی ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹیکس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) مبلغ 1,86,45,139 روپے ۔

(ب) مبلغ 1,65,12,621 روپے ۔

(ج) فی الحال پل کی آمدنی تعمیر کے خرچ ، پل کی دیکھ بھال اور سود کی ادائیگی کی مجموعی رقم سے کم ہے ۔

چوہدری منظور احمد : سپلیمنٹری سر ۔ کیا وزیر موصوف اس امر کی

یقین دہانی کرائیں گے کہ جب پل کی تعمیر پر خرچ کی ہوئی رقم جمع سود پوری کی پوری ٹول ٹیکس کے ذریعہ وصول ہوجائے گی تو ٹول ٹیکس کو ختم کر دیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں یقین دلاتا ہوں کہ جب تمام رقم بمع سود و تمام recurring charges وصول ہو جائے گی تو یہ ٹول ٹیکس ختم کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر : recurring charges تو ساری عمر لگتے رہتے ہیں ۔

The question hour is over.

اب درخواست ہائے رخصت لی جاتی ہیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میری 3 سالہ بچی کا انتقال ہو گیا ہے ۔ اس لیے میں 25 فروری 1975ء بروز منگل اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکی ۔ اس لیے رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسد اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ بندہ 25-2-1975 کو اپنے حلقہ نیابت میں مصروفیت کی بناء پر اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ مجھے 27-2-1975 کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔ کیونکہ ایک تاریخ کے سلسلے میں مجھے کافی دور جانا پڑ رہا ہے لہٰذا رخصت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

صوفی نذر محمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست صوفی نذر محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ مجھے مورخہ 27-2-1975 کو ضروری کام ہے ۔ اس لیے مورخہ 27-2-1975 کی رخصت کی درخواست ہے منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

صوفی نذر محمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست صوفی نذر محمد صاحب

ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ 25-2-75 کو بوجہ ضروری کام اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا - اس لئے رخصت کی درخواست منظور فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

چوہدری غلام قادر : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ جناب علامہ رحمت اللہ ارشد - حاجی محمد سیف اللہ خان - سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 72 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 30 اپریل 1975ء تک توسیع کر دی جائے -

مسٹر سپیکر : یہ 15 مارچ 1975ء تک کیوں نہیں ہو سکتی - دو دو میٹنگ کر لیں -

چوہدری غلام قادر : جناب والا! پہلے ہی کافی ہیں -

مسٹر سپیکر : ایک دن میں ایک کیوں کرتے ہیں - ایک دن میں 5 ، 6 ، 8 کریں -

چوہدری غلام قادر : جناب والا! اگر شہادت ہو تو کئی دفعہ ایک ہی سارا دن لگ جاتا ہے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ جناب علامہ رحمت اللہ ارشد ، حاجی محمد

سیف اللہ خان ، سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 72 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 25 مارچ تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

محکمہ امور حیوانات پنجاب میں غبن کا انکشاف

مسٹر سپیکر : (تحریک التوائے کار نمبر 86) چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست لاہور کی اشاعت مورخہ 23 فروری 1975ء کی خبر کے مطابق محکمہ امور حیوانات پنجاب میں لاکھوں روپے کے غبن کا انکشاف ہوا ہے انکوائری بورڈ اور اے جی آفس کی تحقیقاتی رپورٹیں دبا دی گئی ہیں۔ سیکرٹری حیوانات متعلقہ افراد کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اور متعلقہ افراد کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں۔ اور پنجاب انتظامیہ کے بعض بڑے ذمہ دار افسران اس تحقیقات کو دبانے میں سرکاری حیثیت استعمال کر رہے ہیں۔ جن افسران کے خلاف الزام ثابت ہوا ہے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے اس خبر سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پیدا ہو چکا ہے کہ پنجاب انتظامیہ بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ لہذا اس واقع پر بحث کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

یہ کب کے واقعہ کے متعلق انکوائری ہوئی ہے۔ آپ کو علم ہے۔ یا آپ نے خبر تک اپنی اطلاع کو محدود رکھا ہے یا اس کے بعد کا آپ کو کوئی پتہ بھی ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا آج سے کچھ ماہ پہلے درخواستوں کے ذریعے حکومت کے علم میں لانے کے بعد انکوائری رپورٹ تیار کی جا رہی تھی اور ایک پارٹی تیار ہوئی تھی جنہوں نے اس کے متعلق لوگوں کا

انکشاف کیا اور یہ واقعہ منظر عام پر آیا اس سے پہلے یہ خفیہ انکوائری ہوتی رہی اس کے بعد وہ واقعات سامنے آئے ۔ ب یہ معلوم ہوا کہ خفیہ انکوائری کو خود ہی انتظامی امور کے پیش نظر دبایا جا رہا تھا ۔ تو حذب والا! وہاں یہ cause of action شروع ہوا ہے ۔

وزیر زراعت : جناب والا! واقعات یوں ہیں کہ یہ جو ڈیری ٹیکنالوجی سیکشن ہے ۔ اس کی کچھ شکایات تھیں ۔ تو نومبر 1973 میں ایک بورڈ قائم ہوا ۔ انہوں نے انکوائری کی تقریباً لاکھوں روپے والی بات نہیں تھی ۔ اس میں کوئی 81 ہزار روپے کا فرق تھا پھر اس وقت کے وزیر صاحب نے کہا کہ جب سے ڈیری ٹیکنالوجی سیکشن شروع ہوا ہے یعنی 1963ء سے اس کا آڈٹ کیا جائے ۔ پھر ایک سپیشل پارٹی بنی جس کے ذمے یہ انکوائری تھی یکم جون 1974ء کو یہ انکوائری شروع کی جو انہوں نے 31 دسمبر 1974ء تک ختم کی اور پورے چھ مہینے لگائے ۔ ابھی انہوں نے اپنی رپورٹ نہیں بھیجی ۔ یہ کہنا کہ سیکرٹری نے دبا رکھی ہے یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ان کی رپورٹ ہی نہیں آئی اور ہم ان کو reminder بھیج رہے ہیں ۔ آخری reminder 20 فروری 1975ء کو بھیجا ہے کہ وہ اپنی رپورٹ بھیجیں اور جو رپورٹ میں ہوگا یعنی اگر اس میں چند افراد ملوث ہوں گے تو ان کو مناسب سزا دی جائے گی مگر وہ رپورٹ تو ہمارے پاس آئے وہ تو اسے ۔ جی آفس میں ہے اور ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں وزیر موصوف نے یہ واقعات بیان فرمائے ہیں تو میں اس کے ساتھ ساتھ ان سے یہ یقین دہانی چاہوں گا کہ یہ واقعات جو رونما ہوئے ہیں وہ ان میں ذاتی دلچسپی لیں تاکہ اگر اس میں کچھ افسران کا ہاتھ ہے تو یہ معاملہ ان کی نذر نہ ہو جائے ۔ تو اس یقین دہانی کے بعد میں سمجھتا ہوں مجھے ضرورت نہیں ہے کہ میں اس پر زور دوں ۔ وہ یقین دہانی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ پوری رپورٹ کے مطابق اگر کوئی قصوروار ثابت ہوا تو اس کو سزا دی جائے ۔ آپ بھی کہہ رہے ہیں ؟

وزیر زراعت : بالکل جی ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister concerned the motion is not pressed.

چوہدری امان اللہ لک صاحب ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 87 آپ کی

ہے ۔ یہ اصل میں تحریک مبارکباد ہے یا تحریک تحسین ہے یا تحریک التوائے کار ہے ؟

چھدری امان اللہ لک : جناب والا! جب آپ اسے پڑھیں گے تو معلوم ہوگا ۔ جناب والا! صوبہ پنجاب میں کالجوں سے اسلحہ کی برآمدگی باعث تشویش ہے اور اگر وہ سازش ہے ۔ تو اس سلسلے میں حکومت کا موقف کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ کو خوشی ہونی چاہیے کہ یہ اسلحہ برآمد ہو گیا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! یہ خوشی کا مقام نہیں ہے ۔ بات یہ ہے کہ یہ اسلحہ کہاں سے پہنچا ۔ میں ذاتی طور پر عرض کرتا ہوں کہ اخبار میں پڑھنے کے بعد یہ بیچینی پائی گئی کہ وہ کون سی سازش ہے اور وہ کون سے ہاتھ ہیں جو اس کی آڑ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک اطمینان ہے یا تحریک التوائے کار ہے ۔ آگے بیان کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ کالجوں میں سے اتنے بھاری اسلحے کا برآمد ہونا اور خفیہ ہاتھ کا عیاں ہونا یہ عوام کے لیے اضطراب کا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : کیا لوگ اس سے ناراض ہیں کہ یہ اسلحہ کیوں برآمد کیا گیا ہے اور اس لیے بے چینی ہے یا لوگوں میں اطمینان آ گیا ہے کہ یہ اسلحہ برآمد ہو گیا ہے ؟ آپ بیان فرمائیں تاکہ میں اسے dispose of کروں ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! اطمینان نہیں ہے بلکہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس لیے کہ اسلحہ کیوں برآمد کیا گیا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! اس لیے اضطراب پیدا ہو گیا ہے کہ یہ اسلحہ کیوں رکھا گیا تھا ۔ کہاں سے آیا تھا اور اس کے پس پردہ کیا واقعات ہیں ۔ کیا حکومت انگیخت تو نہیں کر رہی ہے اور اس میں طلباء بے گناہ تو نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ انگیخت والی بات کہاں ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ آگے پڑھیں گے تو معلوم ہوگا ۔ اس کے دوسرے حصے میں یہ ہے کہ سینکڑوں طلباء کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ جن میں بے گناہ بھی ہیں ۔ جناب والا ! یہ طلباء میں ہیجان کا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو نہیں نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ پڑھیں تو معلوم ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے یہ تحریک التوائے کار دی ہے یا تحریک تحسین دی ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ آپ کی sweet will پر ہے کہ آپ اس کو مبارکباد سمجھیں یا تحریک التوائے سمجھیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یہ sweet will کی بات نہیں ہے ۔ اب یہاں بیٹھتے ہوئے پورے تین سال ہوگئے ہیں ۔ میری approach پر کچھ angularities ہوسکتی ہیں اس میں کارنر بھی ہوسکتے ہیں ۔ ہر آدمی کے متعلق کوئی دوسرا اس قسم کا نقطۂ نظر رکھ سکتا ہے ۔ ایک فاضل رکن کے متعلق کوئی دوسرا فاضل رکن اسی طرح کے خیالات رکھ سکتا ہے ۔ بہرحال آپ کو میری طبیعت کا پتہ چل گیا ہوگا کہ میں ان چیزوں کو کس طرح دیکھتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جب آپ گھر سے خوش آتے ہیں تو آپ اور انداز سے دیکھتے ہیں اور جب ناراض آتے ہیں تو اور انداز سے دیکھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ نہیں ۔ میں نہ خوش ہوتا ہوں ۔ نہ ناراض ۔ مجھے باقیوں کے گھروں کا پتہ نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میرے گھر کا ماحول ایک ideal ماحول ہے اور میں اس میں بہرحال اپنے partner کا بہت مشکور ہوں ۔ یہ بات نہیں ہے کہ میں گھر سے لڑکر آتا ہوں ۔ ابھی تک ایسا موقع نہیں آیا ۔ یہ بات نہیں ہوئی بہرحال وہ میں exclude نہیں کرتا ، کیونکہ انسان انسان ہوتا ہے ۔ اس میں حالات کے مطابق انسان کا reaction بھی ہوتا ہوگا ۔ یہ تو ٹھیک ہے مگر یہ کہ بات میں کسی سے لڑکر آتا ہوں یا ناراض ہوکر آتا ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! پورے پنجاب میں اسلحہ کی برآمدگی ہو رہی ہے اور طلباء کو گرفتار کیا جا رہا ہے ۔ اس لیے عوام میں اضطراب اور ہیجان ہے اور کیا اسی لیے تحریک التواء پیش نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ یہ بات عوام کے لیے پریشانی کا باعث اور خوف و ھراس کا موجب بنی ہے ۔

مسٹر سپیکر : مجھے یہ بات سمجھ نہیں آسکی کہ یہ لوگوں میں ہیجان کا باعث کیسے بنی تھی ۔ جبکہ جو اسلحہ کالجوں اور یونیورسٹی سے برآمد ہوا ۔ حکومت نے اس پر کارروائی کی ہے ۔ اس سے تو خوش ہونا چاہیے تھا کہ اسلحہ برآمد ہو گیا اور قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ۔ اس میں ہیجان کی کیا بات ہے ۔ اس میں آپ کے کیا allegations ہیں ۔ کیا بے گناہ لوگوں کو پکڑا گیا ہے ؟ اگر یہ allegations ہوتے تو I would have admitted then.

چوھدری امان اللہ لک : اس کے پس پردہ کونسا ہاتھ ہے کہ پنجاب کے بیشمار لوگوں اور طلباء کو گرفتار کیا گیا ہے اور بے گناہ لوگوں کو پکڑا گیا ہے اس سے عوام میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی sweet will ہے ۔

صوبہ پنجاب کے بیشتر کالجوں اور درس گاہوں سے اسلحہ کی برآمدگی

مسٹر سپیکر : چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیا جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے بیشتر کالجوں اور درسگاھوں سے اسلحہ برآمد ہوا ہے ۔ اسلحہ کی برآمدگی صوبہ بھر میں مورخہ 21 اور 22 فروری 1975ء کو ہوئی اور اسلحہ کی برآمدگی کے جرم میں سینکڑوں طلباء گرفتار کر لیے گئے ہیں ۔ یہ خبر تمام اخبارات میں چھپی ۔ اس واقعہ سے پورے پنجاب میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہو گیا ہے کہ یہ اسلحہ درسگاھوں میں کیسے پہنچا اور اس کے پس پردہ کونسے محرکات ہیں اور مزید اس وجہ سے بھی بے چینی پیدا ہوگئی ہے کہ پولیس انتظامیہ اور فیڈرل سیکورٹی فورس نے نے بیشمار بے گناہ طلباء بھی حراست میں لے لیے ہیں ۔ جس نے طلباء میں شدید بے چینی پیدا کر دی ہے واقعہ انتہائی سنگین نوعیت کا ہے ۔ اس لیے اس پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! مجھے تعداد کا علم نہیں ہے ۔ اس لیے اس وقت پیش نہیں کرسکتا ۔

Mr. Speaker : Then I will take it up tomorrow.

وزیر قانون : کسی بے گناہ کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : چھ ۔ آٹھ ۔ دس کی تعداد تو ہوسکتی ہے لیکن دو سو طلباء گرفتار کر لیے گئے ہیں ۔ یہ شاید درست نہ ہو ۔

But I would like to know.

مسئلہ استحقاق

ساھیوال کی پولیس کا میاں منظور احمد موھل ایم ۔ پی ۔ اے کی کار قبضہ میں لینا اور انھیں ھراساں و پریشان کرنا

مسٹر سپیکر : میں اس تحریک التواء کار کو تحریک استحقاق کے طور پر پڑھ رہا ہوں ۔ چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22 فروری 1975ء جمہور اور وفاق روزناموں میں شائع شدہ خبر کے مطابق 20 فروری 1975ء کو پنجاب اسمبلی کے رکن اور تحریک استقلال کے رہنما میاں منظور موھل نے ساھیوال بار ایسوسی ایشن کو خطاب کیا ۔ جب خطاب کرنے کے بعد وہ بار روم سے باہر آئے تو پولیس کی بھاری جمعیت نے ان کا راستہ روک لیا اور کہا کہ آپ کے خلاف ڈی ۔ پی ۔ آر کے تحت مقدمہ ہے ۔ لہذا آپ گرفتار ہیں ۔ اس پر اور وکلاء ساھیوال بھی جمع ہوگئے پولیس کو بتایا گیا کہ موھل صاحب 24 فروری تک تمام مقدمات میں ضمانت پر ہیں اور گرفتار نہیں ہوسکتے ۔ یہ ہائی کورٹ کا حکم ہے لیکن ایس ۔ ایچ او لشاری صاحب نہ مانے ۔ اس پر وکلاء موھل صاحب کو بار روم میں لے گئے ۔ ڈی ۔ ایس پی ۔ جو کہ ایس ۔ پی صاحب کا چارج سنبھالے ہوئے ہیں راجہ اورنگ زیب صاحب بار روم میں آئے اور وکلاء کو دھمکی دی کہ آپ پیچھے ہٹ جائیں ورنہ لاٹھی چارج کروں گا بالآخر وکلاء کے زبردست احتجاج پر ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔ صاحب چلے گئے ۔ ایس ایچ ۔ او ۔ لشاری صاحب نے پولیس کے ساتھ بار روم کا

گھیراؤ کیے رکھا ۔ اسی دوران وکلاء نے ایڈیشنل سیشن جج ساھیوال سے قبل از گرفتاری ضمانت منظور کرالی جب پولیس کو اس بات کا علم ہوا تو ان کو افسوس ہوا ۔ بالآخر ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ لشاری صاحب موھل صاحب کی کرولا کار نمبر بی این 1515 اپنے تھانے میں لے گئے کہ ٹوکن شارٹ ہے ۔ دو دن تک کار نہ دی ۔ جب مجسٹریٹ صاحب نے رپورٹ مانگی تو لشاری صاحب دبدہ و دانستہ دو دن تک نہ ملے ۔ اس طرح سے معزز رکن اسمبلی کی کار ساھیوال کی پولیس نے اپنے قبضہ میں کر کے ان کو ھراسان و پریشان کیا ۔ اس سے تمام منتخب اسمبلی اراکین میں غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے اس پر بحث کی جائے ۔

The disposal of this would depend on facts disclosed by him on this point. I treat it as a privilege motion I will take it up tomorrow but I don't propose to take it up as an adjournment motion. Now we go on to the next item.

مسودات قانون

دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 78(2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی :

> کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد

انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء
کے قاعدہ نمبر (2)78 کی مقتضیات کو معطل
کیا جائے۔

لغاری صاحب کیا بات ہے ؟

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب ! میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب
امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد
انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء
کے قاعدہ نمبر (2) 78 کی مقتضیات کو معطل
کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب
امنڈمنٹ) بل 1975ء کو فی الفور زیر غور
لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب
امنڈمنٹ) بل 1975ء کو فی الفور زیر غور
لایا جائے۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ترمیمی بل سے پہلے ہی ریونیو افسران کے پاس کافی اختیارات موجود ہیں۔

وزیر قانون : میں فاضل رکن سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ میری اس تحریک کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے عوام کے پاس بھیجا جائے۔

مسٹر سپیکر : کس تاریخ تک ؟

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : پندرہ دن کے لیے کر لیں ۔

Sir, I move the amendment :

That the West Pakistan Land Revenue (Punjab Amendment) Bill, 1975 be circulated for eliciting opinion thereon for a period of 15 days.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That the West Pakistan Land Revenue (Punjab Amendment) Bill, 1975 be circulated for eliciting opinion thereon for a period of 15 days.

Minister for Law : I oppose it Sir.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انگریز کے دور میں ہماری انتظامیہ کے لیے دو چیزیں کلنک کا ٹیکہ تھیں ۔ ایک تو دفعہ 109 ضابطہ فوجداری تھی جس کے تحت پولیس کسی بھی شخص کو گرفتار کر سکتی تھی صرف اس بناء پر کہ وہاں اس کا ذریعہ معاش نہیں اور عام طور پر اس کی زد میں غریب لوگ ہی آتے تھے ۔ سال سال بھر وہ ضمانت نہیں دے سکتے تھے اور جیل میں پڑے رہتے تھے ۔ دوسرا حربہ انتظامیہ کے پاس مالیہ اراضی کی وصولی کے سلسلے میں بے پناہ اختیارات تھے ۔ میرا اپنا 23 سال کا تجربہ ہے ۔ میں اسسٹنٹ کمشنر بھی رہا ہوں اور بورڈ آف ریونیو کا ممبر بھی میں نے خود دیکھا ہے کہ جو افسران کو بے پناہ اختیارات دیے گئے ان کا غلط استعمال کیا جاتا رہا ۔ اختر حسین سابق گورنر پنجاب ایک بار چنیوٹ گئے جہاں سے سردار صغیر احمد منتخب ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب میں چنیوٹ سے منتخب نہیں ہوا ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : وہ چنیوٹ گئے تو دیکھا کہ ایک نمبردار تین ہفتوں سے جیل میں پڑا ہوا تھا اور اس کا قصور یہ تھا کہ اس نے

مالیہ کی وصولی نہیں کی تھی ۔ تو انھوں نے اسے جیل سے نکلوایا اور کہا کہ یہ غلط طور پر کیا گیا تھا ۔ آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ مصطفیٰ کھر صاحب جو پہلے ہمارے گورنر اور بعد میں وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں انہیں بھی جیل میں تن تنہا ڈال دیا گیا تھا ۔ میرے خیال میں یہ اس قدر وسیع اختیارات ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے مزید اختیارات کی کوئی ضرورت نہیں ۔ افسوس یہ ہے کہ ریونیو کمیٹی کے اجلاس پانچ پانچ دن جاری رہے ۔ وہاں کورم پورا نہیں ہوتا تھا اس لیے میں اپنی تجاویز پیش نہ کر سکا ۔ مجھے چار سو میل سے آنا پڑتا تھا تو میری تجویز یہ ہے کہ ان افسران کو مزید اختیارات نہیں ہونے چاہئیں ۔ اس بل کے preamble میں یہ کہا گیا ہے کہ افسر مال یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے پاس کافی اختیارات نہیں ۔ اس لیے انہیں مزید اختیارات دیے جائیں ۔ جناب ! شہری آبادی سے بھی پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا انہیں یہ ٹیکس ادا نہ کرنے کی صورت میں گرفتار کر لیا جاتا ہے ۔ نہیں ۔ انہیں دس فیصد جرمانہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد بھی وہ لوگ ٹیکس ادا کر سکتے ہیں ۔ اس طرح سے شہروں میں کئی لوگ کروڑوں روپے انکم ٹیکس ادا نہیں کرتے ۔ تو یہ تلوار صرف دیہی آبادی کے لیے ہی کیوں ہے ۔ ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ اس بل کو متداول کرایا جائے کیونکہ اس پر ریونیو کمیٹی نے اچھی طرح سے غور نہیں کیا ۔ خدا کے لیے غریب عوام پر رحم کھائیں ۔ میرا حلقہ 500 میل میں ہے اور اب میں وہاں کام کروں یا بار بار کمیٹی میں آؤں ۔ میرے تجربے سے استفادہ نہیں کیا گیا ۔ اس بل کے اتنے مہلک اثرات ہوں گے جو ہماری عوامی حکومت کو زیب نہیں دیتے ۔ اس عوامی حکومت کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے غریب عوام کی گردن میں پڑا ہوا رسہ اور زیادہ مضبوط ہو جائے ۔ یہ بھی ہو رہا ہے کہ اگر شہری آبادی کے لوگ پراپرٹی ٹیکس 15 ایام میں ادا نہ کر سکیں تو انہیں بھی گرفتار کر لیا جائے ۔ ایسی باتیں عوامی حکومت کو زیب نہیں دیتیں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ میرے پاس لسٹ موجود ہے ۔ یہ سوال نمبر 437 کے متعلق ہے ۔ یہ تمام کے تمام نمبردار پکڑے ہوئے ہیں اور ان کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے مالیہ وصول نہیں کیا ۔ اب صورتحال یہ ہے کہ مزارعین نہ تو مالیہ دیتے ہیں اور نہ ہی آبیانہ دیتے ہیں ۔ تو تمام اقسام کے ٹیکسوں کا بوجھ زمیندار پر پڑ گیا ہے ۔ اب چونکہ زمیندار کو مزارعین سے کچھ نہیں ملتا اس لیے وہ نمبردار کو نہیں دیتے اور اس طرح سے تمام بوجھ نمبردار پر پڑگیا ہے ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک کلنک کا ٹیکہ ہے جو انگریز کے دور سے چلا آ رہا ہے ۔ اب اسے جاری نہیں رہنا چاہیے اور یہ نہیں ہونا چاہیے کہ افسران نمبردار کی بے عزتی کیا کریں ۔ ایک دفعہ میرے ضلع کے سربراہ نمبردار کو گرفتار کر لیا گیا اور بعد میں صرف 85 روپے لے کر اسے چھوڑ دیا گیا ۔ اس نے مجھے پوچھا کہ میری کیا رائے ہے تو میں نے کہا کہ میں انہیں ایماندار نہیں سمجھتا ۔ اس نے بتایا کہ مظفرگڑھ کے ڈپٹی کمشنر صاحب کے پی ۔ اے نے ایک پارکر کا قلم مانگا ہے اور سگریٹوں کے ڈبے بھی مانگے ہیں ۔ میں نے کہا کہ آپ کو دینے کی کیا ضرورت ہے ۔ تو وہ کہنے لگے کہ آپ کو کیا پتہ ہے کہ ہمارا کام کیسے چلتا ہے ۔ اس نے بتایا کہ افسران کے دوروں کے اخراجات بھی انہیں پورے کرنے ہوتے ہیں ۔ تو یہ افسران کے جو اخراجات ہیں یہ تمام کے تمام انہی اختیارات کی وجہ سے پورے ہوتے ہیں تو میں ایوان سے گزارش کروں گا کیونکہ اس ایوان میں زیادہ تر دیہی آبادی کے نمائندے ہیں کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے ۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ افسران کے پاس اختیارات نہیں ایسا نہیں ۔ ان کے پاس پہلے ہی کافی سے زیادہ اختیارات ہیں ۔ شہری آبادی والے تو شور و غل مچا کر بچ جاتے ہیں لیکن دیہی آبادی والوں کا کوئی والی وارث نہیں بنتا ۔ تو خدا کے لیے ایسے قوانین ہماری عوامی حکومت کو زیب نہیں دیتے ۔ تو اس بل کو جلد بازی میں منظور نہ کیا جائے بلکہ اس پر دوبارہ غور و خوض کیا جائے اور رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے اسے متداول کرایا جائے ۔

مسٹر محمد اشرف : میں اس سلسلہ میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ کمیٹی کے اجلاس کورم کی وجہ سے نہیں ہوئے ۔ میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں اور مجھے علم ہے کہ اس کمیٹی کے اجلاس ہوئے اور اس بل پر زیادہ سے زیادہ غور و خوض کے بعد کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا ۔ ماسوائے سردار صاحب کے سب نے یہ فیصلہ دیا کہ اسے فوری طور پر ایوان میں پیش کیا جائے ۔ جناب والا! پہلے بھی کئی بار یہ بات نوٹس میں آئی ہے کہ بہت سے جاگیردار اور زمیندار اپنا مالیہ ادا نہیں کرتے ۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس کے لیے اس سے بھی زیادہ سخت قانون لایا جائے ۔ تو ہم حکومت کے اس اقدام کو خوش آمدید کہیں گے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اب جاگیردار کا لفظ ایک گالی بن چکا ہے ۔ ممبر موصوف فرمائیں کہ اب کون جاگیردار اس ایوان میں موجود ہے ۔ میں تو کسی کو بھی نہیں جانتا کہ اب کوئی جاگیردار ہے ۔ 1953ء میں جاگیریں ختم کر دی گئی تھیں ۔ میرے والد صاحب کو 1916ء میں جاگیر پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے یہ پیش کش ٹھکرا دی تھی حالانکہ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے جاگیردار تھے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ آئندہ جاگیردار کا لفظ استعمال نہ کیا جائے ۔

مسٹر محمد اشرف : جب صحیح معنوں میں جاگیریں چھوڑ دی جائیں گی تو یہ لفظ خود بخود ختم ہو جائے گا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ترمیمی بل کمیٹی نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے اور فوری طور پر ایوان میں پیش کرنے کی سفارش کی ہے ۔

وزیر قانون : جناب سپیکر! صورت حال یہ ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں کسی بھی چھوٹے کاشتکار یا چھوٹے مالک کے ذمے کوئی مالیہ یا کسی قسم کا کوئی ٹیکس بقایا نہیں ۔ آپ سب جانتے ہیں کہ موجودہ حکومت سے پیشتر اس صوبہ کے اس ایوان پر ایسے لوگوں کا قبضہ رہا ہے جو بڑی بڑی جاگیروں کے مالک تھے ۔ وہ حکومت کو ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے ۔ آج بھی میں ریکارڈ پیش کر سکتا ہوں کہ ان لوگوں کے ذمے

حکومت کے کروڑوں روپے واجب الادا ہیں ۔ یہ ٹیکس جو غریبوں محتاجوں بیواؤں اور یتیموں کا حصہ ہوتا ہے جب بھی ہم ان کا یہ حصہ وصول کرنے کے لیے کوئی مؤثر قانون لاتے ہیں تو وہی پرانی جاگیردارانہ ذہنیت سامنے آجاتی ہے ۔ میں مانتا ہوں کہ اب جاگیرداری باقی نہیں لیکن ان کی جاگیردارانہ ذہنیت آج بھی ایسے قوانین کی مخالفت کی کوشش کر رہی ہے ۔ انگریز کے دور میں سالیہ کی وصولی کے لیے ایک موثر قانون موجود تھا لیکن 1967ء میں یہاں ایک ایسی اسمبلی آئی جس پر بڑے بڑے جاگیرداروں کا قبضہ تھا ۔ انھوں نے کوشش کی کہ چونکہ ان کے ذمے کروڑوں روپے حکومت کے واجب الادا ہیں اس لیے ایسا قانون پاس کرایا جائے جس کے تحت یہ ادا نہ کرنے پڑیں تو 1967ء میں ایک سازش کے تحت یہ قانون پاس کرایا گیا ۔ جب ہم نے دیکھا کہ حکومت نے کروڑوں روپے وصول کرنے ہیں مثلاً صرف شیخوپورہ میں دو کروڑ روپے کی وصولی بقایا ہے ۔ تو عوام کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ان لوگوں سے ہر طریقہ سے وصولی کی جانی چاہیے ۔ کیونکہ کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ حکومت کے ٹیکس ادا نہ کرے اور دندناتا پھرے ۔

جناب والا! پبلک کا کوئی بھی ترقیاتی کام اور دوسرے کام اس وقت تک نہیں ہو سکتے ۔ جب تک ٹیکسوں کی وصولی نہ ہو ۔ اس لیے ہم یہ مؤثر قانون ان بڑے زمینداروں کے لیے لائے ہیں جن کے ذمے دس دس پندرہ پندرہ سال سے بقایا جات پڑے ہیں۔ ہم وہ بقایاجات وصول کرنے کے لیے یہ قانون ایوان میں لائے ہیں ۔ ہمیں اس میں حجاب نہیں کہ ہم وصولیوں کے لیے یہ سخت قانون لائے ہیں ۔ یہ صرف ان کے لیے جو پانچ پانچ دس دس پندرہ پندرہ سال سے نادہندہ ہیں ۔ ان بڑے زمینداروں کے لیے لائے ہیں جو طاقت کے بل بوتے پر ٹیکس ادا کرنے سے گریز کرتے ہیں ۔

جناب والا! دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ یہ قانون دیہاتیوں کے لیے ہے اور شہریوں کے لیے نہیں ۔ جس فاضل دوست نے یہ اعتراض کیا ہے، مجھے افسوس ہے کہ وہ بورڈ آف ریونیو کے ممبر رہے ہیں ۔ یہ قانون تو تمام بقایا جات کی وصولی کے لیے ہے ، چاہے وہ پراپرٹی ٹیکس ہو ، چاہے

انکم ٹیکس ہر قسم کی وصولی کے لیے ہے - جو کوئی ٹیکس ہر وقت ادا نہیں ہوتا ، اس کی وصولی بطور بقایا جات مالیہ اراضی کے تحت کی جاتی ہے - اس لیے یہ سوال نہیں پیدا ہوتا کہ یہ قانون صرف دیہاتیوں کے لیے ہے - میں ان کو واضح کرنا چاہتا ہوں ، بلکہ انھیں اپنے تیس سالہ تجربے کی بنا پر اس ایوان کو یہ بتانا چاہیے تھا کہ یہ قانون دیہاتیوں کے لیے بھی ہے اور شہریوں کے لیے بھی انھوں نے اس قسم کی تمیز پیدا کر کے غیرموزوں بات کہنے کی کوشش کی ہے - جس کے لیے میں ان سے کہوں گا کہ وہ آئندہ ایسا نہ کریں -

جناب والا ! یہ قانون کسی خاص زمیندار کے لیے نہیں ، بلکہ ان کے لیے ہے ، چاہیے وہ شہری ہو یا دیہاتی ، جو حکومت کے ٹیکس ہر وقت ادا نہیں کرتے اور اس میں اس بات کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے کہ ریونیو افسر کسی کو فی الفور گرفتار نہ کر سکے - اس میں ہم نے بیس دن کے نوٹس کی میعاد رکھی ہے - اسے بیس دن کا نوٹس دیا جائے گا کہ جناب آپ کے ذمے بقایا ہے - ہر شخص جانتا ہے کہ اسے فلاں تاریخ کو مالیہ ادا کرنا ہے - لیکن اس کے بعد بھی ہم نے اس میں نوٹس کی گنجائش رکھی ہے تا کہ کوئی آدمی غلط فہمی میں نہ مارا جائے - اس نوٹس کی میعاد گزرنے کے بعد ہی اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی - اس لیے اس ایوان میں جو تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے اور اس میں کوئی وزن نہیں - ہم یہ قانون اس لیے لائے ہیں کہ بڑے نادہندہ زمینداروں سے کروڑوں روپے جو اس صوبے کے عوام کی ملکیت ہیں وصول کر کے اس صوبے کے ترقیاتی کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں -

(نعرے ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں بھی اس سلسلے میں چند گزارشات آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی اور پاکستان کی تاریخ میں کسی اور حکومت کو یہ فخر حاصل نہیں ہے جس نے اس ملک کے زراعت پیشہ عوام اور طبقات کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی - ہماری حکومت کی نہایت واضح پالیسی ہے

کہ ہم عوام کی خدمت کریں ۔ ہم جانتے ہیں کہ بیشتر عوام دیہات میں آباد ہیں ۔ اور زراعت پیشہ ہے ۔ اس لیے جب تک ہم زراعت کے شعبے کو اور زراعت سے متعلقہ عوام کو اور طبقات کو ترقی نہیں دیتے اور ان کی سہولت کا اہتمام نہیں کرتے ، اس وقت تک ہم عوام کی خدمت کے بنیادی فریضے کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتے ۔

جناب والا ! یہ قانون بھی اسی سلسلے میں بنایا گیا ہے ۔ حکومت جو کام بھی کرتی ہے ، جو منصوبے بھی بناتی ہے ، جو بھی ترقیاتی کام وہ اپنے عوام اور ملک کی ترقی کے لیے کرنا چاہتی ہے ، ظاہر ہے کہ حکومت کو اس کے لیے رقم درکار ہوتی ہے ۔ اگر وہ رقم اس کے پاس نہ آئے اور وہ صرف نوٹ چھاپ کر ان منصوبوں کی تکمیل کرے تو اس کا بوجھ بھی بالآخر عوام پر ہی پڑتا ہے ۔ جب روپے کی قیمت گر جاتی ہے تو اس صورت میں عوام کو ہی نقصان ہوتا ہے ۔ اس لیے انتہائی ضروری ہے کہ جس نے بھی حکومت کے ٹیکس ادا کرنے ہیں وہ یہ ٹیکس لازمی طور پر ادا کرے ۔ حکومت ان ٹیکسوں کو اپنی جیب میں نہیں لے جاتی ۔ بلکہ ان ٹیکسوں کے ذریعے سے حکومت کے ترقیاتی منصوبے بنتے ہیں ۔ وہ ترقیاتی منصوبے بالآخر عوام کی خدمت کے لیے ہوتے ہیں ۔

جناب والا ! اس ملک میں آج تک اقتصادی ، سیاسی اور معاشرتی قوت چند طبقات تک مخصوص رہی ہے ۔ جب بھی کسی طرح کی زد پڑتی ہے تو کمزور پر سب سے پہلے پڑتی ہے ۔ طاقت ور اس زد سے بچ جاتا ہے ۔ جناب والا ! میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے طور پر اس بات پر شرمندہ ہوں کہ جب ہم نے گندم حاصل کرنے کی مہم کے دوران دیہاتی علاقوں سے غریب شہریوں کے لیے گندم حاصل کرنا چاہی تو مجھ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کمزور اور درمیانے درجے کے زمینداروں سے تو گندم لی گئی لیکن بہت سے بڑے بڑے زمیندار اور بڑے بڑے کاشت کار ، گو میرے دوستوں کو یہ لفظ پسند نہیں ۔ چلئے اگر وہ جاگیردار نہیں ۔ لیکن جاگیردار خاندانوں کے لوگ اس سے بچ گئے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ڈپٹی کمشنر سے بھی تعلقات ہوتے ہیں ۔ جن سے اسسٹنٹ کمشنر بھی گھبراتے ہیں ۔ جن کے پاس جاتے ہوئے تحصیل دار

بھی کانپتا ہے - پٹواری کو بھی یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ ان کے پاس جا کر کہے کہ نکالو - پولیس والے بھی اکثر ان کے ہاں کبھی کھانے اور کبھی دعوتوں پر بلائے جاتے ہیں - اس لیے ان کو بھی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا یارا نہیں ہوتا - اس لیے جناب والا ! چھوٹے تو نہیں بچے - لیکن بڑی مچھلیاں اس میں بھی بچ گئیں - مجھے اس کا افسوس ہے - میں نے کوشش کی کہ کوئی نہ بچے - لیکن اگر کوئی بچا تو وہی جس کا اپنے علاقے میں ایک مضبوط گڑھ ہوتا ہے - جس کا ایک اثر ہوتا ہے - اس لیے اب بھی جب ٹیکسوں کا معاملہ آتا ہے تو آپ دیکھیں کہ کروڑوں روپے کو اپر یٹو بنکوں کے لوگوں نے ادا کرنے تھے - جناب والا ! کیا کسی لوہار ، کسی موچی ، کسی تیلی ، کسی چمار یا کسی ایسے انسان کو بھی یہ طاقت ہے کہ وہ حکومت کے بنکوں کا پیسہ دبا لے اور اس سے پیسہ نہ مانگا جائے جناب والا ! اول تو ان کو کوئی قرض ہی نہیں دیا جاتا - بلکہ یہ کہیے کہ نہیں دیتا تھا - اب ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ ان کو دیں - ہم یہ بھی انتظام کر رہے ہیں - آئندہ دیہات کی آبادیوں کے لیے بھی ہم نے سکیم بنائی ہے اور ان کو بھی قرضے دیں گے - لوہاروں اور ترکھانوں کو ورکشاپ دیں گے ، ہاتھوں سے کھڈی بننے والوں کو لومز دیں گے - ہم اس لیے دیں گے کہ ہم نے عوام کی خدمت کرنی ہے -

(نعرے ہائے تحسین)

لیکن جناب والا ! آج تک جو صورت رہی ہے اس میں غریب لوگوں کو کبھی کسی نے کچھ نہیں دیا اور اگر ان سے وصول کرنا ہوتا تھا تو ان کو الٹا ٹانگ کر بھی وصول کر لیا جاتا تھا - وصول نہ کرنے کی بات جب آتی تھی تو کن سے وصول نہیں کیا جاتا تھا ؟ بڑے بڑے چودھریوں سے وصول نہیں کیا جاتا تھا - بڑے بڑے ملکوں اور بڑے بڑے معتبروں سے وصول نہیں کیا جاتا تھا اور بڑے بڑے زمینداروں سے وصول نہیں کیا جاتا تھا - اس لیے کہ ان کی ان ایوانوں میں بھی پہنچ تھی - ان کی اس سے اوپر والے ایوانوں میں بھی پہنچ تھی - وہ حکومت میں بھی تھے - دولت پر بھی ان کا قبضہ تھا اور اقتدار پر بھی ان کا قبضہ تھا - اس لیے

جناب والا ! آج ہم جب ان قوانین کو سخت بنا رہے ہیں تو اس میں غریب عوام پر زد نہیں پڑے گی بلکہ ان لوگوں پر زد پڑے گی جو لاکھوں روپے کی کھاد لیتے ہیں ۔ لیکن جب وہ رقم نہیں دیتے تو ان سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا ۔ ان کو جو رقمیں دینی ہوتی ہیں ۔ حکومت کہتی ہے کہ ان کو مالیے کی صورت میں وصول کر لیا جائے ۔ ان کو لینڈ ریونیو کی صورت میں وصول کر لیا جائے ۔ بنکوں کے قرضے اگر وہ نہیں دیتے تو ہم کہتے ہیں کہ لینڈ ریونیو کی صورت میں وصول کیا جائے ۔

جناب والا ! مجھے احساس ہے کہ یہاں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگ جو تمام کے تمام پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ ان میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس زمرے میں آتا ہو ۔ مجھے اس بات پر فخر ہے ۔ مجھے اپنے ان بھائیوں پر بھی فخر ہے جنھوں نے کھڑے ہو کر یہ بات کہی ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ان لوگوں میں شامل نہیں جن پر اس قانون سے کوئی زد پڑے ۔ کیونکہ جو لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کے فلسفے ، اس کے دستور ، اس کے منشور اور اس کی قیادت کو تسلیم کر کے پیپلز پارٹی میں آئے ہیں ، خواہ وہ زمیندار طبقے سے تعلق رکھتے ہوں یا زراعت پیشہ لوگوں سے ، وہ یہ سوچ کر آئے ہیں کہ ہمارے اوپر بوجھ پڑیں گے ۔ ہمارے اوپر یہ بوجھ آئے گا ، لینڈ ریفارمز آئیں گی ، ہمیں اپنی زمینیں دینی پڑیں گی ۔ ہمیں عوام کی خدمت کے لیے حکومت کے منصوبوں میں اس کا ساتھ دینا ہوگا ۔ مجھے اس پر فخر ہے ۔ آج اس وقت اتفاق ہے یا جمہوریت کی بدقسمتی ہے کہ اس وقت اپوزیشن ایوان میں نہیں بیٹھی اور یہ تمام دوست پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے بیٹھے ہیں ۔ بے شک ان میں بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو زمیندار طبقے سے تعلق رکھتے ہوں ۔ لیکن یہ ایسے زمیندار ہیں جو اپنے گھر سے ہی اپنے دل میں یہ سوچ کر آئے ہیں کہ ہم ایک ایسی پارٹی میں جا رہے ہیں ۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ غریبوں کی خدمت کرے ، وہ مظلوم لوگوں کی خدمت کرے خواہ اس

خدمت کے پروگرام میں ان کا اپنے پلے سے بھی کچھ جاتا ہو اگر وہ یہ منصوبہ نہیں مانتے تھے۔ اگر انہیں یہ منشور قبول نہ تھا تو پھر وہ کبھی بھی پیپلز پارٹی میں نہ آتے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ جناب والا! کہ ہم نے کسی کو بھی زبردستی پیپلز پارٹی میں شامل نہیں کیا۔ تمام لوگ جو پہلے سے پیپلز پارٹی میں شامل تھے یا جو اب آئے ہیں۔ سب اپنی مرضی سے آئے ہیں۔۔۔۔

میاں خورشید انور : بے شک۔

وزیر اعلیٰ : مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے اندر ایک بھی ایسا دوست نہیں ہوگا جو اس ملک کے عوام کی خدمت کے کسی پروگرام میں رکاوٹ بننا چاہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ معزز ایوان اس ایک اصول کو بھی یاد رکھے گا کہ جمہوریت اکثریت کی حکومت کا نام ہے اور جمہوریت میں اکثریت کا اصول کار فرما ہوتا ہے۔ جب ایک کمیٹی میں اکثریت سے ایک فیصلہ ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اگر اس میں ایک دو ہیں جو اس میں اپنی رائے مخالفانہ بھی رکھتے ہیں جب وہ مخالفانہ رائے دے چکتے ہیں اور جمہوریت میں اکثریت کے اصول کے مطابق فیصلہ ہو جاتا ہے تو وہ جو جنہوں نے مخالفانہ رائے دی ہوتی ہے باہر آ کر وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم نے یہ قانون بنایا ہے۔ کیا جمہوریت اس بات کا نام ہے کہ سو میں سے نوے آدمی ایک بات کی حمایت کریں اور دس آدمی حمایت نہ کریں اور جو دس آدمی حمایت نہ کریں اور جب وہ قانون بن جائے تو وہ اس کے بعد کہیں کہ ہم تو اس قانون کو نہیں مانتے۔ نہیں۔ جناب والا! جمہوریت اس بات کا نام ہے کہ میں اس کی مخالفت کروں۔ مجھے اس کا حق ہو۔ لیکن جب اکثریت کے زور پر وہ قانون بن جائے تو وہ میں کہوں ٹھہرو میرے بھائیو اب قانون بن گیا ہے۔ مجھے حق دو کہ سب سے پہلے میں اس قانون پر عمل کر کے دکھاؤں۔ اگر ہم میں یہ جذبہ ہوگا تو جمہوریت چلے گی اگر ہم میں یہ جذبہ نہیں ہوگا تو جمہوریت نہیں چلے گی۔ اس لیے اگر کمیٹی کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا ہے اور اس پر ایک یا دو دوستوں نے اپنی مخالفانہ رائے دی ہے تب اکثریت کا فیصلہ

موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ اکثریتی فیصلے کے مطابق آج بھی اگر اکثریت کا نام حکومت نہ ہوتا جمہوریت کے تحت تو میں اس ایوان کو بند کر دیتا ۔ میں کہتا کہ آج کل اس کا اجلاس نہیں ہوگا کیونکہ اس میں اقلیت نہیں ہے ۔ لیکن اسی اصول پر آج ہم یہاں بیٹھے قانون سازی کر رہے ہیں کہ جمہوریت اکثریت کی حکومت کا نام ہے ۔ اس لیے اگر ہم اکثریتی پارٹی کو یہ حق ہے کہ آپوزیشن کی موجودگی کے بغیر قانون بنائیں تو اسی طرح ہماری کمیٹی کے اندر اگر ایک یا دو آوازیں قانون کے حق میں نہیں اٹھتی اور اکثریت کے تحت اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو جو فیصلہ اکثریت کا ہے ۔ وہ ہمیں بسر و چشم قبول ہونا چاہیے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنے ساتھیوں سے یہ اپیل کروں گا کہ اس تحریک کو مسترد کر دیا جائے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ! یہ قانون ابھی نہیں بنا ۔ جب بن جائے گا تو ہم سب بسر و چشم اس کو قبول کریں گے مگر ہمارا حق ہے کہ بعض چیزیں اس ایوان کے سامنے لائیں تاکہ یہ ظلم نہ کیا جاسکے کہ افسران کے ہاتھوں میں اتنے زیادہ اختیارات دے جائیں ۔ سردار صاحب وزیر ریونیو نے فرمایا ہے کہ کسانوں کے ذمے کچھ نہیں ہے تو جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا کہ کسانوں کے ذمے مارشل لاء ریگولیشن 115 جس کے اوپر ہماری پارٹی کو فخر ہے ، اس میں نہ کوئی مالیہ ہے نہ آبیانہ آتا ہے ۔ نہ اور کوئی سیس آتا ہے تو ان کے ذمے کیا ہوگا مگر مصیبت تو یہ ہے کہ وہ کاشتکار جو ہیں وہ لینڈ لارڈ کو کچھ نہیں دیتے ۔ لینڈ لارڈ کو نمبردار کچھ نہیں دیتا ۔ جو میں عرض کر رہا تھا وہ اس بنیاد پر تھا کہ یہاں پر ایک سوال نمبر 4137 کا جواب میرے پاس موجود ہے ۔ جو اس اسمبلی میں دیا گیا ہے ۔ میرے پاس وہ لسٹ موجود ہے اور نمبردار کے نمبردار اس میں آرہے ہیں ۔

جناب والا ! یہ بھی کہا گیا ہے کہ میں ریونیو کا ممبر بھی رہا ہوں

لیکن میں نے یہ نہیں بتایا کہ شہری آبادی سے بھی اور انڈسٹریل سے بھی اسی قانون کے تحت وصولی ہوتی ہے ۔ جناب والا ! میرے علم میں کوئی بھی ایسا کیس نہیں ہے اور میرے خیال میں سردار صاحب بھی اگر اپنے محکمے سے پتہ کرائیں گے تو ایک بھی ایسا کیس نہیں ہے کہ پراپرٹی ٹیکس گرفتار کر کے وصول کیا گیا ہو ۔ یہ جناب انڈسٹریلسٹ ہیں کہ جنہوں نے کروڑوں روپے دینے ہیں اور اس سے بھی زیادہ روپے زمینداروں نے دینے ہیں ۔ ایسا کبھی ان کے خلاف بھی نہیں کیا گیا کہ ان کو گرفتار کر لیا ہو کہ بھائی تم نے پانچ سو ، ہزار یا دس ہزار روپے انکم ٹیکس جو ہے وہ ادا نہیں کیا ۔ یہ ضرور ہے کہ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب سے زیادتی ہوئی تھی اور وہ اب اسی قانون کو بدل رہے ہیں ایک بات تو یہ ہے اور پھر ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل رکن نے میرے موقف کی تائید کرنے کے بعد پھر اپنی سابقہ تقریر کو دھرانا شروع کر دیا ۔

نوابزاہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کی وضاحت کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے سال سال دو دو سال سے ٹیکس نہیں دیئے ۔ میں کہتا ہوں کہ ان کی گردن زنی کی جائے ان سے بے شک وصول کیا جائے مگر یہاں پر خریف کا 21 جنوری کو معاملہ وصول ہوتا ہے اور 21 جنوری کو انہوں نے کپاس بیچنی ہوتی ہے ان کو رقم نہیں ملتی وہ کس طرح سے ادائیگی کریں ۔ اس لیے میں پھر عرض کروں گا اگر آپ نے اس قانون کو ترمیم کرنا ہے تو میں ایک مفید تجویز پیش کرتا ہوں کہ دو تین ماہ کی اور مہلت اس میں دے دیں تاکہ لوگوں کو انتظام کرنے میں آسانی ہو سکے ۔ ربیع کا معاملہ 21 جولائی کو وصول ہوتا ہے اور اس کو اگر بیس دن کے بعد لینا ہو تو ہمارے محترم وزیر زراعت نے کئی ایک تجاویز دی ہیں کہ خسرہ گرداوری فلاں تاریخ کو ہوگی تو اس طرح سے آپ تاریخ وصولی معاملہ میں بھی دو تین ماہ کی دیر کر دیں تو اس سے بھی یہ زیادتی نہیں ہو سکے گی ۔ جو پرانے نادہند ہیں ان کے لیے بے شک یہ قانون پاس کیا جائے مگر جو ۔ ۔ ۔

ملک سرفراز احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! کیا قواعد و ضوابط میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے اغلباً سردار صاحب اپنے سیٹ سے نہیں بول رہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میری سیٹ پر کوئی اور قابض ہے ۔

(قہقہے)

مسٹر سپیکر : مگر آپ نے ان کی تقریر ختم ہونے کے بعد ان کو یہ رعایت دی ہے کہ تقریر ختم ہو جائے تو آپ یہ پوائنٹ آؤٹ کریں ۔

The question before the House is : -

That the West Pakistan Land Revenue (Punjab Amendment) Bill, 1975 be circulated for eliciting public opini n thereon for a period of 15 days."

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : Point of order if I may kindly be permitted because it relates to the very question that has been put to the House.

Mr. Speaker : Yes.

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : My sub-

mission is that the Clause should be read by the Hon'ble Speaker and then put to the House instead of saying that such and such clause is being put before the House, as has been done previously for the last three years because the public outside is watching our proceedings. The bill will be passed definitely because we are in absolute majority but my submission is that the clause should be read verbatim.

مسٹر سپیکر : ابھی تک تو یہ کسی اسمبلی یا پارلیمنٹ میں نہیں ہوا ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : اب آپ کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : ویسے یہ پارلیمنٹری پریکٹس میں بھی نہیں ہے ۔ میں اس پر مزید سٹڈی کروں گا ۔ اگر اس کی گنجائش نکل آئی تو ضرور کریں گے ۔

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : It is a practice which has been established by this House and this hon'ble Speaker.

Mr. Speaker : I can assure you that this does not happen in the National Assembly and even in the House of Commons.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب والا ! اگر یہاں پڑھ دیا جائے تو اس سے ہمارے لیے بھی آسانی رہے گی ۔

مسٹر سپیکر : آپ یہاں پر مجھ سے پڑھائی کروانا چاہتے ہیں

Members are expected to atleast go through these bills in the evening.

Nawabzada Sardar Ata Mohammad Khan Leghari : The agenda reaches us at midnight.

Mr. Speaker : It also happens that Chapters and Chapters are put to vote in the House of Commons i.e. from this clause to that. This, one can find out in the May's Parlimentary Practice.

وزیر قانون : سندھ اسمبلی میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے کہ چیپٹر کے چیپٹر put کر دیئے جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : جہاں تک لوگوں کے علم کا تعلق ہے وہ تو غالباً اخبارات سے اس کو حاصل کرتے ہیں اور جہاں تک یہاں accredited corresponden کا تعلق ہے

All of them get copies of this.

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

بل کی کلاز نمبر 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ بل کا preamble بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائیٹل زیر غور ہے کیونکہ اس میں کوئی ترمیم کی تحریک نہیں کی گئی ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

The Bill stands passed.

دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائل پور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کر دیا گیا ہے۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور

(سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور
لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

It will be taken up for consideration immediately.

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب کلاز نمبر 2 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے چونکہ اس میں کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے۔

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر لائلپور (سکینڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

دی یونیورسٹی آف اگریکلچر لائلپور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد نمبر 77 اور 78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر
غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی
لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء فی‌الفور زیر
غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

It will come up for immediate consideration.

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 1 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا premable زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل پیش ہے۔ اس میں چونکہ کوئی ترمیم پیش نہیں کی گئی اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے۔

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

The bill stands passed.

دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امینڈ منٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے -

کہ دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امینڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 اور (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب ہم بل کی دوسری خواندگی کی طرف آتے ہیں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امینڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی یونیورسٹی آف دی پنجاب (سیکنڈ امینڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے -

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے -

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز (1) بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(لانگ ٹائٹل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائیٹل زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ لانگ ٹائیٹل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب ہم بل کی تیسری خواندگی کی طرف آتے ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب یونیورسٹی (سیکنڈ امینڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی پنجاب یونیورسٹی (سیکنڈ امینڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب یونیورسٹی (سیکنڈ امینڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب ہم لوکل گورنمنٹ بل کی طرف آتے ہیں ۔

دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

وزیر اعلیٰ پنجاب (مسٹر محمد حنیف رامے صاحب) : جناب والا ! آج صوبہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہے ، جب یہ پارٹی قائم ہوئی تھی اس وقت چار اصول عوام کے سامنے پیش کئے گئے تھے ۔ پہلا اصول یہ تھا کہ اسلام ہمارا دین ہے ، دوسرا اصول یہ تھا کہ جمہوریت ہماری سیاست ہے ، تیسرا اصول یہ تھا کہ سوشلزم ہماری معیشت ہے ، چوتھا اور انتہائی اہم اصول یہ تھا کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں ۔

جناب والا ! عوام کے بارے میں دو تاثرات رہے ہیں ایک مکتبہ فکر سوچتا رہا ہے کہ عوام کالانعام ہوتے ہیں ، عوام جانوروں اور بھیڑ بکریوں کے مترادف ہوتے ہیں اور قیادت کا کام یہ ہوتا ہے کہ ان بھٹو بکریوں کو جس طرح سے چاہیں ہانک لیں ، جس چیز کو حکمران کی ساحری کہا جاتا ہے وہ آج تک یہ رہی ہے کہ اگر عوام کا خون گرم کرنا ہے تو جوشیلی تقریروں سے کیا جا سکتا ہے ، اور اگر ان کا خون ٹھنڈا کرنا ہے تو ملک کے خطرات کو پیش کرکے ان کو سلا دیا جائے ۔ لیکن جناب والا ! تاریخ کے صفحات میں ایک طریقہ اور بھی رہا ہے ، ایک رویہ اور بھی رہا ہے ۔ جناب والا ! گرے پڑے عوام کو طبقاتی نظام زمین میں کمزور کر دیتا ہے ، انہیں ابھارا جائے انہیں زندہ رہنے کا حوصلہ دیا جائے ۔ انہیں زندگی گزارنے کا حوصلہ دیا خدا کے بزرگوں اور پیغمبروں نے اپنایا ، اور جس کے ذریعہ خداوند تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے زریعہ سے انسانوں پر وحی نازل کی اور ہر وحی سورہ اسرافیل کی طرح ہوئی ۔ اس میں لوگوں کو جو مردہ ہو چکے تھے ان کو بھی نئی زندگی دی گئی ، جو قبر کی حالت میں تھے وہ قبروں سے نکل کر کلمہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگئے ۔ جناب والا !

آخری نبی حضرت صلی اللہ علیہ و سلم میرے ماں باپ ، میری آل اولاد ہم سب ان کے نام پر قربان ، وہ آخری نبی اس دنیا میں آئے یہ نام نبی کے نام لیواؤں کے لیے مخصوص ہوگیا اور نبی کے نام لیوا ، خدا کے نام پر دنیا میں نکلتے رہے اور انھوں نے ان لوگوں پر جن کو زمانہ نے جن کو طبقاتی نظام نے اس طرح قبروں میں ڈال دیا تھا ، کسی کام کے قابل نہ سمجھا تھا ، کسی مقام کے قابل نہ سمجھا تھا ان کو للکارا ان کو آواز دی ۔ ان کو ابھارا انہیں زندگی کا حوصلہ دیا ۔ جن کے پاس زبان نہیں تھی ۔ انہیں زبان کی طاقت دی ۔ جن کے پاس تعلق نہیں تھا انہیں تعلق عطا کیا وہ لوگ جناب والا ! اسی طرح کلمہ پڑھتے ہوئے لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہتے ہوئے تمام بتوں کو تمام سرمایہ داروں کو تمام جاگیرداروں کو سامراج کے جتنے بت تھے جن میں زمانہ گھرا ہوا تھا ان تمام بتوں کو کہتے ہوئے کہ کوئی خدا نہیں ہے خدا ایک ہے ، جناب والا ! وہ لوگ اس طرح قبروں میں اٹھ کھڑے ہوئے ۔ انھوں نے بھی اس زندگی کے لیے جو موت ہو چکی تھی ، جو موت کے مترادف تھی انہیں بھی زندہ ہونے کا پیغام دیا ۔

جناب والا ! آج جس معاشرہ میں ہم زندہ ہیں ۔ نبی کے ناچیز خادموں کی جوتیوں میں بیٹھنے کے قابل نہیں تھے ، لیکن جنہیں خداوند تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ اپنے نبی کے اس پیغام کے تحت اسلام کے تحت ، جسے ہم اپنا دین مان کر چلے تھے اس اسلام کے انقلابی پیغام کے تحت میدان میں اتر آئے ، ہم بھی اپنے سروں پر کفن باندھ کر میدان عمل میں آئے کہ ہم بھی ان لوگوں کو جنہیں طبقاتی نظام نے زمین میں کمزور کر دیا ہے انہیں زندگی کی نوید دیں ، ہم انہیں دعوت دیں کہ اٹھو اور اٹھ کر میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو ۔ جناب والا ! ہمارے قائد نے واقعی اس ملک کے غریبوں کو جگایا اور اس کے بعد جو کمزور تھے جنھیں کنجشک فرومایہ سمجھا جاتا تھا ۔ وہ جنھیں شاہین سمجھا جاتا تھا ۔ جناب والا ! کنجشک فرومایہ تو ہم نے دیکھا شاہینوں سے لڑا دیا گیا اور پھر وہ کنجشک فرومایہ ابابیل بن کر اپنی چونچوں میں اس انقلابی پروگرام کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے کر جناب والا ! اس ملک کے آسمان پر نمودار

ہوئیں اور انھوں نے اس ملک کے بڑے بڑے ہاتھیوں کو ملیا میٹ کرکے رکھ دیا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ان کا سرمہ بنا کر رکھ دیا۔ جناب والا! وہ ہے یہ پروگرام جیسے لے کر جناب ذوالفقار علی بھٹو ابھرے اور جن کے ساتھ اس ملک کے جیالے سپاہی، کاشت کار، اس ملک کے جیالے مزدور، اسی ملک کے جیالے غریب کسان، اور دفتروں کے جیالے کلرک، نوکری پیشہ لوگ شامل ہوگئے۔ جناب والا! بالا آخر اس میں کھاتے پیتے لوگ بھی شامل ہو گئے۔ جناب والا! میں کہوں گا وہ لوگ جو اس ملک سے محبت کرتے تھے، جو ملک دوست تھے، نیشنلسٹ تھے جو قوم پرست تھے، پیپلز پارٹی کے متحدہ محاذ پر جناب ذوالفقار علی بھٹو کے جھنڈے تلے جمع ہوگئے اور پھر جناب والا! ہم نے جدوجہد شروع کی جس کے نتیجہ میں ہم آج ان ایوانوں میں بیٹھے ہیں۔

جناب والا! اس سلسلہ میں غریبوں کے لیے بھی ہم نے جدوجہد کی۔ جناب والا! ہم غریبوں کو اٹھا کر امیروں کے برابر لا رہے ہیں، اور امیروں سے کچھ لیکر غریبوں کو دینے کے قابل ہوئے ہیں۔ جناب والا! جو کچھ آج تک کیا گیا، ان لوگوں نے کیا جو عوام کے نمائندے ہیں عوام کے ترجمان ہیں۔

جناب والا! دو باتوں کے لیے ہمارے ملک کے عوام کا فیصلہ ہے، جب تک ہمارے ملک میں اسلام کی کوشش میں غیر طبقاتی نظام قائم نہیں ہوتا جب تک صحیح معنوں میں مساوات نہیں ہو جاتی۔ جب تک اونچ نیچ ختم نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک عوام عوام رہیں گے، عوام کے نمائندے رہیں گے۔ جناب والا! ہم اس وقت کے منتظر ہیں۔ ہم یہاں ہوں یا نہ ہوں۔ جب تک اس ملک میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک ایک فرد، مسجد کی صفوں میں اور ملک کے دستر خوانوں میں اکٹھے نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک مساوات قائم نہیں ہو سکتی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہ مرحلہ بڑا مشکل ہے، اس مرحلہ کو طے کرنے کے لیے قوموں نے خونی انقلاب برپا کئے۔ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لیے

اس دنیا میں بڑے بڑے پیغمبر آئے۔ جناب والا ! جب ان پیغمبروں نے یہ پیغام دیا تو ان کی اپنی قوموں نے ان کو سولیوں پر لٹکا دیا۔ جناب والا ! یہ راستہ صلیبوں اور سولیوں سے پٹا پڑا ہے۔ جناب والا! یہ آگ اور خون کا ایک دریا ہے۔ لیکن آج نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ خادم جناب ذوالفقار علی بھٹو اس راستہ میں سے اپنی قوم کو گزار کر اس طرح لے جانا چاہتا ہے کہ آگ اور خون کے دریاؤں کی بجائے امن اور آشتی کے ذریعہ سے ہم اس منزل کو پا سکیں۔ جس منزل کو پانے کے لیے ہر مسلمان اپنی زندگی کو اپنے لیے قبول کرتا ہے۔

جناب والا ! یہ زندگی کا مقصد جس کے تحت ہمیں زندگی دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم خدا کی سرزمین میں۔ خدا کی اس مملکت میں۔ خدا کے قانون کے تحت سب کے بندوں کے درمیان مساوات قائم کریں۔ خداوند تعالیٰ جو کہ رزق کے سر چشموں کا مالک ہے۔ جس نے رزق کو تمام مخلوقات کے لیے کھولا ہے۔ ''والارض وضعھاللا نام''۔ جس نے اس زمین کو تمام انام کے لیے۔ تمام جانوروں کے لیے نہیں۔ بلکہ انام کے لیے جس میں تمام مخلوقات کے لیے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خیرالانام کہا گیا ہے۔ جناب والا ! اس زمین کو جو خدا کی ہے۔ اس زمین کو جو زمین اللہ کی ہے۔ اس زمین کو خدا کے بندوں کے لیے کھول دیا جائے اور اس کو تمام انام کے لیے یکساں اور تمام انسانوں کے لیے مساوی طور پر پیش کرے۔ تاکہ اس کی تمام مخلوق کو رزق دیا جا سکے تاکہ رزق کے سر چشموں پر کوئی سانپ کی طرح کنڈلی مار کر نہ بیٹھے اور رزق کے سر چشمے تمام انسانوں کے لیے اس کی اپنی ربوبیت کی طرح عام ہو جائیں جس طرح کہ اس خداوند قدوس نے دھوپ کو تمام مخلوقات کے لیے عام کیا ہوا ہے۔ جناب والا ! یہ ہے وہ مقصد جس کے لیے اللہ کا بندہ اس دنیا میں جیتا ہے۔ ہم نے یہ سوچا ہے کہ آج تک جو کچھ ہم کر سکتے ہیں یا کر چکے ہیں وہ یقیناً اتنا ہے کہ اگر میں یہ کہوں کہ اگر اس 27 سال کے عرصہ میں اگر 27 حکومتیں بھی آئی ہوتیں۔ تو انہوں نے جتنا کچھ کیا ہے۔ ان 27

مہینوں میں ہم نے ان سے کہیں زیادہ کام کیا ہے ۔ لیکن ہمارے قائد ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے واقعی قوم کی بہت بڑی خدمت کی ہے اور بہت اچھی خدمت کی ہے لیکن یہ خدمت اچھی خدمت نہیں ہے ۔ کیوں کہ خدمت تب ہوگی جب اس ملک کا بچہ بچہ یہ محسوس کرے گا کہ وہ اس ملک کی دولت اور اقتدار میں حصہ دار ہے ۔ اس ملک میں شریک ہے ۔ جناب والا ! اس ملک کی دولت میں شریک ہونے کے لئے اور اس ملک کے اقتدار کو اس میں شریک کرنے کے لیے ہم نے آج اس معزز ایوان کی تاریخ میں ایک انقلابی قانون پیش کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے دوست ہمارے ساتھی اپنی زندگی پر فخر کریں گے کہ انہوں نے اپنے دور میں اس ایوان میں جو ایک عوامیت کا دور آیا اور جس میں مساوات کا سورج طلوع ہوا تھا ۔ خدا وند کریم نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ توفیق دی کہ وہ اس کی امت اور اس کے بندوں کو جو زمین پر گرے ہوئے ہیں ۔ ان گرے ہوئے بندوں کو زمین سے ابھارنے کے لیے یہ قانون بنانے کی سعادت ان لوگوں کو نصیب ہوئی ۔ میں اپنے ساتھیوں کو مبارکباد دیتا ہوں ۔ پیشگی مبارکباد دینا چاہتا ہوں ۔ آج جس قانون اور جس بل کو پاس کرنے کے لیے اور جس بل پر رائے دینے کے لیے یہ دوست آج یہاں پر جمع ہیں ۔ وہ واقعی اتنا قابل فخر ہے کہ اگر ہماری زندگیوں میں سب کچھ ختم ہو جائے ۔ لیکن ہم یہ بل پاس کر دیں ۔ ہم یہ قانون پاس کر دیں ۔ تو میں اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے کے طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نہایت منکسر امتی کے طور پر ۔ میں اپنے دل میں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح ایک گناہگار آدمی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کی رحمت کے دریا کے سامنے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے سامنے چھوٹی سی ایک نیکی لے کر جائے گا ۔ تو اس کی بھی ایک قدر ہوگی تو اس وقت اس بل کی اتنی قدر ہوگی کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہماری بخشش کے لیے کافی ہو یہ بل ہمارے گناہوں اور ہماری لغزشوں کے معاف کرنے کے لیے کافی ہوگا کہ ہم نے وہ کام کیا ہے جس کی بدولت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس

سطح سے ابھرنے کا موقعہ ملا جہاں پر کہ سامراج نے صدیوں کی غلامی کے تحت اس امت کو پہنچا دیا تھا ۔ جناب والا! یہ ہے وہ جذبہ جس کے تحت ہم یہ قانون آج بنانے والے ہیں اور میں تو یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر ہم نے واقعی عوام کو قوت کا سرچشمہ تسلیم کیا ہے ۔ تو جب تک قوت ان کو لوٹائی نہیں جا سکتی ہے ۔ اس وقت تک ہم اپنا وعدہ پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں ۔ جناب والا! آج اگر ہم عوام کی حالت کو دیکھیں ۔ تو وہ عوام جنہیں ہم نے روٹی ، کپڑا اور مکان دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ جناب والا! روٹی ، کپڑا اور مکان تو بعد کی بات ہے ۔ آج ان کی جان ۔ ان کی عزت ۔ ان کی آبرو ۔ اور ان کے اہل و عیال ہم محفوظ کرنے سے قاصر ہیں ۔ جناب والا ! میں وزیر اعلیٰ کے طور پر تمام افسروں پر کنٹرول کرنے کا محکمہ اپنے پاس رکھتا ہوں ۔ جسے Services and General Administration کہتے ہیں ۔ وزیر اعلیٰ کے طور پر Home Department جو کہ پولیس سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس پر بھی میں اپنا تسلط رکھتا ہوں لیکن میں یہ کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ اگر ہم نے اس ملک کی حالت کو بدلنا ہے ۔ اگر ہم نے اس قوم کی حالت بدلنی ہے ۔ تو اس کے افسر ۔ کمشنر ۔ ڈپٹی کمشنر ۔ تحصیلدار ۔ نائب تحصیلدار ۔ قانونگو ۔ پٹواری ۔ ایس ڈی ۔ ایس پی ۔ ڈی ایس پی ۔ ڈی آئی جی ۔ اور آئی جی ۔ اس ملک کی حالت کو نہیں بدل سکتے ۔ بلکہ اس ملک کی حالت تب بدلے گی ۔ جب اس ملک کے عوام اس ملک کی حالت کو بدلنے کے قابل ہوں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ! اس بل کے ذریعے سے جو کہ ایک انقلابی بل ہے ۔ ہم اس کے تحت اقتدار کو اس ملک کی دولت کو ان ہاتھوں سے چھین کر جو کہ آج تک اس ملک کی دولت پر قابض رہے ہیں ۔ ان ہاتھوں میں لے جانا چاہتے ہیں ۔ جو اس سے محروم رہے ہیں اور جن کو ان انقلابی تبدیلیوں سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے ۔

جناب والا ! انقلاب وہ لوگ لایا کرتے ہیں ۔ جن کو انقلاب سے

کوئی فائدہ پہنچتا ہے ۔ انقلاب وہ لوگ نہیں لایا کرتے جن کو انقلاب سے کوئی فائدہ نہ ہو ۔ وہ شخص ۔ وہ قوت ۔ انقلاب کے راستے میں ایک رکاوٹ ہوتے ہیں ۔ جن کے خواب انقلاب سے چکنا چور ہو جائیں ۔ جناب والا ! مڈل کلاس کے لوگ جن سے میرا تعلق ہے ۔ بڑوں کی بات جناب والا ! چھوڑئیے مڈل کلاس کے لوگوں کے دل میں چور ہوتا ہے ۔ ان کی آستینوں میں بت ہوتے ہیں ۔ وہ جو خواب دیکھتے ہیں کہ اب ہم بھی شاید اونچے طبقات میں پہنچ جائیں ۔ وہ آفیسر جو کہ صرف مڈل کلاس سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے بھی یہی خواب ہوتے ہیں ان کی بھی یہی آرزو ہوتی ہے کہ ایک دن آئے گا ۔ ہمارا بھی گھر ہوگا ۔ ہماری بھی کوٹھی ہوگی ۔ ہماری بھی کار ہوگی ۔ ہم بھی یہ کریں گے ۔ ہم بھی وہ کریں گے ۔ وہ خواہشیں ۔ وہ خواب ۔ ان کو انقلابی تبدیلیوں پر مائل نہیں کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ! انقلابی تبدیلیاں وہ لوگ چاہتے ہیں جن کی بیٹیوں کی عزت پر زبردستوں کا ہاتھ ہوتا ہے ۔ انقلابی تبدیلیاں تو ان کا مقصد ہے جن کے مویشی محفوظ نہیں ہیں ۔ جن کے بیٹے ۔ جن کے گھر محفوظ نہیں ہیں ۔ جن کی عزت اور آبرو محفوظ نہیں ہے ۔ اس لیے جب تک ہم ان لوگوں کو قانون کا ۔ اقتدار کا اور دولت کا محافظ نہیں بناتے اس وقت تک کسی بھی ملک میں انقلاب نہیں آسکتا ۔ اس لیے اگر ہم نے انقلاب کا وعدہ کیا ہے اگر ہم نے انقلابی تبدیلیاں لانے کا وعدہ کیا ہے تو اس میں پھر ہم عوام کو شریک کیے بغیر کسی صورت میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں ۔ آج جب ہم اقتدار کی بڑی بڑی کرسیوں پر بیٹھ کر ان بڑے بڑے ایوانوں میں بیٹھتے ہیں تو میں جانتا ہوں کہ ہم انسان ہوتے ہوئے بھی اپنے دلوں کے اندر اگر جھانک کر دیکھیں تو میں صوفیائے کرام کی اصطلاح استعمال کرتا ہوں ۔ ہمارے دلوں کے اندر بھی ایک "زرد کتا" بیٹھا ہوا ہوتا ہے ۔ جسے صوفیائے زرد کتے کا نام دیا ہے ۔ زر کی وجہ سے اسے زرد کتے کا نام دیا گیا ہے ۔ ہوس ۔ لالچ ۔ مفادات اس زرد کتے کو کہتے ہیں ۔ جس میں ہم اپنے ہاتھ سے تھوڑے سے اقتدار کو اپنے سے کمزور کو منتقل ہوتے دیکھتے ہیں تو ہمارے دلوں کے اندر یہ ہول اٹھتا ہے

کہ یہ شخص میرے زمین پر نیچے بیٹھا کرتا تھا اور میں اس کے اوپر بیٹھا کرتا تھا - یہ کل کو میرے برابر بیٹھے گا - یہ ایک ''ھول'' ہمارے دل میں اٹھتا ہے - جناب والا ! جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شخص جس کی زندگی کے سیاہ و سفید کا میں مالک تھا - یہ کل کو اکثریت کے بل پر - اپنے عوام کے اکثریت کے زور پر میرے بارے میں حاکمہ دے گا کہ مسٹر حنیف رامے تم جو گاؤں میں بیٹھے ہوئے رسہ گیری کراتے تھے - تم قتل کراتے تھے - تم قاتلوں کو - چوروں کو پناہ دیتے تھے - آج غریبوں کا ہاتھ تمہاری گردن پر ہے اور ہم تمہیں سزا سناتے ہیں - جناب والا ! اس وقت میرا دل دھڑکے گا اور میں سوچوں گا کہ ہیں - ہم ان کو یہ قوت دے دیں - لیکن جناب والا ! اگر ہم ان کو یہ قوت نہیں دیں گے تو زبردست رہیں گے اور زیردست کبھی بھی آقا نہیں بن سکیں گے جس کا کہ وعدہ جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کیا اور جس کے لیے قرآن حکیم کی سورۃ القصص میں یہ بشارت دی کہ اس فرعون نے جو بڑا بن بیٹھا ہے جس نے زمین پر بسنے والے لوگوں کو طبقات میں تقسیم کر دیا ہے - اب ہم نے بھی ارادہ کر لیا ہے کہ وہ زمین میں کمزور کر دیا جائے اور انہیں ابھارا جائے - انہیں ہمت دی جائے انہیں زمین کی امامت دی جائے - اس سر زمین کی اس مملکت کی اس ارض کی سلطنت ان کو عطا کی جائے - جناب والا ! یہ وہ ارادہ ہے جو خدا وند کریم نے کیا ہے - یہ ارادہ ہے جس کے تحت ابوجہل اور ابوسفیانوں کے مقابلے میں جو اس وقت نبی پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرتے تھے کہ تم چھوٹے چھوٹے بیکار قسم کے لوگوں کو اپنے ارد گرد لیے بیٹھے ہو - ان کو ترک کر دو - عیسیٰ کے حواریوں کے بارے میں اس دور کے بڑے بڑے لوگ حضرت عیسیٰ کو بھی کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہم آپ کو ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن یہ آپ نے کیا یوحنیٰ اور پطرس جیسے ماہی گیروں کو اپنے ارد گرد لگایا ہوا ہے - آپ ان کو ایک طرف کریں - ان میں سے بو آتی ہے - ہم آپ کے پاس آتے ہیں - ہم آپ کو مانتے ہیں لیکن جناب والا ! جن میں سے لوگوں کو بو آتی

ہے - وہ جن میں واقعی شائد سچے معنوں میں بو آتی ہے - اس لیے کہ بڑے بڑے فرعونوں نے ان کو زمین میں کمزور کر دیا اور وہ ان کی طرح پاک و صاف نہ ہوسکے - جناب والا ! لیکن ہم ان کو پاک اور صاف سمجھتے ہیں - اس لیے کہ صاف کپڑوں والے اس انسان کو جس کا دل پاک نہیں ہے - اس کے مقابلے میں اس ناپاک کپڑے والے انسان کو ہم کہیں زیادہ پاک سمجھتے ہیں جس کا دل صاف ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اس لیے ہم ان پاکوں کو پاکستان کی حکومت دینا چاہتے ہیں - ہم ان پاک لوگوں کو پاکستان میں سرفرازی دینا چاہتے ہیں - ہم ان پاکوں کو اوپر بٹھانا چاہتے ہیں - ہم ان پاکوں کو اس حیثیت پر لانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلے کریں - انہیں پتہ ہے کہ گاؤں میں کس نے چوری کی - انہیں پتہ ہے کہ کس نے کس کی عزت پر ہاتھ ڈالا - انہیں پتہ ہے کس نے کس کو قتل کیا - انہیں پتہ ہے کہ قاتلوں کو کون پناہ دیتا ہے - انہیں پتہ ہے کہ جو مویشی چوری ہوتے ہیں تو کس رسہ گیر کے گھر میں وہ باندھے جاتے ہیں - انہیں پتہ ہے کہ تھانیدار کی کس کے ساتھ ملی بھگت ہے - انہیں پتہ ہے کہ تحصیلدار کس کا نمک کھا کر کس کے گن گاتا ہے - جناب والا ! اس لیے جب تک ہم ان کو اقتدار نہیں دیں گے اور ان کو یہ اختیار نہیں دیں گے کہ وہ اپنے علاقے کی ترقی کے کام کر سکیں اور اپنے علاقے کے چوروں - غنڈوں - بدمعاشوں - لٹیروں اور ڈاکوؤں کا محاسبہ کرسکیں - اس وقت تک اس ملک میں کوئی سچی تبدیلی نہیں آسکتی - اس وقت تک ہم خواہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارموں سے کتنا ہی یہ کہیں کہ عوام - عوام - عوام - جناب والا ! عوام - عوام - عوام - کا نعرہ اپنی جگہ لیکن عوام کے ساتھ سچی محبت اس دن ظاہر ہوگی - جب ہم عوام کو اس ملک کی دولت اور اقتدار - اس ملک کے بارے میں اس ملک کی قسمت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! مجھے یقین ہے کہ آج جس پارٹی کے ہمراہ کو یہ سعادت نصیب ہونے والی ہے ۔ وہ یہ انقلابی بل پاس کریں گے ۔ وہ تمام کے تمام اپنے منشور پر گہری نظر رکھتے ہیں ایک کمزور اور عام انسان کے طور پر ہو سکتا ہے کہ اس طرح کے خیالات ذہن سے ایک سوشل سیلف کی سطح پر سے گزرتے ہوں کیونکہ ہم ایک معاشرے میں رہتے ہیں جو طبقاتی معاشرہ ہے ۔ جس میں دولت پر عزتیں بنائی جاتی ہیں ۔ ان کے دلوں میں بھی ان کے ذہنوں میں بھی یہ فاسد خیالات ٹکرا سکتے ہیں ۔ جناب والا! وہ انسان ہیں ان کے دلوں میں بھی وہم آ سکتا ہے ۔ لیکن جناب والا! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی محبت کی قسم کھائی تھی ۔ آج اگر ہماری اپنی خواہشات کا خون ہوتا ہو تو ہم آپ کی خاطر اپنی خواہشات کو چکنا چور کر دیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

آپ کو طاقت دیں گے اور آپ کو اقتدار دیں گے ۔ آپ کو اختیار دیں گے ۔ تاکہ آپ اپنے اپنے دیہات میں اپنے علاقوں میں اپنے معاملات طے کر سکیں ۔ آپ اپنے علاقوں کی ترقی کر سکیں ۔ آپ اپنے علاقوں پر رسہ گیروں چوروں غنڈوں اور بدمعاشوں کو پکڑ سکیں اور ہم اس میں آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم پوری طرح آپ کا ساتھ دیں گے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب والا! ہم اس بل کو پاس کر کے ایک ایسا کام کریں گے جس سے سچے معنوں میں اس ملک میں ایک تبدیلی کا آغاز ہوگا ۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کو آپ سطح پر جتنا مرضی پھیلا دیں اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا لیکن جناب والا! کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو انسانی زندگی میں بیج کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ یہ بل ایک ایسا بیج ہے جسے ہم پاک پنجاب کی سر زمین پر بونا چاہتے ہیں ۔ اس کے لیے ہم نے پنجاب کی زمین کا دل 1970ء سے گداز کرنا شروع کیا ۔ اس زمین میں جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے انقلاب کا بل چلایا ۔ اس زمین میں جناب والا! پاکستان پیپلز پارٹی کے لاکھوں جیالے اور بے غرض کارکنوں نے اپنی قربانیوں کا خون دے کر اپنی زمین کی آبیاری کی ہے اور اس دھرتی کو نرم کیا ہے ۔ اتنا نرم کیا ہے کہ اب جگہ جگہ وہ جو

کھنگر ابھرے ہوئے تھے وہ جو بڑے بڑے جھاڑ جھاڑ ہوئے تھے وہ جو دلدل کی ہوئی زمین تھی جو کسی صورت بھی بڑی سے بڑی کسی سے اکھیڑی نہیں جا رہی تھی ۔ جناب والا! آہستہ آہستہ ایسے ہم نے کھیت بنائے ہیں ۔ ہم نے ایسی نالیاں بنائی ہیں ۔ اور اب اس انقلاب کا پانی ان کھیتوں تک لانے کے لیے یہ بل ہم اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں ۔ جناب والا! جیسے ہی یہ بل بنے گا انقلاب کا پانی اس تیار زمین تک پہنچے گا اور یہ بیج جو آج اس میں بو رہے ہیں انقلاب کا یہ بیج پھولے گا ، پھلے گا اور فصل لائے گا ۔ انقلاب کی فصل جس میں ہر شخص اس ملک کی قوت اس ملک کے اقتدار میں شریک ہوگا اور جب تک لوگ اس ملک کی قوت اس ملک کے اقتدار میں شریک نہیں ہوں گے وہ اس ملک کی قسم نہیں کھائیں گے وہ اس ملک کے لیے جان دینے کے لیے تیار نہیں ہوں گے وہ اس ملک میں جیئں گے ۔ اس میں حق پائیں گے ۔ جناب والا! تب اس کو اپنی مادر وطن سمجھیں گے اور محسوس کریں گے کہ مادر وطن کی اس تک بھی دودھ کی دھاریں پہنچ رہی ہیں ۔ جناب والا! وہ اس مادر وطن کے لیے سربکف ہو جائیں گے اور پھر زمانہ دیکھے گا کہ پاکستان جسے 1971ء میں ایک شرمناک شکست ہوئی تھی تاریخ کبھی بھی اس شرمناک لمحے کو ہمارے لیے لوٹائے گی نہیں اور ہم ہمیشہ اس انقلاب کی قوت میں اس انقلاب کی بھٹی میں تپ کر کندن بن کر ایک ایسی قوم کو ابھاریں گے جو مساوات پھدی اور جو قانون خداوندی کی علمبردار ہوگی ۔ جس کی صفوں میں وہی قرون اولیٰ کی مساوات ہوگی ۔ جس کے درمیان وہ محبت اور اخوت ہوگی جو صرف ان لوگوں میں ہو سکتی ہے جو برابر کے ہوتے ہیں ۔ جو برابر کے نہیں ہوتے وہ کتنا ہی کہیں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں ۔ جناب والا! ایک محل میں بیٹھا ہوا انسان کسی سے کہے کہ کوئی بات نہیں جناب یہ آپ کا اپنا گھر ہے ۔ لیکن اسے پتہ ہوتا ہے کہ یہاں سے ایک سوئی بھی اٹھا کر نہیں لے جائے گا ۔ اٹھائے گا تو میں اس کا ہاتھ توڑ دوں گا ۔ جناب والا! وہ کیا انسان کا ہوتا جو اس کا ہوتا ۔ یہ کہنے کی باتیں ہوتی ہیں اس لیے ہم کہنے کی باتوں سے گذر کر اگلی منزل تک پہنچ گئے ہیں اور ہم عملی کام

صرف نعروں سے ٹرخانے کی بجائے ان کو دولت اور اقتدار میں اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں ۔ میری دعا ہے کہ رب ہم سب کو اس وقت تک زندگی دے کہ ہم اس قانون کو روشنی بخشیں ۔ ہم اس قانون کو نافذ کریں ۔ اس قانون پر عمل کریں ۔ اس قانون کے بہترین نتائج کو پھلتا پھولتا اپنی آنکھوں سے اور اپنی زندگی میں دیکھیں ۔ جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ میں اس قانون کو آپ کی وساطت سے اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس کرنے میں کسی دل میں کسی بھی آستین میں کوئی بھی بت ہو تو ہم اسے پاش پاش کر دیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

It comes up for immediate consideration.

وزیر قانون : جناب والا! جیسا کہ قائد ایوان جناب محمد حنیف رامے صاحب نے اس قانون کی اہمیت کا ذکر کیا ہے ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل کا دن غیر سرکاری دن ہے ۔ اس بل کو پاس کرنے کے لیے کل کے دن کو سرکاری کارروائی کے لیے مختص کیا جائے اور اس دن کے عوض غیر سرکاری کارروائی کے لیے کوئی اور دن مقرر کر لیا جائے ۔

جناب والا! میں یہ تحریک بھی پیش کرتا ہوں :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 23 کو معطل کیا جائے اور 27-2-75 کو سرکاری کارروائی کے لیے مختص کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ نمبر 23 کو معطل کیا جائے اور 27-2-75 کو سرکاری کارروائی کے لیے مختص کیا جائے ۔

سوال یہ ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ نمبر 23 کو معطل کیا جائے اور 27-2-75 کو سرکاری کارروائی کے لیے مختص کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : کل 27 فروری 1975ء محکمہ تعلیم کے سوالات کے لیے مقرر ہے ۔ ڈاکٹر خالق صاحب محکمہ تعلیم سے متعلق ہیں ۔ لیکن کل وہ ایک اہم مصروفیت کی بنا پر اجلاس میں نہیں آ سکیں گے ۔ اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ ان کے سوالات کسی اور دن متعین کئے جائیں ۔ مجھے امید ہے کہ کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا ۔

آوازیں : ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : I beg to move :

That in Clause 2—

(a) The word "The" occurring before the word "Government" in line 1 be deleted ;

(b) in the marginal heading for the word "olude", the word "exclude" be substituted.

Sir, this is a drafting error.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is—

That in Clause 2 :

(a) The word "The" occurring before the word "Government" in line 1 be deleted ;

(b) in the marginal heading for the

word "clude", the word "exclude" be substituted,

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 3 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے -

Minister for Law : I beg to move :

That in Clause 4, in line 2, for the figures "229", the figures "233" be substituted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 4, in line 2, for the figures "229", the figures "233" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : I beg to move.

That in Clause 8 :

(a) the word "The" occurring before the word "Government" in line 1 be deleted ;

(b) for the "full-stop" occurring after the word "City" in line 1 of sub-clause (a)(v), a colon be substituted.

This is a minor technical error.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is.

That in Clause 8 :

(a) the word "The" occurring before the word "Government" in line 1, be deleted ;

(b) for the "full-stop" occurring after the word "City" in line 1 of sub-clause (a)(v), a colon be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔

Minister for Law : I beg to move.

That in Clause 9 :

(a) in the marginal heading, for the word "area" the word "areas" be substituted ;

(b) in para (a) of sub-clause (1) for the word "areas" the word "area" be substituted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 9 :

(a) in the marginal heading, for the word "area" the word "areas" be substituted ;

(b) in para (a) of sub-clause (1) for the word "areas" the word "area" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 9 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : I beg to move :

That in Clause 11, for sub-clause (1), the following be substituted, namely :—

(1) Government may, by notification, divide a local council into two or more local councils or amalgamate two or more local councils into one local council and may specify in the notification the consequences which shall ensue upon the publication of such notification.

Mr. Speaker : Motion moved The question is :—

That in Clause 11, for sub-clause (1), the following be substituted, namely ;—

(1) Government may, by notification, divied a local council into two or more local councils or amalgamate two or more local councils into one

local council and may specify in the notification the consequences which shall ensue upon the publication of such notification.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کلاز 11 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 13 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 14 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 15)

Mr. Speaker : Clause 15.

Begum Rahana Sarwar : Sir, I move the amendment :

That for Clause 15, the following be substituted, namely :—

Munical Committees.

15(1) The number of members of a Municipal Committee shall be equal to the number of mohallahs in the Municipality.

(2) The number of mohallahs of a Municipality shall be as follows :

(a) Population upto 20000 15

(b) Population exceeding 20,000 but not exceeding one lac. 20

(c) Population exceeding one lac but not exceeding two lac. 25

(d) Population exceeding two lac but not exceeding three lac. 30

(e) Population exceeding three lac but not exceeding four lac. 35

(f) Population exceeding four lac but not exceeding five lac. 40

(g) Population exceeding five lac but not exceeding six lac 45

(h) Population exceeding six lac but not exceeding seven lac. 50

(i) Population exceeding seven lac but not exceeding eight lac. 55

(j) Population exceeding eight lac. 60

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That for Clause 15, the following be substituted, namely :—

Municipal Committees.

15(1) The number of members of a Municipal Committee shall be equal to the number of mohallas in the Municipality.

(i) The number of mohallahs of a Municipality shall be as follows :

(a) Population upto 20000 15

(b) Population exceeding 20,000 but not exceeding one lac. 20

(c) Population exceeding one lac but not exceeding two lac. 25

(d) Population exceeding two lack but not exceeding three lac. 30

(e) Population exceeding three lac but not exceedihg four lac. 35

(f) Population exceeding four lac but not exceeding five lac. 40

(g) Population exceeding five lac but not exceeding six lac. 45

(h) Population exceeding six lac but not exceeding seven lac. 50

(i) Population exceeding seven lac but not exceeding eight lac. 55

(j) Population exceeding eight lac. 60"

(The motion was carried)

The substituted Clause 15 forms part of the Bill.

(کلاز 16)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 16 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 17)

سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 17 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 18)

Begum Reh. na Sarwar (Shaheed) : Sir, I move :

That for Clause 18, the following be substituted, namely :

Representation of peasants, mueens, tenants, workers and women.

"18.(1) A local council may have such number of members representing peasants, mueens, tenants, workers and women as given below and they shall be elected in the prescribed manner.

(a) **Dehi council**

Peasants, mueens and tenants equal to one-third of the number of members elected to general seats, provided that at least one member shall be taken from each category.

(b) **Mohallah Committee**

Workers — Equal to one-third of the number of members elected to general seats.

(c) **Halqa Council**

(i) *Peasants, mueens and tenants*—Equal to twenty percent of the numbers of members other than members representing minorities and other special interests, provided that at least one member shall be taken from each category.

(ii) *Women*—Equal to five percent of the number of members other than representing minorities and other special interests.

(d) **Municipal Committee**

(i) *Workers*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats.

(ii) *Women*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats with a minimum of one and maximum of five.

(e) **Zila Council**

(i) *Peasants, mueens and tenants*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats, provided that at least one member shall be taken from each category.

(ii) *Workers*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats.

(iii) *Women*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats.

(f) **Municial Corporation**

(i) *Workers*—Equal to five percent of the number of members other than representing minorities and other special interests with a minimum of one and maximum of five.

Explanation No. 1 For the purposes of this Section, 'tenant' means a non-owner of agricultural land who personally cultivates agricultural land not exceeding twelve and a half acres and includes a *Khet Mazdoor*.

Explanation No. 2—For working out the number of members representing special interests mentioned in this sub-section, the fraction shall be counted as one.

(2) Nothing contained in sub-section (1) shall prevent the members of special interests mentioned in the said sub-section from being elected to general seat in any local council and if they are so elected their representation fixed in sub-section (1) shall be reduced to that extent.

(3) If the required number of members of special interests is not elected, the members elected against general seats shall elect the remaining number of members of the said special interests for the membership of the local council.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :—

That for Clause 18, the following be substituted, namely :—

Representation of peasants, mueens, tenants, workers and women.

18.(1) A local council may have such number of members representing peasants, mueens, tenants workers and women as given below and they shall be elected in the prescribed manner·

(a) **Dehi council**

Peasants, mueens and tenants equal to one-third of the number of members elected to general seats, provided that at least one member shall be taken from each category.

(b) **Mohallah Committee**

Workers—Equal to one-third of the number of members elected to general seats.

(c) **Halqa Council**

(i) *Peasants, mueens and tenants* Equal to twenty percent of the numbers of members other than members representing minorities and other special interests, provided that at least one member shall be taken from each category.

(ii) *Women*—Equal to five percent of the number of members other than representing minorities and other special interests.

(d) **Municipal Committee**

(i) *Workers*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats.

(ii) *Women*—Equal to five percent of the number of members eleceed to general seats with a minimum of one and maximum of five.

(e) **Zila Council**

(i) *Peasants, mueens and tenants*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats, provided that at least one member shall be taken from each category.

(ii) *Workers*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats.

(iii) *Women*—Equal to five percent of the number of members elected to general seats.

(f) Municipal Corporation

(i) *Workers* Equal to five percent of the number of members other than representing minorities and other special interests with a minimum of one and maximum of five.

Explanation No. 1—For the purposes of this Section, 'tenant' means a non-owner of agricultural land who personally cultivates agricultural land not exceeding twelve and a half acres and includes a *Khet Mazdoor*.

Explanation No. 2 -For working out the number of members representing special interests mentioned in this sub-section, the fraction shall be counted as one.

(2) Nothing contained in sub-section (1) shall prevent the members of special interests mentioned in the said sub-section from being elected to general seat in any local council and if they are so elected their representation fixed in sub-section (1) shall be reduced to that extent.

(3) If the required number of members of special interests is not elected, the members elected against general seats shall elect the remaining number of members of the said special interests for the membership of the local council.

(The motion was carried)

(کلاز 19)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 19 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

The House is adjourned till 9.00 a m tomorrow

(اسمبلی کا اجلاس 27 فروری 1975ء بروز جمعرات نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

جمعرات ۔ 27 فروری 1975ء
(پنج شنبہ ۔ 15 صفر 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ○ إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ إِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○ وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ○

پارہ ۲۲ ـــــ س ۳۵ ـــــ رکوع ۱۶ ـــــ آیات ۲۸ تا ۳۱

اللہ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں بے شک اللہ غالب اور بخشنے والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ تجارت کے فائدے کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہ ہوگی کیونکہ اللہ ان کو پورا پورا بدلا دے گا اور اپنے فضل سے کچھ اور بھی مزید دے گا وہ تو بخشنے والا (اور) قدر دان ہے۔

اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے جو برحق ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں بلاشبہ اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح خبردار اور ان کو دیکھ رہا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : سب سے پہلے میں تحریک استحقاق لے رہا ہوں کل میں نے پڑھ بھی دی تھی ۔ مسٹر لا منسٹر آپ کے نوٹس میں یہ ہے ؟

وزیر قانون : کون سی جناب ؟

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 89 تھی ۔ لیکن میں نے اسے تحریک استحقاق کے طور پر treat کیا تھا ۔

وزیر قانون : میں اس کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں ۔

مسٹر سپیکر : لک صاحب آپ اپنی تحریک پڑھ دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : میرے خیال میں کل جناب نے یہ پڑھ دی تھی اور ویسے میرے پاس کاپی ہوی نہیں ہے جناب خود ہی اسے پڑھ دیں ۔

ساہیوال کی پولیس کا میاں منظور احمد موہل ۔ ایم ۔ پی ۔ اے ۔ کی کار قبضہ میں لینا اور انہیں پراسان و پریشان کرنا

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22 فروری 1975ء جمہورو وفاق روزناموں میں شائع شدہ خبر کے مطابق 20 فروری 1975ء کو پنجاب اسمبلی کے رکن اور تحریک استقلال کے رہنما میاں منظور احمد موہل نے ساہی وال بار ایسوسی ایشن کو خطاب کیا ۔ جب خطاب کرنے کے بعد وہ بار روم سے باہر آئے تو پولیس کی بھاری جمعیت نے ان کا راستہ روک لیا ۔ اور کہا کہ آپ کے خلاف ڈی ۔ پی ۔ آر کے تحت مقدمہ ہے ۔ لہذا آپ گرفتار ہیں ۔ اس پر اور وکلاء ساہی وال بھی جمع ہو گئے ۔ پولیس کو بتایا گیا کہ موہل صاحب 4 فروری تک تمام مقدمات میں ضمانت پر ہیں اور گرفتار نہیں ہو سکتے ۔ یہ ہائی کورٹ کا حکم ہے ۔ لیکن ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ لشاری صاحب نہ مانے ۔ اس پر وکلاء موہل صاحب کو بار روم میں لے گئے ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔ جو کہ ایس ۔ پی ۔ صاحب کا چارج سنبھالے ہوئے ہیں راجہ اورنگ زیب صاحب بار روم میں آئے ۔ اور

وکلاء کو دھمکی دی کہ آپ پیچھے ہٹ جائیں ورنہ لاٹھی چارج کروں گا ۔ بالآخر وکلاء کے زبردست احتجاج پر ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔ صاحب چلے گئے ۔ ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ لشاری صاحب نے پولیس کے ساتھ ہار روم کا گھیراؤ کیے رکھا ۔ اس دوران وکلاء نے ایڈیشنل سیشن جج ساہی وال سے قبل از گرفتاری ضمانت منظور کرا لی ۔ جب پولیس کو اس بات کا علم ہوا تو ان کو افسوس ہوا یہ آخر ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ لشاری صاحب موبل صاحب کی کرولا کار نمبر ی ۔ این ۔ 515 اپنے ساتھ تھانہ میں لے گئے کہ ٹوکن شارٹ ہے ۔ دو دن تک کار نہ دی ۔ جب مجسٹریٹ صاحب نے رپورٹ مانگی تو لشاری صاحب دیدہ دانستہ دو دن تک نہ ملے ۔ اس طرح سے معزز رکن اسمبلی کی کار ساہی وال کی پولیس نے اپنے قبضہ میں کر کے ان کو ہراساں و پریشان کیا ۔ اس سے تمام منتخب اراکین اسمبلی میں غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

میں اس کو اس لیے تحریک استحقاق کے طور پر treat کر رہا ہوں ۔

That this restraint has been put while the Assembly session was on. If this happened on some other occasion probably it could not be a matter of privilege.

وزیر قانون : جناب والا ! یہ صورت حال نہیں ہے ۔ صورت حال یہ ہے کہ جناب میاں منظور احمد موبل نے تحصیل ساہی وال کے دفتر کے احاطہ میں پٹواریوں کو خطاب کیا اور انہیں حکومت کے خلاف مشتعل کیا اور انہیں کہا کہ آپ اپنے مطالبات منوانے کے لیے غیر قانونی افعال کریں اور اسی طرح آپ کے مطالبات منظور ہوں گے ۔ ان کو غیر قانونی حرکت پر اکسایا اور پھر وہاں سے پٹواریوں کو لے کر جلوس کی شکل میں وہ اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت کے سامنے گئے اور وہاں پر بھی خلاف قانون تقریر انہوں نے کی اور وہاں سے چلے گئے ۔ حالانکہ وہاں دفعہ 144 کا نفاذ تھا اور وہ یہ جانتے تھے کہ ان کا یہ فعل خلاف قانون ہے ۔ اس پر ان کے خلاف ایک مقدمہ درج ہوا لیکن وہ موقع سے چلے گئے ۔ بعد میں ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ نے انہیں بتایا کہ آپ کے خلاف مقدمہ ہے اور آپ اس مقدمہ میں مطلوب ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ میری ہائی کورٹ سے ضمانت ہو چکی ہے اس پر ایڈووکیٹ جنرل سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی

اور وہاں کی پولیس کو بتایا گیا کہ ان کی کوئی ضمانت نہیں ہوئی ۔ اسی اثناء میں کچھ وکلاء جو ان کے دوست تھے وہ وہاں آ گئے اور انہوں نے تھانیدار کا گھیراؤ کر لیا اور میاں منظور احمد موہل صاحب کو اپنے ساتھ لے گئے اور اسی اثناء میں انہوں نے ایڈیشنل اینڈ سیشن جج سے ان کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کروا لی ۔ نہ تو کوئی restrain ہوئی ہے جناب ایس ۔ ایچ ۔ او کی طرف سے اور نہ میاں منظور احمد موہل صاحب کو روکا گیا ہے نہ انہیں گرفتار کیا گیا ہے ۔ میں اس بات کی واضح طور پر تردید کرتا ہوں کہ یہ صورت حال نہیں ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران انہیں گرفتار کیا گیا ہے یا روکا گیا ہے بلکہ ہمارے ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ کو وکلاء حضرات نے گھیراؤ میں رکھا تاوقتیکہ میاں منظور احمد موہل صاحب کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور نہ کرا لی ۔ جہاں تک کار کا مسئلہ ہے ان کو کاغذات دکھانے کے لیے کہا گیا ۔ کاغذات ان کے پاس نہیں تھے اور انہوں نے کاغذات دکھانے سے انکار کر دیا اس پر وہ کار پولیس نے اپنے قبضے میں لے لی اور کہا کہ آپ اپنے کاغذات دکھا کر اسے واپس لے جا سکتے ہیں ۔ اور اس میں کوئی تساہل نہیں کیا گیا ۔ جس وقت بھی ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ کو مجسٹریٹ کی طرف سے کہا گیا کہ آپ رپورٹ پیش کریں اس نے فوراً رپورٹ کر دی اور ایک لمحہ کے لیے بھی تساہل نہیں کیا ۔ اس لیے یہ واقعات جو اس تحریک میں درج ہیں درست نہیں ہیں ۔ جہاں تک پرولیج کا تعلق ہے ۔ جناب والا ! ٹیکنیکلی یہ کوئی پرولیج نہیں بنتی لیکن بایں ہمہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کسی بھی افسر کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس معزز ایوان کے اراکین کا احترام نہ کرے ۔ اس بارے میں ضروری کارروائی کروں گا اور اس بات کی تحقیقات کراؤں گا کہ اگر اس فاضل رکن کے خلاف انہوں نے کوئی ایسی بات کی ہے یا کوئی ان کو ایذا اس سے پہنچی ہے یا ان کو ذہنی پریشانی ہوئی ہے تو اس افسر کے خلاف یقیناً تادیبی کارروائی ہوگی ۔ اگر پرولیج بنتی ہے تب بھی اگر نہیں بنتی تب بھی ۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ ہم اس بات کا پورا احساس کریں اور ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ اگر اس ایوان کے معزز اراکین کی عزت نہیں ہے تو اس ملک کے عوام

کی بھی عزت نہیں ہو سکتی ۔ اس لیے اس ملک کی انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ اس فاضل ایوان کے اراکین کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کریں اور اس فاضل ایوان کے اراکین کی عزت کریں ۔ اگر وہ عزت بھی نہ کریں تب بھی ان کے خلاف ہم تادیبی کارروائی کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ مگر اس سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے معزز رکن کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہو یا انہیں گرفتار کیا گیا ہو یا انہیں restrain کیا گیا ہو ۔ جناب والا ! ایسی کوئی صورت حال نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! سردار صاحب نے جن واقعات کی تردید کی ہے حقیقت میں وہ واقعات رونما ہوئے ہیں اور میں سردار صاحب کی خدمت میں جناب کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ ایسی باتوں کا احاطہ کر سکیں اور میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ صحیح صورت حال ہمارے سامنے آ سکے ۔

مسٹر سپیکر : میں اس پر مزید غور کروں گا ۔ In view of the objection raised by the Law Minister that this doesn't form privilege motion.

میں اپنا فیصلہ آئندہ اجلاس میں دوں گا کہ یہ اگر تحریک استحقاق نہیں بنتی it will not go to the Committee and then I will treat it again as an adjournment motion.

چوہدری محمد انور سمہ : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ! آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ میں اسے تحریک استحقاق کے طور پر treat کر رہا ہوں تو کیا آپ نے اس وقت فیصلہ نہیں کیا تھا ؟

Mr. Speaker : I proposed to treat it.

چوہدری محمد انور سمہ : میرے خیال میں یہ مناسب تھا کہ آپ یہ فیصلہ pending رکھ دیتے ۔ اب آپ اپنی proposal کو کیسے drop کریں گے ۔

Once it is proposed by you.

مسٹر سپیکر : propose کا مطلب اس sense میں propose نہیں ہے جیسے یہاں موشن ہوتی ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر 87 ہے ۔ مسٹر لاء منسٹر آپ اس کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا! کل آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں یہ انفارمیشن حاصل کروں کہ کل کتنے طلباء اسلحہ کے سلسلے میں گرفتار ہوئے ہیں ۔ اس سلسلے میں میں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے کہ وہ تمام اضلاع سے اعداد و شمار حاصل کرکے مہیا کریں ۔

مسٹر سپیکر : اضلاع کی تو بات ہی نہیں ہے یہ صوبہ پنجاب کے متعلق تھا ۔

وزیر قانون : اس لیے ابھی ممکن نہیں کہ میں یہ تمام اعداد و شمار آپ کو دے سکوں ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ اگلی بھی اسی کے ساتھ connected ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : وہ اسلحہ کی برآمدگی کے متعلق تھی اور یہ گرفتاریوں کے متعلق ہے کہ بے پناہ بے گناہ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں تو نہیں جانتا کہ وہ بے گناہ ہیں آپ جانتے ہوں گے ۔

چوھدری امان اللہ لک : ہاں جناب میرے علم میں ہے میں جانتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مگر گرفتاری itself is not a matter of adjournment کیونکہ گرفتار تو لوگ ہوتے ہیں اس میں میرے لیے تو کوئی classification نہیں ہے ۔ میرے لیے تو citizen ہونا ہی اصل میں main classification ہے کہ بھئی یہ طالبعلم ہے اس لیے اس کو گرفتار نہیں ہونا چاہیے عام دوکاندار کو گرفتار ہو جانا چاہیے اور یا ایک ویندر کو گرفتار ہو جانا چاہیے ۔ میرے لیے سٹوڈنٹس ویندر یا لیبرز جتنے محنت کرنے والے ہیں ایک ہی کیٹیگری ہیں ۔
Categorically I don't make those distinctions.
کیونکہ لڑکے ہیں اس لیے ان کو گرفتار نہیں ہونا چاہیے ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر پنجاب اسمبلی کے سپیکر جن کا نام شیخ رفیق احمد ہے ان کے اور میرے درمیان یا ایک آدمی کو ان کے برابر سمجھا جائے تو شاید یہ درست نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر : اگر میں چوری کروں یا ڈاکہ ماروں تو میں آپ کے برابر تو نہیں ہو سکتا اور مجھے کسی چوری کرنے والے یا ڈاکہ ڈالنے والے کے برابر نہیں سمجھا جائے گا ۔

چوھدری امان اللہ لک : وہ تو آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں لیکن وہ خبر جو چھپی ہے اس سے پورے پنجاب میں جو واقعات پیدا ہوں گے وہ بالکل مختلف ہوں گے اور میں استدعا کرتا ہوں کہ دوسری تحریک التوائے کار جو ہے اس پر سردار صفیر صاحب حکومت کا نقطۂ نظر واضح فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ کسی وقت اکھٹی ہی لے لیں گے ۔ وزیر قانون صاحب آپ کے پاس تحریک التوا کار نمبر 90 کا بھی نوٹس آیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اس کا نوٹس کل شام کو مجھے ملا ہے ؟

Mr. Speaker : I would like to have the information on the next turn.

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا ! میرے خیال میں اجلاس ختم ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker : It is not going to adjourn sine-die to-day. I can assure you.

میں سمجھ گیا ہوں جو آپ کے دل میں اندیشہ ہے ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 1975ء

(جاری)

مسٹر سپیکر : اب ہم مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 1975ء کو لیتے ہیں۔ کل ہم نے اس بل کو کہاں چھوڑا تھا ۔

میر محمد ظفراللہ خان : جناب والا ! کلاز نمبر 19 ۔ اے لینی ہے ۔

Mr. Speaker : There is a notice of a new clause.

ایک وزیر ۔ میر محمد ظفراللہ خان شیخ عزیز احمد ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔ کنور محمد یاسین خان کی طرف سے نئی کلاز کا نوٹس ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : I beg to move :

That after Clause 19, the following new Clause be added namely :—

Members of Provincial Assembly to be members of local councils	19-A. In addition to the number of members fixed in this Chapter, a Member of the Provincial Assembly of the Punjab shall be a member of all the Local Councils falling within his constituency or of which his constituency is a part.

مسٹر سپیکر : اب میں 19 ۔ اے ۔ کو اڑا رہا ہوں اور یہ کیرنگ آفس کرے گا ایک بل جو پہلا میرے پاس ہے اس میں 19 ۔ اے اور 19 ۔ بی ۔ دو کلاوز نہیں ہو سکتیں ۔

I think, it can be done without amendment.

Motion moved. The question is :

That after Clause 19, the following new Clause be added namely :—

Members of Provincial Assembly to be members of local councils	In addition to the number of members fixed in this Chapter, a Member of the Provincial Assembly of the Punjab shall be a member of all the Local Councils falling within his constituency or of which his constituency is a part.

(The motion was carried)

(کلاز 20)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 20 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 21)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 21 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 21 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 22)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 22 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 22 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 23)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 23 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 24)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے ۔ ایک وزیر ۔ مہر محمد ظفراللہ خان ۔ شیخ عزیز احمد ۔ بیگم ریحانہ سرور اور کنور محمد یاسین خان کی طرف سے ترمیم ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrulah Khan : I beg to move :

That in Clause 24, after the words "electoral rolls", occurring in line 5, the words "of the local area of that local council" be added.

Mr.Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 24, after the word "electroal rolls", occurring in line 5, the words "of the local area of that local council" be added.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے -

کہ کلاز 24 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 25)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے - ایک منسٹر - مہر محمد ظفر اللہ خان - شیخ عزیز احمد - بیگم ریحانہ سرور اور کنور محمد یاسین خان کی طرف سے ترمیم ہے -

Kanwar Muhammad Yasin Khan : I beg to move :

That in Clause 25, in para (g), between the words "the" and "Corporation", occurring in line 1, the words "City" be inserted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 25, in para (g), between the words "tne" and "Corporation", occurring in line 1, the word "City" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 25, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 26)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 26 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 27)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 27 زیر غور ہے ۔ ایک منسٹر ۔ مہر محمد ظفر اللہ خان ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کنور محمد یاسین خان اور بیگم ریحانہ سرور کی طرف سے ترمیم ہے ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : I beg to move :

That in Clause 27, for sub-clause 1 the following be substituted, namely :—

(1) The term of office of a local council shall be three years commencing on the day on which it holds its first meeting :

Provided that the first term of office of a local council shall end on the expiry of two years :

Provided further that on the expiry of the term of office of a local council, Government may extend the term of office for a period not exceeding six months or appoint any person for the like period to perform such functions of the local council as may be specified.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 27, for sub-clase (1), the following be substituted, namely :—

(1) The term of office of a local council shall be three years commencing on the day on which it holds its first meeting :

Provided that the first term of office of a local council shall

end on the expiry of two years :

Provided further that on the expiry of the term of office of a local council, Government may extend the term of office for a period not exceeding six months or appoint any person for the like period to perform such functions of the local council as may be specified.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 27 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 28)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے - سوال یہ ہے :

کہ کلاز 28 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 29)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے - سوال یہ ہے :

کہ کلاز 29 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 30)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 30 زیر غور ہے - سوال یہ ہے :

کہ کلاز 30 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 31)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 31 زیر غور ہے -

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move the amendment :-

That in Clause 31, in the marginal heading, for the word "Registration", the word "Resignation" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved the question is : –

That in Clause 31, in the marginal heading, for the word "Registration", the word "Resignation" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 31 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 32)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 32 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 32 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 33)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 33 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 33 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 34)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 34 زیر غور ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :—

That the figures and full stop "34." be added before the figure and brackets "(1)" and in sub-clause (3) the words "with the approval of Government", occurring in line 2 be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That the figures and full stop "34." be added before the figure and brackets "(1)" and in sub-clause (3) the words "with the approval of the Government", occurring in line 2 be deleted.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 34 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 35)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 35 زیر غور ہے ۔

Mahr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move the amendment :

That in Clause 35, in the marginal heading, between the words "Chairman" and "and", occurring in lines 6-7, the comma and words, "Vice Chairman" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved the question is :

That in Clause 35, in the marginal heading, between the words "Chairman" and "and", occurring in lines 6-7. the

comma and words, "Vice Chairman" be be inserted.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 35 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 36)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 36 زیر غور ہے -

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move the amendment :

That in Clause 36, in sub-clause (1), for the word "Ordinance", occurring at the end of line 3, the word "Act" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 36, in sub-clause (1), for the word "Ordinance", occurring at the end of line 3, the word "Act" be substituted.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 36 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 37)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 37 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 37 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 38)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 38 زیر غور ہے ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 38, in para (j) of sub-clause (1), for the word "amendments" in line 1, the word "admendments" be substituted ; and in sub clause (8). between the words "proceedings" and "of", occurring in line 7, the words "relating to a matter as aforesaid" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

> That in Clause 38, in para (j) of sub-clause (1), for the word "admendments" in line 1, the word "amendments" be substituted ; and in sub-clause (8), between the words "proceedings" and "of", occurring in line 7, the words "relating to a matter as aforesaid" be inserted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 38 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 39)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 39 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 39 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 40)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 40 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 40 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 41)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 41 زیر غور ہے -

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 41, in the marginal heading, for the word "Reporling" the word "Reporting" be substituted

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

> That in Clause 41, in the marginal heading, for the word "Reporling" the word "Reporting" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 41 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 42)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 42 زیر غور ہے -

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 42, in sub-clause (3) for the word "therefore", occurring in line 7, the word "therefor" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 42, in sub-clause (3) for the word "therefore", occurring in line 7, the word "therefor" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 42 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 43)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 43 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 43 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 44)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 44 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 44 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 45)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 45 زیر غور ہے ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir, I move :

That in Clause 45, for the word "Ordinance", occurring at the end of line 1, tne word "Act" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 45, for the word "Ordinance", occurring at the end of line 1, the word "Act" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 45 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 46)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 46 زیر غور ہے -

Begum Rehana Sarwar - Sir, I move :

That in Clause 46, for the 'bracket' occurring between the words "Advisor" and "not" in line 4, a 'comma' be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :—

That in Clause 46, for the 'bracket' occurring between the words "Advisor" and "not" in line 4, a "comma" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے -

کہ کلاز 46 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 47)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 47 زیر غور ہے -

Mehr MuhammadZafruliah Khan : Sir, I move :

That in Clause 47, in sub-clause (1) the word "The" appearing before the word "Government" be deleted :

in para (a) of sub-clause (1) between the words "institutions" and "as", the words "or make other arrangements" be inserted ;

in part (ii) of para (b) of sub-clause (1), between the word "staff" and 'semi-colon', occurring at the end, the words "of local councils" be inserted ;

and for sub-clause (2), the following be substituted :—

(2) A local council may be required to pay towards the cost of institutions set up or other arrangements made under sub-section (1) in such proportion as Government may, from time to time determine.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 47, in sub-clause (1), the word "The" appearing before the word "Government" be deleted ;

in para (a) of sub-clause (1) between the words "institutions" and "as", the words "or make other arrangements" be inserted;

in part (ii) of para (b) of sub-clause (1), between the word "staff" and 'semi-colon', occurring at the end, the words "of local councils" be inserted ;

and for sub-clause (2), the following be substituted :—

(2) A local council may be required to pay towards the cost of institutions set up or other arrangements made under sub-section (1) in such proportion as Government may, from time to time, determine.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 47 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 48)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 48 زیر غور ہے ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir, I move :

That in Clause 48, in the marginal heading for the word "function" the word "functions" be substituted: and in sub-clause (1) the word "the" occurring before the word "Government" in line 3, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 48, in the marginal heading for the word 'function" the word "functions" be substituted; and in sub-clause (1) the wold "the" occurring before the word "Government" in line 3 be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 48 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 49)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 49 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 49 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 50)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 50 زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move :

That in Clause 50, the first three lines of sub-clause (A) be substituted as under :—

A Halqa Council may and if the Government so directs shall undertake all or any of the functions as follows:—";

—the following be added as para (27) and the existing para (27) be renumbered as para (28) :—

"(27) Promotion of adult literacy and adult education programmes ;"

—para (18) of sub-clause (b) be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved the question is :

That in Clause 50, the first three lines of sub-clause (A) be substituted as under :—

A Halqa Council may and if the Government so directs shall undertake all or any of the functions as follows :—" ;

—the following be added as para (27) and the existing para (27) be renumbered as para (28) :—

"(27) Promotion of adult literacy and adult education Programme ;"

—Para (18) of sub-clause (B) be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 50 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 50 الف)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 50 الف زیر غور ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move :

That in Clause 50—A, in sub-clause (3) for the word "jowers" occurring at the beginning of line 2, the word "powers" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 50—A, in sub-clause (3) for the word "jowers" occurring at the beginning of line 2, the word "powers" be substitoted.

(The motion was carried)

(At this stage Hafiz Ali Asadullah occupied the Chair)

(نئی کلاز)

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move :

That the following new Clause be added :

Encroachments

(1) No person shall make an encroachment, moveable or immovable, on any open space or land vested in or managed, maintained or controlled by a Halqa Council, or on, over or under a street, road, graveyard within the limits of Halqa, or a drain except under a licence granted by the Halqa Council and to the extent permitted by such licence.

(2) A Halqa Council may remove the encroachment mentioned in sub-section (1) with such force as may be necessary.

(3) Whoever trespasses into or is in wrongful occupation of a building or property which vests in or is managed, maintained or controlled by a Halqa Council may, in addition to any other penalty to which he may be liable under this Act or any other law, after such notice as may be provided by the Halqa Council, be ejected from such building or property by the Halqa Council with such force as may be necessary.

(4) Any person aggrieved by notice issued under sub-section (3) may within seven days of the service of notice, appeal to such authority as may be appointed by Government in this behalf whose decision thereon shall be final.

(5) Notwithstanding anything contained in any other law, no compensation shall be payable for any encroachment removed under this Section.

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

That the following new Clause be added :

Encroachments

(1) No person shall make an encroachment, moveable or immovable, on any open space or land vested in or managed, maintained or controlled by a Halqa Council, or on, over or under a street road, graveyard within the limits of Halqa, or a drain except under a licence granted by the Halqa Council and to the extent permitted by such licence.

(2) A Halqa Council may remove the encroachment mentioned in sub-section (1) with such force as may be necessary.

(3) Whoever trespasses into or is in wrongful occupation of a building or property which vests in or is managed, maintained or controlled by a Halqa Council may, in addition to any other penalty to which he may be liable under this Act or any other law, after such notice as may be provided by the Halaq Council, be ejected from such building or property by the Halqa Council with such force as may be neceseary.

(4) Any person aggrieved by notice issued under sub-section (3) may within seven days of the service of notice, appeal to such authority as may be appointed oy Government in this behalf whose decision thereon shall be final.

(5) Notwithstanding anything contained in any other law, no compensation shall be payable for any encroachment removed under this Section."

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman : The question is :

That the New Clause do stand part of the Bill

(*The motion was carried*)

(کلاز 51)

Mr. Chairman : Now, Clause 51 is under consideration.

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : I beg to move :

That in Clause 51, in para (1) of sub-clause (a) between the words "public ways" and "buildings", occurring in line 3, the words and commas "culverts, briges, public" be inserted and the following be added as paras (2), (3) and (4) and existing paras (2) to (47) be renumbered as paras (5) to (50) respectively :—

(2) Provision, maintenance, and man-

agement of Serais, dak bungalows, rest houses and other buildings for the convenience of travellers ;

(3) Plantation and preservation of trees on roadsides, public ways, public places and public buildings; and

(4) Provision and maintenance of public gardens, public playgrounds and public places ;

—in sub-clause (B) in para (5) as renumbered, between the word "diseases" and 'semi-colon', the words and comma", and enforcement of vaccination" be inserted ;

—in sub-clause (B) in para (12) as renumbered, between the words "of" and "public" occurring in line 1, a comma and word", sanitation", be inserted ;

—after sub-clause (J) and para (50) as renumbered, the following new sub-clause and paras be added :—

(K) Other functions :

(51) Provision and maintenance of libraries and reading rooms ;

(52) Prevention and abasement of nuisancee ; and

(53) Regulation of traffic ; licensing of vehicles other than motor vehicles and the establishment and maintenance of public stands for vehicles.

(At this stage Mr. Speaker took the Chair)

Mr. Spekar : The amendment moved, the question is :—

That in clause 51, in para (1) of sub-clause (A) between the words "public

ways" and "buildings', occurring in line 3, the words and commas "culverts, bridges, public" be inserted and the following be added as paras (2), (3) and (4) and the existing paras (2) to (47) be renumbered as paras (5) to (50) respectively :—

(2) Provision, maintenance, and management of Serais, dak bungalows, rest houses and other buildings for the convenience of travellers ;

(3) Plantation and preservation of trees on roadsides, public ways, public places and public buildings ; and

(4) Provision and maintenance of public gardens, public playgrounds and public places ;

—in sub-clause (B) in para (5) as renumbered, between the word "diseases" and 'semi-colon', the words and comma", and enforcement of vaccination" be inserted ;

—in sub-clause (B) in para (12) as renumbered, between the words "of" and "public" occurring in line 1, a comma and word ",sanitation" be inserted ;

—after sub-clause (J) and para (50) as renumbered, the following new sub-clause and paras be added :—

(K) Other functions :

(51) Provision and maintenance of libraries and reading rooms ;

(52) Prevention and abatement of nuisances ; and

(53) Regulation of traffic; licensing of vehicles other than

motor vehicles and the establishment and maintenance of public stands for vehicles."

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : Now the question is :

"That Clause 51 as amended do stand part of the Bill."

(*The motion was carried*)

(New Clause)

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move the amendment :

That after clause 51, the following new clauses be added as clauses 52' and 53, and the existing clauses be re-numbered accordingly :—

Encroachment

52. (1) No person shall make an encroachement, moveable or immovable, on an open space of land vesting in, or managed, maintained or controlled by a Zila Council, or on, over or under a street, road, graveyard within the limits of Zila or a drain except under a licence granted by the Zila Council and to the extent permitted by such licence.

(2) A Zila Council may remove the encroachment mentioned in subsection (1) with such force as may be necessary.

(3) Whoever trespasses into or is in wrongful occupation of property which vests in or is managed, maintained or controlled by a Zila Council may, in addition to any other penalty to which he may be liable under this Act or any other law for the time being in force, after such notice as may be provided by the Zila Council, be

ejected from such building or property by the Zila Council with such force as may be necessary.

(4) Any person aggrieved by notice issued under sub-section (3) may within seven days of the service of notice, appeal to such authority as may be appointed by Government in this behalf whose decision thereon shall be final.

(5) Notwithstanding anything contained in any other law, no compensation shall be payable for any encroachment removed under this section :

Environmental Pollution

53. (1) A Zila Council may prepare and implement schemes for the prevention of the pollution of air by the gases, dust or other substances exhausted or emitted by automobiles, engines, factories, brick kilns, crushing machines for grain, stone, salt or other material and such other sources of air pollution as the bye-laws may provide.

(2) A Zila Council may prepare and implement schemes for the prevention of pollution of water or land from such sources and in such manner as the bye-laws may provide.

Mr. Speaker : The amendment moved question is :—

That after clause 51, the following new clauses be added as clauses 52 and 53. and the existing clauses be re-numbered accordingly :—

Encroachment

"52. (1) No person shall make an encroachment, moveable, or immoveable on an open space of land vesting in, or managed, maintained or controlled by a Zila Council, or on, over or under a street,

road, graveyard within the limits of Zila or a drain except under a licence granted by the Zila Council and to the extent permitted by such licence.

(2) A Zila Council may remove the encroachment mentioned in sub-section (1) with such force as may be necessary.

(3) Whoever trespasses into or is in wrongful occupation of property which vests in or is manged, maintained or controlled by a Zila Council may, in addition to any other penalty to which he may be liable under that Act or any other law for the time being in force, after such notice as may be provided by the Zila Council, be ejected from such building or property by the Zila Council with such force as may be necessary.

(4) Any person aggrieved by notice issued under sub-section (3) may within seven days of the service of notice, appeal to such authority as may be appointed by Government in this behalf whose decision thereon shall be final.

(5) Notwithstanding anything contained in any other law, no compensation shall be payable for any encroachment removed under this section.

53. (1) A Zila Council may prepare and implement schemes for the prevention of the pollution of air by the gases, dust or other substances exhausted or emitted by automobiles, engines, factories, brick kilns, crushing machies for grain, stone, salt or other material and such other sources of air pollution as the bye-laws may provide.

Environmental Pollution

(2) A Zila Council may prepare and implement schemes for the prevention of pollution of pollution of water or

land from such sources and in such manner as the bye-laws may provide ''

(The motion u as carried)

(کلاز 52)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 52 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 52 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 53)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 53 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 53 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 54)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 54 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 54 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 55)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 55 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 55 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 56)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 56 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 56 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 57)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 57 زیر غور ہے - اس میں ترمیم ہے - وزیر قانون -

Minister for Law : Sir, I move :

That in Clause 57 in the marginal head. ing, for the word "Infection" the word "Infectious" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 57 in the marginal heading, for the word "Infectiou" the word "Infectious" be substituted.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 57 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 58)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 58 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 58 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 59)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 59 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 59 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 60)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 60 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 60 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 61)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 61 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 61 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 62)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 62 زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 62 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 63)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 63 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 63 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 64)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 64 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 64 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 65)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 65 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 65 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 66)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 66 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 66 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 67)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 67 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 67 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 68)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 68 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 68 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 69)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 69 زیر غور ہے ۔ اس میں ترمیم ہے ۔ کنور محمد یاسین خان ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir, I move :

> That in Clause 69 in the marginal heading, for the word "eeducation" the word "education" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :—

> That in Clause 69 in the marginal heading, for the word "eeducaiion" the word "education" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 69 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 70)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 70 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 70 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 71)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 71 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 71 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 72)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 72 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 72 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! آج آپ کی آواز کچھ مدھم سی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ویسے تو میں اللہ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک ہوں ۔ بہرحال میں آپ کی ہمدردی کا مشکور ہوں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! اب ہمیں آپ کی موجودگی کا احساس ہوا ہے ۔

(کلاز 73)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 73 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 73 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 74)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 74 زیر غور ہے ۔ اس میں ترمیم ہے ۔ کنور محمد یاسین خان ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : I beg to move :

That in Clause 74, in para (a), the word "prescribed" occurring in lines 2-3, be deleted.

(At this stage Ch. Ali Muhammad Khadim occupied the Chair)

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

That in Clause 74, in para (a), the word "prescribed" occurring in lines 2-3, be deleted.

(*The motion was carried*)

مسٹر چیئرمین : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 74 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 75)

مسٹر چیئرمین : اب بل کی کلاز 75 زیر غور ہے ۔ اس میں ترمیم ہے ۔ وزیر قانون ۔

Minister for Law : I beg to move :

That in Clause 75, the words "prescribed manner" occurring at the end of last line 9, be read as "manner prescribed" ; and in para (b) of sub-clause (3), for the word "provided" occurring in lines 1-2, the word "provided", be substituted.

Mr. Cahirman : Motion moved. The question is :

That in Clause 75, the word "prescribed manner" occurring at the end of last line 9, be read as "manner prescribed"; and in para (b) of sub-clause (3), for the word "providded" occurring in lines 1-2, the word "provided", be substituted.

(*The motion was carried*)

(At this stage Mr. Speaker occupied the Chair)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 75, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 76)

Mr. Speaker : Clause 76 is under consideration.

The question is :

That in Clause 76 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 77)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 77 زیر غور ہے ۔ اس میں ایک ترمیم ہے ۔ کنور محمد یاسین خان ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : I beg to move :

That in Clause 77, as renumbered, in sub-clause (2), the words "with the previous sanction of the Government" occurring in lines 4-5, be deleted ; and the following new sub-clause be added as sub-clause (3), and the existing sub-clause (3) to (6) be renumbered accordingly :—

(3) Where a plan to re-lay a street has been approved by a Municipal Committee, a person who intends to erect or re-erect a building or commences to erect or re-erect a building shall, adopt the approved building or street line abd for this purpose any space required to be left vacant shall vest in the Municipal Committee.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 77, as renumbered, in

sub-clause (2), the words "with the previous sanction of the Government" occurring in lines 4-5, be deleted ; and the following new sub-clause be added as sub-clause, (3), and the existing sub-clauses (3) to (6) be renumbered accordingly :—

(3) Where a plan to re-lay a street has been approved by a Municipal Committee, a person who intends to erect or re-erect a building or commences to erect or re-erect a building shall, adopt the approved building or street line abd for this purpose any space required to be left vacant shall vest in the Municipal Committee.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 77 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 78)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 78 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 78 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(کلاز 79)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 79 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 79 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 80)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 80 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 80 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 81)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 81 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 81 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 82)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 82 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 82 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 83)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 83 زیر غور ہے ۔

Mehar Muhammad Zafarullah Khan : Sir, I move the amendment :

That in Clause 83 in sub-clause (2), the

words and commas, with the previous sanction of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 83 in sub-clause (2). the words and commas ",with the previous sanction of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 83 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 84)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 83 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 83 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 85)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 85 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 85 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 86)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 86 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 86 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 87)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 87 زیر غور ہے ۔

Minister for Law : Sir, I move the amendment :

That in Clause 87, for the words "public street" occurring in line 2, the words "public streets" be substituted;

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 87, for the words "public street", occurring in line 2, the words "public streets" be substituted.

(*The motion was carried*)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 87 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 88)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 88 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 88 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 89)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 89 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 89 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 90)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 90 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 90 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 91)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 91 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 91 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 92)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 92 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 92 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 93)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 93 زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That in Clause 93, in the marginal

heading, for the words "Air pollution", the words "Environmental pollution" be substituted ; and

the existing section 93 be numbered as sub-section (1) and the following be added as sub-section (2), namely :—

(2) A Municipal Committee may prepare and implement schemes for the prevention of the pollution of water or land from such sources and in such manner as the bye-laws may provide.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 93, in the marginal heading, for the words "Air pollution", the words "Environmental pollution" be substituted ; and

the existing section 93 be numbered as sub-section (1) and the following be added as sub-section (2), namely :

(2) A Municipal Committee may prepare and implement schemes for the prevention of the pollution of water or land from such sources and in such manner as the bye laws may provide

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 93 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 94)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 94 زیر غور ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir I move the amendment :

That in Clause 94 in the marginal

heading, for the word "washes" the word "washing" be substituted.

Mr. Deputy Speaker: The amendment moved, the question is :

That in Clause 94 in the marginal heading, for the ordw "washes" the word "washing" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 94 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 95)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 95 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 95 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 96)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 96 زیر غور ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir I move the amendment :—

That in Clause 96, in sub-clause (2), for the word "ameniteis" occurring in line 2, the word "amenities" be substituted; and the word s "orce" and "egulate", occurring at the beginning of lines 5 and 6 respectively, the words "force" and "regulate" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 96, in sub-clause (2) for

the word "amenitеis" occurring in line 2, the word "amenities" be substituted; and the words "orce" and "egulate" occurring at the beginning of lines 5 and 6 respectively, the words "force" and "regulate" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 96 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 97)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 97 زیر غور ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir I move :

That in clause 97 in sub-clause (2), for the word "prescribed" occuring at the end of line 5; the word "necessary" be substited.

Mr. Deputy Speaker : The amendment, moved, the question is :

That in clause 97 in sub-clause (2) for the word "prescribed" occuring at the end of line 5, the word "necessary" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 97 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 98)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب کلاز 98 زیر غور ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move :

That in clause 98 for the word "prescribed", occuring in line 6, the words "provided by bye-law" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is:

That is clause 98 for the word "prescriebed", occurring in line 6, the words "provided by bye-law" be substituted.

(The motion was carried)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 98 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 99)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 99 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 99 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 100)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 100 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 100 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 101)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 101 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 101 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 102)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 102 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 102 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 103)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 103 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 103 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 104)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 104 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 104 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 105)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 105 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے ۔
کہ کلاز 105 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 106)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 106 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے ۔
کہ کلاز 106 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 107)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 107 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے ۔
کہ کلاز 107 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 108)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 108 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے ۔
کہ کلاز 108 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 109)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 109 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے -

کہ کلاز 109 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 110)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 110 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 110 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 111)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 111 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 111 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 112)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 112 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 112 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 113)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 113 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 113 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 114)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 114 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 114 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 115)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 115 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 115 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 116)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 116 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 116 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 117)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 117 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 177 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 118)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 118 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 118 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 119)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 119 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 119 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 120)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 120 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 120 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 121)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 121 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 121 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 122)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 122 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 122 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 123)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 123 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 123 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 124)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 124 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 124 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 125)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 125 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 125 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 126)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 126 زیر غور ہے۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 126 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 127)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 127 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 127 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 128)

مسٹر سپیکر : اب کلاز نمبر 128 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 128 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 129)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 129 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 129 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 130)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 130 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 130 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 131)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 131 زیر غور ہے - مہر محمد ظفر اللہ خان -

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : I beg to move :

That in Clause 131, in para (c) of sub-clause (3), for the word "acquired",

occurring in the beginning of line 3, the word "required" be substituted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is ;

That in Clause 131, in para (c) of sub-clause (3), for the word "acquired", occurring in the beginng of line 3, the word "required" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 131 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : میں آپ کی اطلاع کے لیے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ کل ہڑتال کی وجہ سے ہم بھی ہڑتال پر ہوں گے ، ہفتہ ۔ اتوار کو تو ویسے ہی چھٹی ہوتی ہے 4 تاریخ کو داتا گنج بخش صاحب کا عرس ہوگا ۔ اس لیے اب ہم 5 تاریخ کو دوبارہ meet کر سکیں گے ۔

چوہدری نور الہ سمہ : بدھ تک چھٹی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی اطلاع کے لیے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کی پیر کے روز آسٹریلیا کے گورنر جنرل سر جان کیور ۔ لاہور میں تشریف لا رہے ہیں ۔ ان کی آمد لاہور میں 3 مارچ کو 9 بج کر 20 منٹ پر ہوگی اس کے لیے آپ کو دعوت نامے مل جائیں گے ۔

ایک آواز : جناب والا ! اب کب meet کریں گے ۔

مسٹر سپیکر : یہ اطلاع آپ کو دے دی ہے ۔ وہ بھی دے دی جائے گی ۔

(کلاز 132)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 132 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 132 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 133)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 133 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 133 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 134)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 134 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 134 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 135)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 135 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 135 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 136)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 136 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 136 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 137)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 137 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 137 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 138)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 138 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 138 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 139)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 139 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 139 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : میں کاھلوں صاحب سے مشورہ چاہوں گا ، میں ایک رولنگ پڑھ رہا تھا کہ کوئی فاضل رکن ایوان میں اخبار پڑھ سکتا ہے ؟ تو اس میں صرف یہ لکھا تھا کہ اگر اس میں ایوان کی کارروائی سے کوئی متعلقہ چیز ہے تو quote کر سکتے ہیں ورنہ نہیں ۔ بہرحال کیلنڈر کے متعلق اس میں کوئی ذکر نہیں تھا ۔

(قہقہہ)

چوھدری فضل انور سمہ : جناب والا ! اب اجلاس ملتوی کر دیا جائے ۔

(کلاز 140)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 140 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 140 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 141)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 141 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 141 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 142 ـ 144)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 142—143—144 زیر غور ہیں -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 142 – 143 – 144 بل کا حصہ بنیں -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 145)

مسٹر سپیکر: : اب بل کی کلاز 145 زیر غور ہے -

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 145 the word "with the previous sanction of the Government" occurring in lines 1—2, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 145, the words "with

the previous sanction of the Government" occurring in lines 1-2, be deleted.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 145 as amended do stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(کلاززز 146 ۔ 148)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 146—147—148 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 146—147—148 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 149 ۔ 151)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 149—150—151 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 149—150—151 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 152 ۔ 160)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 152—153—154—155—156—157 158—159 اور 160 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 152—153—154—155—156—157 158—159—160 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 161 ۔ 167)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 161—162—163—164—165—166 اور 167 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 161—162—163—164—165—166 اور 167 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 168)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 168 زیر غور ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That in Clause 168 before the word "Notwithstanding" in line 1, the figure and brackets "(1)" be inserted and the words "shall be non-cognizable and" occurring in line 3 be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 168 before the word "Notwithstanding" in line 1, the figure and brackets (1) "be inserted and the words" shall be non-cognizable and" occurring in line 3 be deleted.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 168 as amended do stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(کلاز 169)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 169 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 169 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : میں ایوان سے اجازت طلب کرتا ہوں کہ کلاز 168 کو دوبارہ زیر غور لانے کی اجازت دی جائے ۔

آوازیں : اجازت ہے ۔

(کلاز 168)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 168 دوبارہ زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move a further amendment :

That in Clause 168 sub-clause (2), between the word and figures "Sections" and "179", the figures and comma "177," be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 168 sub-clause (2), between the word and figures "Sections" and "179", the figures and comma "177," be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question on is :

That Clause 168 as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 170)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 170 زیر غور ہے ۔

Minister For Law : Sir, I move :

That in Clause 170 in sub clause (3)

the figures and comma "228," occuring in line 3, be deleted.

Mr: Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 170 in sub-clause (3), the figures and comma "228", occurring in line 3, be deleted.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 170 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 171—177)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 171—172—173—174—175—176 اور 177 زیر غور ہیں -

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 171—172—173—174—175—176 اور 177 بل کا حصہ بنیں -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 178)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 178 زیر غور ہے - شیخ عزیز احمد -

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move :

That in Clause 178 in sub-clause (2), between the words "limitation" and "or", occurring in lines 1-2, the words, comma and figures "under the provisions of Limitation Act, 1908 or any other law" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :

That in Clause 178 in sub-clause (2),

between the words "limitation" and "or", occurring in lines 1-2, the words, comma and figures "under the provisions of Limitation Act, 1908 or any other law" be inserted.

(*The motion was carried*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 178 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 179 ۔ 190)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 179 ، 180 ، 181 ، 182 ، 183 ، 184 ، 185 ، 186 ، 187 ، 188 ، 189 اور 190 ، زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 179 ، 180 ، 181 ، 182 ، 183 ، 184 ، 185 ، 186 ، 187 ، 188 ، 189 اور 190 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 191)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 191 زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move :

That in Clause 191 in para (a) of sub-clause 1), between the words "the" and "fine", occurring in line 5, the words "sentence or the" be inserted : and between the words "maximum" and fine", occurring in lines 6-7, the words "sentence or" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 191 in para (a) of sub-

clause (1), between the words "the" and "fine", occurring in line 5, the words "sentence or the" be inserted; and between the words "maximum" and "fine", occurring in lines 6-7, the words "sentence or" be inserted.

(The motion was carried)

میاں منظور احمد موہل : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! ہاؤس میں کورم نہیں ہے - جناب والا ! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ قانون کے اندر رہتے ہوئے آپ اس ایوان کے محافظ ہیں - لیکن یہ سراسر زیادتی ہو رہی ہے کہ کورم نہ ہوتے ہوئے بھی کلاززز کو دھڑا دھڑ پاس کیا جا رہا ہے -

Mr. Speaker : I don't take notice of this unless some member points that any to sue.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! آپ suo-moto بھی اس کا نوٹس لے سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر : نہیں -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اگر تمام دن کورم نہ ہو تو آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے سپیکر کی ذات پر یہ فرض عائد ہوتا ہے -

Mr. Speaker : I don't count the members.

مجھے کیا پتہ ہے کہ کورم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! کورم آپ کے سامنے ہوتا ہے - آپ نے آنکھیں بند نہیں کی ہوئیں - آپ کی آنکھیں ماشاء اللہ بڑی بڑی ہیں اور ان پر عینک بھی بڑی لگی ہوئی ہے - اس لیے میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس چیز کو دیکھیں -

مسٹر سپیکر : یہ عینک پڑھنے والی ہے دیکھنے والی نہیں ہے کہ ممبر صاحبان کو count کریں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں میاں منظور احمد موہل کو ایوان کی کارروائی کا بائیکاٹ ختم کرنے پر خوش آمدید کہتا ہوں کہ

وہ اسمبلی میں تشریف لے آئے ہیں ۔ میں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ کافی عرصہ تک جمہوریت کی پامالی کے بعد آج انہیں یہ احساس پیدا ہوا ہے ۔

میاں منظور احمد موھل : جناب والا! ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔ اگر ہاؤس میں کورم نہ ہو تو وہ رولز کے مطابق کوئی سٹیٹمنٹ نہیں دے سکتے ۔

Minister for Law : House is in quorum.

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 50 کے قریب ممبران ایوان میں موجود ہیں کورم پورا ہوگیا ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 191 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلازز 192 ۔ 195)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلازز 192 ، 193 ، 194 ، 195 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلازز 192 ، 193 ، 194 اور 165 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 196)

Mr. Speaker : Now, we come to Clause 196.

Sheikh Aziz Ahmad : There is an amendment in Clause 191.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : I have withdrawn it.

Mr. Speaker : Sheikh Aziz Ahmed to move his amendment.

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move :

That in Clause 196 as renumbered, the following be added as sub-clause (3) :—

(3) In offences of the nature mentioned in Sections 172, 173, 174 and 202 of the Pakistan Penal Code, 1860, in so far as they are committed in respect of the proceedings of a Panchayat, the Panchayat may, through its Chairman, lodge a complaint in writing to Magistrate in the District competent to try such offences.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 196 as renumbered, the following be added as sub-clause (3) :—

(3) In offences of the nature mentioned in Sections 172, 173, 174 and 202 of the Pakistan Penal Code, 1860, so far as they are committed in respect of the proceedings of a Panchayat, the Panchayat may, through its Chairman, lodge a complaint in writing to Magistrate in the District competent to try such offences.

(The motion was carried)

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 196 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 197 ۔ 200)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 197 198 , 199 اور 200 زیر غور ہیں ۔

Mian Mustafa Zafar Qureshi : Sir, I congratulate you scoring double century.

Mr. Speaker : Same to you. It is a mutual score.

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 197 ۔ 198 , 199 اور 200 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 201 ۔ 204)

مسٹر سپیکر : اب کلاززز 201 202 ۔ 203 اور 204 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 201 ۔ 202 , 203 اور 204 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 205 ۔ 206)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاززز 205 , 206 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 205 , 206 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 207)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 207 زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move :

That in Clause 207 as renumbered, for sub-clause (1) the following be substituted, namely :—

(1) There shall be a District Coordination Committee in every District, which shall consist of Chairman of Zila Council, Chairman of Munici-

pal Committee, two Chairmen of Halqa Councils from each Tehsil of the District to be nominated by Zila Council and Heads of all Executive Departments of Government in the District.

and in sub-clause (3), the words "and Assistant Director Local Government Department shall be its Secretary", occurring in lines 3 – 4, be deleted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 207 as renumbered, for sub-clause (1) the following be substituted, namely :—

(1) There shall be a District Coordination Committee in every District, which shall consist of Chairman of Zila Council, Chairman of Municipal Committee, two Chairmen of Halqa Councils from each Tehsil of the District to be nominated by Zila Council and Heads of all Executive Departments of Government in the District.

and in sub-clause (3), the words "and Assistant Director Local Government Department shall be its Secretary", occurring in lines 3 –4 be deted.

(*The motion w s carried*)

Sheikh Aziz Ahmad : There is an amendment to the amendment just carried out.

I beg to move :

That in Clause 207, sub-clase (1), the word "naminated", occurring in line 5, be replaced by the word "elected",

Mr. Speaker : You mean they may elect them.

Sheikh Aziz Ahmad : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That in Clause 207, sub-clause 1) the word "nominated", occurring in line 5, be replaced by the word "elected".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 207, as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاززز 208 ۔ 209)

مسٹر سپیکر : اب کلاززز 208 اور 209 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 208 اور 209 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 210 ۔ 214)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 210 , 211 , 212 , 213 اور 214 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 210 , 211 , 212 , 213 اور 214 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(کلاز 215)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 215 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 215 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 216 ۔ 218)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاززز 216 , 217 اور 218 زیر غور ہیں -
سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 216 , 217 , 218 بل کا حصہ بنیں -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 219)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 219 زیر غور ہے - اس میں ترمیم ہے - بیگم ریحانہ سرور -

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move the amendment :

That in Clause 219, in sub-clause (3). for the word "its", occurring at the end of line 2, the word "his" be substituted.

Mr. Deputy Dpeaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 219, in sub-clause (3), for the word "its" occurring at the end of line 2, the word "his" be substituted.

(*The motion was carried*)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز 219 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 220)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 220 زیر غور ہے - اس میں ترمیم ہے - بیگم ریحانہ سرور -

Begum Rehana Sarwar : Sir, move the amendment :

> That in Clause 220, para (a) be deleted and the remaining paras (b) to (d) be renumbered as paras (a) to (c) respectively.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is :

> That in Clause 220, para (a) be deleted and the remaining paras (b) to (d) be renumbered as paras (a) to (c) respectively.

(*The motion was carried*)

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 220 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاززز 221 ۔ 229)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاززز 221 ، 222 ، 223 ، 224 ، 225 ، 226 ، 227 ، 228 اور 229 زیر غور ہیں ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاززز 221 ، 222 ، 223 ، 224 ، 225 ، 226 ، 227 ، 228 ، اور 229 بل کا حصہ بنیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 230)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 230 زیر غور ہے ۔ اس میں ترمیم ہے شیخ عزیز احمد ۔

Shaikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 230, in the marginal heading, after the word "authorities"

the words "and interim maintenance of institutions" be added ; and before the words "In any area" occurring in line 1, the brackets and figure "(1)" be added.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved the question is :

That in Clause 230, in the marginal heading, after the word "authorities" the words "and interim maintenance of institutions" be added ; and before the words "In any area" occurring in line 1, the brackets and figure "(1)" be added.

(The motion was carried)

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That the existing Clause 231 be numbered as Sub-clause (2) of Clause 230.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved, the question is :

That the existing Clause 231 be numbered as Sub-clause (2) of Clause 230.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 230 ترمیم شدہ صورت میں اس کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 231)

Mr. Deputy Speaker : Now, Clause 231 of the Bill is under consideration.

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move :

That the following be added as a new

(کلاز 40)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 40 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 40 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 41)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 41 زیر غور ہے -

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 41, in the marginal heading, for the word "Reporiing" the word "Reporting" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

> That in Clause 41, in the marginal heading, for the word "Reporling" the word "Reporting" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 41 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 42)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 42 زیر غور ہے -

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move the amendment :

> That in Clause 42, in sub-clause (3) for the word "therefore", occurring in line 7, the word "therefor" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 42, in sub-clause (3) for the word "therefore", occurring in line 7, the word "therefor" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 42 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 43)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 43 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 43 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 44)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 44 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 44 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 45)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 45 زیر غور ہے ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir, I move :

That in Clause 45, for the word "Ordinance", occurring at the end of line 1, the word "Act" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 45, for the word "Ordinance", occurring at the end of line 1, the word "Act" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 45 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 46)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 46 زیر غور ہے -

Begum Rehana Sarwar - Sir, I move :

That in Clause 46, for the 'bracket' occurring between the words "Advisor" and "not" in line 4, a 'comma' be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is ;—

That in Clause 46, for the 'bracket' occurring between the words "Advisor" and "not" in line 4, a "comma" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے -

کہ کلاز 46 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 47)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 47 زیر غور ہے -

Mehr MuhammadZafruliah Khan : Sir, I move :

That in Clause 47, in sub-clause (1) the word "The" appearing before the word "Government" be deleted ;

in para (a) of sub-clause (1) between the words "institutions" and "as", the words "or make other arrangements" be inserted ;

in part (ii) of para (b) of sub-clause (1), between the word "staff" and 'semi-colon', occurring at the end, the words "of local councils" be inserted ;

and for sub-clause (2), the following be substituted :—

(2) A local council may be required to pay towards the cost of institutions set up or other arrangements made under sub-section (1) in such proportion as Government may, from time to time determine.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 47, in sub-clause (1), the word "The" appearing before the word "Government" be deleted ;

in para (a) of sub-clause (1) between the words "institutions" and "as", the words "or make other arrangements" be inserted;

in part (ii) of para (b) of sub-clause (1), between the word "staff" and 'semi-colon', occurring at the end, the words "of local councils" be inserted ;

and for sub-clause (2), the following be substituted :—

(2) A local council may be required to pay towards the cost of institutions set up or other arrangements made under sub-section (1) in such proportion as Government may, from time to time, determine.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 47 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 48)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 48 زیر غور ہے ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir, I move :

That in Clause 48, in the marginal heading for the word "function" the word "functions" be substituted; and in sub-clause (1) the word "the" occurring before the word "Government" in line 3, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 48, in the marginal heading for the word 'function" the word "functions" be substituted; and in sub-clause (1) the wold "the" occurring before the word "Government" in line 3 be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 48 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 49)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 49 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 49 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 50)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 50 زیر غور ہے ۔

Begum Rehana Sarwar : Sir, I move :

That in Clause 50, the first three lines of sub-clause (A) be substituted as under :—

A Halqa Council may and if the Government so directs shall undertake all or any of the functions as follows:—";

—the following be added as para (27) and the existing para (27) be renumbered as para (28) :—

"(27) Promotion of adult literacy and adult education programmes ;"

—para (18) of sub-clause (b) be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved the question is :

That in Clause 50. the first three lines of sub-clause (A) be substituted as under :—

A Halqa Council may and if the Government so directs shall undertake all or any of the functions as follows :—" ;

—the following be added as para (27) and the existing para (27) be renumbered as para (28) :—

"(27) Promotion of adult literacy and adult education Programme ;"

—Para (18) of sub-clause (B) be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 50 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 50 الف)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 50 الف زیر غور ہے ۔

Mehr Muhammad Zafrullah Khan : Sir, I move ;

That in Clause 50—A, in sub-clause (3) for the word "jowers" occurring at the beginning of line 2, the word "powers" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved, the question is :

That in Clause 50—A, in sub-clause (3) for the word "jowers" occurring at the beginning of line 2, the word "powers" be substitoted.

(The motion was carried)

(At this stage Hafiz Ali Asadullah occupied the Chair)

(نئی کلاز)

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move ;

That the following new Clause be added :

Encroachments

(1) No person shall make an encroachment, moveable or immovable, on any open space or land vested in or managed, maintained or controlled by a Halqa Council, or on, over or under a street, road, graveyard within the limits of Halqa, or a drain except under a licence granted by the Halqa Council and to the extent permitted by such licence.

(2) A Halqa Council may remove the encroachment mentioned in sub-section (1) with such force as may be necessary.

(3) Whoever trespasses into or is in wrongful occupation of a building or property which vests in or is managed, maintained or controlled by a Halqa Council may, in addition to any other penalty to which he may be liable under this Act or any other law, after such notice as may be provided by the Halqa Council, be ejected from such building or property by the Halqa Council with such force as may be necessary.

(4) Any person aggrieved by notice issued under sub-section (3) may within seven days of the service of notice, appeal to such authority as may be appointed by Government in this behalf whose decision thereon shall be final.

(5) Notwithstanding anything contained in any other law, no compensation shall be payable for any encroachment removed under this Section.

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

That the following new Clause be added :

Encroachments

(1) No person shall make an encroachment, moveable or immovable, on any open space or land vested in or managed, maintained or controlled by a Halqa Council, or on, over or under a street road, graveyard within the limits of Halqa, or a drain except under a licence granted by the Halqa Council and to the extent permitted by such licence.

(2) A Halqa Council may remove the encroachment mentioned in sub-section (1) with such force as may be necessary.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ نورتھ شیڈول ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے -

Minister for Law : I beg to move :

That in Clause 3 :

(a) The following be added as para (1) : "(1) 'Act' means the Punjab Local Government Act, 1975 ;"

(b) the existing paras (1) to (32) be renumbered as paras (2) to (33) respectively ;

(c) in para (27) as renumbered, in line 2, between the 'comma' and the word 'fruit', the word and 'comma' "poultry," be inserted ;

(d) para (33) be deleted ;

(e) for para (36), the following be substituted :—

"(36) 'peasant' means any person who is owner of not more than five acres of agricultural land and engages himself personally in the cultivation of land ;"

(f) in para (38) in line 2, for the word "Class" the word "Classes be substituted ;

(g) in para (41) in line 2, for the word "other" the article "a" be substituted ;

(h) in para (42) in line 2 the word "the" occurring before the word

'Government' be deleted and for the word "other" in the same line, the article "a" be substituted ;

(i) in para (62) in line 1, for the words "Local Council" the words "Zila Council" be substituted and the words "for a Zila" occurring in line 2 be deleted ;

(j) in para (1) of sub-clause (b) in line 2, for the word "Crimin" the word "Criminal" be substituted ;

(k) in para (2) of sub-clause (b) in line 1, for the word "declare" the word "decree" be substituted

Mr. Speaker : Motion moved, The question is :

That in Clause 3 :

(a) The following be added as para (1) : "(1) 'Act' means the Punjab Local Government Act, 1975 ;"

(b) the existing paras (1) to (32) be renumbered as paras (2) to (33) resspectively ;

(c) in para (27) as renumbered, in line 2, between the 'comma' and the word 'fruit', the word and 'comma' "poultry," be inserted ;

(d) para (33) be deleted ;

(e) for para (36), the following be substituted :

"(36) 'peasant' means any person who is owner of not more than five acres of agricultural land and engages himsel personally in the cultivation of land ;"

(f) in para (38) in line 2, for the word 'Class" the word "Classes be substituted ;

(g) in para (41) in line 2, for the word "other" the article "a" be substituted ;

(h) in para (42) in line 2, the word "the" occurring before the word 'Government' be deleted and for the word "other" in the same line, the article "a" be substituted ;

(i) in para (62) in line 1, for the words "Local Council" the words "Zila Council" be substituted and the words "for a Zila" occurring in line 2 be deleted ;

(j) in para (1) of sub-clause (b) in line 5, for the word 'Crimin" the word "Criminal" be substituted ;

(k) in para (2) of sub-clause (b) in line 1, for the word "delare" the word "decree" the word "decree" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے -

کہ کلاز 3 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ -

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا Preamble زیر غور ہے -

سوال یہ ہے -

کہ Preamble بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

—— | ——

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائیٹل زیر غور ہے چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ خود بخود بل کا حصہ بنتا ہے ۔

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں آج اس فاضل ایوان کو اور آپ کو بھی مبارک باد پیش کرنی چاہتا ہوں کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ اور ایشیاء میں اور اس خطہ میں بھی اگر پہلی مرتبہ نہیں تو یہ ایک جمہوری قانون جو کسی بھی ملک کے غریب لوگوں کو عام آدمیوں کو گلیوں میں بسنے والوں کو دیہات میں بسنے والوں کو جھونپڑیوں میں بسنے والوں کو انتقال اقتدار کرنے کے مترادف ہے یعنی اقتدار میں انہیں شریک کرنے کی طرف یہ پہلا قدم ہے جیسا کہ کل جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ ہماری پارٹی کے چار اصول ہیں جس میں سے ایک اصول یہ ہے کہ عوام طاقت کا سرچشمہ ہیں لیکن جناب والا ! اس قانون کے بغیر اس پر عمل درآمد کئے بغیر ہم صحیح معنوں میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے عوام کو ان کا حق اقتدار سونپ دیا ہے ۔ جناب والا ! میں اس فاضل ایوان کو تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان میں پہلی مرتبہ اپنے صوبے کے غریب لوگوں کے لیے یہ قانون پاس کرکے اور یہ قانون مرتب کرکے اقتدار اصل حقداران کی طرف لوٹانے کی کوشش کی ہے ۔

جناب والا ! اس کے متعلق جو جذبہ قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ہماری پارٹی میں کارفرما ہے کل جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے نہایت فصاحت کے ساتھ اس ایوان میں اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے تھے ۔ جناب والا ! میں اس قانون کے متعلق چند نکات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ جانتے ہیں کہ کسی بھی ملک میں خاص طور پر جہاں پارلیمانی جمہوریت ہو اس وقت تک جمہوریت مکمل نہیں ہو سکتی جب تک لوکل سیلف گورنمنٹ کے ادارے قائم نہ کئے جائیں ۔ جناب والا ! محض صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی قائم کرنے سے ملک میں جمہوریت نہیں آسکتی اگر مقامی سطح کا کاروبار غریب لوگوں کا کاروبار اور دیہات میں بسنے والوں کے مسائل جو ہیں اور جو موقع پر حل ہونے کے قابل ہیں ان

کو صرف افسروں کے ذریعہ ملازموں کے ذریعہ ہی حل کیا جائے تو کسی صورت میں اسے جمہوری اقدام نہیں کہا جا سکتا ۔ جناب والا ! ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے ادارے موجود ہوں جو صحیح معنوں میں جمہوری ہوں ۔ ہمارے ملک میں 1935ء سے لے کر بلکہ اس سے بھی پیشتر کسی نہ کسی شکل میں لوکل گورنمنٹ کا نظام رائج رہا ہے ۔ جناب والا ! انگریز کے زمانہ میں جو لوکل گورنمنٹ کا نظام یہاں رائج تھا اس میں صرف دکھاوے کی بات تھی ۔ عوام کو ان کا حق نہیں دیا گیا تھا اور جناب والا ! اس میں یہ ہوتا تھا کہ ہر لوکل کونسل کے ادارے میں ایک افسر ایگزیکٹو افسر کی حیثیت سے ایک کنٹرولنگ افسر کی حیثیت سے موجود ہوتا تھا اور اس کے ساتھ ہر لوکل گورنمنٹ کے ادارے پر کنٹرولنگ اتھارٹی کی شکل میں ایک بیوروکریٹ اور افسر مقرر ہوتا تھا اگر کسی قصبے اور شہر کی میونسپل کمیٹی یا ڈسٹرکٹ کونسل کے منتخب نمائندے کوئی فیصلہ کرتے تھے تو وہ افسر ایک جنبش قلم سے اس فیصلہ کو کالعدم کر سکتا تھا ۔ جناب والا ! اس قانون میں ہم نے اس بات کی ضمانت دی ہے اگر آپ اس کی پہلی کلاز سے لے کر آخری کلاز تک جائیں تو آپ کو کسی جگہ بھی کسی افسر کی شکل نظر نہیں آئے گی ۔ اگر آپ دیکھیں گے تو محض اس میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جنہیں عوام بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کریں گے ۔ منتخب نمائندوں کے علاوہ اس سارے قانون میں کسی افسر کا ذکر نہیں کیا گیا اس لیے میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایشیاء بھر میں یہ جمہوری قانون ہے اور اس سے بہتر لوکل گورنمنٹ کا کا نظام ایشیا کے کسی خطے میں رائج نہیں ہے ۔ ہم نے بکسر کنٹرولنگ اتھارٹی کے تصور کو ختم کر دیا ہے اور ہم نے لوگوں کو اس بات کا مجاز بنا دیا ہے کہ وہ اپنے مقامی مسائل اپنے ہی فیصلے سے حل کریں اور حکومت نے یہ کام پہلی مرتبہ کیا ہے ۔

جناب والا ! میں تو یہاں تک کہنے کے لیے تیار ہوں کہ اگر سابقہ حکومتیں اس ملک کے عوام پر اعتبار کرتیں اگر وہ اپنے ملک کے لوگوں پر اعتماد کرتیں تو یہ پاکستان کسی صورت میں دو نیم نہ ہوتا جناب والا !

اس کا سبب یہ ہے کہ ہماری سابقہ حکومتوں نے اس ملک کے عوام پر کبھی اعتماد کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ اس ملک کے غریب عوام پر کبھی اعتبار کرنے کی کوشش نہیں کی اور ان کو اقتدار میں شریک کرنے کا حق کبھی نہیں دیا گیا ۔ جس کی وجہ سے جو پاکستان کا حشر ہوا ہے وہ آپ نے دیکھا ہے ۔

جناب والا! پاکستان کی سالمیت کے لیے پاکستان کو تندرست اور توانا رکھنے کے لیے پاکستان کو مضبوط بنانے کے لیے لوکل گورنمنٹ کے نظام کا جلد از جلد قیام نہایت ضروری ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! ہم نے اس قانون کے ذریعہ گاؤں سے لے کر ضلعی سطح تک ادارے قائم کئے ہیں ہم نے گاؤں میں دیہی کونسلیں قائم کی ہیں ۔ جن کی دو صورتیں ہوں گی ۔ دیہی کونسل ایک کونسل کی حیثیت سے اپنے گاؤں کے ترقیاتی کام سرانجام دے گی اور جو اس گاؤں کے مقامی مسائل ہوں گے ان کا حل تلاش کرے گی اور اس کے ساتھ دیہی پنچایت کی حیثیت سے ہم نے اس ملک کے غریب لوگوں پر جن کو موچی ۔ لوہار ۔ ترکھان اور مزارع کہا جاتا ہے اعتبار کیا ہے کہ وہ بھی اس میں فیصلے کر سکتے ہیں کیونکہ وہ قابل اعتبار لوگ ہیں ۔ ہم نے ان کو دیہی پنچایت کے تحت دو ماہ قید اور ایک ہزار روپے تک کے جرمانے کرنے کے اختیارات دیئے ہیں اور اس کے علاوہ پانچ ہزار روپے کے دیوانی مقدمات سننے کے اختیارات دیئے ہیں تاکہ گاؤں کے غریب لوگ معمولی تنازعات کے لیے عدالتوں کا چکر نہ لگائیں ۔

جناب والا! آپ تو اس ملک کے مایہ ناز وکیل ہیں ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس سارے نظام سے اس ملک کے لوگوں کو انصاف نہیں ملتا ۔ انصاف سے میرا مطلب یہ نہیں کہ عدالتیں نا انصافی کرتی ہیں بلکہ اس انصاف کے سسٹم سے جو ہمارے ملک میں رائج ہے اس ملک کے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ ہم کروڑوں روپے اس سسٹم پر خرچ کرکے عام آدمی کو انصاف نہیں دے سکتے ۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک غریب آدمی جو گاؤں میں

بستا ہے اور جس کے پاس کوئی زمین نہیں اور پانچ سات ایکڑ زمین لے کر بطور مزارع کے کاشت کرتا ہے یا محنت مزدوری کرتا ہے تو کیا وہ اس ہائی کورٹ یا کسی اور عدالت میں کسی وکیل کو engage کر سکتا ہے۔ جناب والا! ہرگز نہیں۔ اس ملک میں انصاف حاصل کرنے کے لیے اس وقت جو نظام موجود ہے وہ غریب آدمیوں کے لیے نہیں ہے وہ تو ان چند لوگوں کے لیے ہے جن کی تجوریاں مال سے بھری ہوئی ہیں۔ جناب والا! اس ملک میں انصاف اتنا مہنگا ہے ہم نے سوچا کہ ہم کیوں نہ اپنے غریب لوگوں پر اعتماد کریں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ پنجاب کے لوگ پنچایت کا بڑا تقدس کرتے ہیں۔ ہمارے لوگ عدالت میں جا کر جھوٹ بولنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن پنچایت کے سامنے چاہے وہاں ان کا قتل ہی کیوں نہ ہو کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ اس لیے ان پنچایتوں کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں تاکہ دیہات کے لوگوں کے اور محلوں کے لوگوں کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں ان کو مقامی سطح پر ہی حل کر لیں۔ کل مجھے کسی نے کہا تھا کہ لوگوں کو دقت ہوگی اور وکیل وہاں لے جانے کی اجازت دیجائے تو میں نے کہا کہ جناب والا! قانونی انصاف اور حقیقی انصاف میں فرق ہے۔ اگر تو ہمیں دیہات کے لوگوں کو محلے کے لوگوں کو گلی کے لوگوں کو قانونی انصاف دینا ہے پھر تو ہم وکلاء حضرات کو یہ تکلیف دیں کہ وہ ضرور ان پنچایتوں میں آئیں۔ جناب والا! ان پنچائیتوں میں ہم تو حقیقی انصاف دینا چاہتے ہیں۔ میرے محلہ میں آپ کے محلہ میں ہمیں ہر بات کا علم ہوتا ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ اس کام کے لیے کسی وکیل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے عام آدمی کو بھی انصاف مل سکے گا۔ میں تو یہ کہوں گا کہ صحیح معنوں میں یہ انصاف ہے۔

جناب والا! ہم نے اور آپ نے یہ دیکھا کہ ایوب خان کے زمانے میں جو نظام قائم کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس میں مصالحتی عدالتیں قائم کیں، اس میں ایک چیرمین کو یہ اختیار دیا کہ وہ اپنے دو فریق منتخب کر لے دو نمائندے منتخب کر لے۔ جناب والا! وہ

ہمیشہ اپنے اپنے فریق کے ساتھ رہتے تھے ۔ اور فیصلہ صرف چیرمین کے ہاتھ میں ہوتا تھا ، ہم نے اس قانون میں یہ نہیں رکھا ۔ ہم نے تو تمام کونسل کو اختیارات دیئے ہیں ۔ ان لوگوں کو اختیارات دیئے ہیں ۔ جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہو کر آئیں گے ۔ ہم نے یہ پابندی بھی عائد کی ہے کہ گاؤں کے اجلاس میں تمام لوگوں کے مقدمات سن کر فیصلے کئے جائیں ۔ جناب والا ! ایوب خان کے زمانہ میں فیصلہ پھر سرکاری افسران ہی کیا کرتے تھے ۔ کلکٹر ، کے پاس سول جج کے پاس ان لوگوں کے پاس اختیارات ہوتے تھے ۔ لیکن جناب والا ! ہم نے ان چیزوں کو ختم کر دیا ہے ۔ اپیل بھی اب حلقہ کونسل کے پاس رکھ دی ہے ۔ تاکہ دیہات کے فیصلے دیہات کے معتبر یعنی منتخب عوام ہی کر سکیں۔ اگر جناب والا ! پنچائیت میں ناانصافی ہوتی ہے تو لوگوں کو پھر بھی انصاف مل سکے ۔ ہم نے ہر چیز کا بغور جائزہ لیا ہے ۔ میں آپ کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں ۔ میں خود بھی پنجاب کے ایک دیہات کا باشندہ ہوں ، اس قانون کے لاگو ہو جانے سے پنجاب کے دیہاتیوں کے بے شمار مسائل ختم ہو جائیں گے اور انہیں حقیقی انصاف میسر آ جائے گا ۔ انصاف بلا قیمت مل سکے گا ۔ کیونکہ دیہات میں اگر کوئی آدمی جھوٹ بولتا ہے تو سب کو معلوم ہو جاتا ہے ۔ اور کوئی آدمی غلط فیصلہ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا آدمی دیہات میں گاؤں میں عوام کی نظروں میں گر جاتا ہے ، ناکارہ ہو جاتا ہے ۔ اور پھر اس کے اوپر ایک اخلاقی چیک مقرر ہوتا ہے ۔ اس لیے وہ غلط فیصلہ نہیں کر سکتا ۔

جناب والا ! اس طرح سے ہم نے یہ ضلع کونسل اور دیہات کے لیے بھی کیا ہے ۔ اس میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر تمام نمائندے منتخب ہوں گے ۔ جناب والا ! اس میں ہم نے یہ گنجائش بھی رکھی ہے ۔ کہ چیرمین اگر چاہے تو ممبران کو ایگزیکٹیو اختیارات بھی دے سکتا ہے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے محکموں کا نظم و نسق بھی ان کے سپرد کر سکتا ہے ۔ اس طرح لوکل کونسل کی سطح پر پارلیمانی جمہوریت کا تصور پیدا ہو جائے گا ۔ اس میں یہ بھی رکھا گیا ہے کہ حلقہ کونسل ڈویلپمنٹ یونٹ بنانے کی کوشش

میں نیشن بلڈنگ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ہر شعبہ کو اکٹھا کریں گے۔ اس طرح ڈسٹرکٹ میں بھی جو تمام اسی قسم کے ادارے ہوں گے وہ اس کام پر مامور ہوں گے اور ڈسٹرکٹ کونسل کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس طرح ترقی کی راہیں ہموار ہو جائیں گی۔ اس طرح گاؤں اور شہروں کی ترقی کے لیے وہاں کے لوگوں کا عمل دخل زیادہ ہو جائے گا۔

جناب والا! شہروں میں بھی اسی طرز کا نظام قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ شہر میں میونسپل کمیٹیوں کو محلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہاں محلہ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ جو محلہ کو پنچائیت کے طور پر اور محلہ کونسل کے طور پر محلہ کے لوگوں کے تنازعات کو ختم کروائے گی۔ اس طرح جو آدمی میونسپل کمیٹی میں منتخب ہو کر جائے گا وہ براہ راست منتخب ہوگا، اور کسی جگہ ان ڈائرکٹ الیکشن نہیں رکھا گیا۔ محض ایک جگہ، چھوٹے مالکان، چھوٹے مزارعین کو، مزدوروں کو یا ''معین'' قسم کے لوگ جو دیہات میں ''کمیں'' سمجھے جاتے ہیں ان کے لیے علیحدہ سیٹیں رکھی گئی ہیں وہ بھی اس لیے کہ کہیں یہ لوگ اگر منتخب نہ ہو سکے تو ان کو پھر بھی نمائندگی دی جائے۔ کیونکہ ان کے لیے ہم نے پابندی لگا دی ہے کہ مقررہ حد تک یعنی ایک تہائی اگر یہ منتخب نہیں ہوئے تو ان کو نمائیندگی دی جائے۔ اور ایک ایک آدمی کو کونسل ڈائرکٹ الیکشن کے ذریعہ منتخب کرے گی۔

جناب والا! اس طرح سے ہر کونسل میں چھوٹا کاشت کار بھی ہوگا، مزارع بھی ہوگا اور مزدور بھی ہوگا۔ اور معین بھی ہوگا۔ جناب والا آپ کو معلوم ہوگا یہ وہی لوگ ہیں جنہیں زمیندار اپنے پاس بٹھاتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے۔ اور اب یہی لوگ زمیندار کے ساتھ بیٹھیں گے اور یہی لوگ ان کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ بھی کریں گے۔ اب ہم نے ان کو قانونی ضمانت دے رکھی ہے۔ ہر صورت میں یہ لوگ کونسل میں موجود ہوں گے۔ محلہ کمیٹی ہو چاہے ضلع کمیٹی یا میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن ہر جگہ ان کو نمائیندگی ملے گی۔ جناب والا اس قانون پر عمل درآمد سے صوبہ میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اس انقلاب کا آغاز ہو جائے گا۔

جس کا پیغام نبی پاک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے دیا تھا اسے جناب والا کچھ اور بزرگوں نے جاری بھی رکھنے کی کوشش کی مگر کچھ حالات ایسے تھے۔ انگریزوں کی حکومت تھی۔ نظام حکومت غلط تھا لوگوں کے ذہن مفلوج تھے۔ بیرونی اثرات موجود رہے مالک اور غیر مالک کا تصور پیدا کر دیا گیا۔ جناب والا! اب خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس نے قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو جیسا لیڈر ہمیں دیا اور ہم نے ہماری پارٹی نے اس کی قیادت میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور اسی نظام پھر کو جس کے لیے کوشش کی گئی تھی دوبارہ اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جناب والا! قائد اعظم محمد علی جناح کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو نے حقیقی معنوں میں اس نظام پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ حقیقی معنوں میں ہم نے یہ انقلاب لانے کی کوشش کی ہے۔ وہی راستہ اپنایا ہے جو ہمارے نبی پاک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے ہمیں بتایا تھا۔ جناب والا! اس پر عمل کے بعد انشاء اللہ ہم آگے کی طرف بڑھ سکیں گے۔ اور اس صوبہ میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا۔ آج ان لوگوں کو اپنا حق مل جائے گا جن کو لوگ ''کمیں'' کے نام سے پکارتے رہے ہیں۔ جناب والا! میں یہ بات پھر بتا دینی چاہتا ہوں یہ سب کچھ اس ایوان کی بدولت ہے اس ایوان کے فاضل ممبران کی وجہ سے حاصل ہو رہا ہے۔ جناب والا! میں تو یہ کہوں گا پچھلے تین سال میں جو بھی اچھے کام ہوئے ہیں ان سب میں سے یہ عظیم کارنامہ ہے۔

جناب والا! یہ کام جمہوریت کے لیے نہایت ضروری تھا یہ جمہوریت کا ستون ہے۔ اگر عمارت کے ستون مضبوط نہ ہوں تو وہ عمارت نیچے آگرتی ہے۔ اس لیے جمہوریت کو اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے بہت ضروری تھا کہ اس قانون کو پاس کیا جائے۔ آج میں تمام فاضل اراکین کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اسے بنانے اور کامیاب کرنے میں مدد دی۔

جناب والا ! ایک بات میں پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ بل عجلت میں ہرگز پاس نہیں ہوا ۔ جناب والا ! 1972ء میں سابق وزیراعلیٰ پنجاب جناب معراج خالد صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی ۔ جس کا میں بھی اور جناب بھروانہ صاحب بھی ممبر تھے ۔ ہم نے اس کی رپورٹ پیش کی اور جناب قائد عوام نے اس کو صوبائی کمیٹی میں پیش کیا اور پھر رامے صاحب نے سپری صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اس قانون کو ڈرافٹ کیا اور پورے غور و خوض کے بعد ہم نے اسے اس ایوان میں پیش کیا ۔ اور ان تمام کوششوں سے ہم نے یہ قانون اس ایوان میں پیش کیا ۔ جناب والا ! آخر میں میں آپ کا اور اس ایوان کے تمام فاضل اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

میاں خان محمد : جناب سپیکر ! وزیر قانون نے اپنی تقریر میں جو ایک فقرہ استعمال کیا ہے کہ پنجاب کے لوگ عدالتوں میں جھوٹ بولتے ہیں ۔ وہ واپس لیا جائے ۔ اس میں پنجاب کا لفظ حذف کر دیا جائے ۔

وزیر قانون : میں نے یہ نہیں کہا کہ جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتے لیکن پنچائیت کے سامنے کسی صورت میں جھوٹ نہیں بولتے ۔ جناب والا ! یہ ایک حقیقت ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عدالت میں جھوٹ بولنا برا نہیں ہے ۔ لیکن پنچائیت کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ سمجھتے ہیں ۔ ویسے میں نے یہ سب کے لیے نہیں کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہیں جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے پنجاب کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے ۔ پنجاب سے باہر بھی ایسے لوگ ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں پنجاب کے دیہات کا ذکر کر رہا ہوں ۔ اپنی ثقافت اور معاشرت کا ذکر کر رہا ہوں ۔ جناب والا ! آپ کی اجازت سے ہم ایک ترمیم اس قانون میں پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ اس قانون میں ہمارے صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبران کو بیک وقت ضلع کونسل اور میونسپل کمیٹی جو کہ ان کے حلقہ نیابت میں آتی ہیں ان کا ممبر بنایا جا رہا ہے ۔ لیکن جب میں نے اسے غور سے دیکھا تو یہ اس طرح ہوگیا ۔ کہ ہمارے وہ ممبر صاحبان محلہ کمیٹی کے ممبر بھی بن گئے ۔ اور اس طرح سے ہمارے ممبران کے لیے ایک مشکل پیدا ہوگئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس طرح سے انھیں بیک وقت کئی کئی میٹنگ کے لیے حاضر ہونے وقت بڑی مشکل پیش آئے گی ۔

وزیر قانون : اس سے دوسری اور بھی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی ۔ اس لیے میں یہ in addition ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : پہلے آپ ایوان سے اجازت لیں ۔

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ کلاز 19 ۔ (الف) میں ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔ اور اس کو re-open کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 19 (الف) کو re-open کرنے اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : It is re-opened.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That Clause 19(A) may be substituted by the following :

In addition to the number of Members fixed in this Chapter for a Zila Council or a Municipal Committee, a Member of the Provincial Assembly of the Punjab and a Member of the National Assembly of Pakistan, elected directly, shall be a Member of the Zila Council or the Municipal Committee falling within his Constituency or of which his Constituency is a part, as the case may be.

مسٹر سپیکر : سردار صغیر احمد صاحب آپ کی غیر حاضری میں میاں مصطفےٰ ظفر قریشی نے یہ نکتہ پیش کیا ہے اور اب وہ آپ کو بتانے آئے ہیں ۔ وہ نکتہ میں آپ کو بتاتا ہوں ۔ انھوں نے یہ کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ لیڈی میمبرز اضلاع کی جو ضلعی کونسل ہے اس کی رکن بھی

ہوں گی اور اس میں جو دس بارہ بیس میونسپلٹیاں آتی ہیں ان کی بھی رکن ہوں گی ۔ اب شیخ عزیز احمد یہی پوچھ رہے تھے ۔ تو میں نے ان سے پوچھا ہے کہ اس میں حسد اور رشک کی کیا بات ہے ۔ مگر چوہدری جمیل حسن منج صاحب کہہ رہے تھے کہ ان کی مصروفیت اتنی بڑھ جائے گی تو پھر وہ اسمبلی میں کب آیا کریں گی ۔ وہ attend نہیں کریں گی تو لوگ کہیں گے کہ مقامی نمائندگی نہیں ہو رہی ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج : جناب والا! یہ تو ہوا کرے گا ۔

وزیر قانون : جناب والا! ہم ایسی ترمیم لے آتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اور جو اگلی بات انہوں نے کہی وہ یہ تھی کہ عام طور پر ڈسٹرکٹ کونسل میونسپل کمیٹی کی ممبر شپ میں آنے جانے کا نہ ڈی ۔ اے ہوتا ہے اور نہ ٹی ۔ اے ہوتا ہے یعنی کچھ نہیں ہوتا ۔ اور یہ بیچاری ایک شہر کی میونسپل کمیٹی میں دوسرے شہر کی میونسپل کمیٹی میں تیسرے شہری میونسپل کمیٹی میں جایا کریں گی اگر نہیں جائیں گی تو they would be defaulture. اور جائیں گی تو they will be spending all this money یہ خرچ کہاں سے آئے گا ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس کا بہترین حل نکل سکتا ہے ۔ ہم ان کونسلوں میں اسمبلیوں کے نمائندگان کو نمائندگی دینا چاہتے ہیں ۔ اسمبلی کے نمائندگان کی نمائندگی ان کونسلوں میں ہو جائے گی اور عورتوں کو وہاں ممبر بنانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ کیونکہ عورتوں کی ہم نے وہاں علیحدہ نشستیں مخصوص کر دی ہیں ۔ جو لیڈی ممبران ہیں ان کو وہاں ممبر بنانے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ ان کی نمائندگی ممبر صاحبان جو اس حلقہ سے منتخب ہوئے ہیں وہ کریں گے ۔ اس لیے میں ایسی وضاحت اس میں کرا دیتا ہوں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! حلقہ کونسل میں بھی ممبر صاحبان کو نمائندگی دیں ۔

منشر جاوید حکیم قریشی : جناب والا! میں سردار صغیر احمد صاحب یہ گزارش کروں گا کہ اگر حلقہ کونسل میں ممبر صاحبان نہیں ہوں گے تو پھر سارا مقصد ہی فوت ہو جائے گا ۔

(قطع کلامیاں)

میاں ظہور احمد : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ چیز پارٹی میٹنگ میں زیر بحث لے آئیں اور پھر یہ ترمیم پیش کر دیں کیونکہ اس میں جو خامیاں ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گی -

شیخ عزیز احمد : جناب والا! یہ تحریک ابھی پیش نہیں ہوئی کہ بل پاس کیا جائے یا منظور کیا جائے - تیسری خواندگی پر اگر کوئی ترمیم ہے تو وہ ہو سکتی -

(قطع کلامیاں)

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر! یہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹیں ہیں یہ تو اس ترمیم کے حق میں نہیں ہیں - اگر ترمیم کرنی ہے تو جیسے میرے بھائی معزز رکن نے کہا ہے کہ ایک میٹنگ رکھ لیں اور اس میں یہ بات طے ہو جائے گی -

مسٹر سپیکر : سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئی -

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا! رپورٹ آگئی ہے -

چوہدری محمد حیات گوندل : جناب والا! ایوان میں رپورٹ نہیں آئی -

Mr. Speaker : I would like to know whether this has been presented.

میر محمد ظفراللہ خان بھروانہ : جناب والا! سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ دفتر میں پہنچ گئی ہے -

مسٹر سپیکر : دفتر میں پہنچنے کی اور بات ہے لیکن اس ایوان میں نہیں آئی -

میر محمد ظفراللہ خان بھروانہ : جناب والا! دفتر میں پہنچ جانے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس ایوان میں آگئی -

مسٹر سپیکر : اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا -

میر محمد ظفراللہ خان بھروانہ : جناب والا! یہ دفتر کا فنکشن ہے کہ وہ آپ کو بتائے کہ رپورٹ پہنچ گئی ہے -

Mr. Speaker : Some member of the Committee has to move it in the House.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is :

That Caluses 19(a) may be substituted by the following :—

In addition to the number of Members fixed in this Chapter for a Zila Council or a Municipal Committee, a Member of the Provincial Assembly of the Punjab and a Member of the National Assembly of Pakistan, elected directly, shall be a Member of the Zila Council or the Municipal Committee falling within his Constitutency or of which his Constituency is a part, as the case may be.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : Now we go on to the third reading

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال ہے :

کہ دی پنجاب لوکل گورنمنٹ بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ تمام اراکین اسمبلی 5 تاریخ کو تشریف لے آئیں اب دس دن کی چھٹی کر لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اب اجلاس کی کارروائی 5 مارچ 1975ء 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 5 مارچ 1975ء بروز ہفتہ 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چودھواں اجلاس

بدھ ۔ 5 مارچ 1975ء
(چہار شنبہ ۔ 21 صفر 1395ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

پارہ ۱۷ ـــــ س ۲۱ ـــــ رکوع ۴ ـــــ آیات ۴۲ تا ۴۴

کہدو کہ رات دن میں اللہ کے سوا تمہاری کون حفاظت کرسکتا ہے بات یہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو ان کو (مصیبتوں سے) بچا سکیں وہ آپ اپنی بھی مدد نہ کرسکیں گے اور نہ وہ ہماری پناہ میں آسکیں گے (ان کو بالکل پناہ نہیں دی جائے گی) بلکہ ہم ان لوگوں کو اور اُن کے باپ دادا کو فائدے پہونچاتے رہے یہاں تک کہ (اس حالت میں) ان کی عمریں بیت گئیں۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں تو کیا ایسے لوگ غلبہ پانے والے ہیں؟

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے -

پیرول پر رہا شدہ قیدی

*5041 - **چوہدری علی بہادر خان :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال 1971-72ء اور 1972-73ء میں صوبہ پنجاب میں کل کتنے قیدی PAROLE پر رہا کئے گئے اور اس سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدنی ہوئی ؟

پارلیمانی سیکریٹری جیل خانہ جات (کنور محمد یاسین خان) : سال 1971-72ء اور 1972-73ء میں صوبہ پنجاب میں کل 601 قیدی پیرول پر رہا کئے گئے - اس سے حکومت کو سالانہ کوئی آمدنی نہیں ہوئی -

چوہدری علی بہادر خان : جناب والا ! کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جواب میں 601 لکھا ہوا ہے اور یہ 804 بتا رہے ہیں - ان میں سے کون سا صحیح ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری : جو میں نے اس وقت بتایا ہے وہ صحیح ہے -

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ رہا ہونے کے لیے کتنے میعاد کے قیدی کو رہا کیا جا سکتا ہے ؟

Mr. Speaker : This supplementary doesn't arise.

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ parole پر رہا ہونے والوں سے کتنی فیس وصول کی گئی ہے اور حکومت کے خزانے میں کتنے جمع ہوئے ہیں ؟

وزیر قانون : جناب والا ! یہ حکومت کے خزانے میں جمع نہیں ہوتے بلکہ یہ رقم انہیں قیدیوں کو واپس دے دی جاتی ہے جب وہ رہا ہو کر جاتے ہیں تاکہ وہ اپنا کاروبار کر سکیں اور اس دوران جو مصارف حکومت نے برداشت کرنے ہوتے ہیں - ان کی بچت ہو جاتی ہے -

---

ٹیلیویژن کی سستے داموں دستیابی

*5358 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ کی جیلوں میں جو ٹیلیویژن اور ریڈیوسٹ تیار ہو رہے ہیں ۔ ان کی فروخت کا کیا طریق کار ہے ۔

(ب) 1972-73ء میں کتنے سیٹ تیار ہوئے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ٹیلیویژن بازار میں عوام کو آسانی سے مقررہ قیمت پر دستیاب نہیں ہوتے ؟

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : (الف) فی الحال کسی جیل میں ٹیلیویژن سیٹ تیار نہیں ہوتے البتہ کوٹ لکھپت جیل میں ٹرانسسٹر تیار کئے جاتے ہیں جن کی فروخت فرم آر جی اے خود کرتی ہے ۔ اس لیے محکمہ جیل کا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔

(ب) ٹرانسسٹر سیٹ جوڑنے کے منصوبہ کے عملدرآمد ہونے کے بعد سے تیس جون 1973ء تک سات ہزار پانچ سو اکتیس (7,531) اور یکم جولائی 1973ء تا 31 مارچ 1974ء تینتالیس ہزار آٹھ سو دو (43802) ٹرانسسٹر سیٹ تیار کئے گئے ۔

(ج) ۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اس کی فروخت اور دستیابی کا محکمہ جیل سے کوئی تعلق نہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ سے بات کرنے کا کیا فائدہ ہے چونکہ آپ اس محکمہ سے متعلق نہیں ہیں کہ آیا یہ ٹیلیویژن سیٹ اور ٹرانسسٹر سیٹ بنائے ہیں یا نہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! یہ آخری مرحلے میں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے یہ کہا ہے کہ سپیکر کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ آخری مرحلے میں ہیں یا نہیں ۔

وزیر قانون : جناب جب میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ آخری مرحلے میں ہیں تو بات ختم ہو گئی ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں

گے کہ اس ٹرانسسٹر سیٹوں کے پارٹس حکومت مہیا کرتی ہے یا آر - جی - اے ؟

وزیر قانون : آر - جی - اے -

صوبہ کی جیلوں میں صنعتوں کا قیام

*6128 - **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت صوبہ کی جیلوں میں نئی صنعتیں رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو ان صنعتوں کی اقسام کیا ہوں گی نیز ایسی جیلوں میں جہاں ابھی تک کوئی صنعت قائم نہیں کی گئی وہاں کب تک صنعتوں کا قیام عمل میں آئے گا ؟

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : فی الحال پنجاب کی جیلوں میں مندرجہ ذیل نئی صنعتیں رائج کرنے کا پروگرام ہے :—

1 - نیو سنٹرل جیل بہاولپور	پاور لوم برائے کپڑا
2 - نیو سنٹرل جیل ملتان	پاور لوم برائے کپڑا
3 - سنٹرل جیل ساہیوال	مزید لوم برائے قالین بافی
4 - سنٹرل جیل میانوالی	مزید لوم برائے قالین بافی
5 - ڈسٹرکٹ جیل کیمبل پور	ماچس فیکٹری اور لوم برائے قالین بافی
6 - بورسٹل جیل بہاولپور	ہوزری کی صنعت میں مزید توسیع
7 - سنٹرل جیل لائیلپور	1 - بید خشت سازی 2 - لوم برائے کمبل سازی 3 - لوم برائے قالین سازی
8 - ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	کھیلوں کے سامان کی صنعت میں توسیع
9 - ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور	1 - ٹیلیویژن اسمبلی پلانٹ و ٹرانسسٹر اسمبلی پلانٹ 2 - سائیکل انڈسٹری

3 ۔ سرامک انڈسٹری (چینی کے برتن بنانے کا کارخانہ)

4 ۔ قالین بافی

10 ۔ زنانہ جیل ملتان — کشیدہ کاری اور اون بننے کی صنعت

صوبہ کی تمام سنٹرل جیلوں میں مختلف صنعتیں رائج ہیں ۔ ڈسٹرکٹ جیلوں میں حوالاتیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ صنعتیں رائج کرنا مشکل ہیں علاوہ ازیں صنعتوں کے تمام جیلوں میں قیام کے لیے کافی سرمایہ چاہیے جس کے لیے کافی وقت اور وسائل درکار ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے کہا ہے کہ صنعتیں موجود ہیں حالانکہ جواب میں ہے کہ رائج کرنے کا پروگرام ہے ۔ کون سا صحیح ہے ؟

مسٹر سپیکر : انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ موجود ہیں اور نئی لگانے کا پروگرام ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : جواب میں لکھا ہے کہ رائج کرنے کا پروگرام ہے ۔

وزیر قانون : جونہی وسائل مہیا ہوئے مزید صنعتیں لگائی جائیں گی ۔

وقف جائداد سے محکمہ اوقاف کی آمدن اور خرچ

*6129 ۔ **ملک عبد اعظم :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں حکومت کی تحویل میں وقف جائداد سے سال 1973_74 میں کتنی آمدنی ہوئی تھی اور کل اخراجات کیا ہوئے تھے ؟

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : مالی سال 1973_74 میں محکمہ کی تحویل میں وقف املاک سے کل 1,12,44,451.33 روپے آمدن ہوئی اور 1,02,51,884.36 روپے خرچ ہوئے ۔

جہلم جیل میں قیدیوں اور عملے کی تعداد

*6155 ۔ **مرزا فضل حق :** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) جہلم جیل میں کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس وقت جیل میں قیدیوں کی تعداد کیا ہے -

(ب) مذکورہ جیل میں عملے کی کل تعداد کیا ہے -

(ج) مذکورہ جیل میں کس قسم کی صنعتیں قائم ہیں -

(د) کیا حکومت مذکورہ جیل میں مزید توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : (الف) ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بیک وقت ساڑھے تین سو قیدی رکھنے کی گنجائش ہے جب کہ اس سوال کا جواب تیار کرتے وقت (اگست 1974) مقید قیدیوں کی کل تعداد تین سو پچاسی تھی -

(ب) مذکورہ جیل میں عملے کی کل تعداد ستاون ہے -

(ج) بردست اس جیل میں کوئی صنعت نہیں ہے -

(د) گذشتہ سال شدید بارشوں سے اس جیل کو کافی نقصان پہنچا - ضروری ترمیم و توسیع کے لیے سکیم منظور ہو چکی ہے - فنڈز مہیا ہونے پر کام کی تکمیل ہو سکے گی -

مرزا فضل حق : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کب تک تکمیل ہوگا ؟

وزیر قانون : میں نے جواب میں عرض کیا ہے کہ فنڈ مہیا ہونے پر یہ کام مکمل ہو جائے گا - 1975-76 میں اس کے لیے رقم مختص کی جا رہی ہے -

مرزا فضل حق : جواب میں لکھا ہے کہ 1974 میں ہوگا -

وزیر قانون : جناب والا ! اس کام پر 40 لاکھ روپے خرچ ہوں گے - اتنے بڑے منصوبے کے لیے اس وقت مشکل ہے - نئے بجٹ میں رقم مختص کی جا رہی ہے -

---

جہلم جیل کے سٹاف کے لیے رہائشی سہولتیں

*6159 - **مرزا فضل حق :** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جہلم جیل کے سٹاف کے لیے کتنے رہائشی مکانات موجود ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سٹاف کے لیے مختص موجودہ رہائش گاہیں ناقص ہیں اور عملے کی تعداد کے پیش نظر ناکافی ہیں ؟

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : (الف) ڈسٹرکٹ جیل جہلم کے سٹاف کے لیے اس وقت پندرہ کوارٹر ہیں ۔

(ب) جی ہاں ، یہ درست ہے ۔

ریواز گارڈن لاہور میں کم آمدن والے افراد کو فلیٹوں کی فراہمی

***6468 ۔ ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ریواز گارڈن لاہور میں کم آمدن والے افراد کو فلیٹ مہیا کرنے کے لیے جو منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے مطابق کتنے فلیٹ بنانے مقصود تھے اور ان میں سے اب تک کتنے بن چکے ہیں ۔

(ب) فلیٹ تیار کرتے وقت دو دو کمروں والے فلیٹ کی قیمت کیا مقرر کی گئی تھی اور اب کیا ہے اور اگر ان کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے تو اس کا سبب کیا ہے ۔

(ج) کم آمدن والے افراد سے قیمت وصول کرنے کا طریق کار کیا ہوگا ۔ نیز یہ فلیٹ کم آمدن والے لوگوں کو کن شرائط پر یا قسطوں پر دیئے جائیں گے ۔

(د) کیا حکومت نے مذکورہ پلاٹ یا فلیٹ الاٹ کرنے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ آمدنی مقرر کی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو وہ کیا ہیں نیز مستحقین کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں ان فلیٹوں اور پلاٹس کی تقسیم کا طریق کار کیا ہوگا ۔

(ہ) مذکورہ پلاٹس یا فلیٹس کے الاٹ ہونے کے کتنے عرصہ بعد ان کا قبضہ دیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ (کنور محمد یاسین خان) :

(الف) منصوبہ کے مطابق ریواز گارڈن لاہور میں 380 فلیٹ تعمیر کیے جائیں گے ۔ منصوبہ پر علمدر آمد جاری ہے اس وقت تک تقریباً فلیٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں باقی فلیٹوں پر کام ہو رہا ہے ۔

(ب) فلیٹوں کی ابھی تک کوئی قیمت مقرر نہیں ہوئی اور یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے شروع میں فلیٹ کی قیمت کا تخمینہ تقریباً 15 ہزار روپیہ لگایا گیا تھا لیکن یہ قیمت عمارتی سامان اور مزدوری میں غیر متوقع اضافہ کی وجہ سے بڑھ جائے گی ۔

(ج) قیمت وصول کرنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے اور اس ضمن میں ایک پالیسی مرتب کی جا رہی ہے ۔

(د) پالیسی حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ہ) پالیسی حکومت کے زیر غور ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان : کیا پارلیمانی سیکرٹری مہربانی فرمائیں گے کہ ان فلیٹوں کی الاٹمنٹ کا طریقہ کار جو انہوں نے بتایا ہے صرف ریواز گارڈن کے لیے ہے یا پورے صوبہ پنجاب کے لیے ہے ؟

مسٹر سپیکر : سوال تو صرف ریواز گارڈن کے لیے ہے اگر صوبے کے متعلق پوچھا ہوتا تو پھر آپ یوں کہہ سکتے تھے کہ کیا یہ ریواز گارڈن پر بھی لاگو ہوتا ہے تو بات بن جاتی ۔ تو یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

جیلوں میں ٹرانسسٹرز اور ٹیلیویژن کی تیاری

*6469 ۔ **ملک شاہ محمد محسن** : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں بعض پرائیویٹ ادارے مختلف جیلوں میں مقید قیدیوں سے ٹرانسٹرز اور ٹیلویژن بنوانے کا کام لیتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان فرموں کے نام کیا ہیں اور ہر فرم سے 1973-74 کے دوران مال مہیا کرنے پر بطور محنتانہ کتنی رقم وصول کی گئی ہے ؟

وزیر قانون (سردار صغیر احمد) : ٹرانسسٹر اسمبل کرنے کا کام صرف ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور میں میسرز آر ۔ جی ۔ اے کے تعاون سے ہوتا ہے ۔ اس کام کے عوض میں قیدیوں کے محنتانہ کی صورت میں

سال 1973-74 کے دوران انہتر ہزار آٹھ سو پچس روپے (69825 روپے) کی رقم محکمہ کو حاصل ہوئی ۔

ٹیلیویژن کی صنعت بھی اسی جیل میں میسرز آر ۔ جی ۔ اے کے تعاون سے شروع ہوئی ہے مگر اس پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ۔

زرعی اراضی واقع موضع چٹھہ چاہ ملتانی والا کی آمدن

*650 ۔ **سید فیض مصطفیٰ گیلانی** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) زرعی اراضی واقع موضع چٹھہ چاہ ملتانی والا ملحقہ خانقاہ حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان شہر کب سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اراضی مذکور کے اوقاف نے بروئے رجسٹری وقف نامہ اراضی خانقاہ مذکور کے نام اس شرط پر وقف کی تھی کہ اس کی آمدنی مسجد واقع چاہ ملتانی والا میں قائم شدہ درس و لنگر خانقاہ مذکور پر خرچ ہو ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اوقاف واقف کی خواہش و ہدایت کے مطابق یہ آمدنی خرچ کر رہا ہے اگر ایسا نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف نے خانقاہ حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان کے لیے اب تک کوئی مذہبی و انتظامی امور کی کمیٹی قائم نہیں کی جب کہ ایسا کرنا قانوناً ضروری تھا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اوقاف (سردار صغیر احمد) : (الف) زرعی اراضی واقع موضع چاہ ملتانی والا ملحقہ خانقاہ حضرت موسیٰ شہید ملتان مورخہ 18-5-60 سے محکمہ کی تحویل میں ہے ۔

(ب) وصیت نامہ کی رو سے اس کی آمدنی چاہ یا مسجد شریف موجودہ پر خرچ کرنا مطلوب ہے ۔ درس وغیرہ کا اس میں ذکر نہیں ۔ ہے ۔

(ج) محکمہ اوقاف واقف کی منشاء کے مطابق اس اراضی کی آمدنی مسجد مذکور پر خرچ کر رہا ہے ۔

(د) کسی درگاہ کے لیے امور مذہبیہ کمیٹی بنانا نظم اعلیٰ اوقاف کی صوابدید پر ہے ۔ درگاہ حضرت موسیٰ پاک شہید کے لیے پہلے ایک کمیٹی 1967 میں بنائی گئی تھی ، اب یکم جنوری 1974 سے نئی کمیٹی بنائی گئی ہے ۔

محکمہ اوقاف کو وقف اراضی سے آمدن

*6501 ۔ **سید فیض مصطفیٰ گیلانی :** کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مورخہ 1-7-1973 کو صوبہ میں محکمہ اوقاف کے پاس علیحدہ علیحدہ کتنی آباد اور غیر آباد اراضی تھی ، نیز اس وقت اس کی سالانہ آمدنی کیا ہے ۔

(ب) مورخہ 1-7-1973 کو مذکورہ جائیداد سے کتنی رقم بطور کرایہ و محصول واجب الوصول تھی اور 1973-74-1 تک اس میں کتنی رقم وصول کی گئی ۔ باقی رقم حاصل نہ کرنے کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر اوقاف (سردار صفیر احمد) : (الف) مورخہ یکم جولائی 1973 کو محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 40053 ایکڑ 8 مرلے مزروعہ 3690 ایکڑ 7 کنال 11 مرلے غیر مزروعہ اراضی تھی ۔ جس کی سالانہ آمدنی 288641 روپے ہے ۔

(ب) مورخہ یکم جولائی 1973ء کو محکمہ نے مبلغ 2343562 روپے وصول کرنے تھے ۔ جس میں سے یکم جون 1973ء تک 1533899/94 روپے وصول ہوئے ۔ بقایا مبلغ 809662/06 روپے اس وجہ سے وصول نہیں ہو سکے کہ سابقہ سال بوجہ سیلاب و بارش وغیرہ سے پٹہ داروں کو کافی نقصان ہوا ۔ اس لیے انہوں نے رقم پٹہ ادا نہیں کی ۔ نیز بعض پٹہ داروں نے عدالتوں سے احکام حاصل کر رکھے ہیں جن کے تحت زر پٹہ کی وصولی التواء میں ہے ۔

محکمہ اوقاف کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کے کاغذات کی تکمیل میں تاخیر

*7094 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف میں یکم جنوری 1974ء سے 31 دسمبر 1974ء تک ریٹائر ہونے والے سرکاری ملازمین کی پنشن کے کاغذات کافی عرصہ سے نامکمل پڑے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملازمین کن کن تواریخ کو ریٹائر ہوئے تھے اور ابھی تک ان کے کاغذات مکمل نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت مذکورہ ملازمین کی پنشن کے کاغذات فی الفور مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اوقاف (سردار صغیر احمد) : (الف) نہیں یکم جنوری 1974ء سے 31 دسمبر 1974ء کے عرصہ میں کوئی سرکاری ملازم محکمہ اوقاف سے ریٹائرڈ نہیں ہوا ہے ۔ البتہ ایک ریٹائرڈ فوجی افسر کرنل عزیز احمد مورخہ 1974-6-4 کو بعد اختتام عرصہ کنٹریکٹ فارغ کئے گئے ۔

(ب) جزو (الف) کے جواب کے پیش نظر اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر چوہدری علی محمد خادم کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جامع مسجد پانی والا تالاب کے خطیب کے خلاف کارروائی

*7142 ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر اوقاف میرے نشان زدہ سوال نمبر 6193 کے جواب کے حوالے سے جو ایوان میں 29 اکتوبر 1974ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جامع مسجد پانی والا تالاب لاہور کے امام و خطیب مولانا شفیق الرحمان کی عمر 65 سال سے زائد ہے مگر انہیں ابھی تک ریٹائر نہیں کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مولانا مذکور نمازیوں کے ساتھ تلخ کلامی سے پیش آتے ہیں جس کی وجہ سے نمازی ان سے سخت نالاں ہیں اور مسجد ایک ویرانہ بن کر رہ گئی ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مولانا مذکور کے صاحبزادے الطاف الرحمان کو متعدد بار مسجد کے بلب چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا جس کی اطلاع محلہ کمیٹی کے اراکین نے محکمہ اوقاف کو دے دی ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مولانا مذکور نے متعدد بار از خود چندے کا صندوقچہ کھولا اور رقم خرد برد کی جس کی اطلاع اراکین نماز کمیٹی نے محکمہ مذکور کو دے دی ۔

(ہ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا الزامات کی تحقیقات امین الحق صوبائی خطیب و ڈاکٹر مناظر اور تمام کمیٹی کے ممبران کی موجودگی میں ہوئی ۔

(و) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا تمام الزامات درست پائے گئے لیکن اس کے باوجود محکمہ نے مولانا مذکور کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ۔

(ز) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مولانا مذکور کے خلاف فی الفور کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر اوقاف (سردار صغیر احمد) : (الف) جی نہیں ۔ اس خطیب کی عمر میڈیکل سرٹیفکیٹ کے مطابق کم ہے ۔ بہرحال اس کے متعلق مناسب چھان بین کی جا رہی ہے ۔ اگر عمر اٹھاون سال سے زائد پائی گئی تو ضرور ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی ۔

(ب) جی نہیں ۔ نمازیوں کی اکثریت خطیب صاحب کے حق میں ہے ۔ محض چند نفوس ان کے خلاف محاذ آرا ہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ شکایت موصول ہونے پر تحقیقات کی گئی اور یہ الزام غلط ثابت ہوا ۔

(د) جی نہیں ۔ مسجد میں چندہ کے لیے کوئی صندوقچہ نہیں رکھا گیا ۔

(ہ) جی ہاں ۔ تحقیقات کی گئی ،مگر الزامات میں کوئی صداقت نہیں پائی گئی ۔

(و) اس کا جواب اور کی شقوں میں دے دیا گیا ہے ۔

(ز) چونکہ الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں اس لیے کسی مزید کارروائی کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ۔

مسٹر چیئرمین : اب وقفۂ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر : اب اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں پیش ہوگی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میاں افتخار احمد تاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں افتخار احمد تاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ 14 ، 15 ، اور 27 فروری کو بوجہ بیماری اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا براہ مہربانی ان تاریخوں کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر نوازش علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مہر نوازش علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

جناب عالی !

گزارش ہے کہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں

میں جھنگ چلا گیا تھا جس کی وجہ سے میں مورخہ 26-2-1975 اور 27-2-1975 کو اسمبلی میں شرکت نہ کر سکا ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری مورخہ 14 ، 25 ، 26 فروری کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ 18-2-1975 کو بوجہ سر درد اور طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> گزارش ہے بندہ 6-1-1975 کو تعلیمی کمیٹی کی میٹنگ میں شامل نہ ہو سکا بندہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا اس دن کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ! سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار 25 ، 26 ، 27 فروری 1975ء کو حاضر اجلاس نہیں ہو سکا رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : میں ایوان کو ایک information دینا چاہتا ہوں ۔ کچھ فاضل اراکین میرے پاس چند دن سے تشریف لا رہے ہیں ۔ کچھ پرسوں آئے تھے ۔ کچھ کل اور کچھ آج بھی مجھ سے ملے ہیں ۔ ڈیلی الاؤنس کے سلسلے میں جو اعتراض ہوا ہے ۔ اس سلسلے میں وہ تشریف لائے تھے ۔ میں یہ مسئلہ چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لایا ہوں ۔ انہوں نے

کہا ہے -

that he will take up this matter immediately and he has assured that he will give it very sympethatic consideration.

وزیر قانون : جناب والا ! میں بھی اس سلسلے میں فاضل اراکین سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو رقم زاید وصول ہو گئی ہے - ان سے وہ وصولی نہیں کی جائے گی - میں نے اس سلسلے میں محکمے کو ہدایت کر دی ہے -

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں : بغیر قانون بنائے یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ پہلے آپ یہ کہیں کہ آپ قانون لا رہے ہیں -

وزیر قانون : آپ نے شاید غور سے نہیں سنا - سپیکر صاحب کہہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم اس مسئلے کو فوری طور پر ٹیک اپ کر رہے ہیں - جب تک اس کا حتمی طور پر فیصلہ نہ ہو ، اس وقت تک وصولی نہیں کی جائے گی -

چوھدری ممتاز احمد کاھلوں : پہلے اس میں آپ امنڈمنٹ لائیں -

وزیر قانون : جب تک فیصلہ نہ ہو ، اس وقت تک ہمیں روکنے اور وصولی نہ کرنے کا حق حاصل ہے -

مسٹر سپیکر : ایوان کے لیے ایک اطلاع ہے -

Which I have received from Malik Yaran Khan, (Executive Authority), Superintendent of Police, Bahawalpur.

.....Sir, I have the honour to inform you that I have found it my duty to inform that Mr. Manzoor Ahmad Mohal, Member of the Provincial Assembly of the Punjab, while driving a wagon along the Pakka Road in the area of Police Station Sadar Bahawalpur, intentionally ran ever Haji Muhammad Shafi a P.P.P. worker. A case u/s 307 P.P.C. has been registered vide F.I.R. No. 65 dated 3-3-1975, P.S. Sadar Bahawalpur.

On the basis of a warrant of arrest issued by the Ilaqa Magistrate, Mr. Manzoor Ahmad Mohal, Member of the

Provincial Assembly of the Punjab was accordingly arrested at 5-50 p.m on 1-3-1975 and is at present lodged in the lock up of Police Station Sadar Bahawalpur

Sd/-
(Malik Yaran Khan)
(Executive Authority)
Superinteudent of Police,
Bahawalpur.

ایک تحریک استحقاق ہے ۔ میں نے پچھلی مرتبہ اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ یہ تحریک التوائے کار کے طور پر پیش ہوئی ہے ۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں اس کو تحریک استحقاق کے طور پر بھی قبول کرنے کے لیے تیار ہوں ۔

But in view of the statement made by the Minister of Law and Parliamentary Affairs I don't think that it needs any further considetation.

تحاریک التوائے کار

صوبہ پنجاب کے کالجوں کے ہوسٹلوں سے اسلحہ کی برآمدگی اور طلبا کی گرفتاری

چوہدری امان اللہ لک : جناب منظور احمد موہل والی ؟

مسٹر سپیکر : ہاں جی ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 87 ؟ اسلحے کے سلسلے میں ہے ۔ آپ نے مجھے کچھ اطلاعات دینی تھیں کہ اکیس اور بائیس کو کتنے لڑکے گرفتار ہوئے تھے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! اکیس اور بائیس فروری کی درمیانی رات کو ہوسٹلوں میں سے جو اسلحہ برآمد کیا گیا ۔ میں آپ کی خدمت میں اس کی تفصیل اور لڑکوں کی تعداد بھی عرض کر سکتا ہوں ۔

(1) رائفلیں 7 عدد ، شاٹ گنز 9 عدد ، ریوالور 47 عدد ، تلواریں 2 عدد خنجر 13 عدد ، پستول 24 عدد ، چاقو 109 عدد آہنی ، ۱ عدد ، گولیاں 108 عدد ، ایٹ گنز 1 عدد ۔

(2) گرفتار ہونے والے طلبہ کی کل تعداد سارے پنجاب میں 691 ہے اور ان میں سے اکثر کو ضمانت پر رہائی مل چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کی سٹیج کیا ہے ؟ کچھ detain کئے گئے ہیں ، کچھ کیس رجسٹر ہوئے ہیں ؟ What has happened ؟

وزیر قانون : جناب والا ! کیس رجسٹر ہوئے ہیں ۔ Matter is sub-judice اب یہ معاملہ عدالتوں میں زیر سماعت ہے ۔

مسٹر سپیکر : ان میں سے کتنے بچے ضمانتوں پر رہا ہو چکے ہیں ؟

وزیر قانون : ضمانتوں پر رہا ہونے والوں کی صحیح تعداد تو میں عرض نہیں کر سکتا ۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ ان میں سے کافی - - -

مسٹر سپیکر : وہ اور کیس میں ہیں ۔ اس بیان کے پیش نظر کہ ان میں سے کچھ ضمانتوں پر رہا ہو چکے ہیں ، معاملہ sub-judice ہے ، کیس رجسٹر ہوئے ہیں ۔ اب کیا پوزیشن ہے ؟

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : اسلحے کا میک نہیں بتایا گیا کہ وہ پاکستانی تھا یا کہاں کا تھا ؟

وزیر قانون : یہ پوچھا نہیں گیا اگر چوہدری صاحب علیحدہ سوال دے دیں تو میں تمام اسلحے کے متعلق تفصیل مہیا کر دوں گا کہ وہ کہاں بنا ہے اور اس کی ساخت کیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ وزیر موصوف کو موقع دیں کہ وہ میری تحریک التوا پر حکومت کا موقف مکمل طرز پر پیش کر سکیں ۔ میں نے اپنی تحریک میں لکھا ہے کہ پنجاب کے عوام میں یہ تاثرات پیدا ہوئے ہیں کہ شاید اس کے پیچھے کوئی خفیہ ہاتھ ہے ۔ یہ اسلحہ کہاں سے پہنچا اور کیسے آیا ؟ اس سلسلے میں وہ وضاحت کر دیں ۔ اگر عام حالات میں یہ واقعات ہوئے ہیں تو پھر وہ سنسنی خیز واقعات نہیں ہیں ۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ حکومت کی پوزیشن کو واضح کرنے کے لیے انہیں تفصیلی بیان دینا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک التوا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : تحریک التوا کے ایک حصے کے بارے میں تو جناب نے فرما دیا تھا کہ وہ انفرمیشن دیں لیکن دوسرے حصے کے متعلق کہ گورنمنٹ کا موقف کیا ہے ؟

وزیر قانون : تحریک التوا صرف کسی ایسے واقعے کے متعلق ہو سکتی ہے جس میں حکومت کا کوئی عمل ہو اور اس سے عوام میں کوئی بے چینی پیدا ہو ۔

Mr. Speaker : This action on the face of it has to be in accordance with law.

وزیر قانون : بلکہ عوام نے تو اطمینان کا سانس لیا ہے ۔ لوگوں کے لیے یہ بات باعث افسوس تھی کہ ہوسٹلوں میں سے اسلحہ برآمد ہوا ہے جو علم و دانش کے گہوارے ہیں ۔ اب لوگ اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں کہ حکومت نے ایک اچھا اقدام کیا ہے ۔

Mr. Speaker : In view of this statement I am not entertaining it.

کیا تحریک التوائے کار نمبر 90 اس دن پڑھی گئی تھی ؟

چوہدری امان اللہ لک : نہیں جناب ۔

پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید پراچہ اور ان کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کی اشاعت مورخہ 26 فروری 1975ء کی خبر کے مطابق مقامی پولیس نے پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید پراچہ اور ان کے دیگر آٹھ ساتھیوں کو مقامی ہوٹل سے جہاں وہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے گرفتار کر لیا ۔ پولیس جس کی قیادت ڈی ۔ آئی ۔ جی ۔ لاہور کر رہے تھے ریسٹورنٹ کے باہر موجود تھی ۔ فرید پراچہ کے علاوہ جن طالب علم رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ان میں عبدالشکور ، انور گوندل ، قاری مغیث ، منظور خان ، احسان اللہ ، رؤف طاہر ، طارق مسعود شامل ہیں ۔ گرفتاری کے وقت طلبہ کی بڑی تعداد ہوٹل کے باہر جمع ہو گئی جسے منتشر کرنے کے لیے پولیس نے آنسو گیس استعمال کی اور لاٹھی چارج کیا ۔ جس سے کئی طالب علم زخمی ہو گئے ۔ طلبہ میں یہ بے چینی پیدا ہو گئی ہے کہ ان کے رہنماؤں کو اس لیے گرفتار کیا گیا ہے کہ اسلامی جمعیت طلبہ پنجاب یونیورسٹی کے ہونے والے انتخابات میں

شکست دینے کے لیے ان کے خلاف یہ کارروائی کی گئی ہے - اس واقعے سے طلبہ میں بالخصوص اور صوبہ پنجاب میں بالعموم بے چینی اور اضطراب پیدا ہو چکا ہے کہ طلبہ کے خلاف انتقامی کارروائی کی جا رہی ہے اور صوبے کا امن و امان کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر چکا ہے - اس مسئلے پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے -

وزیر قانون : جناب والا ! صورت حال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے فرید پراچہ ، غلام عباس ، عبدالشکور ، محمد انور گوندل ، شاہد ، ہمایوں ، مجاہد ، محمد فاروق اور قاری مغیث کے detention order جاری کئے جو تعمیل کے لیے پولیس کو بھیجے گئے - پولیس کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ چائنیز ہوٹل میں میٹنگ کر رہے ہیں - پولیس انہیں گرفتار کرنے کے لیے وہاں پہنچی - بجائے اس کے کہ وارنٹ دیکھ کر یہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کرتے ، انہوں نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا - جس کے نتیجے میں پولیس نے اپنی حفاظت کے طور پر وہاں آنسو گیس اور ہلکا لاٹھی چارج کیا - بہر حال ان کو گرفتار کر لیا گیا - یہ بات سراسر غلط ہے کہ کوئی زخمی ہوا - کسی زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں بلکہ وہاں سے پانچ ایسے اور اشخاص بھی گرفتار ہوئے جن کے خلاف تھانہ وحدت کالونی میں پہلے سے مقدمات درج تھے اور وہ پولیس کو پہلے سے مطلوب تھے - یہ واقعہ ہے - امن عامہ کو قائم رکھنے کے لیے اور لا اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے کے لیے پولیس نے جو بھی کارروائی کی ہے وہ قانون کے مطابق ہے -

چوہدری محمد انور سمہ : جناب والا ! کیا آج کل ہوٹلوں میں کھانے کے بجائے پتھروں کی سروس بھی کی جاتی ہے؟ وہاں پتھر کہاں سے آ گئے جو ہوٹل کے اندر پتھراؤ شروع کیا؟ اس کی بھی وضاحت چاہیے -

مسٹر سپیکر : معلوم ہوتا ہے آپ کبھی کسی ایسے جلسے میں شریک نہیں ہوئے جہاں پتھر پڑے ہوں -

چوہدری محمد انور سمہ : لیکن جناب ہوٹلوں میں پتھروں کا ہونا بڑی عجیب بات ہے - - -

وزیر قانون : فاضل ممبر مجھ سے یہ بھی سوال کریں گے کہ ہوسٹلوں میں اسلحہ کہاں سے آتا ہے ؟ جس طرح ہوسٹلوں میں اسلحہ آیا ہے ، اسی طرح چائنیز ہوٹل میں پتھر بھی پہنچ سکتے ہیں -

Mr. Speaker : I have admitted this. Those who want that this adjournment motion be admitted may rise in their seats. (Members stood in their seats) It falls short of the required number and the leave is not granted.

چوہدری امان اللہ لک صاحب نے کچھ ایشورنس موشنز مجھے دی تھیں۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔ لیکن وہ مجھ سے ناراض تھے۔

چوہدری امان اللہ لک : ناراضگی نہیں تھی، خوف تھا۔

مسٹر سپیکر : بات یہ ہے کہ مجھے کبھی کسی بات کا علم ہوتا ہے اور وہ اس ایوان میں بتانا ضروری نہیں ہوتا مگر آپ اصرار کرتے ہیں کہ میں ضرور اس ایوان میں اس بات کا اظہار کروں۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : آپ اس ایوان سے کچھ چیزیں چھپاتے بھی ہیں۔

مسٹر سپیکر : نہیں چھپانے کی بات نہیں ہوتی، باتیں تو آدمی کے پاس بہت سی ہوتی ہیں کبھی کبھی بہت سے واقعات موجود ہوتے ہیں مگر ایوان میں آ کر میں تقریر تو شروع نہیں کر دیتا کہ آج یہ واقعہ ہوا تھا۔ آج فلاں ٹائم میں نے deal کی۔ میں نے ضرورت کے مطابق اور اپنے فرائض کے مطابق اس کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ انہوں نے یہاں اس وقت پوچھا یہ تھا کہ میں نے بڑی محنت کر کے اتنی assurance motions دی تھیں اور آپ نے ان سب کو قبل کر دیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ میرے چیمبر میں تشریف لائیے اور مجھے اس وقت یاد بھی نہیں تھا کہ میں نے ان کو کس طرح deal کیا ہے۔ آیا میں نے اپنی عقل کے مطابق اپنی صوابدید کے مطابق ان کو merits پر deal کیا تھا۔ بہرحال کل ایک یا دو کاغذات میرے پاس لوٹ کر آ گئے۔ ان میں سے ایک assurance motion نمبر 156 ہے۔ غالباً دو واپس آئی ہیں۔ اس پر میں نے رپورٹ طلب کی تھی اور چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس پر ایوان کو خود confidence میں لیں گے۔ ان کی assurance motion کو dispose of کرنے سے پہلے کہ آیا یہ کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے یا assurance motion نہیں بنتی I am not taking the decision so far لیکن وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد چیف منسٹر صاحب آج یا کسی اور دن جب بھی وہ ایوان میں موجود ہوں کیونکہ محکمے نے یہی لکھ کر بھیجا ہے کہ وہ اس پر خود اس ہاؤس میں سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

مجلس برائے سرکاری مواعید

اعزازی مجسٹریٹوں کی آسامیاں پر کرنے کے متعلق

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک صاحب یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے اجلاس منعقدہ 8 فروری 1974ء میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے مسٹر احسان الحق پراچہ ممبر صوبائی اسمبلی کے سوال نمبر 45 میں کہے گئے میرے ضمنی سوال پر ایوان کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اعزازی مجسٹریٹوں کی آسامیاں جلد ختم کر دی جائیں گی - جس کو عرصہ 22 ماہ گزر چکا ہے لیکن حکومت پنجاب نے اس واضح یقین دہانی پر عمل نہیں کیا اور اپنے اوپر لی گئی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا - یہ یقین دہانی سرکاری رپورٹ صوبائی اسمبلی کی طبع شدہ کارروائی کے صفحہ 2202 اور 2204 پر چھپ چکی ہے - اس لیے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ مجلس درباره مواعید کے سپرد فرمایا جائے -

The Chief Minister would like to take the House in confidence and would like to make a statement about this.

I will take a decision whether to refer it or not اس کے بعد

مسٹر سپیکر : میرا impression کچھ اتنا غلط تو نہیں ہوا کرتا مگر بہرحال یہی وہ کہتے ہیں کہ exceptions make the rules کہیں یہ اس وجہ سے آج نہ آ گئی ہو کہ آپ نے جو اس دن شکایت کی تھی - اس کو ثابت کرنے کے لیے -

چوہدری امان اللہ لک : نہیں جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ assurance motion کے سلسلے میں میں چھٹیوں کے دوران جناب کے چیمبر میں حاضر ہوا تھا تو اس روز جناب نے فرمایا تھا کہ آپ pursue نہ کریں - اس کے بعد یہ normal routine میں dispose of ہو جائیں گی -

مسٹر سپیکر : میں سمجھنا چاہتا ہوں کہ How could I make a statement کہ آپ pursue نہ کریں - آپ نے تو میرے پاس بھیجنی تھیں- وہ بھیج دیں - اس کے بعد آپ مجھے بتائیں کہ آپ اس کو کیا pursue کر سکتے تھے اور Why should I make the statement

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : چیمبر کی باتیں چیمبر میں ہی ہونی چاہئیں -

مسٹر سپیکر : بہرحال بات چونکہ انہوں نے کر دی ہے اور آپ نے کیا How could I make that statement. pursue کرنا چاہیے۔

I would like to know because he has made that statement. What is the form ? What could have been the method and what could have been the consequences of your pursuing ?

چوہدری امان اللہ لک : میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ میں کھڑا ہوا ہوں تو جناب کا temper جو ہے وہ کچھ اوپر ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر : نہیں یہ بات نہیں ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : سوال تو یہ ہے کہ آپ سننے کے موڈ میں ہی نہیں ہیں تو میں سناؤں کیا۔

مسٹر سپیکر : میں بالکل سننے کے موڈ میں ہوں I would be happy

چوہدری امان اللہ لک : چند لمحے پہلے آپ بڑے خوش طبع تھے اور ابھی ابھی جناب کا موڈ جو ہے وہ off ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر : میرا مزاج بالکل ٹھیک ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ نے جو یہ سٹیٹمنٹ دی ہے اس کو آپ elaborate کر دیں تو آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔ لیکن pursue کرنے والی بات جو ہے میں نے اس کے متعلق یہ کہا ہے کہ آپ اس کی بھی اگر explanation کر دیں کہ کیا form method اور consequence آپ نے pursue کرنا تھا جو ہونا تھا۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ assurance motions کے سلسلے میں میرا یہ فرض ہے کہ میں نے کوشش کرکے محنت سے ان کو تیار کیا اور جو یقین دہانیاں اس ایوان میں دلائی گئی تھیں وہ حصہ ہے ہماری کارروائی کا اس پر عمل درآمد کرانے کے لیے میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس کے بعد میں جناب کے دفتر میں حاضر ہوا۔ جناب کا موڈ اس وقت بھی نہایت ہی upset تھا نہ معلوم ناخوشگوار طبع کی وجوہات کیا تھیں۔ جناب نے بڑی سختی کے ساتھ اس سے زیادہ جو شریف آدمی شرافت کے اندر رہ کر سختی کر سکتا ہے کہا کہ آپ اس کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں یہ normal routine میں ہو جائے گا۔ ٹھیک ہے میرا فرض تھا کہ میں پتہ کروں اس assurance motion کے سلسلے

میں کہ اس کو اسمبلی نے refer کرنا ہے یا یہ جناب سپیکر! کی اپنی discretion ہے جنہوں نے کمیٹی کے حوالے کرنا ہے یا ان کا کیا بنا - یہ ایک ممبر کا فرض ہے کہ assurance motion دینے کے بعد وہ پتہ کرے کہ اس کی motion کس مرحلے میں داخل ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر : نہیں میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ سپیکر کے پاس پہنچ کر کیا مراحل اس کے ہوئے تھے اس کے بعد کیا مراحل آنے تھے I would like to know.

یہ بات میں نے آپ سے پوچھی ہے -

چوہدری امان اللہ لک : مرحلہ یہ بھی جناب ہو سکتا ہے کہ میں نے آپ کی فلاں فلاں assurance motion جو تھیں وہ محکمے کو بھیج دی ہیں فلاں فلاں جو ہیں ان کو admit کر رہا ہوں - فلاں فلاں کو reject کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ کو ابھی تک کسی کے متعلق اطلاع آئی ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک : میں جناب اس روز کی بات کر رہا ہوں ابھی تک تو مجھے پتہ نہیں کہ ان کا کیا بنا -

مسٹر سپیکر : اچھا پھر آپ کو اطلاع مل جائے گی -

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ایوان میں زیر بحث لائی جاتی ہیں اور بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو جناب کے چیمبر میں discuss کی جاتی ہیں اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ جناب کے چیمبر میں ہی اسے discuss کیا جائے ماسوائے اس executive nature کے جو میرا بطور ممبر کے جناب سپیکر سے میرا رابطہ ہو یا کوئی مجھے مشکل درپیش ہو تو میں آپ کے چیمبر میں حاضر ہو جاؤں - تو یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے اس لیے میں استدعا کرتا ہوں کہ یہ کوئی بری منانے والی بات نہیں ہے کہ اگر چیمبر کی بجائے اس ایوان میں ہی اس motion کو زیر بحث لایا جائے - بے شک آپ اسے rule out فرما دیں -

مسٹر سپیکر : نہیں اس طرح نہیں ہو سکتا -

I can't do that. I can't give your favour.

میں یہاں اپنے فرائض سرانجام دینے کے لیے آتا ہوں کوئی favour کرنے

کے لیے نہیں آیا کہ جو prima facie assurance motion نہیں بنتی میں اسے ایوان میں پڑھ دوں I am not going to do that جو positively assurance cases یا marginal cases ہوں گے ہوں تو That I will bring to this House. لیکن جو assurance کسی طور پر بھی نہیں بنے گی اور اس کے متعلق میں بالکل واضح ہوں گا کہ یہ assurance نہیں بنتی I can't bring it in.

چوھدری امان اللہ لک : ممبر کو اطلاع تو دی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : ہاں ممبر کو اطلاع in due course of time ہو جاتی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک : وہ due course کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : اگر آپ کو اطلاع نہیں ملی تو I will just mak the enquiry مکر آپ نے تو اس دن اس طرح کہا تھا کہ قتل ہو گئی ہیں اس سے تو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو اطلاع مل چکی ہے ۔ میں تو کسی motive سے کام نہیں کرتا ۔ آپ کے کاغذات کو بھی اتنا ہی ٹائم دیتا ہوں جتنا 186 ممبرز کے کاغذات کو دیتا ہوں ۔

There is no member who has any special privilege.

I do these things in routine تو اس لیے

چوھدری امان اللہ لک : وہ تو routine میں بھی مجھے اطلاع نہیں ملی ۔

مسٹر سپیکر : I will enquire from the office. آپ نے تو اس دن کہا تھا کہ میں نے قتل کر دی ہیں ۔

And I was under the impression that you have received the answer.

چوھدری امان اللہ لک : میں favour کی بات نہیں کرتا ۔ میں تو کہتا ہوں کہ جناب جتنا حق دوسرے ممبران کو دیتے ہیں ، اتنا ہی حق مجھے بھی دے دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر : تو وہ routine میں آ جائے گا ۔

There is no special favour.

جو رولز میں favour ہے جو رولز میں کسی کی privileges ہیں یا رولز

اور لاء میں یا precedents کے مطابق کسی کی privileges ہیں وہ ہوں گی and nothing beyond that.

چوہدری امان اللہ لک : میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر جناب ایسا کریں تو میں خوش ہوں میں favour کی توقع ہی نہیں رکھتا ۔

مسٹر سپیکر : اب کسی فاضل رکن کو اگر میرا (Normal) حسب معمول کام کرنا ان کی اہمیت یا ان کی شخصیت یا ان کے اپنے احساس کے مطابق نہیں ہے تو میرے لیے یہ ایک مجبوری کی بات ہے مگر بہرحال جو تین چیزیں میں نے پوچھی تھیں ان کا جواب دینا آپ نے ضروری نہیں سمجھا اس کے لیے بھی میں مشکور ہوں ۔

مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چوہدری غلام قادر : جناب والا! میں رانا پھول محمد خان رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 61 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : رانا پھول محمد خان رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 61 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب شاید آپ کو تھوڑی سی غلط فہمی ہو جاتی ہے ۔ میری آواز ایک تو ویسے اونچی ہے پھر اس پر یہ بات ہے کہ کچھ اتنا sensitive mise انہوں نے لگایا ہوا ہے کہ میں جب کوئی سوال پوچھتا ہوں یا کوئی بات کرتا ہوں تو عام طور پر میں اس کے کافی قریب آ کر کرتا ہوں اور آپ کو شاید اس سے یہ impression ہو جاتا ہے کہ میں ناراض ہوگیا ہوں ۔ میں نے یہی محسوس کیا ہے کہ میں نے آپ سے یہ تین سوال جو کئے تھے کہ اگر آپ اپنی سٹیٹمنٹ میں یہ بھی بتا دیں تو آپ اس بات پر ناراض ہوگئے حالانکہ میں یہ سمجھتا تھا کہ اگر میں یہ تین سوال کروں گا تو اس سے میرے لیے بھی کچھ آسانی ہو جائے گی ۔

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا! گذارش یہ نہیں ہے - گذارش یہ ہے کہ جناب آپ اس نقطہ نگاہ کو اپنے سامنے رکھیں جو میں عرض کر رہا ہوں کہ جب سے میں اس ایوان میں آیا ہوں - اس دن سے لے کر آج کے دن تک میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا فوری طور temper lose کر دیتے ہیں تو جناب والا ! میں اس کی وجہ آج تک نہیں سمجھ سکا کہ وہ کونسی غلطی ہے یا وہ کونسا تکیہ کلام ہے -

مسٹر سپیکر : نہیں - آپ کے دل میں جو بات ہے - مجھے اس کا بھی پتہ ہے ،مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یعنی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ میں دل میں کینہ نہیں رکھتا ہوں - اول تو کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی - مگر میں دل میں کینہ رکھتا ہی نہیں ہوں اور میں نے اپنی زندگی میں ایک ہی بڑا اصول بنایا ہوا ہے اور وہ یہ ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اس سلسلے میں مجھے آپ سے توقع یہ تھی - اب میں ایک بہت بڑی بات کر رہا ہوں اور میں نے پہلے بھی اس پر ایک دو مرتبہ اشارہ کیا ہے -

چوھدری امان اللہ لک : جناب والا : وہ expressions آپ اپنے چہرے پر نہ لایا کریں -

مسٹر سپیکر: ایسی بات نہیں ہے - خیر بہر حال میرے جو expressions ہوتے ہیں میں چھپاتا نہیں ہوں - جو بات یہاں کی ہوتی ہے وہ یہیں کہہ جاتا ہوں اور میں تو یہ سمجھتا تھا کہ چوھدری صاحب شاید باقی ممبران کے مقابلے میں میرے ساتھ ذرا - - -

چوھدری امان اللہ لک : انس کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر : ذرا سن لیں : میں ذرا سوچ کر بتانا چاہتا ہوں -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب آپ کا چہرہ جو سرخ ہو جاتا ہے - اس کا کیا کریں -

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : وہ تو اللہ میاں نے بنایا ہے - اب میں اس میں کیا کروں -

That may be an expression of excitement.

میں تو سمجھتا تھا کہ باقی اراکین کے قابلے میں چوھدری صاحب کم از کم مجھ پر ناراض نہیں ہوں گے ۔

چوھدری امان اللہ لک : نہیں ۔ میں ناراض نہیں ہوں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ میں نے پہلے بھی ان کو ایک بات بتائی تھی میں پھر وہ دھرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں چوھدری صاحب کی اس لیے قدر کرتا ہوں کہ چوھدری صاحب بڑی محنت کرتے ہیں لیکن ایک بات کی میں نے ان سے پہلے بھی اس ایوان میں اور اس ایوان کے باہر بھی شکایت کی تھی اور میں وہ دھراتا ہوں کہ جو قابل بچے ہوتے ہیں اور جو امتحان دیتے ہیں اور سارا پرچہ تین گھنٹے کی بجائے ایک گھنٹہ میں کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور اگر سپرنٹنڈنٹ باہر جانے کی ان کو اجازت دے دے تو وہ بغیر ریوائز کئے پرچہ دے کر باہر چلے جاتے ہیں ۔ ریوائز کی وہ کوشش بھی نہیں کرتے ۔ کبھی آپ اپنے کام کی نظر ثانی بھی کر لیا کریں تو اس سے میری بہت سی الجھنیں اور ان کی بہت سی مشکلات حل ہو جایا کریں گی اور یہاں جوان کی گرائمر اور کنسٹرکشن کی غلطیاں ہوتی ہیں وہ ان کی کم علمی کی وجہ سے نہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک : شکریہ ۔

مسودات قانون

مسٹر سپیکر : اس سے پہلے کہ ہم قانون سازی کی طرف آئیں آپ سے اس ایوان ہی میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں آپ کتنے دن اس سیشن کو چلائیں گے ۔

مسٹر محمد حنیف رامو : جناب والا ! کل تک چلالیں ۔

وزیر قانون : نہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے ابھی مشورہ ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : نہیں اپوزیشن کے دوست بھی یہاں موجود ہیں لیکن مجھے ایک آدھ ممبر سے ایک بات کرنے کا موقع ملا ہے مجھے ان کی غیر حاضری میں یہ بات کہنی چاہیے یا نہیں کہنی چاہیے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! آپ ابھی کسی موقع پر ٹی ۔ بریک کر لیں ۔ پھر ہم آپ سے مشورہ کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : میں نے اپوزیشن کے ایک دو ممبران سے بات چیت کسی اور سلسلہ میں کی ہے اور وہ اس سیشن کو adjourn کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی تشریف لے آئیں اس طرح سے آپ سے بات چیت ہو سکے گی -

وزیر قانون : اچھا جی -

دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر : دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے -

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 , (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 , (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء

فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 3 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 4 غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے۔

اور سوال یہ ہے :

کہ بل کی کلاز 1 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(بری ایمول)

مسٹر سپیکر : اب بل کا preamble زیر غور ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ preamble بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ خود بخود ہی بل کا حصہ بنتا ہے -

اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں -

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء
منظور کیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے -

کہ دی ملتان یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل 1975ء
منظور کیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

The Bill stands approved by the House.

وزیر قانون : جناب والا! میں دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور - - -

مسٹر سپیکر : یہ آپ نے کب پیش کیا تھا کیا اسی سیشن میں ہوا ہے ؟

وزیر قانون : جی ہاں -

Mr. Speaker : Can this amendment be made during this session:

Minister for Law : Sir, that has been sanctioned by the Governor.

Mr. Speaker : All right. Something is not being deleted.

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

> کہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77, 78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :—

> That the requirements of rules 77 and 78(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of Punjab be waived in respect of the Islamia University of Bahawalpur Bill 1975.

(The motion was carried)

وزیر قانون و پارلمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

اور سوال یہ ہے :

> کہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے -
سوال یہ ہے :
کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

(لانگ ٹائٹل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائیٹل زیر غور ہے -
لانگ ٹائیٹل میں کوئی ترمیم نہیں ہے -
اب سوال یہ ہے :
کہ لانگ ٹائٹل بل کا حصہ بنے -
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ)
بل 1975ء منظور کیا جائے -

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

اور سوال یہ ہے :

کہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77,(2)78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 ,78(2) کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ مصدرہ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(Clause 4)

Mr. Speaker : Clause 4 is now under consideration.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

> That in the Proviso to sub-clause (5) of Clause 4 of the Bill, for the brackets and figures "(i)" and "(j)" occurring in lines 1-2 respectively, the brackets and figures "(j)" and "(k)" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is :

> That in the Proviso to sub-clause (5) of Clause 4 of the Bill, for the brackets and figures "(i)" and "(j)" occurring in in lines 1-2 respectively, the brackets and figures "(j)" and "(k)" be substituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 11 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے -

اب سوال یہ ہے :

اب بل کی کلاز 13 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 14 بل کا حصہ ہے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(کلاز ۔ 15)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہیں ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 16)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہیں ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 17)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 18)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 18 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 18 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 19)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 20)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 21)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 21 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 22)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 22 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 22 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 23)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 23 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 24)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 24 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 25)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 25 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 26)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے -

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 26 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 27)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 27 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 27 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 28)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 28 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نئی کلاز)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب نئی کلاز ہے ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, I move the amendment :

That after Clause 28 of the Lahore Development Authority Bill, 1975 the following new clause shall be added and the subsequent clauses be renumbered accordingly :

Fees on Tubewells

(1) The Authority shall have the exclusive right to use ground water resources within the area.

(2) The Authority may levy rates on private persons or private bodies who have installed or may install tubewells within its jurisdiction."

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved, the question is :

That after Clause 28, of the Lahore De-

velopment Authority Bill, 1975 the following new clause shall be added and the subsequent clauses be renumbered accordingly :

Fees on Tubewells

(1) The Authority shall have the exclusive right to use ground water resources within the area.

(2 The Authority may levy rates on private persons or private bodies who have installed or may install tubewells within its jurisdiction,"

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 29)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 29 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 30)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 30 زیر غور ہے ۔ اس میں ترمیم ہے ۔ چوہدری علی بہادر ۔

Chaudhri Ali Bahadur : Sir I move the amendment :

That for Clause 30 of the Bill, the following be substituted, namely :

Budget

30. The Authrity shall prepare, every year, in such form and at such time as may be prescribed, a budget in respect of the financial year next ensuing showing the estimated receipts and expenditure of the Authority and shall submit the same to the Government for approval. If the Government does

not approve or modify the budget within thirty days of its receipt the budget as prepared by the Authority shall be deemed to be the approved budget.

Mr. Deputy Speeker : Amendment moved, the question is :

That for Clause 30 of the Bill, the following be substituted, namely :

Budget

30. The Authority shall prepare, every year, in such form and at such time as may be prescribed a budget in respect of the financial year next ensuing showing the estimated receipts and expenditure of the Authority and shall submit the same to the Government for approval. If the Government does not approve or modify the budget within thirty days of its receipt, the budget as prepared by the Authority shall be deemed to be the approved budget.

(*The motion was carried*)

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 30 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 31)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 31 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 31 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 32)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 32 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 32 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 33)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 33 زیر غور ہے ۔ اس میں ترمیم ہے ۔ کنور محمد یاسین خان ۔

Kanwar Muhammad Yasin Khan: Sir I move the amendment :

> That after sub-clause (1) of Clause 33 of the the Bill, the following sub-clause be added as sub-clause (2) and the existing sub-clause (2) and the subsequent sub-clauses be renumbered accordingly, namely :
>
> (2) Whoever refuses or wilfully neglects to provide any officer or servant of the Authority with the means necessary for entering into any premises for the purpose of collecting any information or making any examination or enquiry in relation to any water works shall be punishable with imprisonment extending to one year or fine or both.

Mr. Deputy Speaker: The amendment moved, the question is :

> That after sub-clause (1) of Clause 33 of the Bill, the following sub-clause be added as sub-clause (2) and the existing sub-clause (2) and the subsequent sub-clauses be renumbered accordingly, namely :
>
> (2) Whoever refuses or wilfully neglects

to provide any officer or servant of the Authority with the means necessary for entering into any premises for the purpose of collecting any information or making an examination or enquiry in relation to any water works shall be punishable with imprisonment extending to one year or fine or both.

(*The motion was carried*)

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 33 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 34)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 34 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 34 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 35)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 35 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 35 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 36)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 36 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 36 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 37)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 37 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 37 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 38)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 38 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 38 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 39)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 39 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 39 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 40)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی کلاز 40 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 40 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 41)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 41 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ ضمن 41 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 42)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 42 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ ضمن 42 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 43)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 43 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ ضمن 43 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 44)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 44 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ ضمن 44 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 45)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 45 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ ضمن 45 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 46)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 46 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ ضمن 46 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 47)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 47 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ ضمن 47 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 3)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 3 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ ضمن 3 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اب بل کی ضمن 1 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ ضمن 1 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

سپیکر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

سپیکر ڈپٹی سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے - اس میں چونکہ کوئی ترمیم نہیں ہے اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے -

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! پیشتر اس کے کہ میں فاضل ایوان کے سامنے یہ تحریک پیش کروں کہ اس بل کو منظور فرمایا جائے- میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ساتھ لاہور کی وسعت میں بھی کافی اضافہ ہوگیا ہے - اس لیے یہ شہر نہ صرف پنجاب کا سب سے بڑا شہر ہے بلکہ اسے پاکستان اور پنجاب کا دل کہا جاتا ہے لیکن یہاں کوئی ایسا خود مختار ترقیاتی ادارہ موجود نہ تھا جو موجودہ حالات کے مطابق - بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق - بڑھتی ہوئی وسعت کے مطابق اور بڑھتی ہوئی آبادی کے مطابق اس شہر کو ترقی دے سکتا -

جناب والا! موجودہ حکومت پنجاب کو اس بات پر فخر ہے کہ انہوں نے کراچی اور اسلام آباد کی طرح لاہور کا ترقیاتی ادارہ قائم کرنے کے لیے یہ قانون پیش کیا ہے - جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ جب شہروں کی آبادی ایک حد سے تجاوز کر جائے تو اس کے لیے کسی نہ کسی ایسے ادارے کا قیام ضروری ہوتا ہے جو اس شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں کفیل ہو سکے -

جناب والا! آپ نے دیکھا کہ کراچی کی آبادی بڑھی اور وہاں کی کارپوریشن اس کا نظم و نسق پوری طرح نہ سنبھال سکی - بالآخر وہاں کراچی کا ترقیاتی ادارہ قائم کرنا پڑا - آپ نے دیکھا کہ کراچی میں اس ترقیاتی ادارے کے ذریعے جو ترقی ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے - اسی طرح آپ اسلام آباد کو لے لیجیے اگر اسلام آباد کے لیے کوئی ایسا خود مختار ادارہ قائم نہ ہوتا تو آج اسلام آباد کی یہ صورت حال کسی صورت میں نہ ہوتی

چونکہ حکومت کا کوئی ایک محکمہ کوئی ایک شعبہ یا کارپوریشن اپنے وسائل کے مطابق ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے ۔ اس لیے جناب والا! حکومت پنجاب کو اس بات کا احساس ہوا کہ لاہور کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات اور مسائل کے پیش نظر اس شہر کے لیے بھی ایسا ادارہ قائم کرنا چاہیے جو عوامی نمائندوں پر مشتمل ہو ، جو ان محکموں کے سربراہوں پر مشتمل ہو جو ترقیاتی کاموں سے متعلق ہیں ۔ جناب والا! اس ادارے کے چیئرمین صوبے کے وزیر اعلیٰ جو صوبے کے چیف ایگزیکٹو ہیں وہ خود ہوں گے ۔ اس لیے اس ادارے کا constitution اس قسم کا ہے کہ اس ادارے کو حکومت کی طرف سے بار بار امداد اور توجہ نصیب ہوگی ۔

جناب والا! جیسا کہ آپ اکثر سنتے ہیں کہ سڑکوں کی حالت درست نہیں ہے ۔ پانی کے نکاس کا انتظام درست نہیں ہے ۔ شہر میں واٹر سپلائی کا انتظام درست نہیں ہے ۔ تعلیم کے مسائل ہیں یہ سارے کے سارے جو شہری مسائل ہیں تو جناب والا! یہ توقع ہے کہ اس ادارے کے قیام سے ان مسائل کے حل کی کوئی نہ کوئی راہ نکل آئے گی ۔ جناب والا! ان گزارشات کے ساتھ میں اس فاضل ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو منظور فرمایا جائے ۔

جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودۂ قانون ترقیاتی ادارہ لاہور مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔
اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ مصدرہ 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بل منظور کیا جاتا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

— —

مسودہ قانون معدنی ترقیاتی کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1975ء

وزیر تعلیم : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون معدنی ترقیاتی کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و ترقی معدنیات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس مسودہ قانون کو پیش کرنے سے پیشتر میں ایوان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حاجی محمد سیف اللہ خان ایم۔ پی۔ اے کی طرف سے ترامیم آئی تھیں چونکہ وہ موجود نہیں ہیں ، لہذا میں ان کو پیش نہیں کروں گا۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ مسودہ قانون معدنی ترقیاتی کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1975ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و ترقی معدنیات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر تعلیم : جناب والا! آپ کی اجازت سے میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیے۔

وزیر تعلیم : جناب والا! یہ کارپوریشن معدنی ترقی کے لیے قائم کی جا رہی ہے۔ پاکستان کے دستور کے مطابق اس کا مندرجہ ذیل تین چیزوں پر اطلاق نہیں ہوگا معدنی تیل۔ قدرتی گیس اور جوہری توانائی پیدا کرنے کے ذرائع یہ تین دھاتیں جو منرل گیس کے ضمن میں آتی ہیں ان تینوں کے علاوہ جو بھی دھاتیں پنجاب میں پائی جاتی ہیں ان پر اس قانون کے تحت اس کارپوریشن کا اطلاق ہوگا۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اس کارپوریشن کا مقصد ایسے منصوبے تیار کرنا ہوگا جن سے صوبہ پنجاب میں معدنیات کی ترقی ہو۔ مثلاً منرلز کا سروے کیا جائے اور تحقیق و تفتیش کی جائے۔ کانوں سے معدنیات نکالنے انہیں صاف کرنے اور صنعتی استعمال کے قابل بنانے

کے منصوبے بنائے جائیں ۔ ان کی خرید و فروخت اور درآمد و برآمد کے منصوبے بنائے جائیں ۔

جناب والا ! تیسری چیز میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ کارپوریشن ایسے منتخب علاقوں میں جہاں کارپوریشن یہ سمجھے کہ اس علاقے میں فلاں دھات موجود ہے اور فلاں دھات کو exploit کرنا چاہیے تو ایسے علاقے میں یہ کارپوریشن ذرائع مواصلات ، بجلی ۔ پانی اور دیگر ایسی سہولیات فراہم کرے گی جن سے وہ مقاصد حاصل کیے جائیں جن کے لیے وہ علاقہ منتخب کیا گیا ۔

جناب والا ! اس کے بعد جو سب سے بڑی وضاحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے بھی ایک منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن بنائی ہے جسے پاکستان منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور یہ پنجاب کی منرل ڈیولپمنٹ کا پوریشن ہوگی اس کا کسی صورت میں پاکستان منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ کسی قسم کا competition نہیں ہوگا ۔ اس امر کا میں یہاں واضح طور پر اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور جو وفاقی حکومت نے منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن بنائی ہے ، ہمیں اس امر کا احساس ہے کہ اس شعبہ میں مشینری اور ماہرین کی کمی ہے اور زمین کی بھی کمی ہے اور mineral exploitation اور exploration میں تجربہ کار لوگوں کی کمی ہے اور اسی طرح اس کے نکالنے کے لیے جو مشینری درکار ہے ان کی بھی کوئی فراوانی نہیں ہے ۔ اس لیے ایسی مشینری کے لیے صوبائی حکومت کی منرل کارپوریشن کا وفاقی منرل کارپوریشن کے ساتھ کوئی حسد نہیں ہے کیونکہ اس سے سارے پاکستان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا اس لیے ہم نے یہ لازمی شرط رکھی ہے کہ پنجاب کی منرل کارپوریشن پاکستان کی منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ مل کر کام کرے گی تا کہ جو بھی پاکستان میں ماہرین ہیں جو پاکستان کی اس چیز کو چلانے والے ہیں انتظام کرنے والے ماہرین موجود ہیں اور جو مشینری پاکستان میں لائی جائے گی وہ سارے پاکستان کے perspective اور بہتری کے لیے استعمال

ہوگی ۔ جہاں کہیں فیڈرل منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی کوئی سکیم ہو اور اس کے تحت کوئی جگہ lease پر لینی ہو ۔ انہوں نے research یا تحقیق کرنی ہو کہ انہیں پتہ لگا ہے کہ فلاں جگہ پر فلاں دھات پائی جاتی ہے اور ہمیں اس کا یقین ہو جائے اور اگر فیڈرل منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن میں زیادہ اچھے ماہرین موجود ہوں تو نہ صرف وہ پنجاب میں کام کریں گے بلکہ ہم ان کو سہولت دیں گے ۔ ہم ان کی ہمت بڑھائیں گے تا کہ پنجاب کی معدنیات کی ترقی ہو خواہ وہ وفاقی کارپوریشن کرے یا صوبائی کارپوریشن کرے ۔ میں اس کی وضاحت کر دینا چاہتا تھا تا کہ اس سلسلہ میں کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ یہ کارپوریشن صرف پنجاب کی حد تک کام کرے گی اور یہ وفاقی منرل کارپوریشن کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی ۔ اور یہ scarce resources میں کیپٹل کا مشینری کا لوہے کا know-how کا expertise کا اس کے ساتھ کوئی غلط قسم کا competition نہ ہو ۔ اس کا غلط economic use نہ ہو ۔ اور productive use ہو ۔ بہت بہت شکریہ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : کاردار صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے ۔

I have received your chit.

Mr. Abdul Hafiz Kardar: Mr. Speaker Sir, this I consider to be a very important step being taken and this is the appropriate time to make observations on three very important issues. Sir, I will try to be very brief on these points. The first is that the board that is being constituted is highly unprofessional and unbusinesslike. It is composed of officials who are not specialists in any sense, as you will find from clause 5 of the bill i.e. (i) The Board shall consist of the Chairman, Planning and Development Board of Government; (ii) Secretary to the Government, Industries Department and (iii) Secretary to the Government, Finance Department. Now they are not specialists and this is a Corporation which is supposed to take up very important function i.e. to find and develop the mineral resources in this Province.

Secondly I would like to dilate upon Clause 21 of the bill on funds. I think if you look at that Article then you will come to the conclusion that this is a mere lip service

when there is no particular reference to what funds are being allocated. It is just a wish to create an organization. Such an important organization must have sizeable funds. Sir, I stand correction on this point that the funds which are being provided are not insufficient. I said that I stand correction on that but I would propose that when this Corporation is being set up, when the bill is being passed, a specific amount of not less than rupees five crore should be specifically mentioned as the funds placed at the disposal of the Corporation, otherwise one would be left with the impression that this is just a wish for the development of minerals in this Province.

Thirdly, when a bill of this nature comes before this Assembly that is a sovereign legislature of this Province, this body, this Corporation which is being set up should become accountable to this Hou .

(At this satage Mr. Speaker occupied the Chair)

It is not enough that the provision exist that reports will be made avainble through departmental actions. This is one of the fundamentals of accountabuity, fundamental principle of socialism that whatever funds are made available should be accountable to the particular body which create such a Corporation, and this I am referring to Clause 16 of the bill "Accountability".

These are my three observations which I think merit very serious consideration on the part of the Government. I would request the Hon'ble Minister to be very serious on these very particular points. I had written an article at that time when I was going abroad. I thought that these points should be brought to the notice of the Government. I say that this is a very vague try. As a result I received a large number of letters from people of under developed areas and retired persons who have worked for mineral development saying that it was about time somebody took up this issue in public, I would refer that this bill has become public property and it is also the consensus of this august House that it should be taken up for immediate consideration. I would support it and also emphasise the underlying importance of minerals development in this Province. But I would strongly urge that the aforesaid three points that I have mentioned may please be taken up very seriously. They are non-controversial and they are in support of the action being taken and this, in the fitness of things, should be done.

Fourthly, which is not provided in the bill and this I consider of a very great importance, that is, unless we, as a socialist Government, bring about participation of the workers, we will not be doing an important part of our duty and function in this House. There is no mention of the participation of a workers' representative in the minerals development. Let me dilate upon this because I have been to the mineral development areas and I find that the workers unions are not at all organised. In fact they don't seem to enjoy the same rights as the workers in other areas do. I would say that this legislation should also provide an amalgamated union of the mine workers in these areas. Their rights are not properly protected and to begin with we should provide in the Board of Management a representation of the workers union which may be created later. I strongly urge that for industial democracy this step should also be taken providing representation of the workers on the Board of Management, and subsequently taking action for creating such an amalgamated union of the mineswokers.

These, Sir, are my few submissions and I do hope that it will be taken note of and, if possible, they are incorporated much to the advantage of the bill and aim serious implementation of the objectives that the Hon'ble Minister has spelt out in this House. I thank you very much.

Minister for Industries : Sir, I think these are very pertinent suggestions and I certainly appreciate what the hon'ble member has said. Regarding his first point my argument is that in all the Boards that we have constituted under the legislation that we have passed in this House, we have very rarely included workers at the top policy making level. I am not talking of a management stage or a minehead or something like that. There, of-course, associations will be according to the law. At the top policy-making level experts are available for advice. They are employed. The Managing Director and the people who will be employed in the Corporation will only be experts. His point regarding the allocation of funds I think, is a pertinent point. But again, Sir, I would say that no funds were allocated to any Board constituted by this House For instance, the Board of Industrial Development which is undertaking an investment of about 15 crores in 1974-75 was never allocated funds when the bill was brought before the House. The funds are allocated according to the projects that the Board or Corporation bring before its governing body.

About his next point that the labour union is not provided here and that the labour participation is not provided.

I think it is a wonderful idea which has been taken care of by the Government of Pakistan in the labour laws. I am sure that in all the bills that we have passed before this, we have never provided for a labour union or labour participation in the policy-making body. But I agree with the learned member that they should participate in the management and I think according to the labour laws there is some participation scheme but that need not be provided here. That has been taken care of separately in a separate law. Thank you very much.

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : I understand that an amendment is being proposed today regarding the privileges of the members. As I earlier stated, it was being actively considered by the Chief Minister and the decision has been taken

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 6 میں بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 11 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 13 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 14 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 15)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 16)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 17)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 18)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 18 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 18 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 19)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 20)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 21)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 21 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 22)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 22 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 22 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 23)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 23 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 23 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 24)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 24 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 24 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 25)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 25 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 25 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 26)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 26 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 26 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 27)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 27 زیر غور ہے ۔
سوال یہ سوال ہے :
کہ کلاز 27 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 28)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 28 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 29)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 29 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 30)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 30 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 30 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 31)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 31 زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I beg to move :

That in Clause 31, the words and brackets "and the Punjab Mineral Development Corporation Ordiance 1974 Punjab Ordinance No. XI of 1974", occurring in line 3, 4, 5 and 6 be deleted and between the bracket and word "hereby" the word "is" be added.

Mr. Speaker : I think, the Minister has given a better amendment. It will have the same effect.

Minister for Industries & Education : I beg to move :

That for Clause 31, the following be

substituted :

Repeal. 31. The West Pakistan Mineral Development Corporation Act, 1958 (West Pakistan Act No. XXVI of 1958) is hereby repealed.

Sheikh Aziz Ahmed : Yes, it will have the same effect.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That for Clause 31, the following be substituted :

Repeal. 31. The West Pakistan Mineral Development Corporation Act, 1958 (West Pakistan Act No. XXVI of 1958) is hereby repealed.

(The motion was carried)

(کلاز - 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(ہری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا ہری ایمبل زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ بل کا ہری ایمبل بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے - چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ، اس لیے یہ اپنے آپ ہی بل کا حصہ بن جاتا ہے - اب ہم تھرڈ ریڈنگ شروع کرتے ہیں - ڈاکٹر صاحب ، اس میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں -

وزیر تعلیم : نہیں جناب ۔ میں کافی کچھ عرض کر چکا ہوں ۔
جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ دی پنجاب منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں ''74'' کی بجائے ''75'' کی ترمیم ہم دفتر میں کر لیں گے ۔
تحریک پیش کی گئی ہے ۔
اور سوال یہ ہے :
کہ دی پنجاب منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن بل 1975ء منظور کیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں تجویز کروں گا کہ سردست ہم پندرہ منٹ کے لیے جائے کا وقفہ کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : پندرہ منٹ کے بجائے بارہ بجے تک وقفہ کیوں نہ کر لیا جائے ؟

وزیر قانون : پندرہ منٹ کا ہی وقفہ کریں ۔ دوبارہ اکٹھے تو بارہ بجے ہی ہوں گے اب بل آگیا ہے اس لیے جائے کے وقفے کی ضرورت نہیں ۔

دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : جناب والا! میں دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر

78(2),77 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 78(2),77 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

سوال یہ ہے :

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلے میں قواعد انضباطکار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 78(2), 77 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون : جناب والا! یہ قانون بنیادی طور پر 1873ء میں پاس ہوا تھا۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : آپ اسے فی الفور زیر غور لانے کے لیے ووٹنگ تو کرا لیں۔

مسٹر سپیکر : ابھی وہ اس پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون : جناب والا! اگر چوہدری صاحب اس پر پہلے بولنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : میرے لیے بولنا کوئی ضروری تو نہیں ہے میں نے تو صرف ایک ٹیکنیکل پوائنٹ بتایا ہے ۔

Mr. Speaker : He would like us to benefit from this information and knowledge.

چوہدری محمد یعقوب اعوان : نہیں جناب مجھے تو پھر اس پر تھوڑی سی سٹڈی کرنی پڑے گی ۔

وزیر قانون : پرانے بل پر ہی بول لیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : کیونکہ جس سپیڈ سے ہم جا رہے ہیں ۔ اس سپیڈ سے تو ہمیں یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ یہ بل زیر غور آ جائے گا یا نہیں ۔ تھوڑا سا ٹائم دے دیں میں پندرہ منٹ بعد اس پر بول سکتا ہوں ۔

چوہدری محمد حیات گوندل : جناب والا ! اس بل کی کاپیاں بھی ہاؤس میں تقسیم نہیں کی گئیں ۔

مسٹر سپیکر : بل کی کاپیاں دوبارہ تقسیم کر دیتے ہیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : تاکہ ذرا دیکھ لیں کہ کیا چیز ہے آخر اس میں ایسی کون سی بات ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں کچھ عرض کروں یا انتظار کروں ۔

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں بل کی کاپیاں دوبارہ ہاؤس میں تقسیم ہو جائیں ۔ غالباً ممبران یہ توقع نہیں کر رہے تھے کہ یہ بل آج ہی زیر غور آ جائے گا ۔ اس لیے وہ اس بل کی کاپیاں اپنے ساتھ لے کر نہیں آئے اور انہیں آج بل کو دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا ۔ ویسے اب آگے سے ہمیں ایک قسم کی وارننگ ہو گئی ہے کہ ہم کچھ سٹڈی کر کے آیا کریں ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ ان کے پرنسپلز پر کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔ By the time the copies come ?

وزیر قانون : جناب والا ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس صوبہ میں آبپاشی کا نظام خاص طور پر انہار کا نظام دنیا میں سب سے بڑا اور سب سے اچھا نظام ہے ۔ اس کو ریگولیٹ کرنے کے لیے 1873ء میں ایک قانون پاس ہوا تھا اب سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور حالات میں تبدیلی آ چکی

ہے - لوگوں کی زمینوں میں رد و بدل ہو چکا ہے آج کے حالات میں اور سو سال سے پیشتر کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے - موجودہ حکومت نے اس قانون کو حسب حال بنانے کے لیے یہ ترمیمی بل پیش کیا ہے -

جناب والا ! اس سے پیشتر out-let جسے ہم موگہ یا کھالا کہتے ہیں اس پر تو محکمہ انہار کا کنٹرول تھا لیکن جب یہ کھالا مالکان کی زمین میں داخل ہو جاتے تو اس وقت اس پر کنٹرول نہیں ہوا کرتا - ہمارے صوبہ میں اکثر تنازعات اور لڑائیاں جو زمینداروں اور کاشتکاروں کے درمیان ہوتی ہیں ان میں سے ایک معتدبہ حصہ محض پانی کے تنازعہ پر مبنی ہوتا ہے - یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہ تنازعات اس کھالے کے متعلق یا اس distributory کے متعلق نہیں ہیں جو محکمہ انہار کے تحت ہیں لیکن ایسے کھالے جو پرائیویٹ مالکان کی زمین میں سے گزرتے ہیں اور وہ انہیں پانی لگانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اکثر ان پر ہی تنازعات واقع ہوتے ہیں -

جناب والا ! آج سے سو سال پیشتر اگر کوئی شخص دس مربع زمین کا مالک تھا اور اس کا اپنا کھالا تھا تو آج اس مربع میں کم از کم بیس خاندان پیدا ہو چکے ہیں - سو سال کے عرصہ میں تین پشتیں گزر چکی ہیں اور اولاد بڑھنے کی وجہ سے اور آپسمیں زمین تقسیم ہونے کی وجہ سے کاشتکاران اور زمینداروں کے درمیان تنازعات پیدا ہوتے ہیں - ان تنازعات کو ختم کرنے کے لیے حکومت نے ان کھالوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے اس بل کے ذریعے اس قانون میں ترمیم پیش کی ہے - تو جناب والا ! اس ترمیم کے پاس ہو جانے سے کاشتکاروں اور زمینداروں کے مابین اگر پانی کا کوئی تنازعہ ہوگا تو اس میں حکومت کو مداخلت کا حق حاصل ہوگا اور اس طرح لوگ اپنی داد رسی حاصل کر سکتے ہیں -

جناب والا ! اس کے بعد اس صوبہ میں جوں جوں ہمارا معاشرہ پستی کی طرف جاتا رہا تو ہر طرف افتطاط پیدا ہوتا رہا - آج اگر کوئی شخص محکمہ انہار کے تعاون سے یا ان اہل کاروں کے تعاون سے پانی کا ناجائز استعمال کرتا ہے تو یہ بات عام طور پر دیکھنے میں آئی ہے کہ محکمہ انہار کے اہلکاران پولیس میں ایک رپورٹ درج کرا دیتے ہیں کہ پانی کا ناجائز استعمال ہوا ہے یا کوئی اور اس قسم کا واقعہ ہوا ہے تو اس طرح سے ایک

مقدمہ درج ہو جاتا ہے ۔ اس میں culprit نہیں پکڑا جاتا ۔ جناب والا ۔ اگر کسی اور زمینداروں کے کھیتوں میں پانی لگا دیا جائے اور نہر کاٹ دی جائے تو صرف ان بیچارے زمینداروں کو مجرم گردانا جاتا ہے جن کا کوئی گناہ نہیں ہوتا اور انہی سے تاوان وصول کیا جاتا ہے ۔

جناب والا ! اس تاوان کے وصول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ محکمہ انہار کی طرف سے اس تاوان کی بخشیش ہو جاتی تھی اور اس کے بعد انہیں صرف ڈویژنل کمشنر کے پاس ایک اپیل کا حق ہوا کرتا تھا اور وہ اپیل بھی اسی صورت میں کر سکتے تھے جب وہ تاوان کی تمام رقم سرکاری خزانے میں جمع کرائیں اور کمشنر سے اپیل کی منظوری کے بعد ان غریب زمینداروں کو ان کی جمع شدہ رقم سالہا سال تک واپس نہیں ملا کرتی تھی ۔ جناب والا ! یہ شکایت صوبہ کے کاشتکاروں اور زمینداروں کی طرف سے عام تھی کہ ان کو کوئی تحفظ حاصل نہیں اور محکمہ انہار کا کوئی بھی اہلکار ان کو کسی وقت بھی victimize کر سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس ترمیمی بل کے ذریعہ اس میں اس بات کی گنجائش رکھی ہے ایک تو ہم تمام دیہاتوں میں اس بل کے ذریعہ کمیٹیاں بنا رہے ہیں تا کہ محکمہ انہار کا کوئی افسر عارضی طور پر اس قسم کے تنازعات کا فیصلہ نہ سکے جب تک کہ وہ کمیٹی کہ مشور حاصل نہ کر لے ۔ کمیٹی میں گاؤں کے اپنے نمائندے زمیندار اور کاشتکار شامل ہوں گے اس سے ایک تو اس بات کا تحفظ ہو جائے گا کہ کسی زمیندار کے خلاف کسی کاشتکار کے خلاف انہیں اس بات کی کھلی چھٹی نہیں رہے گی کہ وہ ان کو پریشان کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اگر کسی صورت میں کوئی آدمی کمیٹی اور محکمہ انہار کے افسر کی نگاہ میں قصور وار پایا جاتا ہے تو اس کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ ایس ۔ ای ۔ کے پاس ایک اپیل کر سکتا ہے ۔ دوسری اپیل کمشنر کے پاس کر سکتا ہے اور تیسری اپیل بورڈ آف ریونیو کے پاس کر سکتا ہے ۔

جناب والا ! آپ جانتے ہیں کہ اس صوبہ کی معیشت کا انحصار اس صوبہ کی اسی فیصد اس آبادی پر ہے جو دیہات میں بستی ہے اور جو کھیتی باڑی کا کام کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبہ کے کاشتکاروں

کے ساتھ مختلف محکمہ جات کی طرف سے جو استحصال ہوتا ہے اس کو کسی نہ کسی طرح سے ختم کیا جائے۔ صرف اس استحصال کو ختم کرنے کے لیے اس قانون میں اچھی ترامیم پیش کی گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ اب کاشتکاروں کو یہ ضرورت پیش نہیں آئے گی کہ وہ اپنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائیں اس کی بجائے وہ اب اپنی رقم مد امانت میں جمع کرا سکتے ہیں اور اپیل کا فیصلہ ان کے اپنے حق میں ہونے کی صورت میں اپنی رقم فی الفور واپس لے سکتے ہیں ۔ انہیں سالہا سال تک پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا ۔ جناب والا ! ان چیزوں کو مؤثر بنانے اور کاشتکاروں کے استحصال کا خاتمہ کرنے کے لیے محکمہ انہار کی دھاندلیوں کے خاتمے اور ان کے غیر محدود اختیارات کو کنٹرول میں لانے کے لیے یہ قانون اس فاضل ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔

جناب والا ! میں ان معروضات کے ساتھ یہ درخواست کروں گا کہ چونکہ یہ قانون صوبہ کے کاشتکاروں کی بہتری کے لیے ہے اس لیے اسے پاس فرمایا جائے ۔

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : Point of clarification with the permission of Chair If.....

مسٹر سپیکر : کیوں نہیں جی ۔ میں ابھی آپ کو اجازت دیتا ہوں ۔ (وزیر قانون سے) وہ ایک ترمیم جس کا آپ نے ابھی ذکر کیا تھا کہ آپ نے وزیر اعلیٰ سے مشورہ کر لیا ہے اور وہ آرہی ہے تو وہ آج ہی پیش کر دیں ۔

وزیر قانون : جی جناب والا ! وہ تمام ممبران کی طرف سے پرویلج کا معاملہ ہے ۔ ان کی تنخواہوں کا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں اس وجہ سے کافی عرصہ سے ان کی تنخواہیں رکی ہوئی ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اس میں بات یہ ہے کہ جب ہم نے پچھلی دفعہ ان کی تنخواہوں کے بل پاس کئے تو اس میں ایک لفظ رہ گیا ۔

مسٹر سپیکر : omission ہو گئی ۔

وزیر قانون : جی ۔ جناب والا ! اس omission کو دور کرنے کے

لیے یہ ترمیم لا رہے ہیں حالانکہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں - پہلے بھی تمام ممبران کو وہی الاؤنسز ملتے تھے جو اب بل کے آنے سے ملیں گے جناب والا! وہ قانون کا ایک سقم ہے جسے دور کرنا ہے -

مسٹر سپیکر ! تو کب تک ہم اس کو expect کریں -

وزیر قانون : جناب والا! اس بل کے فوراً بعد وہ پیش ہو جائے گا - اس بل کے پاس ہوتے ہی اس کو ہم زیر غور لائیں گے -

مسٹر سپیکر : چوہدری محمد یعقوب اعوان -

چوہدری محمد یعقوب اعوان : جناب والا ! میں نے جو پوائنٹ آف کلیریفیکیشن جناب کی وساطت سے عرض کیا ہے وہ یہ ہے کہ فاضل وزیر صاحب نے دو نکات کے متعلق فرمایا ہے ، اور پہلا نکتہ یہ ہے کہ پرائیویٹ کھال دوسرا تاوان - - - -

مسٹر سپیکر : کیا وہ تاوان کے متعلق ہے یا رائیٹز کے متعلق ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! تاوان کے سلسلہ میں ہے - اگر محکمہ نہر کسی شخص کے خلاف کوئی تاوان عائد کرتا ہے ، اور اگر اس نے تین گنا آبیانے کا تاوان نہیں دیا تو وہ ایس - ای کے پاس جائے گا -

چوہدری محمد یعقوب اعوان : نہیں جناب والا! میں یہ پوائنٹ نہیں اٹھا رہا ہوں - میں تو صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ پرائیویٹ کھالوں کی جو صورت ہے اس کے متعلق فاضل وزیر نے فرمایا کہ اس میں کچھ کمیٹیاں ہوں گی جو فیصلہ کریں گی -

مسٹر سپیکر : (وزیر قانون سے مخاطب ہوتے ہوئے) آپ یہ نوٹ کر لیں جو کچھ چوہدری صاحب فرما رہے ہیں -

وزیر قانون : جناب والا! انہوں نے کمیٹیوں کا ذکر کیا ہے -

مسٹر سپیکر : پہلے آپ ان کی پوری بات سن لیں -

چوہدری محمد یعقوب اعوان : جناب والا! جو کچھ وزیر قانون نے تاوان کے متعلق فرمایا ہے اس میں کمیٹیوں کا ذکر بھی کیا ہے - پہلے جو پرائیوٹ کھالوں کے متعلق powers enhance کی ہیں - وہ میں سمجھتا

ہوں کہ بیوروکریسی کو enhance کیا گیا ہے ۔ کہ وہ پرائیویٹ سلسلہ میں مداخلت کرے تو جناب والا! اس کے لیے سیف گارڈ لازمی چاہیے اور اس میں کمیٹیوں کا میرے فاضل دوست نے ابھی تک ذکر نہیں فرمایا ہے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ جو فورمل کمیٹیاں بنائیں وہ لوکل کونسل کے تابع ہونی چاہئیں ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں ۔

وزیر قانون : جناب والا! میں نے واضح طور پر یہ بات عرض کی ہے کہ کمیٹیوں کا تعلق تمام تنازعات سے ہوگا اور تاوان کے سلسلہ میں بھی ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : کیا ڈسٹری بیوشن آپ واٹر سے بھی ہوگا ؟

وزیر قانون : جناب والا! ہر قسم کے معاملات سے متعلق ہوگا ۔ جو محکمہ انہار اور پانی لگانے سے متعلق ہوں گے ۔

چوہدری فیض یعقوب اعوان : جناب والا! کیا پرائیویٹ کھالوں کے متعلق بھی ہوگا ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔ پرائیوٹ کھالوں کے متعلق بھی ہوگا ۔ جناب والا! اس کو ہر طریقہ سے مؤثر بنایا جائے گا جناب والا! ان کمیٹیوں کو ہم نے عبوری طور پر رکھا ہے اور جب تک اس صوبہ میں لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں ہوتے اور لوکل گورنمنٹ کا نظام مؤثر طور پر معرض وجود میں نہیں آتا اس وقت تک یہ کمیٹیاں رہیں گی ۔ اس قانون میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ جونہی یہ کمیٹیاں لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے ذریعہ سے معرض وجود میں آ جائیں گی یہ خود بخود ختم ہو جائیں گی اور ان کے پاس یہ کام چلا جائے گا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل

1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 4 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز۔ 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ہے۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 9)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 10)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔
اب سوال یہ ہے :
کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 11)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 11 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 13 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 13 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 14 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 15)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 15 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 16)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 16 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 16 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 17)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 17 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 17 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 18)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 18 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 18 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 19)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 19 زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :
کہ کلاز 19 بل کا حصہ بنے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 20)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 20 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 20 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 21)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 21 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 21 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے -

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(پری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ایمبل زیر غور ہے -

سوال یہ ہے -

کہ پری ایمبل بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائٹل زیرغور ہے ۔ چونکہ اس میں ترمیم کی تحریک نہیں کی گئی ہے ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب بل کی تیسری خواندگی شروع ہوتی ہے ۔

وزیر قانون : میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے ۔

کہ دی کینال اینڈ ڈرینیج (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بل منظور ہوتا ہے ۔

دی پنجاب پراونشل اسمبلی سیلریز ، الاؤنسز ۔ اینڈ پرولیجز آف ممبرز (امنڈمنٹ) بل 1975ء

وزیر قانون : میں دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز الاؤنسز ۔ اینڈ پرولیجز آف ممبرز (امنڈمنٹ) بل 1975ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز ۔ الاؤنسز ۔ اینڈ پرولیجز آف ممبرز) (امنڈمنٹ) بل 1975ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز) (امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 و (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز ۔ الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز) (امنڈمنٹ) بل 1975ء کے سلسلہ میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قواعد نمبر 77 و (2) 78 کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز ۔ الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز) (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اورسوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز ۔ الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز) (امنڈمنٹ) بل 1975ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

The Bill come up for immediate consideration before this House.

وزیر قانون : جناب والا ! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ بل پاس کرنے سے ممبران کی تنخواہوں میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کے الاؤنسز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ وہ بل جو کہ ہم نے پیش کیا تھا ۔ اس میں ایک سقم رہ گیا تھا ۔ ایک omission ہو گئی تھی ۔ اس technicality کو دور کرنے کے لیے ہم اسے یہاں لائے ہیں ۔ ممبران کو پہلے اجلاس سے 3 دن پہلے اور 3 یوم بعد ایک journey day ملا کرتا تھا ۔ اس غلطی کیوجہ سے وہ journey day omit ہو گیا ۔ اسے دور کرنے کے لیے ہم یہ بل لائے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آج خوشی کی بات ہے کہ تمام دن کورم رہا ۔

(کلازز 3-2)

اب بل کی کلاز 3-2 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3-2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ہری ایمبل)

مسٹر سپیکر : اب بل کا ہری ایمبل زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے

کہ ہری ایمبل بل کا حصہ ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب بل کا لانگ ٹائیٹل زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر قانون : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز ۔ الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب پراونشل اسمبلی (سیلریز - الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز) (امنڈمنٹ) بل 1975ء منظور کیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

The bill stand approved by this House.

اراکین اسمبلی کی رخصت

راجہ سکندر خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راجہ سکندر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری سی - ایم - ایچ راولپنڈی میں بدستور داخل ہوں - اس لیے میری 5-3-75 کی رخصت منظور فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : میرے پاس کچھ ممبران آئے تھے - انھوں نے کہا کہ یہ اجلاس لمبا ہوگیا ہے - اسے ملتوی کر دیں - (وزیر قانون سے مخاطب ہو کر) -

you agree with this.

وزیر قانون : جی ہاں جی - عوامی میلہ بھی ہے -

مسٹر سپیکر : اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے -

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی ہوگیا)